UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226501

UNIVERSAL
LIBRARY

مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی نولنبر ۸۵

طبع ثانی

مظاہر حق

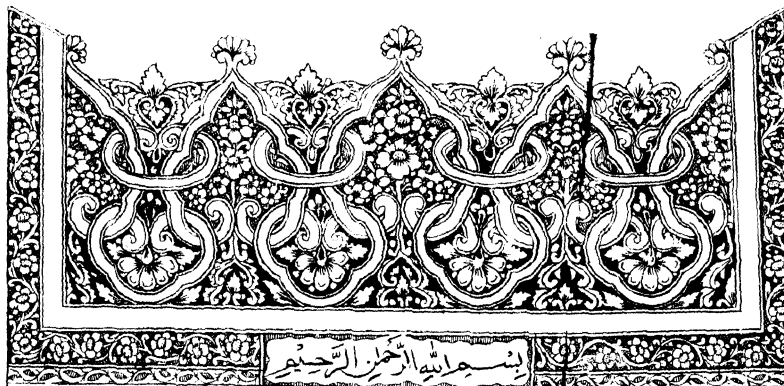
جلد دوم

باہتمام احقر انام محمد عبد الولی خلف علامۂ آسی مولوی عبد العلی صاحب مدراسی

در مطبع آسی واقع لکھنؤ طبع شد

فہرست جلد دوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

۲	کتاب جنازون کی	۱۵۶	باب دیکھنے چاند پہلی رات کی کا	۲۹۳	باب استغفار و توبہ کا
ایضاً	باب پوچھنے بیمار کا اور ثواب بیماری کا	۱۶۰	باب مسائل متفرقہ روزہ ونکا کہ اُسمین ہے بیان سحر کا	۳۰۶	باب بیچ بیان اُن حدیثون کے کہ متعلق پہلے باب کے ہین
۲۴	باب آرزو کرنے موت کا اور فضیلت یاد کرنے اُسکے کا	۱۶۴	باب پاک کرنے روزہ کا غیبت وغیرہا سے	۳۱۱	باب اُن دعاؤن کا کہ پڑھے وقت صبح شام اور سونے کے
۳۰	باب اُسچیز کا کہ کہی جاتی ہے نزدیک اُسکے کہ حاضر ہوئے اُسکو موت	۱۶۶	فصل بیچ بیان فاسد ہونے روزے کے اور قضا کفارہ لازم آنیکے	۳۲۲	باب دعاؤن متفرق کا بیچ وقتون مختلف کے
۴۱	باب بیچ بیان غسل میت کے اور کفن اُسکے کے	۱۶۷	فصل بیچ بیان کفارہ اور ساقط ہونے کفارہ کے	۳۲۳	باب پناہ مانگنے کا
۴۵	باب چلنے کا ساتھ جنازے کے اور نماز پڑھنے کا اُسپر	۱۶۸	فصل بیچ بیان چیزون توڑنیوالیون روزے کے اور فقط قضا آنے کے	۳۲۹	باب اُن دعاؤن کا کہ جامع ہین
۵۸	باب دفن کرنے مردون کا			۳۴۷	کتاب حج کی
۶۷	باب رونے کا میت پر	۱۷۰	فصل بیچ بیان مکروہات اور غیر مکروہات روزے کے	۳۵۲	باب احرام باندھنے کا اور لبیک کہنے کا
۸۲	باب زیارت کرنے قبرون کا			۳۶۰	باب قصہ حجۃ الوداع کا
۸۵	کتاب زکوٰۃ کی	ایضاً	فصل اُنچیزون کی کہ روزہ تو اُنسے درست ہے اُن کے سبب سے	۳۷۱	باب داخل ہونیکا مکے مین اور طواف کرنیکا
۹۸	باب اُس چیز کا کہ واجب ہوتی ہے اُسمین زکوٰۃ	۱۷۸	باب روزہ مسافر کا	۳۷۸	باب بیچ ٹھیرنیکے عرفہ مین
۱۰۸	باب صدقہ فطر کا	۱۸۰	باب بیچ بیان قضا روزے کے	۳۸۱	باب پھرنیکا عرفات و مزدلفہ سے
۱۰۹	باب اُس شخص کا کہ نہین حلال ہے اُسکو زکوٰۃ کھانی اور لینی	۱۸۱	باب روزہ نفل کا	۳۸۵	باب پھینکنے کنکریون کا مناروں پر
۱۱۵	باب اُس شخص کا کہ نہین درست سوال کرنا اُسکو اور اُس شخص کا کہ درست ہے ہی اُسکو	۱۹۱	باب بیچ بیان تتمہ اور لواحق بابون پہلے کے	۳۸۷	باب ہدی کا
		۱۹۴	باب لیلۃ القدر کا	۳۹۲	باب سر منڈانے کا
		۱۹۸	باب اعتکاف کا	۳۹۴	باب حدیثون متعلقات پہلے باب کے کا
۱۲۲	باب فضیلت خرچ کرنے مال کا اور بُرائی بخل کا	۲۰۳	کتاب فضیلت قرآن کی	۳۹۵	باب خطبہ کا دن نحر کے اور پھینکنے کنکریون کا تشریق کے دونمین اور طواف وداع کرنیکا
		۲۳۳	باب بیچ بیان متعلقات پہلے باب کے	۴۰۲	باب اُن چیزون کا کہ بچے اُنسے محرم
۱۳۱	باب فضیلت صدقہ کا	۲۴۰	باب اختلافات قرآن کا	۴۰۷	باب اسکا کہ بچے محرم شکار سے
۱۴۳	باب بہترین صدقہ کا	۲۴۸	کتاب دعاؤن کی	۴۱۱	باب روکنے محرم اور فوت ہوجانے حج کا
۱۴۷	باب اُس چیز کا کہ خرچ کرے عورت اپنے خاوند کے مال مین سے	۲۵۲	باب ذکر خدا کا اور نزدیکی حاصل کرنیکا طرف خدا کے	۴۱۴	باب بیچ بیان حرمت حرم کے کے
		۲۶۶	کتاب بیچ بیان مامون اللہ تعالیٰ کے	۴۱۹	ف بیچ بیان مسائل متفرقہ حج کا اور اسمین فصل ہے ترکیب حج اور مسائل ضروری حج کے ہین
۱۴۹	باب اُس شخص کا کہ نہ لیوے صدقے دیئے ہوئے اپنے کو	۲۸۴	باب ثواب کہنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا	۴۲۴	فصل دعائین حج کی
۱۵۰	کتاب روزے کی			۴۲۶	باب حرم مدینہ کا
				۴۳۴	ف فضائل مدینہ منورہ کا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ کتاب بیان جنازون کے ف جنائز جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتھ زیر جیم کے اور زبر جیم کے معنی میت کے
کہ تخت پر ہو اور ساتھ زیر کے صحیح تر ہے اور بعضون نے کہا کہ جنازہ ساتھ زبر جیم کے بمعنی میت کے اور زیر سے بمعنی تخت کے کہ جسپر میت کو
رکھکر لیجاتے ہین اور بعضون نے بالعکس کہا ہے یعنی جنازہ جیم کے زیر سے میت کو کہتے ہین اور جیم کے زبر سے تخت کو کہتے ہین ع ع ع

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ باب ہے بیچ بیان پوچھنے بیمار کے اور ثواب بیماری کے **الْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِیَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھلاؤ بھوکے کو یعنی منضط اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چھڑاؤ
قیدی کو یعنی دشمن کے ہاتھ سے روایت کی اس کو بخاری نے ف یہ سب اوامر واسطے وجوب علی الکفایہ کے ہین پس اگر ایک بجالائے ساقط ہوتا ہے
گناہ اور ون کے ذمہ سے لیکن تاہم سنت اور باعث ثواب ہے اور اگر کوئی بھی بجا نہ لاوے سب گنہگار ہونگے کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نے
لکھا ہے کہ بھوکے کو کھلانا سنت ہے اگر خود الا مضطر یعنی ہلاکت کو نہ پہنچے اور فرض ہے اگر اضطرار کو پہنچے اور فرض کفایہ ہے اگر متعین ہو
کوئی یعنی مثلاً ایک شہر مین کئی آدمی ذی مقدور ہون اور فرض عین ہے اگر متعین ہو یعنی مثلاً ایک شہر مین ایک ہی شخص مقدور رکھتا
اور اور مفلس ہون اور بیمار پرسی بھی سنبلو ایک ہے اگر کوئی خبر گیران بیمار کا ہو اور واجب ہے اگر کوئی خبر گیران اسکا نہو **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ
الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا
سلام کا اور پوچھنا بیمار کا اور ساتھ جانا جنازہ کا اور جواب دینا دعوت کا اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چھینک لے کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ پانچون
باتین فرض کفایہ ہین اور کرنا سلام کا سنت لیکن یہ سنت افضل فرض سے ہے
اسلیے کہ اسمین تواضع ہے اور سبب ہے اولے والا فقہ محبت کا اور پوچھنا بیمار کا اور ساتھ جانا جنازے کے اور اہل بدعت مستثنے ہین اسسے یعنی روافض وغیرہ
کی نہ خبر پوچھے نہ اُنکے جنازے کے ساتھ علم پاوے اور قبول کرنا دعوت کا یعنی اگر کوئی بلاوے مدد کرنے کے لیے تو قبول کرے اور جاوے
اور بعضون نے کہا کہ ضیافت کے لیے بلاوے تو حاضر ہووے بشرطیکہ اُسمین گناہ نہو اور امام غزالی نے کہا کہ جو کھانا از راہ مفاخرت اور

نام و نمود کے پکا دین نہ قبول کرے اور سلف یعنی صحابہ اور اگلے علما مکروہ رکھتے تھے اُسکو اور جواب دینا چھینک لیکا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہے تو اُسکے جواب مین کہے یرحمک اللہ لکھا ہی شرح السنہ مین کہ یہ سب حق سلام کے مین برابر ہین انمین مسلمان نیک بھی اور بد بھی یعنی گنہگار غیر مبتدع گر خاص کیا جاوے نیک ساتھ بشاشت اور مصافحہ کے نہ فاجر علی الاعلان گناہ کرنے والا ع ۵ ح **عنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَسَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انھین ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ اے رسول خدا کے فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو مسلمان سے پس سلام کر اُسپر اور جسوقت بلاوے تجکو یعنی مدد کرنے کے لیے یا ضیافت کے لیے پس قبول کر اور جسوقت خیرخواہی چاہے تجسے پس خیرخواہی کر واسطے اُسکے اور جسوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دے اُسکو یعنی یرحمک اللہ کہا اور جب بیمار ہو پس پوچھ اُسکو اور جسوقت مرجاوے ساتھ جا اُسکے یعنی نماز و دفن کے لیے روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور جب بیمار ہو پس پوچھ اگر چہ لیکا ہو اور یہ جو مشہور ہی کہ بعض اوقات مین عیادت بیمار کی نکیاوے کچھ اصل اُسکی نہین بلکہ باطل ہی اور حدیث مین بیان خیرخواہی کا زیادہ ہی اور آیین حقوق مسلمانکے مسلمان پر چھ فرمائے اور اوپر کہیدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانی کے بہت ہین ہر مقام مین کچھ کچھ انمین سے بیان فرمائے ہین اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ یہ احکام وحی مین بتدریج یعنے تھیر تھیر کر نازل ہوئے ہون یعنی پہلے پانچ نازل ہوئے ہون پھر چھ ع ۶ ح

وعن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَھُوَ اَھْوَنُھَا وَنَھَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَعَنِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْمِیْثَرَۃِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّیِّ وَاٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّۃِ فَاِنَّہٗ مَنْ شَرِبَ فِیْھَا فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْ فِیْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون کا اور منع فرمایا سات چیزون سے حکم کیا ہمکو ساتھ عیادت بیمار کے اور جانیکے ہمراہ جنازہ کے اور جواب دینے چھینکنے والے کے اور جواب دینے سلام کے اور قبول کرنے بلانے والے کے اور سچا کرنے قسم کھانے والے کے اور مدد کرنی مظلوم کی اور منع فرمایا ہم کو پہننے انگوٹھی سونے کی سے اور پہننے ریشم کیسے اور اطلس کیسے اور دیباج کیسے اور استعمال کرنے زین پوش سرخ کے سے اور کپڑے قسی کے سے اور منع فرمایا استعمال کرنے باسن چاندی کے سوا اور ایک روایت مین ہی پینے سے چاندی کے پاس ہمارے اسلیے کہ تحقیق جو شخص پیویگا انمین دنیا مین نہ پیویگا انمین بیچ آخرت کے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** سچا کرنے قسم کھانیوالے کی یعنی اگر کوئی شخص قسم کھاوے آیندہ پر اور تو قادر ہو اوپر پوری کرنے قسم کی کرا دے ہم مین گناہ نہو مثلاً اگر قسم کھاوے کہ مین تجسے جدا نہین ہونیکا یہانتک کہ تو ایسا کام اور تو قادر ہو اُسکے کرنے پر پس کہ تا کہ اُسکی قسم ٹوٹی نہین یا سون نے کہا کہ معنے یہ ہین کہ اگر کوئی کسی کو قسم دلاوے کہ تجھے خدا کی قسم یہ کام کر تو مستحب ہی اُسکو کہ کرے وہ کام واسطے تعظیم نام پروردگار کے اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنی مظلوم کی واجب ہی داخل ہی آیین مسلمان اور ذمی اور کبھی ہوتی ہی مدد ساتھ قول کرا و کبھی ساتھ فعل کے اور شبیہ ہی ساتھ ریشم کے ریشمین پوش کو کہتے ہین کہ روئی بھری ہوتی ہی انمین اور اُسکو زین پر ڈالکر بیٹھتے ہین اُسکو نمدزین کہتے ہین عادات عجم سے ہی کہ وہ ازراہ تکبر حریر و دیبا وغیرہ سے بناتے ہین پس وہ اگر حریر کا ہو ہر رنگ کا حرام ہی اور اگر حریر کا نہو اور ہو سرخ تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین اور قسی ناہموار کپڑا ہی کہ بیچ کپڑے کے ریشم اور کتان سے بُنا جاتا ہی

منسوب طرف قس کے کہ وہ ایک قریہ ہی مصر کا اور استعمال کرنے چاندی کے باسن سے منع فرمایا اور یہی حکم سونیکے باسن کا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہ ہی اُسکا استعمال کرنا اور یہ چیزین جو مذکور ہین مردونکو منع ہین سواے باسن چاندی کے کہ مردون اور عورتون کو دونون کو استعمال اُنکا درست نہین اور نہ ہوگیا اُسمین آخرت مین ظاہر تر یہ ہی کہ کہا جاوے کہ وہ پینے کا نہین آخرت سے مدت عذاب اپنے تک یا وقت وقوف اور حساب کے یا جنت مین ایکدت تک نہین ہے کا پھر ہوگیا اور ایسی ہی مراد نہ پہننے ریشم سے ہی اس حدیث مین من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ اور ایسے ہی نہ پینے شراب سے اس حدیث مین من شرب فی الدنیا لم یشربہا فی الآخرۃ ع ح **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع رواہ مسلم اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان جسوقت پوچھتا ہی بھائی اپنے مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہے بیچ میوہ خوری بہشت کے یہانتک کہ پھرے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی بسبب سعی کرنے کے طرف عیادت بیمار کے لائق جنت اور میوہ خوری اُسکی کے ہوتا ہے ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیمۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما علمت انک لو سقیتہ وجدت ذلک عندی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کے اے بیٹے آدم کے بیمار ہوا مین پس نہ پوچھا تو نے مجکو کہیگا اے رب میرے کسطرح پوچھتا مین تجکو اور تو پالنے والا ہے عالمون کا یعنی اور پاک ہی بیماری سے فرماویگا اللہ تعالی کیا نجانا تو نے کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار ہوا پس نہ پوچھا تو نے اُسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پوچھتا تو اُسکو البتہ پاتا تجکو نزدیک اُسکے یعنی رضا میری لے بیٹے آدم کے کھانا مانگا مینے تجسے پس نہ کھلایا تو نے مجکو کہیگا اے رب میرے کسطرح کھلاتا مین تجکو اور تو ہے پالنے والا عالمون کا یعنی اور تو کسی کا محتاج نہین فرماویگا اللہ تعالی کیا نجانا تو نے یہ کہ کھانا مانگا تھا تجسے بندے میرے فلانے نے پس نہ کھلایا تو نے اُسکو کیا نجانا تو نے یہ کہ اگر کھلاتا اُسکو البتہ پاتا تو اُسکو یعنی ثواب اُسکا نزدیک میرے اے بیٹے آدم کے پانی مانگا مینے تجسے پس نہ پلایا تو نے مجکو کہیگا اے رب میرے کسطرح پلاتا مین تجکو اور تو پالنے والا عالمون کا ہی یعنی تجکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی نہ اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجسے بندے میرے فلانے نے پس نہ پلایا تو نے اُسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پلاتا اُسکو پاتا تو اُسکو یعنی ثواب اُسکا نزدیک میرے روایت کی یہ مسلم نے **ف عیادۃ مریض** کی کرنے مین اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر عیادت کرتا پاتا مجکو نزدیک اُسکے اور کھلانے اور پلانے کے حق مین فرمایا پاتا ثواب اُسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا کہ عیادت افضل ہے کھلانے اور پلانے سے ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی اعرابی یعودہ وکان اذا دخل علی مریض یعودہ قال لا باس طہور ان شاء اللہ تعالی فقال لہ لا باس طہور ان شاء اللہ قال کلا بل حمی تفور علی شیخ کبیر تزیرہ القبور فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنعم اذا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے ایک گنوار کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اُسکی کے اور تھے حضرت جب جاتے بیمار پر کہ پوچھین اُسکو فرماتے نہین کچھ ڈر یعنی غم نکھا اس

بیماری سے اِس لیے کہ پاک کرنیوالی ہے بیماری یعنی گناہوں سے اگر چاہے اللہ پس فرمایا حضرتؐ نے واسطے اعرابی کے نہیں کچھ ڈر پاک کرنیوالی ہے یہ بیماری اگر چاہے اللہ کہا اُنوار نے ہرگز نہیں یوں بلکہ تپ ہے کہ جوش مارتی ہے بوڑھے بڑے پر ملاویگی یہ تپ اُسکو قبروں سے یعنی مار ڈالے گی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہاں سیطرحسے ہوگا اب روایت کی یہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے کمال تواضع حضرتؐ کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لیگئے تعلیم ہے امت کے لیے کہ ادنیٰ کی خبر پرسی کیا کریں اور وہاں سیطرحسے ہوگا یعنی غصے ہوئے حضرتؐ اُسپر کہ مینے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر شکر کی بتائی اور باوجود اسکے تونے انکار اس نعمت کا کیا تو اب یوں ہی ہوویگا جسطرح تو کہتا ہے اسلیے کہ نہیں ہے جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اُس نعمت سے اور احتمال ہے کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علمائے کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مسلمان تھا لیکن بے وقوف اجُٹ گنوار تھا بسبب شدت درد کے بیتاب ہوکر اسطرح کہہ بیٹھا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت بیمار ہوتا ہم میں سے کوئی آدمی پھیرنے اُسپر داہنا ہاتھ اپنا پھر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیوں کے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہیں شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنها** قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اِحْدٰى اِصْبَعِهٖ عَلَى الْاُخْرٰى ثُمَّ رَفَعَهَا قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ بِاِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُنھیں عائشہؓ سے کہ کہا جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی یعنی کسی عضو کی بدن اپنے سے یعنی جب کوئی عضو دُکھتا کسی کا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرکے ساتھ اُنگلی اپنی کی برکت حاصل کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی تھی ساتھ لعاب بعضے ہمارے کے کہتے ہیں ہمیشہ تاکہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اُنگلی پر لگاتے اور رکھتے اُسکو خاک پر پھر رکھتے اُنگلی خاک آلودہ اوپر جگہ درد کے اور پھیرتے جاتے اُسکو اُس جگہ اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک اور یہ ایک سر ہے اسرار الٰہی سے بیچ علاج پھوڑوں اور زخموں کے اس سر کو حضرتؐ ہی جانتے ہونگے ہماری عقلیں قاصر ہیں اسکے معلوم کرنے سے لیکن قاضی بیضاوی نے از راہ احتمال کے بیان کیا ہے کہ طب سے معلوم ہوتا ہے کہ لعاب دہن کو تاثیر ہے بیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہے بیچ حفظ مزاج کے حتیٰ کہ لکھا ہے حکمائے کہ مسافر کو چاہیے کہ کچھ خاک اپنے وطن کی ساتھ رکھے اور تھوڑی سی پانی کے ہاسن میں ڈالدے اور وہ پانی پیتا رہے تا امن میں رہے تغیر مزاج سے پس اسلیے حضرتؐ یہ فعل کرتے ہوں اور اور بھی شارحین نے وجہیں اسکی بیان کی ہیں یہ سب احتمالات ہیں حقیقت وہی ہے جو پہلے مذکور ہوئی اور گہا اشرف نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر جائز ہونے ترقیہ یعنی منتر کے جبتک کہ اُسمیں کوئی حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کے اور منتر کسی زبان کا ہو ہندی ہو یا ترکی یا عربی جبتک معنی اُسکے معلوم نہوں پڑھنا درست نہیں کہ شاید الفاظ کفر کے ہوں مگر ایک منتر چھوکا حدیث میں آیا ہے بسم اللہ شجۃ قرنیہ آخر تک پڑھنا اُسکا درست ہے اگر معنی اُسکے معلوم نہیں ع ع **وعنها** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ كُنْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ اور روایت ہے اُنھیں عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے پر معوذات اور پھیرتے اپنے پر ہاتھ اپنا یعنی جہانتک

پونہچ سکتا ہاتھ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوے اُس بیماری مین کہ وفات کیے گئے اُسمین تھی مین دم کرتی حضرتؐ پر معوذات و معوذات کہ تھے حضرتؐ دم کرتے اور پھیرتی مین ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اسطرح کہ مین پڑھتی معوذات اور حضرتؐ کے ہاتھون پر دم کرتی اور دونون ہاتھ اُن کے بدن مبارک پر پھیرتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ کہا حضرت عائشہؓ نے تھے حضرتؐ جب بیمار ہوتا کوئی گھر والون مین سے دم کرتے معوذات اُسپر **ف** معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین لفظ جمع کا باعتبار آیتون کے کہا یا اقل جمع کی دو ہین یا دو سورتین یہ اور تیسری قل ہو اللہ ان تینون کو معوذات کہا تغلیبًا اور معتمد یہی بات ہے اور بعضون نے کہا قل یا ہی آیمین داخل ہے اور مسلم کی دوسری روایت مین ذکر ہاتھ پھیرنے کا نہین ہے پس احتمال ہے کہ پھیرتے ہونگے حضرتؐ لیکن ذکر اسلیے نکیا کہ دم کرنے سے پھیرنا ہاتھون کا آپ ہی سمجھا جاویگا اور احتمال یہ بھی ہی کہ حضرتؐ ترک کرتے ہون اُسکو کبھی اور اکتفا کرتے ہون دم کرنے پر اور ظاہر تر اول ہی ہے اور اولی یہی ہے کہ دونون باتین کرین اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ کلام اللہ کی آیتین پڑھکر دم کرنا سنت ہے ۵ ع

وعن عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِیْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے یہ کہ اُنھون نے شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتے تھے اُسکو اپنے بدن مین پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھہ ہاتھ اپنا اُس جگہ پر کہ دکھتی ہی بدن تیرے سے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور رکھہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ عزت اللہ کے اور قدرت اُسکی کے بُرائی اُس چیز کی سے یعنی درد کی سے کہ پاتا ہون مین اور ڈرتا ہون مین یعنی زیادتی اُسکی سے آسیندہ کو کہا عثمان نے پس کیا مینے پس دور کی اللہ نے وہ بیماری کہ تھی مجھے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اے محمد کیا بیمار ہو تو پس فرمایا حضرتؐ نے کہ ہان کہا جبرئیل نے ساتھہ نام خدا کے افسون پڑھتا ہون تجھپر ہر چیز سے کہ ایذا دے تجکو بُرائی ہر شخص کی سے یا آنکھہ حسد کرنے والی کی سے اللہ شفا دے تجکو ساتھہ نام اللہ کے منتر پڑھتا ہون تجھپر نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ اَلْفَاظِ الْمَصَابِيْحِ بِهِمَا عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ساتھہ اس دعا کے پناہ مین دیتا ہون مین تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالی کے کہ پورے ہین بُرائی ہر شیطانکی سے اور ہر جانور زہریلے مارڈالنے والے کے سے اور ہر آنکھہ نظر لگانے والی کی سے اور فرماتے حضرتؐ کہ تحقیق باپ تمھارے یعنی حضرت ابراہیم پناہ مین دیتے تھے ساتھان کلمات کے اسمعیل و اسحق کو روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہی **ف** مراد کلمات اللہ تعالی کے سے یا معلومات اُسکے ہین یا نام پاک اُسکے یا کتابین اُسکی اور ہر شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے بڑہ جانیوالیکی بُرائی سے خواہ وہ جنات مین سے ہو یا آدمیونمین سے یا جانورون مین سے اور ہامۃ اُس جانور زہریلے کو کہتے ہین کہ جسکے کاٹے سے آدمی مرجاوے مانند سانپ وغیرہ کے اور جس زہریلے کے کاٹے سے

مرے نہین اُسکو ساتھ کہتے ہین مانند بچھو اور زنبور کے اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتے ہین اور ساتھ ضمیر تثنیہ کے کہ پھرتی ہی طرف دو کلموں کے کہ جسپر مین داخل ہوا ہی لیکن یہ تکلف ہی اسلیے کہا ہی طیبی نے کہ یہ بسبب سہو لکھنے والے کے ہی صحیح ساتھ ضمیر مفرد ہی کے ہی ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ اُسکے بھلائی کا ہو جاتا ہی وہ مصیبت دے وہ واسطے حصول بھلائی کے نقل کی یہ بخاری نے ف مصیبت کہتے ہین ہر امر ناخوش کو پس پونہچنا مصیبت کا ہمیشہ از راہ قہری کے نہین ہی بلکہ کبھی بسبب مہربانی کے بھی ہوتی ہی کہ گناہ چھڑتے ہین اُس سے اگر صبر کرے اور راضی رہے اُسپر علامت مہر کی ہی اور اگر جزع فزع کرے اور خفا ہووے علامت قہر کی ہی ع وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مایصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ھم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکھا الا کفر اللہ بھا من خطایاہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین پونہچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اللہ تعالی تک کانٹا ہو پونہچایا جاتا ہی اُسکو مگر جھاڑتا ہی اللہ تعالی بسبب اُسکے گناہ اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معانی لفظ ہم وغیرہ کے آپسمین قریب قریب ہین اور فرق ہم وغم مین یہ ہی کہ ہم امر آیندہ مین ہوتا ہی کہ کوئی امر مشکل درپیش رکھتا ہو اور بقصد کرنے اُسکے رنج کھینچے اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہی حاصل یہ کہ سبطرح کا رنج مسلمان کو پونہچے باعث جھڑنے گناہ صغیرہ کا ہوتا ہی ع وعن عبد اللہ بن مسعود قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یوعک فمسستہ بیدی فقلت یا رسول اللہ انک لتوعک وعکا شدیدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قال فقلت ذلک لان لک اجرین قال اجل ثم قال ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط اللہ بہ سیاتہ کما تحط الشجرۃ ورقھا متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرتؐ بخار مین تھے پس لگایا مین نے اُنکو ہاتھ اپنا پھر کہا مین نے اے رسول خدا کے آپکو ہوتا ہی بخار سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان تحقیق مجھے بخار ہوتا ہی مانند بخار دو شخصون کے تم مین سے کہا ابن مسعود نے پس کہا مینے یہ اسواسطے کہ ہو واسطے تمھارے دُگنا ثواب پس فرمایا کہ ہان پھر فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ پونہچے اُسکو ایذا امر مرض سے اور وہ چیز سوائے اُسکے مگر دور کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اُسکے گناہ اُسکے جیسکہ جھاڑتا ہی درخت پتے اپنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عائشۃ قالت ما رایت احدا اشد علیہ الوجع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ بیماری اُسپر سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنھا قالت مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین حاقنتی وذاقنتی فلا اکرہ شدۃ الموت لاحد ابدا بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی اُنھین عائشہؓ سے کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان جلبی میری کے اور ٹھوڑی میری کے پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موت کی واسطے کسی کے کبھی بیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ بخاری نے ف یعنی وفات ہوئی حضرتؐ کی اُس حالمین کہ تکیہ کیے ہوے تھے مجھپر پس مین خوب جانتی ہون شدت موت اُنکے کی پس نہین مکروہ جانتی مین الم یعنی مین گمان کرتی تھی پہلے کہ سختی موت کی ہوتی ہی بسبب کثرت گناہون کے پس جب دیکھی مین نے سختی حضرتؐ کی وفات کی جانا مین نے کہ سختی موت کی نہین ہے علامت بُرے ہونے خاتمہ کی بلکہ وہ ہوتی ہی واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نہین ہی بزرگی والا حضرت کو بطریق اولی ہوتی ع

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى يَاْتِيَهُ اَجَلُهٗ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِيْ لَا يُصِيْبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کی مانند مثل پٹھے ترو تازہ کھیتی کے ہو جھکاتی ہیں اسکو ہوائیں گرا دیتی ہیں کبھی اور سیدھا کر دیتی ہیں کبھی یہانتک کہ آتی ہے اُسکو موت یعنی اسیطرح مسلمان کو کبھی گرا دیتا ہے حادثہ ضعف اور بیماری کا اور کبھی سیدھا اور درست کر دیتی ہے تندرستی اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ محکم اور ثابت ہوتا ہے کہ نہیں پونہچتی اسکو کوئی چیز یعنی بسبب باؤ ونکے نہ جھکتا ہے نہ گرتا ہے یہانتک کہ ہوتا ہے اُکھڑتا اُسکا ایک دفعہ یعنی اسیطرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہے بغیر ضعف اور بیماری کے ایکبارگی ہی گر پڑتا ہے اور مرتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل حدیث یہ ہے کہ مومن نہیں خالی ہوتا بیماری سے یا کمی مال سے یا ذلت سے اور یہ سب علامتیں سعادت کی ہیں لیکن بشرطیکہ صبر اور رضا اور شکر کرے اور منافق اوفاسق کم ہوتی ہیں بیماریاں صیبتیں تاکہ نہ حاصل ہو انکو کفارہ اور نہ ثواب ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهٗ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تَسْتَحْصِدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کی مانند مثل کھیتی کے ہے ہمیشہ ہتی ہیں باؤ ہیں جھکاتی اُسکو اور ہمیشہ رہتا ہے مومن پونہچتی ہے اُسکو بلا اور مثل منافق کی مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ نہیں ہلتا یہانتک کہ اکھاڑا جاتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اسیطرح منافق کو بلا کم پونہچتی ہے دنیا میں تاکہ نہ ہلکا ہو عذاب سے عقبی میں ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو جابر سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پھر فرمایا کیا ہوا واسطے تیرے کانپتی ہے کہا اُسنے تپ ہے نہ برکت دے اللہ اسمیں پس فرمایا حضرت نے مت بُرا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہے گناہ بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ مسلم نے ف ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالی دور کرتا ہے مومن سے تمام خطائیں اُسکی بسبب تپ ایک شب کے اور ابوداؤد سے آیا ہے کہ تپ ایک رات کی جھاڑتی ہے گناہ ایک برس کے ع وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے یعنی اور رفت ہوتی ہے اُس سے بسبب اُسکے نوافل اور ارد لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے مانند اُس چیز کے کہ عمل کرتا تھا گھر میں تندرست نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی طاعون میں صبر کرتا ہے اور بھاگتا نہیں اور اُسمیں مر جاتا ہے ثواب شہید کا سا پاتا ہے اور طاعون کہتے ہیں مرض علم اور وبا کو کہ فاسد ہو جاتی ہے بسبب اُسکے ہوا اور مزاج اور بدن اور بعضوں نے کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتے ہیں کہ زخم پڑ جاتے ہیں بدن پر نرم جگہوں میں مانند بغلوں وغیرہ کے اور گرد اُنکے سیاہی ہوتی ہے یا سبزی یا سرخی ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستون اور استسقا وغیرہا سے تیسرا ڈوبنے والا بروں اختیار کے چوتھا دیوار یا چھت کے نیچے دبنے والا پانچواں شہید بیچ راہ خدا کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے

ف ڈوبنے والا ظاہر یہ ہی کہ درجہ شہادت کا اُس ڈوبنے والے کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کے کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید خیبری کا ہی اور حکمی ہین یعنی اُنکو بھی ثواب شہیدون کا سا ملتا ہی جاننا چاہیے کہ شہد احکمی کے وارد ہوئے ہین حدیثون مشہورہ مین بہت ہین جمع کیا ہی اُنکو سیوطی وغیرہ نے پانچ تو یہی ہین جو مذکور ہوے اور اور یہ ہین ذات الجنب والا اور جو جل کر مرے اور عورت جو مرے ساتھ جمع کے یعنی پیٹ سے یا جنگر یا بکارہ اور عورت کہ مرے حمل سے جتے تک یا دودہ چھٹانے تک اور سل والا یعنی دق والا اور مسافر اور مسافر گر پڑے سواری پر سے اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی کرنے والا سرحد اسلام پر اور گر پڑنے والا گڑھے مین اور جسکو کھا جاوین درندے یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے یا اہل یا دین یا خون اپنے کے یا مظلمہ کے یعنی حق کے اور بیت اللہ کی راہ مین یعنی جو ہاد مین اپنی موت سے مرجاوے اور غربت کرنے والا شہادت مین کہ مرجاوے بچھونون پر اور حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ جسکو قید کرے بادشاہ از راہ ظلم کے پھر مرجاوے قید خانے مین پس وہ شہید ہی اور جو مرا حجاد ظلم سے پھر مرجاوے اُسی مارنے مین پس وہ شہید ہی اور جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی اور انس سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ تپ شہادت ہی اور عبیدہ بن الجراح سے روایت ہی کہ کہا انھون نے کہا مین نے یا رسول اللہ کو سنا شہیدون مین بزرگتر ہے اللہ کے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ کھڑا ہو طرف امام ظالم کے پس کہے اُسکو امر بالمعروف اور منع کرے اُسکو منکر سے پس مار ڈالے وہ امیر اُسکو اور ابی موسی سے ہی کہ جسکو کچل ڈالے گھوڑا یا اونٹ یا مرے کاٹنے سے زہریلے جانور کے پس وہ شہید ہی اور ابن عباسؓ سے ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا اور چھپایا محبت کو پھر مرگیا پس وہ شہید ہی اور روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسکو دوران سر ہو کشتی مین اور قے آوے اُسکو اجر شہید کا ہی اور ابن مسعود سے ہی بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالی نے لازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پس جسنے صبر کیا اُن عورتون مین سے یعنی سوکن کے ہونے پر ہوگا اُسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جسنے کہی دن مین پچیس بار یہ دعا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ پھر مرا پھچوٹے اپنے پر دیتا ہی اُسکو اللہ ثواب شہید کا اور روایت ہی ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جسنے نماز پڑھی ضحی کی اور روزے رکھے تین دن کے مہینے مین اور پھوڑے وتر سفر مین اور نہ حضر مین لکھا جاتا ہی اُسکو ثواب شہید کا اور اور شہید یہ ہین چکپل مارنے والا ساتھ سنت کے نزدیک فساد امت کے اور جو مرے طلب علم مین اور مراد طلب علم سے یہ ہی کہ مشغول ہو علم کے حاصل کرنے اور تعلیم کرنے اور تالیف کرنے مین اور حاضر ہو مجلس علم مین اور جو کوئی جیتا رہے اس حالت مین کہ مدارات کرنیوالا ہو لوگونکی پس وہ شہید ہی اور جو لاوے غلہ طرف مسلمانون کے اور جو کوئی کھاوے اپنی بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنے کے لیے پس وہ شہید ہی اور مرتث یعنی جو بعد زخمی ہونیکے فائدہ اُٹھاوے شہید ہی اور ایسے ہی جنبی اگر مار ڈالین اُسکو کافر لڑائی مین اور شرق یعنی جسکے گلے مین پانی پھنس گیا اور دم گھٹ کر مرگیا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو مسلمان اپنے مرض مین پڑھے دعا یونس کی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ چالیس بار پھر مرے اپنے اُسی مرض مین دیا جاتا ہی ثواب شہید کا اور اگر اچھا ہوتا ہی اچھا ہوتا ہی اُس حال مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اُسکی اور آیا ہی کہ تاجر سچا امانت دار شہدا کے ساتھ ہوگا دن قیامت کے اور جو کوئی مرے شب جمعہ مین شہید ہی اور آیا ہی کہ مؤذن اللہ اذان دینے والا مانند شہید کے ہے کہ لوٹتا ہو اپنے خون مین اور جب مرتا ہی تو نہین کیڑے پڑتے اُسکی قبر مین اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جسنے درود بھیجا مجھپر ایک بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اُسپر دس بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر دس بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اُسپر سو بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر سو بار لکھتا ہی اللہ درمیان دونون آنکھون اُسکی کے براءۃ یعنی خلاصی نفاق سے اور

خلاصی آئے اور رکھیگا اُسکو اللہ دن قیامت کے ساتھ شہیدوں کے اور آیا ہے کہ جو کوئی کہے صبح کو تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور پڑھے تین آیتیں اخیر سورۂ حشر کی متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اُسکے ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہیں اُسپر شام تک پھر اگر مرجاتا ہے اُس دن میں شہید مرتا ہے اور جو کوئی پڑھتا ہے شام کو یہی ثواب پاتا ہے اور آیا ہے کہ وصیت کی حضرتؐ نے ایک شخص کو کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی پڑھے اخیر سورۂ حشر کا اور فرمایا اگر مریگا تو شہید مریگا اور جو کوئی مرتا ہے مرگی سے شہید ہوتا ہے اور جو کوئی مرتا ہے حج یا عمرہ میں شہید ہے اور جو کوئی مرتا ہے باوضو شہید ہے اور ایسے ہی رمضان کے مہینے میں یا مرے بیت المقدس یا مکے یا مدینے میں شہید ہے یا مرے دُبلا مٹ کی بیماری سے اور جسکو پونچھے آنت اور مرے وہ صبر کرنے والا ضرور اور بڑی بلا شہید ہے اور دعا مقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اُسکی حدیث میں بہت آئی ہے جو کوئی پڑھے صبح و شام شہید ہے یا مرے نوے برس کا ہو کر یا آسیب زدہ یا مرے اور ہاں باپ اُسکے اُس سے راضی ہوں اور نیکبخت کہہ جاوے اور خاوند اُس سے راضی ہو اور ایسے ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کرے حق اور جو کوئی مدد کرے ساتھ ایک کلمہ کے یا چلنے کیواسطے مسلمان ضعیف کے شہید ہے ع: وطوالع الانوار حاشیہ درمختار **وعن** عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی انہ عذاب یبعثہ اللہ علی من یشاء وان اللہ جعلہ رحمۃ للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید رواہ البخاری اور روایت ہے عایشہؓ سے کہ کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت طاعون کی سے پس خبر دی مجھکو یہ کہ عذاب ہے بھیجتا ہے اُسکو اللہ اپنے بندوں پر جسپر چاہے اور تحقیق اللہ نے گردانا ہے اُسکو رحمت واسطے مومنوں کے یعنی جو کہ صبر کرتے ہیں اُسپر نہیں کوئی کہ ہووے طاعون یعنی اُسکے شہر میں پھر ٹھیرا رہے بیچ شہر اپنے کے صبر کرنیوالا اور طلب کرنیوالا ثواب کا یعنی ثواب ہی کے لیے ٹھیرا رہا نہ اور غرض کے لیے جانتا ہو یہ کہ نہیں ہو پہنچی اُسکو مگر وہ چیز کہ لکھی ہے اللہ نے واسطے اُسکے مگر کہ ہوتا ہے واسطے اُسکے مانند ثواب شہید کے روایت کی یہ بخاری نے **وعن** اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجز اُرسل علی طائفۃ من بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ متفق علیہ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہے بھیجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اُن لوگوں پر کہ پہلے تم سے تھے یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون کی ایک زمین میں پس جاؤ اُسمیں اور جسوقت کہ ہو ایک زمین میں اور رہو تم اُسمیں پس نہ نکلو بھاگ کر اُس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک جماعت بنی اسرائیل سے مراد وہ ہیں کہ جنکو کہا گیا تھا اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا پس مخالفت کی اُنھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ کہا ابن مالک نے پس بھیجا اللہ نے اُنپر طاعون پس مرگئے ایک ساعت میں اُن میں سے چوبیس ہزار بڑے بوڑھے اُنکی تفسیر میں بیان اُسکا مفصل لکھا ہے اور جانا وہاں اسلیے منع ہے کہ نفس کو ہلاکت میں ڈالنا لازم آتا ہے اور بھاگے نہیں اسلیے کہ تقدیر سے بھاگنا ہے پس ضابطہ وہ ہیں ہے کہ جہاں ہووے وہاں جاوے نہیں اور اگر کہیں پہلے سے تھا اور وہاں وبا آگئی بھاگے نہیں جو کوئی بھاگے گا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور مردود ہووے گا اور سوائے وبا کے اور بعضی جگہوں میں بھاگنا آیا بھی ہے جیسے کوئی ایک گھر میں ہو اور زلزلہ آوے یا آگ لگ جاوے یا دیوار ٹیڑھی کے نیچے بیٹھا ہو اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہے بھاگنا وہاں سے ع: ح **وعن** انس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ فصبر عوضتہ منہما الجنۃ یرید عینیہ رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ کہ پاک ہے وہ اور بلند ہے جسوقت کہ مبتلا کرتا ہوں بندے اپنے کو ساتھ دو پیاریوں اُنکی کے پھر صبر کرتا ہے دیتا ہوں میں اُسکو عوض اُن دونوں کے بہشت ارادہ کرتے تھے حضرت دو پیاریوں سے آنکھیں اُسکی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جسکو اندھا کرتا ہوں اُسکو اُسکے عوض میں بہشت دیتا ہوں یعنی داخل کرونگا بہشت میں ساتھ نجات پائے ہوئے یا منازل مخصوصہ دونگا امین پس جو مبتلا ہووے امین اُسکو چاہیے کہ صبر کرے اوظاہر و باطن میں بُرا نجانے اُسکو اور جانے کہ اندھا ہونا ازراہ غضب الٰہی کے نہیں ہے بلکہ واسطے دور کرنے گناہوں کے اور بلند ہونے درجات کے اور بچانے کے نظر سے ہمارا ایک گروہ جب آخر عمر میں اندھے ہوگئے تو فرماتے تھے کہ جو خلوت کہ تمام عمر میں چاہتا تھا اب حاصل ہوئی ہے ؛ ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عن** عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ عَادَہٗ عَشِیَّۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَکَانَ لَہٗ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے سنیں کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر کے پہلے پہلے مگر دعا کرتے ہیں اُسکے لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ شام کرے اور نہیں عیادت کرتا اُسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر دعا کرتے ہیں اُسکے لیے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح ہووے اور ہوتا ہے واسطے اُسکے باغ بہشت میں نقل کی ہے ترمذی اور ابوداؤد نے **وعن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ عَادَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ کَانَ بِعَیْنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب درد کے کہ تھا آنکھوں میری میں نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہے عیادت کرنی آنکھوں کے دُکھنے میں اور ایک اور روایت میں آیا ہے تین بیماریاں ہیں کہ نہ عیادت کیا جاوے صاحب اُنکا رمد والا یعنی جسکی آنکھ دُکھے اور دڑاڑہ کا درد والا اور دنبل والا انتہی یہ حدیث جامع صغیر میں لکھی ہے پس ان دونوں حدیثوں میں تعارض ہوا تطبیق اسمیں یوں ہو سکے کہ نہ عیادت کرے اُنکی وہ شخص کہ تکلیف کرے واسطے اُسکے بیمار اور گران ہووے پر اُنکا اُسکا پس محتاج ہوگا طرف کھولنے آنکھ کے رمد میں اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنیکے ڈاڑہ کے درد میں اور اس بہت ضرر ہوگا اُسکو اور محتاج ہوگا طرف بیٹھنے کے اچھی ہیات پر ساتھ تکلف کے دنبل والا اور جس صورت میں کہ گران نہو اُسکو پس نہیں مخالفہ عیادت کا حاصل یہ کہ روایت تین کی محمول ہے بصورت خیر پر اور روایت جامع الصغیر کی محمول ہے پہلی صورت پر ملا عبدالعزیز **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَہَنَّمَ مَسِیْرَۃَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی پورا اور عیادت کرے بھائی اپنے مسلمان کی ثواب کے واسطے دور کیا جاتا ہے دوزخ سے مقدار ساٹھ برس کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا عیادت کے لیے سنت ہے اور حکم وضو کا شاید اسلیے فرمایا کہ عیادت عبادۃ ہے اور وضو سے عبادۃ کامل و افضل ہوتی ہے اور اس حال میں دعا کرے تو خوب قبول ہوگی ؛ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا فَیَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اِلَّا شَفَاہُ اِنْ کَانَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ پوچھے بیمار مسلمان کو پھر کہے سات بار سوال کرتا ہوں میں اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے کے سے یہ کہ شفا دے تجکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہے وہ مگر یہ کہ حاضر ہوا ہو اجل اُسکی یعنی مریض لاعلاج ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُہُمْ مِنَ الْحُمّٰی وَمِنَ الْاَوْجَاعِ کُلِّہَا اَنْ یَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ وَہُوَ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہے انہیں سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے صحابہ کو

واسطے ہیکے بلکہ واسطے سب لوگون کے یہ کہ کہین یعنی ہمارا ہاتھہ نام اللہ بڑے کے بنا مانگتا ہون مین ساتھہ اسمہ بڑے کے برائی ہر رگ جوش مارنے والی کی سے اور برائی گرمی آگ کی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بیٹے اسمعیل کے سے اور وہ ضعیف گنا جاتا ہے حدیث مین ف اگر جوش مارنے والی کے سے یعنی خون جو جوش مارے رگ مین بنا چاہیے اوس سے اسلیے کہ جب خون غالب ہوتا ہے ایذا دیتا ہے کرتپ اور امراض پیدا ہوتے ہین اور یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اسکی بیہقی نے دعوات مین وع **وَعَنْ** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اشتکی منکم شیئا او اشتکاہ اخ لہ فلیقل ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ من رحمتک وشفاء من شفائک علی ہذا الوجع فیبرأ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بیمار ہو تم مین سے کچھہ یا بیمار ہو بھائی اوسکا یا اوسکے لیے چاہیے کہ کہے ربنا اللہ ہے ایسا اللہ کہ آسمان مین ہے یعنی حمت اسکی یا امر اسکا یا بڑی سلطنت اسکی آسمان مین ہے یا وہ ایسا ہے کہ عبادت کیا جاتا ہے آسمان مین جیسا کہ وہ عبادت کیا جاتا ہے زمین مین پاک ہو نام تیرا یعنی نقصانون سے حکم تیرا مانا گیا ہے آسمان مین اور زمین مین جیسیکہ حمت تیری آسمانین ہے پس گردان رحمت اپنی زمین مین بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے تو ہے پروردگار پاکیزون کا یعنی محب و کارساز انکا نازل کر رحمت یعنی رحمت عظیمہ اپنی رحمت مین سے یعنی جو کہ پھیل رہی ہے ہر چیز پر اور شفا اپنی شفاؤن سے اس بیماری پر پس اچھا ہو جاوے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف جیسیکہ رحمت تیری آسمان مین ہے یعنی سب جگہ اور سب جہان کے رہنے والون پر ہے بخلاف زمین اور زمین والون کے کہ رحمت خاص بعضون پر ہوتی ہے اور بعضون پر نہین یعنی مومنون پر ہوتی ہے بکافرون پر اگرچہ رحمت عام سب پر ہے بحسب قول اللہ تعالی کے ورحمتی وسعت کل شئی اور مراد پاکیزون سے مومن ہین پاک شرک سے یا متقی جو کہ بچتے ہین برے افعال اور اقوال سے وع **وَعَنْ** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل اللہم اشف عبدک ینکا لک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے آدمی عیادت کرے مریض کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو ایذا پہونچاوے واسطے تیرے دشمن کو یعنی دشمنان دین کو زخمی کرے اور قتل کرے یا چلے واسطے خوشی تیری کی طرف جنازہ کے یعنی نماز کے لیے نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنْ علی بن زید عن امیۃ انہا سالت عائشۃ عن قول اللہ عز وجل ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ وعن قولہ ومن یعمل سوءا یجز بہ فقالت ما سالنی عنہا احد منذ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہذہ معاتبۃ اللہ العبد بما یصیبہ من الحمی والنکبۃ حتی البضاعۃ یضعہا فی ید قمیصہ فیفقدہا فیفزع لہا حتی ان العبد لیخرج من ذنوبہ کما یخرج التبر الاحمر من الکیر رواہ الترمذی

اور روایت ہے علی بن زید العبی سے کہ نقل کی امیہ سے یہ کہ اوسنے پوچھے عایشہؓ سے معنی قول اللہ عز وجل کے کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تھارے دلون مین ہے یا چھپاؤ اوسکو حساب کریگا تم سے ساتھہ اوسکے اللہ اور پوچھے معنی قول اللہ تعالی کے اور جو شخص کہ عمل کرے برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ ملا دیا جاوے گا ساتھہ اسکے یعنی دنیا مین یا عقبی مین پس کہا حضرت عایشہؓ نے نہین پوچھا مجھسے اس مسئلہ کو کسی نے جیسیکہ پوچھا تھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا یہ محاسبہ اور جزا کہ مذکور ہین ان دونون آیتون مین عتاب کرنا خدا کا ہے بندے پر ساتھہ اس چیز کے کہ یہ کہتی ہے اوسکو تپ سے اور رنج سے یہانتک کہ کوئی چیز مال مین سے رکھتا ہے اوسکو پس آستین کرتے اپنے کے پس نہین پاتا اوسکو پھر غمگین ہوتا ہے بسبب نہ پانے اوسکے کے درکیے جاتے ہین اس سے گناہ اوسکے یہیشہ یہی حال ہوتا رہتا ہے یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہے اپنے گناہون سے جیسا کہ نکلتا ہے بھٹی سے سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب پڑنے کے آگ مین نقل کی یہ

ترمذی نے ف باعث پوچھنے معنی دونون آیتون کا یہ تھا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہی کہ بندے حساب کیے جاتے ہین لوگون کے خطرے اور بڑے اندیشون پر اور دوسری آیت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ لوگ سزا دیے جاتے ہین ہر عمل پر تھوڑا ہو یا بہت پس کیا ہوا یہ مرصحا یہ پر تحیر ہوئے کہ کیا کرین اسلیے کہ کون نہین پر ہیز کرتا اُس سے پس امیہ نے حضرت عایشہؓ سے مطلب ان آیات کا پوچھا اُنھون نے جواب دیا حاصل اُسکا یہ ہی کہ معنی ان آیتون کے یہ نہین ہین کہ حساب لیگا اللہ مومنون سے تمام دل کی باتون پر اور عذاب کریگا بسبب تمام گناہون اُنکے کے دن قیامت کے بلکہ اس محاسبہ اور سزا سے مراد یہ ہی کہ بسبب گناہ کے مواخذہ از راہ عتاب کے دنیا مین کرتا ہی کہ بخار اور رنج مین گرفتار کرتا ہی تا پاک ہوگناہون سے اور معنی عتاب کے یہ ہین کہ ایک شخص اپنے دوست پر غصہ کرے ظاہر مین بسبب کسی بی ادبی کے کہ ہو جاوے اُس سے اور دل مین اُسکی محبت ہو ع ہر چہ ہر

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُصِیْبُ عَبْدًا نَکْبَۃٌ فَمَا فَوْقَھَا اَوْ دُوْنَھَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا یَعْفُوا اللّٰہُ عَنْہُ اَکْثَرُ وَقَرَأَ وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی موسیٰ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہنچتی بندے کو تھوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہی اس سے یا کم اس سے مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ بخشتا ہی اللہ اُن سے یعنی بغیر سزا دینے کے اُنپر دنیا اور آخرت مین زیادہ ہین اُن گناہون سے کہ سزا دیتا ہی اُن پر اور پڑھی حضرت نے یہ آیت اور جو چیز کہ پہنچی تم کو مصیبت سے پس بسبب اُس چیز کے کہ کمایا ہاتھون تمھارے نے یعنی ذاتون تمھاری نے اور معاف کرتا ہی بہت سے یعنی بہت گناہون کی بابت گنہگارون سے نقل کی یہ ترمذی نے ف مصیبت سے یعنی مرض اور سختی وغیرہا بسبب اعمال بد تمھارے کے ہی یہ خاص گنہگارون کے لیے اور غیر گنہگارون کو پہنچی ہے مصیبت واسطے بلند ہونے درجون اُنکے کے لیکن وہ بسبب ثابت گناہون ہی کے جانتے ہین نقل ہی کہ ایک رگ کے تسمہ جوتے کو چوہا کترگیا وہ روتے تھے اور کہتے تھے آہ کیا گناہ کیا ہی مین نے کہ سزا اسکی یہ پائی مین نے ع ہر چہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ حَسَنَۃٍ مِّنَ الْعِبَادَۃِ ثُمَّ مَرِضَ قِیْلَ لِلْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ بِہٖ اُکْتُبْ لَہٗ مِثْلَ عَمَلِہٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَہٗ اَوْ اَکْفِتَہٗ اِلَیَّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادت سے پھر بیمار ہوتا ہی یعنی اوپر حین قدرت اعمال عبادت پر کہا جاتا ہی یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی واسطے فرشتے کے کہ تحقیق ہے ساتھ اُسکے نیکی لکھنے کے لیے لکھ واسطے اُسکے مانند عمل اُسکے کے جسوقت کہ تھا تندرست یہانتک کہ تندرست کرون اُسکو یا ملالون اُسکو اپنی طرف یعنی مرے

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِہٖ قِیْلَ لِلْمَلَکِ اُکْتُبْ لِعَبْدِیْ صَالِحِ عَمَلِہِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاہُ غَسَلَہٗ وَطَھَّرَہٗ وَاِنْ قَبَضَہٗ غَفَرَ لَہٗ وَرَحِمَہٗ رَوَاھُمَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان ساتھ بیماری کے بیچ بدن اپنے کے کہا جاتا ہی واسطے فرشتے نیکی لکھنے والے کے واسطے اُسکے اچھا عمل اُسکا جو کہ تھا کرتا یعنی پہلے اس بیماری کے پس اگر شفا دی اُسکو اللہ نے دھوتا ہی اُسکو اور پاک کرتا ہی اُسکو یعنی گناہون سے اور اگر مارتا ہی اُسکو بخشتا ہے واسطے اُسکے اور رحم کرتا ہے اُسکو نقل کین یہ دونون حدیثین بغوی نے شرح السنہ مین

وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ عَتِیْکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشُّھَادَۃُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْمَطْعُوْنُ شَھِیْدٌ وَالْغَرِیْقُ شَھِیْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَھِیْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَھِیْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِیْقِ شَھِیْدٌ وَالَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ الْھَدْمِ شَھِیْدٌ وَالْمَرْأَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَھِیْدٌ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار مین سات ہین سوائے مارے جانے کے راہ خدا مین جو وبا مین مرے شہید ہی اور جو ڈوبے شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سے

مرے شہید ہو یعنی استسقا ہو یا دست آوین وغیرذالک اور جل کر مرنے شہید ہی اور وہ شخص کہ مرے دب کر دیوار وغیرہ کے نیچے شہید ہے اور وہ عورت کہ مرے پیٹ سے یا باکرہ شہید ہی روایت کی یہ مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے ف شہادتین یعنی حکمیات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسے کہ اوپر بیان ہین مذکور ہین اور ذات الجنب بیماری مشہور ہی کہ پھنسیان اندر پہلو کے نزدیک ان سینہ کے ہوتی ہین اور علامت اُسکی یہ ہوتی ہے کہ دم لگاتار اور تپ اور کھانسی رہتی ہے ع وعن سعد قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاءہ وان کان فی دینہ رقۃ ھون علیہ فما زال کذلک حتی یمشی علی الارض ما لہ ذنب رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے سعد سے کہ کہا پوچھے گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمیون سخت تر ہی اور سب سے بلا کے یعنی محنت ومصیبت کے فرمایا انبیا پھر جو بہت مشابہ ہو انبیا کے پھر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیا کے مبتلا کیا جاتا ہے آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہے اپنے دین مین سخت سخت ہوتی ہے بلا اُسکی اور اگر پڑتی ہے اُسکے دین مین نرمی ہلکی اور کم کیجاتی ہی اُسپر بلا پس ہمیشہ یہ رہتا ہے یعنی سخت دین والا اسی طرح سے یعنی گرفتار بلا اور مقہور ہوتی ہے اُسکی مصیبت اُسلیے یہانتک کہ چلتا ہی زمین پر نہین ہوتا اوسلے اُسکے کوئی گناہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف انبیا بہت مبتلاے بلا ہوتے ہین اسلیے کہ وہ لذت پاتے ہین ساتھ بلا کے جیسیکہ اور لوگ لذت پاتے ہین ساتھ نعمتون کے اور پھر بہت مشابہ اُنکے یعنی اولیا اور صلحا بلا مین گرفتار ہوتے ہین لیکن اُنسے کم تاکہ ثواب بہت پاوین پھر جو کم ہوتے ہین اُنسے درجے مین بلا مین بھی کم گرفتار ہوتے ہین اور سخت دین والے کی بلا بھی سخت ہوتی ہے اسلیے کہ یقین والا ہوتا ہی پس صبر کرتا ہوا اُسپر اور جانتا ہے کہ مین لائق اسی کے ہون بسبب گناہون کے پس کامل ہوتا ہی ایمان اُسکا اور قوی ہوتی ہی محبت اُسکی اور دور ہوتے ہین گناہ اُسکے اور بلند ہوتے ہین درجات اُسکے اور نرم دین والے پر بلا کم ہوتی ہے تاہم وہ بے صبری نکرے اور دین سے نہ نکل جاوے بسبب قوی ہونے ایمان کے ع وعن عائشۃ قالت ما اغبط احدا یموت موتا بعد الذی رایت من شدۃ موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی عایشہ سے کہ کہا نہین آرزو کرتی مین کسیکو ساتھ آسانی موت کے بعد اُسکے کہ دیکھی مین نے سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یعنی اول آرزو کرتی تھی مین آسانی موت کی جب سے کہ حضرت کی موت کی سختی دیکھی وہ آرزو نہری اور اعتقاد کیا مینے کہ بھلائی سختی موت مین ہی نہ آسانی مین ع وعنہا قالت رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وھو یدخل یدہ فی القدح ثم یمسح وجھہ بالماء ثم یقول اللھم اعنی علی منکرات الموت او سکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی عایشہ سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تھے حالت وفات مین اور نزدیک اُنکے پیالہ تھا کہ اُسمین تھا پانی اور وہ ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالے مین پھر پھیرتے اپنے مُنہ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف پانی سے ہاتھ بھگو کر پھیرتے تھے اسلیے دفع کرنے گرمی موت کے اور حضرت کو جو اسی سکرات موت کی ہوئی اسکی بہت سی وجہین شارحین نے لکھی ہین ایک اُنمین یہ ہی کہ یہ سختی واسطے تسلی امت کے تھی کہ جب دیکھینگے تغلل ہونے روح پاک حضرت کی مین یہ صورت ہوئی تو صبر کرینگے اور آسانی ہوگی جان کنی مین ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ الخیر عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا اراد اللہ بعبدہ الشر امسک عنہ بذنبہ حتی یوافیہ بہ یوم القیمۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ بندے اپنے کے بھلائی کا جلدی دیتا ہی واسطے اُسکے سزا گناہونکی دنیا مین اور جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھ بندے اپنے کے بُرائی کا بندر کھتا ہی اس سے یعنی سزا کو بسبب گناہ اُسکے کے یہانتک کہ پوری سزا دیگا اُسکو بسبب گناہ کے دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بہلے کو دنیا مین سزا دیتا ہی ہے اسلیے کہ عذاب دنیا سہل ہے اور مدت دنیا کم ہر نوع گذر جاتی ہے اور دوسرے کی سزا دہین پر موقوف کہتا ہے اسلیے کہ عذاب دہان کا اشد ہے **فخ** **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان اللہ عز وجل اذا احب قوما ابتلاھم فمن رضی فلہ الرضاء ومن سخط فلہ السخط رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی انھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی جزا ساتھ بڑی بلا کے اور تحقیق اللہ عزوجل جسوقت کہ دوست رکھتا ہے ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی اُنکو پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنی ساتھ بلا کے پس واسطے اُسکے رضا ہی یعنی اللہ کی اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سے پس واسطے اُسکے غصہ ہی اللہ کیطرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جب دوست رکھتا ہی مبتلا کرتا ہی ایک قوم کو اسیطرح جب دشمن رکھتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرتا ہی اُنکو یہ شق نہین ذکر کی اسلیے کہ سمجھی جاتی ہے سیاق سے کہ کما فی رضی آخر تک حاصل اسکا یہ کہ رضا اور غصہ بندیکا علامت رضا اور غصہ پروردگار کی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم آپسمین سوال کرتے تھے کہ کسطرح معلوم ہو رضا اور غصہ اللہ تعالی کا بندے سے جواب دیتے تھے کہ اگر بندہ خدا سے راضی ہی خدا بھی اُس سے راضی ہی اور اگر ناراض ہی خدا بھی اُس سے ناراض ہی **فخ** **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال البلاء بالمؤمن او المؤمنۃ فی نفسہ ومالہ وولدہ حتی یلقی اللہ وما علیہ من خطیئۃ رواہ الترمذی وروی مالک نحوہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے بلا پونہچتی مومن یا عورت مسلمان کو یعنی مسلمان کو نیچ ذات اُسکی کے اور مال اُسکے کے اور اولاد اُسکی کے یہانتک کہ ملاقات کرتا ہی اللہ تعالی سے یعنی بعد مرنیکے اور نہین ہوتی اُسپر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین بسبب بلاؤن کے نقل کی ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** محمد بن خالد السلمی عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا سبقت لہ من اللہ منزلۃ لم یبلغھا بعملہ ابتلاہ اللہ فی جسدہ او فی مالہ او فی ولدہ ثم صبرہ علی ذلک حتی یبلغہ المنزلۃ التی سبقت لہ من اللہ رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی محمد بن خالد سلمی سے کہ نقل کی اُنے باپ سے اور اُسکے باپ نے نقل کی اُسکے دادا سے یعنی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہی واسطے اُسکے اللہ کی طرف سے ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پونہچ سکتا اُس مرتبہ کو اپنے عمل سے مبتلا کرتا ہے اُسکو اللہ بدن اُسکے مین یا مال اُسکے مین یا اولاد اُسکی مین پھر عطا کرتا ہی اُسکو صبر اُسپر یہانتک کہ پونہچاتا ہی اُسکو اُس مرتبہ مین کہ مقدر تھا واسطے اُسکے اللہ کیطرف سے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب صبر کرنے کے بلا پر اُس مرتبہ اور مقام کو پونہچتا ہی کہ بسبب طاعت اور عبادت کے نہین پونہچتا **فخ** **وعن** عبد اللہ بن شخیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی ابن آدم ولی جنبہ تسع وتسعون منیۃ ان اخطأتہ المنایا وقع فی الھرم حتی یموت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ابن آدم اُس حال مین کہ طرف پہلو اُسکے کے یعنی قریب اُسکے ننانوے بلامین مہلکہ ہین اگر چوک گئین اُس سے یعنی نہ پہنچین اُسکو بلائین واقع ہوتا ہی بڑھاپے مین یہانتک کہ مرتا ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی آدمی

گھرا ہوا بلاؤن اور مصیبتون بے اندازہ مین ہو کہ خلاصی نہین اُنسے اور اگر نا درًا خلاصی پائے اُنسے پڑتا ہی بڑاپے مین کہ درد بے دوا اور بلاے بے انتہا ہو اور آخر کو اُسمین مرنے سے نہین بچتا حاصل یہ کہ دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کی پس لائق ہو مومن کو یہ کہ ہو صابر اللہ کے حکم پر اور راضی اُسپر کہ مقدر کیا ہے اللہ نے اُسکے لیے حدیث قدسی مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو نہ صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے میری نعمتون پر اور نہ راضی ہو ساتھ قضا میری کے پس ڈھونڈھے رب سوای میرے خیال کرنا چاہیے کہ کیا غصہ ہی بے صبر اور نا شکر پر اور اُسپر کہ راضی بقضا نہو اللھم احفظنا من سوء القضا للصبر والشکر والرضا ۱۲ ع ۲ ح **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یود اھل العافیۃ یوم القیمۃ حین یعطی اھل البلاء الثواب لو ان جلودھم کانت قرضت فی الدنیا بالمقاریض رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کرینگے اہل عافیت کے یعنی جو کہ دنیا مین سلامت رہتے تھے بلاؤن سے وہ آرزو کرینگے دن قیامت کے اُسوقت کہ دیے جاوینگے مبتلاے بلا ثواب بہت کا شکے چمڑی تحقیق کہ کاٹے جاتے دنیا مین ساتھ قینچیون کے یعنی ثواب ملتا اُنکا سا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وعن** عامر الرام قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابہ السقم ثم اعافاہ اللہ عز وجل منہ کان کفارۃ لما مضی من ذنوبہ وموعظۃ لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ اھلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال رجل یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال قوموا عنا فلستم منا رواہ ابو داود اور روایت ہی عامر رامی سے کہ کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمارپون کا پس فرمایا تحقیق مومن جسوقت بیمار ہوتا ہی پھر عافیت دیتا ہی اُسکو اللہ عزوجل اس بیماری سے ہوتی ہی بیماری کفارہ واسطے گذرے ہوے گناہون اُسکے کے اور نصیحت ہوتی ہی واسطے اُسکے یعنی تنبیہ ہوتی ہی پس توبہ کرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی زمانہ آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہی پھر عافیت دیا جاتا ہی ہوتا ہی مانند اونٹ کے کہ باندھا اُسکو مالک اُسکے نے پھر چھوڑ دیا اُسکو پس نہ جانا اونٹ نے کہ کسواسطے باندھا اُسکو اور کیون چھوڑا اُسکو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہی نہین بیمار ہوا مین کبھی پس فرمایا حضرت نے اُٹھ کھڑا ہو ہم مین سے پس نہین تو ہم مین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** تحقیق مومن الخ یعنی جب مومن بیماری سے اچھا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب گناہون کے ہوئی تھی پس نادم ہوتا ہی اور آیندہ کو بچتا ہی گناہون سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہی جیسے اونٹ کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا وہ نہین جانتا کہ کیون باندھا اُسکو اور کیون چھوڑا یعنی منافق متنبہ نہین ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی اور نہ توبہ کرتا ہی پس نہین مفید ہوتی اُسکو بیماری نہ گذشتہ گناہونکا کفارہ ہوتی ہی اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہی **فَاُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ** اور نہین تو ہم جیسے یعنی اہل طریقہ ہمارے سے نہین ہم اس لیے کہ نہین مبتلا ہوا ہماری سی بلاؤن مین ۱۲ ع ۲ ح **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم علی المریض فنفسوا لہ فی اجلہ فان ذلک لا یرد شیئا ویطیب بنفسہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو تم بیمار پر یعنی خبر پوچھنے کے لیے پس دور کرو غم اُسکا بیچ مدت زندگانی اُسکی کے یعنی کہو کہ غم نکھا کچھ دور نہین شفا پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اسلیے کہ نہین بہتر کسی چیز کو کہ مقدر ہی اور خوش ہو جاتا ہی دل اُسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی **ف** کہا ہی بعضون نے مستحب ہی مریض کے لیے مسواک کرنی جبکہ قریب ہو وقت نزع کا چنانچہ حضرت سے منقول ہی صحیحین مین کہ مسواک کا وقت انتقال کے اور کہا ہی بعضون نے کہ اس سے سہل ہوتا ہی نکلنا روح کا اور

اسیطرح مستحب ہے گلاب خشبو کا واسطے ملانکے اور اسیطرح مستحب ہے پہننا پاکیزہ کپڑون کا اور اسیطرح پڑھنا نماز کا اور اسیطرح نہانا مستحب ہے ف وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو مارا پیٹ اُسکے نے یعنی پیٹ کی بیماری سے مرگیا مثل استسقا کے اور دستون وغیرہا کے نہین عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اپنی کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف اسلیے کہ بسبب سخی اس مرض کے جاتے ہین گناہ اور یہ شہید مرتا ہے جیسے کہ اوپر گذر ہی چکا ہے اور شہید کے حق مین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہے کہ شہید کے لیے بخشی جاتی ہے ہر چیز یعنی سب گناہ سوائے دَین کے یعنی حقوق آدمیون کے واللہ تعالی اعلم ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے اُسکے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے اُسکی پس بیٹھے نزدیک سر اُسکے کے پھر کہا واسطے اُسکے مسلمان ہو تو پس دیکھا لڑکے نے طرف باپ اپنے کے اور وہ تھا پاس اُسکے پس کہا باپ اُسکے نے اطاعت کر ابا القاسم کی یعنی حضرت کی پس اسلام لایا پھر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتے تھے تعریف ہے واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ نجات دی اُسکو آگ سے یعنی بسبب اسلام لانے کی نقل کی یہ بخاری نے ف بیٹھنے نزدیک سر اُسکے کے سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہے عیادت مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے خدمت کروانی کافر ذمی سے اور جائز ہے عیادت اُسکی اور کتاب خزانہ مین لکھا ہے کہ نہین مضایقہ ساتھ عیادت یہود کے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ عیادت مجوسی کے اور فاسق کے بھی عیادت کرنے مین اختلاف کیا ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ کچھ مضایقہ نہین اور ظاہر اس حدیث کا مؤید ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتے ہین اسلام لانا لڑکے کا صحیح ہے اور لکھا ہے علما نے کہ نام اُس لڑکے کا عبد القدوس تھا ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہے پکارنے والا یعنی فرشتہ آسمان سے خوشی ہو جیو تجکو دنیا مین اور آخرت مین اور اچھا ہووے چلنا تیرا آخرت مین یاد دنیا مین اور پکڑے تو بہشت سے ایک مرتبہ بڑا انقل کی یہ ابن ماجہ نے ف آسمین شاید اسکی طرف کہ عیادۃ کے لیے پیادہ جانا افضل ہے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تحقیق حضرت علی نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بیچ اُن بیماری حضرت کے کہ وفات پائی اُسمین پس کہا لوگون نے اے ابو الحسن کہ کیونت حضرت علی کی ہو کسطرح صبح کی ساتھ خیر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا صبح کی شکر مند کا اچھے ہونیوالی بیماری سے یعنی شکر ہے کہ آج اچھے ہین نقل کی یہ بخاری نے ف معنی یہ ہین کہ قریب صحت ہین یہ اُنھون نے موافق گمان اپنے کے کہا یا بطریق فال نیک کے ادب یہی ہے کہ جو کوئی حال ہمارا کا پوچھے اسیطرح سے جواب نیک دے ع ع ع وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِيْكَ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُصْرَعُ وَاِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عطا ابن ابی رباح سے کہ کہا کہا واسطے میری ابن عباس نے آیا نہ دکھلاؤن میں تجکو ایک عورت از اہل بہشت مین سے کہا مین نے ہان کہا یہ عورت

کہ کالی آئی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا اسی رسول خدا کے تحقیق مین مرگی کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہون اور مین ڈرتی ہون ستر کھل جانے سے حالت بیخودی مین پس دعا کر واللہ سے میرے لیے پس فرمایا اگر چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے ہو بہشت اور اگر چاہے تو دعا کرون مین اللہ سے یہ کہ شفا دے تجکو پس کہا عورت نے صبر کرونگی پھر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کھل جانے سے پس دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ نہ کھلے تو مین پس دعا کی حضرت نے واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نام اُس عورت کا سُعیرہ تھا یا سُقیرہ یا سکیرہ ساتھ پیش سین مہملہ کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ کنگھی کرنے والی حضرت خدیجہ کی تھی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ جائز ہے ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتھ صبر کرنیکے بلا پر اور راضی ہونیکے قضاپر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہے کہ ہمیشہ رہنا فرض کا ساتھ صبر کے افضل ہے اگرچہ لیکن نسبت بعض افراد کے یعنی اُسکے لیے کہ معطل کرے مرض نفع رسانی مسلمانون کی سے اور دلالت کرتا ہے اپر یہ کہ چھوڑ دینا دوا کا افضل ہے اگر چہ دوا کرنی سُنت ہے ساتھ حدیث ابی داؤد کے کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کریں ہم فرمایا دوا کرو یا رسولیکہ اللہ تعالےٰ نے نہین پیدا کی ہے کوئی بیماری مگر کہ بھی ہے اُسکی دوا سوا ایک بڑھاپے کے اور دوا کرنی منافی توکل کے نہین اسلیے کہ رسول کریم نے اسباب کا اور حضرت نے بھی دوا کی ہر حال آنکہ حضرت مراد ہین متوکلون کے اور دوا کا ازالہ توکل کے جیسیکہ کیا حضرت ابوبکر نے فضیلت مین ع

وعن یحیی بن سعید قال ان رجلا جاءہ الموت فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل ھنیئا لہ فمات ولم یبتل بمرض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک ما یدریک لعل اللہ ابتلاہ ببرض فکفر عنہ من سیاتہ رواہ مالک مرسلا

اور روایت یحیی بن سعید سے کہ کہا یہ کہ ایک شخص آئی اُسکو موت یعنی جانکنی بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک شخص نے مبارک ہو واسطے اسکے مرگ کہ مرا اور نہین گرفتار ہوا ساتھ کسی مرض کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واے تجکو کس چیز نے معلوم کر دیا تجکو یعنی نہ تعریف کر نہ بیمار ہونے کی اگر تحقیق اللہ تعالیٰ مارتا اُسکو ساتھ بیماری کے پس ڈر کر تا برائیان اُسکی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے

وعن شداد بن اوس والصنابحی انھما دخلا علی رجل مریض یعودانہ فقالا لہ کیف اصبحت قال اصبحت بنعمۃ قال شداد ابشر بکفارات السیات وحط الخطایا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل یقول اذا انا ابتلیت عبدا من عبادی مؤمنا فحمدنی علی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذلک کیوم ولدتہ امہ من الخطایا ویقول الرب تبارک وتعالیٰ انا قیدت عبدی وابتلیتہ فاجروا لہ ما کنتم تجرون لہ وھو صحیح رواہ احمد

اور روایت ہے شداد بن اوس اور صنابحی سے یہ کہ داخل ہوے دونون ایک شخص بیمار پر عیادت کرتے تھے اُسکی پس کہا دونون نے اُسکو کسطرح صبح کی تو نے کہا صبح کی مینے ساتھ نعمت کے یعنی نعمت رضا و تسلیم بقضا کے اور حال خوش کہتا ہون کہا شداد نے خوش وقت ہو ساتھ جھڑنے گناہون کے اور دور ہونے خطاؤن کے اسلیے کہ تحقیق مینے سُنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہے جسوقت کہ مین مبتلا کرتا ہون بندہ مومن کو اپنے بندون مین سے پس تعریف کرتا ہے میری اوپر مبتلا کرنے میری کے اُسکو پس تحقیق وہ کھڑا ہوتا ہے اُس خوابگاہ اپنی سے کہ جہان بیمار پڑا تھا پاک ہو کر گناہون سے مانند اُس دن کے کہ جنا اُسکو مان اُسکی نے پاک گناہون سے اور فرماتا ہے پروردگار برکت والا اور بلند مینے قید کیا بندے اپنے کو اور آزمایا اُسکو پس جاری رکھو اور لکھو واسطے اُسکے وہ عمل کہ تھے تم جاری کرتے اور لکھتے واسطے اُسکے اُس حالت مین کہ وہ تندرست تھا نقل کی یہ احمد نے

وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبد خیرا عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا اراد بعبد شرا امسک عنہ ذنبہ حتی یوافی بہ یوم القیامۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت بہت ہوتے ہین گناہ بندے کے اور نہیں ہوتی واسطے اُسکے کوئی چیز اعمال نیک سے کہ جھاڑے اُنکو مبتلا کرتا ہے اُسکو اللہ اُسکو ساتھ غم کے تا کہ جھاڑے گناہون کو اُس بندے سے بسبب غم کے نقل کی یہ احمد نے **ف** ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ہر قلب غمگین کو روایت کی یہ طبرانی اور حاکم نے ع

وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا لم یزل یخوض الرحمۃ حتی یجلس فاذا جلس اغتمس فیھا رواہ مالک واحمد

اور روایت ہو جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرتا ہو بیمار کی ہمیشہ بیٹھا رہتا ہو دریای رحمت مین یہانتک کہ بیٹھے پاس ہمارے کے پس جسوقت بیٹھتا ہو ڈوب جاتا ہو دریای رحمت مین نقل کی یہ مالک و احمد نے **وعن** ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفئہا عنہ بالماء فلیستنقع فی تہر جار یستقبل جریۃ فیقول بسم اللہ اللہم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلوۃ الصبح قبل طلوع الشمس او لیغمس ثلث غمسات ثلثۃ ایام فان لم یبرأ فی ثلث فخمس فان لم یبرأ فی خمس فلن لم یبرأ فی تسع فانہا لا تکاد تجاوز تسعا باذن اللہ عزوجل رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہو ثوبان سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پونہچے ایک تمہارے کو تپ پس تحقیق تپ جو ہو ٹکڑا ہو آگ کا پس چاہیے کہ بجھاوے اسکو پانے سے ساتھ پانی کے پس چاہیے کہ داخل ہو نہر جاری مین اور کھڑا ہو سامنے بہاؤ پانی کے پس کہے شفا طلب کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو اور سچا کر رسول اپنے کو یعنی اُنکے اس قول کو پیچھے اسطرح کہ شفا دے مجکو کہ پڑھے یہ فعل بعد نماز صبح کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور بارے اُسمین تین غوطے تین دن پس اگر نہ اچھا ہوا تین دن مین پھر پانچ دن پس اگر نہ اچھا ہو پانچ دن مین پس سات دن پس اگر نہ اچھا ہو سات دن مین پس نو دن تجاوز نہ کریگی تپ نو دن سے ساتھ حکم اللہ عزوجل کے یعنی بعد اس عمل کے جاتی رہیگی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو **ف** لفظ لیغمس بیان ہو فلیستنقع کا اور یہ عبارت احتمال رکھتی ہو کہ تین غوطے تین روز مین ہون اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر روز تین ہون اور یہ علاج مخصوص ہو ساتھ بعض انواع تپ صفراوی کے کہ اہل حجاز کو ہوتی ہین اسلیے کہ بعض تپون کو پانی مضر ہوتا ہو اور باعث ہلاکت کے ہے پس نہین لائق ہو مریض کو اُسکے لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کے اور کہا خطابی نے کہ غلطی کی ایک شخص نے پس غوطہ مارا پانی مین بسبب ہونے تپ کے پس مر گئی حرارت اندر بدن اُسکے کے پس سخت بیمار ہوا قریب تھا کہ ہلاک ہو جاوے پس جب اچھا ہوا ہرای ایک بات منہ سے نکالی کہ اُسکا ذکر کرنا خوب نہین اور یہ سمجھا کہ اس مسئلہ مین بسبب نہ جاننے معنی حدیث کے پڑا یعنی یہ نجانا کہ یہ حکم ہر طرح کی تپ کے لیے نہین ہو ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال ذکرت الحمی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبہا رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبہا فانہا تنفی الذنوب کما تنفی النار خبث الحدید رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا ذکر کیگئی تپ نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بُرا کہا اُسکو ایک شخص نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بُرا کہ اُسکو اسلیے کہ یہ تپ دور کرتی ہو گناہون کو جیسے کہ دور کرتی ہو آگ میل لوہے کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** پس شکر گزاری چاہیے نہ کہ ناشکری لکھا ہو شیخ رحمہم اللہ نے کہ بلا مین بھی شکر کرنا چاہیے جیسیکہ نعمت مین اسلیے کہ بلا نازل کرنے مین بھی مہربانی خفیہ ہو ح **وعنہ** قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضا فقال ابشر فان اللہ تعالی یقول ہی ناری اسلطہا علی عبدی المؤمن فی الدنیا لتکون حظہ من النار یوم القیمۃ رواہ احمد وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہو اُنھین سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوشوقت ہو اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہو تپ آگ ہو میری غالب کرتا ہون اُسکو اپنے بندے مومن پر دنیا مین تا کہ ہو بدلہ اور حصہ اُسکا آگ دوزخ سے دن قیامت کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی یہ جو فرمایا ہو اللہ تعالی نے وان منکم الا واردہا یعنی نہین کوئی تم مین سے مگر کہ داخل ہو گا دوزخ مین یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ ہوتی ہو دنیا مین بدلے اُس داخل ہونے کے یہ حصہ اُسکا ہو اُس سے یعنی عذاب جو بسبب داخل ہونے کے ہو گا اُسکے امن مین رہیگا اُسکے بدلے یہان تپ ہوتی ہے اور داخل ہونا سب کو ہو گا اسلیے کہ پل صراط دوزخ پر کھڑا ہو گا اُسپر سے سب گذرینگے لیکن مومن کے ساتھ قید کامل کی لگانی چاہیے یعنی یہ بات مومن کامل کے لیے ہوتی ہو یہ اسلیے کہا کہ بعضے کہنگار مومن عذاب دیے جاوینگے ساتھ آگ کے پس وہ اس قید سے نکل جاوینگے ع و مولانا **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرب تبارک وتعالی یقول وعزتی وجلالی لا اخرج احدا

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسکو ڈھیل دیتا ہوں یہاں تک کہ اسکی موت کا وقت آپہنچے اور اسکو پکڑ لوں اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و برتر فرماتا ہے قسم ہے اپنی عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہیں رکھا لونگا میں کسی کو دنیا میں سے کہ ارادہ کرتا ہوں میں کہ بخشوں میں اسکو یہاں تک کہ پورا دوں میں بدلا ہر گناہ کا کہ اسکی گردن پر ہے بسبب بیماری کے بیچ بدن اسکے کے اور تنگی کے بیچ رزق اسکے کے نقل کی یہ رزین نے ف یعنی گناہ جو اسکے ذمہ ہوتے ہیں بدلا اسکا دنیا میں دیدیتا ہوں کہ بیمار اور محتاج کرتا ہوں پس بخشا جاتا ہے اور عذاب آخرت سے نجات پاتا ہے مقصود یہ کہ فقر اور بیماری اور بلا دور کرتے ہیں گناہوں کو ع وعن شقیق قال مرض عبد اللہ فعدناہ فجعل یبکی فقلنا لا نبکی یکحل المرض لا فی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المرض کفارۃ وانما ابکی انہ اصابنی علی حال فترۃ ولم یصبنی فی حال اجتہاد لانہ یکتب للعبد من الاجر اذا مرض ما کان یکتب لہ قبل ان یمرض رواہ رزین اور روایت ہے شقیق سے کہ کہا کہ بیمار ہوے عبد اللہ بن مسعود پس عیادت کی ہمنے انکی پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگوں نے انپر کہ وہ رنج بیماری بعد حیا سے روتے ہیں پس کہا تحقیق میں نہیں روتا واسطے بیماری کے اسلیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیماری سبب ہے جھڑنے گناہ کا اور سوائے اسکے نہیں کہ روتا ہوں میں اسلیے کہ ہوئی مجھکو بیماری بیچ حالت سستی یعنی بڑھاپے کے اور نہیں ہوئی مجھکو حالت قوت یعنی جوانی میں بواسطے کہ لکھا جاتا ہو واسطے بندے کے ثواب جسوقت کہ بیمار ہوتا ہو جیسا کہ لکھا جاتا تھا اسکے لیے پہلے بیماری ہونیکے پس ہمارے کو اس عمل سے بیمار رکھا اُس بندے کو اس عمل سے بیمار رکھے نقل کی یہ رزین نے ف یعنی ایام جوانی کے حالت صحت میں عمل بہت ہوتے ہیں بیماری میں بھی بہت لکھتے ہیں اور بڑھاپے کی حالت صحت میں عمل کم ہوتے ہیں بیماری میں بھی کم لکھتے ہیں کاشکے جوانی میں بیمار رہتا کہ عمل بہت لکھتے ع وعن انس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعود مریضا الا بعد ثلث رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں عیادت کرتے تھے کسی مریض کی مگر بعد تین دن کے نقل کی ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف جمہور علما اسپر ہیں کہ عیادت مقید ساتھ کسی زمانہ کے نہیں جب چاہے کرے خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے ع وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلت علی مریض فمروہ یدعو لک فان دعاءہ کدعاء الملائکۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے عمر ابن الخطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اسکی مانند دعا فرشتوں کے ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مانند دعا ملائکہ کے ہے اسلیے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کے ساتھ بہت ہوتی ہے بسبب بچنے کے گناہ سے یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کرنے کے ع وعن ابن عباس قال من السنۃ تخفیف الجلوس وقلۃ الصخب فی العیادۃ عند المریض قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کثر لغطہم واختلافہم قوموا عنی رواہ رزین اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا سنت سے ہے کم بیٹھنا اور کم غل کرنی عیادت میں نزدیک بیمار کے کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوے غل اور اختلاف صحابہ میں اٹھ کھڑے ہو میرے پاس سے نقل کی یہ رزین نے ف یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کے پاس مکروہ ہے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ روایت ہے ابن عباس سے کہ جب حضرت کے انتقال کا وقت قریب پونہچا اور لوگ گھر میں بہت تھے چنانچہ انمیں حضرت عمرؓ بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ یعنی دوات وغیرہ لکھنے کو ان میں تمھارے لیے خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد اسکے پس کہا حضرت عمرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری غالب ہے اور تمھارے پاس قرآن موجود ہے کافی ہے تمکو کتاب اللہ پس اختلاف کیا اہلبیت نے اور اور لوگوں نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرت کے پاس یعنی دوات وغیرہ لکھنے کو اسلیے تمھارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا انمیں سے کہتا تھا جو کچھ کہ حضرت عمرؓ نے کہا پس جب بہت ہوا غل

اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُٹھ کھڑے ہو میرے پاس سے یہ روایت بخاری و مسلم میں ہے راقمی اس سے یہ سمجھا تے ہین کہ حضرت خلافت کے مقدمہ مین کچھ لکھتے حضرت عمرؓ نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہ لکھا ہے کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس واقع ہوا اختلاف دلین آیا حضرتؐ کے کہ مصلحت بیچ نہ لکھنے کے ہے پس چھوڑ دیا حضرتؐ نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرتؐ اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدور نتھا حضرت عمرؓ وغیرہ کا کہ دم مارتے انمین اور بعد اس قصہ کے حضرتؐ زندہ رہے قریب تین دن کے کہ نہ تھے حضرتؐ کے پاس عمرؓ اور نہ اور صحابہؓ بلکہ اہل بیت مثل حضرت علی اور عباسؓ کے حاضر رہتے تھے پس اگر مصلحت دیکھتے حضرتؐ بیچ لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ مین تو ضرور لکھتے اسکو علاوہ اسکے اکتفا کیا حضرتؐ نے خلافت کے مقدمہ مین ساتھ اُس چیز کے کہ قریب نص جلی کے تھی یعنی امامہ ابوبکرؓ کا لوگون کے لیے اپنی بیماری مین اور اسی سبب سے کہا حضرت علیؓ نے سبون کے سامنے جبکہ خطبہ پڑہا واسطے بیعت کرنیکے ابی بکرؓ سے کہ پسند کیا حضرت ابوبکرؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دین ہمارے کے کیا نہ پسند کرین ہم انکو واسطے دنیا اپنی کے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسی کو حضرت ابوبکرؓ کے پاس کہ نماز پڑھا لوگون کو اور مین بیٹھا ہوا تھا اُنکے پاس دیکھتے تھے مجھے یعنی اور باوجود اسکے مجھے امام نکیا اور ابوبکرؓ اُن مین سے ہین کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے جنکے حق مین کہ یُخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ[1] اور کہا ابوسفیان بن حرب نے حضرت علیؓ سے اگر چاہے تو تو البتہ بھر دون میدان مدینہ کا ابوبکرؓ کی لڑائی کے لیے گھوڑون اور پیادون سے پس غصہ ہوے اُپر حضرت علیؓ کے اور بُرا کہا اور ڈانٹا اُسکو تا جان لیوے وہ اور اور لوگ یہ کہ ابوبکرؓ ایسے خلیفہ ہین کہ نہین شک بیچ حقیت خلافت اُنکی کے ۱۲ منہ

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِيَادَةُ فُوَاقُ نَاقَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل زمانہ عیادت کا مقدار اُس اُٹھنے کے ہے کہ درمیان دوہنے دو وہ دوہنے اونٹنی کے اور بیچ روایت سعید بن مسیب کے بطریق ارسال کے بہترین عیادت کی وہ عیادت ہے کہ اُسمین جلدی اُٹھ کھڑا رہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** حاصل پہلی روایت کا یہ ہے کہ اونٹنی کا دوہ وہ دوبار یا تین بار کر دوہتے ہین ایک بار دوہا پھر ذرا ٹھیر گئے اور بچہ کو تھنون سے لگا دیا تا دوہ خوب اُترے پھر دوہا پس اس دوبار دوہنے کے درمیان مین زمانہ تھوڑا سا ہوتا ہے پس فرمایا کہ افضل ہے کہ عیادت کے لیے جاوے تو اسقدر ٹھہرے تا بیمار تکلیف نہ پاوے ایک شخص کہتے ہین کہ ہم سری مقلی کی عیادت کو گئے اُنکے مرض الموت مین پس بہت بیٹھے ہم اُنکے پاس اور اُنکے پیٹ مین درد تھا پھر کہا ہمنے اُنکو دعا کرو ہمارے لیے اُنھون نے کہا یا آہی سکھا اُنکو کیفیت عیادۃ کرنے مریض کی غرض کہ اُنھون نے اشارہ کیا کہ کم بیٹھنا چاہیے بیمار کے پاس جب اُسکی عیادت کے لیے جاوے اور جس صورت مین جانے کہ بیمار زیادہ بیٹھنے کو دوست رکھتا ہے بسبب یار انے کے یا تبرک کے یا خدمت کرنیکے تو وہ مستثنی ہے یعنی اُس صورت مین جلدی اُٹھنا افضل نہین ۱۲ منہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهٗ مَا تَشْتَهِيْ قَالَ اَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰى اَخِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادۃ کی ایک شخص کی پس فرمایا واسطے اُسکے کس چیز کے کھانے کو دل چاہتا ہے تیرا کہا اُسنے دل چاہتا ہے میرا گیہونی روٹی کھانیکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس ہو روٹی گیہونی کی پس چاہیے کہ بھیجدے طرف بھائی اپنے کے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خواہش کرے بیمار ایک تم مین سے کسی چیز کی پس چاہیے کہ کھلاوے اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مراد خواہش سے خواہش صادق ہے اور وہ نشانی صحت کی ہے اور یہ بھی ہے کہ کبھی نقصان نہین کرتا بعضے بیمارون کو کھانا اُس چیز کا کہ دل چاہے اگر تھوڑی ہو بلکہ بقوت اور صحت ہوتی ہے لیکن یہ بات اُس چیز مین ہے کہ ضرر اُسکا غالب نہو حاصل کلام کا یہ ہے کہ یہ حکم جو فرمایا کلی نہین جزئی ہے یعنی سب کے لیے نہین ہے بعضون کے لیے ہے

[1] یعنی نہین ڈرتے ملامت کرنیوالے کی ۱۲

اور طیبی نے کہا کہ یہ مبنی ہو توکل پر یا نا امیدی پر حیات سے یعنی جسکے جینے کی توقع نہو وے اُسکے لیے فرمایا کہ جو انگے کھلاد و اُسکو ۱۲ منہ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص کی مدینے مین اُن شخصون مین سے کہ پیدا کیا گیا تھا مدینہ مین پس نماز جنازہ پڑھی اُسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کاش کہ اِسکا مرنا بغیر جگہ پیدایش اپنی کے عرض کیا صحابہ نے اور کسواسطے یہ ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق آدمی جسوقت مرتا ہی غیر وطن اپنے مین ناپا جاتا ہی واسطے اُسکے وطن اُسکے سے تا منقطع ہوئے نقش قدم اُسکے کے جنت مین نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جب آدمی سفر مین مرتا ہی تو جتنی مسافت اُسکے وطن مین اور اُس جگہ مین کہ مرا ہی ہوتی ہی اُسقدر جنت مین جگہ اُسکو ملتی ہی اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد سفر سے سفر طاعت ہو یعنی جہاد وغیرہ ۱۲ منہ ومولانا **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزامسافر مین شہادت ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا وَوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے بیمار ہوکر مرتا ہی شہید اور بچایا جاتا ہی فتنہ قبر کے سے اور دیا جاتا ہی وقت صبح کے اور وقت شام کے یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** صحیح نسخون مین لفظ مریضًا ہی کا واقع ہوا ہی اور بعض نسخون مین متغیر کرکر مرابطا لکھدیا ہی بدلے مریضا کے لیکن واقع ہوا ہی صحیح ابن ماجہ مین مرابطا اسی لیے لکھا ہی میرک نے اپنے نسخہ کے حاشیہ مین صواب مرابطا یعنی صواب لفظ مرابطا کا ہی پھر اُسکے نیچے لکھا ہی کذا فی سنن ابن ماجہ فارابطا علی ثغر من ثغور المسلمین ۱۲ منہ پھر بعضون نے مرض سے مرض عام مراد لیا ہی اور بعضون نے مرض خاص یعنی استسقا مراد لیا ہی اور بعضون نے اسہال اور کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ ان قیدونکی کچھ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہی راوی نے ساتھ اتفاق حفاظ کے کہ حدیث مین مات مرابطا ہی نہ من مات مریضًا ۱۲ منہ **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يَتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عباض بن ساریہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھگڑینگے شہدا اور وہ لوگ کہ مرے ہین اپنے بچھونون پر یعنی گھرون مین مرے ہین اور شہید حقیقی نہین ہوئے طرف اپنے پروردگار عزوجل کے بیچ حق اُن لوگون کے کہ مرے ہین طاعون یعنی وبا سے پس کہینگے شہید یعنی جو کہ طاعون سے مرے ہین بھائی ہمارے ہین یعنی مشابہ ہمارے ہین پس ہووین ساتھ ہمارے ساتھ مرتبہ ہمارے مین بیان مشابہت کا یہ ہی کہ قتل کیے گئے جیسے قتل کیے گئے ہم اور کہینگے وہ کہ وفات دیے گئے بھائی ہمارے ہین یعنی مانند ہمارے ہین مرے اپنے بچھونون پر جیسے مرے ہم پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون اُنکے کے پس اگر مشابہ ہون زخم اُنکے زخمہارے گیون کے پس تحقیق وہ انہین سے ہین یعنی حکم اُنکے حکم اُنکا ہین لوجہ مین اور ساتھ اُنکے ہین یعنی حشر و مرتبہ مین دیکھینگے تو اگر ہان زخم اُنکے مشابہ ہونگے زخمون اُنکے کے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے **ف** قتل کیے گئے یعنی جیسے ہم قتل کیے گیے یعنی جیسے ہم زخمی ہوکر لڑائی کے

ہاتھ سے مرے ویسے ہی یہ بھی جنات کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مرے کہا ہے علماء نے کہ اہل طاعون کو کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے انکو نیزے سے مارا اسی لیے طاعون نام ہوا طعن سے یعنی نیزہ مارنے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جو طاعون سے مرا شہید ہے اور ساتھ ہے اسکے ۔ ح

ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِیْہِ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھاگنے والا ہیضہ یعنی طاعون یعنی قہا کی سے مانند بھاگنے والے کے ہے لڑائی کفار کے سے اور صبر کرنیوالا اسمیں واسطے اسکے ہے ثواب شہید کا نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کہ مشابہت ہی گناہ کبیرہ ہونے میں انتہی اور اگر اعتقاد کرے کہ اگر بھاگونگا تو ضرور جاؤنگا اور اگر بھاگونگا تو سلامت رہونگا کفر ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو طاعون میں ثواب شہید کا ہوتا ہے اگرچہ نہ مرے ع ۔ ح **بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِکْرِہٖ** باب ہے بیچ حکم آرزو کرنے موت کے اور فضیلت یاد کرنے اسکی کے **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کے مانند مرض یا محتاجگی وغیرہا کے مکروہ ہے اسلیے کہ علامت بے صبری کی اور نہ راضی ہونیکی ساتھ تقدیر الٰہی کے ہے اور واسطے محبت اور شوق دیدار الٰہی کے اور خلاص ہونیکے اس سرائے فانی اور محبت اسکی سے اور پہونچنے کے ملک آخرت اور نعمتوں اسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہے اور اسیطرح مکروہ نہیں واسطے خوف ضرر دین کے اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہے اس سے کہ خوف الٰہی رکھے اور عمل کرے بمقتضاے اسکے اور توبہ اور استغفار کرے اور مقدم رکھے نفع آخرت کو دالآیا دکرنا اور یاد رکھنا موت کا بغیر عمل کے کچھ مفید نہیں بلکہ سبب قساوت قلب کا ہوتا ہے جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ کا ساتھ غفلت کے نسأل اللّٰہ العافیۃ ۔ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیْ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَّاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعْتِبَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی اگر نیکوکار ہے تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنی بسبب درازی عمر کے اور اگر بدکار ہے تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے اللہ تعالیٰ سے یعنی ساتھ توبہ کرنے کے اور ادائے حقوق لوگوں کے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیْ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ یَنْزِلُ بِہٖ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِنَّہٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ وَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُہٗ اِلَّا خَیْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انھیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنیکی یعنی دل سے اور نہ دعا کرے ساتھ موت کے یعنی زبان سے پہلے اس سے کہ آوے اسکو موت تحقیق حبوقت مرا ہر شخص منقطع ہوتی ہے اسکی یعنی زیادہ بھلائی کرنیکی اور تحقیق نہیں زیادہ کرتی مومن کو درازی عمر اسکی مگر بھلائی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بسبب صبر کرنیکے بلا پر اور شکر کرنے کے نعمتوں پر اور راضی ہونیکے تقدیر پر اور فرمان برداری کرنے امر مولی کے ثواب بڑھتا ہی جاتا ہے ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنیکی بسبب ضرر کے کہ پونہچے اسکو یعنی مالی ہو یا بدنی پس اگر ہو ضرر آرزو کرنیوالا موت کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھ مجکو جبتک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے یعنی مرنے سے اور مار مجکو جبوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنی جینے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فتوی دیا نووی نے کہ نہیں مکروہ کرنی آرزو موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کے بلکہ مستحب ہے اور نقل کی ہے اس لیے آرزو کرنی موت کی شافعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہما سے اور اسی طرح مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی راہ خدا میں اسلیے کہ ثابت ہوئی ہے حضرت عمرؓ وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوا ہے معاذؓ سے کہ انھوں نے آرزو کی موت کی بیچ طاعون عمواس کے پس اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آرزو کرنی

شہادت کی اگرچہ ساتھ مانند طاعون کے ہو اور مسلم میں ہو کہ جسنے مانگی شہادت صدق دلسے یا جاتا ہو شہادت یعنی ثواب اسکا اگرچہ نہ پونچی شہادت اسکو اور تشریح سے آنا ذکر فی موت کی مدینہ منورہ میں اس لیے کہ بخاری میں ہو کہ حضرت عمرؓ نے دعا کی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ اور زندگی زیادہ سے بہتر ہے بشرطیکہ طاعت زیادہ ہو گناہ سے اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے اور جب برعکس ہو یعنی گناہ زیادہ ہوں طاعت سے اور زمانہ خالی نہو فتنہ اور محنت سے تو مرنا بہتر ہے جینے سے ع وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِہٖ اِنَّا لَنَکْرَہُ الْمَوْتَ قَالَ لَیْسَ ذٰلِکِ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰہِ وَکَرَامَتِہٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰہِ وَعُقُوْبَتِہٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَہَ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَائِشَۃَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰہِ اور روایت ہے عبادۃ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی ملاقات کو اور جو ناخوش رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ ملاقات اسکی کو پس کہا حضرت عائشہؓ نے یا کسی اور نے حضرت کی بیبیوں میں سے تحقیق ہم ناخوش رکھتی ہیں مرنے کو فرمایا نہیں ہے یہ ولیکن مومن جبموقت آتی ہے اسکو موت خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھ راضی ہونے خدا کے اور اسے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالیٰ کے اسکو پس نہیں کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سے محبت پیاری طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہے یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کے پس دوست رکھتا ہے مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہے اللہ ملاقات اسکی اور تحقیق کافر جبموقت کے حاضر ہوتی ہے اسکو موت خبر دیا جاتا ہے ساتھ عذاب خدا کے یعنی قبر میں اور سزا اوسکے کے یعنی عذاب دوزخ کے پس نہیں کوئی چیز ناخوش تر طرف اسکے اس چیز سے کہ آگے اسکے ہے پس ناخوش رکھتا ہے کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہے اللہ اسکی ملاقات کو یعنی دور کرتا ہے اپنی رحمت سے اور مزید نعمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت عائشہؓ کے اور موت پہلے ملاقات اللہ کے ف منشا یہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت نہیں ہے بلکہ پھیرنا طرف دار آخرت کے اور طلب کرنا اس چیز کا کہ اسکے پاس ہے اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کے اور نہ راضی ہونا ساتھ حیات دنیا کے پس جسنے ترک کی دنیا اور بغض رکھا اسکو دوست رکھا ملاقات خدا کو اور جسنے اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اسکے مکروہ رکھا ملاقات خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنیوالی محبت موت کی ہے کہ وسیلہ اسکا ہے اور حضرت عائشہؓ نے سمجھیں تھیں کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت ہے حضرتؐ نے اسکو بیان فرمایا ساتھ اسکے کہ مراد اللہ کے یعنی نہیں مراد ملاقات خدا سے موت اور یہ کہ بحکم جبلت طبعی کے مجبور ہیں اور بفعل آرزو اسکی کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب رضائے حق کا اور مشتاق اسکی ملاقات کا ہوتا ہے ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت اختیاری کی محبت موت کی رکھتا ہے اور اثر اسکا آخر وقت میں بحکم طبیعت کے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ولکن المؤمن اذا حضرہ الموت الخ اور موت پہلے ملاقات اللہ کے یعنی نہیں ممکن دیکھنا اللہ تعالیٰ کا پہلے موت کے بلکہ بعد اسکے یا طریہ ہے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہے موت کو اس لیے کہ پونچتا ہے بسبب اسکے طرف ملاقات خدا کے اور نہیں متصور ہے وجود ملاقات کا پہلے موت کے اور اسمیں دلالت ہے اس پر کہ ملاقات غیر ہے موت کے ع ش ح وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَیْہِ بِجَنَازَۃٍ فَقَالَ مُسْتَرِیْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْہُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُسْتَرِیْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْہُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ یَسْتَرِیْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْیَا وَاَذَاھَا اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ یَسْتَرِیْحُ مِنْہُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جنازہ پس فرمایا یہ راحت پانے والا ہے یا اسسے اور ورن کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کون ہے راحت پانے والا اور کون ہے جسسے اور ورنکو راحت ہوتی ہے پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہے بسبب نیکے رنج دنیا کی سے اور ایذا اوسکی سے اور جاتا ہے طرف رحمت خدا کے

ف نصب کرکے علم شہادت کا اشارہ ہے اس طرف کہ موت پہلے ملاقات کے ہے ش ح

اور بندۂ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتے ہین شہر اور درخت اور جانور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دنیا کی سے یعنی مشقت جو بسبب اعمال اور احوال کے اُٹھاتا ہو مرنے سے اُس سے راحت پاتا ہو اور ایذا دنیا کی سے یعنی گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کو سے اسی لیے کہا مسروق نے کہ نہین شک لیجاتا مین کسی چیز پر بسبب کسی چیز کے مانند شک لیجانے کے مومن پر کہ رکھا جاتا ہی قبر مین امن مین ہوتا ہی عذاب لحد کے سے اور راحت پاتا ہی دنیا سے اور کہا ابو داؤد نے دوست رکھتا ہو مومن موت کو واسطے شتیاق جانیکے طرف رب اپنے کے اور دوست رکھتا ہون مرض کو واسطے کفارہ گناہونکے اور دوست رکھتا ہون فقر کو تواضع کے لیے واسطے رب اپنے کے اور راحت پاتے ہین بندے یون کہ جب خلاف شرع باتین کرتا تھا اگر لوگ منع کرتے ایذا دیتا وہ اُنکو اور اگر سکوت کرتے ضرر پونہچاتے اپنے دین و دنیا کو اب جو مرا اُس سے چھٹکارا پایا اور راحت پائی شہرون وغیرہ کا یون ہی کہ بسبب بہت سے گناہ و ظلم کو حاصل ہوتا ہی فساد عالم مین اور خلل پڑتا ہی ارکان دین مین اور روشن رکھتا ہو اُسکو خدا تعالی پس لیذا اُٹھاتی ہی بسبب اُسکی زمین اور جو کچھ کہ زمین پر ہی و بسبب شومی گناہ اُسکے کے مینہ نہین برساتا جب مراد یہ ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پائی سبھون نے ۴ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مونڈھا میرا یعنی واسطے اہتمام اور آگاہ کرنیکے پھر فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہی بلکہ گذرنے والا راہ کا اور تھے ابن عمر کہتے جبوقت کہ شام کرے تو پس انتظار کر صبح کا اور جبوقت کہ صبح کرے تو پس انتظار کر شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** لفظ جنبکی ساتھ سکون حرف ہی کے ہی مفرد اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید حرف ہی کے ہی تثنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہی یعنی رغبت نکر طرف دنیا کے اِس لیے کہ تو سفر کرنے والا ہی اُس طرف آخرت کو پس نہ ٹھیرا اُسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتھ لذتون اُسکی کے اور یکسو ہو لوگو نسے اور خلط ہونے سے ساتھ اُنکے اِس لیے کہ تو جدا ہو ویگا اُنسے اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اُسمین اور نہ تعلق پکڑ ساتھ اُس چیز کے کہ نہین تعلق پکڑتا ساتھ اُسکی مسافر غیر وطن اپنے مین اور نہ مشغول ہو اُسمین ساتھ اُس چیز کے کہ نہین مشغول ہوتا ساتھ اُسکے مسافر جو کہ ارادہ رکھتا ہے جانیکا طرف اہل اور وطن اپنے کے اور بلکہ گذرنے والا راہ کا اسمین زیادہ مبالغہ ہی اِس لیے کہ مسافر تو کبھی سکونت بھی اختیار کر لیتا ہی شہرون سفر کے مین بخلاف گذرنے والے راہ کی کہ وہ نہین سکونت کرتا اور جبوقت کہ شام کرے تو آخر یعنی ہووے موت شام صبح سامنے تیرے اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنے مین نہ تاخیر کر عمل کے عمل کو رات تک اور نہ رات کے عمل کو دن تک ۵ غنیمت شمار ے شمع وصل پروانہ پکہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند ۱۲ اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اور ما بعد اُسکا کلام ابن عمرؓ کا ہی موقوفاً لیکن ذکر کیا ہی اسکو حیا را لعلوم مین مرفوعاً اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین جسقدر عمل ہو سکے کر تا بیماری مین ویسا ہی ثواب پاویگا اگرچہ وہ عمل نہ کر سکے گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنے عمل کر اُسمین جو ہو سکے تا ثواب بعد موت کے پاوے ۵ غنیمت دان جوانا دولت حسن جوانی را چہ نہ پندار ی کہ ایام جوانی جاودان باشد ۴ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَّقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تین دن پہلے وفات اُنکی کہ فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمھارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی امید وار کرم اور مغفرت اُسکی کا ہو اور اعتماد کرے وعدے کریم کے پر لکھا ہی علمانے کہ نشان سعادت کا یہ ہی کہ بیچ مدت حیات کے خوف غالب ہو اور جب مرگ کے قریب پونہچے امید غالب ہو اور یہ بھی لکھا ہی کہ مراد ساتھ نیک رکھنے گمان کے نیک کرنا اعمال کا ہی یعنی اچھے کرو اعمال اپنی حیات مین تا اچھا ہو گمان تمھارا ساتھ خدا کے نزدیک موت کے اِس لیے کہ جسکے عمل بُرے ہونگے پہلے موت کے بُرا ہو گا گمان اُسکا

تو دیکھ مومن کے اور یہ بھی لکھا ہو کہ حقیقت امید کی یہ ہو کہ عمل کرے اور امید رکھے اور خدمت مولیٰ کرے اور نظر اسکی عطا پر رکھے نہ امید جھوٹی کہ باز رکھے عمل سے اور باعث ہووے گناہوں پر وہ امید نہیں ہو بلکہ آزمودا و مغرور ہو کما حسن البصری رحمہ اللہ کہتا ہو ایک تمہارا اچھا رکھتا ہوں گمان اپنا ساتھ پروردگار اپنے کے جھوٹھ کہتا ہو اگر گمان اپنا اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کے اچھے کرتا عمل ۔ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئتم انبأتکم ما اول ما یقول اللہ للمؤمنین یوم القیمۃ وما اول ما یقولون لہ قلنا نعم یا رسول اللہ قال ان اللہ یقول للمؤمنین ھل احببتم لقائی فیقولون نعم یا ربنا فیقول لم فیقولون رجونا عفوک ومغفرتک فیقول قد وجبت لکم مغفرتی رواہ فی شرح السنۃ وابو نعیم فی الحلیۃ ۔ اور روایت ہو معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم خبر دوں میں تمکو اس چیز کی کہ اول فرماویگا اللہ واسطے مومنوں کے دن قیامت کے اور اس چیز کی کہ پہلے کہینگے مومن واسطے اللہ کے عرض کیا ہمنے کہ ہاں اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماویگا مومنوں کو کیا دوست کہتے تھے تم ملاقات میری کو کہینگے ہاں اے رب ہمارے پس فرماویگا اللہ کیوں دوست رکھا تمنے ملاقات میری کو پس کہینگے امید رکھتے تھے ہم درگذر کرنے تیرے کی اور بخشش تیرے کی پس فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطے تمہارے بخشش میری نقل کی یہ شرح السنۃ میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں **ف** اور روایت ہو معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہو تم خبر دوں میں تمکو اس چیز کی کہ اول فرماویگا اللہ تعالی ثابت ہوئی واسطے تمہارے بخشش میری نقل کی یہ شرح السنۃ میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں **ف** احتمال ہو یہ کہ مراد ملاقات سے رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور یہ بھی احتمال ہو کہ مراد ملاقات سے رویت ہو اور بعد لفظ لم کے کہا ابن ملک نے لای سبب اتینم یعنی کیوں گناہ کیا تھے اور صحیح یہ ہو لم احببتم لقائی یعنی کیوں دوست رکھا تھے ملنا میرا ۔ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ ۔ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد کھونے والی لذتوں کی کہ موت ہے نقل کی یہ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے **ف** صحیح یہی ہو کہ لفظ ہاذم ذال معجمہ سے یعنی قطع کرنے والے کے اور بعضوں نے دال مہملہ سے یعنی ڈھانے والے کے جو نقل کیا ہی صحیح نہیں کسی اوی کو غلطی ہوگئی ہی اور موت کے یاد کرنے سے غفلت دور ہوتی ہی اور دنیا میں مشغول ہونے سے باز رہتا ہی اور رجوع کرتا ہی طرف طاعت کے کہ توشہ آخرت ہی اور زیادہ کیے نسائی نے یہ الفاظ فانہ لا یذکر فی کثیر الا قللہ ولا فی قلیل الا کثرہ یعنی نہیں یاد کیجاتی موت ہیچ مال کے مگر کہ کم کر دیتی ہی اسکو یعنی بہت مال تھوڑا معلوم ہونے لگتا ہی بسبب بے رغبتی اور فانی جاننے اسکے کے اور نہیں یاد کی جاتی کسی مال میں مگر کہ زیادہ کر دیتی ہی اسکو یعنی جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہی تھوڑے مال پر اور بہت جانتا ہی اسکو ۔ ع **وعن** ابن مسعود قال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم لاصحابہ استحیوا من اللہ حق الحیاء قالوا انا نستحیی من اللہ یا نبی اللہ والحمد للہ قال لیس ذلک ولکن من استحیی من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الراس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموت والبلی ومن اراد الاخرۃ ترک زینۃ الدنیا فمن فعل ذلک فقد استحیی من اللہ حق الحیاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب ۔ اور روایت ہو ابن مسعود سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیا کا یعنی جیسیکہ واجب اور لائق ہو حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سے جیسا کہ چاہیے ڈرنا اس سے کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہیں اللہ سے اے نبی خدا کے یعنی کہ بجا لاتے ہیں ہم اوامر و نواہی اسکے فی الجملہ اور تعریف ہو واسطے اللہ کے یعنی اوپر توفیق دینے اسکے کے ہمکو اسپر فرمایا حضرت نے نہیں حق حیا کا یہ کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہیں لیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالی سے حق حیا کا پس چاہیے کہ محافظت کرے سر کی اور اس چیز کی کہ سر میں ہے اور چاہیے کہ محافظت کرے پیٹ کی اور اس چیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد رکھے موت کو اور پڑیونکے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی آخرت کا چھوڑتا ہی زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ یعنی جو مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کا نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہ حدیث

عربی ہے ف محافظت کرے سر کی یعنی نہ استعمال کرے اسکو بیچ غیر خدمت خدا کے کہ نہ سجدہ کرے بُت کو ورنہ اور کسی کو اور نہ نماز پڑھے لوگونکے دکھانے کے لیے اور نہ جُھکاوے سر کو سوائے خدا کے اور کسی کے لیے پس جیسے یہان جُھک جُھک کر سلام کرتے ہین بُرا ہوا ور نہ بلند کرے سر کو از راہ تکبر کے اور اُس چیز کی کہ سر مین ہے یعنی زبان اور آنکھ اور کان کو گناہ سے بچاوے کہ زبان سے غیبت اور جھوٹ وغیرہ نہ بولے اور آنکھ سے نامحرم اور گناہ کی چیزین نہ دیکھے اور کانسے کسی کی غیبت اور جھوٹ مثل کہانی وغیرہ کے نہ سُنے اور محافظت کرے پیٹ کی یعنی حرام اور شبہہ کی چیزین نہ کھاوے اور اُس چیز کی کہ جمع کیا ہے پیٹ نے یعنی جو چیزین کہ متصل پیٹ کی ہین مانند تراور پانوُن اور ہاتھ اور دل کے اُنکا بھی گناہ سے بچاوے کہ ترسے حرام کاری نکرے اور پانوُ سے گندی جگہین مانند سینما اور تماشے اور ناچ رنگ کے نجاوے اور ہاتھ سے کسی کو مارے نہین اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کرکر لے اور نہ ہاتھ لگاوے نامحرم کو اور دلمین حقیقۃً بُرا اور بُرے خطرے اور ریا وغیرہ خدا کی نرسکے اور ڈرتا رہے کہ ایکدن ہوگا کہ قبر مین ہڈیان ہماری پوسیدہ اور خاک ہوگی اور جو کوئی جاتا ہا کہ دنیا فانی ہے ہرگز نہ کرتا ہوا سمین اور چھوڑ دیتا ہے لذات و شہوات اُسکے جیسیکہ آگے فرمایا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ آخرتک یعنی جو کوئی آخرت کے ثواب کو اور نعمتون اُسکی کو چاہتا ہے تو چھوڑ دیتا ہے رغبت دنیا کو اس لیے کہ یہ دونون چیزین جمع نہین ہوتین اوپر وجہ کمال کے یہانتک کہ اقویا کے لیے بھی یعنی اولیا کے لیے اور کہا نووی نے کہ مستحب ہے بہت ذکر کرنا اس حدیث کا ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی مومن کے حق مین مرنا بمنزلہ تحفہ کے ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ اُسکے سبب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہنچتا ہے ع وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن مرتا ہے ساتھ پسینے پیشانی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے و نسائی نے ف بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہے جان کنی کی شدت سے کہ اُسکے سبب سے گناہ چھڑتے ہین اور درجے بلند ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ مشقت اُٹھاتا ہے مومن طلب حلال مین اور ریاضت کرتا ہے عبادت مین تا وقت مرگ اور بعضون نے کہا ہے کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کے علامت بھلائی کی ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ مومن پر شقت اور شدت نہین ہوتی بسبب موت کے سوائے عرق پیشانی کے واللہ اعلم ع وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَۃِ اَخْذَۃُ اَسَفٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَزَادَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ اَخْذَۃُ اَسَفٍ لِلْکَافِرِ وَرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِ اور روایت ہے عبید اللہ بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرنا ناگہان پکڑنا غضب کا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین کہ پکڑنا غضب کا واسطے کافر کے ہے اور رحمت ہے مومن کے لیے ف پکڑنا غضب کا ہے یعنی مرنا ناگہانی نشانیون غضب الٰہی سے ہے بندے پر اسلیے کہ نہ مہلت دی اُسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرت کا یعنی توبہ اور عمل صالح کرتا لکھا ہے علمانے کہ یہ بات کافرون کے لیے ہے اور اُنکے لیے کہ اچھے طریقہ پر نہین ہین جیسا کہ آگے کی روایت مین آیا ہے حاصل یہ کہ ناگہان مرنا نیکون کے لیے نیک ہے اور بُرون کے لیے بُرا ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی شَابٍّ وَّہُوَ فِی الْمَوْتِ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُکَ قَالَ اَرْجُو اللّٰہَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنِّیْ اَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ ہٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَا یَرْجُوْ وَاٰمَنَہٗ مِمَّا یَخَافُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ تھا حالت

جانکنی مین پس فرمایا حضرتؐ نے کس طرح پاتا ہی تو اپنے کو یعنی کس طرح اپنے دل کو پاتا ہی اسوقت آیا امید وار رحمت خدا کا یا ترسنا کہ اسکو غضب سے کہا امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے اے رسول خدا کے یعنی پاتا ہون اپنکو امید وار اسکی رحمت کا اور باوجود اسکے تحقیق مین ڈرتا ہون اپنے گناہونسے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتی خوف و امید بندے کی دل مین بیچ مانند اسوقت کے مگر کہ دیتا ہے اسکو اللہ تعالی وہ چیز کہ امید رکھتا ہے یعنی رحمت اپنی اور امن مین رکھتا ہے اسکو اس چیز سے کہ ڈرتا ہے یعنی عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف بیچ مانند اسوقت کے مراد یہ ہے کہ اسوقت مین یا مانند اسکے مین پھر مراد اسوقت سے وقت سکرات موت کا ہے اور مانند اسوقت کے وہ اوقات ہین کہ آدمی کنارہ موت پر ہو انمین حکما جیسے وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند انکے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْاِنَابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اسلیے کہ ہول جانکنی کا سخت ہے اور تحقیق نیک بختی سے ہی یہ کہ دراز ہو عمر بندے کی اور نصیب کرے اسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنے کے نقل کی یہ احمد نے ف مطلع کہتے ہین بلند جگہ کو کہ اسپر چڑھکر کسی چیز کو دیکھتے ہین اور مراد مطلع سے یہان سکرات موت اور شدائد اسکے ہین کہ اول وہمین آدمی گرفتار ہو لیتا ہے جب مرتا ہے حاصل حدیث کا یہ کہ فائدہ آرزوے موت مین کچھ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہے موت کی بسبب قلت صبر غم اور دل تنگی کے تو اسلیے مرتے وقت غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت مین مستحق غضب الہی کا بھی ہوگا کیون اسکی آرزو کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ آرزو موت کی بسبب بے صبری اور تنگ دلی کے منع ہے اور وہ جو بسبب شوق دیدار الہی کے اور محبت اس عالم کے ہو جائز ہے اور نیک بختی سے الخ منع جو فرمایا آرزو کرنی موت کی سے یہ دوسری علت اسکی ہے یعنی آرزو موت کی نکرو اسلیے کہ وہ خود آنے والی ہی چند روز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرت کا تیار کرنا غنیمت ہے کما الدنیا مزرعۃ الاخرۃ یعنے دنیا کھیتی آخرۃ کی ہی یہان عمل کریگا تو وہان کام آوینگے

وعن

ع وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ لَيْتَنِيْ مُتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ اَعِنْدِيْ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا بیٹھے ہم متوجہ ہوکر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو حضرتؐ نے اور نرم کیے دل ہمارے یعنی بسبب یاد دلانے احوال آخرۃ کے پس روئے سعد بن ابی وقاص و بہت روئے پھر کہا اے کاشکے مین مرجاتا یعنی لڑکپن مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے سعد کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہے مرنے کی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا اے سعد اگر ہے تو پیدا کیا گیا بہشت کے لیے پس جستقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہ احمد نے ف کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہے یعنی بعد میرے تو آرزو کرنی موت کی کچھ وجہ بھی ہوسکتی ہے میرے ہوتے ہوئے کیونکر مرنا چاہتا ہے کہ دیکھنا جمال باکمال میرے کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہے ہر نعمت سے اگرچہ حاصل ہو دین مگر بعد مرنے کے درجات اور تعتین و ہانکی غرض کہ میرے چہرہ مبارک پر نظر کرنے کو کوئی چیز نہین پونہچ سکتی کہ یہ دنیا مین بہشت نقد ہے ایک روایت سے پوچھا کہ موسی جینا بہتر یا مرنا کہا بیچ زبانہ نبوت کے جینا بہتر تھا اور بعد انکے مرنا بہتر اور آخیر جملہ کے بعد دوسری شق تردید کی محذوف ہی وہ یہ ہی وَاِنْ كُنْتَ

خُلِقَتْ لِلنَّارِ فَلَانَةٌ رِفْقًا مَوْتَاكُمْ كَمَا يُحْسِنُ الْإِسْرَاعَ إِلَيْهِ یعنی اور اگر ہے تو پیدا کیا گیا آگ کے لیے پس نہیں بھلائی مرنے میں اور نہیں اچھی ہے جلدی کرنی طرف اسکے ف ع **وَعَنْ** حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا وَإِنَّ فِي جَانِبِ بَيْتِي الْآنَ لَأَرْبَعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ أُتِيَ بِكَفَنِهِ فَلَمَّا رَآهُ بَكَى وَقَالَ وَلٰكِنَّ حَمْزَةَ لَمْ يُوجَدْ لَهُ كَفَنٌ إِلَّا بُرْدَةٌ مَتَى لَحِقَ إِذَا جُعِلَتْ عَلَى رَأْسِهِ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَإِذَا جُعِلَتْ عَلَى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهِ حَتَّى مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلَى قَدَمَيْهِ إِذْخِرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أُتِيَ بِكَفَنِهِ إِلَى آخِرِهِ اور روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہ کہا گیا میں خباب کے پاس اُس حال میں کہ داغ لیے تھے اُنھوں نے سات جگہ بدن پس کہا اگر نہ سُنا ہوتا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہ آرزو کرے ایک تمھارا مرنے کی البتہ آرزو کرتا میں اسکی واسطے تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں مالک تھا میں ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونے گھر میرے کے اب چالیس ہزار درہم ہیں کہا حارث نے پھر لایا گیا خباب پاس کفن اُسکا کہ نفیس تھا پس جب دیکھا اُسکو رو دیے اور کہا اگرچہ حمزہ نہیں پیدا ہوا واسطے اُنکے کفن مگر چادر سفید و سیاہ خطوں کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور کھل جاتی قدموں سے اور جسوقت ڈالی جاتی پانو پر کوتاہی کرتی سر اُنکے سے یہانتک کہ کھینچی گئی اُنکے سر پر اور رکھی گئی اُنکے پانو پر اذخر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے لیکن ترمذی نے نہیں ذکر کیا ثُمَّ أُتِيَ بِكَفَنِهِ آخر تک **ف** خباب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہیں اور بسبب ظاہر کرنے اسلام کے اول ہی ایذا دیے گئے اور حاضر ہوے بدر میں اور اور جہاد و نمین اور بدر میں داغ لینے سے منع بھی فرمایا ہے پس کہا بعضوں نے کہ منع اسلیے فرمایا تھا کہ وہ اعتقاد کرتے تھے کہ شفا اسی سے ہوتی ہے اور جس صورت میں اعتقاد کرے کہ یہ سبب ہے اور شافی اللہ ہے پس کچھ مضایقہ نہیں اسکا یا بھی معمول ہے اسپر کہ نہو اُسکی ضرورت اور آرزو موت کی کی خباب نے یا تو بیقراری میں بسبب شدت مرض کے کہ جسکے لیے داغ کھائے تھے یا بسبب خوف تونگری کے کہ اسکے سبب سے آخر کو گنہگار میں نگر فرار ہو جاؤں اور ظاہر دوسری ہی بات ہے چنانچہ یُوید ہے اسکا جملہ مابعد کا وَقَدْ رَأَيْتُنِي آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹے عبدالمطلب کے سید الشہداء چچا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اذخر وہان ایک گھاس ہے خوشبو دار جھتو نکے تختوں پر بھی بچھاتے ہیں اور اور رہبت کام آتی ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہے غنی شاکر سے اسلیے کہ تاسف کیا ایسے بڑے صحابی نے اپنے حال پر ع **بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ** باب بیان اُس چیز کے کہ کہی جاتی ہے نزدیک اُسکے کہ حاضر ہوئی اُسکو موت **ف** یعنی علامت موت کی لکھا ہے علما نے کہ علامت موت کی یہ ہے کہ پانو نہیں سست ہو جاتے ہیں کہ اگر کھڑے کریں تو کھڑے نہ ہو سکیں اور ناک کا بانسا ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور کن پٹیاں بیٹھ جاتی ہیں اور پوست خصیتین کا لٹک جاتا ہے اور مراد ساتھ اُس چیز کے کہ کہی جاوے تلقین لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی اور اِنَّا لِلّٰهِ پڑھنا اور دعاے خیر کرنی اور پڑھنا یٰسٓ کا اور مانند انکے کے ہے جیسیکہ حدیثیں مذکور ہیں ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اُن مصدون کو کہ قریب مرنے کے ہیں کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ نقل کی یہ مسلم نے **ف** تلقین کے معنی ہیں سمجھانا اور یہاں مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہے روبرو قریب المرگ کے تا وہ بھی سنکر پڑھے حکم نکرے اُس کو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے اور جمہور علما کے نزدیک یہ تلقین مستحب ہے ع **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملٰئکۃ یؤمنون علی ما تقولون رواہ مسلم
اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کے پاس یا قریب مرگ کے پاس پس کہو بھلائی اسلیے کہ فرشتے
کہتے ہین آمین اُس چیز پر کہ تم کہتے ہو یعنی دعا بھلی کرتے ہو یا بُری نقل کی یہ مسلم نے ف مراد میت سے یا تو میت حکمی ہے یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی
پس اگر میت حکمی مراد ہے تو امر بمعنی تلقین ہوا اور اگر میت حقیقی مراد ہے تو امر تشریع کے لیے ہے اور کہو بھلائی یعنی دعا کرو اپنے لیے اچھی اور
بیمار کے لیے شفا کی اور میت کے لیے مغفرت کی ع **وعنہا** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم تصیبہ
مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ بہ انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا الا اخلف
اللہ لہ خیرا منہا فلما مات ابو سلمۃ قلت ای المسلمین خیر من ابی سلمۃ اول بیت ہاجر الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انی قلتہا فاخلف اللہ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم
اور روایت ہے اُنھین ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پونہچی اُسکو مصیبت یعنی تھوڑی ہو یا بہت پس
کہے وہ چیز کہ حکم کیا اُسکو اللہ نے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون یا الٰہی مجھکو بسبب میری مصیبت کے اور بدلا دے واسطے میرے
بہتر اُس سے یعنی اُس چیز سے کہ میرے ہاتھ سے گئی اِس مصیبت مین مگر دیتا ہے اللہ تعالی بدلا واسطے اُسکے بہتر اُس سے پس جبکہ مرے ابوسلمہ کہا مین نے
کون مسلمان بہتر ہوگا ابوسلمہ سے اول صاحب خانہ کہ ہجرت کیطرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر مین نے کہے یہ کلمے پس دیا اللہ تعالے نے مجھے
عوض میں ابوسلمہ کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرتؐ کے نکاح مین آئی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی انا للہ آخر تک کے یہ ہین کہ ہم اور
جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہے ملک اور پیدایش خدا کی ہین اور ہم اُسکی طرف بسوے کر نیوالی ہین پس اس آیت مین تسلیم اور اقرار ہے اسکا کہ ہم اور جو چیز کہ ملک
مین ہمارے ہے اور جو چیز منسوب ہے طرف ہمارے عاریت ہین مالک وہی ہے اور اُسی سے بتدا ہماری ہے اور اُسکی طرف انتہا پس جب آدمی اپنے
دل مین یہ مضمون جمالے اور صبر کرے مصیبت پر کہ پونہچی اُسکو آسان ہوتی ہے اُسپر مصیبت اور زیادہ الفاظ اسکے پڑھنے ساتھ جزع وفزع کے کچھ مفید
نہین اور اگر کوئی کہے کہ حکم اسکے پڑھنے کا کہان ہے کہا کہے وہ چیز کہ حکم کیا اُسکو اللہ نے جو آپکہ اسکے پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی ہے
گویا حکم ہی کیا ہے اور لفظ اجرنی ساتھ جزم ہمزہ کے اور پیش جیم کے اور ساتھ مد ہمزہ کے اور زبر جیم کے ہے اور معنی دونون کے ایک ہی ہین
اور جب مرے ابوسلمہ اخ ام سلمہ کہتی ہین کہ مین نے یہ حدیث حضرتؐ سے سُنی تھی جب ابوسلمہ خاوند میرے حضرتؐ کے سامنے مرے تو بقصد بجالانے
امر حضرتؐ کے اور حاصل کرنے اس فضیلت کے چاہا مین نے کہ یہی کلمات پڑھون پھر اپنے دل مین خیال کیا مین نے کہ ابوسلمہ سے کونسا شخص بہتر
ہے کہ جسکو اللہ تعالی بدلے اُسکے خاوند مرا کریگا بعد ازان ابوسلمہ کی فضیلت بیان کی کہ اول صاحب خانہ اخ یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرت
کر کر کے مدینہ مین گئے تھے اُنمین سے سب سے پہلا ابوسلمہ ہے عیال سمیت ہجرت کر کر حضرتؐ پاس حاضر ہوئے تھے اور یہ حضرتؐ کی بھائی تھی
رضاعی یعنی دودھ شریک اور حضرتؐ کی پھوپھی کے بیٹے بھی تھے پھر ام سلمہ کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کے مین نے یہی کلمات پڑھے اُسکے
سبب سے حضرتؐ کے نکاح مین آئی کہ افضل بشر ہین ع **وعنہا** قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ
وقد شق بصرہ فاغمضہ ثم قال ان الروح اذا قبض تبعہ البصر فضج ناس من اہلہ فقال لا تدعوا علی
انفسکم الا بخیر فان الملٰئکۃ یؤمنون علی ما تقولون ثم قال اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی
المہدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یا رب العلمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ رواہ مسلم

اور روایت ہی اُن ہی سے کہ کہا داخل ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ابو سلمہؓ پر اُس حال مین کہ تحقیق پھٹی تھین آنکھین اُسکی پس بند کیا اُنکھون اُنکی کو پھر فرمایا تحقیق روح جسوقت قبض کیجاتی ہے جاتی رہتی ہے ساتھ اُسکے بینائی پس چلّائے لوگ اہل اُسکے سے یعنی اسلیے کہ سمجھے کہ وہ مرگیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنے نفسون پر مگر ساتھ بھلائی کے یعنی واویلا اور بد دعا نکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہین اُسپر جو کہ کہتے ہو تم یعنی تمھاری دعا پر خواہ بھلی ہو خواہ بُری پھر فرمایا حضرتؐ نے یا الٰہی بخش واسطے ابی سلمہؓ کے اور بلند کر درجا اُسکا بیچ اُنکے کہ سیدھی راہ دکھائے گئے ہین اور جانشین یعنے کار ساز ہو اُسکا بیچ پس ماندون اُسکے کے کہ باقی ہین بیچ باقی رہے ہوئے لوگون کے اور بخش دے واسطے ہمارے اور واسطے اُسکے اے پروردگار عالمون کے اور کشادگی کر قبر اُسکی مین اور روشنی کر اُسکے لیے اُسمین نقل کی یہ مسلم نے **ف** تحقیق روح آخر یہ علت ہے غماض یعنے آنکھین بند کرنیکی یعنی بند کیا مین نے آنکھون کو اسلیے کہ روح جب قبض کیجاتی ہے بینائی بھی اُسکے ساتھ جاتی رہتی ہے پس مین فائدہ آنکھین کھلی رہنے مین ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدِ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیے گئے ڈھانکے گئے ساتھ چادر یمن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکا ہووے آخری کلام لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** مراد یہ ہے کہ جسکا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سمیت کہے وقت اخیر یمن داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلے عذاب کے دخول خاص میں گا یا بعد عذاب دیے جانیکے بقدر گناہون کے اور اول ظاہر تر ہے تا کہ امتیاز ہو اُسکو بسبب اسکے اور مومنین سے کہ جنکا آخری کلام یہ کلمہ تھا اور ظاہر یہ ہے کہ کلام شامل ہو لسانی اور نفسانی کو یعنی خواہ اس کلمے کو زبان سے کہے یا دل سے کہے ثواب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان و دل سے دونون سے کہنا افضل ہے ع **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھو سورہ یٰسٓ اپنے مُردون پر نقل کی یہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** مراد مُردون سے قریب المرگ ہین شاید حکمت اسکے پڑھنے مین یہ ہے کہ تا قریب المرگ لذت اوٹھاوے ساتھ اُسپیغمبر کے کہ اُسمین ہے یعنی ذکر احوال قیامت اور بعث اور سواے انکی عجیب عجیب مضمون ہین اُسمین اور احتمال ہے کہ مُردون سے مراد حقیقی مُردے ہون پھر اُنکے گھر مین پڑھی پہلے دفن کے یا سرہانے قبر کے بعد دفن کے اور ابن مردویہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی میت یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اُسکے کے یٰسٓ مگر کہ آسانی کرتا ہے اللہ اُسپر نقل کی ہے حدیث ابن عدی وغیرہ نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر والدین اپنے کی یا ایک کی یعنے ماں کی یا باپ کی ہر جمعے مین پھر پڑھے نزدیک اُسکے سورہ یٰسٓ مغفرت کیجاتی ہے واسطے اُسکے بقدر گنہی تمام حرفون اُسکے کے ع مراد جمعے سے دن جمعے کا ہے یا سارا ہفتہ ؛ مولانا **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اُس حالت مین کہ وہ میت تھے اور حضرتؐ روتے تھے یہانتک کہ بہے آنسو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمانؓ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مہاجرین مین سے اوّل انتقال مدینہ منورہ مین

عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہی اور اول بقیع مین یہی دفن کئے گئے بعد اُنکے دفن کے وہ مقبرہ ٹھیرا اور حضرتؐ نے دست مبارک سے پتھر اُٹھا کر اُنکی قبر پر رکھا نشان کے لیے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان پر بعد مرنے کے یعنی پہلے دفن سے اور رونا اُسپر آنسو نسے جائز ہے ف ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اُنھین عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق ابوبکر صدیقؓ نے بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اُسوقت کہ اُنکی وفات ہوچکی تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** مُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ تُحْبَسُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حصین بن وحوح سے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے پس آئے اُنکے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے اُنکی پس فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اُسکو موت پس خبر کردینا تم مجکو ساتھ مرنے انکے کے یعنی تا آؤنگا اور نماز پر پڑھونگا اور جلدی کرو یعنی بیچ تجہیز و تکفین و دفن کے پس تحقیق نہین لائق واسطے مُردے مسلمان کے یہ کہ روک رکھا جاوے درمیان لوگون اُسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اگر دیر کردفن کرنین تو خوف ہی سڑجانیکا اور بڑھ جاوے گا تو لوگ نفرت کھاوینگے اِسمین حقارت اور بےعزتی اُسکی ہے اور مومن کو اللہ تعالی نے معظم و مکرم کیا ہی پس اِس لیے فرمایا کہ جلد دفن کرین

ع الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَلْجُوْدُ وَاَجْوَدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عبداللہ بن جعفر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب المرگون کو کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ پروردگار عرش بڑی کا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کیسا سکھلانا اسکا ہی تندرستون کو فرمایا بہتر اور بہتر نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف روایت کی ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سُنی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہتے کلمے جو کہے اُنکو نزدیک فات اپنی کے داخل ہوگا جنت مین وہ یہ ہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تین بار بعد ان تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ مُحْيِيْ وَمُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى يُعْرَجَ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ فِيْهَا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السَّوْءُ قَالَ اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اُخْرُجِيْ ذَمِيْمَةً وَّاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٍ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجَ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اِرْجِعِيْ ذَمِيْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہی آتے ہین اُسکے پاس فرشتے پس جسوقت

کہ ہوتا ہے مرد نیک کہتے ہین یعنی ملائکہ رحمت کے نکل اے جان پاک کہ تھی بدن پاک مین نکل اُس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہے یعنی نزدیک خدا اور خلق کے اور خوشوقت ہو ساتھ راحت کے اور رزق پاک کے بہشت مین اور ساتھ ملاقات رب غیر غضبناک کے پس ہمیشہ رہتی ہے وہ جان کہ کہا جاتا ہے اُسکو یہ یعنی جو کہ مذکور ہوا یہانتک کہ ہر نکلتی ہے یعنی خوش پھر لیجاتے ہین اُسکو طرف آسمان کے پھر کھولا جاتا ہے دروازہ آسمان کا واسطے اُسکے یعنی بعد کھلوانے فرشتونکے یا پہلے ہی پس کہا جاتا ہے یعنی دربان آسمانکے کہتے ہین کون ہے یہ پس کہتی ہین فرشتے جو کہ اُسکو لیجاتے ہین فلانا شخص ہے یعنی روح فلانے کی ہے کہ نام ونشان اُسکا ذکر کرتے ہین پس کہا جاتا ہے خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تھی بدن پاک مین داخل ہو اُس حالت مین کہ تعریف کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھ راحت اور رزق پاک کے اور ساتھ ملاقات پروردگار کے کہ نہین غصے پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہ کہا جاتا ہے واسطے اُسکے یہ یہانتک کہ پونہچتی ہے اُس آسمان تک کہ اُسمین ہے رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہے آدمی بُرا یعنی کافر کہتا ہے ملک الموت نکل تو اے جان بدکہ تھی بدن بد مین نکل تو درحالیکہ بُرائی کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھ پانی گرم کے اور پیپ کے اور ساتھ اور غذا بون طرح طرح کے مانند اسکے یعنی جو مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہا جاتا ہے واسطے اُسکے یہ یہان تک کہ نکلتی ہے یعنی ساتھ کراہت کے پھر لیجاتے ہین اُسکو طرف آسمانکے یعنی واسطے ظاہر کرنے ذلت اُسکی کے پس کھلوائے جاتے ہین واسطے اُسکے دروازے آسمانکے پس کہا جاتا ہے کون ہے یہ پس کہا جاتا ہے فلانا شخص پھر کہا جاتا ہے نہ خوش وقتی ہو جان ناپاک کو کہ تھی بدن ناپاک مین پھر جا بُرائی کی گئی پس تحقیق نہین کھولے جاوینگے تیرے لیے دروازے آسمان کے پھر ڈالی جاتی ہے آسمانسے پھر پھر آتی ہے طرف قبر کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** آتے ہین اُسکے پاس فرشتے ظاہر تر یہ ہے کہ فرشتے رحمت کے اور عذاب کے حاضر دونون ہوتے ہین پھر اگر نیک دیکھتے ہین فرشتے رحمت کے اپنا کام کرتے ہین اور اگر بدکار دیکھتے ہین فرشتے عذاب کے اپنا کام کرتے ہین اور مراد صالح سے یا تو مؤمن ہے یا وہ شخص کہ ادا کرے حقوق اللہ تعالی کے اور حقوق اُسکے بندونکے اور فاسق مسکوت عنہ ہے یعنی اُسکا ذکر نہین کیا جیسا کہ طریقہ کتاب وسنت کا ہے تاکہ رہے وہ درمیان خوف ورجا کے اور پھر آتی ہے طرف قبر کے اور رہتی ہے ہمیشہ قید کی گئی سفل السافلین مین بخلاف روح مؤمن کے کہ وہ سیر کرتی ہے آسمان وزمین مین اور میوے کھاتی ہے جنت مین جہان چاہتی ہے اور جگہ پکڑتی ہے طرف قندیلون کے نیچے عرش کے اور اُسکو تعلق رہتا ہے اپنے بدن کے ساتھ بھی تعلق کلی اسطرح کہ پڑھتا ہے وہ قرآن اپنی قبر مین اور نماز پڑھتا ہے اور چین کرتا ہے اور سوتا ہے مانند سونے دولھا کے اور دیکھتا ہے طرف منازل اپنی کے جنت مین بجسب مقام اور مرتبے اپنے کے پس مراد روح کا اور احوال برزخ کا اور آخرت کا تمام خوارق عادات یعنی خلاف عادات سے ہین پس مؤمن مشکل نجانے اُنکو شرع و

عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی لیتے ہین اُسکو دو فرشتے لے چڑھتے ہین اُسکو کہا حماد نے کہ راوی حدیث کا ہے ابی ہریرہ سے پس ذکر کیا حضرتؐ نے یا ابو ہریرہ نے خوشبوئی اُس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنی کہا کہ آتی ہے اُس سے بو مشک کی اسطرح اسلیے کہا کہ راوی کو

الفاظ کہ بعینہ سنے تھے یا ذریعہ فرمایا حضرتؐ نے اور کہتے ہین اہل آسمان روح پاک آئی زمین کیطرف سے بعد ازان روح کو خطاب کر کر کہتے ہین رحمت بھیجے اللہ تجھپر اور تیرے بدنپر کہ آباد رکھتی تھی تو اسکو پس لیجاتے ہین اُسکو طرف پروردگار اُسکے کے یعنی عرش پروردگار اُسکے کے پھر فرماتا ہے پروردگار لیجاؤ اسکو ڈھیل دیجاوے قیامت تک فرمایا حضرتؐ نے اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہے روح اُسکی کہا سحاد نے اور ذکر کیا حضرتؐ نے یا ابوہریرہ نے بدبو اُسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور کہتے ہین اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کی طرف پس کہا جاتا ہے لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوے تیاست تک کہا ابوہریرہ نے پس رکھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چادر یعنی کو نا چادر کہ تھی حضرتؐ پر اوپر ناک اپنی کے اسطرح سی نقل کی سیملہ نے ف لیجاؤ اسکو یعنی تاکہ ٹھیرے جنت مین یا نزدیک اُسکے آخر اجل تک پھر ہمارے پاس آتا ہے اور واہل سے یہان مدت برزخ ہے اور برزخ اُس عالم کو کہتے ہین کہ درمیان مین مرنے اور قیامت کے ہے اور اسطرح سے یعنی ابوہریرہ نے چادر ناک پر رکھکر بتائی کہ اسطرح سے حضرتؐ نے رکھی تھی اور حضرتؐ کو گویا ازراہ مکاشفہ کے روح کافر کی معلوم ہوئی اور بدبو اُسکی آئی اسلیے کو نا چادر کا رکھا ع پ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ الْمُؤْمِنَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيًّا عَنْكِ إِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيُنَاوَلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَأْتُوْا بِهٖ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَاءَتْكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُوْنَ بِهٖ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانَةٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَإِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ قَدْ مَاتَ أَمَا أَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهٖ إِلٰى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطًا عَلَيْكِ إِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيْحٍ خَبِيْثَةٍ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهٖ إِلٰى بَابِ الْأَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهٖ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہوابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آتی ہے مومن کو موت لاتے ہین فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑا پھر کہتے ہین روح کو نکل تو اُس حال مین کہ راضی ہے تو اللہ سے اللہ راضی کیا گیا تجسے طرف رحمت خدا کے اور رزق خوب کے اور طرف پروردگار کے کہ نہین غضب پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کے یہانتک کہ تحقیق لیتے ہین اُس روح کو بعضے فرشتے بعضونسے یعنی ہاتھون ہاتھ لیجاتے ہین ازراہ تعظیم وتکریم کے یہانتک کہ لاتے ہین اُسکو دروازون آسمان پر پس کہتے ہین فرشتے آپسمین کیا خوب ہے یہ خوشبو کہ آئی تمکو زمین کیطرف سے پھر لاتے ہین اُسکو طرف ارواح مومنون کے یعنی جہان اُنکی ارواحین رہتی ہین علیین مین یا جنت مین یا دروازہ جنت پر یا نیچے عرش کے بسبب مرتبہ بڑے کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنے اُس روح کے ایک تمھاری سے ساتھ غایب پنے کے کہ آتا ہے اُسکے پاس یعنی جیسا کوئی سفر سے آتا ہو اور اُسکے گھر کے لوگ اُس سے نہایت خوش ہوتے ہین اسی طرحسے اس مومن کی روح جانے سے اور روحین خوش ہوتی ہین پھر پوچھتی ہین ارواحین مومنون کی اس روح سے کہ کیا کیا فلانے نے کیا کیا فلانے نے یعنی کیا حال ہے فلانے فلانے شخصون کا یعنی نام لیکر پوچھتے ہین احوال اُن آشناؤن کا کہ دنیا مین اُنکو چھوڑ کر مرے تھے پس کہتی ہین ارواحین آپسمین چھوڑ دو اسکو اسلیے کہ یہ تھی غم دنیا مین یعنی جب راحت پاوے گی تب پوچھنا پس کہتی ہے یہ روح یعنی بعد راحت پانے کے کہ تحقیق مرگیا یعنی فلانا کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہین آیا تمھارے پاس پس کہتی ہین وہ روحین کہ تحقیق لے گئے اُسکو طرف مان اُسکی کے کہ آگ فرخ ہے اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہی اُسکو موت لاتے ہین اُسکے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ پھر کہتے ہین فرشتے روح کافر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کے ناخوش وناخوشی کی گئی تجھپر پس نکلتی ہے روح

بدبو دار مانند نہایت بدبو مردار کے یہانتک کہ لاتے ہین اُسکو طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہین فرشتے کیا بُری ہے یہ بدبو یہانتک کہ لاتے ہین اُسکو طرف ارواح کفار کے نقل کی یہ احمد ونسائی نے **ف** ریشمی کپڑا جو لاتے ہین شاید روح کو اُسمین لپیٹ کر لیجاتے ہین اور کیا حال ہے فلانے فلانے شخصونکا یعنی طاعت کرتے ہین تا خوش ہووین سُنکر اور دعا کرین اُنکے لیے ساتھ استقامت کے یا گناہ کرتے ہین تا کہ مغفور ہووین اُسپر و بخشش و نگین اُسکے لیے اور طرف دروازے زمین کے کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہو کہ طرف دروازے آسمان زمین والے کے کہ پہلا آسمان ہے جیسیکہ دلالت کرتی ہے اُسپر و پر کی حدیث ثم یعرج بہ الی السماء اور احتمال ہو کہ مراد ہو ساتھ دروازے کے زمین پس رکھی جاتی ہے طرف اسفل السافلین کے کہتا ہو مؤمن یعنی ملاعلی کہتے ہین کہ یہی صواب یعنی بہتر ہے اور طرف ارواح کفار کے کہ جگہ اُنکی سجین ہے اور سجین نام ایک جگہ کا ہے بیچ گہراؤ جہنم کے ش ع **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِيْ اِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ وَاِدْبَارٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلٰٓئِكَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِّنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْٓءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْٓ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَآءِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازے ایک شخص کے انصار مین سے پس لبو نچے ہم طرف قبر کے اور ہنوز نہین دفن کیا گیا تھا وہ پس بیٹھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم گرد حضرت کے گویا کہ ہمارے سرون پر جانور تھے پرند لینے سر جھکا کر چپکے بیٹھے اور دائین بائین نہ دیکھتے تھے اور حضرت کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی کہ کریدتے تھے اور خط کھینچتے تھے ساتھ اُسکے زمین مین یعنی جیسے تفکر کرتے ہین پھر اُٹھایا سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے دو بار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا تحقیق بندہ مومن جسوقت کہ ہوتا ہے بیچ منقطع ہونیکے دنیا سے اور متوجہ ہونیکے طرف آخرۃ کے یعنی قریب مرنے کے پونچتا ہے تو اُترتے ہین طرف اُسکے فرشتے آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہین گویا کہ مُنھ اُنکے ہین مثل آفتاب کے ساتھ اُنکے کفن ہوتا ہے کفنون یعنی ریشمی کپڑون بہشت کے سے اور خوشبو ہوتی ہے خوشبویون بہشت کی سے یعنی مشک عنبر وہانکا یہانتک کہ بیٹھتے ہین سامنے اُسکے جہانتک کہ پونچے نگاہ یعنی اطراف بیٹھتے ہین بسبب کمال ادب کے منتظر ہوتے ہین روح نکلنے کے پھر آتے ہین ملک الموت علیہ السلام یہانتک کہ بیٹھتے ہین نزدیک سر اُسکے کے پس کہتے ہین ایجان پاک نکل طرف بخشش کے اللہ کیطرف سے اور خوشنودی اُسکی کے فرمایا حضرت نے پس نکلتی ہے جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہے قطرہ پانی کا مشک مین سے یعنی بسہولت و نرمی پس لیتے ہین اُسکو ملک الموت پس جب لیتے ہین اُسکو ملک الموت نہین چھوڑتے اور فرشتے اُس جان کو ملک الموت کے ہاتھ مین ایک پلک مارتے یعنی بسبب اشتیاق کے جلدی سے اُسکو لیتے ہین یہانتک کہ لیتے ہین اُسکو وہ فرشتے اور رکھتے ہین اُسکو اُس کفن مین اور اُس خوشبو مین اور نکلتی ہے اُس روح سے خوشبو مانند بہترین خوشبویون مشک کی کہ پائی جاوین روے زمین پر یعنی تمام زمین پر ابتداے پیدایش دنیا سے فنا ہونے تک **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مؤمن کی جان سہل نکلتی ہے اور روایت مین آیا ہے کہ مؤمن پر بھی بڑی سختی ہوتی ہے اُسوقت تطبیق

انمین یون دی گئی ہے کہ سختی روح مؤمن پر نکلنے سے پہلے ہوتی ہے اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی ہے بخلاف روح کافر کے کہ اُسکی روح نکلتی بھی دشواری سے ہے واللہ اعلم ۔ مولانا **قال** فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا يَعْنِي بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اُكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا فَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ ۔ فرمایا حضرتؐ نے پس پڑھتے ہین فرشتے اُس جان کو پس نہین گذرتے فرشتے یعنی ساتھ اُس جانکے کسی جماعت پر فرشتون سے یعنی وہ فرشتے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہین مگر کہتے ہین کون ہے یہ روح پاک پس کہتے ہین فرشتے لانیوالے فلانا بیٹا فلانیکا یعنی اُسکی روح ہی بیان کرتے ہین اُسکو ساتھ بہترین ناموں یعنی صفون اور لقبون اُسکے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اُسکو ساتھ اُسکے دنیا مین یہطرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ لے پونہچتے ہین اُسکو آسمان دنیا تک یعنی پہلے تک پھر کھلواتے ہین فرشتے دروازہ اُسکے لیے پس کھولا جاتا ہی آسمان یعنی دروازہ اُسکا اُنکے لیے پس ساتھ ہوتے ہین اُسکے ہر آسمان سے مقرب خدا کے کہ اُس آسمان مین ہین اوس آسمان تک کہ متصل ہے اوسکے یہانتک کہ پونہچایا جاتا ہے اوسکو ساتوین آسمان تک پس فرماتا ہے اللہ تعالی عزوجل لکھو یعنی ثابت رکھو نامۂ اعمال بندے میرے کا علیین مین اور پھر لیجاؤ اُسکو طرف زمین کے یعنی بدن اوسکے کے کہ مدفون ہے زمین مین تا متعلق ہو ساتھ بدنکے خوب طرح اور مستعد ہووا سطے سوال و جواب کے اسلیے کہ تحقیق مین نے زمین ہی سے پیدا کیا ہی اُنکو یعنی بدنون بنی آدم کے کو اور اُسمین پھر پھیجتا ہون اُنکو یعنی بدنون اور اروا حون اُنکی کو اور اُسی سے نکالونگا اُنکو دوسری بار فرمایا حضرتؐ نے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اُسکی اُسکے بدنمین پھر آتے ہین اُسکے پاس دو فرشتے یعنی منکر نکیر پس بٹھلاتے ہین اُسکو پھر کہتے ہین اُسکو کون ہے رب تیرا پس کہتا ہی رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہین اُسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہی دین میرا اسلام ہی پھر کہتے ہین اُسکو کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہی وہ رسول اللہ ہے ہین صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہتے ہین فرشتے اُسکو کس سبب سے جانا تو نے یعنی رسول ہونا اُنکا پس کہتا ہی پڑھی مین نے کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھ اُسکے اور سچ جانا مین نے یعنی دلسے پس اُس سے رسول ہونا حضرتؐ کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہی پکارنیوالا آسمان سے یعنی زبانی اللہ تعالے کے یہ کہ سچا ہی بندہ میرا پس بچھاؤ اُسکے لیے بچھونے بہشت کے اور پہناؤ اُسکو لباس بہشت کی اور کھولدو اُسکے لیے دروازہ طرف بہشت کے فرمایا حضرتؐ نے پس آتی ہی اُسکو ہوا اُسکی اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہے اُسکے لیے قبر اُسکی مین بقدر پونہچنے نگاہ اُسکی کے **ف** اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عرش تک روح کو لیجاتے ہین اور اسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتے ہین پس شاید بعضی روحین عرش تک جاتی ہوون اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہی ساتوین آسمانپر کہ اُسمین نامۂ اعمال نیکونکے رہتے ہین اور کون ہی تشخیص شاید کہ بعضونسے یون پوچھتے ہون اور بعضونسے اسطرح کہ کون ہے نبی تیرا جیساکہ اور روایت مین آیا ہی ۔ مولانا ع **قال** وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ

حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي فرمایا حضرتؐ نے اور آتا ہی اُسکے پاس ایک شخص خوبرو اچھے کپڑے پہنے خوشبو دار پس کہتا ہے خوشی کرے تجکو یعنی وہ شئے تیرے لیے مہیا ہین کہ نکسی آنکھ نے دیکھین نکسی کان نے سُنین یہ وہ دن ہی کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو یعنی دنیا مین پس کہتا ہی تو کیا سکو کون ہے تو پس چہرہ تیرا کامل ہے حُسن و جمال مین لاتا ہی بھلائیکو اور خوشخبری دیتا ہے اُسکی پس کہتا ہے وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہے تو یا پروردگار میرے قائم کر قیامت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت تاکہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنے کے

ف مراد اہل سے حور عین اور خادم ہین اور مال سے محل و باغ جنت کے و اور چیزون کا کہ قسم مال سے ہین یا مراد اہل سے قرابتی مؤمن ہین اور مال سے حور و قصور وغیرہ ع ق قَالَ وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ الْمُسُوحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هٰذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ فَلَا يُفْتَحُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا ثُمَّ قَرَأَ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ فرمایا حضرتؐ نے اور تحقیق بندہ کافر جبکہ ہوتا ہی بیچ منقطع ہونیکے دنیا سے اور متوجہ ہونیکے طرف آخرت کے اُترتے ہین اُسکی طرف آسمان سے فرشتے یعنی عذاب کے کالے منہ کے ساتھ اُنکے ہوتے ہین ٹاٹ پس بیٹھتے ہین روبرو اُسکے جہانتک کہ پونہچے نگاہ پھر آتا ہی ملک الموت یہانتک کہ بیٹھتا ہی نزدیک سر اُسکے کے پس کہتا ہی اے جان خبیث نکل طرف عذاب کے اللہ کیطرف سے فرمایا حضرتؐ نے پس پراگندہ ہوتی ہی جان بیچ بدن کافر کے یعنی چھپتی پھرتی ہی ڈانخوش رکھتی ہے نکلنے کو بسبب خبث ن عذاب کے کہ دیکھتی ہے آثار اُسکے بخلاف روح مؤمن کے کہ وہ جلدی نکل آتی ہی خوشی سے بسبب دیکھنی انوار و آثار کرم کے پس کھینچتا ہی ملک الموت اُس روح کو یعنی نکالتا ہی ساتھ سختی اور زور کے جیسا کہ کھینچا جاتا ہی آنکڑہ صوف تر سے کہ وقت کھینچنے کے اُس صوف سے کچھ اُسکو لگ آتا ہے یعنی اسیطرح روح کافر کی جب کھینچی جاتی ہے انتہائے رگون سے ساتھ سختی اور قوت کے تو ایسا حال ہوتا ہے جیسا کہ اُسکے ساتھ نکلتا ہے یار گون سے کچھ پس لیتا ہے ملک الموت اُسکو پس جب لیتا ہے اُسکو نہین چھوڑتے فرشتے روح کو اُسکے ہاتھ مین قدر جھپکنے آنکھ کے یہانتک کہ رکھتی ہین اُسکو بیچ اُن ٹاٹونکے اور پھیلتی ہی اُس روح سے نہایت بو کے مانند بو مردار کے کہ پائی جاوے روے زمین پر پس لے چڑھتے ہین اُسکو پس نہین گذرتے ساتھ اُسکے کسی جماعت پر

فرشتونمین سے مگر کہتے ہین فرشتے کون ہے یہ روح ناپاک پس کہتے ہین فرشتے لانے والے یہ فلانا بیٹا فلانیکا ہی ذکر کرتے ہین ساتھ بدترین صفون اُسکے کے جو کہ تھا ذکر کیا جاتا ساتھ اُنکے دنیا مین یہانتک کہ پونہچایا جاتا ہی اُسکو طرف آسمان دنیا کے پس کھلوایا جاتا ہی اُسکے لیے دروازہ آسمانکا پس نہین کھولا جاتا واسطے اُسکے پھر پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی سند کے لیے یہ آیت نہین کھولے جاتے واسطے کا فرونکے دروازے آسمانکے یعنی کوئی دروازہ دروازونمین سے اور نہ داخل ہونگے بہشت مین یہانتک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکے سوئی کے یعنی جیسے امر نہین ہوسکتا ہی دشوار ہی ویسے ہی داخل ہونا کافر کا جنت مین بھی نہین ہوسکیگا محال ہی اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین پس فرماتا ہی اللہ عزوجل لکھونا مرا اعمال سکا سجین مین کہ نام ایک جگہ کا ہے نیچے ساتوین زمین کے کہ نیچے کی زمین ہے پس پھینکی جاتی ہے روح اُسکی پھینکنے کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت اور شخص کہ شریک کرے ساتھ اللہ کے پس گویا کہ آسمان سے مُنھ کے بھل یعنی بلندی ایمان و توحید سے پستی کفر و شرک مین پڑا پس اُچک لیتے ہین اُسکو پرندے یعنے ہلاک ہوتا ہی یا پھینک دیتی ہے اُسکو باد بیچ مکان دور کے یعنی دور ہوتا ہی رحمت خدا سے پھر ڈالی جاتی ہے روح اُسکی بدن اُسکے مین اور آتے ہین اُسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اُسکو پھر کہتے ہین اُسکو اُسکے کون ہے رب تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اُسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہی وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اُسکو اُسکے کون ہی یہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین پس کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر پکارتا ہی پکارنیوالا آسمانکی طرف سے یہ کہ جھوٹا ہے پس بچھاؤ اُسکے لیے بچھونا آگ کا اور کھولدو اسکے لیے دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہی اُسکو گرمی اُسکی اور ہوا گرم اُسکی اور تنگ کیجاتی ہے اُسپر قبر اُسکی یہانتک ملکر اِدھر اُدھر کہ کل آتی ہین قبرین پسلیان اُسکی ف سجین ایک جگہ ہی گہرا اور دوزخ مین ساتوین زمین کے نیچے اُسمین نامہ اعمال دوزخیونکے رکھے جاتے ہین اور اسمین اشارہ ہی اُسکی طرف کہ دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہی اور بیچ مکان دور کے اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نے اُسکو گراہی مین اور دور پڑا مقام قریب سے اور یہ آیت یعنی دوسری سند سے ہے پس قول حضرت کی فی سجین فی الارض السفلی فقط اور روح طرحانہ یہ کہ بیان ہے حال کافر کا اور ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہی کہ متحیر ہوتا ہی اور قبر کافر کو تو سطح بھینچتی ہے جیسیکہ مذکور ہوا اور بعض مومنونکے لیے بلکہ اکابر موحدین کے لیے یعنی اولیاء اللہ کیلیے ضغطہ قبر کا یعنی بھینچنا یون ہوتا ہی کہ زمین ملتی ہی جیسے مان شتیاق والی اپنے بچے کو گلے لگاتی ہی ع ع ع وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ اور آتا ہی اُسکے پاس یک شخص شکل کپڑے بُرے پہنے بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہی خوشوقت ہو ساتھ اُس چیز کے کہ ناخوش کرے تجکو یہ وہ دن ہی جو وعدہ دیا جاتا تھا تو پس کہتا ہی مردہ کون ہے تو پس چہرہ تیرا نہایت بُرا ہی لاتا ہی بُرائی پس کہتا ہے مین ہون عمل تیرا بدہی کہتا ہی مُردہ اے پروردگار میرے نہ قائم کر تو قیامت وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُوَ يَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ وَنُزِعَ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُوَ يَدْعُو اللَّهَ أَنْ لَا يُعْرَجَ رُوحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور بیچ ایک روایت کے مانند اُسکے اور زیادہ ہی اُسمین جبوقت کہ نکلتی ہے روح مومن کی رحمت بھیجتا ہی اُسپر یعنی فرشتہ کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور ہر فرشتہ کہ آسمان مین ہی اور کھولے جاتے ہین اُسکے لیے دروازے آسمانکے اور نہین کوئی دروازے والے یعنی ہر آسمانکے دروازے والے مگر کہ وہ دعا مانگتے ہین اللہ تعالی سے یہ کہ چڑھائی جاوے روح اُسکی اُنکی طرف سے یعنی تاکہ شرف ہون بسبب ساتھ چلنے وغیرہ کے اور نکالی جاتی ہی جان اُسکی

یعنی کافر کی ساتھ رگونکے پس لعنت کرتے ہین اُسکو سب فرشتے درمیان آسمان زمین کے اور ہر فرشتہ آسمانین یعنی آسمان دنیا مین اور بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے نہین کوئی دروازے والے یعنی آسمان دنیا کے دروازونمین سے مگر کہ وہ دعا کرتے ہین اللہ تعالی سے یہ کہ نہ چڑھائی جاوے روح اُسکی ہماری طرف سے نقل کی یہ احمد نے ف ساتھ رگونکے یہ اشارہ ہی اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہے جان اُسکی اور سبب کھینچکر نکالتے ہین اُسکو اور کمال تعلق ہوتا ہے اُسکو بدنکے ساتھ ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ اَتَتْهُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا اُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ اَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكِ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ يَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی عبدالرحمن بن کعب کے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی کعب کے جبکہ آئی کعب کو موت آئی اُنکے پاس ام بشر بنتی براء بن معرور کی پس کہا اے اباعبدالرحمن کہ کنیت ہی کعب کی اگر ملے تو یعنی بعد مرنیکے فلانے سے پس کہدے سلو میری طرف سے سلام کہا کعب نے بخشے اللہ تجکو اے ام بشر ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگے اِس سے کہا ام بشر نے اے باعبدالرحمن کیا نہین سُنا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو فرماتے تھے تحقیق روحین مومنونکی بیچ قالب جانورون سبز کے کھاوین گی میوے درختون بہشت کے سے کہا ہان کہا ام بشر نے پس وہ ہی یعنی وہ فضیل و کرامت ہے کہ امید رکھی جاتی ہے تیرے لیے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین ف عبدالرحمن بزرگ تابعین سے تھے اور اُنکے باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تھے اور براء بن معرور بھی صحابی ہین انصار مین سے ام بشر اُنکی بیٹی تھین اُنھون نے کعب سے وقت انتقال کے کہا کہ فلانیکو میری طرف سے سلام کہنا اگر ملے تو اُس سے ظاہر یہ ہی کہ نام لیا ہو اُنھون نے براء کا یا بشر کا پس کعب نے کہا بخشے تجکو اللہ یہ عبارت وہان بولتے ہین کہ جہان کسی سے ایسی بات سنتے ہین کہ کہنی نہ چاہیے تھی یعنی یہ کیا کہتی ہے تو ہم ہوین زیادہ مشغول ہونگے اِس سے کہ وہان کسی کو پہچانین اور سلام و پیام کسی کا پونہچائین یعنی مین اپنے ہی حال مین گرفتار ہونگا کہ اپنی بھی خبر نہوگی چہ جاے خبر اورونکی اور اسی طرح سب اپنے اپنے حال مین گرفتار ہونگے حاصل یہ کہ وہان کون آپ مین ہوگا کہ کسی کو سلام پونہچاوے اور وہ پھر جواب دیوے آگے اِس عذر کا جواب یا ام بشر نے کہ تو اُنمین سے نہین ہوگی کہ گرفتار ہونگے بلکہ تو مومنون مین سے ہے کہ جنکے حق مین حضرت نے ایسا اور ایسا فرمایا ہے یعنی نہایت خوش حالی مین ہوگی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ارواح مومنون کی بیچ قالبون جانور سبز کے ہونگی چرینگی جنت مین اور کھاوینگے میوے وہانکے اور پیوینگی پانی وہانکے اور جگہ پکڑینگی سونے کی قندیلونمین نیچے عرش کے ع وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی عبدالرحمن سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ حدیث کرتے تھے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ روح مومن کی بیچ پرندہ جانور کے میوہ کھاتی ہے بیچ درختون بہشت کے یہان تک پھر لاویگا اُسکو اللہ بیچ بدن اُسکے کے اُسدن کہ اُٹھاویگا اُسکو یعنی قیامت کو نقل کی یہ مالک و نسائی نے اور بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین ف اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو جبکہ بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گھٹ گیا کہ آدمی سے جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب کہ روح کو جانور کے بدنکے ساتھ ایسا تعلق نہین ہوتا ہی کہ جیسا اِس بدنکی ساتھ ہوتا ہے اور تصرف آمین کرتی ہے بلکہ ایسا ہوتا ہی کہ جیسے جواہر صندوق مین رکھدیتے ہین احتیاط کے لیے پس اسمین بھی اُسکی تعظیم و تکریم ہی ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ بات خاص شہدا کے لیے ہی اور بعضے کہتے ہین مومنون کے لیے ہے ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے ش ح

وعن محمد بن المنکدر قال دخلت علی جابر بن عبد اللہ وھو یموت فقلت اقرأ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی محمد بن منکدر سے کہ کہا گیا مین جابر بن عبد اللہ کے پاس اور وہ تھے قریب مرنیکے پس کہا مین نے کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام میرا نقل کی یہ ابن ماجہ نے

باب غسل المیت وتکفینہ

باب ہے بیان غسل میت کے اور کفن اُسکے کے ف یعنی اس باب مین آداب نہلانے اور کفنانے میت کے مذکور ہین اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہے سب علما کے نزدیک یعنی اگر بعضے نہلا دین گے سبکے ذمہ سے فرضیت اُتر جاوے گی والا سب گنہگار ہونگے اور اختلاف ہے سمین کہ غسل میت مین نیت شرط ہے یا نہین ظاہر یہ ہے کہ شرط ہی کما یہ شیخ ابن ہمام نے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ام عطیۃ قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنھا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذنی فلما فرغنا آذناہ فالقی الینا حقوہ فقال اشعرنھا ایاہ وفی روایۃ اغسلنھا وترا ثلثا او خمسا او سبعا وابدأن بمیامنھا ومواضع الوضوء منھا وقالت ضفرنا شعرھا ثلثۃ قرون فالقیناھا خلفھا متفق علیہ

روایت ہی ام عطیہ صحابیہ سے کہ کہا آئے ہمارے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تھین بیٹی اُنکی کو یعنی حضرت زینب کو پس فرمایا کہ نہلاؤ اُنکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب یعنی اگر احتیاج ہو اُسکی ساتھ پانی کے اور پتے بیری کے یعنی پانی مین پتے جوش کرو اور اُس سے نہلاؤ کہ اس سے پاکی اور ستھرائی خوب ہوتی ہے اور ڈالو آخر بار مین کافور یا فرمایا کچھ کافور سے پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجھکو پس جبکہ فارغ ہوئین ہم خبر کی ہمنے اُنکو پس ڈالا طرف ہمارے حضرت نے تہ بند اپنا پھر فرمایا بدنسے لگا دو اُسکے اس تہ بند کو یعنی کفن کے نیچے رکھدو اسطرح کہ بدنسے لگا رہے اور ایک روایت مین ہی غسل دو اُسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اُسکی داہنی طرف سے اور اعضا وضو اُسکے سے اور کہا امام علیہ نے پس گوندھیں ہمنے بالون اُنکی کی تین چوٹیان پھر ڈالا ہمنے اُنکو اُنکے پیچھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ اَوْ کا آیا مین ترتیب کے لیو یہ تخییر کے لیے اسلیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلے غسل مین تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہی تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار مین مستحب ہے پانچ بار و الا سات بار اور زیادہ سات بار سے نہین آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو مکروہ ہے کذا ذکر القاضی و ابن ملک وغیرہما اور اولی یہ ہے کہ دو بار تو بیری کے پتونکے پانی سے نہلاوے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کتاب و سنت سے اور ابو داؤد مین ہے ابن سیرین سے کہ انھون نے غسل سیکھا تھا ام عطیہ سے وہ نہلاتی تھی بیٹی کو پہلے پتونسے دو بار اور تیسری بار ساتھ پانی کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہ ہے اس حدیث مین کہ کافور پانی مین ملاوے چنانچہ جمہور یہی کہتے ہین اور کوفی کہتے ہین کہ کافور حنوط مین یعنی میت کی خوشبو مین ڈالے اور بعد نہلانے اوخشک کرنے بدنکے بدن کو لگاوے اور لکھا ہی علمانے کہ اگر کافور نہ ہاتھ لگے تو مشک قائم مقام اُسکے ہوتا ہی اور بیری کے پتونسے میل خوب دور ہوتا ہی اور جلدی مُردہ بگڑتا نہین اور دفع ہوتے ہین اس سے اور کافور سے جانور موذی اور تہ بند حضرت نے صاحبزادی کے لیے عنایت کیا تا برکت اُسکی اُنکو پونچھے جس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈھونڈھنی ساتھ لباس صالحین کے بعد موت کے جیسیکہ پہلے موت کے بھی لیکن یہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑونسے زیادہ نہو اور شروع کرو اُسکے داہنی طرف سے یعنی داہنی ہاتھ اور پہلو اور پانوٗ نسے بتدا کرو اور واو مواضع الوضو مین مطلق جمع کے لیی ہی پس اعضا وضو کے پہلے دھونے چاہئین پھر اور اعضا اور واو اعضاے وضو سے وہ ہین کہ جنکا دھونا فرض ہی پس کُلی اور ناک مین پانی دینا ہمارے نزدیک نہین ہے ما استحب کما ہی بعضے علمانے یہ کہ نہلانیوالا اُنگلی پر کپڑا لپیٹے اور ملے اُس سے دانتون کو اور نتالو کو اور دونون نتھنون کو اندر سے اور تھنون کو اور اس پر عمل ہے گو گونکا اب اور مختار یہ ہے کہ مسح کرے سر پر اور پانوٗن بعد غسل کے نہ دھوئے جاوین بلکہ پہلے جب اور اعضا وضو کے دھوئے پانوٗن بھی

دھووے اور نہ دھووے پہلے ہاتھ میت کے بلکہ شروع کرے منھ سے بخلاف جنبی کے اسلیے کہ جنبی ہاتھ پاک کرتا ہے اور اعضا دھونے کے لیے اور میت نہلایا جاتا ہے اور کے ہاتھ سے اسکے ہاتھونکے دھونے کی حاجت نہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بال عورت کے کھلے ہی رہنے دے گوندھے نہیں ۱۲ **وعن** عائشۃؓ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلثۃ اثواب یمانیۃ لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین کپڑون سفید یمن کے اور سحول کی بنی ہوئی روئی کے نہ تھا انمین کرتا نہ سیا ہوا اور نہ پگڑی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور نہ تھا انمین کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکے یہ ہین کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرتؐ کے کفن مین نہ تھے اور بعضون نے یہ معنی کیے ہین کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑونمین نہ تھے بلکہ سوائے تین کپڑونکے تھے سو صورت مین لازم آیا کہ کپڑے کفن کے پانچ تھے لیکن صحیح اول ہی معنی ہین اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ نہ تھے حضرتؐ کے کفن کے مگر تین کپڑے اور اسی پر مترتب ہوتا ہے اختلاف علما کا انمین کہ آیا مستحب ہے یہ کہ ہون کفن مین قمیص اور عمامہ یا نہ ہون کہا امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہ مستحب ہے کہ تین لفافہ ہون نہ ہون انمین قمیص اور نہ عمامہ اور کہا حنیفہ نے کہ تین کپڑے ہون ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی پوت کی چادر پس حدیث مین جو نفی قمیص کی ہے وہ انمین یہ تاویل کرتے ہین کہ سیا ہوا قمیص نہ تھا جسکو یہان کفنی کہتے ہین انتہی اور سحولیہ منسوب ہے سحول کیطرف اور سحول نام ایک بستی کا ہے یمن مین ۱۲ **وعن** جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کفن دیوے ایک تمھارا اپنے بھائی کو پس چاہیے کہ اچھا دے کفن اسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** روایت کی ابن عدی نے کہ اچھے دو کفن مردا اپنے کو اسلیے کہ وہ ملاقات کرتے ہین یکدیگر کو اپنی قبرون مین اور کفن اچھا یہ ہے کہ پورا ہوا ور لطیف و سفید ہو بغیر اسراف کے پس اچھے سے یہ مراد نہین ہے کہ جو اسراف والے کفن دیتے ہین ازراہ نامردی و تکبر کے کہ وہ اشد حرام ہے اور نیا کپڑا اور دھویا ہوا دونون برابر ہین انمین اور کہا تورپشتی نے کہ سرفون نے جو اختیار کیا ہے کہ کپڑے بہت بھاری قیمت کے کفن مین دیتے ہین وہ شرع مین منع ہوا سطے ضایع ہونے مال کے ۱۲ **وعن** عبد اللہ بن عباسؓ قال ان رجلا کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقصتہ ناقتہ وھو محرم فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تمسوہ بطیب ولا تخمروا راسہ فانہ یبعث یوم القیمۃ ملبیا متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گردن توڑی اسکی اونٹنی اوسکی نے اور وہ تھا محرم یعنی حج کی نیت کیے ہوئے پس مرگیا پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اسکو ساتھ پانی اور بیری کے اور کفناؤ اسکو دو کپڑون اسکے مین اور نہ لگاؤ اسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو اسکا سر پس تحقیق وہ اٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مرجاوے تو کفن بھی اسی کے لباس مین بطور لباس محرمونکے دے اور خوشبو بھی نہ لگا وے چنانچہ مذہب شافعی اور احمد یہی ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرتؐ نے کہ اس محرم کو دو کپڑونمین کفنایا بسبب ضرورت کے تھا کہ وہ سوائے اُن کپڑونکے اور کپڑا نہ رکھتا تھا اور خوشبو لگانی اور سر ڈھانکنے کو جو منع فرمایا خاص اسی کے لیے تھا سب کے لیے واللہ اعلم ۱۲ وسنذکر حدیث خباب فی قتل مصعب بن عمیر فی باب جامع المناقب ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرین گے ہم حدیث خباب کی کہ مراد اسکا یہ ہے قتل مصعب بن عمیر ہے باب جامع مناقب کے اگر چاہے اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانھا من خیر ثیابکم وکفنوا

فَهُمَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ فَإِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ إِلَى مَوْتَاكُمْ
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ بہترین کپڑون تمھارے مین سے ہی اور کفناؤ مُردون کو سفید کپڑونمین اپنے مُردون کو اور بہتر ہے سرمون تمھارے مین اثمد اسلیے کہ تحقیق وہ جماتا ہی بالون کو اور روشن کرتا ہی بینا ئیکو نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ موتاکم تک ف کفناؤ سفید کپڑونمین یہ امر استحباب کے لیے ہی کہا ابن ہمام نے کہ اولی سفید ہی اور مضایقہ نہین بردیمنی چادرسین کا اور کتان کا واسطے کفن مردون کے اور جائز ہے عورتون کے لیے ریشمی وزعفرانی اور رنگین کیونکہ جسکو جو چیز زندگی مین پہننی جائز ہے کفن بھی اُسکا بعد مرنیکے جائز ہے اور اشد کہتے ہین اسی سرمہ کو کہ جسکو یہان لوگ لگاتے ہین اور افضل یہ ہی کہ اسکو سوتے وقت لگاوے واسطے اتباع حضرتؐ کے اور اسوقت خوب تاثیر کرتا ہے ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُغَالُوا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت نہگا کپڑا لگاؤ کفن مین پس تحقیق وہ چھینا جاتا ہی چھیننا جلد نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی جلد پُرانا اور خراب ہو جاتا ہی پس کیا حاجت ہے نفیس اور بھاری قیمت کی غرضکہ منع ہے اسراف کرنا کفن مین اور مستحب اور خوب ہی اوسط کے درجہ کا ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ جب آئی اُنکو موت منگوائے نئے کپڑے پھر پہنا اُنکو پھر کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میت اُٹھایا جاتا ہے اُن کپڑونمین کہ مرتا ہی نقل کی ابو داؤد نے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ابو سعید نے جو کپڑے نئے واسطے عمل کرنے کے اس حدیث پر پہنے اور مراد اس سے ظاہر معنی اسکے ہین کہ مُردہ کپڑونمین اُٹھے گا لیکن یہ مشکل اسلیے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ اُٹھینگے لوگ ننگے بدن اور ننگے پاؤن پس معنی اسکے علمانے یہ لکھے ہین کہ مراد کپڑے سے حدیث مین وہ اعمال ہین کہ مرتا ہے اُنپر آدمی عرب اعمال کو کبھی کپڑے بھی کہتے ہین اسلیے کہ جیسیکہ کپڑے بدنسے لگے رہتے ہین ویسے ہی عمل بھی متعلق بدنسے ہوتے ہین چنانچہ تاویل آیہ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ کی بھی بعضون نے یہ کی ہے کہ اعمال اپنے پس درست کر اور ابو سعید نے جو نئے کپڑے پہنے واسطے ستھرائی اور طہارت کے پہنے تھے اُسوقت مین اتفاقاً یہ حدیث بھی حضرتؐ کی مُنھ سے نکل آگئی بیان کردی نہ یہ کہ نئے کپڑے پہننے کی سند کے لیے بیان کی اور یہ کہ قبر سے اُٹھین گے کپڑے پہنے ہوئے اور محشر مین ننگے ہونگے ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الضَّحِيَّةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ عَنْ إِذَا مَامَةَ اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سے کہ نقل کی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہترین کفن حُلّہ ہے اور بہترین قربانی دنبہ سینگون والا نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی امامہ سے ف حلہ ہے یعنی بہترین کفن کُفنی اور چادر ہے اوپر قمیص یعنی کفنی کے اور یہ کفن سنت ہی یا یہ کہ بدون قمیص کے مراد ہون اسصورت مین میتؔ ہونگے کہ ایک کپڑے پر اکتفا کرے بلکہ دو کپڑے بہتر ہین کہ کفن کفایہ اور ادنی درجہ مین اور اگر تین دین سنت اور مرتبہ کمال کا ہی اور دنبہ سینگو کا اکثر فربہ اور قیمتی ہوتا ہے اسلیے اُسکو بہتر فرمایا ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق شہدائے اُحد کے یہ کہ اُتارا جاوے اُنسے لوہا یعنی زرہین اور ہتھیار اور چمڑے یعنی پوستین وغیرہ بغیر بھری ہوئین خونکی اور یہ کہ دفن کیے جاوین خون سمیت اور کپڑون سمیت یعنی جو کپڑے کہ خونمین بھرے ہون نقل کی یہ ابو داؤد نے اور ابن ماجہ نے

ف امام شافعیؒ کے نزدیک غسل ہے شہید کے لیے اور نہ نماز اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک غسل نہیں لیکن نماز ہے ع **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** سعد بن ابراهیم عن ابیه ان عبد الرحمٰن بن عوف اُتی بطعامٍ وکان صائماً فقال قُتل مصعب بن عمیر وهو خیر منّی فلم یوجد له ما یکفن فی بردة ان غُطّی رأسه بدت رجلاه وان غُطّی رجلاه بدا رأسه وأراه قال وقُتل حمزة وهو خیر منّی ثم بُسط لنا من الدنیا ما بُسط او قال اُعطینا من الدنیا ما اُعطینا ولقد خشینا ان تکون حسناتنا عُجّلت لنا ثم جعل یبکی حتی ترک الطعام رواه البخاری

روایت ہے سعد بن ابراہیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ عبد الرحمٰن صحابی کے پاس لائے کھانا یعنی وقت فطار کے اور وہ تھے روزے سے پس کہا کہ مارے گئے مصعب بن عمیر اور وہ تھے بہتر مجھسے کفنائے گئے ایک چادر میں اگر ڈھانکا جاتا تھا سر اُنکا کھل جاتے تھے پاؤں اُنکے اور اگر ڈھانکے جاتے تھے پاؤں اُنکے کھل جاتا تھا سر اُنکا یعنی پھر سر ڈھانکتے یا اور پاؤں پر ڈالتے خرد کھدی چنانچہ باب جلد مع المناقب میں حدیث اس مضمون کی آئی ہے اور کہا ابراہیم راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں عبد الرحمٰن کو کہ یہ بھی کہا اور مارے گئے حمزہ اور وہ تھے بہتر مجھسے انکا کفن بھی ایسا ہی تھا جیسیکہ اوپر مذکور ہوا پھر کشادہ کی گئی واسطے ہمارے دنیا اسقدر کہ کشادہ کی گئی یا کہا دی گئی سمجھو دنیا اُسقدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتے ہیں ہم یہ کہ ہوویں ثواب نیکیوں ہمارے کا جلدی دیا گیا واسطے ہمارے پھر شروع کیا رونا یعنی بسبب اسی ڈر کے جو ذکر ہوا یہانتک کہ چھوڑ دیا کھانا نقل کی یہ بخاری نے ف عبد الرحمٰنؓ عشرۂ مبشرہ سے ہیں آدمی صعب بڑے جلیل القدر اور فضلا اے صحابہ اور اہل بدر سے ہیں اور اُحد میں شہید ہوئے اور حالت کفر میں بڑے فراغت والے تھے جب مسلمان ہوئے نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہے کہ ایکبار یہ حضرتؐ پاس حاضر ہوئے تسمہ کمر میں باندھے ہوئے فرمایا حضرتؐ نے صحابہ کو کہ دیکھو اس شخص کو روشن کیا ہے اللہ تعالیٰ نے دل اسکا ساتھ ایمان کے دیکھا میں نے اسکو مکہ میں کہ مان باپ سے اسکو اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے تھے اور دیکھا میں نے کہ دو سو درہم کا لباس پہنتا محبت خدا و رسول کی میں اپنے تئیں اس حال کو پونہچا اور حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب چچا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ حضرتؐ نے انکو سید الشہدا فرمایا اور اہل بدر اور شہدای اُحد سے ہیں ڈرتے ہیں یعنی ڈرتے ہیں اس سے کہ داخل ہوجاویں اُن لوگوں میں کہ جنکے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا** یعنے جو کوئی ارادہ کرتا ہے دنیا کا جلدی دیتے ہیں ہم واسطے اُسکے دنیا میں وہ چیز کہ چاہتے ہیں ہم واسطے اُسکے کہ چاہتے ہیں ہم پھر گردانتے ہیں ہم اُسکے لیے دوزخ داخل ہوگا اُسمیں برائی کیا گیا راندہ ہوا از بسکہ اُسمیں خوف غالب تھا یہ خیال آیا کہ مبادا اُنمیں داخل ہوجاؤں لا معنی آیت کے یہ ہیں کہ جو ارادہ کرتا ہے دنیا ہی کا اور نہیں ارادہ کرتا سوا اُسکے کچھ اسپر انعام کرتے ہیں دنیا میں جو کچھ کہ چاہتے ہیں ہم نہ جو کچھ کہ وہ چاہتا ہے واسطے اُسکے کہ چاہتے ہیں نہ واسطے ہر چاہنے والے کے حاصل یہ کہ آیت ہیچ حق بڑے طالب دنیا وغیرہ کے فرمائی ہے اور عبد الرحمٰنؓ ایسے نہ تھے لیکن خوف غالب تھا ڈرے کہ سبب اس فراغت کے ہم بھی کہیں انھیں میں نہوں اور چھوڑ دیا کھانا باوجود شدت احتیاج کے کہ روزے سے تھے اسلیے کہ جب خوف غالب ہوتا ہے باز رکھتا ہے مائل ہونیسے طرف لذتوں کے اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ وقت ضرورت کے جستدر کفن میسر ہووے سنت ہے ع ش ح **وعن** جابر قال اُتی رسول الله صلی الله علیه وسلم عبد الله بن اُبیّ بعد ما اُدخل حفرته فأمر به فأُخرج فوضعه علی رُکبتیه فنفث فیه من ریقه وألبسه قمیصه قال وکان سابغاً متفق علیه

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کے پاس بعد اُسکے کہ رکھا گیا تھا اپنی قبر میں پھر حکم فرمایا اُسکے نکالنے کے لیے یعنی قبر سے پس نکالا گیا پھر رکھا اُسکو حضرتؐ نے اپنے گھٹنوں پر پس ڈالا منھ اُسکے میں آب دہن اپنا اور پہنایا اُسکو اپنا کرتا کہا جابر نے اور تھا عبد اللہ بن ابی پہنایا تھا عباسؓ کو کرتا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف عبد اللہ بن اُبی رئیس تھا منافقوں کا اور نفاق ظاہر رکھتا تھا جب حضرت عباس کو کہ چچا حضرتؐ کے تھے روز بدر کے بندی کر کر لائے تھے

تو وہ تنگ تھے اور پیرہن کسی کا اُنکے ٹھیک نہ آتا تھا بسبب دراز قد ہونے اُنکے کے عبداللہ بن ابیؓ نے کہ یہ بھی دراز قد تھا کُرتا اپنا اُنکو پہنایا پس حضرتؐ نے کرتا اپنا اُسکو پہنایا اُسی کرتے کے بدلا اُتارنیکے لیے تا منافق کا احسان اُنپر نہ رہ جاوے اور اِسمین ایک اشکال اور ہوتا ہے کہ قرآن مجید مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ یعنے دعا مت کر کسی پر مرنا فقو یہ ہے کہ مر گیا ہے اور مت کھڑا ہو اُسکی قبر پر اور باوجود اسکے حضرتؐ عبداللہ کی گور پر تشریف لیگئے اور کُرتا اپنا پہنایا اور آپ ہی اُسکے مُنھ مین ڈالا جواب اسکا علما نے یہ لکھا ہے کہ یہ وا قعہ پہلے اُترنے آیت کے تھا اور حضرتؐ کو غرض اس سے بدلا اُتارنا تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا و تالیف اور خاطرداری اُسکے بیٹے کی کہ وہ مؤمن تھا پاک نفاق سے اور بہت سی اِسکے جواب لکھے ہین جو چاہے اور شرحونمین دیکھ لے پھ **ف** جب آدمی مرنے لگے تو قبلہ رخ کر دے اسطرح کہ چت لٹا دے اور پاؤن قبلہ کیطرف کرے اور سر اونچا کر دے تا قبلہ رخ ہو جاوے اور تلقین کرے شہادت یعنی اُسکے پاس پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس جب مرے تو باندھ دے کلا اُسکا تا مُنھ بند ہو جاوے اور کوئی جانور مُنھ مین نہ گھس جاوے اور بند کر دے آنکھین اُسکی اور مستعد ہے جلدی دفن کرنا اُسکو اور جب ارادہ کرین نہلانیکا تو تختہ کو دھونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اُسپر اُسکو لٹا دے اور کپڑے اُتارے اور ستر اُسکا ڈھانک دے ایک کپڑے سے کہ لنبا ڈیڑھ ہاتھ کا ہو اور چوڑا دو ہاتھ کا اور وضو کروا دے بغیر کلی اور ناک مین پانی دینے کے اور نہلاوے ایسے پانی سے کہ جوش کیے ہون اُسمین بیری کے پتے یا اُشنان اگر بہم پہونچین والا خالص پانی سے اور دھووے سر اور ڈاڑھی اُسکی ساتھ خطمی کے اور اگر وہ نہ ملے تو صابون وغیرہ سے دھووے اور لٹا دے پہلے بائین کروٹ پھر نہلاوے یہانتک کہ پونہچے پانی اُس کروٹ تک کہ تختے سے لگی ہے پھر داہنی کروٹ لٹا کر نہلا دے اسی طرح سے کہ پانی بائین کروٹ تک پونہچے پھر بٹھاوے مُردے کو اور ملے پیٹ اُسکا آہستہ پھر اگر نکلے پیٹ سے کچھ تو دھو ڈالے اور پھر کر وضو اور غسل نکروا دے اور پونچھے اُسکے بدن کو کپڑے سے اور لگا دے حنوط یعنی خوشبوے مرکب سر اور ڈاڑھی کے اور کافور اُن اعضا کو لگا دے کہ سجدے مین زمین کو لگتے ہین یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگھی نکرے بالون اور ڈاڑھی کو اور نہ کترے ناخون اور بال اُسکے اور نہ ختنہ کرے جسکا ختنہ نہوا ہو پھر کفنا دے اور کفن مسنون مُردے کے لیے یہ ہے کہ کفنی ہو مونڈھون سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چدرین سر سے قدم تک اور کفن کفایہ ازار اور لفافہ اور کفن مسنون عورت کا یہ ہے کہ کفنی اور اوڑھنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اور اوڑھنی لمبی ہو دو ہاتھ کی اور چوڑی ایک بالشت کی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لنبا اور چوڑا اُسکا بغلون کے نیچے سے گھٹنے تک اور باقی تین کپڑے ویسے ہی ہون جیسے مرد کے کفن مین مذکور ہوے پس جو کوئی زیادہ کرے اسپر یا کم کرے اُسنے ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا ازار اور اوڑھنی اور لفافہ اور ضرورت کیوقت ایک بھی کپڑا کافی ہے اور نہ اقتصار کرے ایک پر بلا ضرورت اور دھونی دے کفن کو خوشبوئی کی طاق پہلے پہنانے کے اور کفنا دے یون کہ اول لفافہ یعنی پوٹ کی چادر پھیلا دے پھر اُسپر ازار یعنی اندر کی چادر پھر کفنی پہنا کر ازار پر لٹا دے اور ہاتھ دونون طرف پھیلا دے سینہ پر نہ رکھے پھر لپیٹے ازار بائین طرف اُسکی سے پھر داہنی طرف سے پھر لفافہ کو یون ہی لپیٹے اور عورت کو پہنا دے کفنی اور اُسکے بالون کو دو حصے کر کر اگر سینہ پر اوپر کفنی کے ڈالے پھر اوڑھنی اُڑھا دے پھر ازار لپیٹے پھر لفافہ پھر سینہ بند سبکے اوپر لپیٹے اور سر کی اور پاؤن کی طرف سے کفن باندھ دیا جاوے اگر خوف ہو کھل جانیکا ملتقی الابحار و بحر شرح ملتقی اور چلپی **بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهَا** باب ہے بیچ بیان چلنے کی ساتھ جنازہ کے اور نماز پڑھنے اُسکی کے **ف** جنازہ کیساتھ پیادہ چلنا اور سوار چلنا دونون جائز ہین لیکن پیادہ پا چلنا افضل ہے اور سوار کو چاہیے کہ جنازہ کیے پیچھے چلے اور پیادے کو آگے بھی چلنا روا ہے اور پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہے اور نماز جنازے کی فرض کفایہ ہے یعنی اگر بعض پڑھ لینگے سبکے ذمہ سے فرضیت ساقط ہو جائے گی والا سب گنہگار ہونگے اور شرط صحت نماز کی اسلام میت کا ہے اور طہارت اُسکی

اور رکھنا جنازہ کا آگے مصلّی کے پس اس قید سے جائز نہیں ہو غایب پر اور نہ اُسپر کہ جانور کی پیٹھ پر ہو یا لوگوں کے کندھوں پر اور نہ اُسپر کہ مصلّے کے پیٹھ کے پیچھے رکھا ہو اور اگر بغیر نہلائے دفن کر دیا جائے اور ممکن نہو باہر نکالنا اُسکو بغیر قبر کھودنے کے تو ساقط ہو جاتی ہے شرط طہارت کی اور نماز ادا کیجاوے قبر پر بغیر غسل کے اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دیں اور نماز پڑھیں اور اگر نا دانستہ بغیر غسل کے نماز پڑھی اور بغیر قبر کھودے نکالکر غسل دیا پھر کر پڑھیں نماز ۱۲ ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰی ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِّقَابِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ جنازے کے پس اگر ہے وہ جنازہ یعنی میت نیک پس بھلائی ہے یعنی بھلائی ہے اُسکے لیے پونہچاؤ اُسکو طرف بھلائی کے اور اگر ہے غیر اسکے پس بُرے ہے رکھو اُسکو اپنی گردنوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جلدی کرو ساتھ جنازے کے یعنی جنازہ دفن کے لیے لیجاؤ تو جلدی چلو اور جلدی سے دوڑنا نہیں مراد ہے بیچ کی چال چلے کہ جلد جلد قدم اُٹھاوے اور پاس پاس قدم رکھے حاصل یہ کہ چال معمول سے زیادہ ہو اور دوڑنے سے کم آگے جلدی چلنے کا فائدہ بیان فرمایا کہ اگر وہ نیک ہے آخر یعنی اگر ہے حال اُس میت کا اچھا پس جلدی لے چلو اُسکو تاکہ پونہچے ثواب آخرت کو جلدی اور اگر حال اُسکا بُرا ہے تو بھی جلدی لیجاؤ تاکہ پھینکو بُرے کو اپنی گردنوں سے ۱۳ ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا یَا وَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا یَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کیا جاتا ہے جنازہ پس اُٹھاتے ہیں اُسکو لوگ اپنی گردنوں پر پس اگر ہوتا ہے نیک بخت کہتا ہے جلدی لیچلو مجکو یعنی طرف منزل میرے کیے اور اگر ہوتا ہے بدبخت کہتا ہے اپنے لوگوں کو اے مصیبت کہاں لیجاتے ہو اُسکو یعنی مجکو سُنتی ہے آواز اُسکی ہر چیز سوائے آدمی کے اور اگر سُنے آدمی البتہ جاوے یا بیہوش ہو جاوے نقل کی بخاری نے **ف** مُوسن جلدی چلنے کو کہتا ہے اسلیے کہ نعمتیں جنت کی دیکھتا ہے اور بدبخت بسبب دیکھنے عذاب کے واویلا کرتا ہے اور میت کلام حقیقۃً کرتا ہے اگرچہ روح نکلجاتی ہے اللہ قادر ہے اسپر ایسا ہی ہے جیسے قبر میں زندہ کیا جاتا ہے سوال کے لیے ۱۴ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو اُنھیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم جنازے کو پس کھڑے ہو جاؤ پس جو شخص کہ ساتھ ہو اُسکے یعنی بعد نماز کے پس نہ بیٹھے یہانتک کہ رکھا جاوے جنازہ یعنی لوگوں کے کندھوں سے زمین پر رکھا جاوے یا قبر میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جب جنازہ گھر میں سے نکلے تو دیکھکر کھڑے ہو جاؤ واسطے تکریم میت اور تعظیم ایمان اُسکی کے یہ اشارہ ہے اسپر کہ اسوقت بے پروا نہونا چاہیے بلکہ بیقرار ہو کر اور دُور کر اُٹھ کھڑا رہے اور جب تک رکھا نہ جاوے زمین پر بیٹھے نہیں بلکہ کندھا دینے کے لیے ساتھ رہے اور کہا بعض علما ہمارے نے کہ جب نہ ارادہ کرے جنازے کیساتھ جانیکا تو اُٹھکر کھڑے رہنا مکروہ ہے اکثر و نکے نزدیک اور بعضوں نے کہا کہ اختیار رکھتا ہے چاہے کھڑا رہو چاہے بیٹھا رہے اور بعضوں نے کہا دونوں مستحب ہیں اور کہا جمہور نے کہ یہ حدیثیں منسوخ ہیں ساتھ حدیث حضرت علی رضؓ کے کہ آگے آتی ہے ۱۵ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ مُرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا یَهُوْدِیَّةٌ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا گذرا ایک جنازہ پس اُٹھ کھڑے ہوئے اُسکے لیے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوئے

ہم ساتھ اُنکے پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے یہ ہی جنازہ یہودیہ کا یعنی مسلمان کا کہ جسکی تکریم اور تعظیم ایمان کے لیے اُٹھیں پس فرمایا حضرت نے تحقیق موت جاے گھبراہٹ اور ڈر کی ہی پس جب دیکھو جنازہ اُٹھ کھڑے ہو یعنی اگرچہ کافر کا ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** علیؓ قال رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فقمنا وقعد فقعدنا یعنی فی الجنازۃ رواہ مسلم وفی روایۃ لمالک فی أبی داؤد قام فی الجنازۃ ثم قعد بعد اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا دیکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے ہوے پس کھڑے ہوے ہم اور بیٹھے پس بیٹھے ہم یعنی بیچ دیکھنے جنازہ کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت مالک اور ابی داؤد کے یہ ہے کہ کھڑے ہوئے جنازہ کے لیے پھر بیٹھے پیچھا سکے ف پہلی روایت کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ کھڑے ہوئے حضرت جنازے کو دیکھکر ہم بھی کھڑے ہوئے اور جب گذر گیا اور غائب ہوا نظر سے بیٹھے حضرت اور ہم بھی بیٹھے دوسرے یہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکھکر کھڑے ہوا کیے پھر بیٹھے رہتے اور نہ اُٹھتے پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کھڑے ہو جانا ساتھ فعل غیر کے یعنی یہ حکم پہلے تھا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کے بھی یہی دونون معنے ہین اور دوسرے معنے ظاہر ہین پ ح **وعن** أبی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبع جنازۃ مسلم إیمانا واحتسابا وکان معہ حتی یصلی علیہا ویفرغ من دفنہا فإنہ یرجع من الأجر بقیراطین کل قیراط مثل أحد ومن صلی علیہا ثم رجع قبل أن تدفن فإنہ یرجع بقیراط متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے ساتھ جنازہ مسلمان کے بسبب لانے ایمان کے یعنی فرمودہ شرع پر اور واسطے طلب کرنے ثواب کے اور رہے ساتھ اُسکے یہانتک کہ نماز پڑھے اُسپر اور فراغت پاوے دفن او سکے سے پس تحقیق وہ پھرتا ہے اجر لیکر برابر دو قیراط کے ہر قیراط مانند اُحد کے اور جو شخص کہ نماز پڑھے جنازہ پر پھر پھر جاوے پہلے دفن سے پس وہ پھرتا ہے ثواب لیکر برابر ایک قیراط کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قیراط کہتے ہین دینار کے بارھوین حصہ کو اور یہان قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے یعنی ڈھیر بڑا بیچ **وعنہ** أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی یوم الذی مات فیہ وخرج بہم إلی المصلی فصف بہم وکبر أربع تکبیرات متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پونہچائی خبر نجاشی کے مرنے کی لوگونکو جسدن کہ وہ مرا اور نکلے ساتھ صحابہ کے طرف عیدگاہ کے پھر صف باندھی ساتھ اُنکے اور تکبیرین کہین چار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرت نے جسپر نماز پڑھی اصحمہ تھا اول دین نصاریٰ پر تھا پھر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کر کر وہان گئے تو خوب خدمت گذاری کی پس جب مرا تو حضرت نے وہ خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر نماز پڑھی اُسکے جنازے کی اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ نہ نماز پڑھی جاوے میت پر مسجد جماعت مین اسلیے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھے میت پر مسجد مین پس نہین اُسکے لیے ثواب واسطے اُسکے اور کہا ابن ہمام نے کہ خلاصہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہو نماز برابر ہے کہ میت اور قوم ہون مسجد مین یا میت خارج مسجد کے اور قوم سب یا بعض مسجد مین ہون انتہی اور بعضون نے کہا کہ نہین مکروہ ہی جب ہو میت خارج مسجد کے پھر بعضون نے کہا ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور بعضون نے کہا تنزیہی اور اس حدیث سے شافعی یہ نکالتے ہین کہ نماز جنازے کی غائب پر جائز ہے اور خضیر کے نزدیک نہین جائز وہ کہتے ہین کہ احتمال ہے کہ جنازہ نجاشی کا سامنے حضرت کے آگیا ہو اسلیے کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوار و پہاڑ وغیرہ جو درمیان حائل تھے ہٹا دیے ہون اور حضرت کو جنازہ معلوم ہوتا ہو پس یہ خصوصیت حضرت کی ہوئی اور کو نہین دست چنانچہ منقول ہے حضرت ابن عباس سے بغیر اسناد کے کہ کہا ابن عباس نے کہ کھولا گیا سریر یعنی جنازہ نجاشی کا یہان تک کہ دیکھا اُسکو اور نماز پڑھی اُسپر ع پ ح **وعن** عبد الرحمن بن أبی لیلی قال کان زید بن أرقم یکبر علی جنائزنا أربعا وإنہ کبر علی جنازۃ خمسا فسألناہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَبَّرْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ کہا تھے زید بن ارقم صحابی تکبیرون کتے ہمارے جنازون پر چار اور انھون نے تکبیرین کہین ایک جنازہ پر پانچ پس پوچھا ہمنے اُنسے کہ ہمیشہ چار تکبیرین کتے تھے آج پانچ کیون کہین پس کہا اُنھون نے کہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرون کتے نقل کی یہ مسلم نے ف پانچ تکبیرین کتے یعنی کبھی کبھی یا ابتدا مین اجماع ہی سب علما کا اسپر کہ چار تکبیرین ہین نماز جنازہ مین اور حضرت سے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ بھی منقول ہین لیکن لکھا ہی علمانی کہ آخر الامر حضرت سے چار ہی ثابت ہوئی ہین پس سوائے چار کے جو منقول ہین منسوخ ہین اور زید رضی اللہ عنہ اگر نسخ کے قائل نہون تو کچھ ضرر اجماع مین نہین آتا ع ع وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی طلحہ بن عبداللہ بن عوف تابعی سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے ابن عباسؓ کے جنازے پر پس پڑھی سورۂ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولے کے اور کہا پڑھی مین نے سورۂ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہ سنت ہی نقل کی یہ بخاری نے ف کہا امام ابوحنیفہؒ نے کہ مراد سنت سے یہ ہے کہ پڑھنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین واجب نہین انتہی یعنی فاتحہ اگر پڑھی جاوے مکان ثنا کے تو قائم ہوتی ہی مقام سنت کے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پڑھے سورۂ فاتحہ مگر یہ کہ پڑھے ساتھ نیت ثنا کی اور نہین ثابت ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا اسکا اور مؤطا مین ہے کہ ابن عمرؓ نہ پڑھتے تھے اسکو نماز جنازے مین انتہی اور امام شافعی کے نزدیک پڑھنا اسکا واجب ہے پس مراد سنت سے اُنکے نزدیک یہ ہی کہ طریقہ روایت کیا گیا دین مین ہے پس اس تاویل سے نفی وجوب کی نہوئی ع ع وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عوف بن مالک سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکھی مین نے دعا پڑھنی حضرت کی کہ وہ فرماتے تھے یعنی بعد تیسری تکبیر کے یا آخری بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اسپر یعنی قبول کر طاعتین اسکی اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اس سے یعنی تقصیرات اسکے اور بہتر کر مہمانی اسکی یعنی جنت مین اور کشادہ کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولے کے یعنی پاک کر گناہ ہونے ساتھ طرح طرح کی مغفرتونکے اور پاکیزہ کر اسکو گناہون سے جیسیکہ پاکیزہ کرتا ہے تو کپڑے سفید کو میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر یعنی اُس عالم مین بہتر گھر اسکے سے یعنی اس عالم مین اور اہل یعنی خادم بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت مین یعنی ابتداءً اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا کہا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت مین ہی کہ بچا اسکو فتنۂ قبر کے سے یعنی متحیر ہونے سے فرشتونکے جواب مین اور عذاب آگ سے کہا عوف نے کہ جب سنی مین نے یہ دعا حضرت سے اُس میت کے لیے سُنی تو رشک لگیا مین یہانتک کہ آرزو کی مین نے کہ ہوتا مین یہ میت یعنی تو کہ حضرتؐ میرے لیے یہ دعا کرتے نقل کی یہ مسلم نے ف بی بی بہتر بی بی اسکی سے یعنی حورعین اور عورتین دنیا مین سے بھی پس نہ اشکال رہا کہ عورتین دنیا کی ہونگی جنت مین افضل حور و نسے بسبب نماز روزے اپنے کے جیسا کہ وارد ہوا ہی یہ حدیث مین اور فقہ مین لکھا ہے کہ مستحب ہی اس دعا کو آہستہ پڑھنا اور حضرت نے پکار کر پڑھی تعلیم کے لیے اور یہ دعا نسائی اور ترمذی نے بھی روایت کی ہے اور بخاری نے لکھا ہے کہ دعائین جو میت کے لیے وارد ہوئی ہین یہ سبھو نسے صحیح تر ہے ع ع وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ

لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتِ ادْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِبْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَاَخِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے یہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ نے داخل کرو انکو مسجد مین تاکہ نماز پڑھون مین اُنپر پس انکا رکیا گیا یہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑھی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر دونون بیٹون بیضا کے مسجد مین یعنی سہیل اور بھائی اُسکے کی نقل کی یہ مسلم نے ف نام سہیل کے بھائی کا سہل تھا اور بیضا انکی ماں کا نام ہے اور نماز جنازے کی مسجد مین پڑھنی نزدیک امام شافعی کے درست ہی بموجب اس حدیث کے اور نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہے بموجب اس حدیث کے کہ آمین ذکر ہی انکار کا کہ حضرت عائشہ پر انکار کیا صحابہ نے اسواسطے کہ معمول نہ تھا حضرتؐ کا کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑھین چنانچہ قریب مسجد کے ایک جگہ مقرر تھی کہ وہان نماز جنازہ پڑھتے تھے اور ابوداؤد مین منع کی حدیث بھی موجود ہے مضمون اُسکا یہ ہے کہ جو کوئی پڑھے نماز جنازے کی مسجد مین پس نہین ثواب واسطے اُسکے اور حضرت عائشہؓ نے جو یہ حدیث ذکر کی کہ حضرتؐ نے نماز پڑھی تو یہ بسبب عذر کے تھا کہ منہ برستا تھا یا معتکف تھے چنانچہ ایک روایت مین یہ صریح آیا ہے کہ حضرت معتکف تھے اسلیے مسجد مین پڑھی ع ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِمْرَاَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جنازہ ایک عورت کی کہ مرگئی تھی بیچ نفاس بچے کے پس کھڑے ہوئے بیچ مین اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شافعی کہتے ہین کہ عورت کے گونکے سامنے کھڑا ہووے نماز پڑھنے کے لیے اور مرد کے سر کے سامنے تا پس حدیث سند انکی ہی بیچ حق نماز عورتونکے اور دوسری بات اور حدیث سنی ثابت کی ہے اور ہمارے مذہب مین یہ ہی کہ کھڑا ہووے سامنے سینہ کے خواہ مرد ہو خواہ عورت کہا شیخ ابن ہمام نے کہ یہ حدیث منافی سینہ کے سامنے کھڑے ہونے کی نہین اسلیے کہ سینہ وسط ہی یعنی درمیانین پر اسکے اعضا کے اسلیے کہ اوپر اُسکے سر اور ہاتھ ہین اور نیچے اُسکے پیٹ اور پانون اور احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ کے سامنے کھڑے ہوئے ہون مائل طرف گونکے راوی نے بسبب نزدیک ہونے دونون چیزونکے آپکین گمان کیا کہ درمیانین اُسکے سامنے کو لونکے کھڑے ہوئے اور یمنی نے کہا کہ روایت ہی ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے بھی کہ کھڑا ہوئے امام عورت کے کو لونکے سامنے ع ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تھا مردہ اُسمن رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہی یہ عرض کیا صحابہ نے کہ آجکی رات فرمایا پس کیون نہ خبر کی تو نے مجکو عرض کیا صحابہ نے کہ دفن کیا ہمنے اسکو بیچ اندھیری رات کے پس مکروہ جانا ہمنے جگانا آپکا پھر کھڑے ہوئے حضرتؐ پس صف باندھی ہمنے پیچھے حضرتؐ کے پس نماز پڑھی اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نام اُس مردہ کا طلحہ بن براء بن عمیر تھا ع ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِيْ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک عورت تھی کالی جھاڑو دیتی تھی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین یا تھا ایک جوان یعنی جھاڑو دیتا تھا پس نہ پایا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

پس پوچھا احوال اُس عورت کے سے یا مرد جوان کے سے کہ کیا ہوا اور کہاں گیا عرض کیا صحابہ نے کہ مرگیا یا مرگئی فرمایا پس کیوں نہ خبر کی مجھکو یعنی تا نماز پڑھتا اُسکی کہا ابوہریرہ نے پس گویا کہ صحابہ نے حقیر جانا حال اُس عورت کا یا اُس شغل یعنے یہ خیال کیا کہ کیا ہے کہ جسکے لیے حضرت کو تکلیف دین پس حقیقت مین تعظیم حضرت کی منظور تھی پس فرمایا بتلا دو مجھکو قبر اُسکی پس بتلائی اُنکو پس نماز پڑھی اُسپر پھر فرمایا تحقیق یہ قبرین بھری ہوتی ہین تاریکیو نسے مُردون پر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہے قبرونکو واسطے مُردونکے بسبب نماز میری کے اُنپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے مسلم کے ف یا تھا ایک جوان یہ شک راوی ہے کہ عورت جھاڑو دیتی تھی یا جوان دیتا تھا اور یہ قبرین مراد انسے قبرین ہین کہ جنپر ممکن تھا نماز پڑھنا حضرت کا اور اختلاف ہے اسمین کہ نماز پڑھنی قبر پر جائز ہے یا نہین جمہور علما اسپر ہین کہ شروع ہی خواہ پہلے پڑھ چکے ہون یا نہ پڑھ چکے ہون اور ابراہیم نخعی اور ابو حنیفہ اور مالک اسپر ہین کہ اگر پہلے نہ پڑھ چکے ہون تو درست ہے اور اگر پڑھ چکے ہون تو نہین درست لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر پھٹ نگیا ہو میت قبر مین تو درست ہی اور پھٹ گیا ہو تو نہین درست بعضون نے اندازہ اسکا تین دن کا کیا ہے کہ تین دن سے کم کا ہو تو جانے کہ نہین پھٹا اور تین دن یا زیادہ کا ہو تو جانے کہ پھٹ گیا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ حد یہ تین جو نماز پڑھنا حضرت کا قبرون پر آیا ہے خصوصیات حضرت سے ہی ہے کہ حضرت قبرونکی نورانی ہونیکے لیے پڑھتے تھے اور کو مطلق نہین درست ع ع وَعَنْ كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ مَاتَ لَهٗ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس کے سے کہ نقل کی عبد اللہ بن عباس سے یہ کہ مرا اُنکا بیٹا قدید مین یا عسفانمین کہ نام جگہ ہی قریب مکے کے پس کہا ابن عباس نے اے کریب دیکھ کس قدر جمع ہوئے ہین لوگ اسکے نماز کے لیے کہا کہ کریب نے پھر نکلا مین پس نے گمان لوگ بہت جمع ہوگئے تھے اُسکے لیے پس خبر دی مین نے اُنکو پھر کہا کیا کہتا ہے تو یعنی گمان کرتا ہے کہ ہونگے وہ چالیس کہا کہ ہان کہا ابن عباس نے کہ نکالو جنازہ کو پس تحقیق مین نے سُنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص مسلمان کہ مرے پس پڑھین جنازے اُسکے پر چالیس آدمی کہ نہ شریک کرتے ہون ساتھ اللہ کے کسی کو مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ شفاعت اُنکی میت کے حق مین نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑھے اُسپر ایک جماعت مسلمانونسے کہ پہونچین سو کو شفاعت کرین واسطے اُسکے مگر کہ قبول کیجاتی ہے شفاعت اُنکی میت کے حق مین نقل کی یہ مسلم نے ف پہلی حدیث مین چالیس آدمی فرمائے اور اسمین سو ظاہر یہ ہے کہ اول سو کے جمع ہونے کی فضیلت اُمتی ہووے پھر ازراہ فضل و کرم کے اپنے بندونکے حال پر چالیس کے جمع ہونے کی فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہے کہ مراد دونون عدد و نسے کثرت ہووے نہ عدد خاص ع ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا گذرے صحابہ ایک جنازے پر پس ثنا کی اُسپر بھلائی کی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پھر گذرے ایک اور جنازے پر پس ثنا کی اُسپر برائی کا پس فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نے وہ شخص کہ تعریف کی تم نے اُسپر بھلائی پس واجب ہوئی اُسکے لیے جنت اور یہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تم نے بُرائی کا پس واجب ہوئی اُسکے لیے دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مین ہے کہ مؤمن گواہ ہین اللہ کی زمین مین ف واجب ہوئی جنت یعنی ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح ہونے اُس چیز کے کہ تعریف کی اُسپر یا اگر مراد حالت تعریف پر اور واجب ہوئی دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہونے بُرائی کے کہ ذکر کی یا اگر مراد اُس حالت پر اور کہا مظہر نے کہ یہ حکم عام نہین ہے ہر شخص کے حق مین کہ گواہی دین اُسکے حق مین ایک جماعت ساتھ خیر و شر کے بلکہ امید جنت کی ہے پہلے کے لیے اور خوف ہے دوزخ کا دوسرے کے لیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم واجب ہونے جنت اور دوزخ کا کیا تو بسبب اسکے کہ مطلع کر دیا ہو اُنکو اللہ تعالی نے اسپر اور کہا زین عرب نے کہ ذکر کرنا کسی کو ساتھ بھلائی اور بُرائی کے واجب نہین کرتا جنت اور نار کو بلکہ یہ علامت ہے اُسکے جنتی اور دوزخی ہونے کی اور مراد تعریف کرنا اور بُرا کہنا نیکبختون اور بدبختون کا ہے کہ وہ بغیر اطلاع نفسانیہ کے کہتے ہین وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہے والا اگر کوئی فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کرے یا ایک نیکبخت کی بُرائی بیان کرے کچھ اعتبار نہین اور تم گواہ اللہ کے ہو یہ بات باعتبار اکثر کے فرمائی اکثر آدمی جیسا ہوتا ہے ویسا ہی اللہ تعالی لوگون سے کہواتا ہے پس کہنا اُنکا علامت واقع مین ہونیکی ہے اور یہ معنی نہین ہین کہ جو کچھ کہین صحابہ اور مؤمنین بیچ حق ایک شخص کے کہ یہ مستحق جنت یا دوزخ کا ہے تو یون ہی ہوتا ہے جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہے نہین ہوتا دوزخی بسبب کہنے اُنکے اور جو کوئی مستحق دوزخ کا ہوتا ہے اُنکے کہنے سے جنتی نہین ہو جاتا کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ نہین جائز ہے کسی کو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی کہنا اگرچہ گواہی دین اُسکے لیے جماعت کثیرہ بلکہ امید کیجاوے گی جنت کی اُسکے لیے کہ گواہی دین جماعت ساتھ بھلائی کے اور خوف کیا جاویگا دوزخ کا اُسکے لیے کہ گواہی دین جماعت ساتھ بُرائی کے بیچ بیچ

وَعَنْ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دین واسطے اُسکے چار شخص ساتھ بھلائی کے داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین کہا ہمنے اور اگر تین شخص گواہی دین لیعنی تو بھی داخل کریگا بہشت مین فرمایا اور اگر تین بھی گواہی دین تو بھی داخل کریگا کہا ہمنے اور اگر دو گواہی دین فرمایا اور دو بھی پھر نہ پوچھا ہمنے اُسنے حال ایک کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف داخل کریگا جنت مین یعنے بسبب فضل اپنے کے اور بھلائی اُسکی کے اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ بخش دیتا ہے اللہ تعالی گناہ اُسکے اور داخل کرتا ہے اُسکو جنت مین واسطے بیچ کرنے گمان مؤمنونکے بیچ ہونے اُسکے کہ صالح چنانچہ اسیلیے کہا گیا ہو اَلسِّنَةُ الْخُلَفَاءِ فَلَمْ يُلْحِقِ يعنی زبانین خلق کی قلم حق کی مین بیچ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بُرا کہو مُردون کو اسیلیے کہ تحقیق وہ پونہچے ساتھ جزا اُس چیز کے کہ آگے کو بھیجی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نہ بُرا کہو یعنی لعن طعن اور گالیان وغیرہ مُردون کو اگرچہ ہون فاجر و کافر مگر جب کامزا کفر پر یقینا معلوم ہو تو مضایقہ نہین مانند فرعون اور ابوجہل اور ابولہب کے اسیلیے کہ جیسا اُنھون نے کیا اُسکا بدلا پایا اگر نیک کار تھے تو اب ملا اُنکو بُرا کہنا چاہیے اور اگر بدکار تھے شاید کہ اللہ تعالی نے بخش دیا ہو اور اگر نہ بخشا ہو تو تمھین اُنکے بُرا کہنے مین کیا فائدہ بیچ

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ

فِی اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِیْدٌ عَلٰی هٰؤُلَاءِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَمَرَ اَنْ یُّدْفَنُوْا فِیْ دِمَآئِهِمْ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِمْ وَلَمْ یُغَسَّلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ
اور روایت ہی جابر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جمع کرتے دو شخصوں کو شہدائے احد میں سے پھر ایک کپڑے کے بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے تھے
کونسے کو انمیں سے زیادہ قرآن یاد ہے پس جب اشارہ کیا جاتا واسطے حضرت کے طرف ایک کے انمیں سے آگے کرتے اُسکو قبر میں یعنی جانب قبلہ کے
گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونے کے اور فرماتے کہ میں گواہی دونگا انپر دن قیامت کے کہ یہ راہ خدا میں مارے گئے ہیں اور حکم فرمایا ساتھ
دفن کرنے اُنکے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی اُنپر اور نہ نہلائے گئے نقل کی یہ بخاری نے ف کپڑے کی وہاں قلت تھی واسطے ضرورت کے
ایک ایک کپڑے میں دو دو دفن کیے اور اس حدیث سے معلوم ہوا شہدا کے لیے نہ غسل ہے نہ نماز پھر نہ غسل دینے پر تو اتفاق ہے سب
اماموں کا اور نماز نہ پڑھنے میں اختلاف ہی امام شافعی کہتے ہیں کہ نہ پڑھے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ پڑھے سند اُنکی بہت حدیثیں ہیں
ش وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُّعْرَوْرٍ فَرَكِبَهُ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ
وَنَحْنُ نَمْشِیْ حَوْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا بغیر زین کا پس سوار ہوئے اُسپر
اُسوقت کہ پھرے جنازے ابن دحداح کے سے اور ہم چلتے تھے گرد حضرت کے نقل کی یہ مسلم نے ف جاتے وقت سوار نہ ہوئے اور فرمایا
کہ ملائکہ پیادہ چلتے ہیں سوار ہونا مناسب نہیں اور پھرتے ہوئے سوار ہوئے پس اتفاق ہے علما کا اسپر کہ پھرتے ہوئے سوار ہونا مکروہ
نہیں ش وَعَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ یَسِیْرُ
خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِیْ یَمْشِیْ خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ یَّمِیْنِهَا وَعَنْ یَّسَارِهَا قَرِیْبًا مِّنْهَا وَالسِّقْطُ یُصَلّٰی عَلَیْهِ وَیُدْعٰی لِوَالِدَیْهِ
یَا لْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِیِّ وَالنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِیْ
حَیْثُ شَآءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ یُصَلّٰی عَلَیْهِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ زِیَادٍ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازے کے اور آگے اُسکے اور دائیں اُسکے اور بائیں اُسکے پاس پاس
اُسکے اور کچا بچا نماز پڑھی جاوے اُسپر اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ اُسکے کے ساتھ بخشش اور رحمت کے یعنی اگر ہوں دونوں مسلمان
نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی یوں ہے کہ فرمایا سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ جسطرف
چاہے جنازے کے چلے اور لڑکا کہ مرجاوے نماز جنازے کی پڑھی جاوے اُسپر اور مصابیح میں یہ روایت مغیرہ بن زیاد سے ہے ف سوار
چلے پیچھے جنازے کے یہ تو معمول ہے عذر پر یا بیان جواز پر اور پیادے کو پیچھے چلنا افضل ہمارے نزدیک ہے اور آگے چلنا افضل ہے شافعی
کے نزدیک اور دائیں بائیں چلنا جائز ہے اور چار و نطرف چلنے میں افضل یہ ہے کہ پاس رہے تا مددگار رہے اُٹھانے میں جنازے کے اور کچا بچا
جنگل پڑے تو ہمارے نزدیک اور شافعی کے نزدیک نماز جب اُسپر پڑھنی آتی ہے کہ علامت حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونیکے
مانند آواز کرنیکے یا حرکت کرنے عضو کے اور پھر مرجاوے اور امام احمد کے نزدیک نماز پڑھی جاوے اُسپر جبکہ چار مہینے اور دس دنکے بعد
پیدا ہوا اگرچہ وقت نکلنے کے آواز وغیرہ نہ معلوم ہو اور کہا ابن ہمام نے کہ معتبر اسمیں یہ ہے کہ اکثر اسکا نکل چکے اور وہ زندہ ہو یعنی
اگر آدھے سے زیادہ نکلا اور وہ حرکت کرتا ہو نماز پڑھی جاوے اور کم میں نہیں اور دعا کیجاوے واسطے اُسکے ماں باپ کے المستحب ہے
ہمارے نزدیک بعد تکبیر اولیٰ کے پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَوَّلُهٗ وَاٰخِرُهٗ تک اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑھے جو کہ التحیات میں پڑھتے ہیں اور بعد
تیسری تکبیر کے پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا اٰخرتک اور لڑکے کے جنازے پر پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا ذُخْرًا وَّاجْعَلْ لَّنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

اور دوسری روایت مین بجاے سقط کے لفظ طفل کا واقع ہوا ہے ظاہر امراد وہی تطلیعنی کچا بچا ہے والا للہ کے پر خار پڑھنے مین کیا کلام ہے اور مصابیح مین مغیرۃ بن زیاد ہے لکھا ہی علمانے کہ یہ تحریف ہے معلوم نہین کیونکر یہ تحریف واقع ہوئی ہو اسلیے یا یا نہین گیا ہو مغیرۃ بن زیاد اصلاء صحابہ مین اور نہ تابعین مین اور یہ حدیث روایت کی گئی ہی مغیرۃ بن شعبہ سے ۱۲ ع ۱۲ ع **وعن** الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قَدْ أَنْكَرَ أَهْلُ الْحَدِيثِ كَثِيرًا مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَهَذَا مُرْسَلٌ

اور روایت ہی زہری سے کہ نقل کی سالم نے اور اُسنے اپنے باپ سے نقل کی یعنی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا عبداللہ نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو چلتے تھے آگے جنازہ کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اور اہل حدیث کی گویا جانتے ہین اس حدیث کو مرسل **ف** یہ حدیث دلیل شافعی اور احمد کی ہے کہ اُنکے نزدیک آگے چلنا افضل ہی اور امام ابوحنیفہ نے حدیث مابعد پر عمل کر کر کہا ہے کہ پیچھے چلنا افضل ہے اور پیچھے چلنے مین یہ فائدہ ہے کہ عبرت پکڑتے ہین لوگ جنازے کو دیکھکر اور مستعد رہتے ہین کندھا دینے کے لیے اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنے والوں کے ہین اور کروہ ہی جنازہ کیے ساتھ چلنے والیکو کلام کرنا اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا بلکہ یاد کرے اللہ کو اپنے دلمین اور اہل حدیث اس حدیث کو مرسل جانتے ہین کہ راوی اسکا زہری ہے یا سالم کہ تابعی ہین اور واقع مین یہ حدیث مرفوع ہے کہ ابن عمر سے ہی اور وہ صحابی ہین ۱۲ ع ۱۲ ع **وعن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو مَاجِدٍ الرَّاوِي رَجُلٌ مَجْهُولٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ تابع کیا گیا ہے کہ لوگ پیچھے اُسکے چلین اور نہین تابع کروہ پیچھے لوگونکے رہے نہین ہوتا ساتھ اُسکے وہ شخص آگے بڑھ گیا اُس سے یعنی ثواب ہمراہی کا نہین پاتا پورا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے کہا ترمذی نے ابو ماجد راوی مرد مجہول ہی **ف** حدیث مؤید ہی ہمارے مذہب کی کہ پیچھے چلنا جنازے کے افضل ہے اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہے کہ وہ بیان جواز کے لیے کرتے ہون اور ابو ماجد راوی مجہول ہی مجہول ہونا راوی سناخر کا نہین ضرر کرتا مجتہد کو یعنی ابو ماجد امام اعظمؒ سے پیچھے ہے اسکا مجہول ہونا مضر نہین اسلیے کہ اُن تک راوی اچھے ہین ۱۲ ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ساتھ ہووے جنازے کیے اور اُٹھاوے اُسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اُسکا کہ اُسپر تھا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنۃ مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُٹھایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیون جنازے کے **ف** تین بار یعنی مدد کرے اُٹھانیوالون جنازے کی راہ مین پھر چھوڑ دے تا راحت پکڑے پھر اُٹھاوے تھوڑی دور راہ مین اسی طرح کرے تین بار اور ادا کیا حق اُسکا یعنی مؤمن کا جو مؤمن پر حق ہی کہ ساتھ جنازہ کے جاوے اور مددگار رہے اُٹھانے مین وہ حق اسطرح اُٹھانے مین ادا ہو جاتا ہی نہ یہ کہ واجبات مانند غیبت اور رد عین وغیرہ کے ادا ہو جاتے ہین اور درمیان دو لکڑیون جنازے کے یہ مذہب شافعی ہے کہ اُٹھاوین جنازے کو تین آدمی اسطرح کہ کھڑا ہوا ایک آگے جنازے کے درمیانی دو لکڑیون کے یعنی دونون ڈنڈونکے اور دو آدمی پیچھے اُسکے ہر ایک اُن دونون مین سے رکھے لکڑی کندھے پر یہ بات وقت اُٹھانے جنازے کرے پھر مضائقہ نہین اسکا کہ مدد کرے اُسکی جو چاہے جسطرح چاہے اور فضل نزدیک ابو حنیفہ کے تربیع ہی یعنی اُٹھاوین اُسکو چار آدمی اور رکھین

لکڑیان اُسکی کندھو پر روایت کیا گیا ہے یہ ابن مسعود سے اور احتمال ہے کہ اُٹھانیوالون کے بیچ میں آدمیونکا جو روایت کیا گیا کسی وقت خاص مین کسی سبب سے ہوا ہو اور تنگی مکان کے یا قلت اُٹھانیوالون کے بیچ ع وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ أَلَا تَسْتَحْيُونَ أَنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُورِ الدَّوَابِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ نَحْوَهُ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوفًا اور روایت ہے ثوبان سے کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازے کے پس دیکھا لوگونکو سوار فرمایا کیا نہین حیا کرتے تم کہ تحقیق فرشتے خدا کے اپنے قدمونپر ہین اور تم اوپر پیٹھ جانورونکے ہو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داؤد نے مانند اسکے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ ثوبان سے موقوف ف اور ایک حدیث مین گذرا ہے کہ چلے سوار پیچھے جنازے کے اور اس سے مطلق سوار ہو کر چلنا منع معلوم ہوتا ہے پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہے کہ وہ معذور کے حق مین ہے کہ بیمار ہو یا لنگڑا ہو یا کچھ اور عذر رکھتا ہو تو اُسکو پیچھے جنازے کے سوار ہو کر چلنا جائز ہے اور یہ غیر معذور کے حق مین ہے اسلیے روایات فقہ مین آیا ہے کہ اگر ضرورت ہو سوار چلنا جائز ہے بلا کراہت اور موقوف یعنی یہ قول ثوبان کا حضرت کی حدیث نہین لیکن یہ بھی بیچ معنی مرفوع کے ہے اسلیے کہ بغیر سُنے حضرتؐ سے وہ نہین ایسی خبر دے سکتے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی جنازے پر سورہ فاتحہ روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین پڑھی جیسیکہ حدیث ابن عباس کی مین گذرا یا جنازے پر بعد از نماز کے یا پہلے نماز کے بقصد تبرک کے پڑھی ہو واللہ اعلم اور ترمذی نے کہا کہ اسناد اسکے قوی نہین اور ابراہیم کہ راوی اس حدیث کا ہے منکر الحدیث ہے جو کچھ کہ اسمین ثابت ہوا ہے قول ابن عباس ہی کا ہے کہ قرأت فاتحہ کی سنت ہی یعنے نماز جنازے مین اور لکھا ہے علما نے کہ یہ قول صریح نہین ہے بیچ رفع کے یعنی اس قول سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ حضرت نے سورہ فاتحہ پڑھی بیچ ع وَعَنْ إِذْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پڑھو تم نماز میت پس خالص کرو اُسکے لیے دعا یعنی کسی کے دکھلانے سُنانیکا خیال نہو خالص اللہ ہی کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے دعا کرو نقل کی یا ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ع وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ وَأُنْثَانَا وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَفِي آخِرِهِ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑھتے نماز جنازے پر فرماتے یا الٰہی بخش کر واسطے زندون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور حاضر ہمارے کے اور غائب ہمارے کے اور چھوٹون ہمارے کے اور بڑون ہمارے کے اور مردون ہمارے کو اور عورتون ہمارے کے یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکھے تو ہمارے مین سے پس زندہ رکھ اُسکو اسلام پر اور جسکو ماری تو ہم مین سے پس ماریو اُسکو ایمان پر یا الٰہی نہ محروم رکھ ہمکو ثواب اُسکے سے یعنی ثواب کہ بسبب مصیبت اُسکے کے ہمکو حاصل ہوا ہے اُس سے محروم نہ کر اور نہ فتنے مین ڈال ہمکو پیچھے اسکے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہ نسائی نے ابراہیم اشہلی سے کہ اُن نے نقل کی اپنے باپ سے اور تمام ہوئی روایت

اُسکی اللہ اُنثانا کہا اور بیچ روایت ابی داؤد کے پس زندہ رکھ اُسکو ایمان پر اور مار اُسکو اسلام پر اور اخیر مین اُسکے یہ ہو اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے
اُسکے وعن واثلۃ بن الاسقع قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول اللھم ان فلان بن فلان
فی ذمتک وحبل جوارک فقہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحق اللھم اغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم رواہ
ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر
مسلمانون مین سے پس سُنا مین نے حضرت کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانا کا بیچ امان تیرے کے ہے یعنی اسلیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھ پر اور چنگل
مارنیوالا ہی ساتھ قرآن کے کہ وہ امن دینیوالا ہی پس بچا اسکو فتنۂ قبر کے یعنی عذاب اُسکے سے اور عذاب آگ کیسے اور تو صاحب فا کا ہی کہ جو عہد اور
وعدہ بندونکے ساتھ کیا ہے پورا کرتا ہے اور تو صاحب حق کا ہی کہ جو کچھ کہ کہتا ہے اور کرتا ہے حق ہے یا الٰہی بخشش کر واسطے اسکے اور
رحم کر اسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف لفظ حبل کے کئی معنی ملا علی قاری نے نقل کیے ہین اور
اخیر کو لکھا ہی کہ ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہون کہ وہ تعلق پکڑنیوالا اور چنگل مارنیوالا ساتھ قرآن کے ہے پس لفظ حبل سے مراد قرآن ہے جیسے کہ اس آیت
مین واعتصموا بحبل اللہ یعنی چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد لفظ جوار سے امان ہی اور اضافت سین بیانیہ ہے یعنی قرآن ایسا قرآن کہ
چنگل مارنا ساتھ اُسکے باعث ہوتا ہے امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیر ذلک کا ۹ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساوئھم رواہ ابوداؤد والترمذی اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد کرو نیکیان اپنے مُردون کی اور بند رہو ذکر کرنے برائیون اُنکی سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یاد کرو
نیکیان اپنے موتی کی اسلیے کہ وقت ذکر کرنے صالحین کے اُترتی ہے رحمت اور یہ مستحب کے لیے ہے اور بند رہو ذکر کرنے برائیون اُنکی سے یہ
امر وجوب کے لیے ہے یعنی واجب ہے کہ برائی اُنکی نہ ذکر کرو کہا ہے حجۃ الاسلام نے کہ غیبت میت کی اشد ہے غیبت زندہ سے اسلیے کہ زندہ سے
بخشوالینا ممکن ہے دنیا مین بخلاف میت کے کہ اُس سے نہین بخشوا سکتا اور کتاب زہار مین لکھا ہے کہ کہا علما نے کہ جب دیکھے نہ الا میت
مین کوئی اچھی چیز یا تندرو شن ہونے چہرہ اُسکے کے اور خوشبو آنیکے اُسمین سے تو مستحب ہے بیان کرنا اُسکا اور اگر دیکھے اُسمین بُری چیز مثلاً بو
آتی ہو اُسمین سے یا کالا ہوجاوے مُنہ یا بدل جاوے صورت اُسکی تو حرام ہے بیان کرنا اُسکا ۱۰ وعن نافع ابی غالب
قال صلیت مع انس بن مالک علی جنازۃ رجل فقام حیال راسہ ثم جاء ہ اجنازۃ امرأۃ من قریش فقالوا یا ابا حمزۃ صل علیھا فقام حیال
وسط السریر فقال لہ العلاء بن زیاد ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الجنازۃ مقامک منھا ومن الرجل مقامک منہ
قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داؤد نحوہ مع زیادۃ وفیہ فقام عند عجیزۃ المرأۃ اور روایت ہی نافع سے کہ کنیت سکی ابی غالب
ہی کہا کہ نماز پڑھی مین نے ساتھ انس بن مالک کے اوپر جنازے ایک شخص کے یعنی عبداللہ بن عمر کے پس کھڑے ہوئے مقابل سر
اُسکے کے پھر لائے لوگ جنازہ ایک عورت قریش مین سے پس کہا اے ابا حمزہ کہ کنیت ہی انس کی نماز پڑھ اس جنازہ پر پس کھڑی ہوئے
مقابل درمیان تخت کے پس کہا واسطے اُسکے علاء بن زیاد نے کہ اسیطرح سو دیکھا تو نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے ہوئی جنازہ پر
یعنی عورت کے جنازے پر بیچ جگہ کھڑے ہونے تیرے کے اُس عورت سے اور کھڑے ہوئے مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیرے کے مرد سے یعنی حضرت کو دیکھا تو نے
کہ کھڑے ہوئے جنازے مرد پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل وسط کے کہا ہے ان نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور بیچ روایت ابوداؤد کی انہ
اسکے ساتھ زیادتی کے اور اُسمین یہ ہے کہ پس کھڑے ہوئے نزدیک کوٹے عورت کے ف اُسمین جو اختلاف کیا ہے امامون نے مذکور اُسکا پہلی

فصل مین ہو چکا ہی جو چاہے وہانسے دیکھلے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَیْفٍ وَقَیْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَیْنِ بِالْقَادِسِیَّةِ فَمُرَّ عَلَیْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِیْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّهَا جَنَازَةُ یَهُوْدِیٍّ فَقَالَ اَلَیْسَتْ نَفْسًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہ کہا تھے سہل بن حنیف و قیس سعد بیٹھے ہوئے قادسیہ مین پس گذار لگیا اُنپر ایک جنازہ پس کھڑے ہو گئے دونون پھر کہا گیا اُنکو کہ تحقیق یہ جنازہ زمیندار دونسے ہے یعنی ذمیونسے پس کہا دونون صحابیون نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا اُن پاس جنازہ پس کھڑے ہوئے پس کہا گیا اُنکو کہ تحقیق یہ جنازہ یہودی کا ہی فرمایا کیا نہین ہی یہ جاندار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قادسیہ نام ہی ایک جگہ کا کہ پندرہ کوس ہے کوفہ سے اور ذمیو نسے یعنی زمیندار ونسے مراد ذمی ہین اکثر زمیندار کہا بسبب رذالت اور کم رتبہ ہونے اُنکے یا بسبب اسکے کہ مسلمانون نے مقرر رکھا اُنکو زمین پر اور خراج لیا اور کیا ہین یہ جاندار کہ ساتھ موت اسکی کے ڈرے اور عبرت پکڑے حاصل یہ کہ موت مقام ڈر اور عبرت کا ہی اسلیے اُٹھ کھڑا ہوا مین آج اوپر گذر ہی چکا ہے کہ منسوخ ہوا اُٹھ کھڑا ہونا ساتھ روایت حضرت علی رضہ کے پس شاید کہ اُن دو صحابیون کو علم منسوخ ہونیکا نہوا ہو **ع** **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ لَهٗ اِنَّا هٰکَذَا نَصْنَعُ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ اِلْاَوْنِی لَیْسَ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہے عبادۃ ابن صامت سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جاتے ساتھ جنازہ کیے نہ بیٹھتے یہانتک کہ رکھا جاتا قبر مین پس وبرو آیا حضرت کے ایک عالم یہودیونمین سے پس کہا اُسنے حضرت کو کہ تحقیق ہم اسی طرح سے کرتے ہین اے محمد یعنی کھڑے رہتے ہین یہانتک کہ رکھا جاتا ہی مردہ قبر مین کہا راوی نے پس بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بعد اسکے کھڑے نہ رہتے دفن کرتے تک امر فرمایا مخالفت کرو یہودیونکی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کہ راوی ہے حدیث کا نہین قوی **وَعَنْ** عَلِیٍّ رضہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِالْقِیَامِ فِی الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدُ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی علی رضہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ کھڑے ہو جانیکے وقت دیکھنے جنازہ کیے پھر بیٹھے پیچھے اُسکے اور فرمایا ہمکو ساتھ بیٹھنے کے نقل کی یہ احمد نے **ف** ظاہر اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مکروہ ہے کھڑے ہو جانا بعد اسکے **ع** **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اِنْ جَنَازَةً مُرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ یَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَیْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ یَهُوْدِیٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی محمد بن سیرین سے کہ کہا تحقیق ایک جنازہ گذرا حضرت حسن بن علی رضہ اور ابن عباس رضہ پاس پس کھڑے ہوئے حسن رضہ اور نہ کھڑے ہوئے ابن عباس رضہ پھر کہا حسن رضہ نے کیا نہین کھڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم واسطے جنازۂ یہودی کے کہا ابن عباس رضہ نے ہان کھڑے ہوئے پھر بیٹھے نقل کی یہ نسائی نے **ف** یعنی پہلے اسی طرح تھا کہ حضرت جنازے کو دیکھکر اُٹھ کھڑے رہتے بعد ازان بیٹھے رہتے اور نہ اُٹھتے پس کھڑا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسن رضہ کو یہ نسخ ہونا نہ پونچا ہوگا اسلیے انکار کیا **ع** **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ کَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَیْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰی جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ یَهُوْدِیٍّ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی

کرہ قیامہا جالسا وکرہ ان تعلو راسہ جنازۃ یہودی فقام رواہ النسائی اور روایت ہے جعفر بن محمد سے یعنی جعفر صادق سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی محمد باقر سے یہ کہ حسن بن علی تھے بیٹھے ہوئے پس گذارا گیا اُن پر جنازہ پس کھڑے ہوئے لوگ یعنی وہ کہ بنکو نسخ نہیں پونچا تھا یہانتک کہ گذر گیا جنازہ پس کہا حسن نے سوائے اسکے نہیں کہ گذارا گیا جنازہ یہودی کا اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر راہ کے بیٹھے ہوئے اور مکروہ جانا یہ کہ بلند ہو سر اُنکے سے جنازہ یہود یکا پس کھڑے ہوئے نقل کی یہ نسائی نے **ف** یعنی حضرت حسنؓ کہ بسبب دیکھنے جنازہ یہودی کے کھڑے ہوئے تھے سبب تھا کہ نہ چاہا کہ سر مبارک سے جنازہ یہودی کا بلند ہو یہ انکار کیا حضرت حسنؓ نے لوگونکے کھڑے ہونے پر جنازہ کے لیے عکس پہلے انکار کے کہ ابن عباسؓ پر کیا تھا بسبب کھڑے ہونے کے پس شاید کہ یہ پیچھے ہوا اُس قضیہ کے کہ بعد تلاش و تحقیق کے یہ ثابت ہوا ہو کہ کھڑا ہونا حضرتؐ کا اس سبب سے تھا پھر منسوخ ہوا اور سبب کھڑے ہونیکے مختلف تھے کبھی بسبب نیکے کھڑے ہوتے اور کبھی واسطے بزرگی ملائکہ کے اور کبھی واسطے ناخوش رکھنے اُسکے کہ جنازہ بلند ہو سر مبارک سے اور یہ حدیث منقطع ہے اسلیے کہ امام محمد باقر نہیں تھے حضرت حسنؓ کے زمانہ من ع پ ح **وعن** ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مرت بک جنازۃ یہودی او نصرانی او مسلم فقوموا لہا فلستم لہا تقومون انما تقومون لمن معہا من الملائکۃ رواہ احمد روایت ہے ابی موسی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ گذرے تجہ جنازہ یہودی کا یا نصاریٰ کا یا مسلما نکا پس کھڑے ہو جاؤ اُسکے لیے پس نہیں تم اُسکے لیے کھڑے ہوتے سوائے اسکے نہیں کہ کھڑے ہوتے ہو واسطے اُنکے کہ ساتھ جنازہ کے ہین یعنی فرشتے نقل کی یہ احمد نے **ف** سبب کھڑے ہونیکے مختلف تھی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث مین ہو چکا ہے اور یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اسکا بیان بھی اوپر گذر گیا **وعن** مالک بن ہبیرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یموت فیصلی علیہ ثلثۃ صفوف من المسلمین الا اوجب فکان مالک اذا استقل اہل الجنازۃ جزأہم ثلثۃ صفوف لہذا الحدیث رواہ ابوداود وفی روایۃ الترمذی قال کان مالک بن ہبیرۃ اذا صلی علی جنازۃ فتقال الناس علیہا جزأہم ثلثۃ اجزاء ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیہ ثلثۃ صفوف اوجب وروی ابن ماجۃ نحوہ اور روایت ہے مالک بن ہبیرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ مرے پس پڑہین نماز اُسپر تین صفین مسلمانون کی مگر کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت اور مغفرت اُسکے لیے پس تھے مالک جسوقت کہ کم جانتے تھے آدمیونکو تقسیم کرتے اُنکو تین صفین بموجب اس حدیث کے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیچ روایت ترمذی کے یون ہے کہ کہا راوی نے تھے مالک بن ہبیرہ جسوقت کہ نماز پڑہتے جنازے پر یعنی ارادہ کرتے نماز پڑہنے کا پس کم جانتے لوگونکو اسپر کرتے لوگونکو تین حصہ یعنی تین صفین پھر کہتے فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر نماز پڑہین تین صفین واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت کو اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے **ف** واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت کو مسئلہ ہے عقائد کا کہ واجب ہے ہر بالغ پر یہ کہ اعتقاد کرے کہ نہیں واجب اللہ پر کچھ اور یہان فرمایا کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالی بہشت کو پس ان دونون باتونمین منافات ہوئی جواب کہ یہ واجب ہونا ازراہ فضل اور وعدے اُسکے کے ہے پس واجب لغیرہ ہوا اور منع جو ہے واجب لذاتہ ہے نہ یہ اور کرمانی نے لکھا ہے کہ نماز جنازے مین صف نے فضل پہلی صف ہے واسطے تواضع کے اور سوائے جنازے کے اور نماز دو نمین اول کی صف فضل ہے اور نہ دعا کرے میت کی لیے بعد نماز جنازہ کیا اسلیے کہ یہ مشابہ ہوتا ہے ساتھ زیادتی کے نماز جنازے مین پ ح پ ح **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ علی الجنازۃ اللہم انت ربہا وانت خلقتہا وانت ہدیتہا للاسلام وانت قبضت روحہا وانت اعلم بسرہا وعلانیتہا جئنا شفعاء فاغفر لہ رواہ ابوداود

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے نماز جنازے مین یہ دعا یا الٰہی تو پروردگار اسکا ہی تو نے پیدا کیا اسکو اور تو نے ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کی اور تو نے قبض کی روح اسکی اور تو دانا تر ہی ساتھ باطن اسکے کی اور ظاہر اسکے کی اور آئے ہین ہم شفاعت کرنیوالے پس بخش اسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے ابی ہریرہ کے ایک لڑکے پر کہ نہ کیا تھا اسنے کوئی گناہ ہرگز پس سنا مین نے ابو ہریرہ کو کہ کہتے تھے یعنی نماز مین یا الٰہی پناہ دے اسکو عذاب قبر سے نقل کی یہ مالک **ف** کہا ابن حجر نے کہ جملہ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ صفت کاشفہ ہی لفظ صَبِيٍّ کی اسلیے کہ نہین متصور ہی غیر بالغ مین کرنا گناہ کا انتہی اور پناہ دے عذاب قبر سے کہا ہی بعضی علمانے کہ نہین مراد ہی ساتھ عذاب قبر کے یہان عقوبت اور سوال بلکہ مراد ہے نزاع بسبب غم وحسرت اور وحشت وضغطہ کو اور یہ سب ہوینگا اور لڑکون اور غیر لڑکون کو لہذا ذکر کیا سیوطی اور علمانے اختلاف کیا ہی بیچ سوال ہونے لڑکون کے قبر مین صحیح یہ ہے کہ نہین ہونیکا اسلیے کہ عذاب بنا غیر مکلف کو مخالف ہی قاعدۂ شرع کے واللہ اعلم ع ش ح **وَعَنِ** الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّاَجْرًا اور روایت ہی بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی نقل کی حدیث ترجمۃ الباب مین بدون سند کے کہا پڑھتے تھے حسن بصری اوپر جنازے لڑکے کے سورۂ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولی کے اور کہتے یعنی بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی گردان اسکو ہمارے لیے پیشوا اور پیش رَو اور ذخیرہ اور ثواب **ف** سلف وہ مال ہی کہ آگے بھیجے آدمی منفعت کو لیے اور فرط وہ شخص کہ لشکر کے آگے جا کر سرانجام آب و دانہ وغیرہ کا کرے لشکر کے لیے اور یہان مراد دونون سے یہ ہی کہ یہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کہ شفاعت کرے اور ذخرہ وہ مال کہ ذخیرہ کرین تا وقت حاجت کے کام آوے ع ش ح **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوْرَثُ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا یعنی کچا بچہ نہ نماز پڑھی جاوے اُسپر اور نہ وارث ہووے کسی کا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اُسکا یہانتک کہ آواز کرے وقت پیدا ہونے کے یعنی جبتک کہ نہ ظاہر ہووے نشانی زندگی کی جیسیکہ پر گذرا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا وَلَا يُوْرَثُ **وَعَنْ** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَاَنْ يُّخْلَفَهُ يَعْنِيْ اَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھڑا ہوا امام یعنی تنہا اوپر ایک چیز کے اور لوگ پیچھے اُسکے ہون یعنی نیچے اُس سے ہون روایت کی یہ دارقطنی نے مجتبیٰ مین بیچ کتاب جنائز کے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر فقط امام نیچے کھڑا ہوا اور لوگ اونچے تو بطریق اولی منع ہوگا اور یہ حکم سب نمازون مین ہی خصوصیت نماز جنازے کی نہین اور لفظ حدیث بھی مخصوص نہین لیکن حمل اُسپر کر کر اسباب مین لائے ہین گو یا کہ ورود حدیث کا اُسمین تھا شاید کہ لوگون کو عادت ہو کہ نماز جنازے مین اسطرح کرتے ہون پس منع کیے گئے اُس سے واللہ اعلم ع ش ح **بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ** اب ہی بیچ بیان دفن کرنے مُردونکے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** وفصل پہلی **عَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ اُلْحُدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عامر بن سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا بیچ اُس مرض اپنے کے کہ وفات ہوئی اُسمین بناؤ میرے دفن کے لیے لحد اور کھڑی کرو مجھپر کچی اینٹین کھڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت کی قبر پر روایت کی یہ مسلم نے **ف** لحد کہتے ہین اُسکو کہ قبر مین قبلہ کیطرف کا واک کرتے ہین

جسکو یہان بغلی قبر کہتے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے لحد کرنا اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت ہمارے نزدیک لحد ہے مگر کہ ہو غیر رطب یعنی زمین نرم ہو اور خوف ڈھے جانیکا ہو تو شق کرے یعنی جیسے یہان قبرین بنتی ہین اور کھڑکی کرو بیچ بیچ اینٹون یعنی اینٹو نسے اُسکا واک کو بند کر دینا اور لکھا ہے علمانے کہ حضرت کی قبر کا واک نو اینٹو نسے بنہ ہوا تھا ع **وعن** ابن عباس قال صلی فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیفۃ حمراء رواہ مسلم اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا ڈالی گئی بیچ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لوئی سُرخ روایت کی یسلم نے **ف** شقران چلے آنحضرت کے نے اُس لوئی کو بغیر کہے صحابہ کے قبر مین رکھ دیا تھا اور کہا شقران نے مکروہ جانا مین نے یہ کہ استعمال کرے اُسکو کوئی پیچھے حضرت کے اور کہا بعضے عالمون نے کہ یہ رکھنا لوئیکا خصائص آنحضرت کے سے تھا اور کہا بعضے عالمون نے کہ جھگڑے حضرت علی اور حضرت عباس شقران سے بسبب کھنڈنے اُسکے کے قبر مین اور کہا ابن عبدالبر نے کتاب استیعاب مین کہ وہ نکالی گئی قبر مین سے پہلے ڈالنے مٹی کے اور علمانے مکروہ رکھا ہے کپڑا بچھانا مُردے کے نیچے اسلیے کہ اسراف اور ضایع کرنا مال کا ہے ع **وعن** سفیان التمار انہ رأی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسنما رواہ البخاری اور روایت ہے سفیان کھجور بیچنے والے سے یہ کہ دیکھی اُنھون نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹھکو ہان وضع کی قبر کی یہ بخاری نے **ف** امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور احمد نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اور اور حدیثون صحیحہ کے اسپر کہ اطور کو ہانکے بنانا قبر کا افضل ہے مسطح بنانے سے اور امام شافعی نے کہا مسطح افضل ہے ع **وعن** ابی الہیاج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ رواہ مسلم اور روایت ہو ابی الہیاج اسدی تابعی سے کہ کہا فرمایا مجکو حضرت علی نے کیا نہ بھیجون مین تجکو اوپر اُس کام کے کہ بھیجا مجکو اُسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہ ہے کہ نہ چھوڑ تو کسی تصویر کو مگر کہ مٹا دے تو اُسکو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر کہ برابر کر دے اُسکو نقل کی یسلم نے **ف** کہا ہے علمانے کہ تصویر رکھنی حرام ہے اور مٹانا اُسکا واجب ہو اور نہین جائز ہے بیٹھنا اور پر اُسکے اور برابر کرے یعنی پست کرے ایسی کہ قریب زمین کے ہو اسقدر کہ نمود اُسکی باقی رہے کہ مقدار اُسکی بقدر بالشت کے ہو جو کہ سنت ہوا زہار مین لکھا ہو کہ کہا علمانے کہ مستحب ہے یہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہو زیادہ اوس سے اور مستحب ہے ڈھا دینا زیادہ کا ع **وعن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ رواہ مسلم اور روایت ہو جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گچ کرنے قبر کیسے اور عمارت بنانے سے قبر پر اور بیٹھنے سے قبر پر روایت کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہے ازہار مین کہ نہی قبر و نکے گچ کرنے سے واسطے کراہت کے ہے اور یہ بھی دونون صورتو نکو شامل ہے خواہ چُنائی اُس سے کرے خواہ قبر کے اوپر گچ کرے اور عمارت بنائی قبر پر درست نہین اور واجب ہے ڈھا دینا اُسکا اگرچہ مسجد اور کہا تورپشتی نے کہ بنا مُتصل ہے دونون چیزون کو خواہ قبر مکان پتھر وغیرہ سے بناوے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے منع دونون ہین کیونکہ کچھ فائدہ نہین پھر کہا تورپشتی نے کہ اسکے منع ہونیکا یہ بھی سبب ہے کہ یہ فعل جاہلیت کا ہے یعنی تھے کافر کہ سایہ کرتے تھے میت پر برس دن تک اور قبر پر بیٹھنے سے اُس لیے منع فرمایا کہ یہ منافی ہے اکرام موتی کے اُسمین تحقیر جاننا اُسکا لازم آتا ہے اور بعضون نے کہا بیٹھنے سے یہ مراد ہے کہ غم کے مارے قبر ہی پر بیٹھا رہے جیسے یہان بعضے آدمی فقیر ہو بیٹھتے ہین قبر پر اس سے منع فرمایا ع **وعن** ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا رواہ مسلم اور روایت ہو ابی مرثد غنوی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبرونپر اور نہ نماز پڑھو طرف قبرونکے نقل کی یسلم نے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے بیٹھنا قبر پر اور روندنا اُسکو پس جو لوگ کرتے ہین کہ جب کوئی اقربا مین سے ایک جاوے

دفن کیا جاتا ہے اور اُسکے گرد اور مُردے مدفون ہوتے ہین تو اُنکو روندتے ہوئے اپنی قرابتی کی قبر کے پاس پونہچتے ہین یہ مکروہ ہے اور نہین مکروہ روندنا قبر کا حاجت کے لیے یعنی قبر کھودنے کے لیے یا دفن کرنیکے لیے قبر وپر پانون رکھکر جانا جائز ہے اور مستحب ہے کہ تنگی پانون قبرون مین جاوے کذا فی شرعۃ الاسلام اور مکروہ ہے سونا نزدیک قبر کے اور تکیہ کرنا اُسپر اور پیشاب کرنا پاس اُسکے نہایت مکروہ ہے اور مکروہ ہے ہر چیز کہ نہین معہود یعنے نہین ثابت سنت سے اور معہود سنت سے نہین ہے مگر زیارت اُسکی اور دعا کرنی پاس اُسکے کھڑے ہوکر جیسیکہ کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنے کے طرف بقیع کے اور کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ اور نہ نماز پڑھو طرف قبر کے اگر از راہ تعظیم قبر یا قبر والیکے پڑھتا ہے تو صریح کفر ہے والا مکروہ تحریمی ہے اور یہی حکم ہے جنازیکا اگر سامنے رکھا ہو بلکہ کلمات نہین زیادہ ہے اور نہین اہل مکہ بھی گرفتار ہو رہے ہین کہ قطار باندھکر جنازے کعبہ کے پاس رکھدیتے ہین اور پھر اُنکی طرف نماز پڑھتے ہین ۞ ع ۞ اگر کوئی کہے کہ ملا علی نے جو کہا کہ نہین معہود سنت سے مگر زیارت اور دعا آخر اس سے معلوم ہوا کہ قرارت قرآن کی بھی قبر پر سنت نہین اور مکروہ ہے باوجودیکہ اکثر احادیث و آثار سے پڑھنا قرآن کا قبر پر ثابت ہے چنانچہ اُنھون نے بھی وہ حدیثین تیسری فصل مین پنج شرح حدیث ابن عمرؓ کے نقل کی ہین جو آیت کہ قرارت قرآن کی داخل ہے دعا مین اسلیے کہ وہ بھی دعا ہے حکماً پس وہ مکروہ نہین ۞ مولانا وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہوا بی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ کہ بیٹھے ایک تمھارا انگارے پر کہ جلاوے کپڑے اُسکے پس پونہچے انگارا طرف بدن اُسکے کے بہتر ہے واسطے اُسکے اِس سے کہ بیٹھ جاوے قبر پر نقل کی مسلم نے ف یعنی اگر کوئی آگ پر بیٹھ جاوے اور وہ کپڑے کو جلاکر جلد تک نہ پہونچ جاوے تو وہ سہل ہے قبر پر بیٹھنے سے یعنی ضرر اُسکا زیادہ ہے اُسکے ضرر سے اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ يَشُقُّ فَقَالُوْا اَيُّهُمَا جَآءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَآءَ الَّذِيْ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عروۃ بن زبیر سے کہ کہا تھے مدینہ مین دو شخص یعنے گورکن کہ ایک اُنمین سے یعنی ابو طلحہ انصاری لحد کرتا تھا یعنی بغلی قبر کھودتا تھا اور دوسرا یعنے ابو عبیدۃؓ بن جراح نہ لحد کرتا تھا بلکہ شق کرتا تھا یعنے جیسے یہان قبر بنتی ہے پس کہا صحابہ نے یعنی اتفاق کیا بعد وفات حضرت کے اپسمین کہ جو نسا اُنمین سے آوے پہلے کرے کام اپنا یعنی اگر لحد والا پہلے آوے لحد کھودے حضرت کے لیے اور اگر شق والا پہلے آوے شق کھودے پس آیا وہ شخص کہ لحد کرتا تھا پس لحد کی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی بیہقی نے شرح السنۃ مین ف ابو عبیدۃؓ ابن الجراح عشرۂ مبشرہ سے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ لحد افضل ہے لیکن شق بھی مشروع ہے اسلیے کہ اگر نامشروع ہوتی تو ابو عبیدہؓ کا ہے کو کھود اکرتے ۞ ع ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد واسطے ہمارے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی یہ احمد نے جریر بن عبداللہ سے ف علمانے اِس حدیث کے کئی معنی لکھے ہین لیکن ظاہر تر یہ ہین کہ لحد واسطے ہمارے ہے یعنی جماعت انبیا کے اور شق جائز ہے واسطے غیر ہمارے کے ۞ ع ۞ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ اِحْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلَى قَوْلِهٖ وَاَحْسِنُوْا

اور روایت ہے ہشام بن عامر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن اُحد کے کہ کھودو قبرین اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبر کو یعنی ہموار اور صاف کرو خاک اور کوڑے کرکٹ سے اور دفن کردو کو اور قبرین کو ایک قبر مین اور آگے کرو لیغے جانب قبلہ کے رکھو اُسکو کہ بہت یاد رکھتا ہو اُنمین قرآن روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ احمد و اسحٰق **ف** فرمایا دن اُحد کے یعنی جب جنگ احد ہو چکی اور ارادہ کیا دفن کرنے شہدا کا تو فرمایا کھودو قبرین یہ امر وجوب کے لیے ہے اور باقی استحباب کیلیے و گہرا کرو اس سے معلوم ہوا کہ گہرا کرنا قبر کا سنت ہے اسلیے کہ اس سے محفوظ رہتی ہے میت درندونسے اور کہا مظہر نے کہ قبر اتنی گہری کرے کہ اگر آدمی کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو سر انگلیونکے کنارے قبر کے برابر ہون اور ایک قبر مین دو تین کو دفن کرنا وقت ضرورت کی درست ہے اور بے ضرورت نہین درست اور یہ جو فرمایا کہ جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اُسکو آگے کرو تو اسمین اشارہ ہی طرف تعظیم کرنے عالم باعمل کی زندگی مین بھی اور مرنے پر بھی اور ایک نماز جیسے ایک میت پر ہوتی ہے ویسے ہی زیادہ یعنی ہو سکتی ہے پس جب جمع ہون کئی جنازے تو چاہے علٰحدہ علٰحدہ ہر میت پر نماز پڑھے چاہے سبکو رکھکر ایک نماز پڑھ لے پھر آگے رکھنے مین چاہے آگے پیچھے رکھے جانب قبلہ کے اور چاہے طول مین رکھے قطار باندھ کر اور فضل کے پاس کھڑا ہو ع ع ح ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا جبکہ ہوا دن اُحد کا لائین پھوپی میری باپ میرے کو تاکہ دفن کرین اُنکو مقبرہ ہمارے مین پس پکارا پکارنیوالے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ پھیرو تم شہیدون کو طرف جگہ شہید ہونے اُنکے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے اور لفظ اسکے واسطے ترمذی کے ہین **ف** جبکہ ہوا دن اُحد کا یعنی جب جنگ احد ہوئی اور بعضے مسلمان شہید ہوئے اور میرا باپ بھی شہیدونمین سے تھا لائی میری پھوپی میرے باپ کو تاکہ دفن کرے ہمارے گورستانمین کہ بقیع تھا پس حضرت کی طرف سے ایک شخص نے ندا کی کہ جہان مارے گئے ہین وہین دفن کرو اور اسطرح جو کوئی مرے ایک شہر مین نقل نکیا جاوے **طرف** دوسرے شہر کے کہا یہ بعض علما ہمارے نے اور از ہارمین لکھا ہے کہ یہ قوی تر دلیل ہے بیچ تحریم نقل کرنے مُردونکے اور یہ صحیح ہی نقلہ السید اور ظاہر یہ ہے کہ نہی نقل کی خاص ہے ساتھ شہدا کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ حمل کیجاوے نہی نقل کرنے اُنکے کو بعد دفن اُنکے پر اور لغیر عذر یعنی بعد دفن کرنیکے بغیر عذر کے نقل کرنا منع ہے اور طیبی نے کہا کہ اگر ضرورت ہو جائز ہے نقل کرنا میت کو اور بے ضرورت و انہین اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اگر نقل کرین یعنی لیجاوین اُسکو پہلے دفن کرنے اور درست کرنے قبر کے ایک دو کوس تک تو مضایقہ نہین اسلیے کہ مقبرے اتنی دور ہوا کرتے ہین اور مستحب ہے کہ دفن کیا جاوے بیچ مقبرہ اُس شہر کے کہ مرا ہی وہین حضرت عائشہؓ کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر ایک منزل پر تھے مکہ سے وہان مر گئے پھر جنازہ اُنکا لائے مکے مین پس جب حضرت عائشہؓ آنکی زیارت کو آئین تو کہا اگر مین تیرے مرنے کے وقت حاضر ہوتی تو نقل نکرتی مین اور دفن کرتی اُسی جگہ کہ جہان مرا تھا اور بعد دفن کرنے اور خاک النے کے درست نہین ہے کھودنا قبر کا نہ بیچ تھوڑی مدت کے اور نہ بہت کے مگر بعذر اور عذر یہ ہے کہ ظاہر ہووے کہ زمین غصب کی تھی یا لے لیوے اُسکو شفیع اور کتنے ہی صحابہؓ مدین سے زمین کفرستان مین دفن کیے گئے اور وہانسے نقل نہ کیے گئے اور اگر مالک زمین کا چاہے کہ زمین کو ہموار کرے اور زراعت کرے پونچھتا ہے اُسکو اور یہ بھی عذر ہے کہ لحد مین مال کسی کا یا کپڑا کسی کا رہ جاوے یعنی اس صورتمین بھی کھودنا جائز ہے اور کہا شیخ ابن الہمام نے کہ متفق ہین مشائخ اسپر کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا بیچ غیر شہر اپنے کے اور وہ عورت وہان حاضر نہ تھی پھر وہ صبر

کرتی ہو اور چاہتی ہو نقل کرنا گنجایش نہین رکھتا کہ نقل کرے پس جائز رکھنا بعض متاخرین کا اسکو معتبر نہین اور کہا صاحب ہدایہ نے یعنی اپنی کسی کتاب مین سوائے ہدایہ کے کہ جب مرجاوے کوئی کسی شہر مین تو مکروہ ہے نقل کرنا طرف دوسرے شہر کے اسلیے کہ مشغول ہونا ہوتا ہے بیفائدہ بات مین اور تاخیر ہوتی ہے دفن مین اور اگر بغیر غسل کے یا بغیر نماز کے دفن کیا جاوے تو نکالا نجاوے بالاتفاق اور دفن نہ کیا جاوے گھر مین کہ رہتا تھا اُسمین اسلیے کہ یہ خاصۂ انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہے ۞ ع ح **وعن** ابن عباس قال سل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبل رأسہ رواہ الشافعی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نکالے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وقت رکھنے کے قبر مین اپنے سر کیطرف سے روایت کی یہ شافعی نے **ف** صورت اسکی یون تھی کہ رکھا گیا جنازہ پائنتی قبر کے پھر نکالے گئے حضرت سر کی طرف سے اور رکھے گئے قبر مین شافعی کے ہان یون ہی رکھتے ہین اور ہمارے نزدیک سنت یہ ہو کہ رکھا جاوے جنازہ قبر کے قبلہ کیطرف اور اُٹھا کر رکھا جاوے قبر مین اور حضرت اسیطرح مُردیکو رکھتے تھے جیسا کہ حدیث آیندہ مین آیا ہی اور حضرت کو جو اسطرح رکھا سبب تھا کہ حجرہ شریفہ مین اسقدر وسعت نہ تھی کہ جانب قبلہ سے اُتارتے اسلیے کہ قبر شریف یوار سے ملی ہوئی ہے اور ایک جواب حنفیونکی طرف سے یہ ہے کہ حضرت کا اُتارنا قبر مین مضطر بانہ ہوا چنانچہ ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل کیے گئے قبر مین جانب قبلہ سے اور سرہانیسے نہین نکالے گئے اور مانند اسکے ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہے پس جب تعارض ہوا دونون حدیثونمین ساقط ہوئین دونون ۞ ع ح **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبرا لیلا فاسرج لہ بسراج فاخذہ من قبل القبلۃ وقال رحمک اللہ ان کنت لاواھا تلاء للقرآن رواہ الترمذی وقال فی شرح السنۃ اسنادہ ضعیف اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک قبر مین رات کو یعنی ایک شخص کے دفن کرنیکے لیے پس روشن کیا گیا حضرت کے لیے چراغ پس لیا حضرت نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا رحمت کرے تجکو اللہ تحقیق تھا تو بہت رونیوالا بسبب خوف خدا کے اور بہت تلاوت کرنیوالا قرآن کا یعنی ان دونون چیزونکے سبب سے مستحق رحمت ومغفرت کا ہوا اور روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا شرح السنہ مین اسنادہ اسکی ضعیف ہے، **ف** کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اسناد مین حدیث جابر اور یزید بن ثابت سے بھی آئی ہے اور احادیث سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا مکروہ نہین جیسا کہ بعضون نے لکھا ہے اور یہ حدیث سعد سے حنفیہ کی کہ اُنکے ہان قبلہ کیطرف سے اُتارنا میت کو سنت ہے ۞ ع ح **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ادخل المیت القبر قال بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ رواہ وفی روایۃ وعلی سنۃ رسول اللہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وروی ابوداؤد الثانیۃ اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب قبر مین داخل کرتے میت کو قبر مین کہتے رکھتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے اور ایک روایت مین اوپر طریقہ رسول اللہ کے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابوداؤد نے روایت دوسری **ف** دوسری روایت مین لفظ سنت ہی بجاے ملۃ کے **وعن** جعفر بن محمد عن ابیہ مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حثی علی المیت ثلث حثیات بیدیہ جمیعا وانہ رش علی قبر ابنہ ابراھیم ووضع علیہ حصباء رواہ فی شرح السنۃ وروی الشافعی من قولہ رش اور روایت کی امام جعفر صادق بیٹے محمد کے نے اپنے باپ سے یعنی امام باقر سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالین میت پر تین لپین ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے اکھٹا کر کر اور تحقیق حضرت نے چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹے اپنے ابراہیم کے اور رکھے قبر پر سنگریزے یعنے نشان کے لیے نقل کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کی شافعی نے لفظ رش سے **ف** روایت کی احمد نے ساتھ اسناد ضعیف کے کہ حضرت کہتے تھے ساتھ پہلی لپ کے منھا خلقناکم اور ساتھ دوسری لپ کے وفیھا نعیدکم اور ساتھ تیسری کے ومنھا نخرجکم تارۃ اخری انتہی اور کہا

بن ملک نے کہ سنت ہی واسطے اُسکے کہ حاضر ہو میت کی ساتھ قبر پر یہ کہ لپ بھر کر ڈالے مٹی قبر مین بعد پٹاؤ کے اور سنت ہی چھڑکنا پانی کا بھی قبر پر اور منقول ہی کہ کہا گیا ایک شخص کو خواب مین کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا وزن کی گئین نیکیان میری پس غالب آئین برائیان نیکیون پر پس گری ایک تھیلی نیکیون کے پلہ مین پس جھک گیا وہ پس کھولا مین نے تھیلی کو پس ناگاہ کہ مین مٹھی مٹی کی تھی جو کہ ڈالی تھی مین نے ایک سلمان کی قبر مین ذکرہ فی المواہب ف ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهَا وَاَنْ تُوْطَأَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ گچ کیجاوین قبر مین اور یہ کہ لکھا جاوے اُپر اور یہ کہ روندی جاوین قبر مین نقل کی یہ ترمذی نے ف گچ کرنیسے منع فرمایا اسلیے کہ اسمین ایک طرح کی زینت اور تکلف ہی اور مٹی سے لیپنا تبرکو جائز اور مکروہ ہے لکھنا نام اللہ اور رسول اور قرآن کا قبر پر تا خوار و پامال نہون اور پر شباب نکرین اُپر جوان اور کہا ہی بعضے عالمون ہمارے نے کہ اسیطرح مکروہ ہے لکھنا نام اللہ کا اور قرآن کا دیوار مسجد وغیرہا پر اور اسیطرح مکروہ ہے پتھر وغیرہ پر نام وغیرہ میت کا لکھکر کھڑا کرنا اور بعضون نے کہا ہی کہ نام میت کا خصوصًا صالح کا لکھنا جائز ہے تا کہ پہچانا جاوے بعد گذرنے مدت کے ع ع وَعَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا پانی چھڑکا گیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پر اور تھا وہ شخص کہ جسنے ڈالا پانی اوپر قبر حضرت کے بلال بن رباح ساتھ مشک کے شروع کیا چھڑکنا سر کیطرف سے یہانتک کہ پونچا دیا پاؤن تک روایت کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَنْ يَّاْتِيَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ اَعْلَمُ بِهَا قَبْرَ اَخِيْ وَاَدْفِنُ اِلَيَّ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی مطلب بن ابی وداعہ سے کہ کہا جبکہ مرے عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ اُنکا لایا گیا پس دفن کیے گئے اور حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ لاوے حضرت کے پاس پتھر یعنی بڑا پتھر تا علامت کے لیے رکھا جاوے پس نہ اُٹھا سکا وہ شخص اس پتھر کو پھر کھڑے ہوئے طرف اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آستینین چڑھائین دونون ہاتھونکی کہا مطلب راوی نے کہ کہا اُس شخص نے کہ خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف سفیدی دونون ہاتھون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوقت کہ کھولا اُن دونون کو پھر اُٹھایا اُسکو پس رکھا اُسکو سرہانے قبر عثمان کے اور فرمایا نشان کیا مین نے ساتھ اسکے اپنے بھائی کی قبر کا اور دفن کرونگا مین پاس اُسکے اُس شخص کو کہ مریگا اہل میرسے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف مطلب بن وداعہ صحابی ہین اسلام لائے دن فتح مکہ کے اور یہ حدیث روایت کی ہی اور صحابی سے بسبب حاضر ہونیکے اُسوقت اور عثمان بن مظعون بھائی تھے حضرت کے دودھ شریک اسلام لائے ہین بعد تیرہ آدمیونکے اور حاضر ہوے بدر مین اور مدینہ مین اول یہی مرے ہین مہاجرونمین سے اور انکے پاس اول دفن کیے گئے حضرت ابراہیم صاحبزادے حضرت کے اور لکھا ہی اذہار مین کہ معلوم ہوا اس سے کہ مستحب ہے یہ کہ رکھی جاوے قبر پر نشانی پہچان کے لیے اور ایک جا کاڑے جاوین اقربا ع ع وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّاهْ اُكْشِفُ لِيْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی قاسم بن محمد سے کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ کے پاس پس کہا مین نے اے مان میری کھولدو میرے لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی اور دونوں یاروں اُنکے کی یعنے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی پس کھولدین میرے لیے تینوں قبرین نہ تھین بہت بلند اور نہ متصل ساتھ زمین کے یعنی بلکہ بلند بالشت بھر تھین کچھی ہوئی تھین کنکریان سُرخ میدانکی یعنی جو کنکر مدینہ سطحہ کے ہے روایت کی اسکو ابوداؤد نے ف کھولدین یعنی قبرین حضرت عائشہؓ کے حجرے مین تھین اور جب تک دروازہ کھلا ہوا تھا دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تھا جب چاہتے مشرف ساتھ زیارت کے ہوتے پردہ اُٹھا کر اندر جاتے ۔ ش ح **وعن** البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة رجل من الانصار فانتهينا الى القبر ولما يلحد بعد فجلس النبي صلى الله عليه وسلم مستقبل القبلة وجلسنا معه رواه ابوداود والنسائي وابن ماجة وزاد في اخره كان على رؤسنا الطير اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنازہ ایک شخص کے انصارمین سے پس پونہچے ہم طرف قبر کے اور دفن نہ کیا گیا تھا وہ ہنوز یعنی قبر نہ کھدچکی تھی پس بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے قبلہ کے اور بیٹھے ہم ساتھ حضرت کے یعنی گرداُنکے روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بیچ آخر اسکے کہ یہ کہ گویا ہمارے سروپر تھے پرندے جانور یعنی نہایت چُپ اور سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے ف یہ حدیث باب مایقال عند من حضرہ الموت کی تیسری فصل مین گذر چکی ہے اور وہ دراز ہے اِس سے **وعن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كسر عظم الميت ككسره حيا رواه مالك وابوداود وابن ماجة اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توڑنا مُردے کی ہڈی کا مانند توڑنے زندہ کی ہڈی کے ہے یعنی گناہ مین نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ حقارت کرنی میت کی منع ہے جیسیکہ منع ہے حقارت کرنی زندہ کی اور سبت ایذا اور اذیت پانا ہے مانند زندہ کی ۔ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** انس قال شهدنا بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن وفود الله صلى الله عليه وسلم جالس على القبر فرايت عينيه تدمعان فقال هل فيكم من احد لم يقارف الليلة فقال ابو طلحة انا قال فانزل في قبرها فنزل في قبرها رواه البخاري روایت ہے انس سے کہا حاضر تھا مین اُسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی ام کلثوم بیوی حضرت عثمانؓ کی دفن کیجاتی تھین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پاس قبر کے پس دیکھین مین نے آنکھین حضرت کی کہ آنسو بہاتی تھین پھر فرمایا کیا ہے تم مین کوئی شخص کہ نہ صحبت کی ہو عورت اپنی سے آجکی رات پس کہا ابوطلحہ نے مین ہون فرمایا پس اُتر اُسکی قبر مین پس اُترے قبر مین روایت کی یہ بخاری نے ف کیا ہے تم مین کوئی شخص آخر کہا حضرت نے یہ بارادہ اسکے کہ معلوم کرین یہ کہ عثمانؓ نے کسی عورت سے صحبت کی ہے یا نہین پس کہا حضرت عثمانؓ نے کہ نہین صحبت کی مین نے یعنی پس معلوم ہوا کہ انھون نے اپنی کسی لونڈی یا اور بیوی سے صحبت کی تھی اور ایک نکتہ اور اسمین خوب ہے کہ حضرت نے یہ اسلیے پوچھا کہ صحبت کرنی اگرچہ منع نہین ہے لیکن مکروہ ہے مین ایک طرح کی مشابہت ہوتی ہے ملائکہ کے ساتھ تو حضرت نے چاہا کہ جسنے عنقریب صحبت کی ہو اور اِس سے مشابہ ملائکہ کی ہو وہ دفن کرے اور ابوطلحہ اجنبی نے جو اُتارا یہ خصوصیات انکیسے تھا یا اشارہ تھا طرف بیان جواز کے کہا ابن ہمام نے کہ نہ داخل کرے کسی عورت کو قبر مین اور نہ نکالے اُسکو کوئی سوائے مردونکے اسلیے کہ چھونا اجنبی کا عورت کو ساتھ حائل کے یعنی کپڑے وغیرہ کی وقت ضرورت کے جائز ہے اُسکی زندگی مین اور اسیطرح بعد مرنے اُسکے کے پس جب مرجاوے عورت اور نہ محرم ہو کوئی اُسکا دفن کرین اُسکو نیکبخت ضعیف ہمسایہ اُسکے کے پھر اگر نہون ضعیف پس جوان نیکبخت دفن کرین اور اگر ہو محرم اگرچہ دودھ کے سبب سے ہو یا سُسرال کا ہو وہ اُتر کر دفن کرے اور اگر کوئی کہے کہ علما لکھتے ہین کہ خاوند اور محارم اولی ہین نیکبخت بیگانون سے پس انکو حضرت عثمان اور آنحضرت نے کیون نہ دفن کیا

جواب یہ کہ احتمال ہے کہ حضرت کو اور حضرت عثمان کو کچھ عذر ہوگا اسلیے نہ اُترے ۔ ع ۔ وہ مولانا وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهٖ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن العاص سے کہ کہا اپنے بیٹے کو یعنی عبداللہ کو اُس حالت مین کہ وہ نزع مین تھے جبوقت کہ مرنیمین پس نہو ساتھ میرے کوئی نوحہ کرنیوالی اور نہ آگ پس جب لادہ دفن میرکیا کرو پس ڈالو مجھپر مٹی ڈالنا بسہولت یعنی تھوڑی تھوڑی پھر کھڑے رہو گرد قبر میری کے یعنی واسطے دعا ثابت رہنے وغیرہ کے بقدر اُس چیز کے کہ ذبح کیا جاوے اونٹ اور تقسیم کیا جاوے گوشت اُسکا یہان تک کہ آرام پکڑوں مین بسبب تمھارے اور جانون مین یعنی بلا دحشت کہ کیا جواب دیتا ہون فرشتون پروردگار اپنی کے کور وایت کی یہ مسلم نے ف اور نہ آگ عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ آگ ساتھ میت کے لیجاتے تھے واسطے فخر اور ریا کے اور تاخوشبوئی جلادین اور اور کام مین آوے اِس سے منع فرمایا پس جیسے یہان بعضے جنازونکے ساتھ اگر سوزیمن اگر جلائی جاتے ہین مشعلین اور پنج شاخے بلا ضرورت جلاتے ہین یا گاڑوا دی آگ لیے ساتھ رہتے ہین منع ہوا اور بسبب تمھارے یعنی بسبب دعا اور اذکار اور قراءت اور استغفار تمھارے کیے چنانچہ حدیث ابی داؤد کی مین آیا ہے کہ حضرت جب فارغ ہوتے دفن کسی شخص کیسے کھڑے ہوتے اُسپر اور فرماتے استغفار کرو واسطے بھائی اپنے کے اور مانگو اُسکے لیے ثابت رہنا اسلیے کہ وہ اب پوچھا جاتا ہی ۔ ع ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوهُ وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جبوقت کہ مرے ایک تمھارا پس نہ بند رکھو اُسکو اور جلدی پونچاؤ اُسکو طرف قبر اُسکی کے اور چاہیے کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اُسکے کے ابتدای سورۂ بقرہ یعنے مفلحون تک اور نزدیک پانؤن اُسکے کے خاتمہ سورۂ بقرہ کا روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اور صحیح یہ ہی کہ یہ موقوف ہی عبداللہ بن عمر پر ف نہ بند رکھو یعنی تاخیر نہ کرو میت کے دفن کرنے مین بغیر عذر کے کہا ابن ہمام نے اِس سے معلوم ہوا جلدی کرنی تجہیز میت مین جبوقت سے کہ وہ مرے اور آگے کا جملہ یعنی واسرعوا الخ تاکید ہے اسکی یا اشارہ ہے طرف اسکے کہ جنازہ لیکر چلے تو جلدی چلنا سنت ہی یعنے بیچ کی چال چلے نہ دوڑے اور نہ آہستہ چلے اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا یعنی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک اور کہا ابن حنبل نے کہ جب داخل ہو تم مقابر مین پس پڑھو سورۂ فاتحہ اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور بخشو ثواب اُسکا اہل مقابر کو پس وہ پونچتا ہی طرف اُنکی اور مقصود زیارت قبور سے زیارت کرنوالے کے لیے یہ ہے کہ عبرت پکڑے اور مُردونکے لیے یہ ہے کہ فائدہ اُٹھاوین اُسکی دعا سے انتہی اور حضرت علی سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جو کوئی گذرے مقابر پر اور پڑھے قل ہو اللہ احد گیارہ بار پھر بخشے ثواب اُسکا مُردون کو دیا جاتا ہی ثواب بقدر عدد مُردونکے اور روایت کی ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی داخل ہو مقابر مین پھر پڑھے فاتحہ الکتاب اور قل ہو اللہ احد اور الہٰکم التکاثر پھر کہے کہ مین نے گردانا ثواب اُس چیز کا کہ پڑھی مین نے کلام تیرے واسطے اہل مقابر کے کہ مومنین اور مومنات سے تو ہوتے ہین اموات شفیع اُسکے لیے طرف اللہ تعالی کے اور کہا حاکمی نے کہ نکلا مین ایک رات طرف مقابر مکہ کے پھر کہا مین نے سلم نہایا ایک قبر پر اور سو رہا مین پس دیکھا مین نے اہل مقابر کو کہ حلقے حلقے بنائے بیٹھے ہین پس کہا مین نے قائم ہوئی قیامت کہا اُنھون نے نہین ولیکن ایک شخص نے ہمارے بھائیون مین سے پڑھی قل ہو اللہ احد اور بخشا ثواب اُسکا پس ہم بانٹتے ہین اُسکو مدت ایک برس سے اور انس سے روایت ہے کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی داخل ہووے مقابر مین پس پڑھے سورۂ یٰسین پکارتا ہی اللہ عذاب اُنسے اور ہوتی ہین اُسطے اُسکے نیکیان بقدر گنتی مردونکے کہ اُسمین ہین اور لکھا ہے سیوطی شافعی نے شرح الصدور مین کہ اختلاف کیا گیا ہے پہنچنے ثواب قرآن کے واسطے میت کے پس جمہور سلف یعنی صحابہ وغیرہم اگلے علما اور تینون امام رحمہم اللہ کہتے ہین کہ پونہچتا ہے اور ہمارے امام شافعی نے اختلاف کیا ہی انتہی ع پھر جو کچھ کہ امام شافعی سند لائے ہین سیوطی نے لئی جواب اُسکے لکھکر اونچنا عبادت بدنی کا ثابت کیا ہے جو چاہی اُس مقام کو شرح الصدر یا مرقات مین دیکھلے **وعن** ابن ابی ملیکۃ قال لما توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشی وھو موضع فحمل الی مکۃ فدفن بھا فلما قدمت عائشۃ اتت قبر عبد الرحمن بن ابی بکر فقالت **شعر** وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ ✦ من الدھر حتی قیل لن یتصدعا ✦ فلما تفرقنا کانی ومالکا ✦ لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا ✦ ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شھدتک ما زرتک رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سے کہ کہا جبکہ وفات ہوئی عبد الرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشی کے اور وہ ہے ایک جگہ پھر لائے گئے طرف مکہ کے پھر دفن کیے گئے مکہ مین پس جبکہ آئین حضرت عائشہؓ یعنے مکہ مین حج کے لیے آئین قبر عبد الرحمن بن ابی بکر کے پاس کہ بھائی اُنکے تھے پس کہا اور کہتے ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے جدا تھے آپسمین مدت مدید زمانے سے یہانتک کہ کہا گیا ہرگز جدا نہونگے پس جب جدا ہوئے ہم گویا مین اور مالک باوجود بہت مدت تک ساتھ رہنے کے نہین گذاری ہمنے ایک رات اکٹھے پھر کہا حضرت عائشہؓ نے قسم ہے اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیرے پاس وقت مرنیکے نہ دفن کیا جاتا تو مگر اُسی جگہ کہ مرا تھا تو لیئے اسلیے کہ نہ نقل کرنا مکان موت سے سنت اور افضل ہے اور اگر حاضر ہوتی مین تیرے پاس وقت وفات کے نہ زیارت کرتی مین تیری نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حبشی نام ایک موضع کا ہے قریب مکہ کے اور بعضون نے کہا ہے کہ ایک منزل ہے مکہ سے اور پس کہا یعنی حضرت عائشہ نے دو بیتین پڑھین جسمین حال اپنے بھائیکے فراق مین اور دو بیتین تمیم بن نویرہ نے کہین تھین بیچ مرثیہ بھائی اپنے مالک بن نویرہ کے کہ اُسکو خالد بن ولید نے حضرت ابوبکر کی خلافت مین مار ڈالا تھا معنی بیتونکے یہ ہین کہ تمیم کہتا ہو کہ تھے ہم مانند دو ہمنشینون جذیمہ کے مدت مدید زمانہ سے جذیمہ نام ایک بادشاہ کا ہے کہ عراق اور جزیرۂ عرب اپنے تصرف مین رکھتا تھا اور اُس بادشاہ کے دو ہمنشین تھے مالک و عقیل کہ چالیس برس تک دونون ہمنشین اور ندیم اُسکے رہے اور اُنکو نعمان نے مارا اُنکے قتل کا بھی قصہ عجیب ہے بمقامات حریری مین مذکور ہے پس تمیم اپنے بھائیکے مرثیہ مین کہتا ہو کہ ہم اور تو ہمنشین اور محبت رکھنے والے رہتے تھے اور جدا نہ تھے ایک مدت دراز مانند دونون ہمنشینون جذیمہ کے کہ وہ سطرح آپسمین خلاصل اور ہمنشینی ایک مدت سے رکھتے تھے کہ لوگ بسبب جمع ہونیکے مدت دراز سے کہتے تھے کہ یہ ہرگز جدا نہونگے پھر تمیم کہتا ہے کہ پس جبکہ جدا ہوئے ہم یعنی میں اور مالک بسبب مرنے مالک کے تو گویا مین اور مالک باوجود جمع ہونیکے ایکمدت دراز تک ایک رات بھی ساتھ نہ رہے تھے یعنی وہ مدت دراز آنے نہ دیا خوابے اور نہ زیارت کرتی مین یعنے دوبارہ اسلیے کہ حضرت نے لعنت کی ہے عورتون زیارت کرنیوالیون قبرون کی کو ولیکن اُنپر بسکہ تجھے مرتے ہوئے نہ دیکھا تھا زیارت تیری قبر کی کی تا اقامۂ مقام ملاقات کے ہو ع ع **وعن** ابی رافع قال سل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعدا ورش علی قبرہ ماء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی رافع سے کہ کہا نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو جنازے مین سے سرکیطرف سے اور چھڑکا اُنکی قبر پر پانی روایت کی اسکو ابن ماجہ نے **ف** یہ سند ہے امام شافعی کی اور ہمارے نزدیک محمول ہے ضرورت پر یا بیان جواز پر اور فصل بیان اسکا دوسری فصل مین حدیث ابن عباس کی مین ہو چکا ہے ع ع **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ ثم اتی القبر فحثی علیہ من قبل رأسہ ثلاثا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک مزارے پر پھر آئے نزدیک قبر کے پس ڈالین اُوپر سر کے پیر سے تین لپین مٹی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے

وعن عمر بن حزم قال رأني النبي صلى الله عليه وسلم متكئا على قبر فقال لا تؤذ صاحب هذا القبر او لا تؤذه رواه احمد

اور روایت ہی عمرو بن حزم سے کہ کہا دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کیے ہوئے قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دے صاحب اِس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دے اُسکو روایت کی احمد نے ف شاید مراد یہ ہے کہ اُسکی روح ناخوش ہوتی ہے تکیہ لگانیسے اسلیے کہ اسمین حقارت اُسکی لازم آتی ہے ۲ ح

باب البکاء علی المیت باب ہی رونیکا میت پر ف رونا مردے پر بغیر نوحہ اور چلّانیکے جائز ہے مکروہ یہ ہے کہ چلاوے اور نوحہ کرکے اور تعریف میت کی باِفراط کرے جیسیکہ عادت اہل جاہلیت کی تھی اور اصل ثنا اور ذکر اُسکی خوبیوں کا کرنا کہ بطور زندہ کے یعنی بیانکے منہ کرکے نہین اور مستحب ہی تعزیت کرنی اور معنی تعزیت کے یہ ہین کہ مصیبت زدہ کو صبر کرنیکو کہے اور تسلی کرے اُسکی اور تعزیت زیادہ ایکبار سے نکرے اور یہ جمع ہونا خاص تیسرے روز کا اور اور تکلفات کرنے اور صرف کرنا مال کا بغیر وصیت کے حق یتیمین سے بدعت ہی اور حرام ہی الدین قاموس کے مصنف نے سفر السعادۃ مین لکھا ہی کہ عادت نہ تھی میت کے لیے سواے وقت نماز جنازہ کے جمع ہون اور قرآن پڑھین اور ختمات پڑھین گھر پر اور نہ غیر گھر پر اور یہ سب بدعت ہین انتہی اور گھر مین یا مسجد مین بیٹھنا جائز ہے اسلیے کہ جب خبر موت جعفر اور زید اور ابن رواحہ کی حضرت کو پونہچی تو مسجد مین غمگین بیٹھے اور لوگ آتے تھے تعزیت کے لیے لیکن تعزیت اسطرح کہ اب تعارف ہو اور ایام متعددہ مین کرتے ہین انتھی اور بہت علماے متاخرین کہتے ہین کہ مکروہ ہے جمع ہونا نزدیک صاحب میت کے اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹھے دروازہ گھر پر اور لوگ جمع ہون اور تعزیت کرین اسلیے کہ یہ فعل جاہلیت کا ہی بلکہ جب دفن سے فارغ ہو کر پھرین تو متفرق ہون اور اپنے کاروبار مین مشغول ہون اور صاحب میت کو بھی چاہیے کہ اپنے کام مین مشغول ہو اور قبر کے گرد حلقہ باندھ کر قرآن پڑھنا مکروہ ہی ۲ حق فی الترجمہ ۳ وخرج سفر السعادۃ

ف تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچھی بات ہی اور وقت تعزیت کا مرنیسے تین دن تک ہی اور مکروہ ہی بعد اُسکے مگر یہ کہ موغائب تعزیت کرنیوالا یا مصیبت زدہ تو نہین مضائقہ کہ جب ملے جبھی تعزیت کرے اور تعزیت کرنی بعد دفن کے اولیٰ ہے دفن کے پہلے سے اور یہ جب ہے کہ امید ہو کہ اون مین جزع فزع شدید اور اگر دیکھے کہ بہت جزع فزع کرتے ہین پہلے ہی دفن کے بہتر ہے اور مستحب ہے کہ عام تعزیت کرے سب اقارب میت کو چھوٹون کو اور بڑون کو اور مردون کو اور عورتون کو مگر یہ کہ ہو عورت جوان تو نہ تعزیت کرے اُسکو مگر محرم اُسکے اور مستحب ہے کہ کہے صاحب تعزیت کو بخشے اللہ تعالیٰ میت تیری کو اور درگذر کرے اُسپر اور دُھانکے اُسکو اپنی رحمت مین اور نصیب کرے تجکو صبر اُسکی مصیبت پر اور ثواب دے تجکو اُسکے مرنے پر اور بہترین الفاظ تعزیت کی وہ ہین کہ وقت تعزیت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى یعنی اللہ ہی کی ملک ہی جو چیز کہ لی اور اُسی کی ملک ہی جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اُسکے ساتھ وقت مقرر کے ہی اور اگر کافر مرجاے اور قرابتی اُسکا مسلمان ہو تو اُسکو یون تعزیت کرے بہت دے اللہ ثواب تجکو اور اچھی دے تسلی تجھے اور اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون کہے اچھی دے تسلی تجھے اور بخشے میت تیری کو اور یون نہ کہے کہ بہت دے اللہ تجکو ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونون کافر ہون تو کہے بدلہ دے تجکو اللہ اور نہ کم کرے لوگ تیرے اور شرون جمع کے مین جو رسم ہی کہ بچھونے بچھاتے ہین اور رکھڑے رہتے ہین اور یہ بہت بُری رسم ہے اور بیٹھنا مصیبت کے لیے تین روز تک جائز ہے اور ترک کرنا اولیٰ ہے اور مکروہ ہی مزدونکے لیے سیاہ کپڑے پہننے اور پھاڑنے کپڑے وقت مصیبت کے اور نہین مضائقہ سیاہ کپڑے پہننے عورتون کو اور کالا کرنا مُنھ اور ہاتھون کا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا مُنھ کا اور کھسوٹنا بالونکا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور پیٹنا رانون کا اور سینہ کا اور روشن کرنا آگ کا قبر پر یہ سوم جاہلیت سے ہی اور باطل و غرور آدمیون

مضاقہ یہ کہ کھانا پکا کر بھیجا جاوے اہل میت کو لیے اور نہین مباح کرنا ضیافت کا تیسرے دن ۞ عالمگیری ف جو کچھ لوگ تکلفات کرتے ہین تیسرے دن کہ فرش بچھاتے اور خیمے کھڑے کرتے ہین اور خوشبوئی بانٹتے ہین اور مانند انکے یہ سب امور بدعت اور بُری عادات شروع ہین کذا نقلہ الشیخ عن مطالب المؤمنین اور نصاب مین لکھا ہے کہ لوگون نے سوم کو جو عادت کی ہو خوشبو لگانے کی ہمین مناسبت عورتو کے ساتھ ہوتی ہو کہ وہ سوگ اُتارنے کے لیے تیسرے روز خوشبو لگاتی ہین پس پرہیز کرنا چاہیے اُس سے پر سبب اس کے نہین ہو کہ خوشبو ہو بلکہ اسلیے ہے کہ اس عمل مین اُسوقت مشابہت عورتو نکے ساتھ ہوتی ہے اور آداب تعزیت کے یہ ہین کہ سلام و مصافحہ کرے صاحب مصیبت سے اور تواضع کرے اور کلام بہت نکرے اور مسکاوے نہین ۞ شیخ الاسلام **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ **قَالَ** دخلنا **مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَلٰى اَبِيْ سَيْفٍ** بِالْقَيْنِ **وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَتَبْكِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس کہ کہا داخل ہوے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ابی سیف لُہار کے اور وہ تھا انکا دودھ پلانے والا پس لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پھر بوسہ لیا اُنکا اور سونگھا اُنکو یعنی رکھی ناک اور مُنھ اُنکی مُنھ پر جیسے کوئی سونگھتا ہی بو پھر گئے ہم اُنکی پاس بعد اسکے یعنی بعد چند روز کے اور ابراہیم تھے حالت نزع مین پس ہوئین دونون آنکھین حضرت کی کہ جاری ہوے آنسو اُنسے پس عرض کیا حضرت سے عبدالرحمن بن عوف نے اور تم روتے ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نے اے بیٹے عوف کی تحقیق یہ رحمت ہی پھر اُس رونیکے بعد پھر روئے پھر فرمایا تحقیق آنکھین آنسو بہاتی ہین اور دل غمگین ہے اور نہین کہتے ہم باوجود اسکے مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری کے اے ابراہیم البتہ غمگین ہین روایت کی یہ بخاری مسلم نے ف ابوسیف کا نام براء تھا اور انکی بیوی کا ام خولہ بنت منذر انصاریہ وہ دایہ تھین حضرت ابراہیم کی اور اُنکے ہان کسب لُہار کا ہوتا تھا اور حضرت ابراہیم صاحبزادہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے کی عمر تھی کہ وفات پائی پس اس حدیث مین بیان ہے اُنکی حالت نزع کا کہ حضرت اُسوقت تشریف لیگئے اور پیار کیا اور روئے پس کہا عبدالرحمن نے کہ لوگ تو روتے ہین آپ بھی روتے ہین باوجود اس بڑی شان اور معرفت کے حضرت نے فرمایا کہ رحمت ہے یعنی اُسکو قبلا اس حال مین دیکھکر رحم آتا ہے یہ رونا اثر اُسکا ہے نہ کہ بسبب بے صبری کے ہی جیسا کہ تو نے خیال کیا اور دل غمگین ہے ہمین اشارہ ہی اُسکی طرف کہ جو غمگین نہووے پس بسبب سنگدلی کے ہے اور جو روووے نہین پس بسبب قلت رحمت کے ہی پس حال یعنی غم کرنا اور رونا کامل ترین درجہ اہل کمال کے حال اُسکے سے کہ مرے بیٹا اُسکا اور وہ ہنستا ہو پس عدل یہ ہی کہ دیوے ہر ذی حق کو حق اُسکا **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ **قَالَ اَرْسَلَتِ** ابنة **النَّبِيِّ** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا بھیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یعنی حضرت زینب نے کسی کو طرف حضرت کے کہ میرا لڑکا ہی پس آ ہی میرے پاس پس بھیجا حضرت نے اُسکو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کے لیے ہی جو چیز کہ لی اور اُسکے لیے ہی جو چیز کہ دی یعنی والا دو غیر والی اُنکے

ف یعنی بعضا عن بعض کما فی الخلاصۃ

ہلاک ہونے مین جزع فزع نہ چاہیے اس لیے کہ امانت پنی لیتا ہی اور ہر چیز نزدیک اُسکے ساتھ مدت معین کے ہے یعنی زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنی ہی مقدر تھی کہ جتنا جیا پس چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب چاہی پھر بھیجا یعنی دوبارہ بیٹی حضرتؐ کی نی آدمی طرف حضرتؐ کے قسم دی حضرتؐ کو کہ البتہ تشریف لائیے پس کھڑے ہوئے حضرتؐ اور تھے ساتھ حضرتؐ کے سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل و ابی بن کعب و زید بن ثابت اور اور لوگ صحابہ مین سے پس اُٹھایا گیا طرف حضرتؐ کے لڑکا یعنی حضرتؐ کی گود مین یا نواسے کو اور روح اُنکی حرکت کرتی تھی یعنی جان کنی کی حالت تھی پس بہ نکلین دونون آنکھین حضرتؐ کی پھر کہا سعد نے اے رسول خدا کے کیا ہے یہ پس فرمایا یہ رحمت ہی پیدا کیا اُسکو اللہ نے اپنے بندونکے دلونمین پس رحمت یعنی مہربانی نہین کرتا اللہ تعالی اپنے بندونمین سے مگر رحمت کرنیوالون پر روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** گمان کیا سعد نے کہ سب اقسام رونیکے حرام ہین اور حضرتؐ شاید بھول کر روئے پس آگاہ کیا حضرتؐ نے اُسکو کہ رونا آنسو نسے نہین حرام و مکروہ بلکہ وہ رحمت ہے، اور حرام جو ہی نوحہ ہی اور گریبان چاک کرنا اور منہ پیٹنا ع **وعن** عبد اللہ بن عمر قال اشتکی سعد بن عبادۃ شکوی لہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن مسعود فلما دخل علیہ وجدہ فی غاشیۃ فقال قد قضی قالوا لا یا رسول اللہ فبکی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما رای القوم بکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکوا فقال الا تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بھذا واشار الی لسانہ او یرحم وان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ متفق علیہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا بیمار رہوئے سعد بن عبادہ ہمارے کہ تھی اُنکو یعنی انکو معلوم نہین کہ کیا بیمار تھے پس آئے اُنکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی عیادت کرنے کو ساتھ عبد الرحمن بن عوف کے اور سعد بن ابی وقاص کے اور عبد اللہ بن مسعود کے پس جب گئے اُنکے پاس پی یا اُنکو بیہوشی مین پس فرمایا حضرتؐ نے کیا تحقیق مرگیا کہا صحابہ نے کہ نہین یا رسول اللہ پس رویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ازراہ مہربانی کے اُنپر پس جب کہ دیکھا صحابہ نے رونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے پھر فرمایا کیا نہین سنتے ہو تم یعنے سنو کہ تحقیق اللہ نہین عذاب کرتا ساتھ آنسون آنکھونکے اور نہ ساتھ غم کرنے دل کے ولیکن عذاب کرتا ہی ساتھ اسکے اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کے یا رحم کرتا ہی یعنی اگر زبان سے کلمات ناشکری کے یا بے ادبی کے جناب الٰہی مین بولا یا نوحہ کیا مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور اگر رحم کھی اور انا اللہ پڑھی لائق رحمت و ثواب کے ہوتا ہے اور تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے نے لوگون اُسکے کے اُسپر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بسبب رونے لوگون اُسکے کی یعنی آواز بلند کرکر رونیسے عذاب کیا جاتا ہے اور تحقیق اسکی تیسری فصل مین آوے گی انشاء اللہ تعالی ع **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود و شق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ متفق علیہ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص کہ پیٹے رخسارہ اور پھاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنی وقت رونیکے وہ چیز کہے کہ نہین جائز شرعًا مانند نوحہ اور واویلا کرنیکے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** پیٹنے رخسارے اور پھاڑے گریبان اسی کے حکم مین ہے وہ کہ پگڑی پھینک دی اور سر پیٹے اور بال نوچے ع **وعن** ابی بردۃ قال اغمی علی ابی موسی فاقبلت امراتہ ام عبد اللہ تصیح برنۃ ثم افاق فقال الم تعلمی وکان یحدثھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا بریء ممن حلق وصلق وخرق متفق علیہ ولفظہ لمسلم

اور روایت ہی ابی بردہ سے کہ کہا بیہوش ہوئے ابی موسی پس شروع کیا اُنکی عورت ام عبد اللہ نے کہ چلا کر روتی تھی پھر ہوش مین آئے ابو موسی پس کہا کیا نہین جانا تو نے اور حال یہ کہ حدیث کرتے تھے اُسکو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اُس سے کہ مُنڈاوے بال سر کے یعنی مصیبت مین اور چلا کر روئے اور پھاڑ ڈالے کپڑے

اپنے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے مسلم کے ف یہ افعال یام جاہلیت مین اکثر عورتونسے سرزد ہوتے تھے مسلمانکو بہت پر ہیز کرنا چاہیے انسے کہ حضرت بیزار ہوتے ہین ع وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاہلیۃ لا یترکونھن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ وقال النائحۃ اذا لم تتب قبل موتھا تقام یوم القیمۃ وعلیھا سربال من قطران ودرع من جرب رواہ مسلم اور روایت ہی ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزین ہین میری امت مین کام جاہلیت کیسے کہ نہین چھوڑینگے اُنکو یعنی اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب ستارونکے اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنے والی جسوقت کہ توبہ نہ کی ہو پہلے مرنے اپنے کے کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے یعنی موقف مین اور اُسپر ہوگا کُرتا قطران کا اور کُرتا خارش کا روایت کی یہ مسلم نے ف فخر کرنا حسب مین حسب کہتے ہین اُن خصلتون کو کہ اچھا جانتا ہو اُنکو آدمی اپنے مین مانند شجاعت اور فصاحت وغیرہ کے اور طعن کرنا نسب مین یعنی عیب کرے لوگونکے نسب مین کہ فلانیکا باپ بُرا تھا فلانیکا دادا بُرا تھا ان دونون چیزونمین تعظیم اپنی اور حقارت لوگونکی لازم آتی ہے اور یہ دونون مذموم ہین مگر بسبب سلام اور کفر کے یعنی بسبب سلام کے اپنے کو بزرگ جانے اور بسبب کفر کے دوسرے کو حقیر جانے تو جائز ہے اور پانی طلب کرنا بسبب ستارونکے یعنی توقع مینھہ کی کرنی بسبب ستارونکے یعنی فلانا ستارا فلانی منزل مین آویگا تو مینھہ برسیگا حاصل یہ کہ یہ اعتقاد کرنا کہ مینھہ برسیگا بسبب نکلنے فلانے ستارے کے یہ حرام ہی واجب یہ ہی کہ کہے برسائے گئے ہم بسبب فضل اللہ تعالی کے اور نوحہ کرنا یعنی رونا اور اچھی خصلتین میت کی شمار کرنا مثلاً کہو بڑا شجاع تھا اور ایسا تھا اور ایسا تھا اور قطران ایک دوا ہے بدبودار سیاہ نکلتی ہے درخت اہل شام سے کہ ہندی مین اُسکو بیرہ کہتے اور اُسکو اونٹون خارشتی کو ملتے ہین اور آگ اُسمین بہت سرایت کرتی ہے اور جلدی بھڑکتی ہے پس مطلب اس عبارت کا تا آخر حدیث یہ ہے کہ مسلط ہوگی اُسپر خارش اور اُسپر ملین گے قطران تا اندازیادہ ہو عیاذاً باللہ منہ ع وعن انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ تبکی عند قبر فقال اتقی اللہ واصبری قالت الیک عنی فانک لم تصب بمصیبتی ولم تعرفہ فقیل لھا انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتت باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم تجد عندہ بوابین فقالت لم اعرفک فقال انما الصبر عند الصدمۃ الاولی متفق علیہ اور روایت ہی انسے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورت کے کہ آواز سے رو تی تھی ایک قبر کے پاس پس فرمایا ڈر عذاب خدا سے یعنی نوحہ مت کرو الا عذاب کیجائیگی اور صبر کر کہا عورت نے ایک طرف ہو مجھے اسلیے کہ تو میری مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور نہ پہچانا اُس عورت نے حضرت کو پھر کہا گیا اُسکو کہ تحقیق یہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس آئی وہ عورت دروازہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش پایا نزدیک دروازے کے دربانون کو یعنی جیسے بادشاہونکے اور امیرونکے دروازونپر ہوتے ہین پس کہا نہ پہچانا تھا مینے آپ کو پس فرمایا حضرت نے نہین اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اُس عورت نے حضرت کو بغیر پہچانے جواب دیا اور پھر پشیمان ہوئی غافل تھی اس قول سے کہ کیسینے کہا ہے کہ دیکھ طرف اُس کلام کے کہ کہے اور نہ دیکھ طرف اُس شخص کے کہ کہتا ہے اور اخیر جملہ حدیث کے معنی یہ ہین کہ صبر کامل و پسندیدہ کہ جسپر ثواب ملے وہی ہوتا ہے کہ ابتدائے مصیبت مین کرے والا اخیر کو تو آپ ہی صبر جاتا ہے اور ان حدیثونسے معلوم ہوا کہ حرام ہے نوحہ کرنا اور میت کی بھلائیونکا شمار کرنا مثلاً کہے کہ کیا کڑیل جوان تھا اور مانند اسکے اور حرام ہی پکار کر رونا اور پیٹنا رخسارونکا اور پھاڑنا گریبانکا اور کھینچنا بالونکا اور مونڈانا بالونکا اور نوچنا بالونکا اور کالا کرنا مُنھ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور ایسے ہی اور کام کرنے کہ دلالت بے صبری پر کرین ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یموت لمسلم ثلثۃ من

الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تر تین فرزند کسی مسلمان کے پھر داخل ہو آگ مین مگر واسطے کھولنے قسم کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اللہ تعالی نے کلام اللہ مین فرمایا ہی وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا تقدیر اُسکی یون ہو وَإِنْ مِنْكُمْ وَاللّٰهِ إِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہین کوئی تم مین سے قسم ہے خدا کی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن ہی کو جاوے مانند بجلی کے اور ہوا کے یعنی پل صراط اُسپر کھڑا ہوگا اور سب اُسپر سے گذرینگے برابر یا دینگے اور نیک کچھ بڑا نہین پاوینگے پس فرمایا کہ جسکے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین نہین داخل ہونیکا مگر اُسی قدر کہ یہ قسم سچ ہو جاوے یعنی فقط گذر ہی پل صراط پر سو ہوویگا اس قسم کے سچ ہونیکے لیے اور عذاب نہین پانیکا عرب کہا کرتے ہین کہ یہ کام کیا مین نے واسطے کھولنے قسم کے یعنی اسیقدر کیا کہ سبب اُسکے عہدہ سوگند سے برآؤن اور اسکے لیے ادنی فعل کہ ایک آن خفیف مین کرے کافی ہے ع ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوْتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ أَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَوِ اثْنَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کتنی عورتو نکے انصار مین سے کہ نہین مرتے واسطے کسی کے تم مین سے تین فرزند پھر چاہے ثواب گذر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نے اُنمین سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کے یعنی فرمایئے کہ تین مرین یا دو خصوصیت تین ہی کی نر رکھیے فرمایا حضرت نے یا دو مرین تو بھی یہی بشارت ہو روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون ہے کہ مرین تین فرزند کہ نہ پونہچے ہون حد بلوغ کو یعنی جب ثواب کو رپاوین گی ف چاہے ثواب یعنی نوحہ نہ کرے اور پیٹنے مین صبر کرر رضاے الٰہی پر شاکر رہا ور کہی اِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ تو داخل ہوگی بہشت مین یعنی پہلے ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر کے یا شفاعت کرنے اُنکی کے اور فرمایا یا دو مرین احتمال ہی کہ اُسیوقت وحی آگئی ہو دو کی بسبب توجہ حضرت کے درگاہ صمدیت مین یا دعا کی ہو حضرت نے اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت مین قید غیر بالغ کی اسلیے لگائی کہ چھوٹے لڑکو نکے ساتھ عورتون کو محبت بہت ہوتی ہی اور اُنکے مرنیکا رنج بہت ہوتا ہی اور لڑکے تابع اور لحق اُنکی ہوتی ہین بخلاف بڑو نکے ع ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موجاتا ہی اللہ تعالے نہین واسطے بندے مومن میرے کیلیے نزدیک میرے جزا جسوقت کہ قبض کرتا ہون پیارے اُسکے کو اہل دنیا سے پھر چاہے ثواب یعنی صبر کرے مگر بہشت روایت کی یہ بخاری نے ف پیارے اُسکے کو یعنی فرزند یا باپ یا سوا اُنکے اور لوگ کہ دوست رکھتا ہی اُنکو اہل دنیا سے اور اہل دنیا کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر پیارا اہل آخرت سے مریگا تو اُس سے بھی ثواب یاوہ پاویگا کہ اللہ راضی ہوگا اُس سے اور راضی ہوناُسکا سب سے افضل ہی ع ع الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنیوالی عورت کو اور نوحہ سننے والی عورت کو روایت کی یہ ابوداؤد نے ف نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت رو رو کے بیان کرکر بھلائیان میت کی اور بعضون نے کہا کہ نوحہ کہتی ہین رونیکیساتھ پر ساتھ آواز کے اور نوحہ سننے والی یعنی جو قصداً سنے نوحہ کو اور راضی ہو اُسپر ع ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ أَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلٰى فِيْ امْرَأَتِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب حال ہے مومن کے لیے یعنی مومن کامل کے لیے کہ اگر پونہچے اُسکو نیکی حمد کرتا ہی اللہ کو اور شکر کرتا ہے اور اگر پونہچے اُسکو مصیبت حمد کرتا ہے اللہ کو اور صبر کرتا ہے پس مومن ثواب پاجاتا ہی بیچ ہر کام اپنے کے یعنی صبر و شکر وغیرہما کے یہانتک کہ بیچ لقمہ کے کہ اُٹھا کر دے اُسکو بیچ مُنھ بیوی اپنی کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** مباح چیز و نمین اگر نیت خیر کی کرے ثواب پاتا ہے پس بیوی کے مُنھ مین نوالہ دینے مین اگر یہ نیت کی کہ حق اسکا میرے ذمہ پر واجب ہے اُسکے ادا کرنیکے لیے اور واسطے خوشی اللہ کے دیتا ہون ثواب یاجاویگا ۲ ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مؤمن الا وله بابان باب یصعد منه عمله وباب ینزل منه رزقه فاذا مات بکیا علیه قد ذلك قوله تعالی فما بکت علیهم السماء والارض رواه الترمذی اور روایت ہی انس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مومن مگر واسطے اُسکے دو دروازے ہین ایک دروازہ ہی کہ چڑھتے ہین اُس سے عمل اُسکے اور ایک دروازہ ہی کہ اُترتی ہے اُس سے روزی اُسکی پس جب مرتا ہی روتے ہین دونون دروازے اُسپر پس سمجھا جاتا ہے قول اللہ تعالی کیسے پس رویا کافرون پر آسمان اور زمین روایت کی یہ ترمذی نے **ف** ایک دروازے سے عمل نیک چڑھتے ہین اور بیچ جگہ لکھنے اعمال کے لکھے جاتے ہین بعد لکھنے کے زمین مین اور ایک دروازہ سے رزق اُترتا ہی اور پونہچتا ہی جس جسکو مقدر ہے پس جب مرتا ہے تو دونون دروازے روتے ہین اسلیے کہ ایک سے عمل نیک چڑھتے تھے اور دوسرے سے رزق اُترتا تھا کہ وہ مدہے عمل نیک پر اور اب محروم ہوئے اس سعادت سے اور یہ بات سمجھی جاتی ہے آیت مذکورہ سے اسطرح کہ اُسمن کافرون کے حق مین فرمایا ہے کہ نہ روئے اُنپر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانون پر روتے ہین ۲ ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان له فرطان من امتی ادخله اللہ بهما الجنة فقالت عائشة فمن کان له فرط من امتك قال ومن کان له فرطا یا موفقة فقالت فمن لم یکن له فرط من امتك قال فانا فرط امتی لن یصابوا بمثلی رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ مرگئے ہون واسطے اُسکے دو فرزند پہلے بالغ ہونیکے امت میری مین سے داخل کریگا اللہ اُسکو بسبب اُن دونون کے بہشت مین پھر کہا عائشہؓ نے پس جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اُسکے ایک فرزند آپکی امت مین سے فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اُسکے ایک فرزند پس یہی حکم ہی اسے توفیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہؓ نے پس وہ شخص نہ مرا ہو واسطے اُسکے ایک بھی فرزند امت آپکی سے یعنی تو وہ کیا کرے فرمایا پس مین ہون پیشرو اپنی امت کا نہین مصیبت پونہچائے گئے مانند مصیبت پیر کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** فرط اُسکو کہتے ہین کہ قافلہ سے پہلے جاکر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کے لیے تیار کرتا ہے اور رادیہان سوائے فرط اخیر کے وہ فرزند ہے کہ پہلے بالغ ہونے کے مرجاوے اُسکو فرط اسلیے کہا کہ پہلے جاکر درستی نعمتون بہشت کی کرتا ہے مان باپ کے لیے یعنی شفاعت کرکر جنت مین لیجائیگا اور توفیق دی گئی بھلائیونکی اور اچھی باتونکو پونہچنے کی حضرتؐ نے اس لقب جامع فضائل کمالات سے حضرت عائشہؓ کو ندا کیا اور مین ہون پیشرو امت اپنی کا یعنی پہلے انسے جاتا ہون اور شفاعت کرکر جنت مین لیجاؤنگا اسلیے کہ ثواب بقدر مشقت کے ہوتا ہی پس میرا اُٹھ جانا بڑی مصیبت ہوا انکے حق مین اس برابر کوئی مصیبت ہو ہی نہین سکتی ۲ ع ۲ ح **وعن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات ولد العبد قال اللہ تعالی لملئکته قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرة فؤاده فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدك واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتا فی الجنة وسموه بیت الحمد رواه احمد والترمذی اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مرتا ہے فرزند کسی بندیکا یعنی مومن کا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتون اپنے کو یعنی ملک الموت اور تابعدارون اُسکے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندے میرے کی پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ قبض کیا تمنے میوہ دل اُسکیکا پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا کہا بندے میرے نے کہتے ہین تعریف کی تیری اور پڑھا اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر بیچ بہشت مین اور نام رکھو اُسکا بیت الحمد روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** اُس گھر کا نام بیت الحمد اسلیے رکھا گیا کہ وہ ملتا ہے بدلے مین حمد و تسلیم کے کہ مصیبت مین کی تھی **ع** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ عَاصِمٍ وَلَیْسَ بِالْوَاوِیْ وَقَالَ وَرَوَاہُ بَعْضُھُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو پس اُسکے واسطے اُسکے ہے مانند ثواب اُسکیکے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی کیاے کہا ترمذی نے کہ روایت کیا اسکو بعضے محدثون نے محمد بن سُوقہ سے ساتھ اس سناد کے موقوف بن مسعود پر **ف** مصیبت زدہ عام ہی خواہ کسی کے مرنے کی مصیبت مین گرفتار ہو یا سوائے اسکے پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنے کو کہتا ہے اور تسلی دیتا ہے خواہ اُسکے پاس جا کر تسلی دے یا کہلا بھیجے تو اُسکو بھی ویسا ہی ثواب ہوتا ہے جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنے پر ہوتا ہے اسلیے کہ یہ باعث ہوا ہی صبر پر اللہ الی الخیر کفا علیہ یعنی جو اچھی بات کا رستہ بتاتا ہی اُسکو بھی ثواب بانند کرنیوالے اُس کے کے ہوتا ہے اور موقوف ہی ابن مسعود پر لیکن حکم مرفوع مین ہے اور فوت نہین ہی اسکو حدیث ابن ماجہ کی مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُعَزِّیْ اَخَاہُ بِمُصِیْبَۃٍ اِلَّا کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ حُلَلِ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی نہین کوئی مسلمان کہ تعزیت کرے بھائی اپنے کی مصیبت مین مگر کہ پہناوے گا اُسکو اللہ جوڑون بزرگی کے سے دن قیامت کے سند اسکی حسن و مرفوع ہے **ع** وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی بردہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے اُس عورت کو کہ مرگیا ہو بیٹا اُسکا پہنایا جائیگا لباس خوب بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ع** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَآءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبداللہ بن جعفر سے کہ کہا جبکہ آئی خبر جعفر کے مرنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگون جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی ہی اُنکو وہ چیز کہ بازرکھتی ہی اُنکو کھانا پکانیسے یعنی خبر جعفر کے مرنے کی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث بین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے قرابتیون کی مرنیوالے کو کھانا پکا کر بھیجنا اہل میت کے لیے اور کھانا بقدر ہو کہ وہ پیٹ بھر کر کھاوین ایک رات دن اور بعضون نے کہا کہ حلال ہی تین دن تک ایام تعزیت کے ہین اور اختیار دیا ہے علما نے بیچ کھانے غیر اہل مصیبت کے اُس کھانیکو اور ابوالقاسم نے کہا کہ فضا لقہ نہین اُسکے لیے کہ مشغول ہو تجہیز و تکفین میت کے مین پھر جب پکایا جاوے اہل میت کے لیے کھانا تو سنت ہی کہ بہت کہے اُنکو کھانیکے لیے تا ضعف نہ ہووے اُنکو بسبب کھانیکے ازراہ حیا کے یا بسبب یاد تی غم کے اور یہ کھانا بھیجنا واسطے عورتون نوحہ کرنیوالیون کے سخت حرام ہی اسلیے کہ مدد کرنی ہوتی ہے گناہ پر اور تیار کرنا کھانیکا اہل میت کو واسطے جمع ہونے لوگونکے بدعت مکروہ ہے بلکہ ثابت ہوا ہی جریر سے کہ گنتے تھے ہم اسکو نیاحت سے یعنی نوحہ کرنیسے اور اس صریح حرام ہوتا ہی اور کہا غزالی نے کہ مکروہ ہے کھانا اُس کا جو نائحہ ہو یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ یہ جب ہے کہ نہووالی یتیم یا غائب کیساتھ اور اگر یتیم یا غائب کے مال مین سے ہوگا تو وہ حرام ہے

بلا خلاف پڑھ پڑھ الفصل الثالث فصل تیسری عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُنَحْ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہے پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب نوحہ کیے جانے کے دن قیامت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُولُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمرہ بیٹی عبدالرحمن کیسے یہ کہ کہا عمرہ نے کہ سُنا مین نے حضرت عائشہؓ سے اُس حال مین کہ ذکر کیا گیا واسطے اُنکے یہ کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہین کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اُسپر کہتی تھین حضرت عائشہؓ بخشے اللہ ابوعبدالرحمن کو کہ تحقیق ہی عبداللہ بن عمرؓ خبردار نہ ہوئے تحقیق عبداللہ نہین جھوٹ بولا ولیکن وہ بھول گیا یعنے جو کچھ کہ حضرتؐ سے سُنا کہ یہ صورت خاص مین فرمایا تھا یا خطا کی کہ عام مراد لیا سوائے اسکے نہین کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک قبر ایک عورت یہودیہ کے کہ رویا جاتا تھا اُسپر پس فرمایا تحقیق اہل اُسکے روتے ہین اُسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کیجاتی ہے اپنی قبر مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بخشے اللہ یہ کلمہ ہان بولتے ہین کہ کوئی ایک دوسرے کو بخشے مین خطا کرتا ہے اور وہ عذاب کیجاتی ہے قبر مین پس حضرتؐ نے خاص اُس یہودیہ کے حق مین فرمایا تھا اور اور کفار بھی اُسکے حکم مین ہین اور اُسکے لیے بھی یہ نہ فرمایا کہ وہ بسبب رونے اُنکے کے عذاب کیجاتی ہے بلکہ یہ فرمایا کہ وہ عذاب مین ہے اور خوار و ملعون جیسا کہ حال کافروں کا ہوتا ہے اور یہ روتے ہین اور اُسکو عذر کرتے ہین اور مرحوم جانتے ہین پس حاصل حضرت عائشہؓ کے اعتراض کا یہ ہے کہ حضرتؐ نے اُس عورت کو بسبب کفر کے فرمایا تھا کہ وہ عذاب کیجاتی ہے اور ابن عمرؓ سمجھے کہ حضرتؐ نے بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب رونے زندوں کے قبر مین عذاب کیا جاتا ہے پس اعتراض حضرت عائشہؓ نے اپنے اجتہاد سے کیا اور یہ اعتراض جواب دہ ہوا کہ یہ حدیث خاص اسی قضیہ مین سُنی گئی ہو حالانکہ یہ ثابت ہوئی ہے ساتھ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کے ابن عمر سے اور اور رونے سے بھی تقید بھی اور مطلق بھی پس صورت خاص کہان رہی اور اسمین جو اختلاف علما نے کیا ہے آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ پڑھ پڑھ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ أَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ بِالْبَيْدَاءِ فَإِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ فَرَجَعْتُ إِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّ إِنَّ اللّٰهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہ کہا وفات کی گئی بیٹی عثمان بن عفان کی

کہ میں پس آئے کہ ہم تا کہ حاضر ہوں نماز جنازہ اور دفن اُسکے میں اور حاضر ہوئے اُسکے لیے ابن عمر اور ابن عباس بھی پس تحقیق میں بیٹھا ہوا تھا درمیان اُن دونوں کے پس کہا عبداللہ بن عمر نے واسطے عمرو بن عثمان کے کہ وہ سامنے تھے اُسکے کیا نہیں منع کرتے تم یعنی اپنے اہل کو رونیسے یعنی ساتھ آواز اور نوحہ کے اسلیے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تحقیق میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے اہل اُسکے کے اُسپر پس کہا ابن عباس نے تحقیق تھے حضرت عمر کہتے تھے کچھ اسمیں یعنی اسمیں عام ودا منع معلوم ہوتا ہے اور وہ خاص رونیکو منع کرتے تھے کہ جو ساتھ آواز کے یا نوحہ کے ہو نزدیک قریب المرگ کے پھر حدیث کی ابن عباس نے پس کہا پھر اسمیں ساتھ حضرت عمر کے کہ یہاں تک کہ جسوقت پونہچے ہم بیدا رمین کہ نام ایک موضع کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس نا گہان عمر نے ساتھ ایک قافلہ کے نیچے درخت ببکر کے پس کہا یعنی مجکو جاؤ پس دیکھو کون ہین اس قافلہ مین پس نہ دیکھا مین نے پس تھے وہ صہیب یعنی امیر وہ تھے اور اُنکے ہمراہی تھے کہا ابن عباس نے پس خبر پونہچائی مین نے اُنکو پس کہا عمر نے بلاؤ اُسکو پھر گیا مین طرف صہیب کے اور کہا چلو اور ملو امیر المؤمنین عمر سے پس جب نمی کیے گئے عمر داخل ہوئے صہیب روتے ہوئے کہتے اے بھائی میرے اے صاحب میرے پس کہا حضرت عمر نے اے صہیب کیا روتا ہی تو مجھپر یعنے ساتھ آواز و بیان کرنیکے اور حال یہ کہ فرمایا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مردہ یعنی مطلق مردہ یا قریب المرگ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب بعضے رونے اہل اُسکے کے اُسپر یعنے جو رونا کہ ساتھ آواز کے اور نوحہ کے ہو پس کہا ابن عباس نے پس جبکہ وفات ہوئی حضرت عمر کی ذکر کیا مین نے یہ یعنی قول عمر کا رو برو حضرت عائشہ کے پس کہا عائشہ نے رحم کرے اللہ عمر کو قسم ہے خدا کی نہین اسطرح نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے اہل اُسکے کے اُسپر اور کہا حضرت عائشہ نے کفایت ہی تمکو قرآن کہ فرماتا ہی اور نہین اُٹھاتا کوئی اُٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا کہا ابن عباس نے نزدیک اُسکے مضمون آیت کا اور اللہ ہنساتا اور رلاتا ہی کہا ابن ابی ملیکہ نے پس تکہا ابن عمر نے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف زخمی کیے گئے عمر یعنے جب مدینہ مین آئے اور زخمی ہوئے محراب مسجد مین اور اُنکو گھر مین اُٹھا لائے اور لوگ خبر کو گئے تو اُنمین صہیب بھی تھے وہ رونے لگے یہ کہہ کہہ کر کہ بھائی میرے اے صاحب میرے اُسکے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ نوحہ ہوا اسلیے کہ نوحہ وہ ہوتا ہی کہ بلند آواز سے ہو اور یہ ایسا نہ تھا اور اسکو بھی حضرت عمر نے منع فرمایا احتیاطاً کہ کہین حد سے نہ بڑھ جاوین اور حضرت عائشہ نے جو نفی کی حدیث کی قسم کھا کر تو یہ نفی اُسکی کی ہے کہ جو عمر سمجھے اسلیے کہ حدیث صحیح ہے بے شبہہ اختلاف تعین مراد مین ہے عمر اور ابن عمر کہتے ہین کہ عذاب بسبب رونیکے ہی مومن کو اور کافر کو اور عائشہ کہتی ہین کہ یہ کافر کے حق مین ہے اور وہ عذاب مین ہی رووین یا نہ رووین ولیکن اللہ تعالے زیادہ کرتا ہے کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اُسکے کے اُسپر اور سبب اسکا یہ ہے کہ کافر راضی ہوتا ہے ساتھ رونیکے بلکہ بعضی وصیت کر جاتے تھے ساتھ رونے اور نوحہ کے بعد ان دلیل پکڑی حضرت عائشہ نے اسپر کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہین ہوتا ساتھ اس آیت کے ولا تزر آخر تک یعنی گناہ کسی کا کسی پر نہین لکھا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا ہی میت پر کیون لکھنے لگے اور کیون عذاب کرنے لگے اُسکو بسبب اُسکے آگے ابن عباس نے بھی تائید کی کلام عائشہ کی اور نفی کی مذہب ابن عمر کی کہ رونا اور ہنسنا آدمی کا اور غم اور شادی اُسکی خدا کی طرف سے ہی کہ پیدا کرتا ہے پس اُسکو عذاب مین کیا دخل لیکن اس قول پر اُنکے اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یون تو سب افعال بندہ کی اللہ ہی پیدا کیے ہین اور کرتا بندہ ہی اور پھر اُسپر ثواب و عذاب دیا جاتا ہے چنانچہ اس ہنسنے ہی مین دو نون باتین ہوتی ہین اگر بھائی سلطان کو دیکھکر ہنستا ہے تو ثواب پاتا ہے اور بطور تمسخر کے ہنستا ہی تو گنہگار رہتا ہے اسی طرح غم اور خوشی کبھی خوب ہوتے ہین ثواب دیا جاتا ہے اُسپر آدمی

اور کبھی بُرے ہوتے ہین عذاب کیا جاتا ہے اُنپر پس ابن عباس کا قول جسپر تُو نے کہا کہ ہنسنا اور رونا بے اختیاری ہون اور جب اختیاری ہو تو نکے ثواب و عذاب مین دخل ہی اور چپ ہو رہنا ابن عمرؓ کا اس قصہ کو سُنکر دلالت قبول پر نہین کرتا کہ اُنھون نے یہ بات مان لی بلکہ ترک کیا بجھکڑا جیسیکہ شان اہل عرفا کی ہے ۞ ع ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ يَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَعَمْتُ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا جب آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر ماری جانے زید بن حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی اور غزوۂ موتہ مین شہید ہوئے بیٹھے یعنی مسجد مین پہچانا جاتا تھا حضرتؐ کے چہرۂ مبارک مین غم اور مین یکھتی تھی سوراخ دروازہ کی سے یعنی در زون دروازے پس آیا حضرتؐ کے پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتین جعفر کی کرتی ہین ایسا اور ذکر کیا رونا اُنکا پس حکم فرمایا حضرتؐ نے اُسکو یہ کہ منع کرے اُنکو پھر گیا وہ پھر آیا حضرتؐ کے پاس دوسری بار نہ مانا عورتون نے کہنا اُسکا پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ منع کر اُنکو پھر آیا حضرتؐ کے پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور اُنھون نے نہ مانا پھر آیا تیسری بار کہا قسم ہے اللہ کی غلبہ کیا عورتون نے ہمپر یا رسول اللہ پس گمان کیا حضرت عائشہؓ نے یہ کہ فرمایا حضرتؐ نے پس ڈال اُنکے مُنھ مین مٹی پس کہا مین نے یعنے عائشہؓ نے اُس شخص کو کہ خاک آلودہ کرے اللہ ناک تیری نہین بجا لایا تو جو کچھ کہ حکم کرتے ہین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چھوڑا تو نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو رنج پونہچانیسے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ڈال اُنکے مُنھ مین مٹی ظاہر یہ ہے کہ یہ کنایہ ہی اس سے کہ چھوڑ دے اُنکو بحال خود واسطے نہ نفع دینی نصیحت کے اُنکو حالت رجوع فرع مین اور لفظ اَرْغَمَ اللّٰهُ سے آخر تک کا حاصل یہ ہی کہ حضرت عائشہؓ نے اُس شخص کو کہا کہ ذلیل کرے تجکو خدا اسلیے کہ ایذا دی تو نے حضرتؐ کو اور نہ چھوڑا رنج پونہچانا حضرتؐ کا کہ حضرتؐ کو رنج ہوتا ہے اسکے سُننے سے کہ وہ مرتکب کبیرہ کی ہین اور بازنہین تہین منع کرنیسے کیون نہ خوب ڈانٹ کر منع کیا حضرتؐ کو ایذا نہوتی ۞ ع ۞ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضٍ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا جبکہ مرے ابوسلمہ کے خاوند اول تھے ام سلمہ کے کہا مین نے کہ ابوسلمہ تھے مسافر اور بیچ زمین مسافرت کے البتہ رونگی مین اُنکو رونا کہ نقل کیا جاویگا وہ رونا یعنی لوگو نمین کہ ایسا روئی کہ کوئی نہین رویا پس تھی مین تحقیق تیاری کی روئے کی اُنپر ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ رکھتی تھی کہ شریک ہو میری یعنی رونے مین پس سامنے آئے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہے تو کہ داخل کرے شیطان کو اُس گھر مین کہ نکالا اُسکو اللہ نے اُس گھر مین سے دو بار پس بند رہی مین رونیسے پس روئی مین یعنی جو رونا کہ بُرا تھا یعنی نوحہ کر کر روایت کی یہ مسلم نے ف تیاری کی روئے کی یعنی قصد کیا رونیکا اور مہیا کیا اسباب رونیکا یعنی سیاہ کپڑے وغیرہ اور شاید کہ اُنکو جب تک معلوم نہوگا کہ نوحہ کرنا حرام ہی اور مردود بارے یا تو یہ ہے کہ ایکبار جسوقت کہ مسلمان ہوئے اور دوسری بار جبکہ دنیا سے باسلام نکلے یا دو بار سے مراد یہ ہی کہ ایک بار جبکہ ہجرت مکہ سے طرف حبشہ کے کی اور دوسری بار جبکہ وہانسے ہجرت کر کر مدینہ مین داخل ہوئے ۞ ع وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَوَاحَۃَ فَجَعَلَتْ اُخْتُہٗ عَمْرَۃُ تَبْکِیْ وَاجَبَلَاہُ وَاکَذَا اَوَاکَذَا اَتُعَدِّدُ عَلَیْہِ فَقَالَ حِیْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَیْئًا اِلَّا قِیْلَ لِیْ اٰٰنْتَ کَذٰلِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمَّا مَاتَ فَلَمْ تَبْکِ عَلَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہو نعمان بن بشیر سے کہ کہا بیہوشی ڈالی گئی عبداللہ بن رواحہ پر پس شروع کیا بہن اُنکی عمرہ نے رونا اور یہ کہنا اے پہاڑ افسوس اے ایسے اور ایسے گنتی تھی اُسپر یعنے جو بیان اُسکی پس کہا عبداللہ نے جسوقت کہ ہوش مین آئے یعنی بہن سے کہ نہین کہا تو نے کچھ مگر کہ کہا گیا واسطے میرے بطور تنبیہ کے ایسا ہی تو یعنی اگر تو نے مثلاً واجبلاہ کہا تو کہا گیا کہ کیون تو پہاڑ ہے کہ پناہ پکڑتے ہین ساتھ تیرے اور زیادہ کیا ایک روایت مین کہ پس جب مرے عبداللہ نہ روئی بہن اُسپر روایت کی یہ بخاری نے **ف** بیہوشی ڈالی گئی یعنی ایک دفعہ بیمار ہوئے کہ قریب مرگ کے پونہچے اسمین بیہوشی ہوئی اگرچہ مرے نہین اُس بیماری مین بلکہ شہید ہوئے غزوۂ موتہ مین پنج **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مَّیِّتٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ بَاکِیْھِمْ فَیَقُوْلُ وَاجَبَلَاہُ وَاسَیِّدَاہُ وَنَحْوَ ذٰلِکَ اِلَّا وُکِّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکَیْنِ یَلْھَزَانِہٖ وَیَقُوْلَانِ اَھٰکَذَا کُنْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا سُنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتے تھے نہین کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو رونیوالا اُنمین سے اور کہے اے پہاڑ اور اے سردار اور مانند اسکے مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ میت کے دو فرشتے کہ مکے مارتے ہین اُسکے سینہ پر اور کہتی ہین کیا ایسا ہی تھا تو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب حسن ہے **ف** مراد میت سے میت حقیقی ہے یا قریب المرگ اور کہا سیوطی نے شرح الصدور مین بعد ذکر کرنے اِس حدیث کے ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ عذاب ہونی میت کے بسبب رونے اہل اُسکے کے اُسپر اسمین کئی مذہب ہین ایک تو یہ کہ یہ حدیث ظاہر اپنے پر ہے مطلق یعنی قید وصیت یا کافر وغیرہ کی نہین بہرحال پکار کر رونے اور نوحہ کرنے اہل کیسے عذاب ہوتا ہے اور یہی رائے عمرؓ اور ابن عمرؓ کی بھی ہے دوسرا یہ کہ نہین عذاب کیا جاتا بسبب رونے کے مطلق تیسرا یہ کہ عذاب اسطے حال کے ہے یعنی وہ عذاب کیا جاتا ہے حالت رونے اُنکی مین اُسپر اور عذاب بسبب گناہون اُسکے کے ہوتا ہے بسبب رونیکے چوتھا یہ کہ یہ خاص کافر کے حق مین ہے اور یہ دونون قول عائشہؓ سے ہین اور پانچوان یہ کہ یہ خاص ہے ساتھ اُسکے کہ مونوحہ طریقہ اُسکے سے اور یہی مذہب بخاری کا ہے اور چھٹا یہ کہ یہ اُسکے حق مین ہے کہ وصیت کر جاوے ساتھ اسکے یعنی جو کہہ جاوے وارثون سے کہ میرے بعد نوحہ کرنا اُسکو عذاب ہوگا اسلیے کہ یہ اُسی کا فعل ہے اور ساتوان یہ کہ یہ اُسکے حق مین ہے کہ نہ وصیت کرے ساتھ ترک اسکے کے پس ہوگی وصیت اسکے نہ کرنیکی واجب جبکہ جانے حال اہل اپنے کیسے کہ کرینگے یہ آٹھوان یہ کہ عذاب ہوتا ہے بسبب اُن باتونکے کہ بیان کر کر روتے ہین اہل اُسپر اور وہ ہون بُری شرعاً جیسیکہ کہتی تھے اہل جاہلیت اے بیوہ کرنے والے عورتونکے اور اے یتیم کرنیوالی اولاد کے اور اے خراب کرنیوالے گھرونکے تو ان یہ کہ مراد ساتھ عذاب کرنیکے غصہ کرنا ملائکہ کا ہے اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ بیان کرتے ہین اہل اُسکے جیسیکہ اوپر مذکور ہوا دسوان یہ کہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب نجی حد کے قبر مین انتہی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد ساتھ عذاب کے یہ ہے کہ رنج ہوتا ہے میت کو بسبب بُرے رونے اہل اُسکے کے اُسپر جیسیکہ رنج ہوتا ہے بسبب سُننے اور گناہون اُنکے کے اور خوشی ہوتی ہے بسبب سُننے اچھے اعمال کے اور حاصل یہ کہ اگر میت سبب ہوگا اِس گناہ کا یعنی وصیت کر جاویگا نوحہ کرنے کی یا راضی ہوگا ساتھ اسکے پس عذاب محمول ہوگا حقیقت پر ورنہ محمول ہوگا رنج اُٹھانے پر برابر ہے کہ منوع کیوقت یا بعد موت کے اور برابر ہے کہ اسمین کافر اور مومن اور اِس سے تطبیق حاصل ہو جاتی ہے اس آیت مین وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور درمیان حدیثون مطلقہ کے کہ اِس باب مین آئی ہین **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَاتَ مَیِّتٌ مِّنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ یَبْکِیْنَ عَلَیْہِ فَقَامَ عُمَرُ یَنْھٰھُنَّ وَیَطْرُدُھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْھُنَّ یَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَیْنَ

دامعۃ والقلب مصاب وانا بعھدہ قریب رواہ احمد والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا مر گیا ایک مرد اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسے یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث ما بعد مین نام انکا صریح مذکور ہے پس جمع ہوئین عورتین رونے لگین پس پس کھڑے ہوئے حضرت عمر منع کرتے انکو یعنے اقربا کو اور ہانکتے مار کر انکو یعنے اجنبیو نکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے انکو اے عمر کیسوا سکے کہ آنکھین روتی ہین اور دل مصیبت زدہ ہی اور وقت مرنیکا نزدیک ہے روایت کی یہ احمد اور نسائی نے ف ظاہر یہ ہی کہ وہ عورتین کچھ آواز سے روتی ہونگی بغیر بلند کرنے آواز کے پس منع کیا انکو حضرت عمر نے کہ کہین ایسا نہو کہ اس سے بڑھکر نوحہ جو منع ہے شرع مین وہ کرنے لگین پس حضرت نے حضرت عمر کو منع فرمایا اور عذر انکا بیان کیا ع وعن ابن عباس قال ماتت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکت النساء فجعل عمر یضربھن بسوطہ فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال مھلا یا عمر ثم قال ایاکن ونعیق الشیطان ثم قال انہ مھما کان من العین ومن القلب فمن اللہ عز وجل ومن الرحمۃ وما کان من الید ومن اللسان فمن الشیطان رواہ احمد اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونے لگین عورتین پس شروع کیا حضرت عمر نے مارنا انکو ساتھ کوڑے اپنے کے پس کہا یا عمر کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا آہستگی کر اے عمر پھر فرمایا عورتون کو دور رکھو اپنے کو آواز شیطان کیسے یعنی چلا کر اور بیان کر کر نہ رونا پھر فرمایا جو کچھ کہ ہو آنکھ سے یعنی آنسو اور دل سے یعنی غم پس وہ اللہ کیطرف سے ہے اور سبب رحمت کا ہے یعنی پسندیدہ ہین اسکو یہ چیزین اور جو ہو ہاتھ سے اور زبان سے پس وہ شیطان سے ہے روایت کی یہ احمد نے ف جو ہاتھ سے یعنی منھ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال کھسوٹنے اور زبان سے یعنی چلانا اور نوحہ یعنی بیان کرنا یا وہ باتین کہنین کہ رب کو نا پسند ہون پس وہ شیطان سے ہی یعنے اسکے بہکانیسے ہے یا وہ پسند کرتا ہی ان چیزونکو ع وعن البخاری تعلیقا قال لما مات الحسن بن الحسن بن علی ضربت امراتہ القبۃ علی قبرہ سنۃ ثم رفعت فسمعت صائحا یقول الا اھل وجدوا فاجابہ اخر بل یئسوا فانقلبوا اور روایت ہی بخاری سے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے کہ کہا جب مرے حسن مثنی بیٹے حسن بیٹے علی کے کھڑا کیا عورت انکی نے خیمہ انکی قبر پر برس روز پھر اٹھا لیا پھر سنا آواز کرنیوالیکو یعنے ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہی خبردار ہو کیا پایا اس چیز کو کہ کم کیا تھا پس جواب دیا اسکو دوسرے ہاتف غیبی نے بلکہ ناامید ہوئے اور پھر گئے ف خیمہ کھڑا کیا اور آپ بھی وہین رہین برس ان تک اور درد مصیبت اور غم فراق انکے کا ہر روز تازہ ہوتا تھا اور ظاہر یہ ہے کہ خیمہ انھون نے کھڑا کیا اسلیے کہ جمع ہون دوست ذکر کیلیے اور قرأت قرآن کے لیے اور آوین لوگ دعاے مغفرت اور رحمت کے لیے ع وعن عمران بن حصین او ابی برزۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرای قوما قد طرحوا ارديتھم یمشون فی قمص فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایفعل الجاھلیۃ تاخذون او یصنع الجاھلیۃ تشبھون لقد ھممت ان ادعو علیکم دعوۃ ترجعون فی غیر صورکم قال فاخذوا ارديتھم ولم یعودوا لذلک رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عمران بن حصین اور ابی برزہ سے کہ کہا دونون نے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے پس دیکھا کئی شخصون کو کہ پھینک دیتھین انھون نے اپنی چادرین چلتے تھے کرتون مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا مین نے یہ کہ بد دعا کرون تمپر ایسی بد دعا کہ پھرو تم طرف گھرون اپنے کے غیر صورتون اپنی مین یعنی بندر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کہا راوی نے پس لیلین ان شخصون نے اپنی چادرین اور پھر دوبارہ ایسا کام نکیا روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف اس سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ مین رسم تھی کہ چادر

کرتے پڑھتے تھے اور رسم جاہلیت کی یہ تھی کہ جب جنازہ کے ساتھ چلتے تو چادر نہ اوڑھتے یہ اشارہ تھا پریشانی حال پر کہا طیبی نے کہ جب ذرا تغیر ہو یعنے چادر اتار کر چلنے پر یہ وعید شدید وارد ہوئی تو کیا حال ہوگا اکثر رسمیں بری برتنے پر ف ع **وعن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان تتبع جنازۃ معھا رانۃ رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ساتھ جایا جاوے اُس جنازہ کے کہ اُسکے ساتھ نوحہ کرنیوالی ہووے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف جنازہ کے ساتھ چلنا سنت ہے لیکن بسبب ساتھ ہونے اس فعل بد کے ترک کرے اُسکو اور اسیطرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بھی ترک کرے اور یہ حدیث اصل مضبوط ہے اسکی کہ جس مجلس و عورت مین خلاف شرع بات ہو وہان نجاوے اگرچہ قبول دعوت سنت ہے لیکن بسبب ہونے فعل بد کے ترک کرے اُسکو ۲ ع **وعن** ابی ھریرۃ ان رجلا قال لہ مات ابن لی فوجدت علیہ ھل سمعت من خلیلک صلوات اللہ علیہ وسلامہ شیئا یطیب بہ نفسنا عن موتانا قال نعم سمعتہ صلے اللہ علیہ وسلم قال صغارھم دعامیص الجنۃ یلقی احدھم ابا ہ فیاخذ بناحیۃ ثوبہ فلا یفارقہ حتی یدخل الجنۃ رواہ مسلم واحمد واللفظ لہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک شخص نے کہا ابو ہریرہ کو کہ مر گیا بیٹا میرا یعنی چھوٹا بیٹا پس سم کیا تو نے اُسپر کیا سُنی تھی دوست اپنے سے یعنی آنحضرت سے حدیثین ہون اللہ کی اُنپر اور سلام اللہ کا اُنپر کوئی چیز کہ خوش کردے ہمارے لونکو ہمارے مُردونکی طرف سے یعنی جو کہ جنسل و لادے چھوٹے مر گئے کہ آیا وہ کچھ کام آوین گے کہا ابو ہریرہ نے کہ ہان سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوٹے لڑکے مسلمانون کے جانور دریا کیسے ہونگے بہشت مین ملیگا ایک اُنکا باپ اُنمے سے پس پکڑیگا کونا کپڑے اُسکے یا اُسکیلا پس نہ جدا ہوگا اُس سے یہان تک داخل کریگا اُسکو بہشت مین روایت کی اسکو مسلم اور احمد نے اور لفظ ہین واسطے احمد کے ف دعامیص جمع دعموص کی ہے دعموص ایک چھوٹا سا جانور ہوتا ہے کہ پانی مین غوطہ مارتا ہے اور پھر نکل آتا ہے اُسکو ہندی مین جلا ہا کہتے ہین ۱۲ ر دعموص اُس شخص کو بھی کہتے ہین کہ دخیل ہوتا ہے بیچ امور بادشاہون اور امرا کے یعنی یہ لڑکے سیر کرتے پھرتے ہین جنت مین جہان چاہتے ہین نہین منع کیے جاتے ہین کسی جگہ کے جانیسے جیسیکہ لڑکے دنیا کے نہین روکے جاتے کسیکے گھر مین جانیسے اور نہین پردہ کیا جاتا اُنسے اور اسمین فی کیا ہے ہی کا کیا اسلیے کہ ذکر اسی کا ہوا ہوگا اور ماتکو بھی اسیطرح لیجاویگا بنا بر بعضی حدیثون کے مین ہان اور باپ دونون مذکور ہوئے ہین ۲ ع **وعن** ابی سعید قال جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ذھب الرجال بحدیثک فاجعل لنا من نفسک یوما تاتیک فیہ تعلمنا مما علمک اللہ فقال اجتمعن فی یوم کذا وکذا فاجتمعن فاتاھن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فعلمھن مما علمہ اللہ ثم قال ما منکن امرأۃ تقدم بین یدیھا من ولدھا ثلثۃ الا کان لھا حجابا من النار فقالت امرأۃ منھن یا رسول اللہ واثنین فاعادھا مرتین ثم قال واثنین واثنین رواہ البخاری اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اسی رسول خدا کے بہرہ مند ہوئے مرد ساتھ حدیثون آپکے کے پس مقرر کیجیے ہمارے لیے اپنی طرف سے ایک دن کہ آن حاضر ہون ہم آپکے پاس اُسدن مین تا سکھلائیے ہمکو اُس چیز سے کہ سکھلایا آپکو اللہ نے پس فرمایا حضرت نے جمع ہو تم فلانے دن اور فلانے وقت مین مکان فلانے مین یعنی مسجد مین یا گھر مین اور جگہ فلانی مین یعنے آگے کی جانب مکانکے یا اسیر کی جانب اُسکے پس جمع ہوئین عورتین پھر آئے اُنکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس سکھلایا انکو اُس چیز سے کہ سکھلایا اُنکو اللہ نے پھر فرمایا حضرت نے نہین تم مین سے کوئی عورت کہ آگے بھیجے ہون اپنی اولاد سے تین یعنی لڑکے یا لڑکیان مگر کہ ہونگے

اُسکے لیے پردہ آگ سے پس کہا ایک عورت نے اُنمین سے اے رسول خدا کے فرمائیے یا دو بھیجے ہون پس دوبارہ کہی اُسنے یہ بات پھر فرمایا حضرت نے یا دو بھیجے ہون یا دو یا دو یعنی جب بھی یہی ثواب ہوگا روایت کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمَيْنِ يَتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلٰثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاثْنَانِ فَقَالَ وَاِثْنَانِ قَالُوْا وَوَاحِدٌ قَالَ وَوَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰى مَاجَةَ مَنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دو مسلمان یعنی مان اور باپ مرین اُن دونون کے تین فرزند مگر داخل کریگا اُنکو اللہ بہشت مین ساتھ فضل رحمت اپنے کے اُن دونون کو پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ فرمائیے یا دو پس فرمایا کہ ہان یا دو عرض کیا فرمائیے یا ایک فرمایا ایک بھی پھر فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے تحقیق کچا حمل کہ گرتا ہے البتہ کھینچیگا مان اپنی کو ساتھ آنول نال اپنی کے طرف بہشت کے جب کہ صبر کرے اور گنے مان اُسکی اُسکے مرنیکو ثواب نقل کیا احمد نے اور روایت کی ابن ماجہ نے قول وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ **وف** ساتھ آنول نال کے یہ اشارہ ہی طرف علاقہ کے کہ درمیان اُسکے اور مان اُسکی کے ہی گویا آنول نال نندرستی کے ہو جائے گی کہ کھینچیگا ساتھ اُسکے اُسکو طرف بہشت کے اور یہ مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ جب ایسے بچہ کا کہ جسکے ساتھ دلکو تعلق نہین ہوتا اُسکا یہ ثواب ہوا تو جسکے ساتھ دلکو تعلق ہوتا ہے اُسکا کیا کچھ ثواب ہوگا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ اُبَيٌّ بْنُ كَعْبٍ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے آگے بھیجے ہون تین اپنی اولاد مین سے کہ نہ پونہچے ہون حد بلوغ کو یعنی پہلے مر جاون اُسکے مرنیسے ہونگے واسطے اُسکے پناہ مضبوط آگ دوزخ سے پس کہا ابو ذر نے آگے بھیجے مین نے دو فرمایا اور دو بھی کہا ابی بن کعب نے کہ کنیت اُنکی ابو المنذر ہی سردار قاریونکے آگے بھیجا مین نے ایک لڑکا فرمایا حضرت نے اور ایک بھی یعنی ایک بھی پناہ ہوگا آگ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ابْنٌ لَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهٗ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی قرہ مزنی سے یہ کہ ایک شخص تھا آتا حضرت پاس اور ہوتا اُسکے ساتھ بیٹا اُسکا پس فرمایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہی تو اُسکو یعنی بہت کہ تیرے ساتھ ہی رہتا ہے کہا اُسنے یا رسول اللہ دوست رکھے تم کو اللہ جیسا کہ دوست رکھتا ہون مین اُسکو پھر نہ پایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اُسکے پس فرمایا کیا ہوا بیٹا فلانیکا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ مر گیا بیٹا اُسکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اُسکے باپ کو جبکہ حاضر ہوا کہ کیا نہین دوست رکھتا تو اُسکو کہ نہ آویگا کسی دروازے پر دروازون بہشت کے مگر کہ پاویگا تو اُسکو منتظر ہوگا تیرا یعنی تاکہ شفاعت کرے تیری اور لیجاوے ساتھ اپنی جنت مین پس کہا ایک شخص نے اے رسول اللہ کے اسی کے لیے ہی بشارت یا ہم سب کے لیے پس فرمایا تم سب کے لیے نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ

لا ابویہ الا رفیقا ایہا السقط المراغم ربہ ادخل ابویک الجنۃ فیجرہما بسررہ حتی یدخلہما الجنۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا بچا البتہ جھگڑے گا پروردگار اپنے سے جب کہ داخل کریگا پروردگار ان باپ کو اگر ہین یعنی ارادہ کریگا داخل کرنیکا پس کہا جاویگا اے کچے بچے جھگڑنے والے پروردگار اپنے سے داخل کر ان باپ پنج کو بہشت مین پس کھینچیگا اُنکو ساتھ آنول نال اپنی کے یہان تک کہ داخل کریگا اُنکو بہشت مین روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تبارک وتعالی ابن آدم ان صبرت واحتسبت عند الصدمۃ الاولی لم ارض لک ثوابا دون الجنۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرماتا ہی اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے اگر صبر کرے تو یعنی بلا پر اور ثواب چاہے وقت صدمہ پہلے کے نہین راضی ہوتا مین تیرے لیے ثواب کا سوائے بہشت کے یعنی اُسکے بدلے مین بہشت ہی مین داخل کرونگا روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وعن** الحسین بن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ومسلمۃ یصاب بمصیبۃ فیذکرہا وان طال عہدہا فیحدث لذلک استرجاعا الا جدد اللہ تبارک وتعالی لہ عند ذلک فاعطاہ مثل اجرہا یوم اصیب بہا رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حسین بن علیؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا نہین کوئی مسلمان اور نہ عورت مسلمان پونہچائے جاوین مصیبت پھر یاد کرین اُسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا پس کہے واسطے اُسکے انا للہ وانا الیہ راجعون مگر کہ تازہ کر دیتا ہی یعنی ثابت کرتا ہے اللہ تعالی نزدیک اُسکے ثواب پس دیتا ہی اُسکو مانند ثواب اُس مصیبت کے جسدن پونہچا یا گیا تھا وہ مصیبت یعنی اور صبر کیا تھا اُسپر روایت کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع شسع احدکم فلیسترجع فانہ من المصائب اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ پاپوش ایک تمہارے کا پس چاہیے کہ کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اسلیے کہ یہ بھی مصیبت ہی ہی **ف** شاید مراد اُسمہ ٹوٹنے سے دنی مصیبت ہے یعنی اگر ادنی مصیبت پونہچے تو بھی یہ پڑھے چنانچہ ایک آیت مین آیا ہی کہ پڑھی حضرت نے یہ آیت وقت فراغ گل ہونیکے ع **وعن** ام الدرداء قالت سمعت ابا الدرداء یقول سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تبارک وتعالی قال یا عیسی انی باعث من بعدک امۃ اذا اصابہم ما یحبون حمدوا اللہ وان اصابہم ما یکرہون احتسبوا وصبروا ولا حلم ولا عقل فقال یا رب کیف یکون ہذا لہم ولا حلم ولا عقل قال اعطیہم من حلمی وعلمی رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ام درداء سے کہ کہا سُنا مین نے ابو درداء سے کہ کہتے تھے سُنا مین نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تبارک تعالی نے فرمایا حضرت عیسیٰ کو اے عیسیٰ تحقیق مین پیدا کرونگا پیچھے تیرے ایک امت جسوقت کہ پونہچیگی اُنکو وہ چیز کہ دوست رکھتے ہین یعنی کوئی نعمت شکر کرینگے اللہ کا اور اگر پونہچے اُنکو وہ چیز کہ مکروہ جانتے ہین یعنی کوئی مصیبت امید ثواب کی رکھینگے اور صبر کرینگے اور حال یہ کہ نہین ہے بردباری اور نہ عقل یعنی ایسی بردباری وعقل کہ کسبی ہون یا کامل پس کہا حضرت عیسیٰ نے اے رب میرے کسطرح ہوگا یہ واسطے اُنکے حال آنکہ نہ بردبار ہی اور نہ عقل فرمایا دونگا مین اُنکو اپنے حلم مین سے اور علم مین سے روایت کیا ان دونون کو بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یہان مراد اُنسے صلحا حضرت کی امت کے ہین ورنہ نہین ہے بردباری اور نہ عقل حاصل یہ کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ بسبب مصیبت کے بردباری وعقل جاتی رہینگی اور باوجود اسکے صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے یعنی یہ دونون صفتین ایسی ہین کہ بسبب انکے آدمی قابل کرکے جزع فزع کرنیسے باز رہتا ہی اور نفع اوضرر اللہ تعالی کیطرف سے جانتا ہی پس باوجود نہونے اُنکے صبر کرنا عجیب ہے حضرت عیسیٰ نے عرض کیا کہ بردباری اور

عقل ہونگی تو کینہ کر صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے فرمایا کہ دو نگا مین حلم اور علم اپنا یعنی علم اور حلم اپنے پاس سے بلا کسب دونگا کہ بسبب اُنکی صبر کرینگے اور امیدوار ثواب کے رہینگے ع **باب زیارۃ القبور** باب ہی بیچ بیان زیارت کرنے قبرونکے یعنی فضائل اور آداب اور مقصود سکے کہ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ونہیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث فامسکوا ما بدا لکم ونہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلھا ولا تشربوا مسکرا رواہ مسلم روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا مین نے تمکو زیارت کرنے قبرون کیسے پس زیارت کرو اُنکی اور منع کیا تھا مین نے تمکو کھانے گوشت قربانی کیسے بعد تین دنکے پس کھو جب تک کہ خواہش ہو واسطے تمھارے اور منع کیا تھا مین تمکو نبیذ سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب باسنون مین اور نہ پیو چیز نشے کی روایت کی یہ مسلم نے ف منع کیا تھا مین نے تمکو یعنی ابتدا اسلام مین حضرت نے قبرون کی زیارت سے منع فرمایا تھا اسلیے کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مبادا ایسی باتین قبر پر نہ کرین کہ باعث کفر کی ہون جب دیکھا کہ اسلام دلونمین مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت قبرونکی مستحب ہے سب علما کے نزدیک اسلیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہے اور موت یاد آتی ہے اور جاتا رہتا ہے کہ دنیا فانی ہے اور اور بہت فائدے ہین اور عمدہ فائدہ یہ ہے کہ مُردونکے لیے دعا اور استغفار ہوتی ہے اور یہ سنت ہے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقیع مین تشریف لیجاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے وہانکے مُردونپر اور استغفار کرتے تھے اُنکے لیے اور علما نے اختلاف کیا ہے اسمین کہ آیا عورتونکے حق مین نہی باقی ہے یا اُنکو بھی زیارت کرنی درست ہے صحیح یہ ہے کہ عورتین سوا حضرت کے مزار کے اور قبرونکی زیارت نکرین چنانچہ یہ مسئلہ باب اضاعۃ الصلوٰۃ مین بیچ فائدہ حدیث یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائذن لقبور آخرتک کے مفصل مع روایات فقہیہ کے لکھا گیا ہے جو چاہے ہان دیکھلے اور کہا نووی نے کہ زیارت کی کئی قسمین ہین ایک قسم فقط واسطے یاد کرنے موت اور آخرت کے ہی پس سکے لیے تو کافی ہو دیکھنا قبرونکا بغیر پہچاننے مُردون اُنکے کے دوسری واسطے دعا وغیرہ کے پس وہ مسنون ہے ہر مسلمان کے لیے اور تیسری برکت حاصل کرنیکے لیے ہے پس وہ زیارت اچھے لوگونکی قبرونکی ہے اسلیے کہ اُنکے لیے برزخ مین تصرفات اور برکات ہین اُن گنت اور چوتھی واسطے ادائے حق دوست اور قرابتی کے ہے جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی مین آیا ہے کہ جو کوئی زیارت کرے ماں باپ کی یا ایک کی اُن جمعہ کو تو ہوتی ہے مانند حج کے اور پانچوین مہربانی اور اُنست کے لیے ہوتی ہے جیسیکہ آیا ہے حدیث مین کہ جو کوئی گذرتا ہے اوپر قبر مؤمن بھائی اپنے کے اور سلام کرتا ہے اُسپر تو وہ پہچانتا ہے اُسکو اور جواب سلام کا دیتا ہے اور آداب زیارت کے یہ ہین کہ منھ قبر کیطرف اور پیٹھ قبلہ کیطرف کر سامنے میت کے منھ کھڑا ہو کے اور سلام کرے اور قبر کو ہاتھ نہ لگاوے اور چومے نہین اُسکو اور جھکے نہین اور منھ خاک پر نہ ملے کہ یہ عادت نصاریٰ کی ہے اور پڑھنا قرآن کا قبر کے پاس مکروہ ہے نہین اور مستحب ہے کہ وقت زیارت کے پڑھے سورۂ اخلاص سات بار اور بخشے ثواب سکا میت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہے اور دنون سے خصوصًا اول ذی الحجہ چنانچہ حرمین شریفین مین یہی معمول ہے کہ اول روز جمعہ من معلیٰ اور بقیع مین زیارت کے لیے جاتے ہین اور آیا ہے کہ دیا جاتا ہے میت کو علم واِدراک روز جمعہ کے زیادہ اور دنون سے اور زیادہ پہچانتا ہے اُسمین زیارت کرنیوالے کو اور دنونسے اور مکروہ ہے روزمرہ قبرونکا بغیر ضرورت کے اور مستحب ہے کہ للہ دیا جاوے میت کیطرف سے بعد مرنیکے سات دن تک اگر منع کیا تھا مین نے کھانے گوشت قربانی کے یعنی ابتدا اسلام مین لوگ محتاج تھے قدرت قربانی کی ہر کوئی نہ رکھتا تھا اسلیے حضرت نے قربانی کرنیوالونکو فرمایا تھا کہ تین دنسے زیادہ نہ رکھا کرین گوشت قربانی کا بلکہ محتاجونکو للہ دے دیا کرین پھر جب فراغی کی اللہ تعالیٰ نے لوگون پر اور احتیاج اُنکو نہی اجازت دی حضرت نے کہ جتنے دنون چاہے رکھو اور منع کیا تھا مین نے نبیذ سے سبنیا سکو کہتے ہین کہ کچھ جو یا انگور کو پانی مین بھگو رکھتے ہین بعد ازان پیتے ہین یہ حلال ہے جبتک

کہ نشہ کرنیوالی ہووے پس حضرتؐ نے ابتداء اسلام مین فرمادیا تھا کہ نبیذ مشک مین رکھی جایا کرے اسلیے کہ مشک پتلی ہوتی ہے سو مین جلدی گرم ہوکر نشا کرنے والی نہین ہوتی اور اور باسنو مین رکھنے سے منع فرمایا تھا کہ لاکھی باسنون وغیرہ مین رکھی جاوے اسلیے کہ اور باسنون مین بسبب گرمی کے جلدی متغیر ہوکر نشا کرنیوالی ہوجاتی ہے اور اُن ایام مین شراب عنقریب ہی حرام ہوئی تھی ہنوز لذت شراب کی لوگ بھولے نہ تھے خوف ہوا کہ پھر نشے کی چیز نہ پینے لگین بعدازان کہ امر تحریم شراب کا مقرر ہوا اور احتراز اُس سے لازم ہوا احتمال اُسکے ارتکاب کا نہ رہا ہر باسن مین پینے کے لیے اجازت فرمادی کہ سب باسنو مین پیا کرو حد تک کہ حد نشے کو نہ پہونچے جیسیکہ فرمایا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا یعنی نہ پیو کوئی نشے کی چیز حاصل یہ کہ منع نشا کرنیوالی ہے نہ باسن ع ش وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰی وَاَبْكٰی مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا زیارت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر ماں اپنی کی اور روئے اور رولایا اُن لوگونکو کہ گرد اُنکے تھے پھر فرمایا کہ پروانگی مانگی تھی مین نے پروردگار اپنے سے اس بات مین کہ بخشش مانگون واسطے اُسکے پس نہ اذن دیا گیا مجھے اور پروانگی مانگی تھی مین نے پروردگار اپنے سے بیچ اسکے کہ زیارت کرون قبر اُنکی کی پس اذن دیا گیا واسطے میرے پس زیارت کرو قبرون کی اسلیے کہ زیارت کرنی یاد دلاتی ہے موت کو روایت کی یہ مسلم نے ف حضرتؐ کی مانکا نام آمنہ تھا حضرتؐ جب چھ برس کے ہوئے تو وہ حضرتؐ کو لیکر مدینہ کو گئین اپنی ننھیال کے لوگونکی ملاقات کو وہانسے پھر کر کے کوآتی تھین جب ابواء مین کہ نام ایک گاؤن کا ہے پونہچین تو وہان انتقال اُنکا ہوا اور وہین قبر اُنکی بنی پس جبلیک دفعہ حضرتؐ وہان پونہچے تو روئے اُنکی جدائی پر اور رولایا اُنکو کہ گرد حضرتؐ کے تھے یعنی حضرتؐ اتنا روئے کہ رونے نے لوگون بھی تاثیر کی کہ حضرتؐ کو روتے دیکھکر رونے لگے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ کی والدہ کافر مین مذہب متقدمین کا تو یہی ہے لیکن متاخرین نے ثابت کیا ہے اسلام حضرتؐ کے والدین کا پھر اسکی تین صورتین بیان کی ہین کہ یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھے یا اُنکو دعوت اسلام کی نہین پونہچی یا ایام فترت مین تھے یعنی اُن سے پہلے زمانہ نبوت کے یا زندہ کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکو حضرتؐ کی دعا سے پھر ایمان لائے وہ اگرچہ حدیث حضرتؐ کی والدین کے زندہ کرنے کی بذاتہ ضعیف ہے لیکن بسلسلہ تعدد طرق کے تصحیح وتحسین کی ہے اُسکی یہ بات گویا متقدمین سے چھپی ہوئی تھی بعد ازان ظاہر کی اللہ تعالیٰ نے متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے آخر مین اسکے تصنیف کیے ہین اور اسکو دلیلون سے ثابت کیا ہے اور مخالفونکے شبہونکے جواب دیے ہین جو چاہے وہان دیکھ لے اور صحیح یہ ہے کہ اس مسئلہ مین سکوت بہتر ہے ش ع ح ومولانا وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِیَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سکھلاتے مسلمانون کو جبکہ نکلین طرف قبرونکے کہین سلام ہو تم پر اے گھر والو مومنون مین سے اور مسلمانو مومنین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالیٰ ساتھ تمھارے البتہ ملینگے مانگتے ہین ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت یعنی خلاصی مکروہات سے روایت کی یہ مسلم نے ف قبرونکی جگہ کو حضرتؐ نے گھر فرمایا اسلیے کہ رہتے ہین مُردے انمین مانند زندونکے گھرونمین اور من المؤمنین بیان ہے اہل الدیار کا اور والمسلمین تاکید ہے من المؤمنین کی ش ع **الفصل الثانی** فصل دوسری وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبرون پر مدینہ مین پس متوجہ ہوئے اُنپر ساتھ منھ اپنے

اور فرمایا سلام ہو تمپر اے صاحب قبر مومنکے بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اور تم پہلے پونہچے ہو ہمنے اور ہم پیچھے سے آتے ہین روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف متوجہ ہوئے اُپر ساتھ مُنھ اپنے کے آمین دلالت ہوا اسپر کہ مستحب ہے حالت سلام کرنے مین میت پر یہ کہ ہو مُنھ سامنے مُنھ میت کے اور دعا کرنے مین بھی اسیطرح رہے اور اسی پر عمل ہی تمام مسلمین کا سوا ابن حجر کے کہ اُنھون نے کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہ ہی کہ حالت دعا مین قبلہ کیطرف مُنھ کرے اور کہا منظر نے کہ زیارت میت کی مانند ملاقات اُسکی کے ہی حالت حیات اُسکی مین مُنھ کرے سامنے مُنھ اُسکے کے پھر اگر تھا زندگی مین کہ جب ملتا تھا اُس سے بیٹھتا تھا دور سبب ہونے اُسکے کے عظیم القدر پس اسی طرح زیارت اُسکی مین کھڑا رہے یا بیٹھے دور اُس سے اور اگر بیٹھتا تھا قریب اُس سے حالت حیات اُسکی مین اُسی طرح بیٹھے قریب اُسکے جب زیارت کرے اُسکی اور جب زیارت کرے پڑھے سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین بار پھر دعا کرے اُسکے لیے اور نہ ہاتھ لگاوے قبر کو اور نہ بوسہ دے اُسپر اسلیے کہ یہ عادت نصاریٰ کیسی ہی پ ع پدر اعظم القدر سے یہ ہو کہ وہ یا تو نانے مین بڑا ہو مانند والدین کے غیر ہا کے یا دین مین بڑا ہو مانند اُستاد وغیرہ کے ۔ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کان لیلتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من اٰخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا کم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد رواہ مسلم ۔ روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی شب نوبت اُنکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے نکلتے آخر شب مین طرف مقبرہ مدینہ کے پھر فرماتے سلام ہو تمپر اے قوم مؤمنین اور آئی تمھارے پاس وہ چیز کہ تھے تم وعدہ دیے جاتے یعنی ثواب و عذاب کل کو یعنی قیامت کو تم ڈھیل دیے گئے ہو یعنی مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمھارے ملنے والے ہین یا آسی بخش بقیع غرقد والون کو روایت کی یہ مسلم نے

ف بقیع نام ایک جگہ کا ہے باہر مدینہ کے کہ اُسمین قبرین مدینہ والونکی ہین اور اُسمن پہلے درخت غرقد کے کہ نام ایک مرخت کا ہی بہت تھے اسلیے اُسکو بقیع غرقد کہا ۔ ع

وَعَنْهَا قالت کیف اقول یا رسول اللہ تعنی فی زیارۃ القبور قال قولی السلام علی اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون رواہ مسلم ۔

اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کسطرح کہونمین یا رسول اللہ مراد رکھتی تھی اس سوال سے کیا کہونمین بیچ زیارت کرنے قبرونکے فرمایا کہ سلام اوپر صاحب گھرونکے مومنونمین سے اور مسلمانون مین سے اور رحم کرے اللہ ہمسے پہل کرنیوالونپر اور پچھیے رہنے والونپر و تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمھارے البتہ ملنے والے ہین روایت کی یہ مسلم نے

ف روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نمین کوئی کہ گذرے اپنے بھائی مومن کی قبر پر کہ وہ پہچانتا تھا اُسکو دنیا مین پھر سلام کرے اُسپر مگر کہ پہچانتا ہی وہ اُسکو اور جواب دیتا ہی اُسکو سلام کا ۔ ع

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا ۔

اور روایت ہی محمد بن نعمان سے پونہچاتے تھے حدیث طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ کی قبر کی یا ایک کی اُنمین سے ہر روز جمعہ مین یا ہر ہفتہ مین بخشش کیجاتی ہی واسطے اُسکے اور لکھا جاتا ہی یعنی دیوان اعمال مین نیکی کرنے والا ساتھ ماں باپ کے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابن مسعود سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا تھا مین نے تمکو زیارت کرنے قبرون کیسے پس زیارت کرو قبرونکی پس تحقیق

زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہے دنیا سے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو تقلل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** بے رغبت کرتا ہے دنیا سے کہ جب انجام کار سے تو سمین دل لگانا بیجا ہے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو کہ سوائے اس عالم کے ایک عالم اور ہے کہ وہان جانا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قبرونمین جاکر تطر عبرت سے دیکھے اور موت یاد کرے کہ یاد کرنا موت کا تو زنیوالا لذتونکا ہے اور آسان کرنیوالا کدورتونکا ع ح **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا کَانَ قَبْلَ اَنْ یُّرَخِّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِیْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا کُرِهَ زِیَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَکَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ کَلَامُهُ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتون بہت زیارت کرنیوالیون قبرونکی کو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا ترمذی نے کہ گئے ہین بعضے اہل علم اسپر کہ تحقیق یہ یعنے لعن کرنا تھا پہلے اسکے کہ اجازت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت کرنے قبرونکے پس جب کہ اجازت دی داخل ہوئے بیچ اجازت کے مرد عورت اور کہا بعضے عالمون نے سوائے اسکے نہین مکروہ جانا حضرت نے زیارت کرنا قبرونکا عورتونکے لیے واسطے کم صبر کرنے اُنکے کے اور بہت جزع فزع کرنے اُنکے کے تمام ہوا کلام ترمذی کا **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَدْخُلُ بَیْتِیَ الَّذِیْ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَضَعُ ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَاءً مِّنْ عُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہو عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تھی مین داخل ہوتی اپنے گھر مین کہ اُسمین مدفون تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی دفون تھے اُس حالت مین کہ تحقیق مین رکھتی یعنی اُتارتی ہون کپڑا اپنا یعنی چادر اور کہتی مین یعنی اپنے دلمین سوا اسکے نہین شان یہ ہو کہ مدفون ہین خاوند میرے یعنی حضرت اور باپ میرے یعنی ابو بکر اور دونون اجنبی نہین ہین پس جب کہ دفن کیے گئے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ اُنکے یعنی اُس مکان مین پس قسم ہو اللہ کی نہین داخل ہوئی مین گھر مین باندھے ہوئے ہوتی اپنے پر کپڑے اپنے واسطے حیا کے عمر سے کہ وہ اجنبی تھے روایت کی یہ احمد نے **ف** سمین دلیل ہے اسپر کہ لحاظ حیات کا کرے وقت زیارت کے مانند لحاظ اُسکے کے حالت حیات اُسکی مین اور شرح الصدور مین روایت ہے عقبہ بن عامر صحابی سے کہا کہ اگر روندونگی مین آگ یا پانون کھون تیزی تلوار کی پر یہان تک کہ کٹ جاوے پانون میرا محبوب ہے طرف میرے اِس سے کہ چلونگی مین کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہی میرے نزدیک قبرونمین بول و براز کرونمین یا بازار مین سامنے لوگون کے کہ لوگ دیکھتے ہون اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عفیر سے روایت کی ہے کہ وہ گذرے ایک مقبرے پر اُس حال مین کہ اُنکو رکا پیشاب لگا ہوا تھا پس کہا لوگون نے اُسکو کہ اُتر کر پیشاب کر لو کہا سبحان اللہ قسم ہے اللہ کی مین حیا کرتا ہون مُردونسے جیسیکہ حیا کرتا ہون زندونسے انتہی تمام ہوئی کتاب الصلوٰۃ فضل و کرم خدا تعالی کیسے صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ جمیعین و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ع ح **کِتَابُ الزَّکٰوۃِ** کتاب ہے بیچ بیان زکوۃ کے **ف** زکوۃ نماز کے ساتھ مذکور ہے کلام مجید مین بیانیسی جگہ پس دلیل ہے اوپر کمال اتصال کے ان دونون مین اور فرض کی گئی ہے زکوۃ دوسرے سال ہجری مین پہلی رمضان کی اور زکوۃ واجب ہے بنیا پر الاجماع اور زکوۃ کی معنی ہین بڑھنا اور پاک کرنا پس زکوۃ کو زکوۃ اسلیے کہتے ہین کہ اس سے مال بڑھتا ہے اور پاک ہوتا ہے بسبب نکالنے حق غیر کے یعنی فقرا کو اس سے اور بڑھتا ہے ثواب دینیوالے کا اور پاک ہوتا ہے وہ گناہونسے اور زکوۃ کو صدقہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ دلیل ہے دینے والے کے صدق پر بیچ رکھنے صحت یا کی

ع
اور علامہ نووی کہتا ہے کہ یہ اجماع ہے ۱۲ منہ

اور صدقہ فطر کا واجب کیا گیا دوسرے سال ہجری مین اور زکوۃ فرض کی گئی مکہ مین بالاجمال و بیان کی گئی مفصل مدینہ مین اور منکر زکوۃ کا کافر ہوتا ہے اور تارک سکا اشد گنہگار رہے قتل کیا جاوے نہ دینے والا اسکا کہذا فی محیط السرخسی اور واجب ہوتی ہے علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہانتک کہ گنہگار رہتا ہے اسکی تاخیر سے بلا عذر اور روایت رازی مین ہے کہ علی التراخی ہے یہانتک کہ گنہگار رہوتا ہے نزدیک مرنے کے اور صحیح تر اول ہی ہے کذا فی التہذیب اور زکوۃ فرض ہے مسلمان حُر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن تلک ملک مین رہے اور فارغ ہو دین سے اور حاجت اصلی سے اور نامی ہو خواہ حقیقۃً ہو خواہ تقدیرًا اور ملکیت کامل ہو اُسمین پس نہین واجب ہے کافر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانے پر اور نہ مکاتب پر اور نہ اُس مال پر کہ برس گذرے اُسپر اور اگر اول سال اور آخر سال تلک نصاب کا ہوا اور درمیانی نہو تو زکوۃ دینی آوے گی اس لیے کہ یہ بھی سارے ہی سال کے حکم مین ہے اور نہین فرض ہے زکوۃ قرضدار پر قرض کی قدر مین پس اگر زیادہ ہو مال قرض سے اور پونہچے حد نصاب کو واجب ہوگی نہین زکوۃ اور قرض مین یہ بھی قید ہے کہ بندون مین سے کوئی مطالبہ سکا کرسکے پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند اسکے مانع وجوب زکوۃ کا نہین اسلیے کہ انمین مطالبہ بندون مین سے کسی کو نہین پونہچتا اور دین زکوۃ کا کہ حاکم کو اُسکا مطالبہ پونہچتا ہے اللہ تعالیٰ کے اعتبار سے وہ بھی مانع ہے وجوب زکوۃ کا اور حاکم کو مطالبہ پونہچتا ہے مال ظاہری مین یعنی مواشی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین لاوے شہری لیجاوے اور نقدی مین اور مال تجارت مین کہ شہر مین تجارت کرتا ہو مطالبہ نہین پس دین اول مانع وجوب زکوۃ کا ہے اور دوسرا نہین اور اگر عورت تقاضا مہر کا کرتی ہو مانع ہے والا نہین اور بحر الرائق وغیرہ مین ہے کہ دین مانع ہے زکوۃ کا اور صدقہ فطر کا اوپر مذہب معتمد کے اور دین مطلق مانع ہے خواہ معجل ہو یا مؤجل اگرچہ مہر بیوی کا مؤجل طلاق تک یا موت تک اور بعضون نے کہا کہ مہر مؤجل مانع نہین اسلیے کہ کوئی مطالبہ سکا نہین کرتا عادۃً بخلاف معجل کے اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو خاوند مدارا دہ رکھنے والا ادا کا تو مانع ہوتا ہے والا نہین اسلیے کہ وہ نہین گنا جاتا ہے دین کذا فی غایۃ البیان انتہی اور عورت اعتبار کیجاتی ہے غنیہ بسبب مہر کے جبکہ ہو خاوند تونگر یہ صاحبین کے نزدیک اور بموجب قول امام اعظم ابی حنیفہ کے نہین اعتبار کیجاتی ہے غنیہ بسبب اسکے کہ کہا گیا ہے کہ یہ اختلاف درمیان انکے مہر معجل مین ہے اور بسبب مہر مؤجل کے نہین اعتبار کیجاتی ہے غنیہ اتفاقًا اور یہ جو کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سے مراد حاجت اصلی سے گھر مین رہنے کا اور کپڑے بدنکے اور اسباب گھر کا اور جانور سواری کا اور غلام خدمت کا اور ہتھیار استعمال کے اور کتابین علم کے اہل علم کے لیے اور اوزار حرفہ کے اہل حرفہ کے لیے پس مثلاً اگر ایک نے مکان لیا نیت تجارت سے اور بھرا نہین رہنے لگا زکوۃ اُسمین نہین واجب اور اگر مکان نیت تجارت سے لے اور فارغ ہوا سکے رہنے سے اُسمین زکوۃ واجب ہے بسیط مین اور چیزون کو سمجھ لے اور اگر مکان یا غلام وغیرہ فارغ ہون اسکی حاجت سے اور نہین نیت تجارت کی نہو تو زکوۃ اُنمین واجب نہین اور یہ جو کہا کہ ملکیت کامل ہو مراد اس سے یہ ہے کہ مالک ہو اصل اُس چیز کا اور تصرف کا پس مکاتب پر زکوۃ فرض نہین اسلیے کہ مالک ہے تصرف کا نہ اصل اُس چیز کا اور مال ضمار مین بھی کہ نہین اسلیے کہ اصل اُس چیز کا مالک ہے اور اُسکے تصرف مین نہین مال ضمار اُسکو کہتے ہین کہ اُس تک آدمی پونہچ نہ سکے وہ کئی قسم پر ہے ایک تو وہ مال کہ جاتا رہے اور دوسرے وہ کہ جنگل مین دفن کر کر جگہ اُسکی بھول گیا اور تیسرے وہ کہ دریا مین ڈوب جاوے اور چوتھے وہ کہ کوئی غصب کرلے اور گواہ نہون اُسپر اور پانچوان وہ کہ ظالم نے بطریق ڈنڈ کے لیا اور چھٹے وہ کہ کوئی قرض لیکر منکر ہوگیا اور گواہ نہون اُسپر پس اگر ان مالون مین سے کوئی مال ہاتھ لگے تو اُسمین زکوۃ پچھلے دنون کی نہین ہے بخلاف اُس مال کے کہ گھر مین دفن کر کر بھول گیا وہ جب نکلے گا تو پچھلے دنون کی زکوۃ دیوے گا اور بخلاف اُس قرض کے کہ لینے والا اقرار کرتا ہو خواہ لینے والا انکار کرتا ہو لیکن گواہ ہون اُسکے اور یا قاضی جانتا ہو اُسمین زکوۃ دینی آویگی اس تفصیل سے کہ اگر وہ قرض بدلے مال تجارت کے ہو تو جب پانچوان حصہ نصاب کا لینے لگے بقدر

ساڑھے دس روپیہ سیدھی کل کے یا ڈل کے وصول ہون تو پچھلے دنون کی زکوٰۃ دے اور جو قرض کہ بدلے مال تجارت کے نہو جیسے کپڑے گھر کے پہننے کے بیچے یا غلام خدمت کا بیچا یا گھر رہنے کا اور انکا مول لینے والے کے ذمہ قرض ہے اس مین جب زکوٰۃ پچھلے دنون کی دینی آوے گی کہ بقدر نصاب کے یعنی دوسو درہم کہ جسکے ساڑھے باون روپے سیدھی کل کے ہوتے ہین وصول ہوا اور جو قرض بدلے اُس چیز کے ہو کہ مال نہین جیسے مہر اور وصیت اور بدل خلع وغیرہ کے اسمین جب زکوٰۃ دینی آوے گی کہ بقدر نصاب کے وصول ہوا اور برس سپر گذر جاوے یعنی پچھلی زکوٰۃ نہین دینی آوے گی بلکہ اُس برس کی کہ اسکے قبضے مین رہا دیوے گا اور یہ حکم اُسکے لیے ہے کہ پہلے سے صاحب نصاب ہو اور اگر صاحب نصاب نہو پہلے سے تو اُسکے حق مین یہ مال بمنزلہ مال مستفاد کے ہوگا پہلے مال کے ساتھ اسکی بھی زکوٰۃ دیگا گذرنا برس کا شرط نہین اور شرط ادا کرنے زکوٰۃ کی یہ ہو کہ دیتے وقت نیت کرے کہ زکوٰۃ دیتا ہون یا جسوقت زکوٰۃ نکالے مال مین سے اُسوقت نیت کرلے اور اگر سارا مال اللہ دے اور نیت نکرے زکوٰۃ کی تو زکوٰۃ ساقط ہوجاتی ہے بشرطیکہ کسی اور واجب کی نیت سے نہ دے اور اگر تھوڑا سا مال دیگا تو جتنا دیا ہوگا اُسکی زکوٰۃ امام محمد کے نزدیک ادا ہوجائیگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک اُسکی بھی نہین ادا ہونے کی اور مکروہ ہے حیلہ کرنا واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور اگر غلام خریدا تجارت کے لیے پھر نیت کی خدمت لینے کی کی تو وہ تجارت کا نہین رہتا خدمت ہی کا ہوجاتا ہے اسمین زکوٰۃ نہین اور اگر خدمت کی نیت سے لیا اور پھر تجارت کی نیت کی تو تجارت کا نہین ہوجاتا جبتک کہ بیچے نہین جب بیچے گا تو اُسکے مول مین زکوٰۃ دینی آوے گی اور نصاب زکوٰۃ اُسقدر مال کو کہتے ہین کہ اسمین زکوٰۃ دینی واجب ہو اور اُس سے کم مین نہو مثلاً چاندی یا مال تجارت کا دوسو درہم کی قدر ہو چنانچہ آگے سبکی نصابین حدیثون مین مذکور ہین اور نصاب دو طرح کی ہوتی ہے نامی اور غیر نامی یعنی بڑھنے والی اور نہ بڑھنے والی پھر نامی دو قسم پر ہے حقیقی اور تقدیری حقیقی مال سوداگر کا ہے کہ نفع سے بڑھتا ہے اور جانور کہ بسبب بچونکے بڑھتے ہین اور تقدیری سونا چاندی کہ ظاہر مین بڑھتا نہین لیکن صلاحیت رکھتا ہے بڑھنے کی اور غیر نامی جیسے مکان اور اسباب سوائے حاجت اصلی کے پھر نصاب نامی کے ہونے سے زکوٰۃ دینی فرض ہوتی ہے اور زکوٰۃ یعنی اوڈندر کا لینا اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے اور غیر نامی پر زکوٰۃ دینی نہین آتی مگر زکوٰۃ کا مال اوڈندر کا اور صدقات واجبہ کا لینا نہین درست ہوتا اور صدقہ فطر کا دینا اور قربانی کا کرنا واجب ہوتا ہے بدائع پنج پ ملتقی الابحر و بحر و درمختار و عالمگیری

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اھل کتاب فادعھم الی شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ قد فرض علیھم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ قد فرض علیھم صدقۃ توخذ من اغنیائھم وترد علی فقرائھم فان ھم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینھا وبین اللہ حجاب متفق علیہ روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف یعنی امیر یا قاضی و ہانکا کرکر اور فرمایا تحقیق تو جاتا ہے ایک قوم اہل کتاب کے پاس یعنے یہود و نصاریٰ پاس پس بلا اُنکو طرف گواہی دینے اسکے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین پس اگر اُنھون نے مان لیا اسکو پس خبر دے اُنکو کہ اللہ نے فرض کی ہین اُنپر پانچ نمازین نمازین ہر دن رات مین پھر اگر مانا اُنھون نے اسکو پس خبر دار کر اُنکو کہ اللہ نے فرض کی ہے اُنپر زکوٰۃ لی جاوے اُنکے غنیون سے یعنی جو مالک نصاب کے ہین اور دی جاوے اُنکے فقیرون کو پھر اگر مانین وہ اسکو پس بچ تو لینے اچھے مال اُنکے سے یعنی چھانٹ کر اچھا مال اُنکا نہ لیجئے بلکہ اُنکے مال کو تین حصے کیجئے اچھا بُرا بیچ کا زکوٰۃ مین بیچ کا مال لیجئے اور بچو تو بد دعا مظلوم کی سے یعنی زکوٰۃ کے لینے مین اور اور چیز نہین یعنی نہ لے وہ چیز کہ واجب نہین اُسپر یا ایذا نہ دے اُسکو زیادہ سے تا بد دعا نکرے اسواسطے کہ نہین درمیان

لہ اور اپنی جلد ۲ صفحہ ۱۲۶ میں اس کو ابن ماجہ سے بھی نقل کیا ہے ۱۲ عالمگیری

دعا مظلوم کے اور درمیان قبول کرنے اللہ کے اُسکو کوئی پردہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اہل کتاب کے پاس ہیں ان مشرک اور ذمی بھی تھے مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا تھا اسلیئے ان ہی کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ واجب ہے بلانا کفار کو طرف اسلام کے پہلے لڑنیکے لیکن یہ جب ہے، کہ نہ پونہچے انکو دعوت یعنی بلانا طرف اسلام کے اور جبکہ پونہچ جاوے اُنکو دعوت پس نہیں واجب بلکہ مستحب ہے شرع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُكْوٰی بِهَا جَنْۢبُهٗ وَجَبِیْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِیْدَتْ لَهٗ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اُس سے حق اُسکا کہ زکوۃ ہے مگر جب کہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اُسکے تختے آگ کے یعنی تختے سونے چاندی کے بنینگے لیکن آگ میں ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے ہونگے جیساکہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے پس داغ دیے جاوینگے ساتھ اُن تختوں کے پہلو اُسکے اور پیشانی اُسکی اور پیٹھ اُسکی جبکہ جدا کیے جاوینگے یعنی بدنسے اور ڈالے جاوینگے آگ میں پھر لائے جاوینگے یعنی جبکہ ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ میں ڈالے جاوینگے گرم کرنیکے لیے اور نکالکر پھر داغ دینگے ہمیشہ یون ہی کرتے رہینگے اُسدینمں کہ ہو مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندونکے پس دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یا طرف دوزخ کے ف مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافرونکو دن قیامت کا ایسا دراز معلوم ہوگا اور باقی گنہگارون کو دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ اُنکے اور مومن کاملون کو وہ دن بقدر دو رکعتون نماز کے معلوم ہوگا اور دیکھے راہ اپنی یا طرف بہشت کے یعنی اگر اُسکے ذمہ اور گناہ نہو سوائے اُسکے اور یہ عذاب گناہ ترک زکوۃ کا جھاڑ دیگا داخل بہشت مین ہوگا اور یا طرف دوزخ کے یعنی اگر اُسکے ذمہ اور گناہ ہوگا سوائے اسکے یا اس عذاب سے گناہ ترک زکوۃ کا نہ جھڑیگا داخل دوزخ مین ہوگا اور یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندونکے اہمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ زکوۃ نہ دینیوالے

عذاب مین ہونگے اور باقی خلق حساب مین ۱۲ ع **قِیْلَ** یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَّا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا یَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا یَفْقِدُ مِنْهَا فَصِیْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُولٰهَا رُدَّ عَلَیْهِ اٰخِرُهَا فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ کہا گیا یا رسول اللہ یہ حکم نقد کا ہے اور اونٹونکا کیا حکم ہے یعنی اُنکی زکوۃ ندی تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہین کوئی مالک اونٹ کا کہ نہ ادا کیا ہوا نہین سے حق اُنکا یعنی زکوۃ ندی اور بعضے حق اُنکے سے دودھ دوہنا ہو دن پانی پلانے اُنکی کے مگر جبوقت کہ ہوگا دن قیامت کا منہ کے بل ڈالا جاویگا مالک اونٹ کا روبرو اونٹونکے بیچ میدان ہموار کے اُس حالت مین کہ ہونگے اونٹ کامل تر گنتی مین اور موٹاپے مین نہ کم کریگا مالک اونٹ کا انمین سے ایک بچہ اونٹ کے کو یعنی ایک اونٹ اُسکے وہان موجود ہو مگے حتی کہ سب بھی ساتھ ہونگے اُنکے اور اونٹ خوب فربہ ہونگے تاروندنے مین تکلیف زیادہ ہو کچلینگے اُسکو ساتھ پاؤن اپنے کے اور کاٹینگے اُسکو ساتھ دانتون اپنے کے جبکہ گذرے گی اُسپر پہلی جماعت لائی جاوے گی اُسپر پچھلی جماعت یعنی اسی طرح سے چلا جاویگا کہ ایک قطار کے پیچھے دوسری قطار اونٹونکی چلی گی اُسدن مین کہ ہے مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکے پس دیکھے گا راہ اپنی طرف بہشت کے اور یا طرف دوزخ کے ف دودھ دوہنا دن پانی پلانے کے تیسرے دن یا چوتھے دن اونٹونکو پانی پلانے لیجاتے ہین

تو عرب مین معمول تھا کہ لوگ پانی پر جمع ہوتے تھے اور مالک اونٹونکے اُنکو دودھ دوہکر پلاتے تھے پس حق واجب اونٹونکا اگرچہ دینی کوتہ ہے لیکن منجملہ حقوق اونٹون کے مستحب بھی ہے کہ جسدن اونٹ پانی پینیکو جاوین تو دودھ دوہکر مسکینونکو پلاوے پس ہی مستحب لیکن از راہ مروت اور ادائے شکر حق کے گویا کہ حکم واجب کا رکھتا ہی اسلیے اسطرح فرمایا کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب اس حق کے بھی عذاب ہو

ع ف ع ف ح **قیل** یارسول اللہ فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولا غنم لا یؤدی منہا حقہا الا اذا کان یوم القیمۃ بطح لہا بقاع قرقر لا یفقد منہا شیئا لیس فیہا عقصاء ولا جلحاء ولا عضباء تنطحہ بقرونہا وتطأہ باظلافہا کلما مر علیہ اولہا رد علیہ اٰخرہا فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار

کہا گیا یارسول اللہ کیا حال ہوگا مالک گائین کا اور مالک بکر یکا فرمایا اور نہین مالک گائین کا اور نہین مالک بکری کا کہ نہ ادا کرے اُن سے حق اُنکا مگر کہ جسوقت ہوگا دن قیامت کا ڈالا جاویگا میدان ہموار مین نہ کم کریگا اُنمین سی کچھ نہ ہوگی اُنمین کوئی بکری گائین کہ ٹیڑے ہون سینگ اُنکے اور نہ منڈی اور نہ سینگ ٹوٹی یعنی سبھونکے سینگ سلامت ہونگے تاخوب سینگ ماریں اُسکو ساتھ سینگون اپنے کے اور کچلین گی اُسکو ساتھ کھرون اپنے کے جبکہ گذرے گی اُسپر پہلی جماعت لائی جاوے گی اُسپر پچھلی جماعت اُسدنمین کہ ہوگی مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندونکے پس دیکھے گا راہ اپنی یا طرف بہشت کے اور یا دوزخ کے **قیل** یارسول اللہ فالخیل قال الخیل ثلثۃ ہی لرجل وزر وہی لرجل ستر وہی لرجل اجر فاما التی ہی لہ وزر فرجل ربطہا ریاء وفخرا ونواء علی اہل الاسلام فہی لہ وزر واما التی ہی لہ ستر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ ثم لم ینس حق اللہ فی ظہورہا ولا رقابہا فہی لہ ستر واما التی ہی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ لاہل الاسلام فی مرج وروضۃ فما اکلت من ذلک المرج او الروضۃ من شیء الا کتب لہ عدد ما اکلت حسنات وکتب لہ عدد اراثہا وابوالہا حسنات ولا تقطع طولہا فاستنت شرفا او شرفین الا کتب اللہ لہ عدد اثارہا وارواثہا حسنات ولا مر بہا صاحبہا علی نہر فشربت منہ ولا یرید ان یسقیہا الا کتب اللہ لہ عدد ما شربت حسنات

کہا گیا یارسول اللہ کیا حکم ہے گھوڑونکا فرمایا پس گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو ہوتے ہین آدمی کے لیے سبب گناہ کے اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے پردہ اور ایک رہتے ہین آدمی کے لیے سبب ثواب کے پس وہ گھوڑے کہ واسطے اُسکے سبب گناہ کے ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو ریا و فخر کے لیے اور واسطے دشمنی کے اہل سلام سے پس وے گھوڑے اُسکے لیے سبب گناہ کے ہین اور وہ گھوڑے کہ اُسکے لیے پردہ ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو راہ خدا مین پھر نہ بھولا حق اللہ کا پیچ پیٹھون اُنکی کے اور نہ گردنون اُنکی کے پس وہ گھوڑے اُسکے لیے پردہ ہین اور وہ گھوڑے کہ اُسکے لیے موجب ثواب کے ہین پس گھوڑے اُس شخص کے ہین کہ باندھا اُنکو راہ خدا مین اہل سلام کے لیے بیچ چراگاہ کے اور سبزے کے پس نہین کھاتے ہین اُس چراگاہ سے یا سبزے سی کچھ مگر لکھی جاتی ہین اُسکے لیے نیکیان بقدر گنتی اُس چیز کے کہ کھائے یعنی گھانس وغیرہ اور لکھی جاتی ہین اُسکے لیے بقدر گنتی لید اُنکیلے اور پیشاب اُنکے کے نیکیان یعنی اسلیے کہ یہ چیزین بھی اُسکی باعث زندگی کی ہین اور نہین توڑتے وہ گھوڑے رسی یعنی دست بند اپنے کو پھر دوڑتے ہین ایک میدان یا دو میدان مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالی اُسکے لیے نیکیان بقدر گنتی نقش قدم اُنکے کے اور لید اُنکیلے یعنی اُس حالت مین جو کرتے ہین اور نہین گذارتا اُنکو مالک اُنکا شہر پر پس پیوین اُس سے اور نہین ارادہ کرتا تھا کہ پلاوے اُنکو مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اُسکے نیکیان موافق گنتی اُس چیز کے کہ پیا ف یعنی وہ نیت پانی پلانے کی نہین رکھتا تھا بلکہ بغیر قصد اُسکے کے پانی پیا اُسکا یہ ثواب ہوگا پس اگر

قصد کر کر بلا دیگا کیا کچھ ثواب پاویگا اور اوپر جو فرمایا پس گھوڑے الخ اسکو جواب علی السلوب الحکیم کہتے ہین یعنی گویا حضرت نے فرمایا کہ مت پوچھ حال نرے حق واجب گھوڑوں کا بلکہ پوچھ وہ بھی اور جو کچھ کہ پوچھتا ہے نفع اور ضرر اُنکے پالنے والے کو اور ایک ہوتے ہین آدمی کے لیے پردہ کہ اُنسے پردہ آدمی کا ڈھنکا رہتا ہے لوگ نہین جانتے کہ فقیر و محتاج ہے اور محفوظ رکھتے ہین سوال کرنے سے اور اظہار حاجت سے روبرو لوگونکی اور ریا و فخر کے لیے یعنی لوگونکے دکھانیکے لیے کہ دیکھین حشمت اُسکی اور جانین کہ یہ محتاج ہے اور واقع مین ایسا نہین اور فخر سے مراد یہ ہی کہ گھوڑا پالے اِس نیت سے کہ اپنے سے ادنیٰ پر فخر اپنا بیان کرون گا اور اسکے آگے دوسری قسم مین جو کہا راہ خدا مین تو مراد اِس سے جہاد نہین ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اچھی نیت سے باندھے کہ اللہ کی فرمانبرداری مین کام آوین یعنی اپنی سواری کے لیے باندھے جائز مشروع کے لیے سوار ہووے اور فقر و احتیاج اپنی لوگونسے چھپاوے جیسا کہ اور روایت مین آیا ہے رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا یعنی باندھے گھوڑے غنا حاصل کرنیکے لیے اور بچنے کے لیے مانگنے سے یعنی اُسپر چڑھکر سوداگری کے لیے جاوے یا کھیتی پر اور وقت جانے وہانکے اور اور کسی ضرورت کے کسی سے مانگنا نہ پڑے پس ہوگا وہ پردہ کہ محفوظ رکھیگا سوال و اظہار حاجت سے اور راہ خدا سے یہ مراد اسلیے لی کہ تاتکرار نہ لازم آوے کہ تیسری قسم مین راہ خدا سے جہاد ہے اور نہ بھولا حق اللہ کا بیچ پیٹھون اُنکی کے یعنی سوار ہوا اُنپر اچھے کام ونکے لیے اور مانگے پر یا سوار ہی کے لیے اور گھوڑیون پر چھوڑنے کے لیے اور نہ گردنون اُنکی کے یعنے زکوٰۃ اُنکی ادا کی اور شافعیہ کہتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ خبر گیری اُنکی کی ساتھ گھانس دانہ وغیرہ کے اور دور کیا ضرر اُنسے اور یہ انتفات اسلیے ہے کہ ہمارے نزدیک گھوڑونمین زکوٰۃ ہی اگر جنگل مین چرین پھرین گھوڑون والا مختار ہو کہ ہر گھوڑے پیچھے ایک دینار دیوے یا قیمت مشخص کرے اُنکی اور ہر دو سو درہمونمین سے پانچ درہمین دے جیسا کہ حساب زکوٰۃ کا ہی اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک گھوڑونمین زکوٰۃ نہین ہے دلیل اُنکی یہ حدیث ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین مسلمان پر اُسکے غلام مین اور گھوڑے مین صدقہ اور دلیل بوحنیفہ کی یہ حدیث ہے کہ فرمایا حضرت نے ہر گھوڑے سرکہ جنگل مین چرے ایک دینار ہی اور قیمت مشخص کرنی گھوڑے کی روایت کی گئی ہے حضرت عمرؓ سے اور شافعی نے جو حدیث روایت کی ہی اوپر گھوڑے غازی کے محمول ہے کہ سوار ہوتا ہے اُسپر اور لیتے ہی غلام خدمت کرنیوالا مراد ہے اور راہ خدا مین دو سطے اہل سلام کے کہ جہاد کرے اُنپر اور اوسلمانون کو دے تا سوار ہو کر جہاد کرین ع ع

قُلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا گیا یا رسول اللہ پس کیا ہے حکم گدھونکا فرمایا نہین اُتارا گیا مجھپر گدھونکے مقدمہ مین کچھ حکم مگر یہ آیت یکتا جامع سب نیکیون اور بندگیونکی پس جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک ذرہ کے بھلائی دیکھیگا اُسکو اور جو شخص کہ عمل کرے مقدار ایک ذرہ کے برائی دیکھیگا اُسکو روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگر کسی کو گدھا مانگے کو دیگا سواری کے لیے واسطے جانیکے نیکی کا کام کو ثواب پاویگا اور اگر گناہ کرنیکے لیے سوار ہونیکو دے گا گنہگار ہوگا ع ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس ادا کی زکوٰۃ اُس کی بنایا جاویگا اُسکے لیے مال اُسکا دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اُسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھونپر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اُسکی گردنمین دن قیامت کے پھر پکڑیگا دونون طرفین مُنھ اُسکے کی یعنی دونون باچھین اُسکی پھر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پھر پڑھی یہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری نے

ف سانپ گنجا یعنی اُسکے سر پر بال نہین ہونیکے یہ علامت ہے بہت زہریلے ہونے اور درازی عمر اُسکے کی اور آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی کہ سنو اللہ تعالے بھی اسیطرح فرماتا ہے ساری آیت یون ہے وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنے اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساتھ اُس چیز کے کہ دی اُنکو اللہ فضل اپنے سے یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہے اُنکے لیے بلکہ بُرا ہے اُنکے لیے قریب ہے کہ طوق ڈالے جاوینگے اُس چیز کا کہ بخل کرتے ہین ساتھ اُسکے دن قیامت کے یعنی وہ مال طوق ہوکر پڑیگا گردنون مین ۔ ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ اَوْ بَقَرٍ اَوْ غَنَمٍ لَّا یُؤَدِّیْ حَقَّھَا اِلَّا اُتِیَ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْظَمَ مَا تَکُوْنُ وَاَسْمَنَہٗ تَطَأُہٗ بِاَخْفَافِھَا وَتَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِھَا کُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰیھَا رُدَّتْ عَلَیْہِ اُوْلٰھَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین کوئی شخص کہ ہون واسطے اُسکے اونٹ یا گائین یا بکری نہ دے حق اُنکا یعنی زکوۃ مگر کہ لائے جاوینگے وہ دن قیامت کے اُس حالت مین کہ وہ بہت بڑے ہونگے اور بہت موٹے کچلینگے اُسکو ساتھ پاؤن اپنے کے اور مارینگے اُسکو ساتھ سینگون اپنے کے جبکہ گزرینگے آخر اُنکے پھر لائے جاوین گے اُسپر پہلے اُنکے یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان آدمیونکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔ وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَھُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آوے تمھارے پاس کوۃ لینے والا یعنی امام کی طرف سے کہ جسکو ساعی اور عامل کہتے ہین پس چاہیے کہ پھرے تمسے اس حالت مین کہ وہ تمسے راضی ہو روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی زکوۃ پوری ادا کردو تا وہ تمسے راضی جاوے ۔ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاہُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِھِمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاہُ اَبِیْ بِصَدَقَتِہٖ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا اَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِہٖ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لاتی اُنکے پاس قوم زکوۃ اپنی فرماتے یا الٰہی رحمت بھیج فلان پر پس لایا حضرت کے پاس باپ میرا زکوۃ اپنی پس فرمایا الٰہی رحمت بھیج ابی اوفی پر روایت کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مین جسوقت کہ لاتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوۃ اپنی کہتے یا الٰہی رحمت بھیج اُسپر ف دعا کرنی کسکے لیے ساتھ لفظ صلوۃ کے تنہا درست نہین سوا انبیاء کے اور انبیاء کے ساتھ کسی پر صلوۃ بھیجے تو درست ہے پس حضرت جو زکوۃ لانے والونپر صلوۃ بھیجتے تھے یہ خصائص حضرت کے سے ہی اور کونہین درست ۔ مولانا ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَہٗ وَاَعْتُدَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَھِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُھَا مَعَھَا ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کو یعنی عامل کرکر زکوۃ لیوے پر پس کہا گیا یعنی خبر دی کسی نے کہ زکوۃ ندی ابن جمیل نے اور خالد بن ولید صحابی نے اور عباس نے پس فرمایا بیغیر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین انکار کیا نعمت خدا کا ابن جمیل نے مگر اسلیے کہ وہ تھا فقیر پس غنی کیا اُسکو اللہ نے اور رسول اُسکے نے اور خالد پر تحقیق تم ظلم کرتے ہو یعنی اسواسطے کہ نہین ہے اُسپر زکوۃ اسلیے کہ اُسنے تحقیق وقف کر رکھی ہین زرہین اپنی اور سامان لڑائیکا یعنی ہتھیار اور جانور اور اور اسباب لڑائیکا خدا کی راہ مین یعنی اور تم اُسکو سوداگری کا مال جانتے ہو

اور عباس پس زکوۃ اُسکی مجھپر ہے اور مثل اُسکے ساتھ اُسکے پھر فرمایا اے عمر کیا نہین جانتا تو کہ چچا آدمی کا مانند باپ اُس کے کے ہے یعنے پس عباس کو بجاے باپ میرے کے جان اور تعظیم اُنکی کر اور ایذا مت دے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابن جمیل پہلے منافق تھا پھر مسلمان ہوا اور محتاج تھا اُسنے حضرت سے التماس دعا کی کہ مجھے ثروت ہووے مین شکر گذاری کرونگا پس حضرت نے اُسکے لیے دعا کی اور وہ غنی ہوا پس چاہیے تھا اُسکو شکر کرنا اُسنے کفران نعمت کیا کہ زکوۃ کا بھی انکار کیا حضرت نے اُسپر ازراہ زجر کے کلام مذکور فرمایا اور غنی کیا اللہ اور رسول اُسکے نے حضرت نے غنی کرنیکو نسبت اپنی طرف اسلیے کیا کہ حضرت کی دعا سے وہ غنی ہوا تھا اور حضرت عباس چچا تھے حضرت کے اُنکی زکوۃ جو حضرت نے اپنے ذمہ فرمائی سبب اسکا یہ تھا کہ حضرت نے اُنسے دو سال زکوۃ لے لی تھی ایک تو اُسی سال کی کہ جسکی مانگتے تھے اور ایک سال آیندہ کی جیسا کہ فرمایا وَمِثْلُهَا مَعَهَا یعنے اور مانند زکوۃ حال کے ساتھ اُسکے کہ وہ زکوۃ سال آیندہ کی ہے ع ع **وَعَنْ** اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہٗ ابْنُ اللُّتْبِیَّۃِ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ لِیْ فَخَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ عَامِلٍ اَبْعَثُہٗ فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ فَیَقُوْلُ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ لِیْ اَفَلَا قَعَدَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ اَوْ بَیْتِ اُمِّہٖ فَیَنْظُرُ اَیُھْدٰی لَہٗ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْہُ شَیْئًا اِلَّا جَآءَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَحْمِلُہٗ عَلٰی رَقَبَتِہٖ اِنْ کَانَ بَعِیْرًا لَّہٗ رُغَآءٌ اَوْ بَقَرًا لَّہٗ خُوَارٌ اَوْ شَاۃً تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَتَیْ اِبْطَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہوا بی حمید ساعدی سے کہ کہا عامل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ لینے پر ایک شخص کو قوم ازدمین سے کہ کہا جاتا تھا اُسکو ابن لتبیہ پس جبکہ آیا ابن لتبیہ یعنے مدینہ مین کہا یعنی مسلمانونسے کہ یہ مقدار مال واسطے تمھارے ہے یعنی یہ زکوۃ اموال کی ہے مستحق اسکے تم ہو اور اسقدر تحفہ بھیجا گیا ہی میرے لیے پس خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اُسپر پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے تحقیق مین عامل کرتا ہون کئی شخصونکو تم مین سے اوپر کامونکے اُن کامونمین سے کہ حاکم کیا ہے مجکو اللہ نے پھر آتا ہے ایک اُنکا یعنی اُس کام سے پس کہتا ہے یہ تمھارے لیے ہے اور یہ تحفہ دیا گیا ہی مجکو پس کیون نہ بیٹھا اپنے باپکے گھر مین یا اپنی ماںکے گھر مین پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہی اُسکو یا نہین قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری ہی ہاتھ قدرت اُسکی کے ہے نہین لیگا کوئی اُنمین سے کچھ مگر لاویگا اُسکو دن قیامت کے اس حال سے کہ اُٹھائے ہوگا اُسکو اپنی گردن پر یعنی رسوائی کے لیے اگر ہوگا اونٹ ہوگی واسطے اُسکے آواز یا ہوگا بیل ہوگی واسطے اُسکے آواز یا ہوگی بکری آواز کرتی پھر اُٹھائے حضرت نے دونون دست مبارک اپنی یہانتک کہ دیکھی ہمنے سفیدی حضرت کی بغلونکی یعنی بہت اونچے اُٹھائے ہاتھ پھر فرمایا یا الٰہی تحقیق مین نے پونچا دیا یعنی جو تونے فرمایا تھا آلہی تحقیق مین نے پونچا دیا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے یعنی یہ تحفہ کہ بھیجا گیا ہے اُسکے لیے بسبب عاملی کے ہے اگر عامل نہوتا اور گھر مین بیٹھا رہتا کا ہیکو بھیجتے اس سے معلوم ہوا کہ اگر تحفہ بھیجے کوئی دوست یا قرابتی عامل کا کہ ہمیشہ اُسکے لیے تحفہ بھیجتا تھا نہ بسبب اس عمل کے تو جائز ہے لینا اُسکا جیسا کہ بیع تحفہ اور ضیافت قاضی کے کہا گیا ہے اور کہا ابن ملک نے یعنی نہین جائز عامل کو یہ کہ قبول کرے تحفہ اسلیے کہ نہین تو ہی اُسکو کوئی کچھ مگر واسطے طمع اسکے کہ چھوڑدے وہ کچھ زکوۃ مین سے اور یہ جائز نہین انتہی ع ع ح **قَالَ** الْخَطَّابِیُّ وَفِیْ قَوْلِہٖ ھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اُمِّہٖ اَوْ اَبِیْہِ فَیَنْظُرُ اَیُھْدٰی اِلَیْہِ اَمْ لَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ کُلَّ اَمْرٍ یَتَذَرَّعُ بِہٖ اِلٰی مَحْظُوْرٍ فَھُوَ مَحْظُوْرٌ وَکُلُّ دَخِیْلٍ فِی الْعُقُوْدِ یُنْظَرُ ھَلْ یَکُوْنُ حُکْمُہٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ کَحُکْمِہٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا ھٰکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

کہا خطابی نے اور بیچ قول اُنکے کے کیون نہ بیٹھا بیچ گھر مان اپنی کے یا باپنے کے پس دیکھتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہے طرف اُسکے یا نہین دلیل ہے اِسپر کہ جو چیز کہ وسیلہ کیا جاوے ساتھ اُس چیز کے طرف ایک کام حرام کے پس وہ وسیلہ بھی حرام ہی اور جو عقد داخل ہو بیع عقد ونکے یعنی مثل بیع اور ہبہ اور نکاح اور مانند اِنکے کے دیکھا جاوے کہ آیا ہے حکم اُسکا نزدیک جدا ہونیکے مانند حکم اُسکے کے وقت نزدیک ہونیکے نہین یعنے پس پہلی بات صحیح ہے اور دوسری نہین صحیح اسیطرح ہے شرح السنہ مین ف پس وہ وسیلہ بھی حرام ہے داخل ہی امین قرض حاصل کرنیوالے کو اور گھر گروی کا کہ رہے اُسمین گروی لینے والا بغیر کرایہ کے اور جانور گروی کیا گیا کہ سوار ہوا اُسپر اور فائدہ اُٹھاوے اُس بغیر عوض کے اور مثال دوسرے قاعدے کی یہ ہے کہ بیچے کسی کے ہاتھ ایک چیز دس روپیہ کی سو روپے کو تاکہ قرض دے اُسکو یہی بیچنے والا اُسکو ہزار روپے مثلاً اور اُس قرض کا نفع اُس چیز کے ثمن مین سمجھ لے پس یہ نہین درست اسلیے کہ اگر فقط وہ چیز ہی بیچتا تو وہ کا ہیکو لیتا اُس قرض کے لالچ سے لی ہے گویا سود قرض کا اُس چیز کے مول مین ادا کیا اور جہان دو عقد ین ایسی ہون کہ اگر ایک کو دوسرے سے جدا کرین تو بھی روا رکھے تو وہ درست ہے مثلاً اسی صورت مذکورہ مین دس روپیہ کی چیز دس ہی روپیہ کو بیچتا اور یہ دونون قاعدے جو خطابی نے حدیث سے نکالے پس پہلا قاعدہ تو موافق ہے مذہب ہمارے کے بھی اور مذہب شافعی کے بھی اسلیے کہ قواعد مقررہ سے ہے کہ وسائل حکم مقاصد کا رکھتے ہین پس وسیلہ طاعت کا طاعت اور وسیلہ معصیت کا معصیت اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب مالک اور احمد کے ہے کہ منع کرتے ہین حیلونکو کہ جلکے سبب سے ربا وغیرہ ہو سکتے ہین اور ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہما مباح رکھتے ہین پس نہین وہ قائل اس قاعدہ کے اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ مسئلہ کہ بطور مثال کے ذکر کیا امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست ہے بلکہ یہ اُنکے نزدیک بھی نہین درست بسبب اور قاعدہ کے اور اور بعضے حیلے اُنکے نزدیک درست ہین اسلیے کہ اگر وہ قائل اس قاعدے کے نہین ع مولانا **وعن** عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ کَانَ غُلُوْلًا یَاْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عدی بن عمیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو عامل کرین ہم تم مین سے کسی کام پر پھر چھپاوے ہمسے مقدار سوئی کی اور زیادہ اُس سے چھپٹا پے مین یا بڑے مین ہوگا یہ چھپانا خیانت لاویگا اُسکو دن قیامت کے یعنی ازراہ نصیحت کے روایت کی مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباس قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ کَبُرَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْکُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّہٗ کَبُرَ عَلٰی اَصْحَابِکَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَفْرِضِ الزَّکٰوۃَ اِلَّا لِیُطَیِّبَ مَا بَقِیَ مِنْ اَمْوَالِکُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِیْثَ وَذَکَرَ کَلِمَۃً لِتَکُوْنَ لِمَنْ بَعْدَکُمْ فَقَالَ فَکَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اَلَا اُخْبِرُکَ بِخَیْرِ مَا یَکْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ وَاِذَا اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ وَاِذَا غَابَ عَنْھَا حَفِظَتْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جب اُتری یہ آیت اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور روپا بھاری ہوئی یہ آیت مسلمانون پر پس کہا عمرؓ نے کھولدونگا مین اِس فکر کو تسے پس گئے عمرؓ اور کہا اے نبی اللہ کے تحقیق بھاری ہوئی تمھارے یارون پر یہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے نہین فرض کی زکوۃ مگر اسلیے کہ پاک کرے اُس چیز کو کہ باقی رہا ہے مال تمھارے اسلیے اور سوائے اِسکے نہین کہ مقرر کی ہے میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تاکہ ہو میراث واسطے اُس شخص کے کہ پیچھے تمھارے ہے پس کہا ابن عباسؓ نے اللہ اکبر کہا عمرؓ نے یعنے بسبب خوشی کے کہ دفع ہونے اِس مشکل کے سے حاصل ہوئی پھر فرمایا حضرتؐ نے واسطے عمرؓ کے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہتر چیز مین اُس چیز کے کہ جمع کرے آدمی وہ یہ ہے عورت نیک بخت جبکہ دیکھے طرف اُسکے خوش کرے اُسکو اور جب حکم کرے اُسکو فرمانبرداری کرے اُسکی اور جب غائب ہو اُس سے محافظت کرے اُسکی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف

ساری آیت یون ہے وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یعنے جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے راہ خدا مین پس خبر دے اُنکو عذاب دردناک کی یعنی اُنکو آگ دوزخ کی مین گرم کرکر داغینگے اُنسے پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین اُنکی پس جب آیت اُتری تو صحابہ پر گران ہوئی اسلیے کہ وہ ظاہر آیت سے یہ سمجھے کہ مطلق جمع کرنا مال کا منع ہے پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا حضرتؐ سے جو کہ مذکور رہوا حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے زکوۃ تو اسی لیے فرض کی ہے کہ ما بقی مال پاک ہوجاوے پس جب زکوۃ ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھ مضائقہ نہین پس آیت مذکورہ مین جو وعید آئی ہے مال کے جمع کرنے پر تو وہ اسی صورت مین ہے کہ زکوۃ نہ دے اور اگر زکوۃ دیکر جمع کرے داخل اس وعید مین نہین اور ذکر کیا کلمہ یہ قول ابن عباسؓ کا وہی کا ہے کہ حضرتؐ نے بعد قول الفاظ فوق للموارث کے ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجھے یاد نہ رہا یا مجھے اسیقدر رہا کہ فرمایا کہ اللہ تعالی نے میراث اسلیے فرض کی ہے کہ ہو میراث طیب تمہارے پیچھے اُنکو ملے کہ وارث ہین یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو نہ فرض کرتا اللہ تعالی زکوۃ اور نہ میراث پھر جبکہ بیان کیا حضرتؐ نے صحابہ سے کہ جمع کرنا مال کا منع نہین ہے جبتک کہ زکوۃ ادا کرتے رہین اور دیکھا خوش ہونا صحابہ کا بسبب اسکے رغبت دلائی اُنکو طرف اُس چیز کے کہ وہ بہتر ہے مال سے کہ وہ عورت ہے نیکبخت و خوب صورت اسلیے کہ سونا و پانہین نفع دیتا تجکو مگر بعد جانیکے تیرے پاس سے بخلاف بیوی کے کہ وہ جبتک ساتھ تیرے ہے رفیق تیری ہے دیکھتا ہے تو خوش کرتی ہے تجکو اور حاجت روائی تیری ہوتی ہے اُس سے اور اطاعت تیری کرتی ہے اور غایت نگہبانی تیرے مال و اولاد کی کرتی ہے اور اولاد اُس سے پیدا ہوتی ہے کہ قوت بازو ہوتی ہے حیات مین اور جانشین ہوتی ہے بعد مرنیکے اور اور بہت کام آتی ہے اور روایت مرفوع مین آیا ہے کہ جسنے نکاح کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو تہائی دین اپنا پڑھ پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے بیچ نصف باقی کے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَاْتِیْکُمْ رَکِیْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَآءُوْکُمْ فَرَحِّبُوْا بِھِمْ وَخَلُّوْا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ مَا یَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِھِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَیْھِمْ وَارْضُوْھُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَکٰوتِکُمْ رِضَاھُمْ وَلْیَدْعُوْا لَکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا تمہارے پاس چھوٹا سا قافلہ یعنی عامل آویگے زکوۃ لینے کو کہ دشمن رکھتے ہین یعنی بحکم طبیعت کے لوگ اُنکو دشمن رکھتے ہین اسلیے کہ مال لینے کو آتے ہین پس جسوقت آوے تمہارے پاس پس کہو اُنکو مرحبا یعنی خوشوقت آئے تم اور خالی کرو درمیان اُنکے اور درمیان اُس چیز کے کہ طلب کرین یعنی مال زکوۃ کا اُنکے روبرو حاضر کردو کوئی چیز حائل و رانع درمیانمین نرکھو پس اگر زکوۃ لینے مین عدل کرینگے پس اپنے لیے کرینگے یعنی ثواب عدل کا پاوین گے اور اگر ظلم کرینگے پس اُنپر ہے اور راضی کرو زکوۃ لینے والونکو اسلیے کہ پوری زکوۃ تمہاری رضا اُنکی ہے اور چاہیے کہ دعا کرین عامل تمہارے لیے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اگر ظلم کرینگے مراد یہ ہے کہ اگرچہ ظالم جانو اُنکو بسبب اعتقاد اور گمان اپنے کے یا بالفرض والتقدیر ظلم کرین یہ مبالغۃً فرمایا والا اگر حقیقۃً ظلم کرین راضی کرنا ظالم کا کیونکر ہو سکتا ہے اور راضی کرو یعنی خوب کوشش کرو اُنکے راضی کرنے مین حتی الامکان کہ دو اُنکو زکوۃ واجب بغیر ڈھیل و خیانت کے اگرچہ اصل وجوب زکوۃ ساتھ ادا کے مال کے ادا ہوجاتی ہے ولیکن راضی کرنا کمال اُس کا ہے اور تب ہے زکوۃ لینے والیکو کہ دعا کرے زکوۃ دینے والے کے لیے نوع وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِیْنَ یَاْتُوْنَا فَیَظْلِمُوْنَا فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْکُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جریر بن عبداللہ سے کہ کہا آئے کتنے آدمی یعنی گنوار و نمین سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ تحقیق کتنے لوگ زکوۃ لینے والے ہمیں آتے ہین ہمارے پاس پھر ظلم کرتے ہین ہم پر فرمایا راضی کرو زکوۃ لینے والے لوگون کو عرض کیا اُنھون نے یا رسول اللہ

اگرچہ ظلم کریں ہم پر فرمایا راضی کرو اپنے زکوٰۃ لینے والون کو اگرچہ ظلم کیے جاؤ تم روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی راضی کرو انکو اگرچہ تمھارے اعتقاد مین ظلم ہو بسبب مجتہد ہونے کے **وعن** بشیر بن الخصاصیۃ قال قلنا ان اھل الصدقۃ یعتدون علینا افنکتم من اموالنا بقدر ما یعتدون قال لا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے بشیر بن خصاصیہ سے کہ کہا ہمنے یعنی پیغمبر خدا کو کہ تحصیل زکوٰۃ لینے والے زیادتی کرتے ہین ہم پر یعنی مقدار واجب سے زیادہ لیتے ہین کیا چھپاوین ہم اپنے مالونمین سے اُسقدر کہ زیادتی کرتے ہین فرمایا کہ نہین روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** حضرت نے چھپانے کی اجازت اسلیے نہ دی کہ شاید وہ بحسب اپنے گمان کے زیادتی جانتے تھے اور واقع مین ایسا نہ تھا پس مولانا **وعن** رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العامل علی الصدقۃ بالحق کالغازی فی سبیل اللہ حتی یرجع الی بیتہ رواہ ابو داؤد والترمذی اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ کے لینے پر ساتھ حق کے مانند غازی کے ہو راہ خدا مین یہانتک کہ پھر کر آوے طرف گھر اپنے کے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** ساتھ حق کے یعنی عامل ہوتا ہے واسطے طلب ثواب کے اور از راہ صدق و اخلاص کے اُسکو ثواب غازی کا سا ہوتا ہے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا توخذ صدقاتھم الا فی دورھم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے اُن نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کھینچو مانگا مواشی کو زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ دور جا رہے مواشی والا اور نہ لیجاوے زکوٰۃ مواشی کی مگر بیچ مکانون اُنکے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** مراد جلب سے یہ ہے کہ عامل زکوٰۃ دینے والونکے مکانونسے دور جائے اور وہان مواشی منگا بھیجے زکوٰۃ لینے کے لیے اور جنب یہ ہے کہ مواشی والا اپنے مکان سے دور جا رہے اور حامل تکلیف اُٹھا کر وہان جاوے ان دونون باتونسے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات مین رنج زکوٰۃ دینے والے کو ہوتا ہے اور دوسری مین زکوٰۃ لینے والے کو آگے اسکے جملہ تاکید اسکی ہے حاصل یہ کہ نہ زکوٰۃ دینے والا دور چلا جاوے اور نہ زکوٰۃ لینے والا دور اُترے بلکہ قریب زکوٰۃ دینے والونکے اُترے اور اُنکے گھرونمین جاکر نوبت بنوبت زکوٰۃ لے لیا کرے **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استفاد مالا فلا زکوٰۃ فیہ حتی یحول علیہ الحول رواہ الترمذی وذکر جماعۃ انھم وقفوہ علی ابن عمر اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حاصل کرے مال پس نہین زکوٰۃ ہے اُس مال مین یہانتک کہ گذرے اُسپر برس روایت کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ محققین نے موقوف کیا ہے اس حدیث کو ابن عمر پر **ف** یعنی قول ہے ابن عمر کا اور کہا ابن ملک نے کہ معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ کسی پر زکوٰۃ بسبب مال کے دینی فرض ہو اور درمیان برس کے کچھ اور مال اُسکو ہاتھ لگے اُسی جنس کا تو جب تک اُسپر برس نہ گذرے زکوٰۃ اُسمین واجب نہین یہ مذہب امام شافعی کا ہے اور امام اعظم کے نزدیک برس گذرنا اصل مال پر چاہیے اسپر برس گذرے یا نہ گذرے مثلاً ایک کے پاس اسّی بکریان تھین گذرے اُنپر چھ مہینے پھر ہاتھ لگین اُسکو اکتالیس بکریان اور مول کو یا ارث مین یا اور طرح تو نہین واجب اُسپر اکتالیس بکریونکی زکوٰۃ نزدیک شافعی اور احمد کے یہانتک کہ تمام ہو اون پر برس خرید کے وقت سے یا ارث کے وقت سے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک مال مستفاد یعنی جو کچھ ہاتھ لگا تابع اصل مال کے پس جب تمام ہوگا سال اسّی پر تو واجب ہونگی دو بکریان یعنی سب مین اسلیے کہ نصاب بکریونکی چالیس ہین کہ چالیس بکریونمین ایک بکری دینی آتی ہے ایک سو بیس تک اور جب ایک اکیسو ہوتی ہین تو دو بکریان دینی آتی ہین سو صورت مذکورہ مین اکیاسی ہوئین دو بکریان اُنمین دینگے پس حنفی اس حدیث کے معنی یہ لیتے ہین کہ جو کوئی پاوے اور حاصل کرے مال ابتداءً تو اُسپر زکوٰۃ نہین جبتک برس پورا ہو پس مال سے مال مستفاد مراد نہین ہے **وعن** علی ان العباس سال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقۃ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی وروایت ہی علیؓ سے یہ کہ حضرت عباسؓ نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ شتابی ادا کرنے زکوۃ اپنی کے پہلے تمام ہونے برس کے پس اجازت دی انکو اسمین روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے **ف** ہمارے نزدیک اور اکثر اماموں کے نزدیک پہلے گذرنے برس کے زکوۃ دینی درست ہے اسپر ملیکہ مالک ہو مقدار نصاب کا **ع** **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فقال الا من ولی یتیما لہ مال فلیتجر فیہ ولا یترکہ حتی تاکلہ الصدقۃ رواہ ابوداؤد والترمذی وقال فی اسنادہ مقال لان المثنی بن الصباح ضعیف اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور اسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ کہ کہا اسنے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا لوگو تمکو فرمایا خبردار رہو جو کوئی والی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کے لیے مال ہو یعنی بقدر نصاب کے پس چاہیے کہ سوداگری کرے اسمال کی اور نہ چھوڑے اسکو بے تجارت یہانتک کہ کھا جاوے اسکو صدقہ دینا یعنی زکوۃ دیتے دیتے مال تمام ہو جاوے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے بیچ اسناد اسکی کے گفتگو ہے اسلیے کہ مثنی ابن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہے **ف** لڑکے کے مال مین فرض ہونا زکوۃ کا مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہے اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے لڑکے کے مال مین یتیم ہو یا غیر یتیم زکوۃ فرض نہین اسلیے کہ ایک حدیث مین آیا ہے کہ اٹھایا گیا ہے قلم تکلیف کا تین شخصون سے ایک سونے والے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے دیوانہ سے یہانتک کہ ہوشیار ہو روایت کی یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نے اور حاکم نے اس حدیث کی تصحیح بھی کی ہے **ع** **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ھریرۃ قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ وکفر من کفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا قال عمر فواللہ ما ھو الا رایت ان اللہ قد شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئے ابوبکرؓ بعد اُنکے اور کافر ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے عرب سے کہا عمرؓ بن الخطاب نے ابی بکرؓ کو یعنی جبکہ اُنھون نے ارادہ لڑنیکا کیا کسطرح لڑتے ہو تم لوگون سے یعنی اہل یمانسے اور حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ یعنی اسلام لاوین پھر جسنے کہا لا الہ الا اللہ بچایا مجسے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اسکا اللہ پر ہے پس کہا ابوبکر صدیق نے قسم ہے اللہ کی البتہ لڑونگا اُس شخص سے کہ فرق کرے درمیان نماز و زکوۃ کے اسلیے کہ تحقیق زکوۃ حق مال کا ہے یعنی جیسے نماز حق نفس کا ہے قسم ہے اللہ کی اگر نہینگے مجکو بچہ بکریکا کہ تھے ادا کرتے اُسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو لڑونگا مین اُنسے ندینے اُسکے پر کہا عمرؓ نے پس قسم ہے اللہ کی نہ تھا امر کچھ مگر کہ جانا مینے یہ کہ اللہ نے کھولدیا دل ابی بکرؓ کا یعنی ساتھ الہام کے واسطے لڑنیکے پس جانا مینے یہی یعنی لڑنا حق ہے۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کافر ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے یعنی غطفان اور بنی سلیم وغیرہم نے زکوۃ ندی حضرت ابوبکرؓ نے اُنکو فرمایا تو اسلیے کہ اُنھون نے انکار کیا وجوب زکوۃ کا پس مراد کفر سے کفر حقیقی ہوگا اسلیے کہ موجب زکوۃ کا قطعی ہے پس جو اُسکا منکر ہوا اسلیے کافر ہے یا اسلیے کافر ہوا کہ اُنھون نے انکار کیا زکوۃ کے دینے کا پس اطلاق کفر کا بطریق تغلیظ و تشدید کے ہوگا

پس حضرت ابوبکرؓ نے اُسے ارادہ لڑنیکا کیا حضرت عمرؓ نے اول ظاہر حال پر نگاہ کی دیکھا کہ اُنکے کفر میں تامل کیا اور اعتراض کیا حضرت ابوبکرؓ پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوئے ساتھ ابی بکرؓ کے اور اقرار کیا کہ حق یہی ہے جو ابوبکر فرماتے ہیں اور جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ مراد اُس سے کلمۂ توحید ہے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اسلیے کہ اجماع ہے اسپر کہ نرا لا الٰہ الا اللہ کہنا معتبر نہیں اسلام میں اور ساتھ حق اسلام کے یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کسیکا کسی پر کچھ آتا ہوگا تو لیا جاویگا اور قصاص وغیرہ میں قتل کرینگے اور حساب اُسکا اللہ پر ہے یعنی جو کوئی لا الٰہ الا اللہ کہے اور ظاہر کرے اسلام کو ہم اسکے لیے حکم اسلام کا کرینگے اور لڑنا اُس سے ترک کرینگے اور تفتیش نہیں کرینگے باطن اُسکے کی کہ آیا مخلص ہے یا نہیں حال ملن اُسکے کا سپرد کرینگے علم الٰہی پر وہ آپ سمجھ لیگا اگر اُسنے دلسے کلمہ نکہا ہوگا مانند منافقوں کے اور فرق کرے درمیان نماز اور زکوٰۃ کے کہ وجوب نماز کا قائل ہوا اور وجوب زکوٰۃ کا منکر ہوا یا نماز پڑھے اور زکوٰۃ نہ دے اور غناق کہتے ہیں بکریکے بچہ کو کہ برس دسے کم کا ہو یہ کہا اور اہ مبالغہ کیواسطے طلب کرنے حق واجب کے حقیقت اسکی نہیں مراد اسلیے کہ بکریکا بچہ زکوٰۃ میں نہیں لیا جاتا اور نہ بچونمیں زکوٰۃ ہے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ مُسنّہ یعنی برس برس دنکے ہوں اور اگر بچے بڑونکے ساتھ ہونگے تو اُنمیں زکوٰۃ دینی آوے گی مگر دینا بہرحال مُسنّہ ہی کا چاہیے ایسا ہی حال گائیں اور اونٹوں کا ہے کہ مُسنّہ چاہیے اور گائیں میں مسنہ دو برس کا ہوتا ہے اور اونٹ میں پانچ برس کا اور لڑونگا میں دینے اُسکے پر یا تو بسبب کفر اور مرتد ہوجانے اُنکے کے اگر منکر ہوں وجوب زکوٰۃ کے یا واسطے محافظت شعار اسلام کے اور سدّ باب فتنہ کے اگر زمدی ہو نفیر اکار کے اور اور روایتوں میں آیا ہے کہ اور صحابہ نے حتیٰ کہ حضرت علیؓ نے بھی منع کیا حضرت ابوبکرؓ کو اور کہا کہ اول عہد خلافت کا ہے اور مخالفت بہت ہیں مبادا فتور اسلام میں پڑے توقف کرنا چاہیے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اگر سب لوگ ایک طرف ہوں اور میں تنہا ایک طرف ہوں تو بھی لڑونگا یہ کمال شجاعت حضرت ابوبکرؓ کی تھی ع ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ لِاَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُعْبَانًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اِصْبَعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگا گنج ایک تمہارے کا دن قیامت کے سانپ گنجا بھاگیگا اُس سے مالک اُسکا اور وہ ڈھونڈتا ہوگا اُسکو یہانتک کہ لقمہ کریگا انگلیوں اُسکی کو روایت کی یہ احمد نے **ف** گنج سے مراد وہ مال ہے کہ جمع کر رکھا اور زکوٰۃ نہ ادا کی اور اسکے حکم میں ہیں سب حرام مال اور اخیر کی عبارت کے معنوں میں واحتمال ہیں ایک تو یہ کہ لقمہ کریگا سانپ انگلیاں مالک مال کی اسلیے کہ ہاتھ سے مال کما کر جمع کر رکھا اور زکوٰۃ نہ دی اسصورت میں لفظ اصبعہ بدل ہوگا ضمیر سے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ مالک مال کا بطور لقمہ کے سانپ کے منہ میں انگلیاں اپنی دیدیگا جیسے عادت ہے کہ وقت خوف کے سانپ وغیرہ سے انگلیاں اُسکے منہ میں دیتے ہیں لیکن دوسرے معنوں میں کلام ہے ع ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جُعِلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا عَائِمًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی شخص کہ نہ ادا کرے زکوٰۃ مال اپنے کی مگر کردانیگا اللہ یعنی لٹکاویگا دن قیامت کے بیچ گردن اُسکے کے ایک سانپ پھریڈھی ہمپر مطابق اسکے کتاب اللہ میں سے یہ آیت اور نہ گمان کریں وہ لوگ بخیلی کرتے ہیں ساتھ اُسکے کہ دی اُنکو اللہ نے فضل اپنے سے آخر آیت تک یہ آیت کی تیرہویں اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** پہلی فصل میں تمام آیت لکھی گئی ہے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ وَزَادَ قَالَ يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ يَّرٰى تَعَلُّقَ الزَّكٰوةِ بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ

فی شعب الایمان عن احمد بن حنبل باسنادہ الی عائشۃ وقال احمد فی خالطت تفسیرہ ان الرجل یاخذ الزکوۃ وھو موسر او غنی ولفاھی للفقیر
اور روایت ہی عائشہ رضؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین ملتی زکوۃ کسی مال مین کبھی مگر ہلاک کر دیتی
اُسکو روایت کی یہ شافعی نے اور بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اور حمیدی نے اور زیادہ کیا حمیدی نے یعنی مراد اس حدیث کی نقل کی کہ
بخاری نے کہا کہ واجب ہوتی ہی تحقیق زکوۃ پس نہین نکالتا تو اُسکو یعنی پس زکوۃ ملی رہی اُس مال مین پس ہلاک کرتا ہی حرام حلاک کو
اور تحقیق دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے یعنی ہو جب تفسیر مذکور کے اُس شخص نے کہ اعتقاد کیا ہی متعلق ہونا زکوۃ کا ساتھ عین کے زمہ سے
اسیطرح منتقی مین ہے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان احمد بن حنبل سے ساتھ اسناد اپنی کے حضرت عائشہ رضؓ تک اور کہا احمد نے بیچ لفظ
خالطت کہ کہ تفسیر اُسکی یعنی معنی اُسکے یا تاویل اُسکی یہ ہے کہ ایک شخص لیتا ہی زکوۃ اور ہے وہ دولتمند یا غنی اور سوا اسکے نہین کہ زکوۃ فقیرونکے
لیے ہے ف ہلاک کر دیتی ہے یعنی وہ مال ضائع ہو جاتا ہی یا نقصان آجاتا ہی اُسمین یا برکت جاتی رہتی ہے یا لائق نفع اُٹھانیکے نہین رہتا
اسلیے کہ حرام قابل نفع کے نہین شرعاً اور متعلق ہونا زکوۃ کا ساتھ عین کے یعنی امام شافعیؒ اور اور امام کہتے ہین کہ تعلق زکوۃ کا ساتھ عین
مال کے ہے نہ زمہ پر نہین یعنی جس مال کی زکوۃ دے تو اُسی مال مین سے دے قیمت اُسکی دینی جائز نہین پس یہ بات اُنھون نے لفظ خالطت
سے نکالی ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک زکوۃ زمہ پر ہے تعلق اُسکا ساتھ عین مال کے نہین اور یا غنی یہ شک راوی ہی کہ لفظ مُوسر کا کہا یا غنی کا
اور چاہیے کہ معنی حدیث کے دو بیان ہوئے ایک تو یہ کہ زکوۃ مال کی نہ دے اور زکوۃ مال مین بلی رکھے اور دوسرے یہ کہ غنی یعنی مالک
نصاب کا ہو کر زکوۃ لے تو دونون صورتونمین مال زکوۃ ہلاک کر دیتا ہے اور مال کو اولستدلال مذکور بنی پہلی ہی معنون پر ہو شرع شرع مسئلہ
مذکورہ مین جو اختلاف کیا ہی علمانے دلیلین حنفیونکی ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رحمہا اللہ نے خوب خوب لکھی ہین بخوف دراز گی کے
اس کتاب مین نہین لکھین جو چاہے اُنکی شرحین دیکھ لے **بَابُ مَا یَجِبُ فِیْہِ الزَّکٰوۃُ** باب ہے بیچ بیان اُس چیز کے کہ واجب ہوتی ہی اُسمین
زکوۃ ف اتفاق رکھتے ہین سب امام اوپر واجب ہونے زکوۃ کے چار پایونمین یعنی اونٹ اور گائین اور بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور بھینس مین
خواہ نر ہون خواہ مادہ اور سوائے انکے اور جانورونمین زکوۃ نہین لیکن گھوڑے مین امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے آگے تحقیق اُسکی آوے گی
اور اتفاق رکھتے ہین اوپر واجب ہونے زکوۃ کے سونے چاندی مین اور ہر چیز مین کہ تجارت کے لیے ہو اور اختلاف کیا ہی بیچ ساگون کے اور مکاریونکے
اور میوون کے کہ برس دن تک نہ رہین اور امامونکے نزدیک واجب نہین زکوۃ انمین اور کھجور اور کشمش مین واجب ہے جبکہ پونہین پانچ وسق کو اس سے
کم مین نہین ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک عُشر یعنی دسوان حصہ واجب ہے ہر چیز مین کہ زمین سے پیدا ہووے کم ہو یا بہت مگر بانس اور لکڑی
اور گھانس مین نہین ہی دلیل امام صاحب کی یہ حدیث حضرتؐ کی ہے ما اخرجت الارض فیہ العشر یعنے جو چیز نکالے زمین ہمین دسوان حصہ
ہے اور معنی وسق کے بیچ فائدہ حدیث آیندہ کے لکھے ہین اور زمین کی پیدا ہوئی چیزونمین جو عُشر ہے اُنمین سال گذرنے کی قید نہین جب
پیدا ہو گا دینا آویگا اور اور اموال مین زکوۃ جب واجب ہو گی کہ بقدر نصاب کے ہو اور سال بھر گذر جاوے ش **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ
وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی سعید
خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین بیچ کم پانچ وسق کے کھجور ونمین سے زکوۃ اور نہین پانچ اوقیہ سے کم مین بیچ چاندی کے زکوۃ اور
نہین بیچ کم کے پانچ راسل ونٹونسے زکوۃ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور صاع آٹھ رطل کا اور رطل آدھ سیر کا

ہوتا ہی موافق حساب دہلی کے پانچ وسق اس حساب سے تینس من کے ہوئے پس تیس من کھجور و نمین و سوان حصہ سے یعنی تین من دنیا واجب ہوتا ہی اور اس سے کم اگر کھجورین پیدا ہون اُنمین و سوان حصہ نہ موجب اس حدیث کے نہین واجب اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین کا اور نزدیک امام اعظم کے امدارہ کچھ مقرر نہین جسقدر پیدا ہو اُسکا دسوان حصہ دینا شلاً دس سیر ہو تو ایک سیر دے اور اگر دس پیسہ بھر ہو تو ایک پیسہ بھر دے اور یہی حکم ہے اور سیو و لکا اور ملّو لکا یعنی گیہون اور جو اور چنے وغیرہ کا اور سب نباتات کا امام اعظم نے تاویل حدیث مین یہ کی ہی کہ مراد اس سے زکوۃ تجارت ہی اسلیے کہ لوگ خرید و فروخت کرتے تھے ساتھ وسق کے اور قیمت وسق کی چالیس درہم ہوتے تھے پس پانچ وسق کی قیمت دو سو درہم ہوئے اور اواقی جمع اوقیہ کی ہی اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے پس نصاب ہے زکوۃ چاندی کی اس سے کم ہو تو زکوۃ نہین اور جسقدر ہو تو پانچ درہم دینے آتے ہین اور سوائے درہم کے اگر چاندی ہو بغیر سکہ کی قسم زیور وغیرہ سے یا روپے کسی سکہ کے ہون تو اسی پر قیاس کر کر زکوۃ دے تفصیل اسکی یہ ہے کہ درہم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچوان حصہ تیکا ہوتا ہے پس دو سو درہم من چاندی جھہ سو تیس ماشہ ہوتی ہے اور انپر زکوۃ کے پانچ درہم ہین اور پانچ درہم مین چاندی ہے پندرہ ماشہ چھ رتی پس اگر روپے ہین بارہ بارہ ماشہ کے جیسے کلدار سیدھی کل کے اور ڈبل اور تولچہ سو تیس ماشے کے ساڑھے باون روپے ہوئے انپر زکوۃ کا ہوا ایک روپیہ بارہ ماشے کا اور پانچ آنے اور اگر روپے ہین ساڑھے گیارہ ماشے کے مثلاً لکھنؤ وغیرہ کے تو چون روپے بارہ آنہ چھ پائی اور چھ جو تیئیس جو پائی کمین سے ہوئے انپر ایک روپیہ یہی ساڑھے گیارہ ماشے کا اور پانچ آنے دس پائی اور بائیس جو پائی کمین سے زکوۃ ہوئی حسب تفصیل ذیل

شمار درہم	تعین زکوۃ	وزن چاندی	تعین زکوۃ	سکہ ۱۲ ماشہ کا	زکوۃ	سکہ ۱۱ ماشہ کا	زکوۃ
۱ درم	۱/۲۰ حصہ درم	۳۰ ماشہ ۶ رتی	۱۵ ماشہ ۳ رتی	۱/۴۰	۱ روپیہ ۱۲ آنہ ۶ پائی	۱/۴۰	۱ روپیہ ۱۰ آنہ ۵ پائی ۱۲ جو

یہ حساب نصاب کے سمجھنے کے لیے لکھا گیا اور اگر روپے زیادہ ہون نصاب سے تو سیدھا حساب یہ ہی کہ اڑھائی روپے سیکڑے کے حساب سے زکوۃ دے اور نصاب سونے کی ہمین نہین ذکر ہوئی نصاب اُسکی بیس مثقال ہی یہانکے حساب سے ساڑھے سات تولہ بھر ہوتے ہین پس ناواقف ہو تو پوچھ لیوے جو صنعۃ زکوۃ مین دے اور اس سے کم ہو تو زکوۃ نہین دینی آتی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر نصاب کے ہون تو زکوۃ دینی آوے گی مثلاً اگر ایک کے پاس چھبیس روپے بھر چاندی کا زیور ہو اور سو چھبیس روپیکا سونیکا تو وہ صاحب نصاب ہے زکوۃ دینی آوے گی اسیطرح اگر سو چھبیس روپیکا اسباب تجارت کا اور سو چھبیس روپے ہون نقد تو بھی صاحب نصاب ہے اور سونا چاندی کسیطرح کا ہو خواہ زیور ہو خواہ پرتن خواہ ڈلے خواہ ظروف ہر سہ مین زکوۃ واجب ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ گوٹی کناری اور کھچاب وغیرہ مین جو چاندی ہوتی ہے اُسکا بھی اندازہ کر واکر زکوۃ دے اگر حد نصاب کو پونہچے اور موتی مونگا اور یاقوت وغیرہ جواہرات پر زکوۃ نہین اگرچہ لاکھون روپیکا ہو مگر ہان نیت تجارت کی ہو تو ہے بنمولانا وہ در مختار وغیرہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم صدقۃ فی عبدہ ولا فی فرسہ وفی روایۃ قال لیس فی عبدہ صدقۃ الا صدقۃ الفطر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسلمانپر زکوۃ فرض بیچ غلام اُسکے کے اور نہ بیچ گھوڑے اُسکے کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا نہین بیچ غلام اُسکے کے زکوۃ مگر صدقہ عید الفطر کا روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی جو گھوڑا ۱۲ غلام تجارت کے لیے نہون اُنمین زکوۃ نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین وغیرہم کا لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک جو گھوڑے اور گھوڑیان پلی ہوئی اکثر سال جنگل مین چرتی ہون اُنمین بھی زکوۃ ہی کہ فی راس ایک دینار دے یا قیمت اُسکی شخص کر کر دو سو درہم ہون تین سے پانچ درہم دے اور فتاوی قاضی خان اور در مختار اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ فتوی

صاحبین کے قول پر ہے کہ ان مین بھی زکوۃ نہین ف وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَتَبَ لَہٗ ھٰذَا الْکِتٰبَ لَمَّا وَجَّھَہٗ اِلَی الْبَحْرَیْنِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھٰذِہٖ فَرِیْضَۃُ الصَّدَقَۃِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ بِھَا رَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَھَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی وَجْھِھَا فَلْیُعْطِھَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَھَا فَلَا یُعْطِ فِیْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَھَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ کُلِّ خَمْسٍ شَاۃٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰی وَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِیْنَ اِلٰی سِتِّیْنَ فَفِیْھَا حِقَّۃٌ طَرُوْقَۃُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَۃً وَّسِتِّیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ فَفِیْھَا جَذَعَۃٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِیْنَ اِلٰی تِسْعِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اور روایت ہو انس سے یہ کہ ابوبکر نے لکھا ادنکے لیے یہ حکم نامہ جبکہ متوجہ کیا اونکو طرف بحرین کے کہ نام ایک موضع کا ہے قریب بصرہ کے شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ کے کہ رحمٰن ہو اور رحیم ہے یہ ہے بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون پر یعنی ساتھہ حکم اللہ تعالے کے اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ نے ساتھہ اوسکے رسول اپنے کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانون مین سے اوپر طور اوسکے کے پس دے اوسکو اور جو سوال کیا جاوے زیادہ اوس سے پس نہ دے واجب بیچ چوبیس اونٹون کے اور جو کم ہے چوبیس سے بکری ہو اسطرح کہ ہر پانچ مین ایک بکری پس جب پوری ہوین پچیس کو پینتیس تک پس اونمین ایک بوتی برس روز کی مادہ پس جبوقت کہ پوری ہوین چھتیس کو پینتالیس تک پس اونمین ہو بوتی دو برس کی مادہ اور جبوقت کہ پوری ہوین چھیالیس کو ساٹھہ تک پس اونمین ہے حقہ یعنی اونٹنی تین برس کی قابل جست کرنے اونٹ کے پس جبوقت کہ پوری ہوین اونٹ اکسٹھہ کو پچھتر تک پس اونمین ہے بوتی چار برس کی کہ پانچوین برس مین لگی ہو اور جبوقت کہ پوری ہوین چھتر کو نوے تک پس اونمین ہین دو بوتیان دو برس کی ف اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس دے اور اوپر حدیث مین گذرا کہ راضی کرو اپنے زکوۃ لینے والونکو اگرچہ ظلم کیے جاؤ پس وہ حدیث خلاف ہے اسکے جواب اسکا یہ ہو کہ اوس حدیث مین جو زکوۃ لینے والے مذکور ہوے صحابہ تھے وہ ظالم نہ تھے اور نسبت ظلم کی اونکی طرف بموجب گمان کے دینے والونکے تھی اور اس حدیث مین سوا صحابہ کے اور لوگ مراد ہین پس کچھ منافات نہین ع فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَّسَبْعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ فَفِیْھَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّۃٌ اور جبوقت کہ پوری ہوین اکیاونے کو ایک سو بیس تک پس اونمین ہین دو اونٹنیان تین تین برس کی قابل جست کرنے اونٹ کے اور جبوقت کہ ہون زیادہ اکیسوین پر پس جب پوری ہوین بوتی دو برس کی ہے اور بیچ ہر پچاس کے اونٹنی تین برس پورے کی ف کہا قاضی نے کہ دلالت کرتی ہی یہ حدیث اوپر استقرار حساب کے بعد تجاوز کرنیکے عدد مذکور سے یعنی جب زیادہ ہون اونٹ اکیسوین سے تو نہ از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا اور کہا نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ نے کہ از سر نو شروع کیجاوے پس جب زیادہ ہون اکیسوین پر پانچ تو لازم آوینگے دو حقے اور ایک بکری پھر ہر پانچ مین بکری چوبیس تک پھر بحث مخاض وغیرہ بموجب ترتیب پہلی کے دلیل انکی یہ حدیث ہی کہ اونٹ جب زیادہ ہون اکیسوین پر از سر نو شروع کیجاوے زکوۃ اور مانند اسکے حضرت علی سے بھی منقول ہی اور واجب ہو نہ عین مادہ ہی یا قیمت اسکی بخلاف گائین اور بکری کے کہ انمین نر اور مادہ برابر ہین ع وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَہٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَیْسَ فِیْھَا صَدَقَۃٌ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّھَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِیْھَا شَاۃٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃُ الْجَذَعَۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ جَذَعَۃٌ وَعِنْدَہٗ حِقَّۃٌ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ عِنْہُ الْحِقَّۃُ وَیَجْعَلُ مَعَھَا شَاتَیْنِ اِنْ تَیَسَّرَتَا لَہٗ اَوْ عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ الْحِقَّۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہُ الْحِقَّۃُ وَعِنْدَہُ الْجَذَعَۃُ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ الْجَذَعَۃُ وَیُعْطِیْہِ

المُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ
وَيُعْطِي شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ
عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ لَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ
وَيُعْطِيْهِ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ مَخَاضٍ لَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ
يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهٗ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ

اور وہ شخص کہ نہون ساتھ اُسکے مگر چار اونٹ پس نہین اُنمین زکوٰۃ واجب مگر یہ کہ چاہے مالک اُسکا تو بطریق نفل کے دے پس جسوقت کہ ہون
پانچ اونٹ تو اُنمین سے ایک بکری اور جو شخص کہ ہون اُسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو اُنمین اونٹنی چار برس کی کہ پانچوین مین لگی ہو یعنی اُسکو ہے
پچھتر تک مین یہ دینی آتی ہو اور نہو نزدیک اُسکے چار برس کی اور ہو اُسکے پاس تین برسکی پس تحقیق قبول کیجاوے اُس سے تین برسکی اور دیوے زکوٰۃ
دینے والا ساتھ اُسکے دو بکریان اگر میسر ہون اُسکو یا دے بیس درم اور جو شخص کہ اونٹ ہون اُس پاس اسقدر کہ واجب ہو اُنمین اونٹنی
تین برسکی کہ چھیالیس سے ساٹھ تک مین یہ دینی آتی ہو اور نہو اُسپاس تین برسکی اور ہو اُس چار برسکی پس قبول کیجاوے اُس سے چار برس کی اور دیوے
اُسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اُسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو اُنمین اونٹنی تین برسکی اور جو اُس پاس نہ
دو برسکی پس تحقیق قبول کیجاوے اُس سے دو برس کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا دو بکریان یا بیس درم اور جو شخص کہ ہون اُسکے پاس اونٹ اسقدر کہ
واجب ہو اُنمین اونٹنی دو برسکی کہ چھتیس سے پینتالیس تک مین دینی آتی ہو اور ہو اُسکے پاس تین برسکی پس قبول کیجاوے اُس سے تین برسکی اور دیوے
اُسکو زکوٰۃ لینے والا بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اُسکے پاس اونٹ اسقدر کہ واجب ہو اُنمین اونٹنی دو برسکی اور نہ ہو وہ اُسکے پاس
اور ہی اُس پاس برس بھر کی پس تحقیق قبول کیجاوے اُس سے برس بھر کی اور دیوے زکوٰۃ دینے والا ساتھ اُسکے بیس درم یا دو بکریان اور جو شخص
کہ ہون اُس پاس اونٹ دو برس کا پس وہ قبول کیا جاوے اُس سے اور نہین ساتھ اُسکے کوئی چیز اور واجب لینا نہ دینا قابل دینے کے کہا ابن
ملک نے کہ اسکے مضمون مین تین احتمال ہین یا تو یہ کہ نہو اُسکے پاس اونٹنی برس روز کی اصلا یا ہو تندرست بلکہ بیمار ہو پس وہ بھی کالعدم ہے
یا اوسط درجے کی نہو بلکہ نہایت خوب ہو بہر تقدیر اسکا حال تو یہ ہوا اور ہو اُسپاس ابن لبون یعنی دو برسکا اونٹ نہ اونٹنی تو وہ قبول کیجاویگا اور
اُسکے ساتھ کچھ اور جبر و نقصان کے لیے لینا دینا نہین آیا اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت اونٹنی کا جبر و نقصان ساتھ زیادتی کے ہوجاتا ہے ع

وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا شَاتَانِ
فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ
اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ
بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَّةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ
تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور بیچ زکوٰۃ کے بکریون کے چرنے والی ہون جبکہ ہون بکریان چالیس
اکیسو بیس تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اور جسوقت زیادہ ہوان اکیسو بیس پر دو سو تک پس اُنمین دو بکریان اور جسوقت زیادہ ہون

دو سو پر پس اُنمین تین بکریان تین سو تک واجب زیادہ ہون تین سو پر پس ہر سو مین ایک بکری ملے جبکہ ہون بکریان چرنے والی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہین اُنمین زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک سکا تو بطریق نفل کے دے اور نہ دیجاوے زکوٰۃ مین بیمعیا اور نہ بیعیب الی یعنی خواہ اچھی ہو خواہ بکری خواہ گائمین اور نہ بوک مگر اُسوقت کہ چاہے زکوٰۃ لینے والا یعنی اگر وہ چاہے بوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہوا ورنہ نہیں کیے جاوین جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاوین اکٹھے واسطے خوف زکوٰۃ کے اور جو نصاب کہ ہو دو شریک پر کہ نہین پس وہ رجوع کرین اُنمین ساتھ برابری کے اور چالیس مین چالیسوان حصہ بنیا فرض ہے اور اگر نہون اُس پاس مگر ایکسو نوے درمیان نہین اُنمین کچھ زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے مالک سکا بطریق نفل کے دے نفل کی یہ بخاری نے ف چرنے والی ہون یعنی زکوٰۃ جانورون مین بکری ہو یا گائمین یا اونٹ جب واجب ہوتی ہے کہ اکثر برس گذرے آدھے برس سے زیادہ جنگل مین چارہ چرا آتی ہون اور اگر اکثر برس گھر سے کھلانا پڑتا ہو تو اُن جانورون مین زکوٰۃ واجب نہین ہے اور جبکہ ہون بکریان جالیس یعنی چالیس سے کم مین کچھ زکوٰۃ واجب نہین جب چالیس ہون تو اُنمین ایک بکری واجب ہوتی ہے اور جب چالیس سے زیادہ ہون تو ایک سو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے آگے تین سو تک کا حال مفصل مذکور ہے اور جب زیادہ ہون تین سو پر لیعنے ایکسو اور بڑھ جاوین کہ چار سو ہو جاوین تو چار بکریان آوین گی اکثر اہل علم کا قول یہی ہے اور کہا حسن بن صالح نے کہ اگر ایک بھی بڑھیگی تین سو پر تو چار بکریان دینی آوینگی اور نہ عیب والی یہ کنایہ ہے جیسا را مال سکا یا بعض مال بے عیب ہو اور اگر سب عیب دار ہو تو لیوے ایک وسط درجے کی اور نہ بوک بوک لینے کو اسلیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیے کہ بچے لینے کے لیے ہوتا ہے اور بعضون نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اُسکا بُرا اور بدبودار ہوتا ہے اور نہ جمع کیے جاوین الخ مذہب شافعی مین زکوٰۃ گلہ پر دینی آتی ہے اور اعتبار مالکون کا نہین ہے اور ابو حنیفہ کے مذہب مین اعتبار مالکون کا ہے نہ گلہ کا پس اگر مثلاً ایک شخص کی بکریان اتنی ہونگی دو گلہ پر مین تو امام شافعی کے نزدیک دو بکریان لیوینگے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک اور اگر دو شخصونکی اتنی بکریان ایک گلہ مین ہونگی تو امام شافعی کے نزدیک ایک ہی بکری لیوینگے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دو لینگے پس معنی اس قول کے کہ جمع بین متفرق الخ نزدیک شافعی کے یہ ہین کہ یہ نہی مالک کے لیے ہے کہ اگر مثلاً چالیس بکریان اسکی ہون اور چالیس اور کی ملا دے واسطے اس کے کہ کرنے زکوٰۃ کے یعنی اگر دو گلے چالیس چالیس کے ہونگے تو دو بکریان آوینگی اور ملا دیگا تو ایک آویگی پس آپ تفرقہ کرے کہ شاید بکریان اسکی کسی اور کی بیس بکریون مین ملی ہون تو جدا نکرے واسطے ساقط کرنے زکوٰۃ کے اور نزدیک حنفیہ کے یہ نہی ساعی کے لیے ہے یعنی زکوٰۃ لینے والے کے لیے کہ متفرق کو جمع نکرے مثلاً دو شخصونکے پاس بکریان ہون اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس حد نصاب سے کم ہون جب دونون اُنمین تو نصاب پورا ہی ہو مثلاً بیس بیس ہون دونون پاس تو اُنکو جمع نکرے زکوٰۃ لینے کے لیے اور نہ جدا کرے اکٹھی کو یعنی جسوقت کہ ہون مثلاً ایک شخص کے پاس نبے بکریان چالیس ایک جگہ اور چالیس ایک جگہ تو نہ اعتبار کرے اُنکو دو نصابمین اور نہ لیوے اُنمین سے دو بکریان بلکہ لیوے ایک بکری اسلیے کہ مالک ایک ہی ہے اور جو نصاب ہوا الخ بیان اسکا یہ ہے کہ مثلاً دو آدمی ہین دو سو بکریون شریک ایک کی چالیس بکریان ہین اور دوسرے کی ایکسو ساٹھ پس واجب ہوگی اول پر ایک بکری اور دوسرے پر بھی ایک بکری یہ نہین ہونیکا واجب ہے پہلے پر دو خمس ایک بکر کیا اور باقی دوسرے پر چوتھ یعنی زکوٰۃ لینے والا تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لیگا پھر وہ دونون رجوع کرین اُنمین ساتھ برابری کے یعنی چالیس بکریون والا تین خمس اُس بکری کی کہ دی ہے دوسرے شریک سے کہ جسکی ایکسو ساٹھ ہین بھرے پس چالیس والے پر دو خمس پڑینگے موافق اُسکے حصہ کے اور باقی دو دوسرے پر موافق اُسکے حصہ کے پس یہ معنی ہین یتراجعان بینہما بالسویۃ کے مولانا عبد الحی رحمہ اللہ وعن شیخ ولی اللہ رحمہا اللہ وعن عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر رواہ البخاری اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

فرمایا بیچ اُس چیز کے کو پانی پلا دیا آسمان نے اور چشموں نے یا ہو زمین تر و تازہ تو دسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور وہ زمین کہ پلائی گئی کوئیں کے پانی سے ساتھ بیل کے یا اونٹ کے اُسمیں بیسواں حصہ روایت کی یہ بخاری نے ف پانی پلایا آسمان نے یعنی جس زمین میں مینھ اور نالوں اور نہر کا پانی یا اُس سے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسواں حصہ کوہ میں دے اور عثری اُس زمین کو کہتے ہیں کہ پانی دیجاوے ساتھ عاثور کے اور عاثور کہتے ہیں ایک گڑھے کو کہ وہ اجاتا ہے زمین میں بطور نالا کے اور نہر سے پانی پونچتا ہے کھیتی وغیرہ میں اور بعضوں نے کہا کہ عثری کہتے ہیں اُس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہے ہمیشہ بسبب قریب ہونے پانی کے نہ ع بث وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور زخم پونچانا اُنکا معاف ہے اور کوئیں کھودنے مین کوئی مرجاوے گر کر وہ معاف ہے اور کان کھودنے مین اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہے اور رکاز مین پانچوان حصہ واجب ہوتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جانور یعنی گھوڑا یا بیل وغیرہ اگر زخمی کرے کسیکو یا تلف کرے کوئی چیز یا مار ڈالے کسی کو اور نہ ہو اُسپر کوئی سوار یا ساتھ اُسکے کوئی کھینچنے والا یا ہانکنے والا اور ہووے دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اُسکا معاف ہے یعنی اُسکے مالک پر کچھ ضمان یعنی بدلہ نہیں اور اگر اُسپر کوئی سوار ہو یا اُسکے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا کھینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اسلیے کہ اُسمین تقصیر اُسکی ہے اور اسیطرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف کرے تو بھی بدلہ آویگا کہ تصور مالک کا ہے اسلیے کہ رات کو عادت ہے جانور وںکے باندھنے کی کیون نہ باندھا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے لیکن یہ قیدین اور حدیثون اور دلیلوں سے نکالی ہین اور کوئی اگر کسیکو مزدوری کو لگاوے کنوان کھودنیکے لیے اور وہ مزدور اُسمین گر پڑے کھودنے والے پر کچھ ضمان یعنی خون بہا نہین آنیکا اور اسیطرح اگر کنوان اپنی ملک مین کھودے یا موات مین یعنی زمین اقادہ مین کہ مالک اُسکا معلوم نہین اور اُسمین کوئی آدمی یا جانور گر پڑے تو ضمان نہین اور اگر راستہ مین کھودے یا غیر کے ملک مین بغیر اُسکے اذن کے پس ضمان یعنی خون بہا اوپر عاقلہ کھودنیوالیکے آویگا اور اسیطرح حکم اسکا ہے کہ کوئی ایک جگہ کھودا دے سونا یا چاندی یا فیروزہ یا سیسہ وغیرہ کسی کاٹنے کے لیے اور عاقلہ کہتے ہین اُنکو کہ جو اُسکے ساتھ ایک آقا کے ہان نوکر ہون مثلاً سپاہی کے عاقلہ فوجکے سب سپاہی ہین اور اگر وہ نہون تو اُسکے قبیلہ کے لوگ عاقلہ ہین اور رکاز سے مراد نزدیک ابوحنیفہ کے کان ہے اور نزدیک اہل حجاز کے دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنے اول مناسب تر ہین ساتھ سیاق حدیث کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا کہ رکاز کیا ہے فرمایا سونا اور چاندی کہ پروردگار نے پیدا کیے ہین زمین مین اُن پیدا شدہ اُسکی کے چھر جانا چاہیے کہ کانیں جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئین لائق پگھلنے اور منطبع ہونیکے یعنی جسپر سکہ وغیرہ کا نقش ہو سکے جیسے سونا چاندی اور لوہا اور مانند اُنکے اور دوسری وہ کہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور رال اور گندک کے اور تیسری وہ کہ منطبع نہو سکین مانند چونا اور ہڑتال اور تمام پتھرون کے مانند یاقوت وغیرہ کے پس نہین واجب ہو جمس مگر قسم اول مین اور اُسمین گذارنا برسکا شرط نہین اور امام شافعی کے نزدیک فقط سونے چاندی مین ہے اور چیزون مین نہین ع بث **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِیْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَیْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنِ الْحَرِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ زُهَيْرٌ اَحْسِبُهٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هَاتُوْا رُبُعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَیْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِی الْغَنَمِ فِیْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةٌ شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلٰثُ

شَیْءٌ اِلٰی تِسْعِ مِائَۃٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی تِسْعِ مِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ مِائَۃٍ شَاۃٌ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ اِلَّا تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ فَلَیْسَ عَلَیْکَ فِیْھَا شَیْءٌ وَفِی الْبَقَرِ فِیْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعٌ وَفِی الْاَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃٌ وَلَیْسَ عَلَی الْعَوَامِلِ شَیْءٌ رواہ ابوداؤد وروایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق معاف کی میں نے زکوۃ گھوڑوں سے اور غلاموں سے یعنے اگر تجارت کے لیے نہوں تو زکوۃ نہیں اور گھوڑوں میں اختلاف ہے بیان اُسکا اوپر ہو چکا پس وہ زکوۃ چاندی کی ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم یعنی بعد اسکے کہ بقدر نصاب کے ہوں کہ دو سو درہم ہیں اور نہیں پچ کچھ دوسے کچھ زکوۃ یعنی دو سو سے کم میں زکوۃ نہیں پس جسوقت کہ ہوں دو سو درہم پس اُنمیں ہیں پانچ درہم زکوۃ روایت کی یہ ترمذی و ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی میں حارث اعور سے ہے کہ نقل کی حضرت علیؓ سے کہا زہیر نے کہ راوی ہے حارث سے گمان کرتا ہوں میں حارث کو کہ کہا روایت کی حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا وہ یعنی ہر ہر چالیس حصہ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم اور نہیں تیرے کچھ یہانتک کہ پورے ہوں دو سو درہم اور جسوقت کہ ہوں دو سو درہم پس اُنمیں ہیں واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دو سو پر پس اسی حساب پر اُنمیں زکوۃ واجب ہوتی ہے اور بکر یوں میں ہر چالیس بکر یوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک اُنپر پس دو بکریاں دو سو تک اور جسوقت کہ زیادہ ہو ایک دو سو پر پس تین بکریاں تین سو تک پس جسوقت کہ زیادہ ہوں تین سو پر یعنی اور ہوں چار سو پس ہر سو میں ایک بکری پس اگر نہوں بکریاں مگر اُنتالیس پس نہیں تجھپر اُنمیں کچھ اور بیچ گائے کے تیس میں ایک بیل برس دو زکا اور چالیس میں ایک گائے دو برس کی اور نہیں کام والوں میں کچھ پس جو زیادہ ہو الخ مذہب صاحبین کا یہی ہے کہ جسقدر دو سو درہم سے یا زیادہ ہو اُسکا حساب کر کر چالیسواں حصہ زکوۃ میں دے اور امام اعظمؒ کے نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہوں دو سو درہم سے چالیس ہم تو اُنمیں زکوۃ واجب ہوتی ہے اور اگر چالیس تک پونہچیں تو اُنمیں زکوۃ نہیں وہی سو کی زکوۃ دے اُنھوں نے حمل کیا ہے اس حدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہونیسے دو سو درہم پر زیادہ ہونا چالیس درہم ہو تا کہ تطبیق ہو جاوے حدیث میں اور بیچ برس و نر کا الخ اُسمیں نر و مادہ برابر ہیں چاہے بیل دے چاہے گائے جیسا کہ آگے کی روایت میں آیا ہے جاننا چاہیے کہ گایوں اور بکریوں میں مادہ ہی کا مقرر نہیں ہے بخلاف اونٹوں کے اسلیے کہ اونٹوں میں مادہ افضل ہوتی ہے نہ گائے بکری میں اور کہا ابن حجر نے کہ اگر زیادہ ہوں بیل یا گائیں چالیس سے تو اُنمیں کچھ نہیں دینا آتا یہانتک کہ ساٹھ ہوں جبساٹھ ہونگے تو دو تبیعے یعنی برس برس روز کے بیل گائیں دینی آوینگی پھر ہر چالیس میں ایک مسنہ یعنی گائیں یا بیل دو دو برس کے اور ہر تیس میں ایک تبیعا دینا آویگا پس مثلاً ستر ہونگے تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا و جب اسی ہوں تو دو مسنہ جب نوے ہوں تین تبیعے جب سو ہوں دو تبیعے اور ایک مسنہ دے اسی طرح ہر تیس میں تبیعا اور ہر چالیس میں مسنہ دیا کرے انتہی یہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہوں چالیس سے تو اُنمیں کچھ نہیں دینا آتا یہ مذہب صاحبین کا ہی اور امام اعظم صاحب کے نزدیک جتنی زیادہ ہونگی چالیس سے حساب کر کر زکوۃ اُنکی بھی دیجاوے گی ساٹھ تک جب ساٹھ ہونگی دو تبیعے دینگے باقی بدستور مذکور پس چالیسویں ایک زیادہ ہوگی تو چالیسواں حصہ مسنہ کا دینگے یا تیسواں حصہ تبیع کا یعنی اُسکی قیمت کا چالیسواں یا تیسواں حصہ دینگے اسیطرح اور زیادتی کو سمجھ لے روایت معتبر ہمارے مذہب کی نزدیک صاحبین کے یہ اور تابعین اُنکے کے یہی ہے اور بھینس کی زکوۃ ایسی ہی ہے جیسی گلے کی اور بھیڑ دنبہ کی زکوۃ مانند زکوۃ بکری کے ہے اور نہیں کام والوں میں کچھ یعنی جو جانور کام میں آویں مثلاً بیل ہل چلانے میں یا کنوئیں کے پانی نکالنے میں یا لادنے میں لگے رہیں اگرچہ جدنساب کے پونہچیں زکوۃ نہیں جب ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہے اور مذہب تیمون امام مالک کا یہی ہے لیکن امام مالک کے نزدیک اُنمیں بھی زکوۃ ہے ع بیت بیت وَعَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّھَہٗ اِلَی الْیَمَنِ اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَۃً وَمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے معاذ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بھیجا اُنکو طرف یمن کے یعنی عامل کر کر حکم کیا اُنکو یہ کہ لیویں تیس گایوں میں سے ایک بیل برس روز کا

یا گائے برس روز کی اور ہر چالیس گائے یو نمین سے ایک گائے دو برس کی یعنی یا بیل و برس کا روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتعدی فی الصدقۃ کمانعہا رواہ ابو داؤد والترمذی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنیوالا زکوٰۃ لینے مین یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لے مانند منع کرنیوالے زکوٰۃ کے ہے یعنی جیسے گناہ زکوٰۃ نہ دینے مین ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینے مین ہے، روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **وعن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی حب ولا ثمرۃ صدقۃ حتی یبلغ خمسۃ اوسق رواہ النسائی اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین غلہ مین اور نہ کھجور مین زکوٰۃ یہانتک کہ پونہچے پانچ وسق کو یعنی تیس من کو روایت کی یہ نسائی نے **ف** بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث مین ہو چکا ہے **وعن** موسی بن طلحۃ قال عندنا کتب معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا تاخذ الصدقۃ من الخضرۃ والشعیر والزبیب الا تمرا او زبیبا رواہ الدارمی اور روایت ہے موسی بن طلحہ سے کہ کہا ہمارے پاس خط ہے معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ معاذ نے کہا سو اسکے نہین کہ حکم کیا حضرت نے اسکو یعنی بحکومیہ کہ لیوین زکوٰۃ گیہون اور جو اور انگور اور کھجور مین سے یہ حدیث مرسل ہے روایت کی یہ شرح السنۃ مین **ف** اسکے معنی یہ نہین مین کہ نہین واجب زکوٰۃ مگر ان ہی چار چیز مین بلکہ واجب ہے نزدیک شافعی کے اُس چیز مین کہ اُگے زمین مین اور وہ قوت ہو اور ہمارے نزدیک ہر چیز مین ہے، کہ اُگے زمین مین قوت ہو یا نہو پس اُن ہی چار چیزون کو ذکر کرا سلیے کیا کہ یہ چیزین وہان اکثر ہوتی تھین **وعن** عتاب بن اسید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی زکوٰۃ الکروم انما تخرص کما تخرص النخل ثم تؤدی زکوتہ زبیبا کما تؤدی زکوٰۃ النخل تمرا رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے عتاب بن اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیع زکوٰۃ انگور و نکے کہ تحقیق کن گیے جاوین جیسیکہ کن کیجاتی ہین کھجورین پھر دیجاوے زکوٰۃ اُنکی درحالیکہ انگور خشک ہون جیسیکہ دیجاتی ہے زکوٰۃ کھجورونکی بحالیکہ کھجورین خشک ہون روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** یعنی جبکہ پیدا ہوئے انگور اور کھجورین شیرینی تو اندازہ کرے ایک شخص ماہر کہ یہ انگور یا کھجورین جب خشک ہونگی تو کسقدر ہونگی جب خشک ہون تو دسوان حصہ زکوٰۃ مین دے امام صاحب کے نزدیک جسقدر کہ ہون اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک اگر حد نصاب کو یعنی پانچ وسق کو پہونچے تو دسوان حصہ دے **وعن** سہل بن ابی حثمۃ حدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے حدیث کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے فرماتے جسوقت کہ کن کرو یعنی کھجور و انگور کا پس لو یعنی دو تہائی اور چھوڑ دو تہائی کے قدر پس اگر نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑ دو چوتھائی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد و نسائی نے **ف** یہ خطاب ہے زکوٰۃ لینے والونکو کہ جب معین کرو مقدار زکوٰۃ کی تو اسمین سے دو تہائی لیلو اور تہائی مالک کے چھوڑ دو از راہ احسانکے اُسپر تا وہ مسایلونکو اور راہ گیرونکو کھلاوے یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہ کے اور مالک کے اور قول جدید شافعی کا یہ ہے کہ نہ چھوڑا جاوے زکوٰۃ مین سے کچھ اور تاویل حدیث کی اُنکے نزدیک یہ ہے کہ یہ یہود خیبر کے حق مین فرمایا کہ حضرت نے مساقات کی تھی اُنسے اسپر کہ آدھی کھجورین وہ لین اور آدھی کھجورین حضرت پس حکم فرمایا اندازہ کرنیوالے کو کہ چھوڑے تہائی یا چوتھائی از راہ احسانکے اور تقسیم کرے باقی کو آدھی حضرت کو دے اور آدھی اُنکو **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث عبد اللہ بن رواحۃ الی یہود فیخرص النخل حین یطیب قبل ان یؤکل منہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے عبد اللہ بن رواحہ کو طرف یہود کے یعنی یہود خیبر کے پس کن کرتے کھجورونکا جسوقت کہ شیرینی ظاہر ہوتی اُنمین پہلے اسسے کہ ہون لائق کھانیکے تو

کی یہ بوداؤد نے **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اقل من عشرۃ اواق زکوٰۃ رواہ الترمذی وقال فی اسنادہ مقال و لا یصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الباب کثیر شیء اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زکوٰۃ نہ شہد کے کہ ہر نہ اس مشکوٰۃ میں ایک مشک سے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ اسکی اسناد میں گفتگو ہے اور نہیں صحیح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں بہت سی روایتیں **ف** علما میں اختلاف ہے امام شافعی کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک شہد کم ہو یا زیادہ اگر عشر زمین میں ہو اور دلیل انکی یہ حدیث ہے ما اخرجت الارض ففیہ العشر اور جو شہد پہاڑ میں ہو اُسمیں بھی عشر ہے امام صاحب کے نزدیک **وعن** زینب امرأۃ عبد اللہ قالت خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا معشر النساء تصدقن ولو من حلیکن فانکن اکثر اھل جھنم یوم القیمۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے زینب بی بی عبداللہ بن مسعود کیسے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کہا اے گروہ عورتو نکالو زکوٰۃ مال کی اگرچہ اپنے زیور سے ہو اسلیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے **ف** دوزخی ہوگی سبب محبت دنیا کے کہ باعث ہے ترک زکوٰۃ کی اور نہ دینے کی اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ زکوٰۃ زیور عورت کے امام ابوحنیفہ کے نزدیک مطلق زیور میں زکوٰۃ ہے اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور کہا مالک اور احمد نے کہ نہیں ہے زکوٰۃ اُس زیور میں کہ مباح ہے استعمال اُسکا پس جسکا استعمال حرام ہے اُسمیں اُنکے نزدیک بھی ہے اور یہی قول جدید امام شافعی کا ہے اور دلیل امام ابوحنیفہؒ کی یہ حدیث ہے اور اور بہت سی حدیثیں ہیں زیور مباح اور غیر مباح کا بیان محرر اور اور کتابوں شافعی مذہب کی میں ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأتین اتتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ایدیھما سواران من ذھب فقال لھما اتؤدیان زکوتہ قالتا لا فقال لھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحبان ان یسورکما اللہ بسوارین من نار قالتا لا قال فادیا زکوتہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث قد روی المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب نحو ھذا والمثنی بن الصباح وابن لھیعۃ یضعفان فی الحدیث ولا یصح فی ھذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیء اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُن نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ دو عورتیں آئیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُنکے ہاتھوں میں دو کڑے تھے سونے کے پس فرمایا حضرتؐ نے اُن دونوں کو کہ دیتی ہو زکوٰۃ انکی کہا دونوں نے کہ نہیں فرمایا اُن دونوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتی ہو یہ کہ پہناوے تمکو اللہ دو کڑے آگ کے کہا انھوں نے کہ نہیں فرمایا پس دو زکوٰۃ اُسکی یعنی سونے کی یہ روایت کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث تحقیق روایت کی اس حدیث کو مثنی بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکے اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ کہ وہ بھی راوی اس حدیث کا ہے ضعیف کیے جاتے ہیں حدیث میں اور نہیں صحیح اس باب میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ **ف** یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسپر کہ زکوٰۃ زیور میں واجب ہے اور بہت حدیثیں اسمیں صحت کو پہنچی ہیں چنانچہ مرقات میں جو چاہے دیکھ لے **وعن** ام سلمۃ قالت کنت البس اوضاحا من ذھب فقلت یا رسول اللہ اکنز ھو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوتہ فزکی فلیس بکنز رواہ مالک وابو داؤد اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا تھی میں پہنتی وضع سونے کی کہ نام ایک زیور کا ہے پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا گنج ہے یہ پس فرمایا جو پہنچے بہ قدر کہ دیجاوے زکوٰۃ اُسکی یعنے حد نصاب کو پہنچے پھر زکوٰۃ دی گئی پس نہیں گنج روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد نے **ف** کیا گنج ہے یہ یعنی کلام اللہ میں جو وعید آئی ہے مال جمع کرنے پر اس آیت میں والذین یکنزون الذھب والفضۃ آخر آیت تک بھی یہ وعید داخل ہے پس فرمایا کہ جب مال حد نصاب کو پہنچا اور زکوٰۃ دی گئی تو وہ داخل اس وعید میں نہیں کلام اللہ میں اُس مال جمع کرنے پر وعید ہے کہ بیزکوٰۃ کے جمع کرتے ع **وعن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعد للبیع رواہ ابو داؤد

اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے کہ حکم کرتے ہمکو یہ کہ نکالیں ہم زکوٰۃ اُس چیز کی کہ تیار کی ہو بیچنے کے لیے یعنی سوداگری کے لیے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** رَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِیِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّۃِ وَھِیَ مِنْ نَاحِیَۃِ الْفُرْعِ فَتِلْکَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْھَا اِلَّا الزَّکٰوۃُ اِلٰی الْیَوْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے کہ انھوں نے نقل کی بہت صحابہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کر دیں اسطے بلال بن حارث مزنی کے کانیں قبل کی اور قبل ہے جانب فُرع کے پس وہ کانیں نہیں لیجاتی اُنسے مگر زکوٰۃ ابتک روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** جاگیر کر دین یعنی انکو کانیں موضع قبل کی دین تا جو کچھ اُنمیں سے نکالیں اپنی وجہ معیشت کی کہوں اور قَبَلِیَّہ منسوب ہے طرف قبل کے اور قبل نام ہے ایک موضع کا نواحی فُرع سے اور فرع بھی نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور پس وہ کانیں نہیں لیجاتی اُنسے مگر زکوٰۃ کہ چالیسواں حصہ ہے یعنی نہیں لیا جاتا خمس جیسیکہ حکم کانون کا ہے اور یہ مذہب امام مالک اور امام شافعی کا ہے بسبب ایک قول کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور شافعی کے بسبب ایک قول کے کانو نمیں خمس ہے اور یہ قول امام شافعی سے یہ ہے کہ اگر پائے مشقت و محنت سے تو چالیسواں حصہ دے والا خمس دے پس حنفی اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ نہیں ہے تامین یہ کہ حضرتؐ نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہے یہ کہ یہ حاکم کو نکی طرف سے ارداہ اجتہاد کے اور ہم تمسک کرتے ہیں ساتھ کتاب و سنت صحیحہ اور قیاس کے بالتفصیل اسکی مرقات میں جو چاہے دیکھ لے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَۃٌ وَلَا فِی الْعَرَایَا صَدَقَۃٌ وَلَا فِی اَقَلَّ مِنْ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِی الْعَوَامِلِ صَدَقَۃٌ وَلَا فِی الْجَبْھَۃِ صَدَقَۃٌ قَالَ الصَّقَرُ الْجَبْھَۃُ الْخَیْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِیْدُ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ترکاریون مین زکوٰۃ اور نہ عاریت کے درختو نمیں زکوٰۃ اور نہ پانچ وسق سے کم مین زکوٰۃ اور نہ کام کرنیوالے جانورو نمیں زکوٰۃ اور نہ جبہہ مین زکوٰۃ کہا صقر راوی نے جبہہ گھوڑے اور خچر اور غلام روایت کی یہ دارقطنی نے **ف** نہیں ترکاریونمیں زکوٰۃ بیان اسکا ابتدا آباب مین ہو چکا اور عرایا جمع ہے عریۃ کی عریۃ اُس کھجور کو کہتے ہین کہ عاریت دیتا ہے اُسکو مالک اُسکا محتاج کو اور اُسکی ملک مین کر دیتا ہے کھجورین اُسکی تمام سال کو پس اُنمیں زکوٰۃ نہیں اسلیے کہ وہ نکل جاتی ہین ملک مالک سے پہلے زکوٰۃ واجب ہونیسے اور اس جملہ کے بعد جو چیزین مذکور ہین سب کا بیان اوپر ہو چکا ہے ع **وَعَنْ** طَاؤُسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَدِمَ بِعَرْضٍ ثِیَابٍ فِی الصَّدَقَۃِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ائْتِنِیْ بِعَرْضٍ ثِیَابٍ فِی الصَّدَقَۃِ مَکَانَ الشَّعِیْرِ وَالذُّرَۃِ اَھْوَنُ عَلَیْکُمْ وَخَیْرٌ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فِی الْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے طاؤس سے یہ کہ معاذ بن جبل لائے گئے وقص گائین کے یعنی تازکوٰۃ انکی یمین میں پس کہا نہیں حکم کیا مجکو اسمین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنی کچھ زکوٰۃ اسمین نہین فرمائی روایت کی یہ دارقطنی اور شافعی نے اور کہا شافعی نے کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پونچین نصاب فرض کو یعنی پہلی نصاب کو یا دوسری وغیرہ کو **ف** کہا طیبی نے کہ وقص ساتھ زیر قاف کے وہ جانور ہین کہ پونچین حد نصاب فرض کو خواہ ابتدا خواہ درمیان و فریضونکے انتہی ابتدا کی یہ مثال ہے کہ گائین پہلی تیس سے کم ہون پس اُنمیں زکوٰۃ نہیں واجب اور مثال درمیان دو فریضونکی یہ کہ مثلاً تیس گلے بیل پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اور واجب تیس سے بڑھین اور چالیس تک پونچین انکے مابین کو بھی وقص کہتے ہین انمین کچھ زکوٰۃ نہین جب چالیس ہون انمین زکوٰۃ واجب ہے اگر چالیس سے زیادہ ہون یہانتک کہ ساٹھ ہون تب انمین زکوٰۃ واجب ہے انکے مابین کو بھی وقص کہتے ہین انمین کچھ زکوٰۃ نہین اور اسی طرح ساٹھ سے بڑھین تو انمین زکوٰۃ نہین جب ستر ہون تو انمین زکوٰۃ ہے اسیطرح سے آگے ہر دہا کے بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہے درمیان دو دہا کونکے جتنے بیل گائین ہون اُنکو وقص کہتے ہین اُنمین زکوٰۃ معاف ہے اور مراد اسمین قسم اول ہے یعنی تیس سے کم اسلیے کہ معاذ پاس جمع لائے تھے وہی تھے واللہ اعلم اور مابین دو فریضونکے زکوٰۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق

واجب نہین اور امام صاحب کے نزدیک چالیس سے ساٹھ تک کے مابین ہے، اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہے اور کہا میرک نے کہ اسناد اسکی منقطع ہے اسلیے کہ طاؤس نہین ملا معاذ سے ۞ ع ۞ ومولانا **بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ** باب ہے بیچ بیان صدقۂ فطر کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بھا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کی ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹے پر اور بڑے پر درحالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقۂ عید الفطر کا یہ کہ دیا جاوے پہلے نکلنے لوگونکے طرف نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقۂ عید الفطر کا فرض ہی نزدیک شافعی اور احمد کے اور سنت مؤکدہ ہی نزدیک مالک کے اور واجب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے پس اس حدیث مین جو لفظ فرض کا آیا ہی شافعی اور احمد تو اسکو ظاہر پر حمل کرتے ہین اور مالک سکے جسنے یہ کہتے ہین کہ متقرر کی اور حنفی کہتے ہین کہ ثبوت اسکا دلیل قطعی سے نہین ہے پس فرض عملی ہے نہ اعتقادی یعنی واجب ہے نہ فرض اور امام شافعی کے نزدیک صدقۂ فطر کا اُسپر فرض ہوتا ہی کہ ایک نکا قوت رکھتا ہوا پنا اور اُن لوگون کا کہ جنکا اُسپر فرض ہی اور زائد بھی ہو اُس سے بقدر صدقۂ فطر کے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہی یعنی سوا حاجت اصلی کے بقدر ساڑھے باون روپے کدار کے اسباب وغیرہ رکھتا ہو یا سونا چاندی اسیقدر رکھتا ہو اور فارغ ہو قرض سے اور واجب ہوتا ہی فطرہ وقت طلوع فجر عید کے پس جو کوئی مرجاوے پہلے فجر ہونیکے یا اسلام لاوے یا پیدا ہو بعد فجر کے نہین واجب ہی فطرہ اُسکا اور صاع مین قریب چار سیر غلہ کے آتا ہی اور غلام جو خدمت کے لیے ہو اوسکی طرف سے صدقۂ فطر کا دینا اُسکے مالک پر واجب ہی اور جو غلام تجارت کے لیے ہو اُسکی طرف سے دینا واجب نہین اور اسیطرح جو غلام بھاگ جاوے اُسکی طرف سے بھی واجب نہین مگر بعد آنے اُسکے کے اور چھوٹے فرزند کیطرف سے اُسکے باپ پر واجب ہوتا ہی اگر مال نرکھتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہین بلکہ اُسکے مال مین سے دے اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکے کے ہو اور اسی طرح بڑے فرزند ہوشیار کی طرف سے باپ پر اور بیوی کی طرف سے خاوند پر واجب نہین مگر از راہ احسان کے دیگا اُنکی اجازت سے تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہی لفظ عبد سے اور اُسکے بعد کے لفظون سے پس نہین واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ایہ نے لکھا ہے کہ واجب ہوتا ہی اسکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہو جو چاہے ہدایہ مین مرقات مین دیکھ لے اور پہلے نماز عید کے دنیا صدقۃ الفطر کا مستحب ہی اور اگر اس سے پہلے دیدے اگرچہ ایک مہینے یا زیادہ پہلے دے تو بھی درست ہے، اور تاخیر سے ساقط نہین ہو جاتا ۞ ع ۞ ملتقی الابحر **وَعَنْ** ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوٰۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے ہم نکالتے صدقۂ فطر کا ایک صاع طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع قروط سے یا ایک صاع انگور خشک سے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ مراد طعام سے گیہون ہین اور ہمارے علما کہتے ہین کہ مراد طعام سے خلہ ہے سوائے گیہون کے پس ہوگا عطف مابعد اسکے کا اسپر قبیلۂ عطف خاص سے اوپر عام کے اور قروط اُسکو کہتے ہین کہ دہی کو کپڑے مین باندھکر لٹکا دیتے ہین اُسمین سے پانی ٹپک جاتا ہی وہ مثل پنیر کے ہوتا ہی اور انگور خشک امام اعظم کے نزدیک مانند گیہون کے ہین یعنی آدھے صاع دینے چاہییں اور صاحبین کے نزدیک مانند جو کے یعنی ایک صاع چاہییں اور یہی روایت کیا ہے حسن نے امام صاحب سے بھی ۞ ع ۞ وملتقی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** ابن عباس قال فی اخر رمضان اخرجوا صدقة صومکم فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الصدقۃ صاعا من تمر او شعیر او نصف صاع من قمح علی کل حر او مملوک

ذکراً او انثیٰ صغیراً او کبیراً رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آخر رمضان میں زکوٰۃ الفطر زکوٰۃ روزے اپنے کی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا صاع گیہوں سے اوپر ہر آزاد کے یا غلام لونڈی کے مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف امام اعظم بموجب اسی حدیث کے کہتے ہیں کہ گیہوں دو آدھے صاع دینے چاہییں ع **وَعَنْهُ** قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِّلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لازم کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کی واسطے پاک کرنے روزے کے بیہودہ بات سے اور کلام بُرے سے اور لازم کی واسطے کھلانے مسکینوں کے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی فطرہ اسلیے واجب کیا ہے کہ بسبب تقصیر و گناہ کے جو روزے میں خلل آجاوے اس سے وہ خلل جاتا رہے اور وہ لائق قبولیت کے ہوجاوے اور اسلیے واجب ہوا کہ مسکین کھا کر بے پرواہ ہوجاوے سوال کرنے سے اُسدن اور زیادہ کیا ہے دارقطنی نے کہ جو کوئی ادا کرے فطرہ پہلے نماز کے لیوے صدقہ مقبولہ ہے اور جو کوئی ادا کرے اُسکو بعد نماز کے پس وہ صدقہ ہے صدقوں میں سے ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدٌّ اَوْ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے عمر بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ڈھنڈورا یا کے کو چہ مکہ میں تا کہ خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد گیہوں کے یا سوا اُسکے کہ انگور خشک ہوں یا چار سیر طعام سے یعنی اور غلہ سوا گیہوں کے روایت کی یہ ترمذی نے ف دو مد یعنی آدھا صاع اسلیے کہ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہے اور مد میں قریب سیر بھر کے اناج آتا ہے پس گیہوں دو سیر دے اور آٹا اور ستو گیہوں کے بھی مثل گیہوں کے ہیں کہ دو سیر دے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اَمَّا غِنَاكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ بن ابی صعیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع بُر سے یا خرما یا جو سے یعنی گیہوں ہر دو کیطرف سے کہ آدھا آدھا صاع ہر ایک کی طرف سے ہو چھوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں یا غلام ہوں مرد ہوں یا عورت ہوں امیر غنی تمھارا پس پاک کرتا ہے اُسکو اللہ اور امیر فقیر تمھارا پس دیتا ہے اللہ اسکو زیادہ اُس چیز سے کہ دی روایت کی یہ ابوداؤد نے ف مشکوٰۃ کے نسخوں میں نام راوی کا ایسا طرح لکھا ہے اور صواب یہی ہے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہے اور اخیر جملہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ غنی بھی فطرہ دیوے اور فقیر بھی غنی کا مال پاک ہوگا اور فقیر کو اللہ تعالیٰ زیادہ اُس سے دیگا کہ دیا ہے اور یہ بات غنی کے لیے بھی موتی ہے لیکن تخصیص فقیر کی اُسکی تسلی اور رغبت دلانیکے لیے ہے ع **بَابُ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ** باب بیچ بیان اُس شخص کے کہ نہیں حلال ہے اُسکو زکوٰۃ کھانی اور لینی ف یہ کتنے مسائل ہیں بیچ بیان اسکے کہ زکوٰۃ کسکو کھانی اور لینی درست ہے اور کسکو درست نہیں مسئلہ نمبر ۱ آدمی زکوٰۃ اپنی مال کو یعنی باپ اور دادا اور نانا اور ان کے اوپر کے بزرگ انکی طرف سے ہوں یا باپ کیطرف کسی کو نہیں زکوٰۃ دینی درست نہیں اور نہ دے زکوٰۃ اپنی فرع کو یعنی بیٹا اور بیٹی اور پوتا اور پوتی اور پروتا اور پروتی اور نواسا اور نواسی اور نہ اگلی اولاد کو دے اور خصم جورو کو زکوٰۃ نہ دے اور نہ جورو خصم کو دے امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اگر جورو اپنے خصم کو زکوٰۃ دے تو درست ہے اور

باقی ناتے داروں کو زکوۃ دینی درست ہے بشرطیکہ مستحق زکوۃ کے ہوں یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہوں بلکہ بہتر ہے غیر سے اپنے کو دینا اور بہتر ہے اس ترتیب سے دینا کہ پہلے سن بھائیکو دے پھر بعد انکے انکی اولاد کو پھر چچا اور پھوپی کو پھر اولاد انکی کو پھر ماموں خالہ کو پھر انکی اولاد کو پھر جو ذوی الارحام ہو پھر ہمسائے کو کہ اجنبی ہو پھر اپنے ہم پیشہ کو پھر اپنے ہم ولنو کو اور اسی طرح سے حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہے کہ ترتیب مذکور سے دینا افضل ہے اور اگر اجنبی ہی کو دے تو بھی درست ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ پہلے اپنے ناتے داروں کو دے مسئلہ اپنے غلام لونڈی کو زکوۃ دینی نہیں درست اور ان ہی کے حکم میں ہے ام ولد یعنی حرم کہ جس سے اولاد پیدا ہوئی ہو مالک اسکے اسکو بھی زکوۃ دینی درست نہیں مالک اسکے کو مسئلہ جو ناتے دار مسئلہ ال کیطرف سے ہوں انکو زکوۃ دینی درست ہے ساس مسئلہ سالا سالی اور جو واسطہ دار انکے ہوں اسی طرح سے داماد بہو کو زکوۃ دینی درست ہے اور سوتیلی ماں اور سوتیلی دادی اور سوتیلی نانی کو بھی دینی درست ہے مسئلہ نہیں درست زکوۃ کا مال دنیا غنی کو کہ مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اُسے کہتے ہیں کہ جو بڑھتا ہو یعنی مال سوداگری کا اور نقد روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونیکا کہ یہ بموجب حکم شارع کے حکم نمو کا یعنی بڑھنے کا رکھتے ہیں اور مواشی سوداگری کے اور بیچ لینے کے یہ بھی مال نامی ہے حقیقۃً اور غیر نامی اُسے کہتے ہیں جو مال بڑھتا نہ ہو جیسے حویلی اور کپڑا اور باسن وغیرہ پس یہ چیزیں اگر زائد ہوں حاجت اصلی سے اور بقدر نصاب کے ہوں اور فارغ ہوں قرض سے تو بھی زکوۃ لینی نہیں درست اور حویلی فقط رہنے کی اور کپڑے پہننے کے اور باسن پکانیکے اور کتابیں پڑھنے کی علم والے کو اور ہتھیار سپاہی کے اور اوزار کاریگر کے حاجت اصلی میں داخل ہیں مسئلہ نہیں درست دینا زکوۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی ہیں یا پیچھے مخصوص کی اولاد ایک تو اولاد حضرت علیؓ کی خواہ حضرت خاتون سے ہوں یا اور سے اور دوسرے حضرت جعفر کی اولاد اور تیسرے عقیل کی اولاد اور چوتھے حضرت عباس کی اولاد اور پانچویں حارث بن عبد المطلب کی اولاد اور انکے غلام اور لونڈیو نکو بھی زکوۃ دینی درست نہیں اور اسی طرح اگر غلام اور لونڈی انکے آزاد ہوں جب بھی زکوۃ کا مال لینا کھانا انکو درست نہیں مسئلہ کافر کو بھی زکوۃ دینی درست نہیں کافر حربی ہو یا ذمی مسئلہ اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو دیا اپنے باپ یا بیٹے کو یا اپنی بیوی کو زکوۃ دی ہو لیکن نہ یہ کہ مستحق زکوۃ کے ہیں یعنی وقت دینے کے معلوم نہ تھا کہ یہ غنی ہے یا ہاشمی ہے یا کافر ہے یا باپ ہے یا بیٹا ہے پھر معلوم ہوا انکا احوال پس زکوۃ ادا ہو گئی مالک کے ذمہ سے مسئلہ مال زکوۃ کا دینا مسجد کے بنانے کے لیے یا کفن میت کے لیے یا ادائے دین میت کے لیے درست نہیں اگر کسی نے دیا تو نہیں زکوۃ ادا نہیں ہوتی مسئلہ مستحق زکوۃ کے فقیر ہیں اور حد فقیر کی یہ ہے کہ مالک نہ ہو مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوۃ کا مسکین بھی ہے اور مسکین وہ ہے کہ جس پاس کچھ نہ ہو اور مستحق زکوۃ کا وہ بھی ہے کہ عامل ہو حاکم کیطرف سے زکوۃ لینے پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوۃ کی عاملی کا پیسا لینا نہیں درست اور مستحق زکوۃ کے وہ بھی ہیں کہ جہاد کے لیے یا حج کے لیے چلیں اور پیسا انکے پاس تمام ہو گیا ہو اگرچہ انکے وطن میں مال بہت سا ہے اور اسی طرح سے اور مسافر کو بھی زکوۃ دینی درست ہے اگرچہ اسکے وطن میں مال بہت سا ہو اور جس کسی کے پاس ایک نکا قوت ہو اسکو سوال کرنا درست نہیں مولانا محمد اسحاق

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَۃٍ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَۃِ لَاَکَلْتُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور پر کہ راہ میں پڑی تھی پس فرمایا اگر نہ ڈرتا میں یہ کہ ہو کھجور زکوۃ کی البتہ کھاتا میں اسکو یعنی واسطے تعظیم نعمت الٰہی کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کا مال حضرت کو کھانا حرام تھا اور لکھا ہے علما نے کہ حضرت کو مطلق صدقہ کھانا حرام تھا خواہ واجب ہو خواہ نفل اور نبی ہاشم کو صدقہ واجب کھانا حرام ہے نہ نفل اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے کھانا اس چیز کا کہ پاوے راہ میں اور وہ چیز تھوڑی ہو گمان کرتا ہو کہ مالک تلاش اسکی نہیں کرتا ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیٰ ہے متقی کو کہ بچے اس چیز سے کہ شبہہ حرمت کا ہو اسمیں ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ تَمْرَۃً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَۃِ

فَجَعَلَهُمَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کھائی حضرت حسنؓ بن علیؓ نے ایک کھجور کھجوروں زکوٰۃ کی سے ڈالی منہ کھجور اپنے منہ مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دور کر تا پھینک دے اسکو پھر فرمایا کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنی بنی ہاشم نہین کھاتے صدقہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا نہین جانتا تو یہ استعمال کیا جاتا ہے ایک امر واضح مین اگرچہ نہ جانتا ہو اسکو مخاطب یعنی کیونکر تجھپر یہ بات پوشیدہ ہے باوجود ظاہر ہونے اسکے کے اور حضرت امام حسنؓ کو باوجود خرد سالی کے اسطرح خطاب اسلیے کیا کہ لوگ اس حکم کو سنین اور اس سے یہ معلوم ہو کہ واجب ہے باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع تو نسے اسلیے کہا ہے علما جمہور نے کہ حرام ہے مان باپ پر پہنانا لڑکے کو حریر اور زیور سونے چاندی کا ع **وَعَنْ** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ صدقہ یعنی زکوٰۃ سو اسکے نہین کہ وہ میل ہین آدمیونکے اور وہ نہین حلال واسطے محمدؐ کے اور نہ اولاد محمدؐ کے یعنی بنی ہاشم کے روایت کی یہ مسلم نے ف زکوٰۃ کو میل اسلیے کہا کہ جیسے میل کے اُتارنے سے آدمی کا بدن صاف ہو جاتا ہے ویسے ہی اسکے دینے سے پاک ہو جاتے ہین مال نفوس لوگونکے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ زکوٰۃ یعنی حضرت کو حرام تھی اور حضرت کی اولاد کو بھی خواہ حاصل ہون زکوٰۃ کے یا محتاج ہون صحیح روایت ہمارے مذہب مین یہی ہے ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَأَكَلَ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت لائے جاتے طعام پوچھتے احوال طعام کیسے کہ آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہے یہ یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے فرماتے اپنے یارونکو یعنی سوائے بنی ہاشم کے کھاؤ اور آپ نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو دراز کرتے ہاتھ اپنا پس کھاتے ساتھ یارون اپنے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صدقہ اُس مال کو کہتے ہین کہ فقیر ونکو دیا جاتا ہے بطریق مہربانی کے اور ارادہ کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے ثواب آخرت کا پس صدقہ مین ایک طرح کی ذلت ہوتی ہے لینے والے کو اسلیے حضرتؐ پر مطلق صدقہ حرام تھا اور ہدیہ اسکو کہتے کہ ایک چیز ایک شخص کو دیکر از راہ تعظیم و تکریم اسکی کے اور شان ہدیہ سے یہ بھی ہے کہ بدلہ دیا جاتا ہے اُسکا آپسمین بیع و نیاکے نہ صدقہ کا ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے بیچ بریرہ کے تین احکام ایک یہ کہ آزاد ہوئی پس مختار کی گئی بیچ نکاح رکھنے خاوند اپنے کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حق آزاد کیا واسطے اُس شخص کے ہے کہ آزاد کیا اور تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنی گھر مین اور ہانڈی جوش مارتی تھی ساتھ گوشت کے پس نزدیک لائی گئی حضرت کے روٹی اور سالن گھر کے سالنونمین سے پس فرمایا کیا نہین دیکھی مین نے ہانڈی کہ اسمین گوشت ہے عرض کیا گھر کے لوگون نے کہ تصدیق کی گئی ہی ہے کہ ہانڈی پکتی تھی لیکن یہ گوشت صدقہ دیا گیا ہے بریرہ کو اور آپ نہین کھاتے صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت اُسپر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تھے بیچ بریرہؓ کے تین احکام یعنی بریرہ جو لونڈی تھی حضرت عائشہؓ کی تھی بسبب اسکے تین حکم شرعی اور دے ہوئے ایک یہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہے اپنے خاوند کے نکاح مین رہے کہ نام اُسکا مغیث تھا اور چاہے جدا ہووے اُس سے اسکو علما

خیار رحق کہتے ہین کہ لونڈی جو کسی سے نکاح مین ہو اور وہ آزاد ہو جاوے تو اسکو اختیار رہے کہ چاہے اُسکے نکاح مین رہی چاہے نہ رہے امام شافعی کے نزدیک اگر خاوند اُسکا غلام کسی کا ہو تب اُسے اختیار رہے اور ہمارے نزدیک خاوند غلام ہو خواہ آزاد ہو دونون صورتون مین اختیار ہو اور مغیث مذکور غلام تھا بریرہ نے بعد آزاد ہونے کے نہ قبول کیا اُسکو اور مغیث اُسکے عشق و فراق مین روتا اور فریاد کرتا پھرتا تھا اور رسول اللہ صلعم کو بریرہ کے سبب سے یہ وار دہوا کہ ولاء یعنی میراث لونڈی کی اُسکے لیے ہے کہ جسنے آزاد کیا بیان اسکا یہ ہے کہ بریرہ لونڈی تھی ایک یہودی کی اُسکو مکاتب کر دیا تھا یعنی یہ کہہ دیا تھا کہ اتنے درہم دے تو آزاد ہے جب وہ عاجز ہوئی درہم دینے سے تو حضرت عائشہؓ پاس آئی کہ اگر کچھ دین تو اپنے مالک کو دیکر آزاد ہو جاؤن حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اچھا لے اُسکو نسے کہہ اگر وہ تجھے بیچین تو مین لیتی ہون پس وہ گئی اور اُنسے جا کر یہ کہا اُنھون نے کہا کہ بیچتے ہین بشرطیکہ ولاء یعنی میراث اُسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہؓ نے حضرت سے عرض کیا کہ یہود اسطرح کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور بیہودہ کہتے ہین ولاء اُسکے لیے ہے کہ آزاد کرے تو اسے عائشہ خرید اور آزاد کر ولاء اُسکی تیرے لیے ہوگی شرط اُنکی باطل ہے اور تحقیق حکم آخر حدیث مین ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ جو کوئی فقیر کو کچھ زکوۃ مین سے دیوے اور وہ فقیر اُسکو ہدیہ کہے کہ زکوۃ یعنی اُسکو جائز نہین تو وہ اُسکو حلال ہے اسلیے کہ وہ ملک فقیر کی ہوئی جسکو دے رواہ ہے ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو حضرت عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تحفہ اور بدلا دیتے اُسپر روایت کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر بلایا جاؤن طرف کراع کے البتہ قبول کرونمین اور اگر تحفہ بھیجا جاوے طرف میرے ایک دست البتہ قبول کرونگا یہ روایت کی یہ بخاری نے **ف** کراع کہتے ہین بکری کی پنڈلیکو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کرے بکری کیطرف یا تو ٹکی کہ ایک چیز حقیر ہے تو بھی قبول کرون اگر دست بکری کا بھیجے بطریق تحفہ کے تو وہ بھی قبول کرون آسمین اشارہ ہی اسپر کہ حضرتؐ نہایت تواضع اور شفقت رکھتے تھے ساتھ خلق خدا کے اور آسمین رغبت لائی اوپر قبول کرنے تحفہ کے کہ اگر کوئی ادنی چیز بھیجے تو بھی قبول کرے ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین مسکین وہ کہ پھراتا ہے لوگونپر پھیرتا ہے اُسکو ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجورین لیکن مسکین وہ ہے کہ نہین پاتا مال کہ بے پروا کرے اُسکو اور نہین معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہے یعنی بسبب ظاہر کرنے حال کے تا تصدق کیا جاوے اُسپر اور نہین اُٹھتا یعنی اپنے گھر سے تا مانگے لوگونسے لفظ کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین ہے مسکین یعنے کلام اسمین جو آیا ہے اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ تو فرمایا کہ مسکین یہی نہین ہے کہ جسکو عُرف مین لوگ مسکین سمجھتے ہین کہ جسکے دروازے پر جا کر اِرہا ایک آدھا ٹکڑا دیکر رخصت کر دیا بلکہ مسکین کامل یہ ہے جو کہ ذکر کیا پھر مولانا عبدالعزیز نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِي الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہو ابی رافع سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو بنی مخزوم مین سے کہ زکوۃ لینے کو پس کہا اُسنے ابو رافع کو ساتھ ہو میرے تا کہ پونچے تو اُس کو زکوۃ مین سے پس کہا ابو رافع نے نہین ہوتا مین ساتھ یہانتک کہ آؤنمین رسول خدا صلے اللہ علیہ

وسلم کے پاس پھر پوچھون مین اُنسے کہ ساتھ جاؤن یا نہ جاؤن پس گیا وہ طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پوچھا حضرتؐ سے پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہین حلال واسطے ہمارے یعنی نبی ہاشم کے اور تحقیق مولی یعنی غلام آزاد قوم کا اُسی قوم مین سے ہوتا ہے یعنے زکوۃ لینے کے حکم مین روایت کی تیرہ نے اور ابو داؤد اور نسائی نے ف ابو رافع غلام آزاد حضرتؐ کے تھے حضرتؐ نے اُنکو زکوۃ کے مال لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہمکو زکوۃ لینی نہین درست ویسے ہی تمکو بھی نہین درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے غلامونکو بھی زکوۃ کا مال لینا درست نہین خواہ وہ غلام اُنکی ملک مین ہون خواہ آزاد ہوگئے ہون ۱۲ منہ ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی ورواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے زکوۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کرنے کی روایت کی تیرہ نے اور ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے ف نہین حلال ہے زکوۃ غنی کے لیے غنی تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہے کہ جسکو زکوۃ دینی فرض ہوتی ہے وہ وہ ہے کہ مالک نصاب نامی کا کہ برس گذرا ہوا اُسپر اور دوسرا وہ ہے کہ حرام ہوتی ہے اُسکو زکوۃ لینی اور واجب ہوتا ہے صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہے کہ جسکے پاس بقدر نصاب کے یعنی ساڑھے باون روپے کا اسباب ہو سوا حاجت اصلی کے اور تیسرا وہ ہے کہ جسپر حرام ہو سوال نے صدقہ وہ وہ ہے کہ جسکے پاس قوت ہو اکیدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے اور نہ واسطے صاحب قوت کے آخر یعنی نہین حلال ہے زکوۃ واسطے اُسکے کہ اعضا اُسکے صحیح سالم ہون اور وہ قوی اور قادر ہو کمانے پر بقدر اسکے کہ کفایت کرے اُسکو اور عیال اُسکے کو امام شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ اُنکے نزدیک حلال نہین ہے زکوۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہے زکوۃ اُسکو کہ مالک نصاب نہ ہو کر کما نہوا گرچہ قوی اور قادر کسب پر ہوا سلیے کہ حضرتؐ دیتے تھے صدقہ فقرائے صحابہ کو اگرچہ قوی و تندرست ہوتے اور اخیر تک اسی پر عمل حضرتؐ کا رہا پس حدیث منسوخ ہوئی یا مراد یہ ہے کہ نہین لائق اُسکو کہ قوت و قدرت ہو کسب کرنے کی راضی ہو ساتھ ذلت لینے زکوۃ کے ۱۲ منہ ع وعن عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال اخبرنی رجلان انہما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی حجۃ الوداع وہو یقسم الصدقۃ فسألاہ منہا فرفع فینا النظر وخفضہ فرآنا جلدین فقال ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیہا لغنی ولا لقوی مکتسب رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا خبر دی مجکو دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونو آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرتؐ تھے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تھے مال زکوۃ کا پس مانگا اُن دونون نے حضرتؐ سے صدقہ مین سے پس وہ دونون کہتے ہین کہ بلند کی حضرتؐ نے ہم مین نظر اور پست کی یعنی سر سے پاؤن تک ہمین دیکھا پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دو تمکو اور نہین ہی حصہ اس صدقہ مین واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف حجۃ الوداع اُس حج کو کہتے ہین کہ حضرتؐ نے کیا اور احکام بیان فرمائے اور لوگون کو رخصت فرمایا کہ ایام وفات کی نزدیک پہنچے اور معنی حدیث کے بموجب مذہب شافعی کے یہ ہین کہ صدقہ کھانا تمکو حرام ہے اور اگر تم حرام ہی کھایا چاہو تو دون تمکو یہ بطریق زجر و توبیخ کے فرمایا اور ہمارے نزدیک معنی مین نہین لائق لینا زکوۃ کا اُسکو کہ قوی و قادر کسب پر ہو ۱۲ منہ ع وعن عطاء بن یسار مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ لغاز فی سبیل اللہ او لعامل علیہا او لغارم او لرجل اشتراہا بمالہ او لرجل کان لہ جار مسکین فتصدق علی المسکین فاہدی المسکین للغنی رواہ مالک وابو داؤد وفی روایۃ لابی داؤد عن ابی سعید او ابن السبیل اور روایت ہی عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال زکوۃ غنی کو مگر واسطے پانچ شخص کے

یعنی یہ اگر غنی بھی ہون تو انکو لینی درست ہے ایک جہاد کرنیوالے کے لیے راہ خدا مین جو کہ اسباب جہاد کا نہ رکھتا ہو دوسرے عامل زکوٰۃ کے لیے تیسرے تاوان بھرنیوالے کے لیے چوتھے اُسکے لیے کہ خریدے چیز زکوٰۃ کی ساتھ مال اپنے کے یعنی فقیر کو کسی نے زکوٰۃ کا مال دیا تھا غنی نے خرید لیا اُسکو درست ہے پانچوین اُسکے لیے کہ ہو پاس اُسکے ہمسایہ غریب پس دی گئی زکوٰۃ فقیر کو پس تحقیق بھیجی فقیر نے واسطے غنی کے یعنی پس غنی کو اس صورتین مین درست ہے اور روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد نے اور بیچ ایک روایت ابو داؤد کے ابی سعید سے لفظ او ابن السبیل کا ہی یعنی مسافر کو بھی دینا اُس وایت مین آیا ہے ف تاوان بھرنیوالے کے لیے یعنی وہ غنی ہے لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہے کہ مال اُسکا کفایت نہین کرتا تو اُسکو بھی زکوٰۃ لینی درست ہے اور مراد تاوان سے یہ ہے کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسیکا تھا اُسنے آپس مین صلح کروانیکے لیے وہ قرض اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو بسبب اُسکے یا مطلق قرضدار مراد ہے اور غازی غنی کو زکوٰۃ دینی امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور ہمارے نزدیک درست نہین اسلیے کہ اور حدیث مین مطلق منع فرمایا ہے کہ حلال نہین صدقہ غنی کے لیے اور حدیث متعاقبی بھی مطلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو فرمایا کہ لے اُنکے غنیا سے اور اُنکے فقرا پر صرف کر وہ حدیث بہ نسبت اسکے قوی ہے اور راویانکو دینی بالاتفاق درست ہے اسلیے کہ عامل اُجرت اپنی عمل کی لیتا ہے غنا اور فقر اُسمین برابر ہے اور تاوان بھرنیوالے کا مال کالعدم ہے کہ اُس سے زیادہ کا قصد ارہے اور دو باقی کا حکم بھی ظاہر ہے کہ اپنے محل مین پہنچ چکی اب ملک اُنکی ہے جسکے ہاتھ چاہین بیچین چاہین یون ہی دین ۱۲ ع وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ مُجَزِّئَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے زیاد بن حارث صُدائی سے کہ کہا آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بیعت کی مینے اُسے پس ذکر کی حارث نے حدیث لمبی پس آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا دو مجکو زکوٰۃ مین سے پس فرمایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ نہین راضی ہوا ساتھ حاکم کسی نبی کے اور نہ ساتھ حکم کسی غیر نبی کے یعنی علماء مجتہدین کے زکوٰۃ مین یعنی تقسیم کرنے زکوٰۃ مین کہ کسکو دینی چاہیے یہانتک کہ حکم فرمایا آپ زکوٰۃ مین پس بیان کیے زکوٰۃ کے آٹھ صرف پس اگر ہے تو اُن آٹھ مین سے دون مین تجکو روایت کی یہ ابو داؤد نے ف آٹھ صرف کا بیان یہ ہے ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوٰۃ لینے پر چوتھے واسطے الفت دلون کے کہ ایمانے نہ پھریں اور پانچوین گردن چھڑانے مین یعنے مکاتب وغیرہ کو اور چھٹے تاوان بھرنیوالیکو اور ساتوین اللہ کی راہ مین یعنی جہاد والونکو اور حاجیونکو اور طالب علمونکو اور آٹھوین مسافرون کو آٹھونکا ذکر اللہ تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہے اس آیت مین اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ آخر تک نمولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ مِنَ الْخِطَابِ لَبَنًا فَأَعْجَبَهُ فَسَأَلَ الَّذِي سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلَتْهُ فِي سِقَائِي هٰذَا فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہے زید بن اسلم سے کہ کہا پیا عمر بن الخطاب نے دودھ پس اچھا لگا اُنکو وہ پھر پوچھا اُس شخص سے کہ پلایا تھا اُنکو کہان سے یہ دودھ پس خبر دی اُنکو کہ گیا تھا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اُسکا پس گمان کیا مینے کہ وہان کتنے اونٹ تھے اونٹون کو زکوٰۃ کیسے اور اونٹ والے پانی پلاتے تھے اونٹونکو پس دوہا اُنھون نے تھوڑا سا دودھ اُنکا پھر ڈال لیا مینے اُسکو اپنی مشک مین پس وہی دودھ ہے پس ڈالا حضرت عمر نے ہاتھ اپنا منھ اپنے مین پھر قے کی روایت کی اس مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یہ حضرت عمر نے بسبب کمال تقوے اور ورع کے کیا ورنہ اگر فقیر ہبہ کرے یا تحفہ لاوے زکوٰۃ کے مال مین سے کہ کسی نے اُسکو دیا ہو تو روا ہے کھانا اُسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جو فرمایا حدیث بریرہ کی مین کہ اوپر گذر چکی بیان جواز کے لیے تمہا ترجمہ **بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ** باب ہے بیچ بیان اُس شخص کے کہ نہین درست اُسکو سوال کرنا اور اُس شخص کے کہ درست ہے اُسکو **ف** لکھا ہو علمانے کہ نہ چاہیے سوال کرنا اُسکو کہ جسکے پاس قوت ہو ایک دن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے کہ سوال بغیر ضرورت کے حرام ہے اور جو قوت ایک دن کا یا ستر ڈھکنے کو کپڑا نہ رکھتا ہو تو حلال ہو کہ سوال کرے اور جس فقیر کو کہ قوت دن کا حاصل ہے یا قادر ہے کسب پر اُسکو رکوۃ حلال ہے اور حرام ہو سوال اور مسکین کہ کچھ نہ رکھتا ہو کہ قوت دن کا کرے اور قادر بھی کسب پر نہو حلال ہے اُسکو سوال کرنا اور کہا نووی نے شرح مسلم کی مین کہ اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کے منع ہے اور اختلاف کیا ہے علمانے بیچ سوال کرنے اُسکے کہ قادر ہو کسب صحیح پر نہ ہو کہ حرام ہے اور بعضے کہتے ہین مکروہ ہے لیکن ساتھ تین شرطونکے اول یہ کہ ذلیل نکرے اپنے نفس کو دوسرے الحاح یعنی مبالغہ نکرے سوال مین اور تیسرے یہ اندیشہ اُسکو کہ جس سے مانگتا ہے اور اگر ایک شرط بھی اِن تینون شرطونمین سے نہو تو حرام ہے بالاتفاق اور منقول ہے ابن مبارک سے کہ کہا جو سائل بوجہ اللہ کہکر سوال کرے خوش نہین آتا مجکو کہ دیا جاوے اُسکو کچھ بھی اسلیے کہ دنیا کا رہا ہے اور جب بوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کی اُس چیز کی کہ حقارت کی اُسکی اللہ تعالےٰ نے یعنی دنیا کی پس کچھ نہ دیا جاوے ازراہ زجر و تنبیہ کے اور اگر کہے کہ بحق خدا اور بحق محمد کے دے تو واجب نہین ہوتا دینا اُسکو اور جو کوئی کہ لیوے جھوٹی حاجت ظاہر کرکر تو مالک نہین ہوتا اور ایسے ہی اگر کہے کہ مین سیّد ہون اور واقع مین نہ تھا اور سُنے سیّد جانکر دیا مالک نہین ہوتا اور اگر کسی کو بسبب منگنیتی کے دے اور وہ باطن مین گناہ کرتا ہے کہ اگر دینے والا جانتا تو نہ دیتا تو بھی مالک نہین ہوتا اور حرام ہے اُسپر وہ اور واجب ہے پھیر دینا اُسکا مالک کو اور اسی طرح اگر کسی کو کچھ دیا جاوے بسبب بے زبانی اُسکی کے یا شغل خوری کے تو حرام ہے اُسپر اور اگر کوئی فقیر آوے سوال کے لیے کسی کے پاس اور چاہے کہ ہاتھ اُسکے چومے تاکہ وہ دیوے تو مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ ہاتھ نہ دے اُسکو چومنے کے لیے اور نہ دینا چاہیے اُس سائل کو کہ طبل یعنی نقارہ یا ڈھول دروازونپر بجاتا پھرے اور طرب یعنی ڈوم سب سے بدتر ہے یہ مسایل مطالب المؤمنین مین مذکور ہین ؂

ع بیت **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهٗ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِنْ ذَوِى الْحِجَى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتًا يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے قبیصہ بن مخارق سے کہ کہا ضامن ہوا مین ایک دین کا پس آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس حال مین کہ سوال کرتا تھا مین اُنسے ادائے دین کے لیے پس فرمایا حضرت نے کہ ٹھیرا رہ یہانتک کہ آوے ہمارے پاس کوۃ پس حکم کرینگے ہم واسطے تیرے ساتھ اُس زکوٰۃ کے پھر فرمایا اے قبیصہ تحقیق سوال نہین درست مگر واسطے ایک کے تین مین سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہے اُسکے لیے سوال یعنی بشرطیکہ مبالغہ نکرے مانگنے مین یہانتک کہ پونہچے اُس ضمانت کو یعنی پونہچے اتنے مال کو کہ ادا کرے اُس سے مال ضمانت کا پھر بند ہو سوال کرنیسے اور دوسرا شخص وہ ہو کہ پونہچے اُسکو آفت یعنی مثل قحط وغیرہ کے کہ ہلاک کر دیا مال اُسکا پس درست ہے اُسکو سوال یہانتک کہ پونہچے اُس قدر کو کہ حاجت اُٹھی ہو گذرانسے یعنی بقدر قوت لباس کے یا وہ دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اُسکے زندگانی مین اور تیسرا شخص وہ ہے یعنی غنی کہ پونہچی اُسکو حاجت سخت یعنی ایسی حاجت کہ شہود ہوئی

قوم مین یہانتک کہ کھڑے ہوتے مین شخص صاحب عقل کے قوم اُسکی سے کہنے والے ہون کہ پوچھی فلانیکو صاحب سخت پس مسئلہ سے اُسکو سوال یہانتک کہ پوچھیے اُسقدر کو کہ حاجت روائی ہوگذرانسے یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اُسکے مرنہ گانی مین پس جو کچھ کہ سوا اِن تین صورتونکے ہو سوال سے اے قبیصہ حرام ہو کھانا ہے صاحب اُسکا حرام روایت کی یہ مسلم نے **ف** حوالہ اُس سوال کو کہتے ہین کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کے دینا آیا تھا اسنے اپنے ذمہ کر لیا اور قوضدار ہوگیا واسطے صلاح آپس کے یعنی جماعت آپس مین لڑتی تھی اور خونریزی کرتی تھی ایک شخص درمیان آیا اور صلح کروائی اور دیتین کہ اُپر لازم آئی تھین اپنے پر لین یعنی ضامن ہوا اور بسبب اُسکے قوضدار ہوا اور آخر حدیث مین جو تین شخصونکی گواہی ذکر کیا مراد اُس سے مبالغہ ہے بیچ ثبوت حاجت کے اور منع کرنیکے سوال کرنیسے اور سہل جاننے سے سوال کو **ع** **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَكْثِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سوال مانگے لوگونسے مال اُنکے یعنی کچھ مال مین سے بہتایت کے لیے پس سوا اسکے نہین کہ مانگتا ہے انگارا آگ کا پس چاہیے کہ کم مانگے یا بہت مانگے روایت کی یہ مسلم نے **ف** بہتایت کے لیے یعنی تا مال زیادہ ہونہ واسطے رفع فقر و حاجت کے اور انگارا آگ کا یعنی آگ دوزخ کا مراد یہ ہو کہ اُس مال کے سبب سے دوزخ کی آگ مین عذاب دیا جاویگا اور کم مانگے یا بہت مانگے یہ تنبیہا فرمایا یعنی سوال کرنا بہرحال ضرر رکھتا کم ہو یا بہت **ع** **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَیْسَ فِیْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے آدمی مانگتا لوگونسے یہانتک کہ آویگا دن قیامت کے اسحالت مین کہ نہ ہوگی اُسکے مُنہ پر بوٹی گوشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قیامت کو آویگا ذلیل و بے آبرو یا حقیقۃً یہی حال ہوگا کہ اصلا اُسکے مُنہ پر گوشت نہوگا ازراہ سزا سوال کے اور فضیحت کرنیکے لوگونمین کہ یہ مانگتا تھا دنیا مین اُسکی سزا یہ ملی ہے **ع** **وَعَنْ** مُعَاوِیَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا یَسْاَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَیْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّیْ شَیْئًا وَاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَیُبَارَكَ لَهٗ فِیْمَا اَعْطَیْتُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدسا لغہ کرو مانگنے مین پس قسم ہے اللہ کی نہین مانگتا مجھسے کوئی تم مین سے کچھ پس نکالے واسطے اُسکے سوال کرنا اُسکا مجھسے کچھ اسحالمین کہ مین اُسچیز کے دینے کو مکروہ جانتا ہون پھر برکت دیجاوے واسطے اُسکے بیچ اُسچیز کے کہ دی ہے مینے روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی نہین جمع ہوتا دیا میرا ناخوش ہوکر ساتھ برکت کے یعنی جسکو دیتا ہون ناخوش ہو کر اُس مال مین برکت نہین ہوتی **ع** **وَعَنِ** الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَبِیْعَهَا فَیَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہ لیوے ایک تمھارا رسی اپنی پھر لاوے ایک گٹھی لکڑیونکی اپنی پیٹھ پر پس بیچے اُسکو پس کھاوے اللہ بسبب اُسکے آبرو اُسکی کہ مانگنے سے جاتی تھی بہتر ہے اُسکے لیے اِس سے کہ مانگے لوگونسے دین اُسکو یا نہ دین نقل کی یہ بخاری نے **ع** **وَعَنْ** حَكِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا حَكِیْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِیْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ یُبَارَكْ لَهٗ فِیْهِ وَكَانَ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی قَالَ حَكِیْمٌ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَیْئًا حَتّٰی اُفَارِقَ الدُّنْیَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا مانگا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے کچھ پس دیا مجکو پھر مانگا پس دیا مجکو پھر فرمایا مجھکو اے حکیم تحقیق یہ مال سبز خوشرنگ یعنے خوش نما نظر مین اور لذیذ

دلونہین ہوتا ہو پس جو کوئی لے اُسکو ساتھہ بے پروائی نفس کے یعنی بغیر سوال کے اور بغیر حرص و طمع کے برکت کیجاتی ہو اُسکے لیے اور جو کوئی لے اُسکو ساتھہ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی واسطے اُسکے اور ہوتا ہو مانند اُس شخص کے کہ کھاتا ہو اور نہین پیٹ بھرتا یعنی سبب بے برکتی اور کثرت حرص کے حال ہوتا ہو اور ہاتھہ اوپر یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے ہاتھہ سے یعنی جو کہ مانگے کچھہ کہا حکیم نے پس کہا مینے یا رسول اللہ قسم ہو اُس ذات کی کہ بھیجا تجھکو ساتھہ حق کے نہین ناقص کرونگا مین مال کسی کا کچھہ یعنی کسی سے کچھہ مانگونگا نہین بعد اُس سوال کرنیکے آپ سے یہانتک کہ جدا ہوے نہین دنیا سے یعنی مرونگا نہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو علی المنبر وھو یذکر الصدقۃ والتعفف عن المسئلۃ الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا ھی المنفقۃ والسفلی ھی السائلۃ متفق علیہ اور روایت ہو ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسوقت کہ وہ منبر پر تھے اور وہ ذکر کرتے تھے صدقہ کا اور بچنے کا سوال سے ہاتھہ اوپر بہتر ہے ہاتھہ نیچے سے اور اوپر ہاتھہ وہ ہو خرچ کرنیوالا اور نیچا ہاتھہ وہ ہو مانگنے والا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن** ابی سعید الخدری قال ان اناسا من الانصار سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاھم ثم سالوہ فاعطاھم حتی نفد ما عندہ فقال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء ھو خیر واوسع من الصبر متفق علیہ اور روایت ہو ابی سعید خدری سے کہ کہا تحقیق کتنے آدمیون نے انصار مین سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھہ پیسہ یا انکو پھر مانگا انھون نے انسے پس دیا انکو یہانتک کہ ہو چکا جو کچھہ کہ تھا حضرت کے پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میرے پاس مال سے پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا مین اُسکو تمسے اور جو شخص بچے سوال کرنیسے بچاتا ہو اُسکو خدا یعنی ممنوع چیز سے اور محتاج نہین کرتا لوگونکا یعنی جو کوئی قناعت کرتا ہے ادنی قوت پر اور ترک کرتا ہو مانگنا آسان کردیتا ہو اللہ تعالی اُسپر قناعت اور جو ظاہر کرتا ہو بے پروائی بے پروا کرتا ہو اُسکو اللہ یعنی جو بے پروا ہوتا ہو لوگونکے اموال سے اور بچتا ہو سوال سے اللہ تعالی اُسکا دل غنی کردیتا ہو اور جو صبر چاہے صبر دیتا ہو اُسکو اللہ تعالی یعنی جو طلب کرتا ہو توفیق صبر کی اللہ تعالی سے اُسپر اللہ تعالی صبر آسان کردیتا ہے اور نہین دیا گیا کوئی بخشش کہ وہ بہتر ہو اور فراخ تر ہو صبر سے یعنی صبر اللہ تعالی کے سب عطاؤنمین بہتر عطا ہو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن** عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی فقال خذہ فتموّلہ وتصدق بہ فما جاءک من ھذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ ومالا فلا تتبعہ نفسک متفق علیہ اور روایت ہو عمر بن خطاب سے کہ کہا تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے مجھکو دینا یعنی اجرت اُنکے عمل کی کہ عامل ہوئے تھے زکوۃ کے پس کہتا مین دیجیے یہ زیادہ محتاج کو مجھسے پس فرماتے کہ لے اسکو پھر داخل کر اسکو اپنے مال مین یعنی اگر احتیاج ہو تجھے اور بدے اسکو یعنی اگر ہو زیادہ حاجت ضروری تیرے سے پس جو چیز کہ آوے تیرے پاس مال سے اور تو نہ طمع کرنیوالا ہو اور نہ مانگنے والا ہو پس لے اُسکو اور جو چیز کہ نہو اس طرح یعنی بغیر طمع اور سوال کے نہ ہاتھہ لگے پس پیچھے لگا اُسکے نفس اپنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہ مشقت اُٹھا اُسکی طلب مین اور نہ منتظر اُسکا نہ رہ جیسا کہ لوگو نمین مشہور ہو کہ رد و کالکد اور ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ جسکو آیا اس مال مین سے کچھہ بغیر سوال و طمع کے پھر پھینک دیا اُسکو پس گویا کہ پھینکدیا وہ اللہ کو اور منقول ہے کہ امام احمد نے لیا کچھہ نذر سے پس اُٹھایا اُسکو بنان عمال نے پس جبکہ آئے گھر مین اور رکھی تھی روٹی مکھی ہوئی ٹھنڈی ہونیکے لیے حکم کیا اپنے لڑکے کو یہ کہ دیکھو ایک روٹی بنان کو پس وہ دینے لگا روٹی بنا کو پس انکار کیا اُنھون نے اور نہ لی پس جب باہر نکلے بنان گھر کے حکم کیا امام نے لڑکے کو جا اُس مرد سے اور دے روٹی پس اُسنے جو دی تو لے لی پس تعجب کیا لڑکے نے کہ پہلے کیون انکار کیا تھا اور پھر کیون لے لی پس پوچھا امام سے سبب اسکا کہا کہ جب داخل ہوا تھا اور دیکھی عیش کی چیز

آئی اُسکو طبع بمقتضائے طبیعت بشری کے پس نہ لی اسلیے اور جب نکلا اور آئی اُسکو روٹی بغیر لمبع کے لیلی ۱۲ ع **الفصل الثانی**

فصل دوسری **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل کدوح یکدح بھا الرجل وجھہ فمن شاء ابقی علی وجھہ ومن شاء ترک الا ان یسأل الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بدا رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی ۱۲ روایت ہے سمرۃ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنا زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے بسبب اُسکے آدمی مُنھ اپنے کو یعنی بسبب سوال کے آبرو ریزی اپنی کرتا ہی کہ وہ مانند زخمی کرنے مُنھ کے ہے پس جو شخص چاہے باقی رکھنا باقی رکھے اپنے مُنھ پر یعنی آبرو بسبب حیا کرکے سوال سے اور ترک کرنیکے سوال کو اور جو شخص چاہے نہ باقی رکھنا باقی رکھے آبرو یعنی بسبب سوال کرنیکے یہ تہدید ہے سوال کرنے پر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا سوال کرے اُس امر میں کہ ضرور ہے اُسکو روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** حاکم سے اور بادشاہ سے کہ اُسکے تصرف میں بیت المال ہو پس اگر اُس سے حق اپنا دیوے گا وہ اگر ہوگا یہ مستحق اور کہا طیبی نے کہ اختلاف کیا ہی بیچ عطائے سلطانی کے اور صحیح یہ ہے کہ اگر غالب بیت المال میں مال حرام تو حرام ہے سوال اُس سے اور لینا اُس سے اور الّا حلال ہی اور ضرور ہی اُسکو یعنی ایسا اور درپیش آیا کہ بغیر سوال کے کچھ گذر نہیں ہو سکتا تو بھی سوال کرنا جائز ہی جیسے کہ کسیکا ضامن ہو لیوے یا آفت آئی کھیتی وغیرہ پر یا فاقہ پہنچا بلکہ واجب ہو سوال حالت اضطرار میں خواہ کپڑے کیطرف مضطر ہو کہ ستر و کہنے کو کپڑا نہ ہو خواہ بھوک کیطرف مضطر ہو کہ ہلاک ہوا جاتا ہی بغیر کھائے اور کہا غزالی نے کہ یہ مطلب واجب ہونے سوال اُسپر کہ ہو طاعت حج کی رکھتا تھا اور نہ کیا یہانتک کہ مفلس ہو گیا پس اُسکو چاہیے کہ لوگو نسے خرچ راہ مانگ کر جاوے ۱۲ ع **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل الناس لہ فانما یسأل جمرا یوم القیمۃ ومسألتہ فی وجھہ خموش او خدوش او کدوح قیل یا رسول اللہ ما یغنیہ قال خمسون درھما او قیمتھا من الذھب رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ واللہ ارحم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مانگے لوگو نسے اور واسطے اُسکے ہو وہ چیز کہ غنی کرے اُسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اُسکا اوپر مُنھ اُسکے کے خموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا کہا گیا اے رسول خدا کے کیا چیز غنی کرتی ہے اُسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت اُنکی سونے سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** خموش جمع خمش کی ہی اور خدوش جمع خدش کی اور کدوح جمع کدح کی کہا بعضے عالموں نے کہ یہ الفاظ قریب المعانی ہین کہ حاصل ان سب کے معنو نکا زخم ہی اور لفظ او شک راوی کا ہی کہ راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نے یہ لفظ فرمایا یا یہ اور بعضوں نے کہا کہ تباین ہین معنون ہین یعنی ہر ایک کے معنی جدا جدا ہین خدش کے معنی ہین پوست چھیلنا ساتھ لکڑی اور خمش کے پوست چھیلنا ساتھ ناخونکے اور کدح پوست چھیلنا دانتو نسے اشارہ ہی طرف تفاوت حال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا اور اگر اوسط کے درجے کا سوال کریگا زخم بھی اوسط درجہ کا ہوگا ۱۲ ع **وعن** سھل بن الحنظلیۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل وعندہ ما یغنیہ فانما یستکثر من النار قال الثعلبی وھو احد رواتہ فی موضع اخر وما الذی یغنیہ قال قدر ما یغدیہ ویعشیہ وقال فی موضع اخر ان یکون لہ شبع یوم او لیلۃ ویوم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مانگے اور اُسکے پاس اسقدر ہو کہ غنی کرے اُسکو سوا اُسکے نہین کہ طلب کرتا ہی بہت آگ یعنی جو کوئی جمع کرے مال لوگ کے بغیر ضرورت کے پس گویا کہ جمع کرتا ہی اپنے لیے آگ دوزخ کی کہا ثعلبی نے کہ ایک از راویون اس حدیث سے بیچ اور جگہ کے یعنی اور روایت مین کہ پوچھا گیا حضرت سے اور کیا ہی حد غنا کہ نہ چاہیے ساتھ اُسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اُس چیز کی کہ کرے اُسکو قوت صبح کا اور شام کا اور کہا ثعلبی نے بیچ اور جگہ کے یعنی جواب حضرت کا اسطرح روایت کیا ہی کہ ہووے واسطے اُسکے بقدر پیٹ بھرائی دنکے یا رات دونکے یعنی اوپر شک راوی ہے

کہ پہلا لفظ فرمایا یہ روایت کی یہ ابو داؤد نے ف فضیلی اُستاد ہین ابو داؤد کے اور کہے اُسکو قوت صبح و شام کا یعنی جسکے پاس قوت ایک روز کا ہو وہ غنی ہو اُسکو سوال کرنا حرام ہے اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن مسعود کی کہ گذری دلالت کرتی ہے اپر یہ کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال حرام ہو یہ ہو کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اُسکی کا اور حدیث آیندہ مین عطاء سے ہو کہ مالک ہو ایک اوقیہ کا کہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور اس حدیث مین یہ ہو کہ صبح شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک و اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل کیا ہے اور بعضون نے تیسری پر اور امام ابو حنیفہ نے دوسری پر کہ جسکے پاس ایک روز کا کھانا ہو وہ غنی ہے اُسکو سوال کرنا حرام ہے سوال کرنا اُنکے نزدیک یہ حدیث ناسخ ہے اور حدیث نوفلی و اللہ اعلم ع ع **وعن** عطاء بن یسار عن رجل من بنی اسد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال منکم وله اوقیة او عدلها فقد سال الحافا رواہ مالک و ابو داؤد و النسائی اور روایت ہے عطا بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد سے تھا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے تم سے اور واسطے اُسکے ہون چالیس درم یا برابر چالیس درم کے یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کے نقل کی یہ مالک و ابو داؤد اور نسائی نے ف بطریق الحاح کے یعنی زیادتی کے بغیر اضطرار کے کہ بُرا اور ممنوع ہے چنانچہ قرآن شریف مین فقرا کی مدح مین فرمایا ہے لا یسئلون الناس الحافا یعنی نہین مانگتے لوگونسے بطریق الحاح کے ع ع **وعن** حبشی بن جنادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسئل الناس احد فیما یحل لہ فیعنی قلیلا الا الذی فقر مدقع او غرم مفظع ومن سال الناس لیثری بہ ماله کان خموشا فی وجهه یوم القیمة وصفایا من جهنم فمن شاء فلیقل ومن شاء فلیکثر رواہ الترمذی اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہین حلال واسطے غنی کے یعنی جسکے پاس قوت ایکدن کا ہو اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست اعضا کے لیکن حلال ہے واسطے فقیر کے کہ زمین مین ڈالا یعنی فقر نے اُسکو یا حلال ہے واسطے قوضدار کے کہ بھاری تاوض رکھتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگونسے تاکہ بڑھاوے بسبب مانگنے کے مال اپنا ہو گا سوال زخم مُنھ اُسکے پر دن قیامت کے اور گرم پتھر کھاویگا اُسکو دوزخ مین پس جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے نقل کی یہ ترمذی نے ف زمین مین ڈالا یہ کنایہ ہے نہایت محتاجگی سے کہ ایسا محتاج ہے کہ محتاجگی نے خاک مین ڈال رکھا ہے اُٹھ نہین سکتا اور اخیر حدیث مین امر تہدید کے لیے ہے جیسے اس آیت فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین نارا اے یعنے جو چاہے مومن ہووے اور جو چاہے کافر ہووے ہمنے تیار کی ہے ظالمونکے لیے آگ ع ع **وعن** انس ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ فقال اما فی بیتک شیء قال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بهما فاتاہ بهما فاخذهما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من یشتری هذین قال رجل انا اخذهما بدرهم قال من یزید علی درهم مرتین او ثلثا قال رجل انا اخذهما بدرهمین فاعطاهما ایاہ واخذ الدرهمین فاعطاهما الانصاری وقال اشتر باحدهما طعاما فانبذہ الی اهلک واشتر باخر قدوما فاتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا اریتک خمسة عشر یوما فذهب الرجل یحتطب ویبیع فجاء وقد اصاب عشرة دراهم فاشتری ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا خیر لک من ان تجیء المسئلة نکتة فی وجهک یوم القیمة ان المسئلة لا تصلح الا لثلثة لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع رواہ ابو داؤد وروی ابن ماجة الی قولہ یوم القیمة اور روایت ہے انس سے یہ کہ ایک شخص آیا انصار مین سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگتا تھا کچھ پس فرمایا حضرت نے کیا نہین تیرے گھر مین کچھ کہا ہان ایک کملی ہے موٹی اوڑھتا ہون مین کچھ اُسمین سے اور بچھاتا ہون مین کچھ اُسمین سے اور ایک پیالہ ہے پیتا ہون مین اُسمین پانی فرمایا لے آ اُن دونون کو پس لایا وہ حضرت کے پاس اُن دونون کو پس لیا اُن دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مین اور فرمایا کون خریدتا ہے ان دونون کو کہا ایک شخص نے

کہ مین لیتا ہون ان دونون کو ایک ہم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہی درہم سے دو بار فرمایا تین بار کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون اُسکو وہ درہمون کو پس لے وہ دونون اُس شخص کو پس لیں حضرتؐ نے دونون درہمین پھر دین دونون انصاریکو اور فرمایا خرید ساتھ ایک کے اینمین سے طعام یعنی غلہ اور ڈال اُسکو طرف اہل اپنے کے اور خرید کر ساتھ دوسرے کے کلہاڑی پھر لے آ اُسکو میرے پاس اللہ یاد دہ حضرتؐ کے پاس کلہاڑی پس مضبوط ٹھونکدی اُسمین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیان اور بیچ اور نہ دیکھون تجکو پندرہ دن تک یعنی یہان نہ بلکہ اسکام مین مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا تھا لکڑیان اور بیچتا تھا پھر آیا حضرتؐ کے پاس اُس حال مین کہ پونچا تھا دس درہم کو پس خریدا ساتھ بعض کے اُنمین سے کپڑا اور ساتھ بعض کے اُنمین سے غلہ پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بہتر ہے تیرے لیے اِسسے کہ آوے اور ہو تیرے سوال کرنا نشان بُرا بیچ منھ تیرے دن قیامت کے تحقیق مانگنا نہین لائق مگر واسطے تین شخصونکے واسطے صاحب احتیاج کے کہ زمین مین ڈال رکھا ہو یا واسطے قرضدار کے کہ قرض بھاری اور فضیحت کرنیوالا رکھتا ہو یا واسطے صاحب خون کے کہ درد پونچاوے یعنی دیت دینی آئے بدلے خونکے کہ آپ کیا تھا یا غیر نے کیا تھا اور اُسکی نیت کا یہ ضامن ہوا اور مقدور اُسکے ادا کرنیکا نہین رکھتا تو سوال کر کر ادا کر تفصل کی یا بودا ؤد نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے قول یوم القیامۃ تک

وعن ابن مسعودٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابتہ فاقۃ فانزلھا باللہ اوشک اللہ لہ بالغنی اما بموتٍ عاجلٍ او غنی اجلٍ رواہ ابوداؤد والترمذی اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پونچا فاقہ یعنی حاجت سخت پھر ظاہر کیا اُسکو لوگونپر یعنی بطریق شکایت کے اور چاہی حاجت ادائی اُسنے نہین روا کیا اُسکی حاجت اُسکی اور جسنے عرض کیا اُسکو اللہ سے جلد ہی پونچاویگا اللہ اُسکو فائدہ اور کفایت کو یا بسبب مرنے جلدی کے یا دولتمندی دیر کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** لفظ عاجل بیچ جملہ غنی عاجل کے عین سے ہی اکثر نسخون مصابیح کے مین اور جامع الاصول مین یعنی جلدی فائدہ کو پونچاوے گا بسبب دولتمندی جلدی کے یعنی جلدی مالدار کر دیگا اور سنن ابو داؤد اور ترمذی مین غنی اجل ہی ہمزہ سے اور یہ صحیح تر ہی چنانچہ صاحب ترجمہ نے معنی اسکے لکھے ہین اور یہ حدیث شاید کہ نکالی گئی ہی اس آیت سے **ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ** یعنی جو کوئی ڈرتا ہی اللہ تعالیٰ سے کر دیتا ہی اللہ اُسکے لیے جگہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہی اُسکو ایسی جگہ سے کہ گمان نہین رکھتا ہی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہی اُسکو

الفصل الثالث

عن ابن الفراسی ان الفراسی قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسأل یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وان کنت لا بدّ فسل الصالحین رواہ ابوداؤد والنسائی روایت ہی ابن فراسی سے کہ تحقیق فراسی نے کہا کہ کہا مینے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا مانگون مین یا رسول اللہ یعنی لوگونسے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگ یعنی کچھ اور توکل کر اللہ پر ہر حالمین اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا یعنی اگر بسبب کسی حاجت ضروری کے محتاج مانگنے ہی کی پڑے تو پس مانگ نیک بختونسے نقل کی یہ ابو داؤد و نسائی نے **ف** اسلیے کہ حلال مال ہوتا ہی اُنکے پاس اور برد بار اور مہربان ہوتے ہین خلق پر اور پردہ دری نہین کرتے چنانچہ اسی لیے فقرا بغداد کے مانگتے تھے امام احمد بن حنبلؒ سے کہ وہ اسطرح کا تقوی رکھتے تھے کہ ایکبار اُنکے گھر کے لوگونکو احتیاج خمیر کی پڑی اُنکے بیٹے کے گھر سے مانگ لیا اور وہ تھے قاضی اور حال اُنکے صلاح و تقوے کا یہی یہ تھا کہ گھر کے دروازے پاس سوتے تھے تا کوئی حاجت والا نہ پھر جاوے پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو شب سے معلوم ہوا کہ آمین فجہ ہے پس گھر والو سے پوچھا اُنھون نے حال بیان کیا پس نہ کھایا اور گھر والونکے بھی اُنکی اتباع سے نہ کھایا اور پوچھا کہ فقیر ونکو دے دین کہا ہان لیکن بشرط ظاہر کرنے عیب اُسکے کے پس لیا فقرا نے بھی پھر ڈال دیا اُنھون نے دریا مین بغیر حکم اُنکے کے **ع وعن** ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقۃ فلما فرغت منھا

وَدِيعَتِهِ الَّتِي بِيَمَانِيَةٍ فَقُلْتُ أَمَّا عَمَلِي لِلَّهِ وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ فَقَالَ خُذْ مَا أَعْطَيْتُكَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمِلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ ق رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن ساعدیسے کہ کہا عامل کیا مجکو حضرت عمرؓ نے زکوۃ لینے پر پس جبکہ فارغ ہوا مین اُس سے اور پونچائی مینے زکوۃ طرف حضرت عمرؓ کے حکم کیا واسطے میرے ساتھ مزدوری کے پس کہا مین نے نہین کیا مین نے عمل مگر اللہ کے لیے اور ثواب میرا اللہ پر ہی فرمایا تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا مینے زمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مین پس دی مجکو مزدوری یعنی ارادہ کیا دینے کا پس کہا مینے مانند کہنے تیرے پس فرمایا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیا جاوے تو کچھ بدون مانگنے کے پس کھا اور اللہ دے یعنی جو کچھ کہ بچے تیری حاجت سے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اِس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی لینا عوض کا بیت المال سے اوپر عمل عام کے اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب اور تدریس کے بلکہ واجب ہے امام پر کہ خبر گیران ہوا نکا اور جو کہ انکے حکم مین ہین بیت المال سے اور ظاہر اِس حدیث سے اور اُس سے کہ پہلے گذری سے اسیطرح کے مضمونکی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی کسیکو کچھ دے بغیر سوال کے اور بغیر طمع کرنے اُسکے کے تو واجب ہے قبول کرنا اُسکا مذہب امام احمد وغیرہ کا یہی ہے اور جمہور نے حمل کیا ہے اِس امر کو استحباب پر یا اباحت پر واللہ اعلم ع **وعن** عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ يَوْمًا عُمَرَ قَدَّمَ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّاسَ فَقَالَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي هَذَا الْمَكَانِ نَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ فَخَفَقَهُ بِالدِّرَّةِ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے یہ کہ اُنھون نے سنا دن عمرؓ کے ایک شخص کو کہ مانگتا ہی لوگونسے پس کہا حضرت علیؓ نے کیا اِس دن اور اِس مکان مین مانگتا ہی تو غیر خدا سے پس مارا اُسکو ساتھ درے کے نقل کی یہ رزین نے ف اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ دن قبولیت دعا کا ہی اور اِس مکان عرفات مین کہ بابرکت ہوے اللہ تعالی کے اور سے مانگنا ہے اور اسی طرح مسجد مین بھی سوال نکرنا چاہیے ع **وعن** عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَأَنَّ الْإِيَاسَ غِنًى وَأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا أَيْسَ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنَى عَنْهُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی حضرت عمرؓ سے کہ کہا جانو تم اے آدمیو تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق ناامید ہونا یعنی آدمیونسے تونگری اور بے پروائی ہے اور تحقیق آدمی جبکہ ناامید ہوتا ہی ایک چیز سے بے پروا ہوتا ہی اُس سے نقل کی یہ رزین نے ف طمع محتاجگی ہے یعنی محتاجگی موجود ہے یا باعث ہی محتاجگی کی اور ناامید ہونا تونگری ہی کہا سید بواحسن شاذلی نے جبکہ طالب کیا اُسنے علم کیمیا کا کہ وہ دو کلمونمین ہے ڈال خلق کو نظر اپنی سے یعنی کسی سے امید نرکھ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہ کہ دے تجکو غنی اُسکے کہ تمست مین کیا ہی تیری اور معنی طمع کے مین نظر رکھنا ایک طال پر کہ شک ہو اُسکے پونچنے مین یعنی کسی پر خیال ہو کہ دیکھیے دیتا ہے یا نہین دیتا اور اگر کسی پر ایک حق لازم ہو یا حکم محبت کرم کے یقین ہوا اُسکے دینے کا وہ طمع نہین ع ح **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَكَفَّلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کرے ساتھ میرے یہ کہ نہ مانگے آدمیونسے کچھ پس ضامن ہونمین اُسکے لیے جنت کا پس کہا ثوبان نے کہ مین عہد کرتا ہون کہ نہ مانگونگا کسیسے پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سے کچھ یعنی اگر چہ تنگی ہوتی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ضامن ہونمین بہشت کا کہ اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اسمین اشارہ ہی طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونے نہ مانگنے والیکے اور استثنا کیا گیا ہی اِس سے جبکہ خوف ہو موت کا اسلیے کہ ضرورت مباح کر دیتی ہی ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگے گا یہانتک کہ مرجاویگا تو مرگا گنہگا ع **وعن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَى النَّاسِ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حال یہ کہ وہ طلب شرط کی کرتے تھے مجھپر یہ کہ نہ مانگو لوگونسے کچھ کہا مینے کہ ہان یعنی شرط کی مینے آپ سے اسپر فرمایا حضرت نے اور نہ مانگ کسیسے کوڑا اپنا اگر گر پڑے تجسے

یہانتک کہ اُترے تو طرف اُسکے پس لے تو اُسکو نقل کی یہ احمد نے ف یہ کمال مبالغہ ہے سوال کے ترک مین کہ واقع مین مانگا نہین ہے اسلیے کہ اپنی گری ہوئی چیز نہ مانگتا ہے لیکن از بسکہ نام مانگنے کا آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا **باب الانفاق وکراھیۃ الامساک** باب ہے بیچ بیان فضیلت خرچ کرنے مال کے اور کراہیت بخل کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْکَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ اُحد کے سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہ کہ نگذرین مجھپر تین اور ہووے پاس میرے اُسمین سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھوں مین ادائے دَین کے لیے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی اگر کوہ اُحد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش کُنتا مجکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھ اُسمین سے نہ رکھتا مگر کچھ واسطے دَین کے لیے رکھ لیتا اسلیے کہ ادائے دَین مقدم ہے ثواب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتے ہین اور پانچ حقوق لوگونکے چڑھے ہوئے ہین اُنکی طرف التفات بھی نہین کرتے اور اسمین بیان حضرت کی نہایت تحاشا ہے اور ترغیب سے اُمت کو اُسپر ع ح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَّوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اُسمین مگر کہ دو فرشتے اُترتے ہین پس کہتا ہے ایک اُنکا یا الٰہی دے خرچ کرنیوالیکو بدل یعنی جو کہ مال جاوے سے خرچ کرتا ہے اُسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا مین مال دے یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہے دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہے یا بے محل خرچ کرتا ہے اُسکا مال تلف ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَسْمَآءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اسماء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خرچ کر یعنی جس خرچنے سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تجھپر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے برکت کے اور کر دیگا اُسکو مانند ایک چیز معدود کے محاسبہ لیگا تجھسے اُسپر آخرت مین اور نہ روک کھر فیضر سے مال کھا حاجت سے زیادہ ہو پس روکیگا اللہ تجھسے زیادتی اپنی اور دیکھو ہو سکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف **لفظ لَا تُحْصِیْ** کے معنی ایک تو یہی ہین جو اوپر مذکور ہوئے اور ایک معنی یہ ہین کہ نہ گن مال کو جمع کرنیکے لیے اور مت چھوڑ خرچ کرنا اُس سے اللہ کی راہ مین اور دیکھو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اُسکو حقیر اسلیے کہ وہ اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ کرونگا مین تجھپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معنی یہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیۂ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبیٰ مین و بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ دے لوگونکو جو کچھ کہ دیا ہے تجھکو تاکہ دونگا تجکو ثواب عقبیٰ مین اشارہ ہو طرف اس آیت کے **وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُہٗ** یعنی جو کچھ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہے اُسکا ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاَنْ تُمْسِکَہٗ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین اور بند کر رکھنا تیرا اُسکو بُرا ہے تیرے لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگونکے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاوے تو اوپر قدر کفایت کے اور شروع کر یعنی بیچ خرچ کرنے اس مال کے کہ زائد ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف اوپر قدر کفایت کے یعنی مضائقہ نہین ہے اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ بازر رکھے بھوک

اور سوال سے اور یہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور ازمان واحوال کے یعنی بعضونکا قوت کم ہوتا ہے اور بعضونکا زیادہ اور اسیطرح بعضے دنون مین کچھ ہوتا ہے اور بعضونمین کچھ اور بعضی حالت مین کچھ ہوتا ہے اور بعضی مین کچھ اور عیال اپنے کی یعنی جنکا نفقہ تجھپر لازم ہے پہلی دینے مین اُن ہی سے کر جب اُنسے بچے تب بیگانون کو دے یہ نکر کہ وہ محتاج رہین اور اور دنکو دے اور ظاہر ہے کہ یہ بھی حدیث قدسی ہی اگرچہ صریح لفظ اُسکے نہین ہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ش ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیھما جنتان من حدید یدیھما الی ثدیھما وتراقیھما فجعل المتصدق کلما تصدق بصدقۃ انبسطت عنہ وتبعل البخیل کلما ھم بصدقۃ قلصت واخذت کل حلقۃ بمکانھا متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ دینے والیکا مانند حال دو شخصونکے ہی کہ ہون اُنپر دو زرہین لوہے کی تحقیق چپٹا لیے گئے ہون ہاتھ اُنکے طرف چھاتی اُنکی کے اور چنبر گردن اُنکی کے یعنی بسبب تنگی زر ہونیکے پس شروع کیا صدقہ دینے والے نے جبکہ قصد کرتا ہی صدقے کا کھل جاتی ہی وہ زرہ اُس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہی صدقہ کا مل جاتی ہین اور بھیج جاتی ہین سب حلقے جگہ اپنی پر روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** معنی اسکے یہ ہین کہ سخی جب قصد کرتا ہے خرچ کرنیکا فراخ ہوتا ہے سینہ اُسکا بسبب اُسکے اور فراوان برداری کرتے ہین اُسکی ہاتھ اُسکے کہ دراز ہوتے ہین ساتھ دینے کے اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہی اور ہاتھ اسکے سمٹ جاتے ہین خلاصہ سکا یہ ہے کہ سخی جب قصد کرتا ہی خیر کا آسان کیجاتی ہی خیر اُسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہے ش ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیمۃ واتقوا الشح فان الشح اھلک من کان قبلکم حملھم علی ان سفکوا دماءھم واستحلوا محارمھم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو ظلم سے پس تحقیق ظلم اندھیرے ہونگے دن قیامت کے اور بچو بخیلی سے اسلیے کہ بخیلی نے ہلاک کردیا ہے اُن لوگون کو کہ تھے پہلے تمسے باعث ہوا اُنکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنی ظلم کے مین کہتا ایک چیز کا ہیچ غیر جگہ اُسکی کے پس شامل ہے سب گناہونکو یعنی جو گناہ ہی وہ ظلم ہے اور ظلم اندھیرے ہونگے کہا طیبی نے کہ یہ محمول ہی ظاہر پر کہ ہوگا ظلم بہت سی اندھیریان ظالم پر نہین راہ پانیکا بسبب اُنکے جیسے کہ مومن راہ پا دینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اُنکا آگے اُنکے یا مراد اندھیرو نسے شدائد اور ہول قیامت کے ہین یعنی ایک ظلم سبب بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہی ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہے اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہے کہ خرچ کرنا اموال کا اور خبر گیری مسلمان بھائیونکی سبب ہے آپس کی محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہے ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہے لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہی اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوتا ہے کہ دشمن کی عورتونکو اور مال کو اور آبروریزی غیرہا کو آدمی حلال جانتا ہی ش ع **وعن** حارثۃ بن وھب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تصدقوا فانہ یاتی علیکم زمان یمشی الرجل بصدقتہ فلا یجد من یقبلھا یقول الرجل لو جئت بھا امس لقبلتھا فاما الیوم فلا حاجۃ لی بھا متفق علیہ اور روایت ہی حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو اسلیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ کہ جاویگا آدمی صدقہ کا پاس پس نہ پاویگا اُس شخص کو کہ قبول کرے اُسکو کہیگا آدمی اگر لاتا تو اسکو کل البتہ قبول کرتا میں لیکن آج کے دن نہین حاجت مجکو اسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی غنیمت جانو ثواب صدقہ دینے کو کہ قبول کرنیوالے بہت ہین پھر ثواب پاؤ گے ہو ایسا آویگا کہ کوئی نہین قبول کرنیکا بسبب اسکے کہ سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے اور رغبت نہ کرینگے آخرت کے یہ بات اخیر زمانہ مین بیچ زمانہ امام مہدی کے ہوگی ش ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ ای الصدقۃ اعظم اجرا قال ان تصدق

وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے از روے ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اُسوقت کہ تو تندرست ہو
حرص رکھتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کر یہانتک کہ جسوقت پونہچے جان حلق مین کہے تو فلانیکے
لیے اتنا اور فلانیکے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانیکے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی اللہ دے حالت تندرستی مین
اُسوقت بسبب امید درازی عمر کے حرص ہوتی ہے مال جمع کرنے کی اور بخل کرتا ہے اور ڈرتا ہے محتاجگی سے کہ اگر اللہ دونگا تو محتاج ہو جاونگا
اور آرزو رکھتا ہے تونگری کی پس ایسے وقت مین دینا بڑا کام رکھتا ہے آور دینے مین ڈھیل نکرے یہانتک کہ جب حلق مین جان آوے کہنے لگے کہ فلانے
کو اتنا دینا اور فلانیکو اتنا اور اُسوقت مال ہو گیا ہے فلانیکا یعنی وارثونکا حق متعلق ہو گیا ہے حاصل یہ کہ تندرستی مین نیابت ثواب ہے اور
جب وقت مرنیکا آجاوے اُسوقت وصیت کرے یا اللہ دے تو بہت ثواب نہین ع وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ
أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پونہچا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سائے مین پس جبکہ دیکھا مجکو فرمایا وہ نہایت
ٹوٹے مین ہین قسم ہے پروردگار کعبے کی پس کہا مینے قربان ہو تجھ پر باپ میرا اور مان میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنیوالے
مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا اِدھر اور اُدھر اور اِدھر یعنی ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا کہ آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے اور
بائین اپنے اور کم ہین وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت ابوذر صحابیؓ نے اختیار کیا تھا فقر کو غنا پر حضرتؐ نے اُنکی تسلی کے لیے
یہ حدیث بیان فرمائی اسمین اشارہ ہے طرف فضیلت فقر کے ع الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ
اللهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سخی نزدیک ہے اللہ کی رحمت سے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگون سے یعنی سب دوست رکھتے
ہین اُسکو دور ہے آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہے اُسپر دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگونسے نزدیک ہے آگ سے
اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے نقل کی یہ ترمذی نے ف جاہل سخی سے مراد ہے ضد عابد یعنی جو کہ ادا کرے فرائض
نہ نوافل و مراد عابد سے وہ ہے کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہے کہ عالم ہو یا نہو ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَأَنْ تَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَوٰتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہے اُسکے لیے دینے سو درہم کیسے نزدیک
مرنے اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت ع وَعَنْ
أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِي يُهْدِي إِذَا
شَبِعَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل اُس
شخص کی کہ خیرات کرتا ہے وقت مرنے اپنے کے یا آزاد کرتا ہے یعنی بردہ وقت مرنیکے مانند اُس شخص کے ہے کہ تحفہ بھیجتا ہے یعنی طعام جسوقت

کہ پیٹ بھر کھایا ہے نقل کی یہ احمد و نسائی اور دارمی اور ترمذی نے اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا **ف** یعنی مرتے وقت اللہ دینے اور آزاد کرنے برُے کے مین ثواب کم ہوتا ہے جیسے کہ کم ثواب ہوتا ہے بعد پیٹ بھر چکنے کے دینے مین اسلیے کہ اللہ دینا اور آزاد کرنا حالت صحت مین افضل ہے جیسے کہ سخاوت کرنی وقت بھوک کے افضل ہے **ع** **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین نہین جمع ہوتین مومن مین بایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی لائق نہین ہے کہ مومن کامل مین یہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہ ہے کہ آمین نہین پائی جاتین یہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اُس سے جدا ہی نہون اور وہ راضی ہو ساتھ اُنکے اور اگر کبھی بمقتضاے طبیعت بشری کے بدخلقی یا بخل کرے اور بعد اُس پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے منافی کمال ایمان کے نہین اور مراد بدخلقی سے یہ ہے کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہ کہ جو لوگون مین مشہور ہے جھگڑنا اور رسوا لت کرنی امور دین اسلیے کہ بغض للہ شاخون اسلام سے ہے **ع** **وعن** ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا منان رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ للہ دیکر احسان رکھنے والا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہے کہ حق واجب مال مین سے نہ ادا کرے اور معنی منان کے ایک تو یہی ہین جو ذکر ہوے اور دوسرے معنی اُسکے ہین کاٹنے والا یعنی جو تانے دار و نسے انقطاع کرے ذوسلمانون سے محبت نرکھے **ع** **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر ما فی الرجل شح ھالع وجبن خالع رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدترین خصلتون کی کہ آدمی مین ہوتی ہین دو خصلتین ہین ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وسند کہ** حدیث ابی ہریرہ کی لا یجتمع الشح والایمان فی کتاب الجہاد ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ کی لا یجتمع الشح والایمان کتاب الجہاد مین اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

الفصل الثالث

فصل تیسری **ع** **عن** عائشۃ ان بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ایتنا اسرع بک لحوقا قال اطولکن یدا فاخذوا قصبۃ یذرعونھا وکانت سودۃ اطولھن یدا فعلمنا بعد انما کان طول یدھا الصدقۃ وکانت اسرعنا لحوقا بہ زینب وکانت تحب الصدقۃ رواہ البخاری وفی روایۃ لمسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعکن لحوقا بی اطولکن یدا فاخذوا قصبۃ یذرعونھا فکانت سودۃ اطولنا یدا وکانت اول لحوقا بہ فعلمنا بعد انما کان طول یدھا الصدقۃ وکانت تحب الصدقۃ

روایت ہے عائشہ رضہ سے یہ کہ بعضی بی بیون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسی ہم مین سے جلدی ساتھ آپ کے ملنے والی ہے یعنی بعد آپ کی وفات کے کون ہم مین سے پہلے مرے گی فرمایا جو لمبی ہو تم مین سے ہاتھ کی یعنی جو للہ بہت دیتی ہے پہلے مرگی بعد میرے پس لی لکھپایئے کہ ناپتی تھین اُس سے اور تھین سودہ کہ بیوی تھین حضرت کی لمبی ہاتھ مین پھر جانا ہنسنے پیچھے اسکے کہ ابدلنا ہی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھین جلد ملنے والین ہم مین سے ساتھ حضرت کے زینب رضہ اور تھین زینب رضہ دوست ملتی تھین خیرات کو نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم کی روایت مین ہے کہ کہا حضرت عائشہ رضہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلد تم مین سے ملنے والی ساتھ میرے جو لمبی ہو تم مین سے ہاتھ کی کہا حضرت عائشہ رضہ نے اور تھین بی بی حضرت کی کہ ناپتی تھین آپس مین لمبان ہاتھ کی کہ کونسی ہم مین سے لمبی ہاتھ کی ہے کہا عائشہ رضہ نے پس تھین ہم مین سے لمبی ہاتھ کی زینب اسلیے کہ تھین وہ کام کرتین ساتھ ہاتھ اپنے کے اور تھا دستین **ف** پھر جانا ہنسنے پیچھے اسکے اخیر یعنی اگرچہ اول درازی ہاتھ کو ظاہر چھل کیا تھا لیکن اخیر کو جبکہ حضرت زینب رضہ پہلے مرین تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھ دراز ہونیسے کثرت صدقے کی تھی یعنی لمبے ہاتھ کی وہ ہے جو خیرات بہت کرے اور آیا ہے کہ حضرت زینب رضہ

وباغت کرتی تمین چمڑونکو اپنے ہاتھ سے پھر تین اور بندھتین قیمت اُنکی فرع وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی سارق لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی قال اللھم لک الحمد علی سارق وزانیۃ وغنی فاتی فقیل لہ اما صدقتک علی سارق فلعلہ ان یستعف عن سرقتہ واما الزانیۃ فلعلھا ان تستعف عن زناھا واما الغنی فلعلہ یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے یعنی بنی اسرائیل مین سے اپنے دل مین یا کسی اپنے یار سے کہ البتہ دونگا مین کچھ للہ یعنی آجکی رات چور پس نکالی خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تھی تا کہ وے مستحق اُسکے کہ پس یا اُسکو چور ہاتھ مین یعنی بغیر جاننے اسکے کہ وہ چور ہے مستحق نہین اُسکا پس صبح کی لوگون نے احیال مین کہ باتین کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام آلہی کے یا بسبب سُننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آجکی رات چور کو پس کہا اُس شخص نے کہ یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے، اوپر دینے چور کے البتہ دونگا مین کچھ للہ یعنی اور صدقہ دونگا تا کہ وہ مستحق کو پونہچے پس نکالی اُسنے خیرات اپنی پس دیا اُسکو بیچ ہاتھ زنا کرنیوالی کے پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آجکی رات زنا کرنیوالی کو پس کہا یا آلہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر خیرات کرنے زنا کرنیوالی کے البتہ خیرات کرونگا مین اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے ہاتھ مین پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات دولتمند کو کہا یا آلہی تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر خیرات کرنے چور کے اور زنا کرنیوالی کے اور دولتمند کے پس دکھایا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا واسطے اُسکے یعنی صدقے تیرے سب مقبول ہوے اے پر خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہین پس شاید کہ وہ باز رہے چوری یعنی مطلق باز رہے یا جبتک وہ مال اکتفا کرے اور اوپر زنا کرنیوالی پس شاید کہ باز رہے زنا اپنے سے اور اوپر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اُسمین سے کہ دیا اُسکو اللہ نے تقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے لیے ہین ف حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہے اللہ تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا یا بطریق تعجب کے یا سلی خاطر کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانیسے یہ ہے کہ للہ دینا ہر نوع بہتر ہے جسکو دیگا ثواب پائیگا وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا رجل بفلاۃ من الارض فسمع صوتا فی سحابۃ اسق حدیقۃ فلان فتنحی ذلک السحاب فافرغ ماءہ فی حرۃ فاذا شرجۃ من تلک الشراج قد استوعبت ذلک الماء کلہ فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حدیقتہ یحول الماء بمسحاتہ فقال لہ یا عبد اللہ ما اسمک قال فلان لاسم الذی سمع فی السحابۃ فقال لہ یا عبد اللہ لم تسالنی عن اسمی فقال انی سمعت صوتا فی السحاب الذی ھذا ماءہ یقول اسق حدیقۃ فلان لاسمک فما تصنع فیھا قال اما اذا قلت ھذا فانی انظر الی ما یخرج منھا فاتصدق بثلثہ واکل انا وعیالی ثلثا وارد فیھا ثلثہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اُسوقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ جنگل کے زمین مین سے پس سُنی ایک آواز مین سے کہتا ہے کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پھر ایک طرف چلا ابر پس اُسنے پانی اپنا پتھریلی زمین مین پس ناگہان ایک نالی نے اُن نالیون سے یعنی جو کہ اُس مین مین تھین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی سے پانی بہنے لگا اُسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ مین پانی پونچا ہے وہ کون ہے پس ناگہان ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنے باغ مین پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچے اپنے کے

پس کہا اُس شخص نے واسطے اُسکے اے بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہے وہ نام لیا کہ سُنا تھا ابرین پس کہا باغ والے نے پوچھنے والیکو اے بندے خدا کے کیون پوچھتا ہے مجھسے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سُنی تھی مینے آواز اُس ابر کا جو کہ اُسی ابر کی تھی وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اُس ابر کو پانی دے فلانیکے باغ کو واسطے نام تیرے پکے پس کیا کرتا ہے تو یعنی اپنے باغ مین بھلائی کہ جسکے سبب سے لائق اِس بزرگی کا ہوا کہا اب پیراسو قت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہ تو کہتا ہون تجھسے کہ پس تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اُس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہے باغ سے پس صد دیتا ہون تہائی اُسکا اور کھاتا ہون مین اور کنبہ میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اُس باغ مین تہائی نقل کی یہ مسلم نے ف پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ فلان کر کنایہ کیا حضرت نے باغ والیکے نام سے جیسے کہ آگے آتا ہے صرصر یعنی ابرین نام سُکایا گیا تھا حضرت نے اسطرح فرمایا اور واسطے نام تیرے یعنی کہتا ہون مین فلانا واسطے نام مخصوص تیرے اور بدلے اُسکے حاصل یہ کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اُسکو بیان کر دیا کہ مینے تیرا نام سُنا تھا اُسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا ع **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّبْتَلِیَهُمْ فَبَعَثَ اِلَیْهِمْ مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّیَذْهَبُ عَنِّیْ الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قُذِرُهٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْهَا قَالَ فَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّیَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْهَا قَالَ فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ اَنْ یَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ بَصَرَهٗ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاةً وَّالِدًا فَاَنْتَجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ اُنھون نے سُنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یہ کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل مین سے ایک کوڑھی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ تعالے نے یہ کہ آزماوے اُنکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہین یا نہین پس بھیجا طرف اُنکے ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑھی کے پاس کہا اُسنے کونسی چیز بہت پیاری ہے طرف تیرے کہا کوڑھی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھسے وہ چیز کہ گھنیا تے ہین مجھسے لوگ یعنی کوڑھ جاتا ہے فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اُسپر پس دور ہوئی اُس سے گھن اُسکی یعنی کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحٰق نے کہ راوی حدیث کا ہے کہ گویہ کہ کوڑھی نے گنجے نے کہا ایک نے اُنمین سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائین یعنی شک فقط تعین مین ہے کہ اُسنے کیا کہا اور اُسنے کیا کہا فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اونٹنیان حاملہ پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالی تیرے لیے اُنمین فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ کے پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا بال اچھے اور دور ہو جاوے مجھسے یہ چیز کہ گھن کھاتے ہین مجھسے لوگ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اُسکے سر پر پس جاتا رہا اُس سے گنج فرمایا حضرت نے اور دیا گیا بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا گائین پس دیا گیا گائین حاملہ کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تجکو اُنمین فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کونسی چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا یہ کہ پھیرے اللہ طرف میرے بینائی میری پس دیکھون مین ساتھ اُسکے لوگونکو فرمایا حضرت نے پس پھیرا فرشتے نے اُسپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے اُسکو بینائی اُسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال

بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا بکریان پس دیا گیا بکریان بہت بچے دینے والیان پس بچے لیکے کوڑھی نے اور گنجے نے اونٹ نکے اور گایون کے اور بچے لیے اندھے نے بکیون نکے پس ہوا کوڑھی کے لیے ایک جنگل اونٹون کا اور گنجے کے لیے ایک جنگل گایون کا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریون کا ثم اتی الابرص فی صورتہ وھیاتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ الیوم الا باللہ ثم بک اسالک بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ بہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال انہ کانی اعرفک الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ فقال لہ مثل ما قال لھذا وردّ علیہ مثل ما ردّ علی ھذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاعمی فی صورتہ وھیاتہ فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ الیوم الا باللہ ثم بک اسالک الذی ردّ علیک بصرک شاۃ اتبلغ بھا فی سفری فقال قد کنت اعمی فردّ اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فواللہ لا اجھدک الیوم بشیء اخذتہ للہ فقال امسک مالک فانما ابتلیتم فقد رضی عنک وسخط علی صاحبیک متفق علیہ فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیات اپنی کے یعنی جس صورت وہیات مین پہلے اُس پاس آیا تھا اُسی طرح پھر آیا پاس کہا اُس فرشتے نے کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجھسے اسباب سفر میرے بیچ سفر کے پس نہین پونچھنا ہو سکتا مجکو آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے بواسطہ اُس ذات کے کہ دیا تجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مانگتا ہون اونٹ کہ پونچون مین بسبب اُسکے بیچ سفر اپنے کے مقصود اپنے کو یہ کیا کو بھی نے حق بہت ہین یعنی حقدار بہت ہین تجھسے ایک اونٹ نہین پونچ سکتا اُسنے یہ بات جھوٹ کہی اُسکے ٹالنے کے لیے پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجکو کیا یہ نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجکو اللہ نے صحت مال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکے نہین کہ وارث گردانا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادے سے پس کہا اُس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کردے تجکو اللہ طرف اُس حال کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرتؐ نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلی صورت اپنی مین پس کہا اُسکو مانند اُس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کردے تجکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرتؐ نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر ہون جاتا رہا میرے پاس اسباب بیچ سفر میرے کے پس نہین پونچھنا ہو سکتا مجھسے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے بواسطہ اُس ذات کے کہ دی تجکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہون کہ پونچون مین بسبب اُسکے سفر اپنے مین پس کہا اندھے نے تحقیق تھا مین اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہین تکلیف دونگا تجکو آج واسطے پھیرنے اُس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرمانے نے رکھ تو مال اپنا یعنی اپنے پاس پس سوائے اسکے نہین کہ آزمایش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تجکو کہ آیا تجکو اپنا حال ملو وہی راضی ہوا تجھسے اور شکر کرتے ہوا نہین پس تحقیق رضا کی گئی تجھسے اور غصہ کیا گیا اوپر دونون یارون تیرے کے یعنی کوڑھی اور گنجے سے اللہ ناخوش ہوا بسبب ناشکری اُنکی کے انتہی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پھر بسبب تیرے اسی طرح جائز ہے یہ کہنا کسی سے کہ عرض کرتا ہون حاجت اپنی اللہ تعالےٰ سے پھر تجھسے اور یہ درست نہین کہ کہے عرض کرتا ہون خدا سے اور تجھسے وعن ثم بحیدۃ قالت قلت یا رسول اللہ ان المسکین لیقف علی بابی حتی استحیی فما اجد فی بیتی ما ادفع فی یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کنتی لا بد فاعلۃ فکونی لفاطمۃ فرواہ احمد وابو داود والترمذی وقالہ ھذا اجد

حسن صحیح اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر یعنی اور مانگتا ہے مجھسے یہانتک کہ میں جانکر تی ہوں پس نہیں پاتی میں اپنے گھر میں وہ چیز کہ دونمیں اُسکے ہاتھ میں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دے اُسکے ہاتھ میں اگرچہ ہو کھر جلا ہوا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف مقصود مبالغہ ہے دینے میں یعنی کچھ نکچھ دیدے سائل کو اگرچہ چیز حقیر ہو وعن مولیٰ عثمان قال اھدی لامہ سلمۃ بضعۃ من لحم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحبہ اللحم فقالت لخادمہ ضعیہ فی البیت لعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکلہ فوضعتہ فی کوۃ البیت وجاء سائل فقام علی الباب فقال تصدقوا فوالذی نفسی بیدہ ما ابارک اللہ فیک فذھب السائل فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ام سلمۃ اعندکم شیء اطعمکم فقالت نعم فقالت لخادمہ ادھبی فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک اللحم فذھبت فلم تجدہ فی الکوۃ الا بضعۃ مرقۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذلک ذلک اللحم عاد مرقۃ ایضا اکثر تعطوہ السائل رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے غلام آزاد حضرت عثمان کیسے کہ اُنکا تحفہ بھیجا گیا ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکتا ہوا اور تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ بھاتا تھا اُنکو گوشت پس کہا ام سلمہ نے لونڈی کو رکھدے اس گوشت کو گھر میں شاید نبی صلے اللہ علیہ وسلم نوش کریں اسکو پس رکھدیا لونڈی نے اسکو گھر کے طاقچہ میں اور آیا مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر پس کہا اے گھر والو اللہ دو برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والوں نے برکت دے اللہ تجکو یعنی یہ جواب ہے سائل کو جیسے یہاں سائل کو برکت دیتے ہیں شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا اے ام سلمہ تمہارے پاس کچھ چیز ہے کہ کھاؤنمیں اُسکو پس کہا ام سلمہ نے کہ ہاں کہا لونڈی کو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس پایا طاقچہ میں مگر ایک ٹکڑا سفید تھیکا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہوگیا پتھر سفید بسبب دینے تمہارے کے سائل کو نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بتیسر الناس مؤنۃ قیل لمن قال الذی یسئل اللہ فلا یعطیہ رواہ احمد اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دونمیں تمکو ساتھ بدترین آدمیوں کے مرتبہ میں نزدیک اللہ کے عرض کیا صحابہ نے کہاں خبر دیجیے فرمایا وہ شخص کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھ اُس سوال کے نقل کی یہ احمد نے ف یعنی سائل نے کہا دے مجھکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے اُسنے نہ دیا تو وہ سب لوگونمیں بُرا ہے مرتبہ میں اللہ کے نزدیک مگر جس صورت میں سائل مستحق نہوگا یا جس سے مانگا اُس پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنے عیال کی حاجت سے ہوگا تو گنہگار نہیں ہونیکا غصہ کرنیوالا گنہگار جب ہوگا کہ سائل مستحق اُس مال کا ہو اور اُس پاس مال زیادہ حاجت سے ہو ح وعن ابی ذر انہ استاذن علی عثمان فاذن لہ وبیدہ عصاہ فقال عثمان یا کعب ان عبد الرحمن توفی وترک مالا فما ترٰی فیہ فقال ان کان یصل فیہ حق اللہ فلا بأس علیہ فرفع ابوذر عصاہ فضرب کعبا وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما احب ان لی مثل احد ھذا الجبل ذھبا انفقہ ویتقبل منی اترک خلفی منہ ستۃ اواق اشدک اللہ یا عثمان سمعتہ ثلث مرات قال نعم رواہ احمد اور روایت ہے ابی ذر سے کہ انھوں نے پروانگی مانگی حضرت عثمانؓ سے آنے کی پس پروانگی دی اُنکو اور تھی اُنکے ہاتھ میں لاٹھی اُنکی پس کہا حضرت عثمانؓ نے اے کعب یعنی وہ وہاں حاضر تھے تحقیق عبد الرحمن نے وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم اُنکے حق میں یعنی کثرت مال کی اُسکے کمال کے لیے مضر تھی یا نہیں پس کہا کعب نے اگر ادا کرتے تھے عبد الرحمن اُسمیں حق اللہ کا یعنی زکوۃ وغیرہ پس نہیں ضرر پس اُٹھائی ابوذر نے لاٹھی اپنی اور ماری کعب کو اور کہا سُنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں دوست رکھتا میں اگر ہوتا مجھکو میرے یہ پہاڑ یعنی پہاڑ اُحد یا وہ پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرونمیں اُسکو اور باوجود اسکے

قبول کیا جاوے مجھسے یہ کہ چھوڑ جاؤ تمین سے کچھ اوقیہ یعنی وہ سو چالیس درم قسم دیتا ہوں تمکو اسکی لے عثمانؓ تمنے بھی سنا ہے اسکو کہا ہے کلام ابوذر نے تین بار کہا حضرت عثمانؓ نے کہا ان نقل کی یہ احمد نے ف ابوذر غفاری فقرا اور زہاد صحابہ سے تھے مذہب انکا یہ تھا کہ مال اپنے پاس کچھ جمع نہ کیجیے سب لدے ڈالیے پس جذبہ غالب آیا اُنپر بار بیٹھے کھپے اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو اور باوجود اسکے قبول کیا جاوے اسمین مبالغہ ہے کہ اتنا دون اور باوجود اسکے بھی کہ اسکے قبول ہو اور لفظ اَوْ ساتھ حذف اَن کے مفعول ہے اُحِبُّ کا یعنی اگر اتنا مال ہو اور اُسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو بھی نہیں دوست رکھتا کہ بقدر چھ اوقیہ کے پیچھے چھوڑ جاؤن وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ إِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ فَقَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَبِيْتَهٗ اور روایت ہے عقبہ بن حارث سے کہ پڑھی مین نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین نماز عصر کی پس سلام پھیرا حضرتؐ نے پھر کھڑے ہوے جلدی کرنیوالے پھر پھلانگتے ہوئے گردنین لوگونکی متوجہ ہوے طرف بعضے حجرون عورتون اپنی کے پس گھبرائے لوگ جلدی کرنیسے حضرتؐ کے پھر نکلے حضرتؐ اُنپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنے اُنکے سے فرمایا یاد کی مینے ایک چیز سونے کی کہ نزدیک ہمارے تھی پس کراہت جانا مینے یہ کہ روکے مجکو یعنے قریب آئی سے پس حکم کیا مینے یعنی اہل بیت کو ساتھ بانٹ دینے اُسکے کے نفل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی ہمین ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک لاسونیکا ذکوۃ مین سے پس مکروہ جانا مینے یہ کہ رات کو رکھو مین سکوف اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوا اللہ کیطرف مقربون کو بھی باز رکھتا ہے مقام قرب سے یا تعلیم امت کے لیے تھا ہاں وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهٖ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْ سَبْعَةٌ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْهَا مَا فَعَلْتِ السِّتَّةُ اَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ اُنھون نے کہا تھین حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی میرے پاس بیماری اُنکی مین چھ اشرفیان عرب کی یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دونین اُنکو پھر باز رکھا مجکو بیماری بانٹنے اُنکے سے بیماری پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نے یعنی فرصت نہ پائی اُنکے بانٹنے کی بسبب بیماری حضرتؐ کے پھر پوچھا مجسے حضرتؐ نے حال اُنکا کہ کیا ہوئین وہ چھ اشرفیان یا سات کہا حضرت عائشہؓ نے نہین مینے قسم ہے خدا کی تحقیق باز رکھا مجکو یعنی اُنکے بانٹنے سے بیماری آپ کی نے پس منگوایا حضرتؐ نے اُن اشرفیون کو پھر رکھا اُنکو اپنے ہاتھ مین پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سے اور یہ اشرفیان ہون پاس اُسکے نقل کی یہ احمد نے ف یعنی ہونا زر کا نبی کے پاس منافی ہے مقام نبوت کے شرح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ وَعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ ادَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَا تَخْشٰى اَنْ تَرٰى لَهٗ غَدًا بُخَارًا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ اَنْفِقْ يَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بلال کے پاس اور نزدیک بلال کے ایک تودہ تھا کھجور کا پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ہے یہ اے بلال کہا ایک چیز ہے کہ ذخیرہ کیا ہے مینے اسکو کل کے لیے یعنی اپنی حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ مین پیش آوے فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بخار آگ دوزخ مین دن قیامت کے خرچ کر تو اے بلال اور ڈر رکھ صاحب عرش سے فقر کا ف کل کو یعنی دن قیامت کے پس لفظ یوم القیمۃ تاکید ہے اسکی اور بخار یعنی اشر

کہ پونچھے گا طرف تیرے پس کنایہ ہے قریب ہونے اُسکے سے دوزخ سے حاصل یہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ خرچ کرا ور محتاجگی سے نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہے روزی پونچاویگا اور حضرت نے یہ حکم فرمایا بلال کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہووا لا جائز ہے ذخیرہ کرنا قوت برس دنکا عیال کے لیے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشحاء شجرۃ فی الجنۃ فمن کان سخیا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتی یدخلہ الجنۃ والشح شجرۃ فی النار فمن کان شحیحا اخذ بغصن منہا فلم یترکہ الغصن حتی یدخلہ النار رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سخاوت درخت ہے بہشت مین پس جو شخص سخی ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اُسمین سے پس نہین چھوڑے گی اُسکو ٹہنی یہانتک داخل کریگی اُسکو بہشت مین یعنی اگرچہ آخر الامر ہووے بخیلی درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ ہو بخیل پکڑیگا ٹہنی کو اُسمین سے پس نہ چھوڑے گی اُسکو ٹہنی یہانتک داخل کریگی اُسکو دوزخ مین نقل کی یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** درخت ہے یعنی سخاوت مانند درخت کے ہے مشابہت ہی اُسکو درخت کے ساتھ اسلیے کہ جیسے درخت بڑا ہوتا ہے اور ٹہنیان بہت ہوتی ہین ایسی ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہے اور مین اُسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنے ایک قسم مضمون سخاوت کے سے **وعن** علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطاہا رواہ رزین اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ صدہ دینے کے یعنی موت یا بیماری سے پہلے دو اسلیے کہ تحقیق بلا نہین بڑھتی صدقہ سے یعنی صدہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہے نقل کی یہ رزین نے

باب فضل الصدقۃ

باب ہے بیچ بیان فضیلت صدقہ کے **ف** صدقہ اُس مال کو کہتے ہین کہ نکالے اُسکو آدمی اپنے مالمین سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور ثواب حاصل کرنیکے لیے خواہ واجب ہو خواہ نفل **ع**

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب فان اللہ یتقبلہا بیمینہ ثم یربیہا لصاحبہا کما یربی احدکم فلوہ حتی تکون مثل الجبل رواہ متفق علیہ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنی برابر صورت مین ہو یا قیمت مین کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہے اُسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہے اُسکو واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہے ایک تمہارا بچھیرے اپنے کو یہانتک کہ ہوتا ہے صدقہ یا نوالہ اُسکا مانند پہاڑ کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہے وہ مال کہ جمع کیا ہوا سکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ارث دین مین تھا لگایا ہبہ کیا کسی نے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا اور حلال بھی جب کہ صرف ہوتا ہے چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تھا اور پھر صدہ دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائیکی جگہ مین پس آیا اُنکے پاس ایک نیا دار اور کہا اے شیخ چاہتا ہون مین یہ کہ کچھ صدہ دون مین پس تو مجکو مستحق کہا اُنھون نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ ویسے کا مستحق کو پس لیا فرمایا اُنسے سیات مین غنی نے کہا اُنھون نے نکل جا تو اُس شخص سے کہ رحم کرے اُسپر تو اُسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک بوڑھا دیا اُسکو پھر دوسرے دن اُسپر گذر اُسکا کہ وہ کہتا ہے ایک شخص سے کہ پاس اُسکے تھا یہ کہ گذرا بچھڑا ایک شخص کا اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس غنی ہوا مین اور صرف کیا پینے اُسکو شراب خواری مین فلانے بدکار کے ساتھ یہ سنکر آیا وہ غنی شیخ پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دیا اُسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کا اور کہا اُسکو کہ نکلے تو گھر سے اور اول جسپر تیری نظر پڑے اُسکو یہ درہم دیدینا پس نکلا وہ دیکھا ایک دیت دار کو کہ ظاہر مین غنی

معلوم ہوتا تھا پس ڈرا اُسکو دینے سے لیکن بموجب حکم شرع کے لاچار اُسکو دیا درہم پس جیب لیا اُسنے درہم پھر راہ اپنی سے اور ساتھ چلا اُسکے غنی لینے والا یہانتک دیکھا اُسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر مین اور نکلا دوسری راہ سے اور چلا طرف شہر کے پھر داخل ہوا وہ غنی پیچھے اُسکے اُس کھنڈر مین پس نہ دیکھا اُسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر دیکھے پیچھے گیا اُسکے غنی اور قسم دی اُسکو یہ کہ خبر دے مجکو اپنے حال کی پس ڈر کیا اُسنے یہ کہ میرے ساتھ اولاد ہے چھوٹی اور تمی وہ نہایت بھوکی پس مین مضطرب ہوا اور نکلا سرگردان پھر دیکھا مینے یہ کبوتر مرا ہوا لے لیا مین نے اُسکو اُنکے لیے پس جب مجھے یہ فتوح ہاتھ لگی تو بھینک دیا کبوتر جانسے لیا تھا پس سمجھا وہ غنی کلام خبیث کا کہ واقعی حلال مال اچھی جاے خرچ ہوتا ہے اور حرام مُہری جاے اور قبول کرتا ہے ساتھ داہنے ہاتھ کے یعنی خوب قبول کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے اُس سے اُسکو داہنی ہاتھ مین لینا اسلیے کہا کہ عادت ہے کہ پسندیدہ چیز کو آدمی داہنی ہاتھ مین لیتا ہے اور پالتا ہے یعنی بڑھاتا جاتا ہے اُسکو تاکہ بھاری ہو میزان اعمال مین ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندہ کو بسبب معاف کرنیکے تقصیر کسی کی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کے مگر بلند کرتا ہے مرتبہ اُسکا اللہ تعالیٰ کی یہ مسلم نے ف یعنی اگرچہ ظاہر مین سبب نقصان مال کا ہو لیکن حقیقت مین سبب ترقی کا ہے کہ برکت زیادہ ہوتی ہے اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہے یا یہ کہ دنیا مین بھی بدلا اُسکا ملتا ہے اور جو کوئی تقصیر کسیکا بخش دیتا ہے باوجود قدرت رکھنے کے بدلا لینے پر اُسکی اللہ تعالیٰ عزت زیادہ کرتا ہے دنیا اور آخرت مین ایک رگ سے منقول ہے کہ کوئی مقام برابر عفو کے نہین اور جو کوئی تواضع یعنی عاجزی کرتا ہے واسطے امید قرب الٰہی کے نہ اور کسی غرض کے تو اُسکی اللہ تعالیٰ قدر بلند کرتا ہے دنیا و آخرت مین ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا عَلٰى هٰذَا الَّذِيْ يُدْعٰى مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دو ہری چیز کہ چیز ہین سے اللہ کی راہ مین یعنی اُسکی خوشی کی جگہ تو بُلایا جاویگا دروازون بہشت کیسے اور بہشت کے ہین کتنے ہی دروازے یعنی آٹھ جس ہوئے اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو بُلایا جاویگا دروازے نماز کیسے یعنی جو خاص اہل نماز ہی کے لیے ہے کہا جاویگا کہ اسے بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہو بُلایا جاویگا دروازے جہاد کیسے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنی بہت دیتا ہو بُلایا جاویگا دروازے صدقہ کیسے اور جو کوئی ہو اہل روزہ کیسے یعنی روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنی باب الصیام سے کہ نام اُسکا ریان ہے پس کہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ضرورت اُس شخص پر کہ بُلایا جاوے ایک دروازے اِن سب دروازون مین سے یہ کہ بُلایا جاوے سب دروازون سے یعنی کچھ ضرورت تو ہے نہین کہ کوئی سب دروازون سے بُلایا جاوے اگر ایک بھی دروازے سے بُلایا جاوے گا مراد ہے داخل ہونا بہشت مین سے حاصل ہے لیکن باوجود اِس جاننے کے پس پوچھتا ہون کہ کیا بُلایا جاویگا کوئی اِن سب دروازون سے بھی فرمایا کہ ہان اور امید کرتا ہون مین کہ ہوویگا تو اُنمین سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف دو ہری چیز یعنی مثلاً دو درہم یا دو روپے یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیر ذالک اور بُلایا جاوے گا دروازون بہشت کیسے یعنی بُلاوینگے داروغہ بہشت کے دروازے سے اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر اُن اعمال کے ہے کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونیکا سب دروازون مین ہوتا ہے اور ریان کے معنی مین سیراب کہا گیا ہے کہ وہ دروازہ ایسا ہے کہ بُلایا جاتا ہے روزہ دار

اُسمین شراب طہور پہلے پونہچنے کے درمیان جنت مین تاکہ جاتی رہے پیاس وزرے مین جو یہان پیا سارہا تھا اُسکے عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہے کہ کہا جاتا ہے اُسکو باب الضحیٰ پس جب ہوگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحیٰ پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمھارا ہے پس داخل ہو اُسمین ساتھ رحمت خدا کے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اُسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہے کہ غصہ پینے والے اور عفو کرنیوالے گناہ لوگونکے اُسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہے کہ راضی برضا مولیٰ اُسمین سے داخل ہونگے اور لفظ مسلم یہ دعویٰ کے اوپر کا جملہ مبتدا ہے سوال کی یعنی مسلم یدعی آخر تک کی اور ہو ویگا تو اُسمین سے یعنے اسلیے کہ حضرت ابوبکرؓ مین یہ سب تین پائی جاتی تھین ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابوبکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابوبکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابوبکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرئ الا دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے تم مین سے آجکے دن روزے سے کہا ابوبکر صدیقؓ نے کہ مین ہون روزے سے فرمایا کون ہے تم مین سے کہ گیا ہے آجکے دن ساتھ جنازے کے کہا ابوبکرؓ نے کہ مین ہون فرمایا کون ہے تم مین سے آجکے دن مسکین کو کہا ابوبکرؓ نے کہ مین ہون فرمایا کون ہے تم مین سے کہ عیادت کی بیمار کی آجکے دن کہا ابوبکرؓ نے کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتین یہ چیزین کسی شخص مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ مسلم ف نہین جمع ہوتین یہ چیزین یعنی ایک نہین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی بلا حساب الا انزا ایمان بھی کافی ہے مطلق داخل ہونیکے لیے یا معنی یہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازے سے چاہیگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منع نہین ہے انا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینے کے اپنے حال سے اور بقصد طلب کرنے سوال کے اور بعضے صوفیہ نے جو منع کیا ہے اسکو فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد اُنکی یہ ہے کہ بقصد تکبر و دعوی ہستی اور انانیت کے نہ کہ جیسے ایسے کہنے کے انا خیر منہ ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتہا ولو فرسن شاۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو مسلمان نہ حقیر جانے ہمسائے یعنی تحفہ بھیجنے کو یا تصدق کرنیکو واسطے ہمسائے اپنے کے اگرچہ ہو کھر بکریکا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی نہ باز رہے تم سے تحفہ بھیجنے یا صدقہ دینے سے ہمسائے کو حقیر جانکر اُس چیز کو کہ موجود ہو اُس پاس یعنی جو ہو سکے بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ خطاب اُس عورت کو ہے کہ جسکو تحفہ بھیجے پس معنی یہ ہونگے کہ حقیر نہ جانے کوئی تم مین سے اپنے ہمسائیکے تحفے کو بلکہ قبول کرے اگرچہ تھوڑا ہو اور اگرچہ گھر ہو بکری کا یہ قابل بھیجنے اور بھیجا جانیکے اور تصدق کے نہیں ہے اسکو مبالغۃً ذکر فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اگرچہ تھوڑی اور حقیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتونکو اسلیے کیا کہ انکے مزاج مین غصہ اور بھیر دینا تحفہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہے ع وعن جابر وحذیفۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابرؓ اور حذیفہؓ سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی جو کام نیکی کے ہین خواہ کہنے کے خواہ کرنیکے اور ہین موافق مرضی اللہ کے احکام ثواب الہی جیسا صدقہ دینے کا ع وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلق رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیر جان تو نیکی سے کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے ساتھ چہرے خوش کے نقل کی یہ مسلم نے ف کشادہ پیشانی سے جو کوئی کسی سے ملتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے پس مسلمان کا دل خوش کرنا بلاشبہہ اچھا ہے ع وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِیَدَیْہِ فَیَنْفَعُ نَفْسَہٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیُعِیْنُ ذَا الْحَاجَۃِ الْمَلْھُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ فَلْیَاْمُرْ بِالْخَیْرِ قَالُوْا اَفَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ فَلْیُمْسِکْ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّہٗ لَہٗ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے یعنی بطریق شکر نعمت الٰہی کے کہا صحابہؓ نے پس اگر نہ پاوے اسقدر کہ تصدق کرے فرمایا پس چاہیے کہ کماوے اپنے دونوں ہاتھوں کے پس نفع پہونچاوے اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہؓ نے پس اگر نہ طاقت رکھے یا کماکہ نہ کرسکے فرمایا پس مدد کرے یعنی بدقسمے یا مال سے حاجتمند غمگین دادخواہ کی عرض کیا صحابہؓ نے پس اگر نہ کرسکے یہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ بھلائی کے عرض کیا صحابہؓ نے پس اگر یہ بھی نہ کرسکے فرمایا پس بند رکھے یعنی اپنے تئیں یا اور دکھ برائی پہونچانے سے لوگوں کو پس تحقیق یہ اُسکے لیے صدقہ دینے کا ثواب ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** برائی پہونچانے سے یعنی زبان سے یا ہاتھ وغیرہ کے کسی کو ایذا دینے اور یہی مضمون کسی نے اسمین کہا ہے **مصرع** مرجز تو امید نیست بدمرسان **ع** وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ یَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَّیُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلٰی دَابَّتِہٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْھَا اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ خَطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو جوڑ ہین آدمی کے بدن پر لازم ہے یعنی اُنکے مقابلہ مین صدقہ ہر روز کہ نکلتا ہے اُسمین آفتاب عدل کرنا درمیان دو شخصو نکے یہی صدقہ ہے اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اُسکے کے کہ سوار کرے اُسپر یا لاد دے اُسپر اسباب اُسکا صدقہ ہے اور بات اچھی صدقہ ہے اور ہر قدم کہ رکھتا ہے اُسکو طرف نماز کے صدقہ ہے اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لازم ہے انپر یعنی جوڑونکی پیدایش مین تکمیل اور نعمتین بڑی بڑی ہین اُنکے شکرانہ مین صدقہ لازم ہے آدمی پر ہر روز بعد ازان بیان کیا کہ صدقہ یہی نہین ہے کہ مال دے بلکہ یہ چیزین بھی کہ مذکور ہوئین صدقہ ہین اور بات اچھی یعنی جس سے ثواب حاصل ہو یا سائل وغیرہ سے کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہے طرف نماز کے صدقہ ہے اور اسکے حکم مین ہے جانا طوان کے لیے اور عیادت کے لیے اور جنازے کے لیے اور طلب علم اور مانند انکے کے لیے اور موذی چیز مانند کانٹے اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کے ہٹانا **ع** وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِقَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ وَثَلٰثِمِائَۃِ مَفْصِلٍ فَمَنْ کَبَّرَ اللّٰہَ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَھَلَّلَ اللّٰہَ وَسَبَّحَ اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْکَۃً اَوْ عَظْمًا اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَھٰی عَنْ مُّنْکَرٍ عَدَدَ ذٰلِکَ السِّتِّیْنَ وَالثَّلٰثَ مِائَۃٍ فَاِنَّہٗ یُمْسِیْ یَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَہٗ عَنِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سے اوپر تین سو ساٹھ جوڑونکے پس جس کوئی اللہ اکبر کہے اور حمد کرے اللہ کی اور لا الٰہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفار کرے اللہ سے اور دور کرے پتھر لوگونکی راہ سے یا دور کرے راہ سے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز کے یا منع کرے بری چیز سے کہے اور کرے یہ اقوال و افعال سب بالعموم موافق گنتی اُن تین سو ساٹھ جوڑونکے پس تحقیق وہ چلتا ہے اُسدن اس حالت مین کہ دور رکھا اپنی جان کو آگ سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** فقط اُسدن مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ یہ کام ہر روز کرے تا کفارہ گناہونکا ہو **ع** وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلِّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَھْوَتَہٗ وَیَکُوْنُ لَہٗ فِیْھَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَھَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْہِ فِیْہِ وِزْرٌ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَھَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ اَجْرٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہے اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہے اور بیچ صحبت کرنے ایک تمہارے کے بی بی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دفع کرے ایک ہمارا اپنی شہوت اور ہو اسکو اسمین ثواب فرمایا خبر دیجئے مجکو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام مین آیا ہو اُسپر اسمین گناہ پس اسیطرح سے جسوقت کہ دفع کرے گا اُسکو حلال مین ہوگا اُسکے لیے اسمین ثواب نقل کی یہ مسلم ف یعنی جیسے سد دینے مین ثواب ہوتا ہے ویسا ہی تسبیحات وغیرہ کے پڑھنے اور کرنیسے ثواب پاتا ہے وصحبت کرنی بی بی سے اگرچہ یہ عبادت وصدقہ نہین لیکن ازبسکہ اسمین داعی حق بی بی کا ہے اور نفس حرام کیطرف مائل بہت ہوتا ہے اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہے اسکی اور باوجود اسکے اپنے کو بچاکر رجوع حلال کیطرف کرتا ہے بموجب حکم الٰہی کے ثواب پاتا ہے صدقہ کا سا ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِیُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِیُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِاٰخَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہے اونٹنی بہت دودھ والی عاریت دینی واسطے دودھ پینے کے اور اچھا صدقہ ہے بکری بہت دودھ والی عاریت دینی صبح کو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ اور شام کو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عرب مین یہ معمول ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ اونٹنی یا بکری دودھ کی محتاج کو عاریۃً دیتا ہے تا وہ حاجت روائی اپنی کرے اور بعد حاجت روائی کے وہ مالک کو پھیر دیتا ہے اسکی حضرت نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہے یہ ف **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَیْرٌ اَوْ بَهِیْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ لگاوے کوئی درخت یا بووے کھیتی پھر کھاوے اُس سے آدمی یا پرندے یا چارپائے یعنی اگرچہ بغیر اختیار مالک کے کھاوین مگر ہوتا ہے اُسکے لیے صدقہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سے یہ بھی ہے اور جو کچھ چرایا جاتا ہے اُس سے اُسکے لیے صدقہ ہے ف یعنی سد دینے کا سا ثواب پاتا ہے اُسکا حاصل یہ کہ کسی سبب سے کھایا جاوے مال مسلمان کا حاصل ہوتا ہے اُسکو ثواب اسمین تسلی ہے اُسکے لیے کہ صبر کرے نقصان مال پر بہت ثواب پاتا ہے ع ف اگر کوئی کہے کہ ثواب اعمال کا موقوف نیت پر ہے اور یہان نیت نہوئی جواب کہ منظور اصلی کھیتی مین حیات نوع حیوان والنسانی ہے مطلقاً بیچ کسی فرد کے ہو انواع حیوان النسان کیسے پس متعلق ہوئی نیت اجمالی ساتھ اس فرد کے بھی اور نیت اجمالی کافی ہے ثواب کے ہونے مین واللہ اعلم بالصواب ؛ مولانا عبدالعزیز **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِاِمْرَاَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَكِیٍّ یَلْهَثُ كَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِیْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت بدکار کے کہ گذری ایک کتے پر کہ کھڑا تھا نزدیک کنوین کے نکال ہانپتا تھا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تھا کہ ہلاک کرے اُسکو پیاس پس اُتاراُس عورت نے موزہ اپنا اور باندھا اُسکو ساتھ اوڑھنی اپنی کے پھر نکالا اُسکے لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اُسکے بسبب اسکام کے کہا گیا یعنے صحابہ نے عرض کیا کہ کیا تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنیکے جانور وغیرہ کے ثواب ہے فرمایا بیچ احسان کرنیکے ہر صاحب جگر تر پر یعنی جاندار پر ثواب ہے نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف کہا مظہر نے کہ ہر جانور کے کھلانے اور پلانے مین ثواب تا ہے سوا ذوبات کے کہ جسکے لیے حکم ماردیا کا ہے یعنی سانپ اور بچھو وغیرہ اور اسمین لیل ہے اسپر کہ کبھی کبیرہ گناہ بلا توبہ کے بھی اللہ تعالیٰ بخشش دیتا ہے یہی مذہب ہے اہل سنت کا ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ

فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَأَۃٌ فِیْ ھِرَّۃٍ اَمْسَکَتْھَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَکُنْ تُطْعِمُھَا وَلَا تُرْسِلُھَا فَتَاْکُلَ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہؓ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت بسبب بلی کے کہ باندھ رکھا تھا اُسکو یہانتک کہ مرگئی مارے بھوک کے پس تھی عورت کہ کھلاوے اُس بلی کو اور نہ چھوڑتی تھی بلی کو کہ کھاوے جانورون مین کیسے یعنی چوہا وغیرہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ صغیرہ گناہ ہے اور جائز ہے عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہے عقائد مین **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَۃٍ عَلٰی ظَھْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّیَنَّ ھٰذَا عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْھِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا ایک شخص ٹہنی درخت کی پر کہ تھی اوپر راہ کے یعنی نہ ادھر اُدھر راہ کے پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنی کو مسلمانون کی راہ سے تا نہ ایذا دے اُنکو پس داخل کیا گیا بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ارادہ دور کرنیکا کیا اور پھر دور کیا اُسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا فقط نیت ہی سے داخل ہوا **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّۃِ فِیْ شَجَرَۃٍ قَطَعَھَا مِنْ ظَھْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا مینے ایک شخص کو کہ پھرتا ہے اور چین کرتا ہے بہشت مین بسبب ایک درخت کے کہ کاٹا تھا اُسکو راہ پر سے تھا درخت ایذا دیتا آدمیونکو نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِہٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی برزہؓ سے کہ کہا مینے اے نبی اللہ کے سکھلا مجکو ایک چیز کہ نفع پکڑونگا مین ساتھ اُسکے فرمایا ایک طرف کیا کر موذی چیز کو راہ مسلمانون کی کیسے نقل کی یہ مسلم نے **وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِیْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّۃِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی** اور ذکر کرینگے ہم حدیث عدی بن حاتم کی کہ سراُسکا یہ ہے اِتَّقُوا النَّارَ بیچ باب علامات نبوت کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْھَہٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْھَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ فَکَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوا مین پس جبکہ دیکھا مینے چہرہ حضرت کا معلوم کیا مینے یہ کہ چہرہ حضرت کا نہین ہے چہرہ جھوٹے کا پس تھا اول کلام یہ کہ فرمایا اے آدمیو افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو ہر طرح کہ جس سے سلام علیک کرو وہ سنے اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کھلاؤ کھانا یعنی بھوکون کو اور سلوک کرو ناتے داروں سے اور پڑھو نماز رات کو اُس حالت مین کہ لوگ سوتے ہون یعنی تہجد داخل ہوگے بہشت مین ساتھ سلامتی کے یعنی عذاب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ اَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کھلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگے بہشت مین ساتھ سلامتی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ بجھا دیتا ہے غضب پروردگار کا یعنی دور کرتا ہے مرنے بد کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بجھا دیتا ہے غضب رب کو یعنی دنیا مین عافیت رکھتا ہے کہ کوئی بلا نہین اُترتا اور مرنے بد کو یعنی بری حالت کو وقت مرنیکے یعنی وقت مرنے کے وسوسہ شیطان لعین و بیماری سخت وغیرہ کہ باعث کفر و کفران کی ہو ملحوظ رکھتا ہے حاصل یہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ اِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ

اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ اِنَاءِ اَخِیْکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی ہے صدقہ ہے اور بعضی نیکیوں میں سے یہ ہے کہ ملاقات کرے تو مسلمان بھائی اپنے سے ساتھ کشادہ چہرہ کے اور یہ کہ ڈالدے تو ڈول اپنے سے پانی بیچ پاس بھائی اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْکَ صَدَقَۃٌ وَّاَمْرُکَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَہْیُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَّاِرْشَادُکَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَّنَصْرُکَ الرَّجُلَ الرَّدِیَّ الْبَصَرِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَّاِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَّاِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْکَ لَکَ صَدَقَۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بھائی اپنے کے صدقہ ہے اور امر کرنا تیرا نیکی کو صدقہ ہے اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہے اور تبلا دینا تیرا کسی کو بیچ زمین بے نشانے کے واسطے تیرے صدقہ ہے یعنی جس زمین میں بسبب نہونے نشان راہ کے لوگ راستہ بھولتے ہوں اسمیں کسی کو راہ بھولیکو راہ بتا دینے سے صدقے کا سا ثواب ملتا ہے اور مدد کرنی تیری یعنی ہاتھ پکڑ کر بیٹھا نا اندھے کو یا کم سوجھ کو تیرے لیے صدقہ ہے اور دور کرنا تیرا پتھر کا اور کانٹے کا اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور ڈالنا پانیکا ڈول اپنے سے بیچ ڈول بھائی اپنے کے تیرے لیے صدقہ ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف جب ڈول سے ڈول میں پانی ڈالے تو ثواب ملا تو جس صورت میں بھائی مسلمان پاس ڈول نہو اور تو اپنے ڈول سے پانی دے اسکو کیا کچھ ثواب پاویگا ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے سعد بن عبادہؓ سے کہ کہا اے رسول اللہ تحقیق ماں سعد کی یعنی میری ماں مرگئی پس کونسا صدقہ بہتر ہے یعنی اسکی روح کے لیے فرمایا پانی پس کھودا سعدؓ نے کنوان اور کہا یہ کنوان صدقہ ہے واسطے ماں سعد کی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف پانی بہتر ہے اسلیے کہ بہت کام آتا ہے امور دین و دنیا میں خصوصاً اُن شہرون گرم میں ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰی مُسْلِمًا عَلٰی ظَمْءٍ سَقَاہُ اللّٰہُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان پہنائے کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگے پن کے پہناویگا اُسکو اللہ سبحانہ تعالیٰ سے سبز لباسونمیں سے اور جو مسلمان کھلاوے کسی مسلمان کو بھوک پر کھلاویگا اُسکو اللہ میوون بہشت کیسے اور جو مسلمان پلاوے کسی مسلمان کو پیاس پلاویگا اُسکو اللہ شراب مُہر کی ہوئی میں سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف یعنی شراب جنت کی کہ محفوظ ہے بسبب مُہر کے تغیر و تبدیل سے اور جسکے لیے ہے سوا اُسکے کوئی نہیں پی سکتا اور مراد اس سے یہ ہے کہ نہایت نفیس ہے اسلیے کہ نفیس چیز پر مُہر کر دیتے ہیں اور مراد سپر مُشک کی ہے جیسا کہ کلام اللہ میں آیا ہے یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُہٗ مِسْکٌ یعنے بجاے موم وغیرہ کے مُشک لگا کر اُسپر مُہر کی گئی ہے ع وَعَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ ثُمَّ تَلَا لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مال میں البتہ حق ہے سوا زکوۃ کے پھر پڑھی حضرتؐ نے ساری آیت نہیں نیکی یہی ہے کہ پھیر و منہ اپنے کو طرف مشرق و مغرب کے نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی زکوۃ تو فرض ہی ہے ضرور دینی چاہیے سوا زکوۃ کے صدقہ نفل بھی تحسب ہے وہ بھی دیا کرے اور وہ یہ ہے کہ نہ محروم کرے سائل اور فرض مانگنے والے کو اور دریغ نکرے حاجت مانگنے والے سباب گھر کا مانند ہانڈی دیگچہ وغیرہ کے اور نہ منع کرے کسی کو پانی اور نمک اور آگ لینے سے کذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہ ہے کہ مراد حق سے وہ چیزیں ہیں کہ آیت مذکورہ میں فرمائیں یعنے

احسان کرنا قرابتیوں سے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں سے اور خرچ کرنا مال کا بیچ آزاد کرنے بردہ کے اور باقی آیت یہ ہے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ یعنے ولیکن نیک وہ ہے کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچھلے پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور دیا مال ساتھ محبت اُسکی کے قرابتیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور بردہ آزاد کرنے میں اور قائم کی نماز اور دی زکوٰۃ پس یہ آیت حضرتؐ نے سند کے لیے پڑھی اسواسطے کہ اسمیں اول تو اللہ تعالیٰ نے تعریف کی مومنوں کی ساتھ دینے مال کے اپنوں یتیموں وغیرہ کو بعد ازاں تعریف کی ساتھ قائم کرنے نماز اور دینے زکوٰۃ کے پس معلوم ہوا کہ دینا مال کا سوائے دینے زکوٰۃ کے ہے اور وہ صدقہ نفل ہے حاصل یہ کہ حضرتؐ نے جو فرمایا تھا کہ مال میں حق ہے سوا زکوٰۃ کے وہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اول صدقہ نفل ذکر کیا گیا پھر صدقہ واجب ع وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَآءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بُہیسہؓ سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے کہ کہا بُہیسہؓ نے کہ کہا باپ اُسکے نے یا رسول اللہ کیا ہے وہ چیز کہ نہیں حلال منع کرنا اور نہ دینا کسی کو اُسے فرمایا کہ پانی کہا اے نبی اللہ اور کیا چیز ہے کہ نہیں حلال منع کرنا کسی کو اُس سے فرمایا کہ نمک کہا اے نبی اللہ اور کیا چیز ہے کہ نہیں حلال منع کرنا اُس سے فرمایا کرنا تیرا بھلائی کو بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پانی یعنی جو پانی کنوئیں سے مالک کی حاجت سے زیادہ ہو حاجت مالک کی اور نمک سے نہ منع کرے اسلیے کہ لوگوں کو احتیاج اُسکی بہت ہوتی ہے اور لوگ دیتے رہتے ہیں سو کچھ جان قدر نہیں رکھتا اور کلمہ خیر کا جامع ہے بھلائی کو یعنی دے جو کچھ چاہے تو اور جو ہو سکے بھلائی کر نہیں حلال تجکو باز رکھنا اپنے کو اور دوسروں سے پس تعمیم ہے بعد تخصیص کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ لفظ لَا يَحِلُّ بمعنے لائق نہیں ہے یعنی لائق نہیں منع کرنا ان چیزوں سے وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آباد کرے زمین خشک یعنی کھیتی کرے زمین افتادہ میں پس اُسکے لیے اُسمیں یعنی اُسکے آباد کرنے میں ثواب ہے اور جو کچھ کھا جاوین جانور یا آدمی اُسکے حاصل میں سے پس وہ اُسکے لیے صدقہ ہے یعنی جیکر راضی و شاکر ہو اُسپر نقل کی یہ دارمی نے وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے براءؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیوے عاریۃً جانور دودھ کا یا قرض دیوے چاندی یعنی روپیہ وغیرہ یا راہ بتلاوے راہ بھولے کو یا اندھے کو کوچہ اور راہ میں ہوگا اُسکے لیے ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردہ کے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهٖ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ وَصِيَّةَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ

اور روایت سے ابی جُرَیّ سے کہ نام اُسکا جابر بن سُلیم ہے کہا آیا مین مدینہ مین پس کہا مین نے ایک شخص کو کہ پھرتے ہین لوگ عقل کی سی سے یعنی عمل کرتے ہین موافق فرمانے اُسکے کے جیسا کہ راوی نے واضح کر کر کہا کہ نہین فرماتا کچھ مگر عمل کرتے ہین لوگ اُسپر کہا مینے کون ہے یہ کہا لوگون نے یہ ہین رسول خدا کے کہا راوی نے دوبارا کہا مینے علیک السلام یعنی تجھپر سلام لے رسول خدا کے فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السّلام کا دعا مُردے کی کہ السّلام علیک یعنی سلام ہے تجھپر کہا مینے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا مین ہون رسول اللہ کا وہ اللہ کہ اگر پونچے تجکو ضرر پس پکارے تو اُسکو دور کرے ضرر کو تجسے اور اگر پونچے تجکو قحط سالی پھر پکارے تو اُسکو پیدا کرے سبزہ زمین مین تیرے لیے اور جسوقت کہ ہو تو زمین مین کہ خالی ہو پانی اور درخت سے یا ہو جنگل مین کہ دور ہو آبادی سے اور گم ہو جاوے سواری تیری پس پکارے اُسکو پھیر لاوے سواری تجھپر کہا جابر نے کہ مینے نصیحت کیجیے مجکو فرمایا نہ بُرا کہہ کسی کو کہا جابر نے پس نہ بُرا کہا مینے پیچھے اسکے کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنی آدمیونکو بُرا کہنا کیسا حیوانات کو بھی نہین بُرا کہا جیسیکہ عادت عوام کی ہوتی ہے فرمایا حضرتؐ نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنی نیکی کوئی تجھسے کرے یا تو کسی کرے اگرچہ تھوڑی ہو حقیر نہ جان بلکہ اگر کوئی تجھسے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے نیکی ہو سکے کر اور غنیمت جان اور مدارات کر تو بھائی اپنے سے اور حال آنکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اُسکے مُنھ تیرا یعنی تواضع اور خوش کلامی کر اُس سے تاکہ خوش ہو دل اُسکا بسبب حُسن خلق تیرے کیلیے اسلیے کہ تحقیق یہ بھی نیکی سے ہے اور بلند کر ازار اپنی آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنون تک اور بیچ تو لنگانے ازار کیسے اسلیے کہ لنگانا ازار کا تکبر سے ہے اور تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دے تجکو اور عار دلاوے تجکو ساتھ اُس عیب کے کہ جانتا ہے تو اُسمین اسلیے کہ نہین ہے گناہ اُسکا مگر اُسی پر نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی ترمذی نے اس حدیث مین سے حدیث سلام کی یعنی سرا حدیث کا کہ اُسمین ذکر سلام کا ہے اور باقی حدیث نہین ہے روایت کی اور ایک روایت مین یعنی ترمذی کی بجاے فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِکَ عَلَیْہِ کے یہ ہے کہ ہو گا تیرے لیے ثواب اُسکا اور ہو گا وبال اُسکا اُسپر **ف** جابرؓ نے دوبار سلام اسلیے کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرتؐ نے سُنا نہین یا جواب نہین دیا اُنکے ادب سکھانے کے لیے اور نہ کہہ علیک السلام یہ نہی تنزیہی ہے اور کہنا علیک السلام کا دعا مُردے کی ہے ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب مُردے کی زیارت کو جاوے کہے علیک السلام نہ السلام علیک جیسے کہ زندے پر کہتے ہین لیکن تحقیق یہ کہ سنت مُردے کے لیے بھی السّلام علیک ہے اسلیے کہ ثابت ہوا ہے حضرتؐ سے کہ جب زیارت موتی کو تشریف لیجاتے تو کہتے السلام علیکم پس معنی اسکے کہ علیک السلام دعا مُردے کی ہے یہ ہین دعا مُردے کی تھی یا ہم جاہلیت مین اور بعضون نے کہا ہے کہ عُرف عرب مین یہ تھا کہ جب سلام کرتے قبر پر یہ کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرتؐ نے کہ علیک السلام تحیۃ میت کا ہے موافق عُرف و عادت اُنکی کے نہ یہ مراد تھی حضرتؐ کی کہ سلام کیا جاوے مُردہ پر اسطرح انتہی اور کہ السلام علیک اسلیے کہ یہ فضل ہے اور جابرؓ نے جو کہا کہ بعد اسکے مینے کسی کو بُرا نہین کہا یہ بات سدباب کے لیے تھی والا جائز ہے بُرا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مراد اُسکا کفر پر لیکن افضل یہی ہے کہ مشغول رہے ذکر رحمٰن مین اور کسی کو بُرا نہ کہے اسلیے کہ خطرہ آتا ہے وسوسہ اللہ کا موجب نقصان کا ہے اور کسی کے بُرا نہ کہنے مین کچھ ضرر نہین حتی کہ نہ لعنت کرنے شیطان کے مین بھی اور جیسے پانچے ٹخنون سے نیچے کرنے منع ہین ویسے ہی کُرتا وغیرہ بھی ٹخنون سے نیچا کرنا منع ہے اور نہین ہے گناہ مگر اُسکا مگر اُسی تو بُرا کہکر کیون وبال مین پڑتا ہے **بیت** بدی را بدی ساہل باشد جزا ۞ اگر مردی احسن الی من اساء اور اخیرین لفظی روایۃ کر جو عبارت نقل کی اُس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نے بھی ساری روایت نقل کی ہے اسلیے بعضے حواشی مین لکھا ہے کہ ترمذی نے بھی تمام حدیث روایت کی ہے لیکن الفاظ اُسکے اور ہین اس کتاب مین جو روایت سے ساتھ الفاظ ابی داؤد کے ہے ۞ ش ع **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّھُمْ ذَبَحُوْا شَاۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنْھَا قَالَتْ مَا بَقِیَ مِنْھَا اِلَّا کَتِفُھَا قَالَ بَقِیَ کُلُّھَا غَیْرَ کَتِفِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ ابلہیت یا صحابہ نے ذبح کی

ایک بکری پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی رہا اُسمیں سے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ نہیں باقی رہا اُسمیں سے مگر شانہ اُسکا یعنی سب تقسیم کردی سوائے شانہ کے فرمایا باقی رہی سب سوائے شانہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے **ف** یعنی باقی وہ ہے کہ جو لوگون کو دیا کہ ثواب اُسکا وہان ہمیشہ ہے اور جو کچھ گھر میں رہا فانی ہے اسمیں اشارہ ہے طرف اس آیت کے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنے جو کچھ تمھارے پاس ہے فانی ہے اور جو کچھ اللہ پاس ہے باقی ہے **وعن** ابن عباسؓ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ھذا الثوب ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان کہ پہنے کسی مسلمان کو کپڑا یعنی ازار یا چادر اور کچھ مگر کہ ہوتا ہے وہ بڑی حفاظت میں اللہ کی طرف سے جبتک کہ ہو اُس کپڑے میں ایک ٹکڑا بھی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** یہ فائدہ تو دنیا میں ہے اور آخرت میں ثواب ان گنت ہے **وعن** عبد اللہ بن مسعود یرفعہ قال ثلثۃ یحبھم اللہ رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل یتصدق بصدقۃ یمینہ یخفیھا اراہ قال عن شمالہ ورجل کان فی سریۃ فانھزم اصحابہ فاستقبل العدو رواہ الترمذی وقال احمد بن محفوظ ھذا حدیث غیر محفوظ احد رواتہ ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ پہنچایا اسکو حضرتؐ تک فرمایا حضرتؐ نے تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے اُنکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات کو اسحال میں کہ تلاوت کرتا ہے وہ آیتیں کتاب اللہ کی یعنی نماز میں یا غیر نماز میں اور اول ظاہر ہے اور ایک شخص وہ کہ دے کوئی صدقہ یعنی نفل صدقہ داہنے ہاتھ اپنے سے چھپا دے اُسکو کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں حضرتؐ کو کہ فرمایا بائیں ہاتھ اپنے سے اور ایک وہ شخص کہ تھا لشکر میں پس شکست پائی یا رو میں اُسکے نے پھر وہ سامنے ہوا دشمن کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے یعنی ضعیف ہے ایک راوی اسکا ابو بکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطی کرتا ہے **ف** داہنے ہاتھ اپنے سے اسمیں اشارہ ہے طرف دینے کے کہ داہنے ہاتھ سے دے یا اُسکو دے کہ دائیں طرف ہو اُسکے اور چھپا دے اُسکو بائیں ہاتھ سے یعنی داہنے ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو نہ خبر ہو ارادہ کیا گیا ہے ساتھ اسکے کمال مبالغہ یا معنی یہ ہیں کہ دائیں طرف والیکو دے تو بائیں طرف والیکو نہ خبر ہو غرض صدقہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوف یا کے لیے طرح چھپا کر دینے کا بڑا ثواب ہے **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یحبھم اللہ وثلثۃ یبغضھم اللہ فاما الذین یحبھم اللہ فرجل اتی قوما فسألھم باللہ ولم یسألھم لقرابۃ بینہ وبینھم فمنعوہ فتخلف رجل بأعیانھم فأعطاہ سرا لا یعلم بعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتھم حتی اذا کان النوم احب الیھم مما یعدل بہ فوضعوا رؤسھم فقام یتملقنی ویتلو آیاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فھزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح لہ والثلثۃ الذین یبغضھم اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم رواہ الترمذی والنسائی مثلہ ولم یذکر وثلثۃ یحبھم اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے اُنکو اللہ اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہے اُنکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکھتا ہے اُنکو اللہ یہ ہیں ایک تو دینے والا اُس شخص کا کہ آیا ایک جماعت کے پاس پس مانگا اُسنے ساتھ قسم اللہ کے یعنی یوں کہا کہ قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ کی دو مجکو اور نہ مانگا اُنسے واسطے قرابت کے یعنی یوں نہ کہا کہ دو مجکو بسبب حق قرابت کے کہ درمیان اُسکے اور درمیان اُنکے ہے پس دیا اُنھوں نے اُسکو پس پیچھے اپنے چھوڑا قوم کو ایک شخص نے یعنی اُسی دینے والے نے کہ وہ بھی قوم میں تھا اور آگے بڑھا پس دیا اُسکو چپکے سے نہ جانا دینے اُسکے کو مگر خدا نے اور اُسنے کہ دیا اُسکو اور دوسرا قیام کرنیوالا ایک قوم کا کہ چلے تمام رات یہانتک کہ جب وقت ہوئی نیند بہت پیاری طرف اُنکے ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کے پس سو رہی قوم پھر کھڑا ہوا وہ شخص گڑگڑاتا ہے میرے روبرو اور پڑھنے لگا آیتیں میری اور تیسرا وہ شخص

کہ تھا لشکر میں پس ملاقات کی دشمن سے پس شکست کی گئی اور شخص متوجہ ہوا ساتھ سینہ اپنے کے یہاں تک مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے اُسکے اور وہ تین شخص کا بغض رکھتا ہے اُسے اللہ ایک بوڑھا ہو کر زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنیوالا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنیوالا یعنی جو کہ قرض دینے والے وغیرہ کو ندے یا کچھ اور ظلم کرے نقل کی یہ ترمذی و نسائی نے مانند اسکے اور نہیں ذکر کی نسائی نے یہ عبارت وَثَلٰثَۃٌ یُبْغِضُھُمْ یعنے ذکر نہیں کیا نسائی نے تین شخص کو کہ دشمن رکھتا ہے اُنکو اللہ تعالیٰ بلکہ فقط محبوبان الٰہی ہی کا ذکر کیا ف اگر کراماً تمہے مجھے دلالت کرتی ہے اول حدیث پس کہ یہ حدث کلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیسے ہے اور آخر اُسکی پس دلالت کرتی ہے کہ یہ کلام الٰہی سے ہے تو جیسا کی یہ کی گئی ہے کہ بیان کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے جو صحیح کہ واقع ہوتا ہے درمیان بندے کے اور درمیان اُسکے پس بیان کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بعینہٖ قول اللہ تعالیٰ کا اور تشبیہ سے مراد یا تو بوڑھا ہے یا محصن ضد بکر یعنی جسکا نکاح ہو گیا ہو جیسا کہ اِس آیت منسوخہ میں ہے اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا الْبَتَّۃَ نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ یعنے مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کریں دونوں پس سنگسار کرو دونوں کو ضرور یہ سزا ہے اللہ تعالیٰ کیطرف سے اور اللہ غالب حکمت والا اور تشبیہ اِس سے تکبر کرنا اُسکا مستکبر سے اسلیے کہ وہ صدقہ ہے یعنی فقیر اگر مستکبر سے تکبر کرے تو وہ دشمن خدا کا نہیں بلکہ صدقے کا سا ثواب پاتا ہے چنانچہ بشیر بن حارث نے امیر المؤمنین علیؓ کو خواب میں دیکھا کہا نصیحت کیجیے مجکو اے امیر المؤمنین فرمایا کیا خوب مہربانی کرنی تو انگروں کو فقیر پر واسطے طلب ثواب خدا کے اور بہت خوب ہے اِس سے تکبر فقیر کا اغنیا سے بسبب اعتماد توکل کے خدا پر اور یہ خصلتیں مذکورہ سب کے لیے بُری ہیں لیکن ان تین کے لیے کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بُری ہیں چنانچہ بسبب اسکا ظاہر ہونے اسی لیے دشمن خدا کے ہوئے ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فقال بھا علیھا فاستقرت فعجبت الملٰئکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یا رب ھل من خلقک شیء اشد من الجبال قال نعم الحدید قال ھل من خلقک شیء اشد من الحدید قال نعم النار قالوا یا رب ھل من خلقک شیء اشد من النار قال نعم الماء قالوا یا رب ھل من خلقک شیء اشد من الماء قال نعم الریح قالوا یا رب ھل من خلقک شیء اشد من الریح قال نعم ابن ادم تصدق صدقۃ بیمینہ یخفیھا من شمالہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنے لگی پھر پیدا کیے پہاڑ پس ٹھیرا یا پہاڑوں کو زمین پر پس ٹھیر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتوں نے سختی پہاڑ سے پھر کہا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پہاڑ و نسے فرمایا کہ ہاں لوہا ہے یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہاں آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے رب ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہاں پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہے آگ کو بھی پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پانی سے فرمایا ہاں ہوا یعنی وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہے پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار ہمارے کیا ہے مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہاں صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہے صدقہ ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے چھپاتا ہے اُسکو بائیں ہاتھ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف فرمایا ہاں صدقہ دینا فرزند آدم کا اخیر یہ سب سے زیادہ سخت اسلیے ہے کہ سین مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہے اور اور چیزوں میں کہ اوپر اسکے مذکور ہوئیں تا سین اور اسمیں مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلیے ہے کہ نفس چاہتا ہے کہ لوگ میرے دینے کو دیکھیں اور میری تعریف کریں اور اپنے ہمصر پر فخر حاصل ہو مجھے پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضوں نے کہا کہ زیادہ سخت اسلیے ہے کہ اِس سے حاصل ہوتی ہے رضائے مولیٰ اور رضا مولیٰ سب سے بڑی چیز ہے خ وَذِکْرُ حَدِیْثِ مُعَاذٍ اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ فِیْ کِتَابِ الْاِیْمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث معاذؓ کی

کہ صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسا کہ پانی بجھاتا ہے آگ کو۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یسلم من کل مال لہ زوجین فی سبیل اللہ الا استقبلتہ حجبۃ الجنۃ کلہم یدعوہ الی ما عندہ قلت وکیف ذلک قال ان کانت ابلا فبعیرین وان کانت بقرا فبقرتین رواہ النسائی روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنے سے دو دو چیز میں اسکی راہ میں مگر کہ استقبال کرینگے اسکا دربان بہشت کے سارے پکارینگے اسکو طرف اُس چیز کے کہ نزدیک اُنکے ہے کہا ابو ذر نے کہ کیا معنے کسطرح سے ہے خرچ کرنا فرمایا اگر ہوں اونٹ پس دو اونٹ اور اگر ہو دو گائیں تو دو گائیں نقل کی یہ نسائی نے **ف** اللہ کی راہ میں یعنی اُسکی خوشی کی جگہ میں خرچ کرے مانند حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکے کے اور طرف اُس چیز کے کہ نزدیک اُنکے ہے یعنی اچھی نعمتیں بہشت کی یا ہر دروازے کی طرف بُلاتے ہونگے دربان اُنکے **وعن** مرثد بن عبد اللہ قال حدثنی بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ظل المؤمن یوم القیمۃ صدقتہ رواہ احمد اور روایت ہے مرثد بن عبد اللہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو بعضے صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یہ کہ سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یہ کہ تحقیق سایہ مؤمن کا دن قیامت کے صدقہ اُسکا ہوگا نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنے جیسے سائبان گرمی دھوپ سے بچاتا ہے ویسے ہی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کے یا یہ کہ صدقہ کو یا ثواب اُسکے کو بصورت سائبان کے بنا کر دینے والے کے سر پر تین گے تا گرمی اُسدن کیسے **بچے** **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وسع علی عیالہ فی النفقۃ یوم عاشوراء وسع اللہ علیہ سائر سنتہ قال سفیان انا قد جربناہ موجدناہ کذلک رواہ رزین وروی البیہقی فی شعب الایمان عنہ وعن ابی ہریرۃ وابی سعید وجابر وضعفہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کرے اپنے کنبے پر خرچ کرنے میں دن عاشورے کے کشادگی کریگا اللہ تعالیٰ اُسپر باقی سال اُسکے میں کہا سفیان ثوری نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہے ہمنے اسکا پس پایا ہمنے اسکو اسیطرح نقل کی ہے رزین نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابن مسعود سے اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور جابر سے اور ضعیف کہا ہے اسکو بیہقی نے **ف** بیہقی نے اسکو ضعیف کہکر یہ بھی کہا ہے کہ اگرچہ طرق اسکے ضعیف ہیں لیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہو جاتی ہے اور حدیث مرسہ لگا کی دن عاشورے کے جو بعضوں نے نقل کی ہے کچھ اصل اُسکی نہیں اور اسی طرح اور دس افعال جو دن عاشورے کے کرنے نقل کیے ہیں اُنکی بھی کچھ اصل نہیں سوائے روزے کے اور وسعت کرنی کھانے کی کہ یہ ثابت ہیں حدیث سے **وعن** ابی امامۃ قال قال ابو ذر یا نبی اللہ ارایت الصدقۃ ما ہی قال اضعاف مضاعفۃ وعند اللہ المزید رواہ احمد اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا ابی ذر نے اے نبی خدا کے خبر دو مجکو کہ صدقہ کیا ہے ثواب اُسکا فرمایا چند در چند یعنی کئی کئی حصے ہے اور نزدیک اللہ کے زیادہ بھی ہے نقل کی یہ احمد نے **ف** کئی کئی حصے سے حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دس حصے سے سات سو تک اور زیادہ بھی ہے کہ اگر چاہے سات سو سے بھی زیادہ ثواب دے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واللہ یضاعف لمن یشاء یعنے اللہ بڑھاتا ہے ثواب جسکے لیے چاہتا ہے

باب افضل الصدقۃ باب بیچ بیان بہترین صدقہ کے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ وحکیم ابن حزام قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الصدقۃ ما کان عن ظہر غنی وابدأ بمن تعول رواہ البخاری وروی مسلم عن حکیم وحدہ روایت ہے ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہے کہ ہو بے پروائی سے اور شروع کر ساتھ اُس شخص کے لازم ہے تجھ پر نفقہ اُسکا روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے نرحکیم سے **ف** بے پروائی سے یعنی صدقہ جب اور پھر غنا باقی رہے مطلق فقیر نہ ہو جائے یعنی قوت اہل و عیال کا رکھ لے اور جو زیادہ اُس سے ہو تصدق کرے اور عیال کو محتاج و بھوکا نہ رکھے

جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اُس شخص کے کہ لازم ہے تجھ پر نفقہ اُسکا اور تحقیق یہ ہے کہ ضرور ہے صدقہ دینے والیکو کہ یا تو غنا سے نفس حاصل ہو یعنی از راہ سخاوت نفس کے صدقہ پر اعتماد کر دیتا جاوے اور دل غنی رہے کچھ پروا نکرے جیسیکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مال دیدیا اور حضرتؐ نے پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنے عیال کے لیے عرض کیا کہ اللہ اور رسول حضرتؐ نے اُنکی تعریف کی اور یا غنا سے مال باقی رہے کہ دے اور پھر مالدار رہے مفلس نہ ہو جاوے جیسیکہ اوپر گذرا حاصل یہ کہ اگر تو کل حاصل ہو دیوے جو کچھ چاہے والا متصدق کے نفس و عیال کو تاندے کہ آپ اور عیال بھوکے رہیں ۱۲ منہ ع +

وعن ابی مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفق المسلم نفقۃ علی اھلہ وھو یحتسبھا کانت لہ صدقۃ متفق علیہ

اور روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خرچ کرتا ہے مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل پر یعنی بیوی اور قرابتیوں پر اور اُنمیں توقع رکھتا ہے ثواب کی ہوتا ہے اُسکے لیے صدقہ یعنی بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول تقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ ودینار انفقتہ فی رقبۃ ودینار تصدقت بہ علی مسکین ودینار انفقتہ علی اھلک اعظمھا اجرا الذی انفقتہ علی اھلک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اُسکو اللہ کی راہ مین یعنی حج یا جہاد یا طلب علم مین اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اُسکو بیع آزاد کرنے برد یکے اور ایک دینار ہے کہ صدقہ دے تو مسکین کو اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اُسکو اپنے اہل پر بہت بڑا اون دینارونمین اُن دے تو ثواب کے وہ دینار ہے کہ خرچ کیا تو نے اُسکو اپنے اہل پر نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ثوبانؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل دینار ینفقہ الرجل دینار ینفقہ علی عیالہ ودینار ینفقہ علی دابتہ فی سبیل اللہ ودینار ینفقہ علی اصحابہ فی سبیل اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے اُسکو آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ کرے اُسکو اوپر عیال اپنے کے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اُسکو اپنے جانور پر کہ پالا ہوا سکو جہاد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اُسکو اوپر یارون اپنے کے اُسحال مین کہ وہ جہاد کرنیوالے ہون اللہ کی راہ مین نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی خرچ کرنا ان تین پر افضل ہے اور ونپر خرچ کرنیسے ۱۲ ع **وعن** امّ سلمۃؓ قالت قلت یا رسول اللہ الی اجر ان انفق علی بنی ابی سلمۃ انما ھم بنی فقال انفقی علیھم فلک اجر ما انفقت علیھم متفق علیہ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہے خرچ کرنے مین اوپر بیٹون ابی سلمہ کے سوا اسکے نہین کہ وہ بیٹے میرے ہین پس فرمایا خرچ کر اُنپر پس تیرے لیے ثواب ہے اُس چیز کا کہ خرچ کرے گی تو اُنپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت ام سلمہؓ پہلی بی بی ابوسلمہ صحابی کی تھین اُنسے کئی بچے ہوئے تھے عمر اور زینب اور دُرّہ جب وہ مرے تو حضرتؐ سے نکاح ہوا اُنکا پس اُن بچون کو ام سلمہؓ کہدیا کرتی تھین اُسکو پوچھا کہ مجھے ثواب بھی ہوتا ہے اُنکے دینے مین یا نہیں پس اسصورت مین مراد بیٹون سے بیٹے سگے ہونگے یا ابوسلمہ کے اور بیوی سے جو بچے تھے اُنکے دینے کا حکم پوچھا اِس صورت مین بیٹون سے سوتیلے بیٹے مراد ہونگے ۱۲ ع **وعن** زینب امرأۃ عبد اللہ بن مسعودؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقن یا معشر النساء ولو من حلیتکن قالت فرجعت الی عبد اللہ فقلت انک رجل خفیف ذات الید وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امرنا بالصدقۃ فاتہ فسئلہ فان کان ذلک یجزی عنی والا اصرفھا الی غیرکم قالت فقال لی عبد اللہ بل ائتیہ انت قالت فانطلقت فاذا امرأۃ من الانصار ببابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجتی حاجتھا قالت وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد القیت علیہ المھابۃ قالت فخرج علینا بلال فقلنا لہ ائت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ ان امرأتین بالباب تسألانک ایجزی الصدقۃ عنھما علی ازواجھما وعلی ایتام فی حجورھما ولا تخبرہ من نحن قال فدخل بلال

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ھُمَا قَالَ امْرَاَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَیْنَبُ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الزَّیَانِبِ قَالَ امْرَاَۃُ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَۃِ وَاَجْرُ الصَّدَقَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے زینب بیوی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تصدق کرو اے گروہ عورتونکے اگرچہ ہو زیورون تمہارے سے کہا زینب نے پس پھر کر آئی مین یعنی حضرت کی مجلس سے طرف عبداللہ بن مسعود کے پس کہا مین نے کہ تحقیق تو مرد ہے سبک ہاتھ کا یعنی فقیر ہے اور تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ہمکو ساتھ دینے صدقے کے پس جا حضرت کے پاس اور پوچھ اُسسے یعنی یہ کہ آیا کفایت کرتا ہے مجکو تصدق کرنا تجھپر اور تیری اولاد پر یا نہین پس اگر ہو یہ تصدق کرنا تجھپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کرے مجھے تصدق کرون تمپر اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کرون اُسکو طرف غیر تھا یہ کہے کہا زینب نے پس کہا واسطے میرے عبداللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب نے پس گئی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس گمان کیا ایک عورت انصار مین سے کھڑی تھی اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری مانند حاجت اُسکی کے تھی یعنی وہ بھی یہی پوچھنے کو آئی تھی کہ آیا نفع دیوے اور اُس کے متعلقون کو دون یا نہین کہا زینب نے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تھی اُنپر ہیبت یعنی کہا پس نکلے ہمپر بلال کہ کہا جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دو اُنکو یہ کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتی ہین آپسے کہ کیا کفایت کرتا ہے صدقہ دینا اُنسے خاوندون اُنکے کو اور یتیمون کو کہ اُنکی پرورش مین ہین اور نہ خبر کرو حضرت کو کہ کون ہین ہم یعنی مبالغہ کیا بیچ نفی ریا کے کہ آسمین بالکل یا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئے بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا حضرت سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلال نے ایک عورت ہے انصار مین سے اور ایک زینب ہے پس فرمایا حضرت نے بلال کو کونسی زینب یعنی وہ زینبین کئی ہین یہ کونسی ہے کہا عورت عبداللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُنکے دو ہر ثواب ہے ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ واسطے مسلم کے ف ڈالی گئی تھی اُنپر ہیبت یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور عظمت دی تھی کہ لوگ اُنسے ڈرتے تھے اور تعظیم کرتے تھے اُنکی اس لیے کوئی جرأت نکرتا تھا کہ یکایک داخل ہونے کی اُن پاس اور یہ ہیبت خدا داد تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بسبب عزت کا کیا تھا اسکو نہ یہ کہ اپنی طرف سے بسبب خُلقی کے تھی اور بلال رضی اللہ عنہ نے اُن عورتون کو بتا دیا باوجودیکہ اُنھون نے منع کیا تھا اسلیے کہ جب حضرت نے پوچھا تو واجب ہوا اُنکو بتا دینا اور نہ دیوے آدمی زکوٰۃ اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوے بیوی زکوٰۃ اپنی خاوند اپنے کو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اسلیے کہ دونون شریک ہوتے ہین منافع مین عادۃً اور صاحبین کے نزدیک دست سے بیوی کو کہ خاوند کے تئین زکوٰۃ دے پس امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس حدیث مین صدقہ سے مراد صدقہ نفل ہے اور صاحبین کے نزدیک محمل فرض اور نفل دونون کو ہے ع وَعَنْ مَیْمُوْنَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّھَا اَعْتَقَتْ وَلِیْدَۃً فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَیْتِھَا اَخْوَالَکِ کَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِکِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام المؤمنین میمونہ بیٹی حارث کی سے یہ کہ اُنھون نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پھر ذکر کیا میمونہ نے یہ روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے اگر دیتی تو یہ لونڈی اپنے ماموؤن کو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ وہ احتیاج رکھتے تھے خادم کی پس اُنکو دیتی تو صدقہ بھی ہوتا اور صلہ رحم بھی ع وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ جَارَیْنِ فَاِلٰی اَیِّھِمَا اُھْدِیْ قَالَ اِلٰی اَقْرَبِھِمَا مِنْکِ بَابًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اے رسول خدا کے تحقیق واسطے میرے ہین ہمسائے پس کسکو اُنمین سے تحفہ بھیجون یعنی پہلے یاد کہ کسکو بھیجون فرمایا طرف اسکے کہ بہت نزدیک ہو تجھے جسکا دروازہ اُنمین سے نقل کی یہ بخاری نے ف ایک

ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہو اور ایک کا دروازہ تو قریب دروازے والے کو مقدم رکھے اور حدیث میں حاضر نہیں ہے کہ اُسی کو دے دوسرے کو نہ دے بلکہ مراد یہ ہے کہ پہلے یا زیادہ اُسی کو بھیجے کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہے اُس سے اکثر اختلاط رہتا ہے اور اطلاع اُسکے حال کی بہت رہتی ہے پس اُس سے سلوک و محبت کرنی اولیٰ ہے ف ع **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَکْثِرْ مَاءَھَا وَتَعَاھَدْ جِیْرَانَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبسوقت پکاوے تو شوربا بیشتر کر بانی اُسکا اور خبر گیری کر ہمسایوں اپنے کی نقل کی یہ مسلم نے ف خیال لذت کا نکرے بلکہ بہت سا شوربا کرکے سالن میں دے ہمسایو کو دلانے ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ جُھْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ سے ابی ہریرہؓ کہ کہا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کونسا صدقہ بہت ثواب کہتا ہے فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والے کی اور پہلے دے اُسکو کہ لازم ہو تجھ پر نفقہ اُسکا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بہت کوشش کرنی کم مال والے کی یعنی افضل صدقہ وہ ہے کہ آدمی کم مال والا مشقت کھینچے اور جو کچھ استطاعت اُسکی دیوے اور اوپر حدیث میں گذرا تھا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہے تطبیق ان دونوں میں یہ ہے کہ فضیلتیں متفاوت ہے بسبب اشخاص اور قوت توکل اور ضعف یقین کے یعنی پہلی حدیث اُنکے حق میں ہے کہ جو توکل نہ رکھتے ہوں اور یہ اُنکے حق میں ہے کہ جو توکل و یقین کامل رکھتے ہوں اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ مقل کے یعنی کم مال والے کے غنی القلب یعنی دل غنی ہے تاکہ موافق ہو جاوے اُس حدیث کے افضل الصدقۃ ما کان عن ظھر غنی حاصل یہ کہ تصدق کرنا فقیر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہے تصدق کرنے مالدار کیسے اگرچہ بہت ہو ع **وعن** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَۃُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَۃٌ وَھِیَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَۃٌ وَصِلَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے سلیمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے یعنی ایک ثواب صدقہ ہی کا ہوتا ہے اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب کہتا ہے ایک صدقہ کا اور دوسرا سلوک کرنے ناتے دار کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِیْ دِیْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی نَفْسِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی وَلَدِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی اَھْلِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی خَادِمِکَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میرے پاس ایک دینار ہے یعنے اور چاہتا ہوں خرچ کرنا اُسکا فرمایا خرچ کر اُسکو اپنے اوپر کہا اُسنے میرے پاس ایک دینار اور ہے فرمایا خرچ کر اُسکو اپنی اولاد پر کہا اُسنے میرے پاس ایک دینار اور ہے فرمایا خرچ کر اُسکو اپنے اہل پر یعنے بی بی اور ماں باپ اور قرابتیوں پر کہا اُسنے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا خرچ کر اُسکو اپنے خادم پر کہا اُسنے میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا کہ تو داناتر ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف تو داناتر ہے یعنے اُسکے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہے جسکو مستحق جانے اُسکو دے ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِکٌ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِالَّذِیْ یَتْلُوْہُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَتِہٖ لَہٗ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰہِ فِیْھَا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ یُّسْاَلُ بِاللّٰہِ وَلَا یُعْطِیْ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں تمکو ساتھ بہترین آدمی کے وہ شخص کہ پکڑے ہوئے ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں یعنی سوار ہو کر مستعد جنگ کا ساتھ فوج کے کیا نہ خبر دوں تمکو ساتھ اُس شخص کے کہ قریب اُسکے مرتبے میں شخص کہ وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہے اپنی چند بکریوں میں ادا کرتا ہے حق اللہ کا اُنمیں یعنے جنگل میں جا رہا الگ ہو کر لوگوں سے اور بکریوں سے گذران اپنی کرتا ہے اور زکوٰۃ اُنکی ادا کرتا ہے کیا نہ خبر دوں تمکو ساتھ بدترین آدمیوں کے وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہے ساتھ قسم اللہ کے یعنی سائل سوا سوال مانگتا ہے اُس سے کہ دے مجکو تجھے خدا کی قسم

اور تین دیتا ساتھ اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **ف** ساتھ بہترین آدمی کے یعنی اچھے لوگونمیں سے ایک یہ بھی ہے یہ اسلیے کہا کہ غازی سب لوگونسے افضل نہیں ہے اور اسی طرح بدترین آدمیونسے بھی یہ مراد ہے کہ بُرے تین آدمی سے ایک بھی ہے **ع** **وَعَنْ** اُمِّ مُجَیْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ مَعْنَاہُ اور روایت ہے اُمِ مُجَیْد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھیر دو مانگنے والیکو اگرچہ ساتھ سُم جلے ہوئے کے ہو نقل کی یہ مالک اور نسائی نے اور نقل کی ترمذی اور ابوداؤد نے معنی اسکے **ف** یہ سبالغہ ہے ہیچ پھیرنے سائل کے ساتھ اونی اُس چیز کے کہ میسر ہو یعنی جو کچھ میسر ہو سائل کو دے بغیر دیئے نہ پھیرے پس حقیقت اس کلام کی نہیں مراد ہے اسلیے کہ بُھنا جلا ہوا قابل انتفاع کے نہیں **ع** **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْکُمْ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ وَمَنْ دَعَاکُمْ فَاَجِیْبُوْہُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَیْکُمْ مَعْرُوْفًا فَکَافِئُوْہُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُکَافِئُوْنَہٗ فَادْعُوْا اللّٰہَ حَتّٰی تَرَوْا اَنَّکُمْ قَدْ کَافَاْتُمُوْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو اُسکو اور جو کوئی مانگے ساتھ نام اللہ کے پس دو اُسکو اور جو شخص کہ بُلاوے تمکو یعنی کھانیکے لیے پس قبول کرو بُلانا اُسکا یعنی اگر کوئی مانع حسی یا شرعی نہو اور جو شخص کرے طرف تمہارے احسان یعنی قولی ہو یا فعلی پس بدلا دو اُسکو یعنی تم بھی احسان کرو اُسپر جیسا اُسنے کیا پس اگر نہ پاؤ مال کہ بدلا دو اُسکا پس دعا کرو واسطے حصر کے یہانتک کہ گمان کرو یہ کہ بدلا دیا تمنے اُسکا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** جو شخص پناہ مانگے آخر یعنی جو شخص پناہ مانگے تمسے اور طلب کرے تمسے دفع شر تمہارے کی یا شر غیر تمہارے کی اور وقت پناہ مانگنے کے کہے خدا کا واسطہ دیتا ہوں تمکو یہ کہ دفع کر مجھسے شر اُس قبول کرو کہنا اُسکا اور دفع کرو اُس شر واسطے تعظیم نام خدا تعالے کے اور احتمال ہے کہ حرف ب صلہ استعاذ کا ہے یعنی جو کوئی پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پیش تعرض کرو اُس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اُس سے اور یہانتک گمان کرو آخر یعنی مکرر کرو دعا یہانتک کہ گمان کرو تم کہ ادا کیا حق اُسکا اور ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اُسکے احسان پس کہا اُسنے احسان کرنیوالیکو جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا پس تحقیق مبالغہ کیا ثنا میں پس دلالت کرتی ہے یہ حدیث پر کہ جسنے کہا کسی کو جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا ایکبار ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہوا اسلیے کہ اسکے کہنے میں گویا اسنے اپنے نفس کو عاجز جانا بدلا اُسکا نے میں اور سپرد کیا حق سبحانہ کو پس اسکا ایکبار کہنا بہتر ہے مکرر دعا کرنیکے ہوا اور عادت تھی اماں المؤمنین عائشہؓ کی کہ جب دعا کرتا اُنکے لیے سائل تو وہ بھی اُسی طرح دعا کرتیں اُسکے لیے پھر دیتیں اُسکو مال پس لوگون نے سبب سکا پوچھا فرمایا کہ اگر نہ دعا کرو تمیں اُسکے لیے تو البتہ ہو جی اُسکا مجھپر بسبب دعا کے میرے لیے زیادہ حق میرے سے اُسپر بسبب صدقہ کے پس دعا کرتی ہوں اُسکے لیے جیسیکہ وہ دعا کرتا ہے میرے لیے تا کہ بدلا اُسکا تمیں دعا اُسکی کا ساتھ دعا اپنی کے اور خالص ہو صدقہ **ع** **وَعَنْ** جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْاَلِ الرَّجُلَ اِلَّا تَجْتَدِیَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی جاوے ساتھ ذات اللہ کے مگر بہشت نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی نہ مانگو لوگونسے کوئی چیز بواسطہ ذات خدا کے یعنی نہ کہو کہ دے تجکو کوئی چیز بواسطے ذات خدا کے یا واسطے اللہ کے اسلیے کہ نام اللہ تعالی کا بہت بڑا ہے اس سے کہ مانگی جاوے ساتھ اُسکے متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھ اُسکے جنت کو یا اللہ مانگتے ہیں ہم تجھسے بواسطہ ذات کریم تیرے کہ یہ کہ داخل کرے تو ہمکو جنت میں **ع** **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍؓ قَالَ کَانَ اَبُوْطَلْحَۃَ اَکْثَرَ اَنْصَارِیٍّ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ بَیْرُحَاءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَۃَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِیْھَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْطَلْحَۃَ

ل ہیرا ہے مالدار ہونا

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالیٰ یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون و ان احب مالی الی بیرحاء وانہا صدقۃ للہ تعالیٰ ارجو برہا وذخرہا عند اللہ فضعہا یا رسول اللہ حیث اراک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ بخ ذلک مال رابح وقد سمعت ما قلت وانی اری ان تجعلہا فی الاقربین فقال ابو طلحۃ افعل یا رسول اللہ فقسمہا ابو طلحۃ فی اقاربہ وبنی عمہ متفق علیہ روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ابوطلحہ بہت مالدار مدینہ کے انصار مین قسم کھجورون کے اور تھا بہت محبوب یا لون اُنکے یہ جاکہ نام اُنکے باغ کا تھا اور تھا وہ سامنے مسجد کے یعنی مسجد نبوی کے اور تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے اُسمین اور پیتے پانی اُسمین کا کہ اچھا تھا یعنی شیرین یا حلال بلاشبہہ کہا انس نے پس جب اُتری یہ آیت ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یعنی جنت کو یہانتک کہ خرچ کرو اُس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو کہڑے ہوئے ابوطلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اُس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور تحقیق بہت محبوب ہے مجھکو مال میرے طرف میرے بیرحاء ہے اور تحقیق وہ صدقہ ہے واسطے اللہ کے امید رکھتا ہون نیکی اُسکی کی یعنی بموجب آیت کریمہ کے اور امیدوار ہون ذخیرہ رکھنے اُسکے کا نزدیک اللہ کے پس رکھوا سکو لے رسول خدا کے جہان دکھلاوے تمکو اللہ یعنی آپ جس جگہ مناسب جانیے خرچ فرمائیے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شاباش شاباش یہ یعنی بیرحاء مال ہے نفع دینے والا اور تحقیق سُنا مین نے جو کہا تو نے اور تحقیق مین مناسب جانتا ہون یہ کہ تقسیم کردے اسکو اپنے قرابتیون یعنی محتاج قرابتیون کو تا ثواب صدقہ کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابوطلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ یعنے جو فرمایا آپ نے پھر تقسیم کیا اُس باغ کو ابوطلحہ نے اپنے قرابتیون اور چچا کے بنیون مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** بنی عم بیان ہے اقارب کا یا اقارب سے سوا اُنکے اور ناتے دار مراد ہون پ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقۃ ان تشبع کبدا جایعا رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا یہ ہے کہ پیٹ بھرے ایک جگہ بھوکے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی جو چیز کہ جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور موذی کہ جنکے لیے حکم مارنیکا ہے یعنی سانپ وغیرہ مستثنیٰ ہین یعنی کھلانا اُنکا اچھا نہین پ ع **باب ف** عادت ہے مؤلف کی کہ ہین نزدیک باب ہی ذکر کرتا ہے بغیر ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہے اُسمین حدیثین متممات اور ملحقات پہلے باب کی چنانچہ یہ باب بھی ایسا ہی ہے اور بعضے نسخہ مین یون ہے باب ما یجب ان تنفقہ المرأۃ من مال زوجہا یعنے اس باب مین بیان ہے اُس چیز کا کہ خرچ کرے عورت اپنے خاوند کے مال مین سے پ ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت المرأۃ من طعام بیتہا غیر مفسدۃ کان لہا اجرہا بما انفقت ولزوجہا اجرہ بما کسب ولخازنہ مثل ذلک لا ینقص بعضہم اجر بعض شیئا متفق علیہ، روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرتی ہے عورت اپنے گھر کے طعام مین سے اُس حال مین کہ نہ اسراف کرنیوالی ہو موتا ہے واسطے اُسکے ثواب اُسکا بسبب خرچ کرنے اُسکے کے اور ہوگا اُسکے خاوند کو ثواب اُسکا بسبب کمانے اُسمال کے اور واسطے داروغہ کے مانند اُسی کے یعنے کھانا جسکے حوالے ہے اُسکو بھی ثواب بسبب خرچ کرنیکے ایسا ہی ہوتا ہے جیسے سیان بیوی کو نہین کم کرتے بعضون اُنکے ثواب بعض کے کو کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ معمول ہے اسپر کہ خاوند نے اذن دیدیا ہو بیوی کو تصدق کرنیکا صریحًا یا دلالۃً اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم جاری ہوا ہے اوپر عادت اہل حجاز کے کہ عادت اُنکی یہ ہے کہ اپنی بیبیون اور خادمون کو اذن دیتے ہین یہ کہ ضیافت کرین وہ مہمانون کی اور کھلاوین سائل و مساکین اور ہمسایہ کو پس رغبت دلائی حضرتؐ نے اپنی اُمت کو کہ یہ عادت نیک حاصل کرین پ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ کَسْبِ زَوْجِہَا مِنْ غَیْرِ اَمْرِہٖ فَلَہَا نِصْفُ اَجْرِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرتی ہے عورت کمائی یعنی مال خاوند اپنے کیسے بغیر حکم اُسکے کے پس واسطے اُسکے ہے آدھا ثواب اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بغیر اُسکے حکم کے مراد بغیر حکم اُسکے سے یہ ہے کہ خاص اُس صدقہ کا خاوند نے حکم نہیں کیا لیکن جانتی ہے رضا خاوند کی بالاجمال صریحًا یا دلالۃً یعنی تھوڑی چیز ہو کہ اُسکے دینے کو کوئی منع نہیں کرتا جیسے یہاں فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیتے ہیں ف ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے داروغہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوے اُس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتھ اُسکے یعنی صدقہ اور مانند اُسکے کے پوری بیرون نقصان کے خوشی دل اپنے کیسے پس دیوے اُس چیز کو طرف اُسکے کہ حکم کیا گیا ہے اُسکے لیے ساتھ اُسکے ایک ہے دو تصدق کرنیوالوں کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف امین چار شرطیں مذکور ہوئیں ایک تو حکم ہونا مالک کا اور دوسرے پورا دینا اور تیسرے خوشی سے دینا یہ اسلیے کہا کہ بعضے داروغہ اور خادم خوشی سے نہیں دیتے جو کہ مالک دلواتے ہیں اور چوتھے دینا اُسی کو کہ جسکے لیے حکم کیا گیا ہے نہ اور مسکین کو اور لفظ متصدقین ساتھ صیغہ تثنیہ کے ہے یعنی ایک مالک اور دوسرا یہ داروغہ یہ جو دو صدقہ کرنیوالے ہیں اُنمیں کا ایک یہ بھی ہے اور ایک نسخہ صحیحہ میں ساتھ صیغہ جمع کے ہے یعنی داروغہ بھی ایک تصدق کرنیوالوں میں سے ہے حاصل یہ کہ جو داروغہ مسلمان و امانت دار ہو کہ جو کچھ مالک دینے کا حکم کرتا ہے پورا دیتا ہو اور خوش ہو کر دیتا ہو اور دیتا ہو اُسکو کہ جسکے لیے مالک نے حکم کیا تو اُسکو بھی ثواب مانند ثواب مالک کے ہوتا ہے ع وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُہَا وَاَظُنُّہَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَہَلْ لَہَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْہَا قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق ماں میری ناگہان مرگئی اور گمان کرتا ہوں میں اُسکو کہ اگر بولتی کچھ بعد دیتی یا وصیت کرتی بعد دینے کی پس کیا ہے واسطے اُسکے ثواب اگر صدقہ دوں میں اُسکی طرف سے فرمایا ہاں ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہنچتا ہے اور اسی طرح دعا و استغفار سب کے لیے مفید ہے نزدیک اہل سنت و جماعت کا یہی ہے اور عبادات بدنیہ میں اختلاف ہے مانند نماز و تلاوت قرآن کے اور مختار یہ ہے کہ انکا بھی ثواب پہنچتا ہے اور امام عبد اللہ یافعیؒ نے لکھا ہے کہ شیخ بزرگ قدر عبد السلام کو بعد مرنیکے کسیکے خواب میں دیکھا کہ کہتے ہیں ہم دنیا میں حکم کرتے تھے ساتھ مُردہ کو پہنچنے ثواب تلاوت قرآن کے اور اس عالم میں برخلاف اُسکے پایا ہمنے ف

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہٖ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَۃٌ شَیْئًا مِنْ بَیْتِ زَوْجِہَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِہَا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِکَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبہ اپنے کے سال حجۃ الوداع کے میں کہ نہ خرچ کرے عورت کچھ گھر خاوند اپنے کیسے مگر ساتھ اذن خاوند اپنے کے یعنی اذن صریحًا ہو یا دلالۃً کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کرے طعام بھی فرمایا نفیس ترین ہے مالوں ہمارے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب ادنیٰ چیز طعام سے تصدق کرنی بغیر اذن خاوند کے نہ درست ہوا تو طعام تو افضل چیز ہے یہ کاہے کو درست ہوگا اور ظاہر میں اس حدیث میں اور اوپر کی بعضی حدیثوں میں تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن فائدہ تو جو کوئی دیکھیگا تو کچھ تعارض و شبہہ باقی نہ رہیگا اسلیے کہ اُسنے تطبیق معلوم ہو جائیگی ع وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَایَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَاَۃٌ جَلِیْلَۃٌ کَاَنَّہَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا کُلٌّ عَلٰی اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا یَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِہِمْ قَالَ الرُّطَبُ تَاْکُلْنَہٗ وَتُہْدِیْنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے سعد سے کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی یعنی عہد لیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کے عورتونسے تو کھڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قدیا دراز قد گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتونسے تھی پس کہا اے نبی اللہ کے تحقیق ہم بھاری ہین اپنے باپون پر اور اپنے بیٹون پر اور اپنے خاوند و پیرون کیا حلال ہے ہمارے لیے مالون انکے یعنی بغیر انکے حکم کے فرمایا نہ مارو مال کھاؤ تم اسکو اور بطریق تحفہ کے بھیجو اسکو قتل کی یا بو داؤد نے

ف مراد تازے مال سے یہ ہے کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے شوربا اور دودھ اور مانند انکے کے اور بعضے میوے کہ جلدی بگڑ جاتے ہین پس ایسی چیز نمین حاجت اذن کی نہین اسلیے کہ عرف و عادت جاری ہے کہ لوگ ایسی چیزونکے خرچ کرنیکو منع نہین کرتے پس اذن دلالۃً حاصل ہے بخلاف خشک چیز کے کہ اسمین اذن رضا ضرور چاہیے

ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمیر مولی ابی اللحم قال امرنی مولای ان اقدد لحما فجاءنی مسکین فاطعمتہ منہ فعلم بذلک مولای فضربنی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فدعاہ فقال لم ضربتہ قال یطعم طعامی بغیر اذنی امرہ فقال الاجر بیننا وفی روایۃ قال کنت مملوکا فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتصدق من مال مولای بشیء قال نعم والاجر بیننا صفان رواہ مسلم روایت ہے عمیر غلام آزاد ابی اللحم کیسے کہ کہا حکم کیا مجکو صاحب میرے نے کہ چیرونمین گوشت کو یعنی سکھانیکے لیے پس آیا میرے پاس ایک مسکین پس کھلایا مینے اسکو اسمین سے پس جانا یا صاحب میرے نے پس مارا مجکو پھر آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا مین نے یہ روبرو حضرتؐ کے پس بلایا حضرتؐ نے صاحب میرے کو پھر فرمایا کیون مارا تو نے اسکو کہا دیتا ہے طعام میرا بدون حکم میرے کے فرمایا ثواب درمیان تم دونونکے ہے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عمیر نے تھا مین غلام کسی کا پس پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنے کیسے کچھ یعنی چیز قلیل یا وہ چیز کہ اذن ہے اسمین عادۃً فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونون کے ہے آدھون آدھ نقل کی مسلم نے

ف ثواب درمیان تم دونون کے یعنی اگر امر کرتا تو دینے کے یعنی اگر امر کرتا تو دینے کا یا راضی ہوتا اور کہا طیبی نے کہ مقصود حضرتؐ کا یہ نہین تھا کہ غلام کو حق تصرف ہے ملک مولی مین علی الاطلاق بلکہ کروہ جانا حضرتؐ نے مارنا غلام کو ایسے امر پر کہ مولی کے حق مین اچھا تھا پس رغبت دلائی مولی کو اوپر کہ غنیمت جانے ثواب کو اور درگذر کرے اسسے غرضکہ تعلیم اور رہنمائی تھی ابی اللحم کے لیے نہ تقریر یعنے جائز رکھنا فعل غلام کا

ع **باب من لا یحل لہ الصدقۃ** باب بیان اس شخص کے کہ نہ لیوے صدقے دیے ہوئے اپنے کو یعنی نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً

الفصل الاول فصل پہلی **عن** عمر بن الخطاب قال حملت علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان اشتریہ وظننت انہ یبیعہ برخص فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تشترہ ولا تعد فی صدقتک وان اعطاکہ بدرہم فان العائد فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ وفی روایۃ لا تعد فی صدقتک فان العائد فی صدقتہ کالعائد فی قیئہ متفق علیہ

روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہا سوار کیا مینے کسی کو گھوڑے پر راہ خدا مین یعنی ایک غازی پاس گھوڑا نہ تھا مین نے اسکو گھوڑا دیا پس ضائع کیا اسنے کہ تھا گھوڑا اُس پاس یعنی بسبب لاپروائی کے دُبلا کر دیا پس چاہا مینے یہ کہ مول لونمین اسکو اور گمان کیا مینے یہ کہ بیچیگا وہ اسکو سستا پھر پوچھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید کر اسکو اور نہ عود کر اپنے صدقہ مین اگرچہ دیوے تجکو وہ بدلے ایک درہم کے یعنی یہ عود صورۃً ہے ورنہ حقیقۃً اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنے صدقہ مین مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہے اپنی قے کو اور ایک روایت مین ہے کہ نہ رجوع کر اپنے صدقہ مین یعنی اگرچہ صورت مین ہو اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنے صدقہ مین مانند چاٹنے والیکے ہے اپنی قے کو متفق علیہ

ف بیچیگا اسکو سستا یعنی بسبب بیخبری کے یا اسلیے کہ مین محسن اسکا تھا اور نہ خرید کر یہ نہی تنزیہی ہے کہا ابن ملک نے گے مین بعضے عالم طرف اسکے کہ صدقہ دینے والیکو خریدنا اپنے صدقے کا حرام ہے بموجب ظاہر اس حدیث کے اور اکثر علما کہتے ہین کہ یہ کروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ اسمین قبح لغیرہ ہے وہ یہ ہے کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہے وہ اکثر

سستے مول کو بیچتا ہے صدقہ دینے والیکے ہاتھ بسبب پہلے احسان اُسکے کے پس ہوجاتا ہے مانند عود کر نیوالیکے اپنے صدقہ مین بیع اُسقدار کے
کہ رعایت کیا گیا بیع **وعن** بریدۃ قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتتہ امراۃ فقالت یا رسول اللہ انی
تصدقت علی امی بجاریۃ وانہا ماتت قال وجب اجرک وردہا علیک المیراث قالت یا رسول اللہ انہ کان علیہا صوم
شہر افاصوم عنہا قال صومی عنہا قالت انہا لم تحج قط افاحج عنہا قال نعم حجی عنہا رواہ مسلم اور روایت ہے بریدہ سے
کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی اُنکے پاس ایک عورت پھر کہا اے رسول خدا کے تحقیق تصدق کی تھی مینے اپنی ماں کو ایک
لونڈی اور تحقیق ماں مرگئی یعنی پس آیا یا نہین اُسکو اور عود کریگی میری ملک مین یا نہین فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا یعنی بسبب تصدق کرنیکے اور
پھیر دیا لونڈی کو تجھپر میراث نے کہا عورت نے اے رسول اللہ کے تحقیق تھے ماں پر روزے مہینہ بھر کے کیا روزے رکھوین اُسکی طرف سے یعنی حقیقۃً یا حکماً فرمایا
کہ روزے رکھ اُسکی طرف سے کہا اُس عورت نے کہ تحقیق ماں میری نے نہین حج کیا کبھی کیا حج کرونین اُسکی طرف سے فرمایا کہ ہان حج کر اُسکی
طرف سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پھیر دیا میراث نے یہ بنسبت مجاز ہے یعنی پھیرا اُسکو اللہ نے تجھپر بسبب میراث کے اور ہوئی لونڈی ملک تیری
بسبب ارث کے اور آئی تیرے پاس ساتھ وجہ حلال کے حاصل یہ کہ صدقہ مین عود کرنا جو منع ہے یہ اُس قبیلہ سے نہین ہے اسلیے کہ یہ امر اختیاری نہین ہے
اور روزے رکھ یعنی حکماً کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا ہے مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ روزہ رکھنا کسی کی طرف سے کسی کو درست نہین بلکہ وارث فدیہ دین
کہ بیان اسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضاء روزونکے مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ عبادت کئی قسم ہے ایک تو نری مالی جیسے
زکوۃ اور دوسری نری بدنی جیسے نماز اور تیسری مرکب مالی اور بدنی سے جیسے حج پس مالی مین نیابت جائز ہے حالت اختیار مین بھی اور ضرورت مین بھی
اسلیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہے سو حاصل ہے بسبب ادا کرنے نائب کے اور بدنی مین نیابت کسی حال مین جائز نہین اسلیے کہ مقصود شقت مین
ڈالنا نفس کا ہے اور وہ حاصل نہین ہوتا نائب کے کرنیسے اور مرکب مین جائز ہے وقت عجز کے نہ حالت قدرت مین اور حج نفل مین جائز ہے نائب کرنا
حالت قدرت مین بھی اسلیے کہ باب نفل کا وسیع تر ہے اور ہان حج کر یعنی برابر ہے کہ واجب ہوا تھا اُسپر یا نہین وصیت کی تھی اُسکو یا نہین وارث کو
درست ہے کہ مورث کی طرف سے حج کروا دے یا آپ کرے بغیر اذن اُسکے کے اور غیر کو اذن شرط ہے واللہ اعلم تمام ہوئی کتاب الزکوۃ ساتھ مدد و توفیق اللہ تعالی
کے اب آگے اسکے ہے کتاب الصوم ان شاء اللہ تعالی **ع** **کتاب الصوم** کتاب ہے بیچ بیان روزے کے **ف** صوم کے معنی لغت مین ہین مطلق
بند رہنے کے اور شرع مین معنی اسکے ہین بند رہنا کھانے پینے اور جماع کرنیسے اور داخل کرنے کسی چیز کیلیے اندر کے کہ اُسکو حکم آنیکا نہ رکانا فجر سے غروب تک
ساتھ نیت کے اور روزہ رکھنے والا اہل بھی ہو یعنی مسلمان بھی ہو اور پاک بھی ہو حیض و نفاس سے اور روزے رمضان کا تیسرا رکن ہے اسلام کا مقرر کیا
اسکو اللہ تعالی نے بڑے بڑے فائدون کے لیے سب مین بڑے فائدے اسکے دو ہین ایک تو یہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہے نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہے
تیزی اُسکی اور سب اعضا آنکھ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہوجاتے ہین بسبب اسکے پس خواہش گناہ کی کم ہوتی ہے چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہے
کہ جب بھوکا ہوتا ہے نفس سیر ہوتے ہین تمام اعضا یعنی رغبت نہین کرتے مناسب اپنے کی اور جب سیر ہوتا ہے نفس بھوکے ہوتے ہین سب اعضا یعنے
رغبت کرتے ہین مناسب اپنے کی اور مناسب سے مراد وہ چیز ہے کہ عضو اُسکے لیے پیدا ہوا ہے مثلاً آنکھ دیکھنے کے لیے پیدا ہوئی ہے پس حالت بھوک
مین کسی چیز کے دیکھنے کی رغبت نہین ہوتی اور پیٹ بھرے پر ہوتی ہے اسی طرح باقی کو سمجھ لے اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے دل صاف ہوجاتا ہے
کہ ورنہ تو اسلیے کہ کدورت دل کی بسبب فضول زبان اور آنکھ اور اور اعضا کے ہوتی ہے یعنی کلام زائد حاجت سے کرنا اور دیکھنا بلا ضرورت
اور اور اعضا سے کام زیادہ حاجت سے کرنے اور روزہ داران چیزونسے امن مین ہوتے ہین اور بسبب صفائی دل کے اچھے کام کرتے ہین اور درجات

عالی حاصل ہوتے ہین اور اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ یہ سبب رحم کا ہوتا ہے مساکین پر اسلیے کہ بعضل اوقات جو شخ بھوک کا چمکتا ہے تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہے پس اور کو بھوکا دیکھتا ہے تو رحم کرتا ہے اور اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ موافقت کرتا ہے فقرا کی اٹھاتا ہے کبھی وہ چیز کہ اٹھاتے ہین وہ اور اس سے بلند ہوتا ہے مرتبہ اسکا نزدیک اللہ تعالی کے جیسیکہ منقول ہے بشر حافیؒ سے کہ ایک شخص انکے پاس گیا جاڑے مین پس پایا انکو کہ بیٹھے ہوئے کاٹتے تھے اور کپڑے انکے لٹکتے تھے سنہ پایہ پر پس کہا انکو کہ ایسے وقت مین کپڑے اتارے تھے کہا اے بھائی فقرا بست ہین اور مجکو طاقت نہین کہ خبر گیری انکی کرون کپڑونکی طرف سے پس موافقت کرتا ہون انکی ساتھ اٹھانے تکلیف جاڑے کے جیسیکہ وہ اٹھاتے ہین انتی اور اسی لیے تھے کہتے بعضے اولیاے عارفین وقت کھانے ہر نوالیکے اللھم لا تؤاخذنی بحق الجائعین یعنے یا اللہ نہ مواخذہ کر مجھسے ساتھ حق بھوکونکے اور حضرت یوسف علیہ السلام نہین سیر ہوتے تھے طعام سے سال قحط مین باوجود کثرت غلے کے کہ انکے پاس تھا تاکہ نہ بھول جاوین بھوکو نکو اور شاید ہون ساتھ انکے تکلیف اٹھانے مین پھر ہوئی فرضیت رمضانکی دس روز بعد تحویل قبلہ کے شعبانکے مہینے مین کہ اٹھارواں مہینا تھا ہجرت سے اور بعضونے کہا ہے کہ نہین فرض تھا پہلے اسکے کوئی روزہ اور بعضونے کہا کہ تھا پھر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضونے کہا کہ عاشورا کیا تھا اور بعضونے کہا ایام بیض کے اور اختلاف کیا ہے علمانے کہ نماز افضل ہے یا روزہ مشہور جمہور کے نزدیک ہے کہ نماز افضل ہے سب اعمال سے اور بعضونے کہا روزہ افضل ہے اور منکر فرضیت روزۂ رمضانکے کافر ہوتا ہے اور تارک اسکا اشد گنہگار چنانچہ درمختار کے باب الصوم مین لکھا ہے وَلَوْ اَكَلَ عَامِدًا شَهْرًا بِلَا عُذْرٍ يُقْتَلُ یعنی جو شخص کھاوے رمضانمین قصداً بلا عذر علی الاعلان بے باکانہ قتل کیا جاوے ف ع ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فضل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِیْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَفِیْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہے رمضان کھولے جاتے ہین دروازے آسمانکے اور ایک روایت مین ہے کہ کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخکے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین اور ایک روایت مین ہے کھولے جاتے ہین دروازے رحمت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کھولے جاتے ہین دروازے آسمانکے یہ کنایہ ہے اس سے کہ پے در پے رحمت نازل ہوتی ہے اور چڑھتے ہین اعمال بغیر مانع کے اور دعا قبول ہوتی ہے اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے یہ کنایہ ہے اس سے کہ توفیق ہوتی ہے نیکا مونکی کہ باعث دخول جنت کے ہین اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے یہ کنایہ اسسے ہے کہ باز رہتا ہے روزہ دار ایسے کامونسے کہ باعث داخل ہونے دوزخکے ہون اسلیے کہ روزہ دار اجتناب کبائر سے اور بچتے جاتے ہین اسکے صغیرہ گناہ بسبب کثت روزے کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین یعنی زنجیرون مین باندھے جاتے ہین سرکش شیاطین مومنین کے اور بعضونے کہا کہ یہ کنایہ ہے اس سے کہ باز رہتے ہین شیاطین لوگونکے بہکانیسے اور لوگ سو سے انکے نہین قبول کرتے اسلیے کہ بسبب روزے کے جاتی رہتی ہے قوت حیوانیہ جو جڑ ہے غضب اور شہوت کی جو کہ باعث ہوتے ہین طرح طرح کے گناہونکے اور قوی ہوتی ہے قوت تقلیہ جو باعث ہوتی ہے طاعات کی جیسیکہ دیکھا ہی جاتا ہے کہ رمضانمین بہ نسبت اور مہینونکے گناہ کم ہوتے ہین اور عبادت بہت ہوتی ہے اور جملہ فتحت ابواب الرحمۃ کہ ایک روایت مین آیا ہے بدلے فتحت ابواب السماء کے ہے اور باقی حدیث وہی ہے جو کہ مذکور ہوئی ف ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِّنْهَا بَابٌ يُسَمّٰى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین آٹھ دروازے ہین انمین سے ایک دروازہ ہے کہ نام رکھا گیا ہے اسکا ریان نہ داخل ہونگے اسمین مگر روزہ دار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ریان کے معنی ہین سیراب کے اور بیان اسکا باب فضل الصدقہ مین تفصیل کیا گیا ہے جو چاہے اسنے دیکھ لے ف ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا رمضان کا ایمانسے یعنی سچ جانتا ہو شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ لوگونکے ڈرسے اور نہ سنانے دکھانیکے لیے رکھا بخشے جاوینگے اُسکے لیے جو کہ پہلے کیے گناہ ہونسے اور جو کوئی کھڑا ہو رمضان مین ایمانسے اور واسطے طلب ثواب کے معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہین گناہ ہونسے اور جو کوئی کھڑا ہوا شب قدر کو ایمانسے یعنی ایمان رکھتا ہوا سکے ہونے پر اور واسطے طلب ثواب کے بخشے جائینگے اُسکے لیے جو پہلے کیے گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف اور کھڑا ہوا رمضان مین یعنے رمضانکی راتونمین تراویح پڑھے اور تلاوت قرآن کرے اور ذکر کرے اور طواف اور عمرہ کرے اور مانند انیکے اور عبادتین کرے اور کھڑا ہو شب قدر کو خواہ جانا اُسکو یا نہ جانا اور بخشے جائینگے آخر کہا نووی نے کہ مکفرات یعنی اعمال گناہ جھاڑنیوالے گناہون صغائر کو مٹا ڈالتے ہین اور کبائر کو ہلکا کردیتے ہین اور اگر گناہ اُسکے ذمہ نہین ہوتے تو بسبب مکفرات کے بلند ہوتے ہین درجے جنتونمین بدیں

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضٰعَفُ حَسَنَةٌ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہے ثواب اُسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اُسیکے سات سو چند تک فرمایا اللہ تعالے نے مگر روزہ اسلیے کہ روزہ میرے ہی لیے ہے اور مین ہی جزا دونگا اُسکی یعنی اُسکی جزائین مین جانتا ہون آپ ہی دونگا نہ سونپونگا اُسکو طرف غیر اپنے کے چھوڑتا ہے خواہش اپنی اور کھانا اپنا میرے لیے یعنی بسبب امر میرے کے اور قصد رضا میری کے اور ثواب میرے کے لیے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک فطار اپنے کے اور ایک خوشی وقت ملاقات پروردگار اپنے کے یعنی بسبب پانے ثواب کے اور البتہ بو مخمور روزہ دار کی خوشتر ہے نزدیک اللہ کے بو مشک کی سے اور روزہ سپر ہے یعنی اسکے سبب سے بچتا ہے شر شیطان سے دنیا مین اور آگ دوزخ سے آخرت مین پس جب ہو دن روزے ایک تمھاریکا پس بات فحش کرے اور نہ آواز بلند کرے ساتھ بیہودگی کے پس اگر لڑے کسیکو کوئی یا ارادہ کرے لڑنے اُسکے کا پس چاہیے کہ کہے تحقیق مین شخص روزہ دار ہون نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک نیکی کی جو دس نیکیان لکھی جاتی ہین یا دونی درجے اور زیادہ کیجاتی ہے سات سو حصہ تک بسبب بہت ریاضت اور صدق نیت اور خلوص کے بلکہ بعضی جا اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے جیسا کہ آیا ہے کہ مکہ مین ایک نیکی کی لاکھ نیکیان لکھی جاتی ہین اور مگر روزہ یعنی ثواب اُسکا بے نہایت ہے کہ مقدار اُسکی کوئی نہین جانتا سوا اللہ تعالی کے ایسی فضیلت روزے کی دو سبب سے ہے ایک یہ کہ روزہ پوشیدہ ہوتا ہے لوگونسے بخلاف تمام عبادتونکے کہ وہ ایسی نہین ہوتین پس ہوتا ہے یہ خالص اللہ تعالی ہی کے لیے ریا کو اسمین دخل نہین چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے فَاِنَّهٗ لِیْ یعنی روزہ خاص میرے ہی لیے ہے اسلیے کہ روزے کے لیے صورت نہین ہے وجود مین بخلاف اور عبادات کے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ روزے مین نفس کشی ہے اور نقصان بدنکا ہے اور صبر کرنا پڑتا ہے بھوک و پیاس پر اور اور عبادات مین یہ باتین نہین چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے یَدَعُ شَهْوَتَهٗ یعنے چھوڑتا ہے اُن چیزونکو دل چاہتا ہے یعنی چیزین منع ہین روزے مین وہ چھوڑ دیتا ہے اور لفظ طعامہ کا بعد لفظ شہوتہ کے بہ تخصیص بعد تعمیم کے یا شہوت سے مراد جماع ہے اور طعام سے اور چیزین

روزہ توڑنے والین اور ایک خوشی نزدیک افطار کے سبب نکلنے کے عمدۂ حکم آلہی سے یا سبب نیز امنیت اور توفیق عبادت کے یا سبب بھکا نے اور پینے
کے حالت بھوک اور پیاس مین اور اخیر جملہ کے معنی یہ ہین کہ اگر کوئی روزہ دار کو بُرا کہے یا ارادہ لڑنیکا کرے تو وہ اُسکو بُرا نکہے اور نہ لڑے بلکہ کہے کہ مین
روزہ دار ہون یہ بات یا تو زبانسے کہے تاکہ باز رہے دشمن اسلیے کہ گو یا اُسنے کہا اُسکو کہ جب مین روزہ دار ہوا تو نہین جائز مجھے لڑنا تجھے پس نہین
لائق تجھے بھی لڑنا اسوقت اسلیے کہ یہ خلاف مروت کے ہے پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہ ہین کہ مین روزے سے ہون پس نہین لائق تجھے زبان درازی
یا دست درازی اسلیے کہ مین اسد تعالی کے ذمہ مین ہون یا بسبب اپنے دلمین کہ مین روزے سے ہون مجھے نہ چاہیے کہ بُرا کہون یا لڑون فوع ح
لفظ الا الصوم پر مولانا عبد العزیز نے لکھا ہے کہ کہا بعضے شارحون نے کہ ہم جانتے نہین کہ یہ خصوصیت روزے کی کس سبب سے ہے لیکن واجب ہے ہمپر
تصدیق کرنی اسکی اور بعضون نے کہا کہ عرب روزہ رکھنے مین اللہ کا شریک کسی کو نہین کرتے تھے یعنی جیسے سجدہ وغیرہ اور کے لیے کرتے ہین ویسے
روزہ کسی کا نہین رکھتے تھے سو اسد تعالے کے اور حق یہ ہے کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہا چھوڑتا ہے تو ایک طرح کی پاکی حاصل کرتا ہے پس شیاطین
بتحقیق ہوتا ہے ساتھ خلق باری تعالی کے یعنی جیسے باری تعالی منزہ ہے کھانے پینے سے ویسے ہی یہ بھی اپنے کو منزہ کرتا ہے کھانے پینے سے دیکھو کہ
اس سبب سے یہ خصوصیت ہے اسکی انتہی ۱۲ اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسی کا نہین رکھتے تھے اور یہانکے بعضے لوگون نے اُنسے بھی
بڑھکر قدم رکھا ہے شرک کرنے مین کہ بعضے بزرگون کے روزے بھی رکھتے ہین بچاوے اسد تعالی ہم سب کو اس بلا سے ۱۲ مؤلف **الفصل الثانی**

فصل دوسری **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلۃ من شھر رمضان صفدت الشیاطین ومردۃ الجن
وغلقت ابواب النار فلم یفتح منھا باب وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منھا باب وینادی منادٍ یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر
ولله عتقاء من النار وذلک کل لیلۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ ورواہ احمد عن رجل وقال الترمذی ھذا حدیث غریب

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہے پہلی رات مہینے رمضان کی سے قید کیے جاتے ہین شیطان اور سرکش جون کے
اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے پس نہین کھولا جاتا ہے اُسسے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پس نہین بند کیا جاتا اُنسے
کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنیوالا طلب کرنیوالے خیر کے یعنی عمل ورثواب کے متوجہ ہو یعنی اللہ کیطرف اور لے ارادہ کرنیوالے بُرائی کے
بند رہ بُرائی سے اور واسطے اللہ کے ہین آزاد کیے ہوئے آگ سے یعنی اسد تعالے آزاد کرتا ہے بہت بندونکو آگ سے بحرمت اس مہینہ مبارک کے
پس شاید کہ تو بھی ہوا نمین سے اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے یعنی رمضان کی شبونمین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد نے ایک شخص سے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** شیطانونکو قید کرتے ہین اسلیے کہ وہ وسوسہ ڈالین روزہ دارونکے دلونمین اور نشانی اسکی یہ ہے کہ اکثر
گرفتار گناہ ان دنون مین پرہیز کرتے ہین گناہ سے اور رجوع کرتے ہین طرف اسد تعالی کے اور بعضونمین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے تو بسبب کسا
یہ ہے کہ وہ تاثیر ہے پہلے بہکانے شیاطین کی کہ بیٹھ رہی ہے اندر بُرے نفسونکے یعنی پہلے جو شیطان بہکاتا تھا نفس کو عادت اُسکی پڑ رہی ہے اُس سے
اب بھی کرتا ہے اور متوجہ ہو طرف اسد تعالی کے یعنی بہت کوشش کر اُسکی عبادت مین اسلیے کہ یہ وقت ایسا ہے کہ دیا جاویگا ثواب بہت تھوڑے
عمل پر اور بند رہ بُرائی سے یعنی باز آگناہ سے اور رجوع کر طرف اسد تعالی کے اسلیے کہ یہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہے ۱۲ **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم رمضان شھر مبارک فرض اللہ علیکم صیامہ تفتح
فیہ ابواب السماء وتغلق فیہ ابواب الجحیم وتغل فیہ مردۃ الشیاطین لله فیہ لیلۃ خیر من الف شھر من حرم
خیرھا فقد حرم رواہ احمد والنسائی

روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیے

اللہ تعالیٰ نے ہر روز اُسکے کھولے جاتے ہین اُسمین دروازے آسمانکے اور بند کیے جاتے ہین اُسمین دروازے دوزخ کے اور طوق پہنائے جاتے ہین اُسمین سرکش شیطانون کے واسطے اللہ کے اُسمین یعنی رمضانکی راتونمین یا عشرۂ اخیر رمضانمین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینون سے یعنے عمل کرنا اُسمین افضل ہے عمل کرنیسے ہزار مہینون مین کہ نہونمین لیلۃ القدر جوکوئی محروم رہا بھلائی اُسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف سرکش شیطانون کے سمجھا جاتا ہے اِس حدیث سے کہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگے یہ عجیب بیٹھے ہین دور ہوجاتا ہے بسبب اُسکے اشکال پہلا پس ہوگا عطف مرۃ کا شیطان پر پہلی حدیث مین عطف تفسیر بیان اور محروم رہا بھلائی اُسکی سے یعنی نہ توفیق ہوئی شب بیداری کی اگرچہ اول شب اور آخر ہی شب جاگتا اور بندگی کرتا اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ جسنے نماز پڑھی عشا اور صبح کی جماعت سے پس یا یا اُسنے حصہ بلیلۃ القدر سے اور محروم رہا ہر بھلائی سے اُسمین بڑا مبالغہ ہے اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سے ہے ۱۲ ف یہ جو ملا علی نے کہا کہ دور ہوجاتا ہے بسبب اُنکے پہلا اشکال مراد پہلے اشکال سے وہ ہے جو کہ اوپر کی حدیث کے فائدے مین گذرا کہ بعضونمین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے حاصل یہ کہ اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ شیطان جو قید ہوتے ہین تو پھر گناہ کیون ہوتے ہین ایک تو اسکا جواب اوپر کے فائدے مین لکھا گیا کہ وہ تاثیر پہلے بہکانے شیطانی ہے اور دوسرا جواب یہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے ہین اور ایسے ویسے چھٹے رہتے ہین وہ بہکاتے ہین لیکن فصل اول کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق شیاطین قید ہوتے ہین پس دوسرا جواب کچھ خوب نہوا ایک تقریر سے اُستاد کرم مولانا اسحٰق زادہ اللہ شرفہٗ نے بیان فرمائی کہ وہ اِن سے افضل ہے اُس اشکال مذکور نمین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہوتی ہے وہ یہ کہ سرکش شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہے اور مطلق شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے یعنی سرکش شیطان فاسقونکے بہکانیسے روکے جاتے ہین کہ وہ بہ نسبت اور ونونکے گناہ کم کرتے ہین اور ایسے ویسے خبیطان بہکاتے رہتے ہین اور مطلق شیاطین صلحا کے بہکانیسے روکے جاتے ہین کہ وہ کبیرہ گناہونسے باز رہتے ہین اور اگر کرتے بھی ہین بمقتضاے بشریت کے تو توبہ و استغفار کرتے ہین اور ایک جواب یہ ہے کہ بعضے گناہ بسبب بہکانے شیطانکے ہوتے ہین اور بعضے بمقتضاے نفس کے پس جو کہ شیطانکے بہکانیسے ہوتے ہین اُنسے لوگ محفوظ رہتے ہین اور جو کہ بمقتضاے نفس کے ہوتے ہین وہ اُن دونون مین بھی ہوتے ہین انتہی منہ مؤلف **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَيْ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کے کہیگا روزہ اے رب میرے تحقیق مینے منع کیا اسکو کھانیسے اور رغبت کی چیزونسے دنمین یعنی پانی اور جماع اور غیبت وغیرہا سے پس شفاعت قبول کر میری اسکے حق مین اور کہیگا قرآن باز رکھا تھا مینے اسکو نیند سے رات کو پس قبول کر شفاعت میری اسکے حق مین پس قبول کیجاویگی شفاعت انکی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف قرآن یعنی پڑھنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآنسے مراد تہجد اور قیام رات کا ہے اور شاید کہ رمضانکی شفاعت سے گناہ مٹائے جاوینگے اور قرآن کی شفاعت سے درجے اعلیٰ ملینگے ۱۲ ع

وعن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا داخل ہوا رمضان پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ مہینا آیا ہے تمپر اور اسمین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینونسے یعنی شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اُس سے یعنی خیر اُسکی سے کہ توفیق عبادت کی نہوئی اُسمین اور قیام بعض شب کا بھی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سے اور نہین محروم کیا جاتا خیر اُسکی سے مگر ہر بے نصیب

نفل کی یا ہن ماجہ نے ف آیا تمھارے پاس یعنی پس فضیلت جانو اسکے آنیکو دونون کو روزے رکھو اور قیام کرو راتون کو اور مگر ہر بے نصیب یعنی جو کہ بے نصیب سعادت سے ہے اور نہین ذوق ہے اُسکو عبادت مین وہی محروم رہتا ہے اس سے وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ آخرون شعبانکے یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا اسے لوگو تحقیق سایہ ڈالا تمپر مہینے بڑے نے یعنی قریب آیا مہینا رمضان کا مہینا ہے بابرکت مہینا ہے کہ اُسمین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینونسے یعنی لیلۃ القدر کیے اللہ تعالی نے روزے اُسکے فرض اور کیا قیام رات اُسکیکا نفل جو کوئی نزدیکی ڈھونڈھے اللہ کی اُسمین ساتھ کسی خصلت کے نیکی سے یعنے انواع نفل سے ہوتا ہے مانند اُسکے کہ ادا کیا فرض سوا رمضانکے یعنی نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہے جیسے فرض کا اور دونون مین اور جسنے ادا کیا فرض رمضانمین یعنی بدنی و یا مالی ہوتا ہے مانند اُسکے کہ ادا کیے ستر فرض سوا رمضانکے اور وہ مہینا صبر کا ہے اور صبر ثواب اُسکا بہشت ہے اور مہینا غمخواری کا ہے اور مہینا ہے کہ زیادہ کیا جاتا ہے اُسمین رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مومن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسنے افطار کروایا رمضان مین روزہ دار کو یعنی کسب حلال سے ہوتا ہے اُسکے لیے سبب بخشش کا واسطے گناہون اُسکے کے اور سبب آزادی ذات اُسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطے اُسکے ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اُسکے کہ کم ہو ثواب اُسکے سے کچھ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہین ہین سب ہمارے کہ پاوین اسقدر کہ افطار کروا وین ساتھ اُسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہے اللہ تعالی یہ ثواب اُس شخص کو کہ افطار کروے اور روزہ دار کو ساتھ ایک گھونٹ لسی کے یا ایک کھجور کے یا ایک گھونٹ پانی کے اور جو شخص کہ پیٹ بھر دیگا روزہ دار کا پلا دیگا اُسکو اللہ حوض میرے یعنی حوض کوثر سے پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنی بعد اُسکے یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ مہینا ہے کہ پہلے اُسکے رحمت ہے اور بیچ مین اُسکے بخشش ہے یعنی وہ زمانہ مغفرت کا ہے اور آخر اُسکے آزادی ہے آگ سے یعنی یہ تینون چیزین مومنون کی ہی لیے ہوتی ہین نہ کافرون کے لیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجھ لونڈی غلام سے مہینے رمضانکے مین بخشتا ہے اللہ تعالی واسطے اُسکے اور آزاد کرتا ہے اُسکو آگ سے ف اور کیا قیام رات اُسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری اُسکی واسطے تراویح پڑھنے اور مانند اُسکے کے سنت مؤکدہ پس جسنے کیا یہ پونچا ثواب عظیم کو اور جسنے ترک کیا اسکو محروم رہا خیر سے اور گرفتار ہوا اللہ تعالے کے عتاب مین اور ابوداؤد مین بیچ باب فضائل الواحد علی رویۃ ھلال رمضان کے آیا ہے فَأَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا وَإِنْ يَصُومُوا يَعْنِي إِذَا جَاءَتْ شَهَادَةُ الْوَاحِدِ عَلَى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ کے آیا ہے پس حکم کیا بلال رضی اللہ عنہ کو ندا کرنیکا پس ندا کی اُنھون نے لوگونمین یہ کہ قیام کرین یعنی تراویح پڑھین اور روزہ رکھین اور وہ مہینا صبر کا ہے کہ بند رہتا ہے آدمی کھانے پینے وغیرہ سے اور وہ مہینا غمخواری کا ہے کہ فقیرون اور بھوکونکی خبر گیری کرنی چاہیے اور یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہ معلوم ہی ہے کہ جنت مین پیاس نہین ہونے کی

جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ یعنی تحقیق تو نہیں پیاسا ہونیکا بہشت میں پس کو یا کہ فرمایا کہ پیاسا نہیں ہونیکا کبھی اور پہلے اُسکے رحمت ہے یعنی وقت اُترنے رحمت عام کا ہے اگر اُسکی رحمت نہو تو کوئی روزہ نرکھے اور نہ تراویح وغیرہ پڑھے اور رہا کا یوجہ یعنی کام کم کروایا اُس رحمہ کر کر بسبب روزہ دار ہونے اُسکے کے ع و عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَھْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ کُلَّ اَسِیْرٍ وَّاَعْطٰی کُلَّ سَائِلٍ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضان کا چھوڑ دیتے ہر قید کیو اور دیتے ہر مانگنے والے کو فک چھوڑ دیتے ہر قیدیکو یعنی جو کہ قید کیے جاتے تھے واسطے حق اللہ تعالیٰ کے یا واسطے حق بندو نکے بندو نکے حق کے لیے جو قید ہوتے اُنکے چھوڑنیسے مراد یہ ہے کہ اُنکو اُنسے کہکر چھوڑوا دیتے تھے اور احتمال یہ بھی ہے کہ جو قیدی کہ حضرت کے حق کے لیے ہوتے ہون اُن ہی کو چھوڑتے ہون اور دیتے ہر مانگنے والیکو حضرت سوائے رمضانکے بھی ہر سائل کو دیتے تھے پس یہان مراد یہ ہے کہ زیادہ عادت دیتے تھے ع و مولانا عبدالعزیز و عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلٰی حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا کَانَ اَوَّلُ یَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ ھَبَّتْ رِیْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ عَلَی الْحُوْرِ الْعِیْنِ فَیَقُلْنَ یَارَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِکَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِھِمْ اَعْیُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْیُنُھُمْ بِنَا رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہے واسطے آنے رمضانکے سر سال سے سال آیندہ تک کہا پس جسوقت کہ ہوتا ہے پہلا دن رمضان کا چلتی ہے باو نیچے عرش کے پتون بہشت کیسے اوپر سر حورعین کے پھرکتی ہین حورین لے رب ہمارے گردان ہمارے لیے اپنے بندو نسے خاوند ٹھنڈی ہون یعنی لذت اُٹھاوین بسبب اُنکے یعنی بسبب صحبت اُنکی کے آنکھین ہماری ٹھنڈی ہون آنکھین اُنکی بسبب ہمارے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین شعب الایمان میں ف سر سال سال آیندہ تک سر سال غرۂ محرم سے ہے اور بعید نہین ہے کہ سر سال غرۂ شوال سے ہو حاصل یہ کہ جنت تمام سال بناؤ کرتی رہتی ہے واسطے آنے رمضانکے اور واسطے اُس چیز کے کہ رمضانمین ہوتی ہے یعنی کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے درجات جنت مین اور اپنے بندو نسے یعنی جو کہ نیک ہین اور روزہ دارہین اور تراویح وغیرہ اُنکو پڑھتے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکھے ایک دن رمضانسے مگر دیکھاوے گی ایک زوجہ حورعین سے بیچ خیمہ موتی کے جیسے کہ بیان کیا اللہ تعالیٰ نے محورٌ مقصوراتٌ فی الخیام ع و عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یُغْفَرُ لِاُمَّتِہٖ فِیْ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَھِیَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰکِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرَہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بخشش کیجاتی ہے واسطے امت حضرت کے یعنی جو کہ روزہ دارہین بیچ آخر رات رمضانکے کہا گیا یارسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہے فرمایا نہین ولیکن کام کرنیوالا سو اسکے نہین کہ پوری دیا جاتا ہے مزدوری اپنی جسوقت کہ کر چکتا ہے کام اپنا نقل کی یہ احمد نے ف یعنی یہ مغفرت بسبب شب قدر کے نہین بلکہ بسبب فراغت پانیکے ہے کام سے کہ وہ رکھنا روزونکا ہے اور اوپر جو کہا یُغْفَرُ لِاُمَّتِہٖ تو حضرت نے جو لفظ فرمایا تھا اُسکے معنی ابوہریرہؓ نے بیان کیے نہ لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ یون ہے یُغْفَرُ لِاُمَّتِیْ ع ع **بَابُ رُؤْیَۃِ الْھِلَالِ** باب ہے بیچ بیان دیکھنے چاند کے یعنی پہلی رات کے چاند کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْھِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدِرُوْا لَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَۃً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّۃَ ثَلٰثِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھو یعنی بنیت رمضانکے تیسوین شعبانکو یہانتک کہ دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکھو اُسکو یعنی عید کے چاند کو پس اگر ڈھانکا جاوے چاند تم پر یعنی تیسوین شب کو بسبب ابر کے دھوئین کے یا غبار کے یا کسی اور سبب کے پس اندازہ کرو واسطے اُسکے

یعنی تیس دن پورے کرلو اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے مہینا ہوتا ہے کبھی اُنتیس رات کا پس روزہ رکھو یعنی بقصد رمضان کے یہانتک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پوری کرو گنتی تیس دن کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نہ روزہ رکھو یہانتک کہ دیکھو چاند اور نہ آخر یعنی دیکھو چاند یا ثابت ہو تمہارے نزدیک رویت چاند کی ساتھ گواہی کے کہ تفصیل اُسکی دوسری فصل میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور یہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہے اُنتیس رات کا میں رغبت دلائی اوپر تلاش کرنے چاند کے تیسویں شب کو ۹ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر ابر کیا جاوے تم پر پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گنتی شعبان کی تیس دن اور اسی طرح رمضان کے تیس دن پورے کرو ۹ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّیَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا اَوْ عَقَدَ الْاِبْهَامَ فِی الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا یَعْنِیْ تَمَامَ الثَّلٰثِیْنَ یَعْنِیْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہم یعنی عرب جماعت ہیں اُمی کہ حساب و کتاب نہیں جانتے ہیں مہینا ہوتا ہے ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھے کو تیسری بار میں یعنی دوبار تو دونوں ہاتھ کی انگلیاں بند کر کر کھولدیں اور تیسری بار میں نو انگلیاں کھولیں اور ایک انگوٹھا بند رکھا واسطے گنتی کرنے اُنتیس کے پھر فرمایا مہینا ہوتا ہے ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی اس تیسری دفعہ میں انگوٹھا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنے تیس کے جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس دن کا مراد یہ کہ ایک دفعہ اُنتیس کا ہوتا ہے اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف امی عرب کے اسلیے کہا کہ جیسیکہ بالکے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسے ہی رہتے تھے لکھتے پڑھتے نہیں تھے اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہے کہ اکثر اہل عرب ایسے ہی ہوتے تھے نہ سب یا مراد یہ ہے کہ جیسی طرح حساب و کتاب نہیں جانتے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ عمل کرنا قاعدہ و پنجوم کے ہمارا طریقہ نہیں ہے بلکہ علم ہمارا متعلق ہے ساتھ رویت چاند کے پس دیکھتے ہیں ہم اسکو اکیسا اُنتیس کا اور اکیسا تیس کا اور دونوں جملے کہ جنکے سر پر لفظ یعنی کا ہے کلام راوی کا ہے کہ ساتھ پہلے لفظ یعنی کے اشارہ اخیر کو بیان کیا پھر ساتھ دوسرے لفظ یعنی کے دونوں اشاروں کو کھولدیا ۹ع وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کے نہیں ناقص ہوتے رمضان اور ذی الحجہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رمضان کو عید باعتبار اسکے فرمایا کہ قریب ہے عید کے اور معنی حدیث کے یا تو یہ ہیں کہ ایک سال میں مہینا رمضان کا اور ذی الحجہ کا دونوں ناقص نہیں ہوتے ہیں یعنی اُنتیس اُنکے نہیں ہوتے یا یہ یعنی کہ حضرتؐ کے زمانہ میں ناقص نہیں ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہیں ہوتے اگرچہ گنتی میں ایک تیس کا ہو اور ایک اُنتیس کا یا دونوں اُنتیس کے ہوں ثواب پورے تیس کا ہوتا ہے ۹ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْ ذٰلِكَ الْیَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے رکھے ایک تمہارا رمضان سے روزہ ایکدن کا یا دو دن کا مگر یہ کہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادت روزہ رکھنے کی پس چاہیے کہ روزہ رکھے اُس دن کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے عادت اُسکی تھی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اسکو منع نہیں اُسدن روزہ رکھنا اور جسکو عادت نہ تو وہ نہ رکھے اور نہی آمین تنزیہی ہے اور منع اسلیے فرمایا کہ تا نفل اور فرض میں جاویں اور مشابہت ساتھ اہل کتاب کے نہو کہ وہ فرض روزے ساتھ اور بھی ملا لیتے ہیں اور کہا مظہر نے کہ مکروہ ہے روزہ آخر شعبان میں ایک روزہ یا دو روزے ۹ع ح ۹ یہ روزہ یوم الشک کا نہیں ہے بلکہ

مطلق ایک یا دو روزے آخر شعبان کیسے منع فرمایا سوائے روزے عادت کے پھر لانا **الفصل الثانی** دوسری فصل **عَنْ** سے **اَبِیْ هُرَیْرَةَ** حضرت ابی ہریرہ **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذرے آدھا مہینا شعبان کا پس نہ رکھو روزے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی سوائے روزے قضا کے یا اور واجب کے روزے نہ رکھے بعد گذرنے آدھے مہینے شعبان کے یہ نہی تنزیہی ہے واسطے شفقت امت کے تا ضعف نہ لاحق ہو اور بسبب ضعف کے روزے رمضان کے دشوار نہوں اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی اُسکے حق میں ہے کہ جو طاقت پے در پے روزے رکھنے کی نہ رکھے پس مستحب ہے اُسکو افطار کرنا جیسیکہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تا کہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکھتا ہو اوسکے لیے نہی نہین اِس لیے کہ ثابت ہوا ہے حضرتؐ سے کہ تمام مہینے شعبان کے مین روزے رکھتے تھے ۱۲ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ هٰذَا الشَّهْرَ شَعْبَانَ اَمْ رَمَضَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا روزہ رکھتا ہون مین اس مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی شعبان کے مہینے کے دن گنتے رہو تا کہ جانو آنا رمضان کا ۱۲ **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ روزے رکھتے ہون دو مہینے پے در پے مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ **ف** یعنی تمام مہینے شعبان کے مین بھی روزے رہتے اور مفصل معنی اِس حدیث کے باب صیام التطوع مین بیان ہون گے انشاء اللہ تعالی ۱۲ **وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِیْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ** اور روایت ہے عمار بن یاسرؓ سے کہ کہا جو شخص کہ روزہ رکھے اُسدن کہ شک کیا جاتا ہے اُسمین پس تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** شعبان کی تیسوین شب کو جو چاند بسبب بروغیرہ کے نہ معلوم ہو یا گواہی دے چاند دیکھنے کی ایک شخص پھر رد کی جاوے گواہی اُس شخص کی یا دو فاسق گواہی دین پھر رد کیجاوے گواہی اُنکی اُسکی صبح کو دن جو ہوا اُسکو دن شک کا کہتے ہین اسلیے کہ احتمال ہے کہ رمضان کا دن ہو وہ اور یہ بھی احتمال ہے کہ رمضان کا نہو اور اگر ابر نہوا اُسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہین پس دن شک کے روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور اور واجب کے مکروہ ہے اور اُسدن نفل روزہ رکھنے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر ایک شخص اول شعبان سے روزے رکھتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اُس روز آپڑا ہے کہ بیان اُسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہے اُسکو روزہ رکھنا اُسدن کا اور اسی طرح افضل ہے یہ روزہ یوم الشک کا اُسکے لیے کہ تین دن اخیر شعبان مین روزے رکھتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکھین اُسدن ساتھ نیت نفل کے اور عوام دوپہر تک انتظار کر کے افطار کرین ابن عمرؓ اور بہت صحابہؓ کا معمول تھا کہ جب انتیس روز شعبان کے گذرتے تو تلاش کرتے چاند کی اگر دیکھتے چاند یا خبر سنتے چاند کی روزہ رکھتے والا اگر مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سے افطار کرتے اور اگر صاف نہوتا روزہ رکھتے اور حمل کیا ہے اسکو علما نے روزے نفل پر اور حدیث عمار بن یاسرؓ کی مین جو منع ہے روزہ تو مراد اِس سے یہ ہے کہ ساتھ نیت رمضان یا اور واجب کے نرکھے والله اعلم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتے ہون نیت کرنی روزہ شک کے دن کی اور جو نہ جانتے ہون وہ عوام ہین اور نیت اُسکی اسطرح ہے کہ نیت کرے نفل کی وہ شخص کہ عادت رکھتا ہو اُسدن کے روزے کی اور نہ خیال آوے اُسکے دلمین یہ کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہ روزہ بھی رمضان کا ہے اور مکروہ ہے اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہ روزہ رمضان مین محسوب ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب مین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہونا تو یہ روزہ

رمضان کا ہوگا اور اگر یوں نیت کرے کہ کل اگر رمضان ہوا تو میں روزہ رمضان کا رکھونگا اور نہیں تو نہیں صحیح ہوگا یہ نفل ہوگا اور نہ رمضان کا اگرچہ ثابت ہوا کہ دن رمضان کا ہوتا ہے ۱۲ ش ۔ و فتاوی عالمگیری **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْہِلَالَ یَعْنِیْ ہِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنْ یَّصُوْمُوْا غَدًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق میں نے دیکھا چاند یعنی چاند رمضان کا پس فرمایا حضرتؐ نے کیا گواہی دیتا ہے تو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہاں فرمایا حضرتؐ نے کیا گواہی دیتا ہے تو یہ کہ محمد پیغمبر خدا کا ہے کہا کہ ہاں فرمایا حضرتؐ نے اے بلال پکار دے لوگوں میں کہ روزہ رکھیں کل کو نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فاسق ہونا اُسکا معلوم نہو مقبول ہے گواہی اُسکی رمضان کے چاند میں اور شرط نہیں لفظ شہادت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہے رمضان کے چاند میں چنانچہ مذہب حنفیہ میں صحیح ہے کہ ثابت ہوتا ہے چاند رمضان کا ساتھ خبر ایک شخص عادل کے عادل سے مراد پرہیزگار ہے اور مستور الحال سے وہ کہ جسکا حال سے کچھ معلوم نہو اور شرط نہیں لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اُس صورت میں ہے کہ ابر و غبار ہو اور عید کی چاند رات کو ابر ہو تو شرط ہے کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل حر گواہی دیں اور لفظ شہادت بھی شرط ہے اور اگر ابر و غبار نہو تو دونوں میں شرط ہے گواہی جماعت کثیر کی اور مراد کثیر سے اتنے لوگ ہیں کہ ساتھ خبر اُنکی کے ظن غالب حاصل ہو اور تحدید عدد کی مفوض ہے طرف رائے امام کے اور بعضوں کے نزدیک جماعت کثیر سے مراد ایک محلے کے لوگ ہیں اور ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ پچاس مرد ہوں ۱۲ ش **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ تَرَاءَی النَّاسُ الْہِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ رَاَیْتُہٗ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِیَامِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا جمع ہوئے لوگ چاند دیکھنے کے لیے پس خبر دی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکھا میں نے چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگوں کو ساتھ روزہ رکھنے کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ مُفَصَّلٌ بَسِیْطٌ

عَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا یَتَحَفَّظُ مِنْ غَیْرِہٖ ثُمَّ یَصُوْمُ لِرُؤْیَۃِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْہِ عَدَّ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ صَامَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت گنتے رہتے دن مہینے شعبان کے اُسقدر کہ نہ گنتے سوائے شعبان کے پھر روزہ رکھتے وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاتا اُوپر گنتے تیس دن پھر روزہ رکھتے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** شعبان کے ایام بہت گنتے رہتے اسلیے کہ رمضان کے چاند میں غلطی نہ پڑے اور اور مہینوں کے نفلوں کی اتنی محافظت نہ کرتے اسلیے کہ اور مہینوں سے کوئی امر شرعی متعلق نہیں مگر حج کے مہینے سے البتہ ہے سو وہ نادر ہے نہیں محتاج ہوتا طرف اُسکے ہر کوئی ہر سال ۱۲ ش **وَعَنْ** اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَۃِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَۃَ تَرَاءَیْنَا الْہِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ ہُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ ہُوَ ابْنُ لَیْلَتَیْنِ فَلَقِیْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا اِنَّا رَاَیْنَا الْہِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ ہُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ ہُوَ ابْنُ لَیْلَتَیْنِ فَقَالَ اَیَّ لَیْلَۃٍ رَاَیْتُمُوْہُ قُلْنَا لَیْلَۃَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَدَّہُ لِلرُّؤْیَۃِ فَہُوَ لِلَیْلَۃِ رَاَیْتُمُوْہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ اَہْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ یَسْاَلُہٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَمَدَّہٗ لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی البختری سے کہ کہا نکلے ہم یعنی اپنے شہر سے کہ وہ تھا عمرہ کرنیکے لیے

پس جبکہ اُترے ہم بطن نخلہ مین کہ نام ایک مکان کا ہے درمیان مکہ اور طائف کے جمع ہوئے ہم چاند دیکھنے کے لیے پس کہا بعضی قوم نے کہ وہ تیسری شب کا ہے اور کہا بعضی قوم نے کہ وہ دوسری شب کا پھر ملاقات کی ہمنے ابن عباسؓ سے پس کہا ہمنے تحقیق دیکھا ہمنے چاند پس کہا بعضون نے تیسری شب کا ہے اور کہا بعضون نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباسؓ نے کس رات دیکھا تمنے اُسکو کہا ہمنے دیکھا ہمنے رات ایسی اور ایسی کو یعنی قلائی شب کو بتایا اُسکو کہ دیکھا تھا جسمین مثلاً پنیر کی شب مین یا خنگل کی شب مین پس کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرائی مدت رمضانی وقت دیکھنے چاند کے یعنی جب چاند دیکھین رمضان کرین پس اُس رات کا ہے کہ دیکھا تمنے اُسکو اُسمین اور ایک روایت مین ابی البختری سے ہے کہا کہ دیکھا ہم نے چاند رمضان کا اور ہم تھے ذات عرق مین کہ نام ایک جگہ گاہ ہے قریب بطن نخلہ مذکورہ کے پس بھیجا ہمنے ایک شخص کو طرف ابن عباسؓ کے کہ پوچھے اُسسے یعنی یہ کس رات کا ہے یہ چاند بسبب اختلاف ذکور کے پس کہا ابن عباسؓ نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دراز کی مدت شمعانی تا وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر بر کیا جاوے بمتوں پوری کر و گنتی یعنی تیس روز شمار کرو اور روزہ رکھو نقل کی یہ مسلم نے

ف حاصل یہ کہ مدار چاند کے دیکھنے پر ہے اعتبار اُسکے بڑے ہونے کا کچھ نہین بلکہ وار دہوا ہے کہ بڑا ہونا ہلالون کا قیامت کی علامتون سے ہے اور روایت دوسری منافی پہلی روایت کی نہین ہو سکے احتمال اسکے کہ وہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے ہون ذات عرق مین اور اختلاف کیا ہو اُسمین بسبب پوچھنے کے لیے ابن عباسؓ کے پاس پس جواب مذکور دیا اُنکو پھر جبکہ پونچھے ہون بطن نخلہ مین پوچھا ہو اُنسے بالمشافہ پس جواب یا ہو اُنکو مطابق پہلے جواب کے اور اگر شعبان کی تیسوین تاریخ چاند دیکھے ذنکو پہلے زوال کے تو وہ شب آیندہ کا ہے پس حکم رمضان ہونیکا اور روزہ رکھنے کا نہین کیا جاویگا اور اسیطرح رمضان کی تیسوین کو دیکھے تو بھی شب آیندہ کا کہا جائیگا پس روزہ افطار نہین کیا جاویگا اور نہ حکم عید کا کیا جائیگا اور واجب علی الکفایہ ہے لوگون پر کہ تلاش کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کو اور جب ثابت ہو گا چاند ایک جگہہ تو لازم ہو گا سبھونپر روزہ رکھنا بموجب ظاہر روایت کے اختلاف مطالع کا معتبر نہین مثلاً اگر دہلی مین شب جمعہ کو چاند دیکھین اور جگہہ ہفتے کی شب کو رویت دہلی کی معتبر ہے اور سب جگہہ روز جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہو گا اور جو کوئی چاند رمضان کا دیکھے اور پھر رد کیا جاوے قول اُسکا تو اُسکو روزہ رکھنا چاہیے اور اگر افطار کر لیگا اُس روزے کو تو قضا لازم آویگی فقط **مبنع باب یہ باب ہے بیچ مسائل متفرقہ روزہ کے** **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ ایسلیے کہ تحقیق بیچ کھانے سحر کے برکت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سحری کھاؤ یعنی کھاؤ سحر کے وقت کچھ کچھ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی کا ہو اور امر استحباب کے لیے ہے اور سحر کہتے ہین چھٹے حصہ اخیر رات کو اور سحور سین کے زبر سے اسم ہے کھانے پینے اخیر شب کا اور ساتھ پیش سین کے مصدر ہے یعنی کھانا کھانا اُسوقت اور روایت محفوظہ نزدیک محدثین کے ساتھ زبر کے ہے اور بعضون نے کہا صواب ساتھ پیش کے ہے اسلیے کہ اجر فعل مین ہوتا ہے نہ طعام مین اور برکت سے مراد برکت سحر ہے کہ اجر عظیم ہوتا ہے بسبب بجا لانے سنت کے اور قوت ہوتی ہے روزہ رکھنے کی **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزے ہمارے اور روزون اہل کتاب کے یعنی یہود و نصاریٰ کے کھانا سحر کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اہل کتاب کے ہان حرام تھا کھانا رات کو بعد سو رہنے کے اور ہمارے ہان بھی ابتداے اسلام مین یہی حکم تھا پھر مباح ہوا پس مخالفت کرنی انکی شکر گذاری اس نعمت کی ہے **وَعَنْ** سَھْلٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سہل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ہین لوگ ساتھ بھلائی کے

جبتک کہ جلدی کرین گے افطار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بعد غروب ہونے آفتاب کے افطار کرنے مین دیر نہ لگاوے اور علامت غروب ہونے آفتاب کی شہر یہ ہین کہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہو جاوے یعنی جہانسے صبح صادق شروع ہوتی ہے وہانتک پونہچ جاوے بیچون بیچ آسمانکی پونہچنا سیاہی کا شرط نہین پس جلدی کرنے مین مخالفت ہوتی ہی ساتھ اہل کتاب کے کہ وہ تاخیر کرتے ہین یہانتک کہ ستارے گھن کے نکلین اور ہماری ملت مین بھی عادت اہل بدعت کی ہی یعنی رافضیونکی انکی بھی مخالفت ہو جائیگی سہین کہ یہ بھی ضرور ہی اور سنت ہی پہلے نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کے ع **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے رات ایدھر یعنی مشرق کی جانب سے سیاہی رات کی اٹھے اور جاوے دن اودھر یعنی مغرب سے اور چھپ جاوے آفتاب یعنی سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چھپ جاوے آفتاب یہ تاکید ہے پہلے جملونکی اور افطار کیا یعنی حکماً یہ افطار کرنیوالا ہو چکا اگرچہ کھاوے پیوے نہین اور بعضون نے کہا کہ داخل ہوا وقت افطار مین اور ممکن ہی کہ معنی یہ ہون چاہیے کہ افطار کرے ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيُّكُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَيَسْقِيْنِیْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزہ رکھنے سے پس کہا ایک شخص نے حضرتؐ کو کہ آپ وصال کا روزہ رکھتے ہین یا رسول اللہ فرمایا کون ہی تم مین مانند میرے تحقیق مین رات گذارتا ہون کہ کھلاتا ہے مجکو رب میرا اور پلاتا ہی مجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وصال کا روزہ اُسکو کہتے ہین کہ دو روزے یا زیادہ رکھے اسطرح کہ درمیا نہین افطار نکرے اس سے اسلیے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہی اور وہ باعث قصور کا اور طاعات مین ہوتا ہی اور اختلاف ہی علما کو اسمین کہ روزہ وصال کا سوا حضرتؐ کے اورونکے لیے جائز ہی یا حرام ہی یا مکروہ ہی بعضے تو کہتے ہین کہ جائز ہی اُس کے لیے کہ قادر ہو اُسپر اور نہی رحمت اور شفقت کے لیے ہی اور سند اُنکی یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لوگونکو وصال سے واسطے رحمت کے اُنپر اور بعضے صحابہ سے مثل عبداللہ بن زبیر وغیرہ کے اور تابعین سے مثل عبداللہ بن ابی نعیم اور عامر بن عبداللہ بن زبیر اور ابراہیم تیمی کے رکھنا اسکا منقول ہی اور اکثر کہتے ہین کہ جائز نہین اور امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی نے مکروہ کہا ہی اسکو اور اختلاف کیا ہی کہ کراہیت تحریمی ہے یا تنزیہی ہی اور صحیح تر یہی ہی کہ مکروہ تحریمی ہی اور جمہور علما اسپر ہین کہ یہ خصائص حضرتؐ کیسے ہے اور ظاہر حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور اہل سلوک کہ شوق ریاضت اور نفس کشی کا رکھتے ہین افطار کرتے ہین ساتھ چلو پانی کے تا حقیقت وصال سے نکل جاوین واللہ اعلم اور کھلاتا ہی اُنکو کھلانے پلانیسے مراد کیا ہی سہین کئی قول ہین قول مختار یہ ہی کہ مراد کھلانا پلانا ظاہر کا نہین ہی بلکہ غذاے روحانی مراد ہے کہ بسبب ذوق معارف اور لذت مناجات اور طاعات کی حاصل ہوتی تھی اُسکے سبب سے غذاے جسمانی سے مستغنی تھے اور تجربا اسکا محبتون مجازیہ اور مسرتون حسیہ مین کیا گیا ہی چہ جاے محبت حقیقی اور مسرت معنوی ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَفَهٗ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِیُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُوْنُسُ الْاَيْلِیُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ روایت ہے حفصہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نیت کرے روزہ کی پہلے فجر کے پس نہین روزہ اسکے لیے یعنی کامل روزہ نہین ہوتا نقل کی ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابوداؤد نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہؓ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نے سب نے نقل کیا

زہری سے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزے کی رات سے نکرے تو درست نہیں خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب خواہ نفل لیکن علما نے اختلاف کیا ہے اسمیں مذہب امام مالک کا تو یہی ہے کہ شرط ہے نیت رات سے کرنی ہر طرح کے روزے میں اور امام شافعی اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں سوا نفل کے نفل میں امام احمد کے نزدیک دال سے پہلے پہلے جائز ہے اور شافعی کے نزدیک آفتاب غروب ہونیکے پہلے تک بھی جائز ہے اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین میں جائز ہے نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلے زوال کے ہو اور قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کے لیے شرط ہے نیت کرنی رات سے اور دلیلیں سبھوں کی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں اور سب نے یعنی مسلم اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہے زہری سے اور موقوف رکھا ہے حفصہ نے پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہیں ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ اَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِهٖ فَلَا یَضَعْهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سنو اذان یعنی صبح کی ایک تمہارا اور پاس ہو اُسکے ہاتھ میں یعنی ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کھانیکا رکھتا ہو پس نہ رکھدے پاس کو یہانتک کہ روا کرے حاجت اپنی اُس سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ حکم اُسوقت ہے کہ یقینًا جانے کہ صبح نہیں ہوئی یا گمان غالب ہو نہونے صبح کا یعنی اگر یقین ہو صبح نہونیکا یا گمان ہو اسکا تو فقط سُننے سے کھانا پینا موقوف نکرنے اور اگر جانے کہ صبح ہوگئی ہے یا گمان ہو اسکا تو موقوف کرے اور کہا ابن ملک نے کہ اگر نجانے طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوئی ہے صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کرے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اذان سے اذان مغرب کی ہے یعنی اگرچہ ترک کرنا کھانے پینے کا وقت اذان کے مسنون ہے لیکن افطار کیوقت اذان مغرب کی سُنے اور کچھ پیتا ہو تو پینا موقوف نہ کرے بلکہ پی لے اور پھر نماز کو جاوے ۱۲ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بہت پیارا میرے بندوں میں طرف میرے وہ ہے کہ جلدی کرے افطار میں نقل کی یہ ترمذی نے ف بہت پیار ایہ اسلیے ہوتا ہے کہ متابعت کرتا ہے سنت کی اور مخالفت کرتا ہے اہل کتاب کی اور روافض کی ۱۲ ح **وَعَنْ** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ تَمْرًا فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَمْ یَذْكُرْ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ غَیْرُ التِّرْمِذِیِّ اور روایت ہے سلمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ افطار کرے ایک تمہارا پس چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر کہ تحقیق کھجور سبب برکت کی ہے پس اگر نپاوے کھجور پس افطار کرے پانی پر پس تحقیق وہ پاک کرنیوالا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نہیں ذکر کیا کسی نے لفظ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ سوائے ترمذی کے ف امر اس حدیث میں استحباب کے لیے ہے اور شاید حکمت کھجور سے افطار کرنے میں یہ ہے کہ جب معدہ خالی ہوتا ہے اور خواہش کھانے کی ہوتی ہے تو کھانیکو معدہ خوب قبول کرتا ہے پس ایسی حالت میں جو شیرینی معدہ میں پہنچتی ہے تو بدنکو نہایت فائدہ ہوتا ہے اسلیے کہ شیرینی سے قوت قوی میں جلدی سرایت کرتی ہے خصوصًا قوت باصرہ کو شیرینی سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور شیرینی عرب میں اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہے اور اُنکے مزاجوں کو مناسبت اسکے ساتھ بہت ہے اسلیے اس سے افطار کرنیکو فرمایا اور کھجور نپاوے تو پانی سے افطار کرے کہ اسمیں نیک فالی ہے ساتھ طہارت ظاہر و باطن کے ۱۲ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَیْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَیْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے پہلے نماز مغرب سے چند تازی کھجوروں سے پس اگر نہ ہوتین تازی کھجورین تو افطار کرتے خشک کھجوروں سے پس اگر نہ ہوتین خشک کھجورین تو پیتے چند جلو پانی کے یعنی تین جلو پانی کے یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی ف ابو یعلی نے روایت کیا ہی کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے افطار کرنا تین کھجوروں سے یا ایسی چیز سے کہ نہ پوتجی اُسکو آگ اور بعضون نے جو کہا ہے کہ سنت مکے مین یہ ہے کہ مقدم کرے آب زمزم کو کھجوروں پر یا ملالے اُنکو ساتھ اُس پانی کے یہ قول مردود ہے اسلیے کہ یہ خلاف اتباع کے ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون کے مین رہے آپسے یہ نہین نقل کیا گیا

ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ اور روایت ہی زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کروادے روزہ دار کو یا سامان درست کردے کسی غازی کا پس اُسکو ثواب مانند ثواب اُسکے کے ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی یہ محیی السنہ نے شرح السنہ مین اور کہا یہ صحیح ہی ف یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزیکا ہوتا ہی اور غازی جہاد کا ویسا ہی افطار کروانیوالیکو اور سامان جہاد درست کردینے والیکو بھی ہوتا ہی اسلیے کہ مدد گار ہوا نیک کار پر ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے فرماتے گئی پیاس اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اسمین رغبت دلائی حضرت نے عبادات پر کہ مشقت عبادات کی تھوڑی سی ہی اسلیے کہ جاتی رہتی تھی اور ثواب بہت ہی اسلیے کہ ثابت و باقی رہتا ہی ع **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ مُرْسَلًا اور روایت ہی معاذ بن زہرہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب افطار کرتے فرماتے یا الٰہی تیرے ہی لیے روزہ رکھا مینے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا مینے نقل کی یہ ابو داؤد نے بطریق ارسال کے ف کہا ابن ملک نے حضرت یہ وعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد لک صمت کے جو لوگون نے وبک امنت وعلیک توکلت زیادہ کرلیا ہی کچھ اصل اسکی نہین اگرچہ معنی صحیح ہین اور روایت کیا ابن ماجہ نے کہ روزہ دار کے لیے نزدیک افطار اُسکے کے ایک دعا ہی کہ رد نہین کیجاتی اور یہ بھی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا واسع الفضل اغفرلی اور تھے پڑھتے یہ بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعَانَنِيْ صُمْتُ وَرَزَقَنِيْ فَاَفْطَرْتُ انتھی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

ع **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى يُؤَخِّرُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا دین غالب جبتک کہ جلدی کرینگے لوگ افطار کرنے مین اسلیے کہ یہود و نصاری دیر کرتے ہین افطار مین نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف دیر کرتے ہین افطار مین یعنی استعدار کتارے گھن کے نکل آوین اور ہمارے زمانے مین پیروی اُنکی رافضیون نے کی ہے پس اُنکے خلاف مین غلبہ اور شوکت دین کی ہے اور اُسمین دلیل ہی اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدائے دین کے ہی اور اُنکی موافقت مین نقصان دین کا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ یعنی اے ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست بعضے اُنکے دوست ہین بعضون کے اور جو کوئی دوستی کرے اُنسے تم مین سے پس وہ اُن ہی مین سے ہے

ع **وَعَنْ** اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

احدھما یعجل الافطار ویعجل الصلوٰۃ والاخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوٰۃ قالت ایھما یعجل الافطار ویعجل الصلوٰۃ قلنا عبد اللہ بن مسعود قالت ھکذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاخر ابو موسیٰ رواہ مسلم

اور روایت ہو ابی علیہ سے کہ کہا گیا مین اور مسروق حضرت عائشہؓ پاس پس کہا ہنے اہی مان مومنون کے دو شخص ہین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہوئین ایک اُنمین روزیکو جلدی افطار کرتا ہی اور جلدی نماز پڑھتا ہے اور دوسرا دیر کرافطار کرتا ہی اور دیر کر نماز پڑھتا ہے کہا حضرت عائشہ نے کون اُنمین سے جلد افطار کرتا ہی اور جلد نماز پڑھتا ہی کہا ہنے عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ نے اسیطرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا کہ دیر لگاتا ہی افطار مین اور نماز مین ابو موسیٰ ہے نقل کی یہ مسلم نے ف عبد اللہ بن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے اُنھون نے عمل کیا سنّت پر اور ابو موسیٰ بھی بڑے صحابی تھے اُنھون نے عمل کیا بیان جواز پر یا کچھ عذر ہوگا اُنکو اور شاید کہ کبھی کبھی کرتے ہونگے واللہ اعلم ع

وعن العرباض بن ساریۃ قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال ھلم الی الغداء المبارک رواہ ابو داؤد والنسائی

اور روایت ہو عرباض بن ساریہ سے کہ کہا بُلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سحری کے رمضان مین پس کہا آطرف کھانے بابرکت کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواہ ابو داؤد

اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی ہے سحر مومن کی کھجور نقل کی یہ ابو داؤد نے

باب تنزیہ الصوم

باب ہر چیز بیان پاک کرنے روزے کی ف یعنی اس باب مین بیان ہے کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہی اور کس چیز سے ثواب اُسکا باطل ہوتا ہی اور کس چیز سے ثواب اُسکا کم ہوتا ہی پس واجب ہی پرہیز کرنا اُن سے ف عرض کرتا ہی مؤلف اس کتاب کا کہ اگرچہ بعضے مفسدات وغیرہ روزے کی متفرق آگے حد شتونمین مذکور ہین لیکن مینے چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کی سے یہ مسائل بتفصیل ایک جگہ لکھون تا مفید بہت ہون پس کتاب امداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہی خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور تھے اُنمین سے لکھے جاتے ہین اور بعضے در مختار مین سے بھی لکھے ہین

فصل بیچ بیان اُن چیزونکے کہ روزہ کو توڑتی نہین ہین اگر کھالیوے یا پی لیوے یا جماع کرے بھولکر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بھولکر پھر یاد آگیا اگر نکال لیا ستر فی الفور روزہ ٹوٹنے کا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نے کہا یہ جب ہے کہ نہ حرکت دے نفس اپنے کو یعنی دھکا نہ دے بعد یاد آنیکے یہانتک کہ مُنزل ہو جاوے اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکے تو اُسپر کفارہ لازم ہوگا جیسیکہ اگر نکال کر پھر داخل کرے تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کرے قصداً پہلے فجر کے اور پھر طلوع ہو فجر تو واجب ہی نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹھیرنے ہی سے ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہونے فجر کے پھر مُنزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنے کے نہین اُسپر کچھ اور اگر ایک شخص بھولکر کھاتا ہوا دیکھے وہ قوی کہ قدرت رکھتا ہی روزے کی تمام کرنے کی رات تک بغیر مشقت کے تو یاد دلاوے اُسکو دیکھنے والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلاتا اُسکو اور اگر یاد دلا دے اُسکو کوئی کھانیکے وقت اور اُسکو نہ یاد آوے تو لازم آویگی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہی تو اولیٰ یہ ہی کہ نہ یاد دلاوے اور اگر مُنزل ہووے ساتھ نظر کرنیکے طرف شرمگاہ عورت کے تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہی اسمین کہ مُنزل ہووے ساتھ فعل بد کرنیکے جانورے بعضونکے نزدیک اس سے ٹوٹتا ہی اور بعضونکے نزدیک نہین اور اگر مُنزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر ہاتھ سے منی گرادے روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہے نہ کفارہ اور حلال نہین ہے یہ فعل غیر رمضان مین بھی اگر قصد کرے قضاے شہوت کا اور اگر قصد کرے تسکین شہوت کا امید ہے کہ نہو اُسپر وبال یعنی فقط لذت کے لیکر کرے تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہوا اور نہ نکالنے مین خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہی کہ گنھگار نہو اور گنھگار ہوتا ہے اگر مداومت کرے اسپر اور اگر

دھیان کرے کسی عورت کا اور مُنزل ہو جاوے تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل بدکرین آپسمین قصداً اور مُنزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور مُنزل ہوونگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آوے گی اور اگر تیل لگاوے تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ مسامات سے داخل ہونا منافی نہین یہ ایسا ہی جیسے نہانے اور ٹھنڈک جگر کو پونہچے اور سُرمہ لگانے سے بھی روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ پاوے مزا اُسکا حلق مین یا رنگ اُسکا رنیٹ مین یا تھوک مین اسلیے کہ حضرت عائشہؓ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سُرمہ لگایا حالت روزے مین اور درمیان آنکھ کے اور دماغ کے راہ نہین ہی اور آنسو جو نکلتے ہین ٹپک کر نکلتے ہین مانند عرق کے اور جو چیز داخل مسام سے ہو منافی روزے کی نہین جیسیکا اوپر ذکر کیا گیا اور اگر ڈالی آنکھ مین دودھ یا دوا اسا تھ تیل کے پھر پاوے مزا اُسکا یا تلخی اُسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نگل جاوے کچھ یعنی روئی وغیرہ کہ بندھی ہو ڈورے مین اور ڈورا اُسکے ہاتھ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک کہ ڈورے سے کھل کر گر نہ پڑے جب گر پڑے گی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کرے حلق مین لکڑی یا مانند اُسکے کے اور ایک سرا اُسکا اُسکے ہاتھ مین ہو نہین روزہ ٹوٹے گا اور اسیطرح اگر داخل کرے انگلی اپنی دُبر مین یا عورت اپنی شرم گاہ مین تو نہین ٹوٹنے کا اگر تر ہو گی ساتھ پانی کے یا تیل کے تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سے روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سے اگرچہ اب جاتا رہتا ہی اور اگر نیت کرے افطار کی اور افطار نکرے تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دُھوان داخل ہو بغیر اسکے فعل کے تو روزہ نہین جاتا اسلیے کہ اس سے بچ نہین سکتا اگر مُنھ بند کرلے تو ناک مین سے جاتا ہی پس ہی مانند تری کے کہ باقی رہتی ہے مُنھ مین بعد کلی کرنے کے اور قید بغیر اسکے فعل کی اسلیے لگائی کہ جو قصد کر کر دُھوان داخل کریگا حلق مین کسی صورت سے ہو داخل کرنا روزہ اُسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہی کہ دُھوان عنبر کا ہو یا اگر کافور یا سوا اُنکے کا پس اگر کوئی خوشبوئی جلا کر دُھوان اپنی طرف لیگا اور سونگھے گا دُھوان اُسکا اُس حال مین کہ یاد رکھتا ہو روزے کو ٹوٹ جاویگا روزہ اسلیے کہ ممکن ہی احتراز کرنا اُس سے اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہین آگاہ ہونا چاہیے اور یہ وہم کسی کو نہ پیدا ہو کہ یہ مانند سونگھنے گلاب و مُشک وغیرہما کے ہی اسلیے کہ نری خوشبو مین اور جوہر دُھوین مین کہ آدمی کے اندر پونہچے اُسکے فعل سے فرق ظاہر ہے اور اسیطرح دھوئین حُقے کے سے روزہ جاتا رہتا ہی اسلیے کہ قصداً کھینچا جاتا ہی اور تسکین ہوتی ہی اُس سے اور بطور دوا کے استعمال کیا جاتا ہی اور اگر پیسنا یا آنسو آدمی کے حلق مین جاوین اور ہووین وہ تھوڑے تو روزہ نہین ٹوٹنے کا اور اگر بہت ہونگے کہ تمیز اُنکی حلق مین معلوم ہوگی تو جاتا رہے گا اور خوشبو سونگھنے سے روزہ نہین جاتا اور اگر جاوے حلق مین غبار یا آٹا چکی پیستے ہوئی یا مکھی یا اثر دوا اُون کا یعنی دوا کوٹتے ہوئے یا پڑ یا باندھتے ہوئے اسمین سے کچھ اُڑ کر حلق مین جاوے نہین جاتا روزہ اسلیے کہ نہین ممکن ہی احتراز اُنسے اور اگر روزہ دار صبح کرے حالت جنابت مین روزہ نہین جاتا اگرچہ سارے دن یا کئی دن اسی طرح رہے لیکن ثواب سے محروم رہتا ہی بسبب نجس رہنے کے اور نماز وغیرہ نہ پڑھنے کے اور اگر ڈالی سوراخ ذکر مین دوا یا تیل اور وہ مثانے مین پونہچ جاوے روزہ نہین جاتا امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اسلیے کہ مثانے مین سے منفذ یعنی راستہ اندر کو نہین اور پیشاب جو نکلتا ہی ٹپک کر نکلتا ہی اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی مین ہے تو تینون کے نزدیک نہین جاتا اور اگر پانی مین بیٹھے اور کان مین پانی جاوے یا کان کھجلاوے تنکے سے اور نکلے اُسپر میل پھر ڈالے تنکے کو کان مین کئی بار یون ہی کرے نہین روزہ جاتا اور اگر اترے دماغ سے رینٹ اور پونچھے ناک مین پھر دماغ مین چڑھا جاوے یا نگل جاوے اُسکو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا تھوک مُنھ سے اور منقطع ہوا بلکہ لگا رہا تار اُسکا اور لنک آیا تھوڑی تک پھر نگل گیا اُسکو تو نہین جانے کا روزہ اور اگر منقطع ہوا تھوک پھر مُنھ مین ڈال لیا جاتا ہے گا اور اگر بغیم مُنھ بھرا ہوا نگل جاوے ابویوسف کے نزدیک روزہ جاتا ہے گا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نہین اور لائق ہے پھینک دینا تھوک کا تاکہ نہ ٹوٹے روزہ نزدیک امام شافعی کے اسلیے کہ جب جاری ہوتا ہی تھوک اپنے مجرا یعنی جگہ جاری ہونے کیسے اور پونچتا ہی مُنھ مین اور یہ قادر ہے اُس کے پھینکدینے پر اور نہ پھینکا

بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہے روزہ اُنکے نزدیک اور اگر تے آپ سے آوے روزہ جاتا نہین اگرچہ مُنھ بھر کر آوے اور اسی طرح سے نہین جاتا اگر پھر حلق مین اُتر جاوے وہ بغیر اسکے فعل کے اگرچہ مُنھ بھرے ہوئے ہوا اور امام ابو یوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہے اور اگر قصداً نگل جاوے اور ہو وہ مُنھ بھرے ہوئے سب کے نزدیک جاتا رہے گا لیکن کفّارہ نہین آنے کا اور مُنھ بھری ہوئی نہین ہوگی تو اُسکے نگلنے سے روزہ نہین جائیگا مختار یہی ہے اور اگر قصداً قے کرے مُنھ بھر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہے گا اور مُنھ بھر کر نہ کرے تو نہین جاتا نزدیک ابو یوسف کے اور صحیح یہی ہے اور کہا امام محمد نے کہ جاتا رہتا ہی اور یہ ظاہر الروایۃ ہی پھر اگر وہ حلق مین اُتر جاوے آپ سے نہین جاتا اور اگر قصداً نگل جاوے اُسمین دو روایتین ہین صحیح یہ ہی کہ نہین جاتا اور اگر دانتون مین کوئی چیز رات کو کھانے مین سے اٹکی رہی اور ہووے وہ کم چنے سے اُسکے نگل جانے سے دن کو روزہ نہین جاتا یا نکلے خون اُسکے دانتونمین سے اور داخل ہوا اُسکے حلق مین اور نہ پونہچے اُسکے پیٹ مین تو بھی روزہ نہین جاتا اور اگر پونہچے پیٹ مین پس اگر غالب ہو خون تھوک پر یا برابر ہون خون اور تھوک فاسد ہو جائے گا اور اگر خون کم ہو تھوک سے کہ ملا ہوا ہے ساتھ اُسکے نہین ٹوٹنے کا روزہ مگر جبکہ پاوے مزہ اُسکا در المختار اور اگر کوئی چیز بقدر تِل کے باہر سے مُنھ مین ڈالکر چباوے یہانتک کہ وہ پھیل جاوے مُنھ مین اور مزا اُسکا حلق مین پاوے تو بھی روزہ نہین جاتا اور اگر مُنھ مین پھیلے نہین اور مزہ اُسکا حلق مین معلوم ہو یا بغیر چبائے ثابت وہ چیز نگل جاوے اگرچہ مزہ حلق مین پاوے روزہ جاتا ہے گا پھر اگر وہ چیز اُن چیزونمین سے ہو کہ اُنسے کفّارہ آتا ہی کفّارہ آوے گا والّا قضا فصل پنجم بیان اُن چیزونکے کہ فاسد ہوتا ہے اُنسے روزہ اور لازم آتی ہے قضا اور کفّارہ اور کفّارہ اُنسے جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکھنے والا مکلّف یعنے عاقل بالغ ہو اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنی قضا مین نہین اور رات سے نیت کیے ہوئے ہو اگر بعد طلوع فجر کے نیت کی ہوگی اُسکے توڑنے سے کفّارہ نہین آنے کا اور بعد روزہ توڑنے کے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفّارہ کی پیش نہ آوے مانند بیماری و حیض و نفاس کے اگر روزہ توڑنے کے بعد اِن چیزون مین سے کوئی چیز پیش آجاوے گی کفّارہ نہین آنے کا چنانچہ بیان اِسکا آگے آوے گا اور نہ پہلے توڑنے کے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفّارے کی ہو مانند سفر کے کہ اگر سفر مین توڑے گا کفّارہ نہین آنے کا اور اگر بعد توڑنے کے سفر کرے گا تو کفّارہ نہین ساقط ہوگا اور زخمی کرے حالت جبر مین کفّارہ نہین لازم آنے کا اور قصداً کرے بھول چوک کرے گا تو کفّارہ نہین آنے کا اور وہ مضطر نہو مضطر پر کفّارہ نہین پس جب اتنی شرطین پائی جائینگی اور ان چیزون مفسدات مین سے کوئی چیز کرے گا تو قضا اور کفّارہ لازم ہوگا اور وہ چیزین یہ ہین جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل و مفعول دونون پر قضا و کفّارہ لازم ہوتا ہے اور کھانا پینا خواہ ازراہ غذا کے ہو خواہ دوا کے اور بیچ معنی غذائیت کے علمانے اختلاف کیا ہے بعضون نے تو کہا ہے کہ غذا کی چیز وہ ہے کہ خواہش کرے طبیعت اُسکے کھانے کی در منقضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اُسکے اور بعضون نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ اُسکے کھانے سے اصلاح بدن کی ہو اور بعضون نے کہا غذا کی وہ چیز ہے کہ کھائی جاتی ہی عادۃً پس کفّارہ آتا ہی اگر نیچے یا اُوپر سے نگل جاوے یا کھاوے کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کھاوے چربی یا کھاوے خشک کیا ہوا گوشت یا کھاوے گیہون گریہ کہ ایک آدھ گیہون چبا دے اور مُنھ مین پھیل جاوے تو کفّارہ نہین آتا اور اگر نگل جاوے تھوک بی بی کا یا یار کا تو کفّارہ آتا ہی اسلیے کہ خواہش طبع ہوتی ہی اُسمین اور اور کے تھوک نگلنے مین روزہ جاتا رہتا ہی اور کفّارہ نہین آتا فقط قضا ہی آتی ہی اور تھوڑے سے نمک کھانے سے کفّارہ آتا ہی نہ بہت سی بموجب روایت مختار کذا فی المستغنی اور خلاصہ اور بزازیہ مین لکھا ہے کہ مختار یہ ہی کہ مطلق نمک کھانے سے کفّارہ آتا ہی یعنی تھوڑا یا بہت اور اگر کھائے جو بغیر بھنے پس نہین کفّارہ اُسپر اسلیے کہ نہین کھائے جاتے تین کچے اور یہ خشک جَو کا حکم ہی اور اگر تازی بالی مین سے نکالکر کھاوے تو کفّارہ آتا ہی اور کفّارہ

آتا ہو کھانے گل زمینی کیسے مطلق یعنی برابر ہو کہ عادت ہو اُسکے کھاتے کی یا نہ عادت ہو اسلیے کہ وہ کھائی جاتی ہو دوا کے لیے پس ہوگا افطار کامل در کفّارہ آتا ہو کھانے غیر گل زمینی کیسے مانند ملتانی وغیرہ کے اگر عادت ہو اُسکے کھانے کی پس نہین کفّارہ ہے اُسپر کہ نہین عادت رکھتا ہو اُسکی اور اگر بعد غیبت کرنے کے قصداً کھانا کھالے کفّارہ لازم آتا ہو برابر ہے کہ پونچی ہوا سکو حدیث یا نہ پونچی ہوتا ویل اُسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی نے فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلیے کہ افطار ہونا غیبت سے خلاف قیاس کے ہو اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی ہو بالاجماع ساتھ جاتے رہنے ثواب کے بخلاف حدیث حجامت یعنی پچھنون کے کہ بعضے علمانے اُسکے ظاہر پر بھی عمل کیا ہو مانند اوزاعی وغیرہ کے پس اگر کھا ویگا بعد حجامت کے یا بعد چھونے عورت کے یا بعد بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے یا بعد ہمخواب ہونے کے اور مباشرت فاحشہ کے بغیر انزال کے یا بعد سُرمہ لگانے کے یا بعد فصد کے یا بعد بدکاری کرنے کے جانور سے بغیر انزال کے یا بعد داخل کرنے انگلی کے دُبر مین اِس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب اِن چیزون مذکورہ کے تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتوی دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کرے گا یا سنگی پچھنے لگانے والے نے اور لینے والے نے حدیث افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانی تاویل اسکی بموجب مذہب کے نہین کفّارہ آئیگا اور اگر بجا نیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کا کر کر قصداً کھایا حکم مانند حکم افطار کرنیکے بعد غیبت کے ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا بعد غیبت کے جو اوپر مذکور ہوا اکثر ونکے نزدیک تو اسیطرح ہی لیکن ملتقی اور بحر الرائق مین اسکو مانند حجامت کے کہا ہو اور واجب ہوگا کفّارہ اُس عورت پر کہ خوشی سے صحبت کروائی ایک شخص سے کہ اُسپر جبر کیا تھا کسی نے صحبت کرنے کے لیے اور مرد پر نہین آئیگا اور ایک عورت نے جانا طلوع ہونا فجر کا اور چھپایا اُسکو اپنے خاوند سے یہانتک کہ اُسنے صحبت کی اور وہ نہین جانتا تھا کہ فجر ہوگئی ہے تو واجب ہوگا کفّارہ عورت پر نہ مرد پر **فصل** بیچ بیان کفارہ کے اور اُن چیزون کے کہ ساقط کرتی ہین کفّارے کو ذمّہ سے ایک عورت نے قصداً کھانا کھایا یا جماع کروایا بخوشی پھر اُسی دن اُسکو حیض آگیا یا نفاس ساقط ہو جاتا ہے اور اسی طرح کوئی بیمار ہوگیا اُسی دن اسطرح کا کہ جائز ہی اُسمین افطار اور بیماری آپ سے ہوئی بغیر اُسکے فعل کے تو کفّارہ ساقط ہو جائے گا اور یہ قید کہ بیماری آپ سے ہوئی انکو اسلیے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پھر زخمی کیا اپنے تئین اُس سے بیمار ہوگیا اسطرح کا کہ نہین روزہ رکھ سکتا اُس حالت مین یا ڈالا اپنے تئین چھت پر سے یا پہاڑ پر سے تو اسمین اختلاف کیا ہی مشائخ نے بعضون نے کہا کہ ساقط ہو جاتا ہی اُس سے کفارہ اور بعضون نے کہا کہ نہین ہوتا اور کمال نے کہا کہ مختار یہ ہی کہ نہین ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہی جمع العلوم مین کہ اگر کسی نے رنج مین ڈالا نفس اپنے کو بسبب چلنے کی یا کچھ کام کیا یہانتک کہ بہت لگی اُسکو پیاس پس افطار کر ڈالا کفارہ آدے گا اور بعضون نے کہا کہ کفارہ نہین آتے گا اسی پر عمل کیا ہی بقالی نے کذا فی التاتارخانیۃ اور کفارہ یہ ہی کہ آزاد کرے بردہ اگرچہ ہوگا فربہ اگر نہ کرسکے یہ روزے رکھے دو مہینے پے در پے کہ نہون اُنمین دن عیدین کی اور نہ ایام تشریق کے اسلیے کہ اُنمین روزے رکھنے منع ہین اور اگر درمیان مین ایک روزہ فوت ہو جاوے بعذر یا بلا عذر تو روزے پھر از سر نو شروع کرے مگر بسبب حیض کے اگر افطار کرے تو مضائقہ نہین اور بسبب نفاس کے افطار کرے تو بھی از سر نو رکھے پھر اگر نہ رکھ سکے روزے بسبب مرض کے یا بڑھاپے کے کھلاوے ساٹھ مسکینون کو پیٹ بھر کے صبح کو کھلاوے انکو اور شام کو کھلاوے یا دو دن صبح کو کھلاوے یا دو دن شام کو یا عشا اور سحر کو اور شرط یہ ہی اول جنکو کھلایا وہی اُن ہی کو دوبارہ بھی کھلاوے یہانتک کہ اگر صبح کو کھلایا ساٹھ کو پھر شام کو کھلایا ساٹھ غیر اُنکے کو نہین کفایت کرے گا یہانتک کہ پھر کھلاوے دونون فرقونمین سے ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹھ روز تک کھلایا کرے یا ہر روز نے فقیر کو کھلاوے ساٹھ روز تک کافی ہی اور اگر ایک روز صدقہ ساٹھ فقیر ونکا یا کم کا نسے ایک فقیر کو دے تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہے روٹی گیہون کی بغیر سالن کے بخلاف جو کی روٹی کے کہ اُسکے ساتھ سالن ضرور ہے اسلیے کہ بسبب سختی کے پیٹ بھر کر نہین

کھا سکتا بغیر سالن کے عادۃً بخلاف گیہونکی روٹی کے کہ وہ کھا سکتا ہے بغیر سالن کے پیٹ بھر کر اسی لیے کہا گیا ہے کہ روٹی گیہونکی سالن اُسکا اُسمیں ہے پس جس نے طلب کیا اُسکے ساتھ سالن نہین ہے وہ بھوکا اور شرط یہ بھی ہے کہ نہو کوئی اُنمین پیٹ بھرا یہانتک اگر ہوگا پیٹ بھرا اور کھا دیگا مانند بھوکے کے احتیاج ہوگی اور کہ کھلانے کی پس اگر تو کھاتا کھلائے جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوے ہر فقیر کو آدھی صاع یعنی پونے دو سیر گیہون یا آٹا اُسکا یا ستو اُسکے یا ایک صاع جَو یا انگور یا کھجور یا دیوے قیمت انکی اگرچہ اوقات متفرقہ مین دے اور اگر گئی روزے توڑے جماع کر کر یا کھا کر قصداً تو ایک کفارہ کافی ہے بشرطیکہ درمیان اُنکے کفارہ ندیا ہو مثلاً اگر دس روزے توڑے اور درمیان مین کفارہ ندیا تو دسونکے لیے ایک کفارہ کافی ہے اور اگر درمیان مین کفارہ دیا تو باقی کے لیے کفارہ اور چاہیے اگر وہ کئی روزے جو توڑے عامہ مین کہ ایک رمضان کے ہون یا دو رمضان کے صحیح یہی ہے کہ کذا فی الدر المختار اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ وہ روزے ایک رمضان کے ہون اور اگر گئی رمضانون کے ہونگے تو ہر رمضان کے لیے کفارہ علیحدہ علیحدہ ہے فتاویٰ عالمگیری مین یہی روایت نقل کی ہے **فصل** پنجم بیان اُن چیزون کے کہ روزے کو توڑتی ہین اور قضا ہی لے آتی ہے نہ کفارہ اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ اُسمین غذائیت نہو یا غذائیت ہو لیکن بوجہ غیر شرعی اور پونہچا دی اُسکو پیٹ مین یا دماغ مین اور جو چیز ایسی ہو کہ بدفع ہوا سے شہوت ستر کی پوری یعنی حلق وغیرہ تو اُسنے کفارہ نہین آتا پس اگر کھائے روزے دار ادا سے رمضان مین جاول کچے یا آٹا گندھا ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور آٹا گیہونکا اور جَو کا جبکہ بھگوئے ساتھ پانی کے اور ملا دے اُسمین نمک اگر چہ کرتی مین کفارے کو اور اگر کھائے نمک بہت اکیبارگی یا کھائے مٹی سوائے گل رسنی کے کہ نہ عادت ہو اُسکے کھانے کی یا کھلی یا ردی یا کھلا تھوک اپنا کہ متغیر تھا ساتھ رنگ سبز یا زرد وغیرذالک ریشم وغیرہ کے اور وہ یاد رکھتا تھا روزہ اپنا یا کھایا کا غذ یا مانند اُسکے وہ چیز کہ نہین کھائی جاتی ہے عادۃً یا کھائی گئی بھی یا مانند اُسکے ایسے پھل کچے کہ نہین کھائے جاتے مین پہلے پختہ ہونے کے اور اُنکو پکا کر یا نمک ملا کر نہ کھایا یا کھایا یا اخروٹ تازہ کہ نہو اُسمین گودا یا مگل گیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتھر اگرچہ مروارید وغیرہ ہو واجب ہوگی قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین دوا ڈالی یا مُنھ مین دوا رکھی اور اُسمین سے کچھ حلق مین اُتر گئی یا تیل ڈالا کان مین قضا آوے گی نہ کفارہ اور اگر پانی قصداً ڈالا کان مین تو اسمین اختلاف ہے ہدایہ اور ملتقی اور در مختار اور شرح وقایہ اور اکثر متون مین تو لکھا ہے کہ روزہ نہین ٹوٹتا اور قاضی خان اور فتح القدیر مین لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور اگر دوا ڈالی پیٹ کے زخم مین اور وہ پیٹ مین پونہچی یا دماغ کے زخم مین ڈالی اور وہ دماغ مین پونہچی یا داخل ہوا حلق مین منہ بھر یا رف اور نہ نگلا اُنکو اپنے فعل سے بلکہ از خود حلق سے اُتر گئی یا چوک کر روزہ ٹوٹ گیا مثلاً کلی کرنے مین پانی حلق مین اُتر گیا یا ناک مین پانی دیتے ہوئے دماغ کو چڑھ گیا یا زبردستی کسنے روزہ توڑ دالا اگرچہ ساتھ جماع کے ہو یعنی خاوند نے زبردستی بیوی سے جماع کیا یا بیوی نے زبردستی خاوند سے جماع کروایا قضا آویگی اِن سب صورتون مین نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع مین زبردستی کرنے والے پر کفارہ آویگا اور جسپر زبردستی کی اُسپر قضا اور اگر افطار کرے عورت لونڈی ہو یعنی حرم ہنکو حرجخوت بیمار ہو جانے کے بسبب خدمت کے یا افطار کرے لونڈی بسبب ضعف کے کہ حاصل ہوا اُسکو بسبب خدمت کرنیکے قسم پکانے سے یا کپڑے دھونے سے تضا لازم ہے اور لونڈی کو چاہیے کہ نہ کہنا مانے مولی کا اگر ایسے کام کو کہے کہ عاجز کرے اُسکو اداے فرائض سے اور اگر ڈالدیوے کوئی سوتے کے مُنھ مین پانی یا پی جائے سونے والا پانی اُسپر قضا ہے اور نہین ہے وہ مانند بھولنے والے کے کیا نہین جانتا ہے تو کہ سونے والا یا جسکی عقل جاتی رہے اگر فیج کرے نہین درست سکا فیج کیا ہوا کھانا اور جو بسم اللہ بھول جاوے ذبح کے وقت اُسکا فیج کیا ہوا جانور کھانا درست ہے اور اگر روزے مین بھولکر کھانے کو کھایا یا پھر قصداً کھایا یا جماع کیا بھولکر پھر قصداً کیا یا دن کو روزے کی نیت کی پھر کھایا یا پیا یا جماع کیا قصداً یا رات سے نیت کی کہ کل روزے کی پھر صبح کو سفر کیا پھر نیت کی اقامت کی اور کھایا اگرچہ نہین درست تھا اُسکو افطار یا رات سے ایک نیت روزے کی کی اور صبح کو مقیم تھا پھر مسافر ہوا اور کھایا

۹۷ اور وقت مین کھا سکے اور وقت مین کھا سکے یا کھایا یا جماع کیا بھول کر یا خطا یا اشتباہ ہوا ظن پر یا کسی عذر سے یا بیہوشی آگئی یا کسی کے کہنے سے یا بیچنے کی آگئی یا کسی کے کہنے سے یا بیچنے کی آگئی یا کسی کے کہنے سے یا بیچنے ک

حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہین تھا اُسکو افطار قضا لازم آویگی نہ کفارہ اور سفر مین کھانے کی قید اسلیے لگائی کہ اگر وطن کو پھر جاویگا کسی چیز بھولی ہوئی کے لینے کے لیے اور قصداً کھاویگا اپنے مکان مین یا پہلے جدا ہونے کے آبادی مقام اپنے کیسے تو قضا اور کفارہ دونون لازم ہونگے اور اگر کھانے پینے وغیرہا سے بند رہا تمام دن بغیر نیت روزے کے اور افطار کے یا سحر کھائی یا جماع کیا اس حال مین کہ شک رکھتا تھا بیچ طلوع ہونے فجر کے اور فجر اُسوقت ہوچکی تھی یا افطار کیا ساتھ ظن غالب غروب ہونے آفتاب کے اور آفتاب سوقت باقی تھا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکھتا ہوگا غروب مین پس بیچ لازم ہونے کفارے کے دو روایتین ہین مختار فقیہ ابوجعفر کا یہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہوگا نہ غروب ہونے کا اور افطار کر ڈالے گا تو اُسپر کفارہ لازم ہوگا اور اگر مُنزل ہو بسبب فعل بد کرنے کے جانور سمی یا میتی سے یا منی گرائی کسی کی ران مین یا ناف مین یا ہاتھ مین یا منزل ہوا بسبب بوسہ لینے کے یا چھونے کسی کے یا تو ڑا روزہ غیر ادائے رمضان کا یا عورت سمی جماع کیا کسی نے سوتے مین اور وہ روزے سے تھی روزہ جاتا رہے گا اُسکا اور قضا آوے گی نہ کفارہ اور اسی طرح ایک عورت نے رات سمی نیت روزے کی کی تھی اور پھر دن کو دیوانی ہوگئی اور اُس سے جماع کسی نے کیا اُس عورت پر بھی قضا آوے گی اور اگر ٹیکائی دوا یا پانی ایک عورت نے اپنی شرمگاہ مین یا داخل کی کسی نے انگلی بھیگی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی دُبر مین یا استنجا کیا اور پانی پونچا دُبر مین حقنے کی جگہ تک اگرچہ یہ ہوتا ہی کم یا پونچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کے استنجا کرنے مین تضا لازم آویگی اور اگر نکل آوین مسّے بواسیر والے کے اور دھووے اُنکو اگر خشک کر لیا اُنکو پہلے اُٹھنے کے اور مسّے پھر اوپر چڑھ گئے نہین ٹوٹتے کا روزہ اسلیے کہ پانی پونچا تھا ظاہر بدن پر پھر زائل ہوگیا پہلے پونچنے کے طرف باطن کے بسبب عود کرنے مقعد کے اور اگر خشک نہونگے تو روزہ فاسد ہوجائے گا اور اگر داخل کریگی عورت اُنگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کرے گا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر اپنی دُبر مین یا عورت داخل کریگی ان چیزونکو اپنی فرج داخل مین اور غائب ہوجائین گی یہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہے گا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا باہر مین رہا یا عورت کی فرج خارج مین نہین فاسد ہونیکا اور اگر نگلا ڈورا اور ایک سرا ہاتھ مین ہو پھر نکال لے نہین ٹوٹنے کا روزہ اگر سب نگل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دھوان اپنے فعل سے قصداً دماغ مین یا بیت الخلا مین قضا لازم آویگی اور یہ حکم بیچ دھوئین غیر عنبر اور عود کے ہی اور ان دونون کے دھوئین مین بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا بھی واسطے فائدہ مند اور دوا ہونے اُسکے کے اور اسیطرح اٹھتے گرد و دھوان داخل کرنے سے بعید نہین ہی لازم آنا کفارے کا اور اگر تے قصداً کی اگرچہ منھ بھر کر نہ آئی قضا لازم آویگی بموجب ظاہر روایت کے اور ابو یوسف کے نزدیک منھ بھر کر آنا شرط ہی اور یہی صحیح ہی اور اگر نگل جاوے تے اپنے سے آئی ہوئی کو اور ہو وہ منھ بھری ہوئی یا کھا جاوے دانتونکی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنے کے یا زیادہ یا نیت کرے روزے کی دن کو بعد کھا چکنے کے پھر لکر پہلے نیت کرنے کے دن کو یا بیہوش ہو جاوے اگرچہ مہینے بھر تک بیہوش رہے قضا لازم آویگی مگر یہ کہ قضا نہ کرے اُس دن کی کہ جسمین بیہوشی شروع ہوئی ہی یا جسکی رات مین شروع ہوئی ہی اسلیے کہ مسلمان کا فعل صلاح پر عمل کرنا چاہیے کہ اُس نے رات سمی نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ تو ہوگیا اُسکے بعد جتنے دنون بیہوش رہے گا اُنکی قضا کریگا اسلیے کہ امساک بغیر نیت کے ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہین نیت کی تو اُس دن کی بھی قضا آویگی اور اگر مہینے بھر سے کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر سارے مہینے دیوانہ رہا نہین قضا آویگی اور اگر مہینا بھر اسطرح دیوانہ نہ رہا کہ رات کو آرام ہوگیا یا دن کو آرام ہوگیا بعد فوت ہونے وقت نیت کے تو بھی قضا نہین آنے کی کہ یہ بھی سارے ہی مہینے کے حکم مین ہے اور اگر رمضان مین نیت روزے کی نکی اور کھانا کھایا امام اعظم کے نزدیک کفارہ واجب نہین اور صاحبین کے نزدیک واجب ہی کذا فی المالابد منہ اور اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جاوے اگرچہ بسبب عذر کے ٹوٹے اور پھر عذر جاتا رہے تو واجب ہی بند رہنا کھانے پینے وغیرہ سے بقیہ روز مین اور واجب ہے بند رہنا حائض

اور نفسا پر جبکہ پاک ہون بعد طلوع ہونے فجر کے اور واجب ہی بندرہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا ور بیمار پر جبکہ اچھا ہوجاوی اور دیوانے پر جبکہ ہوشیار ہو اور لڑکے پر جبکہ بالغ ہوا ور کافر پر جبکہ اسلام لاوے اور ان سب پر قضا ہی سوائے دو شخصون اخیر کے اور حائض اور نفسا را ور بیمار اور مسافر کو بندر ہنا نہ چاہیے لیکن ظاہر نہ کھاوین بلکہ پوشیدہ کھاوین **فصل** بیچ بیان اُن چیزونکے کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہین اور جو کہ مستحب ہین مکروہ ہی روزہ دار کے لیے چکھنا کسی چیز کا یعنی چکھ کر تھوک دینا اور ذخیرہ مین ہی کہ مکروہ ہی چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرورت نہوا ور جب ضرورت ہو جیسے کوئی چیز خریدنا ہوا ور ڈر ہو اسکا کہ اگر نہ چکھونگا تو غبن دیا جاؤنگا یا موافق میری مرضی کے نہوگی تو نہین مکروہ اور فتاوی النسفی مین ہی کہ اگر ایک عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کی زیادتی نمک پر تو درست ہے، اُسکو بھی چکھ لینا کھانے کا تا اُسکے ظلم سے بچے اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہین درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور ممکن ہی کہ یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانے کے لیے ہون اور مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے ایک عورت چاہتی ہے کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچے کے مُنھ مین دے اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حاضر اُسکے پاس ہو تو اُس سے چبوا کر دے آپ چبا کر دینا اُسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزے دار نہ ہاتھ لگے تو آپ ہی دے کہ اس صورت مین کروہ نہین اور مکروہ ہی چبانا مصطلی کا روزے دار کے لیے برابر ہین اسمین مرد و عورت اسلیے کہ اُسکے چبانے سے تہمت افطار کی لگتی ہی اور سوائے روزے کی حالت کے مردون کے لیے چبانا اُسکا مکروہ ہی مگر خلوت مین بسبب عذر کے جائز ہی اور بعضون نے کہا مباح ہی بخلاف عورتونکے کہ اُنکے لیے مستحب ہے چبانا اُسکا اسلیے کہ یہ اُنکے لیے قائم مقام ہی مسواک کے اور مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرت کرنی یعنی عورتونکو گلے لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا والا نہین مکروہ اور مکروہ ہی جمع کرنا تھوک کا مُنھ مین قصداً اور پھر نگل جانا اُسکا اور مکروہ ہی روزے دار کے لیے کرنا اُس چیز کا کہ ضعف ہو اُس سے مانند فصد اور پچھنون کے اور جو فصد و پچھنے ایسے ہون کہ ضعف نہو اُنسے تو نہین مکروہ اور نہین مکروہ ہی سُرمہ لگانا اور تیل لگانا موچھونکو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کے ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی پانی مین اور نہین مکروہ ہی کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا بغیر وضو کے اور نہین مکروہ ہی غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑے کا بدن پر بقصد ٹھنڈک کے بموجب روایت مفتی بہ کے اسلیے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہی چنانچہ وہ حدیث آگے آوے گی اور مستحب ہین روزے دار کے لیے تین چیزین سحر کھانی اور دیر کرنی سحری مین اور جلدی کرنی افطار مین بیچ غیر روز ابر کے اور ابر کے روز احتیاط ظاہر ہی **فصل** بیچ بیان اُن عوارض کے کہ مباح ہی بسبب اُنکے افطار وہ دس ہین مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی اور حمل اور دودھ پلانا اور بھوک اور پیاس اور بہت بڑھاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہی افطار اُس بیمار کے لیے کہ اگر روزہ رکھے تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کر اچھے ہونے کا اسلیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اُسکا کبھی ہوتا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہی اُس سے احتراز اور مرض ایک چیز ہی کہ باعث ہوتی ہے تغیر طبیعت کی طرف فساد کے شروع ہوتی ہی اول باطن مین پھر ظاہر ہوتا ہی اثر اُسکا اوپر پس برابر ہی کہ ہووہ مرض آنکھ دُکھنے کا یا زخم یا درد سر کا غرضکہ کوئی مرض ہو جو خوف ہو اُسکی زیادتی یا دیر کر اچھے ہونے کا تو جائز ہی اُسمین افطار اور لکھا ہی علمانے کہ غازی جبکہ جانتا ہو یقیناً کہ مین لڑونگا کفار سے رمضان کے مہینے مین اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنے مین پس پہلے لڑائی کے افطار کرے مسافر ہو یا مقیم اور اسی قیاس پر کہا ہی علمانے اُس شخص کے حق مین کہ اُسکا دن باری کا ہی پس افطار کیا اول روز مین پہلے آنے تپ کے گمان اُسکے کہ آج تپ آوے گی پس ضعیف کر دے گی تو نہین مضائقہ افطار کا اُسکے لیے پھر اگر تپ نہ آوے گی تو صحیح تر یہ ہی کہ نہین آنے کا کفارہ اور اسی طرح عورت نے حیض آنے کا گمان کر کے افطار کیا اور پھر حیض نہ آیا تو صحیح تر ہے یہ کہ کفارہ نہین آنے کا اُسپر اور فتاویٰ عالمگیری مین لکھا ہی کہ دونون صورتونمین کفارہ آویگا اور اسی طرح بازار والے اگر سُنین آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہی اور پھر افطار کر ڈالین پھر معلوم ہو

کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تھا تو نہیں کفارہ اُپر اور زبردستی سے مراد یہ ہو کہ کوئی پچھاڑ کر منھ مین کچھ دیدے یا ڈرہونہ افطار کرنے مین مار ڈالنے کا یا بہت مارنے کا اور جائز ہو افطار حاملہ کے لیے اور دودھ والی کے لیے اگر ڈرے نقصان عقل سے یا ہلاک سے یا بیماری سے خواہ اپنے نفس پر ڈرہو اِن چیزونکا یا بچے پر اور دودھ والی خواہ مان ہو خواہ دایہ اور یہ جو کہا گیا ہو کہ مراد دودھ والی سے دایہ ہی ہے یہ قول مردود ہو اسلیے کہ حدیث مین عام ہو دودھ والی اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوۃِ وَعَنِ الْحُبْلٰی وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اور دوسرے یہ کہ دودھ پلانا مان پر واجب ہے دیانۃً خصوصًا جبکہ باپ مفلس آور جائز ہو دودھ والی کے بند پینا دا کا جبکہ طبیب کہے کہ یہ بچے کی بیماری کو فائدہ کرتی اور خوف معتبر مباح ہونے افطار کے لیے دو سبب سے ہوتا ہو یا تو ظن غالب ہو ضرر کا بسبب پہلے تجربہ کے یا طبیب مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہے کہ ضرر کریگا روزہ اور جائز ہے افطار اُسکے لیے کہ ہو اُسکو پیاس شدید یا بھوک بہت کہ خوف ہو اُنسے ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتے رہنے بعض حواس کا اور نہ ہو یہ بسبب مشقت مین ڈالنے نفس اپنے کے اسلیے کہ اگر ہوگا یہ بسبب مشقت مین ڈالنے نفس کے مثلاً دوڑا اور پیاسا ہو کر افطار کر ڈالا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضون نے کہا کہ نہین لازم آنے کا اور پوچھے گئے علی بن احمد حال حرفہ کرنے والے کی سے کہ جب جانے وہ کہ اگر مین مشغول ہونگا حرفے مین تو تحقیق ہوگا مرض مباح ہوگا اُسمین افطار اور ہو وہ محتاج طرف حاصل کرنے نفقے کے آیا مباح ہو اُسکو کھانا پہلے بیمار ہونیکے یا نہین پس منع کیا اُنھون نے اشد منع اور در مختار مین لکھا ہو کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اُسکو چاہیے کہ آدھے دن کسب کرے اور آدھے دن استراحت کرے تا وجہ معیشت کی بھی حاصل ہو اور روزہ بھی ہاتھ سے نہ جاوے اور جائز ہو افطار اُس مسافر کو کہ سفر کرے پہلے طلوع ہونے فجر کے اور اگر سفر کرے حالت روزے مین بعد طلوع ہونے فجر کے تو نہین مباح افطار کرنا لیکن اگر بیمار ہو جاوے بعد اُسکے تو درست ہو اور بہر صورت قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ سفر مین بغیر بیماری کے توڑے خواہ بیمار ہو کر اور روزہ رکھنا مسافر کو مستحب ہے اگر ضرر نکرے اور یہ کہے کہ جب نہون تمام رفیق اُسکے افطار کیے ہوئے اور نہ مشترک ہون خرچ کرنے مین پس اگر ہون مشترک یا افطار کیے ہوئے تو افضل افطار ہی ہو واسطے موافقت جماعت کے اور نہین واجب ہو وصیت کرنی ساتھ فدیہ اُس روزے کے کہ افطار کیا اُس پر کہ مرے پہلے زوال عذر کے خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا یا اور عذرون مذکورہ سے اور قضا کرے اُن روزونکی کہ قادر ہوا اُنکی قضا پر اور اگر قضا نکرے تو لازم ہو اُسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کے سفر سے اور بقدر صحت کے مرض سے اور بقدر زوال عذر کے اور نہین شرط ہو قضا روزے مین پے در پے رکھنا لیکن مستحب ہے تاکہ واجب جلدی ذمہ سے اُتر جاوے اور اسی لیے مستحب ہے یہ کہ نہ تاخیر کرے بعد قدرت کے

تنبیہ شرع مین روزے تیرہ قسم کے آئے ہین اُنمین سے سات قسم کے روزے تو پے در پے رکھے جاتے ہین مہینے رمضان کے اور کفارۂ ظہار کے اور کفارۂ قتل کے اور کفارۂ یمین کے اور رمضان مین جو قصدًا افطار کرے اُسکے کفارے کے اور نذر معین کے اور اعتکاف واجب کے اور چھ قسم کے روزے نہین اختیار رکھتا ہو چاہے پے در پے رکھے اور چاہے متفرق افضل روزے اور قضائے رمضانی روزے اور روزے متعہ کے اور فدیہ حلق کی اور جزاء صید کی اور نذر مطلق کی اور جائز ہو افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو اور شیخ فانی اُسکو کہتے ہین کہ عاجز ہو ادا سے فی الحال اور زیادہ ہو ہون عجز اُسکا یہانتک کہ ناامید ہو روزہ رکھنے سے بسبب بڑھاپے کی اور لازم ہو شیخ فانی کو اور بڑھیا فانیہ کو فدیہ اور نہین لازم اور عذر والونکو سوا اُنکے مگر جو کہ عاجز ہو نذر سے ہمیشہ سے یعنی نذر ثانی کہ مین ہمیشہ روزہ رکھونگا پھر عاجز ہوا اُس سے بسبب اشتغال معیشت کے تو افطار کرے اور فدیہ دیدیا کرے ہر روز اور فدیہ یہ ہو کہ بدلے ہر دن کے آدھا صاع یعنی دو سیر گیہون دے یا قیمت اُنکی بشرط ہمیشہ رہنے عجز کے موت تک اور اگر ہو فانی مسافر اور مرے پہلے اقامت کے تو لائق نہو یہ کہ نہ واجب ہو سپرد فدیہ کا تندرو نکے اور اگر تہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ لازم ہو تو استغفار کرے اللہ تعالی سے اور جائز ہو فدیہ اور کفارے مین اباحت طعام کی یعنی دونون وقت ہر دن پیٹ بھر کر بھوکے کو کھلادے جیسے کہ جائز ہو تملیک بخلاف صدقۂ فطر کے کہ ضرور ہو اُسمین تملیک تا تندرکوٰۃ کے جاننا چاہیے کہ جو صدقہ مشروع ہو

ف طریق سے معاف کیا مسافر سے روزہ اور آدھی نماز اور حاملہ اور دودھ پلانے والی سے روزہ

ساتھ لفظ طعام کے یا اطعام کے جائز ہی اُسمین تملیک اور اباحت اور جو کہ مشروع ہی ساتھ لفظ ایتاء کے اور اداء کے شرط ہے اُسمین تملیک اور نہین جائز ہے نفل روزہ رکھنے والے کو توڑ ڈالنا اُسکا بلا عذر اور جاننا چاہیے کہ توڑ ڈالنا روزے کا اور نماز کا بعد شروع کرنے کے مکروہ ہے اور نفل روزہ شروع سے واجب ہوتا ہے پس کسی حالت مین توڑے واجب ہوتی ہے اُسپر قضا مگر جبکہ پانچ دنون مین نفل روزے رکھے دونون عیدون مین اور ایام تشریق مین تو نہین لازم آتی ہی قضا اُنکے توڑنے مین اِس لیے کہ ان دنون مین روزہ ہی منع ہین شروع سے واجب نہین ہوتے اور اگر ان پانچ دنون کے روزے نذر مانے یا تمام سال کے روزے نذر مانے تو ان دنون مین افطار کرے اور قضا اُنکی رکھے اور دنون مین اور حکم کیا جاوے لڑکا ساتھ روزہ رکھنے کے جبکہ طاقت آوے اُسمین اور مارا جاوے اُسکے ترک پر جبکہ ہو دس برس کا مانند نماز کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور کام کرنا بُرا یعنی روزے مین پس نہین اللہ کو کچھ حاجت اسمین کہ چھوڑا ہی اُس شخص نے کھانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہ بخاری نے **ف** باطل بولنا کلام باطل وہ ہی کہ جسکے بولنے مین گناہ لازم آوے یعنی باتین کفر کی کرنی اور گواہی جھوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ بہتان زنا کا ہو یا اور کچھ اور گالیان دینی اور بُرا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند انکے اور چیزین کہ واجب ہی انسان کو پرہیز کرنا اُنسے پس حاصل یہ کہ جس روزے دار نے باطل بولنا اور بُرے کام کرنے نہ چھوڑے تو اللہ تعالی کو کچھ حاجت نہین اُسکی کہ وہ ترک کرے کھانا اور پینا اپنا یہان اِس اجمال کا یہ ہی کہ مقصود روزے سے توڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہی پس جب حاصل ہوا اُس سے یعنی بُرے قول و فعل چھوٹے تو نہین پروا کرتا اللہ تعالی روزے اُسکے کی اور اُسکی طرف نظر عنایت کی نہین کرتا پس نہوئے حاجت مراد ہی نہ التفات کرنا اُسپر اور نہ قبول کرنا اُسکے روزے کا اور کیونکر التفات کرے اللہ تعالی اُسکی طرف کہ اُسنے ترک کیا اُس چیز کو کہ مباح تھی غیر روزے مین قسم کھانے پینے وغیرہ سے اور مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تھی اُسپر ہر وقت مین اور مشائخ نے لکھا ہی کہ روزہ تین قسم پر ہی ایک روزہ عوام کا ہے کہ باز رہے کھانے پینے اور جماع سے اور ایک روزہ خواص کا ہی وہ یہ ہی کہ باز رکھے تمام اعضا اور حواس کو لذتون اور خواہشون حرام اور مکروہ سے بلکہ منہمک رہنے سے مباح مین بھی جو مباح کہ منافی کسر نفس کے ہین اور ایک روزہ اخص الخواص کا ہی وہ یہ ہی کہ باز رہی ہر چیز سے کہ جو سوا حق کی ہے اور نہ التفات کرے اُسکے غیر کی طرف ۱۲ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے یعنی اپنی بی بیون سے یہ معاملہ کرتے اُس حال مین کہ وہ روزے دار ہوتے اور تھے حضرت بہت قادر تمسے واسطے حاجت اپنی کے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** حاجت سے مراد شہوت ہی یعنی حضرت پر نسبت تمھارے بہت قادر تھے اپنی شہوت پر کہ باوجود بوسہ لینے اور بدن لگانے کے رُکے رہتے تھے صحبت کرنے سے اور سے رُکنا مشکل ہی اور اہل علم نے اسمین اختلاف کیا ہی اور ہمارے نزدیک مکروہ ہی بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بدن سے بدن لگانا عورت سے اگر خوف ہو جماع کرنے کا یا منزل ہو جانے کا اور اگر خوف نہو تو نہین مکروہ ۱۲ **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَیْرِ حُلُمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاتے اُنکو فجر رمضان مین یعنی کبھی اور وہ ہوتے تھے جنابت سے بغیر احتلام کے پس نہاتے اور روزہ رکھتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت کو نہانے کی احتیاج ہوتی تھی بسبب جماع کے نہ بسبب احتلام کے اور باوجود اسکے روزہ رکھتے اور پھر نہا لیتے پس معلوم ہوا

کہ حالت جنابت مین نیت روزے کی کرنی اور صبح کو نہانا منع نہین ہاور بسبب جماع کے جنابت اختیاری ہوتی ہی جب اسمین روزہ درست ہوا تو احتلام کے سبب سے جو نہانے کی حاجت ہوگی اُسمین بطریق اولیٰ درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزے کی حالت مین بھی تو مضر نہین اور بغیر احتلام کے اسلیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہین ہوتا تھا اسلیے کہ وہ علامت ہے شیطان کی آنے کی خواب مین اور وہ امن مین تھے اُس سے ع

وعن ابن عباس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم واحتجم وھو صائم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی بھری ہوئی کھچوائی حالت احرام مین اور بھری ہوئی سینگی کھچوائی روزے کی حالت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا شیخ جزری نے کہ مراد ابن عباس کی یہ ہی کہ حضرت حالت احرام مین روزے سے تھے اور پھر بھری ہوئی سینگی لی یہ مراد ہی ابوداؤد کی اس حدیث سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم محرم اور کہا مظہر نے کہ جائز ہی احرام والے کو سینگی لینی بشرطیکہ بال نہ ٹوٹے اور اسی طرح روزے دار کو بھی جائز ہی بغیر کراہیت کے تینون امامونکے نزدیک اور کہا احمد نے کہ باطل ہوتا ہی روزہ بھری ہوئی سینگی لگانے والے کا اور لگوانے والے کا لیکن کفارہ نہین واجب آتا ہی ع

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی وھو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے اور ہووے روزے دار پس کھایا یا پیا پس چاہیے کہ پورا کرے اپنا روزہ پس سوا اسکے نہین کہ کھلایا اُسکو اللہ نے اور پلایا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حکم عام ہی ہر روزے کا فرض ہو یا نفل بھولکر کھالیوے یا پی لیوے تو روزہ نہین جاتا اور مذہب سب امامونکا یہی ہی مگر امام مالک کہتے ہین کہ لازم ہی قضا روزہ رمضان کی آور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جب ثابت ہوا یہ حکم کھانے اور پینے مین ثابت ہوا جماع مین بھی یعنی جماع بھولکر کرے اُسکا بھی یہی حکم ہی ح

وعنہ قال بینما نحن جلوس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت قال مالک قال وقعت علی امراتی وانا صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تجد رقبۃ تعتقھا قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل تجد اطعام ستین مسکینا قال لا قال فاجلس ومکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبینا نحن علی ذلک اُتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر والعرق المکتل الضخم قال این السائل فقال انا قال خذھذا فتصدق بہ فقال الرجل اعلی افقر منی یا رسول اللہ فوا للہ ما بین لابتیھا یرید الحرتین اھل بیت افقر من اھل بیتی فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اطعمہ اھلک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسوقت کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مین یعنے بسبب گناہ کے کیونکہ فرمایا کیا ہی واسطے تیرے کہا گرا مین اپنی عورت پر یعنی جماع کیا اور تھا مین روزے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتا ہی تو بردو کہ آزاد کرے اُسکو کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے پس کیا طاقت رکھتا ہی تو یہ کہ روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے کہا کہ نہین فرمایا کیا مقدور رکھتا ہی ساٹھ مسکینون کے کھلانیکا کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے بیٹھ جا اور ٹھیرے رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انتظار کیا کہ کوئی کچھ لاوے تو اُسکو دین تا وہ کفارہ ادا کرے پس اُسوقت کہ ہم اسیطرح بیٹھے تھے آیا حضرت کے پاس ایک عرق کہ اُسمین تھین کھجورین اور عرق کہتے ہین ٹھیلے بڑے کو یعنی کھجور کی بیٹھے کا بنا ہوا ہوتا ہی اور اُسمین پندرہ جو سیر نسے لیکر بیس سیر تک کھجورین آتی ہین فرمایا کہان ہے پوچھنے والا کہا مین حاضر ہون فرمایا لیہ کھجورین اور صدقہ دے اُنکو پھر کہا اُس شخص نے کیا صدقہ دونین ایسے کو کہ زیادہ محتاج ہو مجھسے یا رسول اللہ یعنی مین سب سے زیادہ محتاج ہون فقیر کو کسطرح دون پس قسم ہی خدا کی نہین درمیان دونون طرفون مدینہ کے کوئی گھر والے محتاج زیادہ میرے گھر والون سے اور مراد رکھتا تھا دونون طرفون سے دو پہاڑیان

کہ جانب مشرق اور مغرب مدینے کے ہین پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان حضرت کی پھر فرمایا کھلاؤ اپنے اہل کو
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نام اس شخص کا نے والے کا سلمۃ بن صخر الانصاری البیاضی تھا اور روزہ رمضان کا رمضان مین جو قصداً توڑ ڈالی
خواہ جماع کر کر خواہ کھا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہی اسی ترتیب مذکورسے کہ بردہ آزاد کرے اور یہ نہو سکے تو دو مہینے کے روزے رکھے پے در پے اور یہ بھی
نہو سکے تو ساٹھ مسکینون کو کھلاوے اگر کچھ اناج دے تو سا سم دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر خرما دے اور اگر پکا کر دیوے تو دونون وقت
پیٹ بھر کر کھلاوے اور کفارہ اپنے اہل کو یعنی اصول و فروع کو دینا درست نہین اور حضرت نے جو اُس شخص کو اجازت دی تو اسمین اختلاف کیا
ہی علمانے کہ اُسکے ذمہ سے کفارہ ادا ہوا یا نہین اکثر تو کہتے ہین کہ ادا ہو گیا اور یہ خاص اُسی کے واسطے تھا اور کو درست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ کفارہ
اُسکے ذمہ پر رہا سو اسطے کہ واجب ہونا کفارے کا بالفعل اُسوقت ہی کہ اُسکے کھانے سے اور اُسکے اہل کے کھانے سے بچے اور نہین تو ذمہ پر رہتا ہی جب
مقدور ہو ادا کرے پس وہ محتاج تھا اُسکو حضرت نے اجازت دی کہ اب تو اپنے اہل کو کھلاوے جب مقدور ہوگا ادا کرنا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم پہلا تھا
پھر منسوخ ہوا واللہ اعلم ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبلها وهو صائم
ویمص لسانها رواہ ابوداؤد روایت ہی عائشہ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے حضرت عائشہ کا اور ہوتے روزے دار اور
چوستے زبان اُنکی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ حدیث ضعیف ہی اور کہا گیا ہی تھوک نگلنے غیر کیسے روزہ ٹوٹ جاتا ہی سب کے نزدیک پس حضرت کے
زبان چوسنے کا بر تقدیر صحت حدیث کے یہ جواب دیا گیا ہی کہ حضرت زبان چوس کر تھوک دیتے ہونگے نگلتے نہونگے ع **وعن** ابی هریرۃ ان رجلا
سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ للصائم فرخص له واتاہ اخر فسالہ فنهاہ فاذا الذی رخص له شیخ واذا الذی نهاہ
شاب رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار
کے یعنی بدن سے بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرت نے اُسکو اور آیا حضرت کے پاس ایک اور پس پوچھا اُسنے حال مباشرت کا پس
منع کیا اُسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تھی اُسکو وہ تھا بڈھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اُسکو وہ تھا جوان نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بڈھا اس مین
ہوتا ہی خوف جماع کرنے کا اُسکو نہین ہوتا اسلیے اُسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہی اُسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ یہ نہی
تحریمی ہی یا تنزیہی ع **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعه القی وهو صائم فلیس علیه قضاء ومن استقاء عمدا
فلیقض رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث عیسی
ابن یونس قال محمد یعنی البخاری کا اراہ محفوظا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو غلبہ کرے قی
یعنے آپ سے آجاوے اور وہ ہو روزے سے پس نہین اُسپر قضا اور جو شخص قی لائے یعنی اُنگلی وغیرہ حلق مین ڈالکر قصداً پس چاہیے کہ قضا کرے نقل کی ترمذی
اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کیسے اور کہا محمد نے
یعنی بخاری نے نہین گمان کرتا مین اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہے ف قصداً جو کہا تو اس سے احتراز کیا نسیان سے یعنی قے لاوے اور روزہ
یاد ہو تو قضا آتی ہی اور بھولکر لاوے تو قضا نہین اور یہ مسئلہ ابتدائے باب مین مفصل ذکر کیا گیا ہی جو چاہے وہان سے دیکھ لے ع **وعن**
معدان بن طلحۃ ان ابا الدرداء حدثه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر فال فلقیت ثوبان فی
مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال صدق وانا
صببت له وضوءه رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی اور روایت ہی معدان بن طلحہ سے یہ کہ ابودرداء نے حدیث کی انکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کما معدان نے پس ملا میں ثوبان سے دمشق کی مسجد میں اور کہا میں نے کہ ابو درداء نے مجکو حدیث کی ہے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا کہا سچ کہا ابو درداء نے اور میں نے ڈالا تھا حضرت کے واسطے پانی وضو کے کا نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے ف یعنی روزے نفل میں قصداً قے کر کر روزہ توڑ ڈالا بسبب کسی عذر کے یعنی عذر بیماری کا تھا یا ضعف کا اور عذر کی قید اسلیے لگائی کہ حضرت بغیر عذر کے روزہ نہ توڑتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ یعنی اپنے عملوں کو باطل نہ کرڈالو اور اخیر حدیث سے دلیل پکڑی ہی امام ابو حنیفہ اور احمد وغیرہما نے کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعی اور اور علما کہ قائل نہیں ہیں وضو ٹوٹنے کے قے سے انھوں نے وضو کرنے سے مراد دلی ہی کلی کرنی اور دھونا منھ کا واللہ اعلم ع ح وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَآئِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس قدر کہ نہیں گن سکتا مسواک کرتے تھے اور وہ روزے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی مسواک کرنی روزے دار کو ہر وقت اور ہر طرح کی مسواک کرنی اور اور بہت حدیثیں ایسی طرح کی آئی ہیں چنانچہ مرقات میں مذکور ہیں اور علما نے اسمیں اختلاف کیا ہی امام ابو حنیفہؒ اور مالکؒ جائز رکھتے ہیں مسواک کرنی خواہ مسواک سبز یعنی تازی ہو یا تر کی ہوئی ہو پانی میں اور خواہ پہلے زوال کے ہو خواہ بعد اُسکے اور ابو یوسفؒ نے کہا مکروہ ہی تازی اور بھیگی ہوئی اور شافعیؒ کے نزدیک مکروہ ہی بعد زوال کے ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَكَتْ عَيْنِيْ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَآئِمٌ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ عَاتِكَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دکھتی ہیں آنکھیں میری کیا لگاؤں نہیں سرمہ دیں ہوں روزہ دار فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا سند اس حدیث کی نہیں قوی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہے ف اسمیں دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے چنانچہ اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور کہا امام اعظم اور امام شافعیؒ نے کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہیں اگرچہ مزا سرمہ کا حلق میں ظاہر ہو اور احمد اور اسحٰق اور سفیان کے نزدیک مکروہ ہی اور امام مالک سے بعضوں نے کراہت نقل کی ہی اور بعضوں نے عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اور حدیثیں بھی آئی ہیں سب ملکر قابل دلیل پکڑنے کے ہو جاتی ہیں ع ح وَعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَآءَ وَهُوَ صَآئِمٌ مِّنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی بعضے صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج میں ڈالتے اپنے سر پر پانی حالت روزے کی میں واسطے دفع کرنے پیاس یا کہا دفع کرنے گرمی کے نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد نے ف عرج نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہیں مکروہ روزہ دار کو یہ کہ ڈالے سر پر پانی اور داخل ہو وے پانی میں اگرچہ ظاہر ہو ٹھنڈک اُسکی بیچ باطن اُسکے کے ع ح و نور الایضاح میں کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہی لکھا ہے کہ نہیں مکروہ ہی روزہ دار کو نہانا اور لپٹنا تر کپڑے میں واسطے ٹھنڈک کے اور دفع گرمی کے بموجب روایت مفتی بہ کی انتہی اور اسی طرح در مختار میں لکھا ہی وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ لِثَمَانٍ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَنَا قَوْلُهٗ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ اَيْ تَعَرُّضًا لِلْاِفْطَارِ لِلْمَحْجُوْمِ لِلضَّعْفِ قَالَ الْحَاجِمُ لِاَنَّهٗ لَا يَاْمَنُ مِنْ اَنْ يَّصِلَ شَيْءٌ اِلٰى جَوْفِهٖ مَعَ الْمَلَازِمِ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک شخص پاس جنت البقیع میں کہ نام ہی مدینے کی مقبرہ کا اور وہ شخص بھری ہوئی

سینگیاں کھنچواتا تھا اور حضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ میرا اٹھارویں تاریخ رمضان کی پس فرمایا حضرتؐ نے کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی کھینچنے والے نے اور کھنچوانے والے نے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے کہا شیخ امام محیی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ نے اور تاویل کیا ہے اس حدیث کو بعضوں نے اس شخصوں سے کہ اجازت دی ہے روزہ دار کو بیچ سینگی کھینچنے اور کھنچوانے کے یعنی قریب افطار کے ہو جاتا ہے کھنچوانے والا بسبب ضعف کے اور کھینچنے والا سو اسطے کہ نہیں امن میں ہوتا اس سے کہ پونچ جاوے کچھ پیٹ اسکے میں بسبب چوسنے سینگی کے ف شخصوں سے مراد جمہور یعنی اکثر علما ہیں مذہب اکثر علما کا یہی ہے کہ سینگی لینے کا کچھ مضائقہ نہیں روزہ دار کو اسلیے کہ ثابت ہوا ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لی یعنی بھری ہوئی حالت احرام اور روزہ میں اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کا ہے اور معنی اس حدیث کے انھوں نے بھی جو کہ مذکور ہوئے کہ قریب افطار کے ہو جاتا ہے یعنی بھری ہوئی سینگی لوانے والے کو بسبب خون نکل جانے کے ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہے کہ قریب ہوتا ہے افطار کرنے کے تا ہلاک نہ ہو جاوے اور سینگی کھینچنے والے کو خوف ہوتا ہے کہ مبادا سینگی لگاتے ہوئے کہ منھ سے چوسنی پڑتی ہے پیٹ میں خون اتر جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ بھری ہوئی سینگی سے روزہ جاتا نہیں لیکن مکروہ ہوتا ہے بسبب لاحق ہونے ضعف اور خوف ہلاک کے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حدیث خاص دو شخصوں کے حق میں فرمائی کہ انھوں نے بھری ہوئی سینگی کھینچتے وقت غیبت کی تھی پس اس غیبت کرنے پر فرمایا کہ دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یَقُوْلُ اَبُوالْمُطَوِّسِ الرَّاوِیْ لَا اَعْرِفُ لَهٗ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرے قصداً ایک دن بھی رمضان سے بدون رخصت کے اور بدون مرض کے نہیں بدلا اُتارتا اس سے روزہ رکھنا تمام عمر اگرچہ روزے رکھے تمام عمر نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے اور کہا ترمذی نے کہ سنا میں نے محمد کو یعنی بخاری کو کہ کہتا تھا ابوالمطوس راوی نہیں جانتا میں واسطے اسکے سوا اس حدیث کے ف بدون رخصت کے یعنی بدون رخصت شرعی کے کہ حالت سفر وغیرہ کی ہے چنانچہ بیان اسکا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ وَاِنْ صَامَهٗ تاکید ہے پہلے جملے کی اور یہ حدیث بطریق مبالغہ کے اور تشدد کے فرمائی اور مراد یہ ہے کہ ثواب روزۂ فرض کا اس درجہ کا نہیں کہ روزہ نفل سے نہیں ہاتھ آتا اگرچہ تمام عمر رکھے والا اگر ایک روزہ نہ رکھا ہو بدلے اسکے ایک روزہ رکھے فرض ادا ہو جاوے گا اور اگر رکھکر توڑ ڈالا ہو دو مہینے کے روزے کفایت کرین گے اور کہا ابن حجر نے کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکھے اور پھر اسکے بدلے تمام عمر روزے رکھے تو نہیں کفایت کرتے چنانچہ حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ کا یہی مذہب ہے اور اکثر علما کا مذہب ہے کہ کفایت کرتا ہے ایکدن بدلے ایکدن کے یعنی فرض ادا ہو جاتا ہے اگرچہ رکھا ہو نہایت چھوٹے دنوں میں اور گرمی میں اور بدلے اسکے بڑے دنوں میں اور سردی میں اور ظاہر یہ ہے کہ نماز بھی روزے ہی کی حکم میں ہے اسلیے کہ نہیں فرق ہے دونوں میں بلکہ نماز افضل ہے روزے سے سب علما کے نزدیک واللہ اعلم ۱۲ ع مولانا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَّیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مِّنْ قَائِمٍ لَّیْسَ لَهٗ مِنْ قِیَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزے دار ہیں کہ نہیں انکو حاصل روزی انکے سے مگر پیاسا رہنا اور کتنے قیام کرنے والے ہیں کہ نہیں انکو قیام انکے سے مگر بیخوابی نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی جو شخص روزہ رکھے اور خالص نیت خدا کیواسطے نہ ہو اور نہ بچے جھوٹ بولنے سے اور جھوٹی گواہی اور بہتان لگانے اور غیبت کرنے اور مانند انکے اور ممنوعات سے ہوتی ہے اسکو بھوک اور پیاس اور نہیں ہوتا

ثواب اُسکو روزے کا اگرچہ فرض ذمہ سے ساقط ہوتا ہے اور اسی طرح سے جو رات کو قیام کرے بغیر حضوری کے یا واسطے فائدہ دنیا کے تو اسکو کچھ بھی ثواب نہیں ہوتا جیسے نماز زمین یا گھر چھپنے ہوئے مین پڑھے تو اُسمین کچھ ثواب نہین ہوتا اگرچہ ذمہ سے فرض ساقط ہوتا ہے اور اسی طرح جو نماز پڑھے بدون جماعت کے بے عذر ذمہ سے اُسکے فرض ساقط ہوا قضا نہ آوے گی لیکن اُسکو ثواب نہین حاصل ہوتا اور اسی طرح اور عبادتین مانند حج وزکوٰۃ وغیرہما کے اگر خلوص سے نہون کچھ نہین فائدہ اُنسے سوائے تضییع مال اور رنج بدن کے ۔ مولانا من الطیبی وغیرہ **وذکر** حدیث لقیط بن صبرۃ فی باب سنن الوضوء اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی بیچ باب سنتون وضوء کے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا یفطرن الصائم الحجامۃ والقیٔ والاحتلام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غیر محفوظ وعبد الرحمٰن بن زید بن اسلم راوی یضعف فی الحدیث روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نہین افطار کرتین روزہ روزے دار کا سینگی اور قے یعنی جو قے آپ سے آوے، اور احتلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین محفوظ اور عبد الرحمٰن بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین **ف** روایت کیا ہی اس حدیث کو دار قطنی اور بیہقی اور ابو داؤد نے بھی اور حدیث ابو داؤد کی اشبہ ساتھ صواب کے ہی **ع** **وعن** ثابت البنانی قال سئل انس بن مالک انتم تکرھون الحجامۃ للصائم علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الا من اجل الضعف رواہ البخاری اور روایت ہی ثابت بنانی سے کہ کہا پوچھے گئے انس بن مالک کہ تم مکروہ جانتے تھے سینگی کو واسطے روزے دار کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہا کہ نہین مگر بسبب ضعف کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی سینگیون کو بسبب لاحق ہونے ضعف کے مکروہ جانتے تھے نہ اِس جہت سے کہ روزہ کو توڑی ہین **ع** **وعن** البخاری تعلیقا قال کان ابن عمر یحتجم وھو صائم ثم ترکہ فکان یحتجم باللیل اور روایت ہی بخاری سے بطور تعلیق کے کہ کہا تھے ابن عمر سینگی کھچواتے اور وہ ہوتے روزے سے پھر چھوڑ دی سینگی کھینچوانی پس تھے سینگی کھینچواتے رات کو **ف** یعنی احتیاطاً چھوڑ دی یا واسطے خوف ضعف کے اور بعضی حدیث بخاری نے بغیر سند کے روایت کی ہے اُسکو تعلیق کہتے ہین اور مصنف کو چاہیے تھا کہ اول کہتا عن ابن عمر الخ پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقاً **ع** **وعن** عطاء قال ان مضمض ثم قرقر فی فیہ من الماء لا یضیرہ ان یرد ردیقہ فما بقی فی فیہ ولا یمضغ العلک فان ردد ریق العلک لا اقول انہ یفطر ولکن تتنحی عنہ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی عطاء سے کہ کہا اگر کلی کرے روزے دار پھر ڈالدے پانی کو کہ اُسکے مُنھ مین ہی یعنی بالکل ڈالدے نہین ضرر کریگا اُسکو یہ کہ نگل جاوے تھوک اپنا اور وہ چیز کہ باقی ہی مُنھ مین اُسکے اور نہ چباوے مصطگی پس اگر نگل گیا تھوک مصطگی کا نہین کہتا مین کہ افطار کیا اور لیکن منع کیا جاتا ہی اس سے نقل کی یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے **ف** لفظ باقی مین حرف ما موصولہ ہی اور عطف ہی اسکا لفظ ریقہ یعنی نہ رہین کرتا کہ نگلے بعد کلی کرنے کے تھوک اور جو کچھ کہ باقی رہے طراوت پانی کی اس لیے کہ حتراز اُس سے غیر ممکن ہے، اور مصطگی بعضے آدمی دانتونکی تقویت کے لیئے مُنھ مین رکھتے تھے پس حالت روزے مین اُسکے چبانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اُسکے چباتے ہوئے تھوک جو مُنھ مین جمع ہو اُسکے نگلنے سے روزہ جاتا نہین اِسلیے کہ وہ مُنھ مین سمٹ جاتی ہی اُس سے کچھ جا نہین ہوتا کہ حلق مین اُترجاوے اور روزہ توڑ ڈالے لیکن منع ہی یہ احتیاطاً پس نہی اسمین تنزیہی ہی اسلیے ہمارے علمانے کہا ہی کہ مکروہ ہے چبانا کسی چیز کا مصطگی ہو یا اور کچھ ہو مگر ٹک کو ٹکڑا وغیرہ چبا کر دینا جائز ہی ضرورت کے لیے اور یہ مصطگی وغیرہ کے چبانے کی کراہیت اُسی صورت مین ہی کہ یقین ہو اُسکے نہ اُترنے کا حلق مین اور اگر یقین ہو کہ اُسمین سے کچھ حلق مین اُتر گیا ہی تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر درزی ایک دو رانگا ہوا مُنھ مین سے صاف کرے اور تھوک ہو جاوے مانند رنگ ڈورے کے اور پھر نگل جاوے تو فاسد ہو جاتا ہی روزہ اُسکا اور نہین تو نہین فاسد ہوتا انتہی

اسمین اشارہ ہو طرف اسکے کہ اعتبار غلبہ کا ہو واللہ اعلم ع بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ باب ہو بیچ بیان روزہ مسافر کے ف یعنی مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہو یا نہین اور افضل کیا ہو ان دونون مین ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا روزہ رکھون مین سفر مین اور تھا حمزہ بہت روزے رکھنے والا پس فرمایا حضرتؐ نے اگر چاہے تو پس روزہ رکھ اور اگر چاہے تو پس افطار کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا روزہ رکھونمین سفر مین یعنی رمضان مین اگر سفر کرون تو روزہ رکھون یا نہ رکھون یعنی کیا حکم ہو اسکا گناہ ہو یا ثواب اور اتفاق رکھتے ہین اکثر علما اسپر کہ افطار اور روزہ رکھنا دونون جائز ہین سفر مین خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھ اسکو تکلیف نہین ہوتی ہو تو رکھنا روزے کا بہتر ہے اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہو تو افطار روزے کا بہتر ہو اور سفر طاعت اور سفر راحت اور سفر معصیت برابر ہین بیچ افطار کے نزدیک حضرت امام اعظمؒ کے اور نزدیک امام شافعیؒ کے سفر معصیت مین افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہین ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی سعید خدری سے کہ کہا ہم نے غزا کیا ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سولھوین رمضان کو بعضون نے ہم مین سے روزہ رکھا یعنی قویون نے اور بعضون نے ہم مین سے افطار کیا یعنی ضعیفون نے یا امیرون کے خادمون نے پس نہ عیب کیا روزے دار نے افطار کرنے والے پر یعنی اسلیے کہ عمل کیا اسنے رخصت پر اور نہ افطار کرنے والے نے روزے دار پر اس لیے کہ عمل کیا اسنے عزیمت پر نقل کی یہ مسلم نے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین پس دیکھا مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تھا اُسپر یعنی دھوپ سے بچاؤ کے لیے پس فرمایا کیا ہو یہ کہا اُنھون نے کہ یہ روزے دار ہے یعنی بسبب ضعف کے گر پڑا ہو پس فرمایا نہین نیکی روزہ رکھنا سفر مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی روزے سے جب ایسی حالت ہو جاوے تو سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین افطار ہی افضل ہو ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصُّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو انسؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر مین پس بعضے ہم مین سے روزے دار تھے اور بعضے ہم مین سے افطار کرنے والے پس اُترے ہم ایک منزل مین بیچ دن گرمی کے پس گر پڑے روزے دار یعنی بسبب ضعف کے لائق کاروبار کے نہ رہے اور کھڑے رہے افطار کرنے والے یعنی خدمت مین مشغول ہوئے اور کھڑے کیے خیمے اور پلایا پانی اونٹون کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گئے افطار کرنے والے آج کے دن ثواب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ثواب یعنی ثواب کامل ترے گئے اسلیے کہ افطار اُنکے حق مین ایسے وقت مین بہتر تھا اور لفظ الیوم مین اشارہ ہو اسپر کہ افضلیت افطار کی بسبب خدمت گاری روزے دارونکی تھی نہ مطلق اور اسمین دلیل اسپر بھی ہو کہ خدمت صالحون کی افضل ہو نوافل سے ذکرہ الشیخ فی العوارف ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدَيْهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر انہ شرب بعد العصر اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے طرف مکے کے یعنی جس سال مین کہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہونچے عسفان تک کہ نام ہی ایک جگہ کا دو منزل ہی مکے کی پھر منگوایا پانی پھر اُٹھایا اُسکو ہاتھ مین یعنی ہاتھ مین لیکر بہت اونچا کیا اُسکو تاکہ دیکھین اُسکو لوگ پھر افطار کیا یہانتک کہ آئے مکے مین اور یہ سفر تھا رمضان مین پس تھے ابن عباسؓ کہتے کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بھی کیا پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابرؓ سے یہ ہی کہ حضرتؐ نے پیا پانی تیسرے پہر عصر کے ف اونچا کیا تا دیکھین اُسکو لوگ یعنی جانین کہ جائز ہی افطار کرنا یا اختیار کرین متابعت حضرتؐ کی ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** انس بن مالک الکعبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وضع عن المسافر شطر الصلوٰۃ والصوم عن المسافر والمرضع والحبلیٰ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ روایت ہی انس بن مالک کعبی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے موقوف کردی مسافر سے آدھی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودھ پلانے والی سے اور حمل والی سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف موقوف کردی یعنی سہرے ہی سے مسافر پر آدھی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑھے اور دو کی قضا نہین اُسپر نہ یہ کہ پہلے چار تھین پھر دو ہوگئین اور معاف کیا روزہ یعنی واجب نہین حالت سفر مین روزہ رکھنا لیکن جب مقیم ہو تو قضا واجب ہی اُسپر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ کو بھی روزہ معاف ہی اگر نقصان کرے بچے کو یا اُنکو اور بعد دفع عذر کے قضا لازم ہی اور فدیہ نہین ہمارے نزدیک اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہی اُنپر فدیہ بھی ع **وعن** سلمۃ بن المحبق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ حمولۃ تاوی الی شبع فلیصم رمضان حیث ادرکہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی سلمۃ بن محبق سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے سواری کہ پونہچاوے منزل کو حالت سیری اور آسانی مین یعنی اچھی حالت مین سفر کرتا ہو پس چاہیے کہ روزہ رکھے رمضان کا جہان آجاوے رمضان اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہی دلالت جائز ہی سب علما کے نزدیک افطار کرنا سفر مین اگرچہ مشقت نہو اور یہ حدیث ضعیف بھی ہی ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکۃ فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعہ حتی نظر الناس الیہ ثم شرب فقیل لہ بعد ذلک ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاۃ اولئک العصاۃ رواہ مسلم روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلے سال فتح مکے مین طرف مکے کے رمضان مین پس روزہ رکھا یہانتک کہ پونہچے کراع غمیم تک پس روزہ رکھا آدمیون نے پھر منگوایا حضرتؐ نے پیالہ پانی کا پھر اُٹھایا اُسکو یہانتک کہ دیکھا لوگون نے طرف اُسکے پھر پیا پانی پس کہا گیا واسطے حضرتؐ کے بعد اسکے کہ تحقیق بعضے آدمیون نے روزہ رکھا یعنی روزے ہی سے رہے افطار نہ کیا پس فرمایا یہ ہین پکے گنہگار یہ ہین پکے گنہگار نقل کی یہ مسلم نے ف کراع الغمیم نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکے اور مدینے کے قریب عسفان کے اور لفظ اولئک العصاۃ مکرر فرمانا زیادتی جبر کے لیے اسلیے کہ حضرتؐ نے فعل اسلیے کیا تھا کہ لوگ دیکھکر پیروی اُنکی کرین پیچ قبول کرنے رخصت اللہ تعالی کے پس جنھون نے کہ روزہ رکھا مخالفت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبول نہ کی رخصت اللہ تعالی کی نہ اسلیے حضرتؐ نے خفا ہو کر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہے سفر مین ع **وعن** عبد الرحمٰن ابن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائم رمضان فی السفر کالمفطر فی الحضر رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے

عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے والا رمضان کا سفر میں مانند افطار کرنے والے کے ہے حضر میں یعنی گھر میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر میں بڑا گناہ ہے جیسا افطار کرنا گھر میں لیکن یہ حدیث اکثر کے نزدیک منسوخ ہے یا محمول ہے اس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزے سے سفر میں اور خوف ہلاک کا ہو و مولانا من الشرح **وَعَنْ** حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حمزہ ابن عمرو اسلمی سے کہ اُسنے کہا یا رسول اللہ میں پاتا ہوں اپنے میں قوت روزہ رکھنے کی سفر میں پس کیا ہے مجھ پر گناہ یعنی روزہ رکھنے میں یا افطار کرنے میں فرمایا یہ یعنی افطار کرنا رخصت ہے اللہ عزوجل کی طرف سے پس جسنے کہ لی یہ رخصت پس اچھا کیا اور جو شخص چاہے روزہ رکھنا پس نہیں گناہ اُسپر نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ افطار اولیٰ ہے ع **بَابُ الْقَضَاءِ** باب ہے بیان قضا روزہ کے ف یعنی حکم اور آداب قضا کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد قضا روزے رمضان کی ہے اور رمضان کا روزہ جو افطار کر ڈالے اُسکے تین حکم ہیں اگر بھولکر افطار کرے نہ قضا ہے اور نہ کفارہ اور اگر قصداً ہو بغیر عذر کے کفارہ ہے اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض غیرہ کے اُسمیں قضا ہے ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہا ہوتے مجھ پر روزے رمضان کے پس طاقت رکھتی میں قضا کرنے کی مگر شعبان میں کہا یحییٰ بیٹے سعید کے نہ منع کرتا عائشہ رضؓ کو یعنی قضا سے مشغول ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں یا کہا مشغول ہونا ساتھ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت عائشہ رضؓ کے ذمے جو قضا روزے رمضان کے ہوتے بسبب عذر حیض کے تو انکے رکھنے کی فرصت نہ ملتی سوائے شعبان کے اسلیے کہ اور دنوں میں مستعد رہتی تھیں حضرتؐ کی خدمت بابرکت میں کہ جب صحبت کے لیے بُلاویں حاضر ہوں اور شعبان میں اکثر حضرتؐ روزے سے ہوتے تھے پس یہ فرصت پاتیں اور روزے قضا کرتیں ف ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں درست عورت کو روزہ رکھنا نفل اس حالت میں کہ خاوند اُسکا موجود ہو مگر ساتھ حکم اُسکے کے اور نہ اذن دے کسی کو اپنے گھر میں آنے کا بدون پروانگی اپنے خاوند کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو اُسکے پاس اُسکو نفل روزہ رکھنا درست نہیں بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحۃً ہو خواہ دلالۃً اسلیے کہ تکلیف ہوگی اُسکو صحبت کرنے کی طرف سے اور حدیث سے مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہے پس حجت ہے شافعیہ پر کہ اُنھوں نے استثنا کیا ہے عرفہ اور عاشورے کے روزوں کو اور نہیں درست عورت کو کہ اذن دے کسی کو گھر میں آنے کا بغیر اذن خاوند کے آنے والا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتیٰ کہ عورت کو بھی بغیر اذن خاوند کے نہ اذن دے اور بیچ حکم اذن کے ہو علم رضا اُسکے کا یعنی زبانی اذن نہ دیا مگر جانتی ہے یہ کہ راضی ہوگا خاوند اُسکے آنے سے تو بھی اجازت دے آنے کی کہ اذن دلالۃً ہے ع **وَعَنْ** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاذہ عدویہ سے یہ کہ کہا اُسنے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ کیا حال ہے عورت حائضہ کا کہ قضا کرتی ہے روزہ اور نہیں قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہ رضؓ نے کہ ہوتیں ہم حیض سے حضرتؐ کے زمانے میں پس حکم کیجاتی تھیں ہم ساتھ قضا روزے کے اور

یہ حکم کیجاتی تھین ہم ساتھ قضا نماز کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی شارع نے جو حکم فرمایا اُسکی علت پوچھنے کی حاجت نہین جو فرمایا کرنا چاہیے اگرچہ ممکن تھا کہ کہتین حضرت عائشہؓ کہ قضائے نماز مین حرج ہی کہ بہت ہین اسلیے قضا اُسکی نہین اور روزے کم ہین کہ سال بھر مین ایک ہی بار آتے ہین اُنکی قضا مین اتنا حرج نہین اسلیے قضا اُنکی مقرر ہوئی پس یہ علت ہوسکتی تھی لیکن حضرت عائشہؓ نے جواب مذکور دیکر راہ گفتگو کی بند کی اسلیے کہ شاید وہ کہتی کہ مجھکو حرج و مشقت نہین ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اور اُسپر ہو روزہ روزہ رکھے یعنی فدیہ دے اُسکی طرف سے وارث اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اختلاف کیا ہی علما نے اُس شخص کے حق مین کہ مرجاوے اور اُسکے ذمہ روزے واجب ہون پس جمہور علما کہ اُن ہی مین امام مالکؒ و ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ ہین گئے ہین طرف اسکے کہ نہ روزہ رکھے اُسکی طرف سے کوئی اور تاویل اس حدیث کی کی ہے کہ فدیہ دیوے بدلے ہر روزے کے وارث اُسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگے ہوگا پس یہ بمنزلہ روزہ رکھنے کے ہی چنانچہ اگلی حدیث سے یہ توجیہ معلوم ہوتی ہی اور روزہ رکھنے کو میّت کی طرف سے منع اسلیے کرتے ہین کہ ایک حدیث مین صحیح منع آیا ہی چنانچہ اخیر باب مین وہ حدیث موجود ہی اور امام احمدؒ نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی کہ روزہ رکھے اُسکی طرف سے وارث اُسکا پھر ہمارے نزدیک اگر وصیت کرے میت تو لازم ہوتا ہی وارث پر نکالنا فدیہ مذکور کا جبکہ نکل سکے تہائی مال مین سے پس اگر زیادہ ہو تہائی سے تو نہین واجب وارث پر جتنا کہ زیادہ ہی پس اگر نکالے گا تو ہوگا احسان کرنے والا میت پر اور حکم کیا جاویگا ساتھ جائز ہونے اُسکے کے اور یہ سب جب ہے کہ فوت ہوا اُس سے بعد ممکن ہونے قضا اُسکی کے اور جس سے فوت ہو کچھ رمضان مین سے پہلے ممکن ہونے قضا کے پس نہین لازم تدارک اُسکا اور نہ گناہ ہی اُسپر اجماع ہی علما کا اسپر گرطاؤس اور قتادہ نے واجب کیا ہی تدارک ساتھ روزے یا فدیہ کے اگرچہ مرجاوے پہلے ممکن ہونے قضا کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک وصیت کرے یا نہ کرے دیا جاویگا کُل مال سے **ع** **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰى ابْنِ عُمَرَ روایت ہی نافعؒ سے کہ نقل کی ابن عمرؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مرے اور اُسپر ہون روزے مہینے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے اُسکی طرف سے بدلے ہر روزے کے ایک مسکین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا صحیح یہ ہی کہ یہ موقوف ہی ابن عمرؓ پر یعنی قول ابن عمرؓ کا ہی **ف** بدلے ہر روزے کے مسکین یعنی دو وسیر گیہون دے سر اسم یا چار چار سیر جَو یا قیمت اُنکی اور اسیقدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے اور یہ حدیث دلیل جمہور کی ہی اور غالب ہی کہ یہ حدیث ناسخ حدیث اول کی ہی یا اول تاویل کی گئی ہی ساتھ اسکے جیسا کہ کیا گیا اور یہ موقوف بیحکم مرفوع کے ہی اسلیے کہ مانند اسکے نہین کہا جاتا اپنی عقل سے **ع** **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَيَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاِ روایت ہی مالک سے کہ پہونچا اُنکو یہ کہ ابن عمرؓ سے پوچھے جاتے کہ کیا روزہ رکھے کوئی کسی کی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسی کی طرف سے پس کہتے کہ نہ روزہ رکھے کوئی کسی کیطرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی کسی کی طرف سے نقل کی یہ موطا مین **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز و روزہ کسی کی طرف سے کرنا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوے درست نہین لیکن حنفیہ کے نزدیک یہ جائز ہی کہ آدمی بخشے ثواب عمل اپنے کا کسی کو خواہ نماز ہو یا اور کچھ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا **باب صیام التطوع**

باب ہے بیچ بیان روزے نفل کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ

شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہانتک کہتے ہم کہ نہ افطار کرین گے اور افطار کرتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھین گے اور نہین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پورے کیے ہون روزے تمام مہینے کے کبھی مگر رمضان مین اور نہین دیکھا مینے حضرت کو کسی مہینے مین کہ بہت روزے رکھتے ہون بہ نسبت شعبان کے یعنی شعبان مین اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینے مین اتنے نہ رکھتے سوائے رمضان کے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عائشہؓ نے کہ تھے حضرت روزے رکھتے تمام شعبان تھے روزے رکھتے شعبان مین مگر کم یعنی کم نہ رکھتے نقل کی ہی بخاری اور مسلم نے ف معنی ابتدائے حدیث کے یہین کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل مین یہ تھی کہ ہمیشہ رکھین کبھی کتنے دنون متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگ گمان کرتے اور کہتے کہ افطار نہین کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ گمان کرتے کہ روزے رکھنے ہی کے نہین اور جملۂ اخیر یعنی لفظ کان دوسرے سے بیان جملۂ اول کا ہی کہ تمام سے مراد یہ ہی کہ اکثر شعبان مین رکھتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ آنحضرت روزہ رکھتے تمام شعبان مین ایک سال اور اکثر شعبان مین دوسرے سال ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن شقیق سے کہ کہا مین نے واسطے حضرت عائشہؓ کے کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے تمام مہینہ کہا نہین جانتی مین انکو کہ روزے رکھے ہون کسی مہینے مین تمام مہینے سوائے رمضان کے اور نہین افطار کیے تمام مہینے یہانتک کہ روزے رکھتے کچھ اسمین سے یہانتک کہ وفات ہوئی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انھون نے پوچھا عمران سے یا پوچھا کسی سے اور عمران سنتا تھا پس فرمایا اے باپ فلانے کیا نہین روزے رکھے تو نے آخر شعبان کے کہا نہین فرمایا جسوقت افطار کرے تو یعنی فارغ ہووے رمضان سے پس تو روزے رکھ دو دن نقل کی بخاری اور مسلم نے ف اس شخص نے واجب کیے تھے اپنے نفس پر دو روزے آخر ہر مہینے کے بسبب نذر کے پس جبکہ فوت ہوئے روزے رکھنے ایک مہینے شعبان کے مین فرمایا جب رمضان ہو چکے اور افطار کرے اسکے بدلے دو روزے رکھ لینا اور بعضون نے کہا کہ اسکو عادت تھی آخر ہر مہینے کے دو روزے رکھنے کی ایک دفعہ آخر شعبان مین اتفاق روزے رکھنے کا ہوا پس حضرت نے بنا بر استحباب کے حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونے مہینے رمضان کے دو روزے رکھدینا ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین روزے بعد روزے رمضان کے روزے مہینے اللہ کے ہین کہ محرم ہے اور بہترین نماز پیچھے نماز فرض کے نماز رات کی ہی نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ہی بعضے حفاظ نے کہ اکثر حدیثین رجب کے روزون کی موضوع ہین اور پیچھے نماز فرض کے یعنی اور سنتون موکدہ اسکی کے یا کہا ہی دے کہ نماز رات کی افضل ہی سنتون موکدہ سے باعتبار مشقت کے اور دور ہونے کے ریا و سمعہ سے اور سنتین موکدہ افضل ہین اس سے باعتبار بہت تاکید ہونے انکی کے اور تابع ہونے فرضون کے اور داخل ہے فرض مین وتر بھی ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتے ہون روزے کسی دن کا کہ بزرگی

دیتے ہون اُسکو اُسکے غیر پر مگر اِس دن کو یعنے روزے دن عاشورے کے کو اور اِس مہینے کو یعنے مہینے رمضان کے کو نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت کسی روزے کو اُس کے غیر پر فضیلت ندیتے تھے سوائے عاشورے کے روزے کے اور رمضان کے روزون کے کہ اِن کو سب سے افضل فرماتے لکھا ہے علمانے کہ یہ قسم ابن عباسؓ کا ہے کہ اُنھون نے حال مقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ایسا سمجھا والّا روز عرفہ اور روزہ اُسکا افضل ہین عاشورے سے اور روزے اُسکے سے ہر ح **وَعَنْهُ قَالَ حِيْنَ صَامَ** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ اُسوقت کہ روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عاشورے کے اور حکم کیا ساتھ روزے رکھنے اُسکے کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق یہ دن ہو کہ تعظیم کرتے ہین اُسکی یہود و نصاریٰ یعنی اور ہم دوست رکھتے ہین مخالفت اُنکی پس کیونکر موافقت کرین ہم اُنکی اسکے تعظیم کرنے مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نوین کو بھی نقل کی یہ مسلم نے ف سارا قصہ اس روزہ رکھنے کا فصل تیسری کی اول حدیث مین آتا ہو اور حکم کیا یعنی صحابہ کو اول ساتھ واجب ہونے اُسکے کے پھر بعد نسخ کے ساتھ مستحب ہونے کے پس جبکہ ہوا دسوان سال ہجری عرض کیا صحابہ نے جو کہ مذکور ہوا اُسکے جواب مین حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو نوین کو رکھونگا یا فقط نوین ہی کو یا نوین کو ساتھ دسوین کے پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور اول ظاہر تر ہے پھر زندہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال آیندہ تک بلکہ وفات پائی بارھوین ربیع الاول کو پس ہوا نوین کا روزہ بھی سنت اسلیے کہ ارادہ کیا حضرتؐ نے روزے کا اگرچہ رکھا نہین اور کہا ابن ہمام نے کہ مستحب ہے روزہ عاشورے کے دن کا اور مستحب ہے روزہ رکھنا ایک دن پہلے اُسکے یا بعد اُسکے پس اگر نذری دسوین کو رکھے مکروہ ہو بسبب مشابہت کے ساتھ یہود کے انتہیٰ ح **وَعَنْ** اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام فضل بیبی حارث کے سے کہ کتنے شخص جھگڑے اُنکے پاس مین عرفہ کے بیچ روزہ رکھنے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضون نے کہ حضرتؐ روزے سے ہین اور کہا بعضون نے کہ نہین روزے سے پس بھیجا مین نے طرف حضرتؐ کے پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑے تھے اپنے اونٹ پر بیچ میدان عرفہ کے پس پی لیا اُس دودھ کو تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ام الفضل بیوی حضرت عباسؓ کی تھین اور چچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کے دن حج کرنے والے کو سنت نہین اور غیر حج کرنے والے کو سنت ہے ا ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو روزے سے بیچ دہے کے کبھی نقل کی یہ مسلم نے ف مراد دہے سے دس دن اول ذی الحجہ کے ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دونین یعنی سوا دسوین کے نوین تک تو اب ہے برابر روزہ رکھنے برس کے اور قیام کرنا ہر شب مین اسی دہے کے برابر ہے قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہؓ کی اِس حدیث سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے اپنے علم کی نفی کی کہ مین نے نہین دیکھا نہ دیکھنا حضرت عائشہ کا دلیل نہین اسپر کہ حضرتؐ نے نہ رکھا ہو اور یا یہ احتمال ہے کہ حضرتؐ نے ثواب روزہ رکھنے اِن دنون کا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا نہین ہوا ۱۲ مولانا من المرقاۃ **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا

الکلام حتی سکن غضبہ فقال عمر یا رسول اللہ کیف من یصوم الدھر کلہ قال لا صام ولا افطر او قال لم یصم ولم یفطر قال کیف من یصوم یومین ویفطر یوما قال یطیق ذلک احد قال کیف من یصوم یوما ویفطر یوما قال ذلک صوم داود قال کیف من یصوم یوما ویفطر یومین قال ودددت انی طوقت ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کل شھر ورمضان الی رمضان فھذا صیام الدھر کلہ صیام یوم عرفۃ احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ وصیام یوم عاشوراء احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سے یہ کہ ایک شخص آیا حضرت کے پاس پس کہا کسطرح روزہ رکھتے ہو تم پس غصے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہنے اُسکے سے پس جبکہ دیکھا حضرت عمرؓ نے غصہ حضرت کا کہا راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمدؐ کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے غضب اللہ کے سے اور غضب رسول اُسکے سے پھر شروع کیا حضرت عمرؓ نے کہ بار بار کہتے تھے یہ کلام یہانتک کہ ٹھیر گیا غصہ حضرت کا پھر کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ کیا حال ہی اُس شخص کا کہ روزے رکھے ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکھا اُسنے اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یعنی راوی کو شک ہوا کہ وہ لفظ کہی یا یہ کہا حضرت عمرؓ نے کیا حال ہی اُس شخص کا کہ روزہ رکھے دو دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا کوئی طاقت رکھتا ہی اسکی کہا عمرؓ نے کیا حال ہی اُسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا یہ ہی روزہ حضرت داؤدؑ کا کہا کیا حال ہی اُسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ دوست رکھتا ہونگین یہ کہ طاقت دیا جاؤنگین اسکی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین روزے ہر مہینے مین اور رمضان تا رمضان پورے مہین روزے ہمیشہ کے یعنی ثواب اُنکا ایسا ہوتا ہی جیسے ہمیشہ روزے رکھنے کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنے والے کو امید رکھتا ہون خدا سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ اُس سال کے کہ پہلے اِس سے ہی اور گناہ اُس سال کے کہ پیچھے اِس سے ہی یعنی بخشدے گناہ کرنے سے آیندہ یا اگر واقع ہون گناہ اُسمین بخشے جاوین اور روزہ رکھنا دن عاشورے کا امید رکھتا ہون اللہ سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ برس روز کے کہ پہلے اُس سے ہی

نقل کی یہ مسلم نے ف غصے ہوئے یعنی نشانی غصے کی معلوم ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصے کا یہ تھا کہ اُسکو چاہیے تھا کہ سوال کرتا حال اپنے سے کہ مین کیونکر روزہ رکھون تا جواب دیتے حضرت جو کچھ کہ موافق حال اُسکے کے ہوتا نہ یہ کہ حال حضرت کے سوال کرے اسلیے کہ حضرت کے افعال مین بیچ قلت و کثرت کے اسرار اور مصالح تھے کہ ہر کسی کے افعال مین ویسے نہین ہوسکتے اور حضرت بہت روزے نہ رکھتے تھے اسلیے کہ مشغول رہتے تھے مصالح مسلمین کے مین اور حقوق بیبیون اور مہمانون کے مین اور روزے رکھے ہمیشہ یعنی یہ اچھا ہی یا بُرا وہ شخص جو کچھ کہ سوال کرتا تھا اُسکو حضرت عمرؓ نے ساتھ تفصیل کے ادب و عاجزی سے پوچھا اور جملہ لا صام ولا افطر یا دعا ہی بد ہو اُسپر تنبیہ کے لیے یا خبر ہے کہ نہ روزہ رکھا اسلیے کہ شارع کے حکم سے نہین ہو اور نہ افطار کیا اسلیے کہ نہ کھایا کچھ کما شافی اور مالک کے کہ یہ اُسکے حق مین ہو کہ جو ممنوع روزے بھی رکھے یعنی تمام سال رکھے حتی کہ عیدین اور ایام تشریق مین بھی نچھوڑے اور جو کہ وہ روزے نہ رکھے اُسکو کچھ مضائقہ نہین باقی روزے رکھنے کا اسلیے کہ ابو طلحہ انصاری اور حمزہ ابن عمرو اسلمی ہمیشہ روزے رکھتے تھے سو اُن دونون منع کیے گئے کے اور نہین انکار کیا اُنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علت نہی کی یہ ہی کہ اسطرح کے روزے ضعیف کردیتے ہین پس عاجز ہوتا ہی آدمی جہاد سے اور ادا ے حقوق سے پس جو کہ ضعیف نہووے اِس سے نہین مضائقہ اُسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنی مکروہ تنزیہی اسلیے کہ ضعیف کردیتے ہین وہ اور فتاوی عالمگیری اور درمختار مین بھی لکھا ہے کہ صوم دہر مکروہ ہی اور کوئی طاقت رکھتا ہو اِسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکھے تو نہین مضائقہ اُسکو بلکہ یہ افضل ہے اور یہ روزہ داؤدؑ کا ہی یعنی یہ نہایت معتدل ہی اور رعایت ہی اسمین عبادت و عادت کی کہا ہی بعضے علمانے کہ کوشش کر

علم مین اسطرح کہ نہ منع کرے مجکو عمل سے اور کوشش کر عمل مین اسطرح کہ نہ منع کرے مجکو علم سے خیرالامور اوسطہا وشر ہا تفریطہا وافراطہا
اسی لیے وارد ہوا ہی افضل الصیام صیام داود علی نبینا وعلیہ السلام اور طاقت دیا جاونمین یعنی دوست رکھتا ہونمین کہ طاقت دیا جاؤنمین
ایکدن روزہ رکھنے کی اور دودن افطار کرنے کی اور مانع نہ آوین مجکو اس سے حقوق اور مصالح مسلمین کے اس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ مین
اسکی طاقت نہین رکھتا مگر یہ کہ حق تعالی قوت دیوے مجکو اسکی حاصل یہ کہ پسند کیا آنحضرتؐ نے اس قسم کو بھی لیکن بسبب عدم طاقت کے عمل مین
نہین لائے اور تین روز ے ہر مہینے مین یعنی ایام بیض کے تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین اور بعضون نے کہا کوئی سے تین روزے رکھے
مہینے مین یہی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہی بموجب حدیث حضرت عائشہؓ کے کہ آگے آتی ہی ط ع **وَعَنْهُ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہؓ سے کہ کہا سوال
کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے پیر کیسے فرمایا اس دن مین پیدا کیا گیا ہونمین اور اسدن مین شروع ہوئی کتاب ترنی مجھپر نقل کی یہ مسلم نے
ف احتمال ہی کہ پوچھا سبب حضرتؐ کے روزے رکھنے کا پیر کو یا سبب اُس روز کے روزے کے مستحب ہونیکا پوچھا بہرتقدیر سبب اسکا یہ ہی کہ بڑی
نعمت اُسمین ملی کہ حضرتؐ پیدا ہوئے اور دین اُترا اُسکے شکرانہ مین یہ رکھتے ہین ط ع **وَعَنْ** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ
اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ
يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذہ عدویہ سے یہ کہ اُسنے پوچھا حضرت عائشہؓ سے کہ کیا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم روزہ رکھتے ہر مہینے مین تین دن کہا کہ ہان پھر کہا اپنے واسطے حضرت عائشہؓ نے کہ کونسے دنونمین مہینے کے روزے رکھتے کہا نہ
پروا کرتے کسی دن مین مہینہ کے روزہ رکھنے کی یعنی جسدن چاہتے رکھتے کچھ معین نہ تھا نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
کافی ہین تین روزے ہر مہینے مین جب چاہے رکھے کچھ قید تیرھوین چودھوین پندرھوین کی نہین ولیکن اکثر حدیثین اور آثار اُنمین بھی واقع
ہوئے ہین پس وہ افضل ہین اور اور بھی کئی طرحین آئی ہین ان روزونکی آگے منقول ہونگی ط ع **وَعَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ
حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ایوب انصاریؓ سے یہ کہ ابوایوب نے بیان کی حدیث اپنے راوی سے کہ عمر وبن ثابت ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے
رکھے رمضان کے پھر پیچھے اُسکے روزے رکھے چھ دن شوال کے مہینے مین ہوگا مانند روزہ رکھنے ہمیشہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف امام شافعیؒ
کے نزدیک متصل ان روزونکا رکھنا بہتر ہی یعنی دوسری تاریخ سے ساتوین تک مین رکھ لے اور امام اعظمؒ کے نزدیک متفرق رکھنے
افضل ہین کہ سارے مہینے مین کھلے **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کھنے دن فطر کیسے اور نحر کیسے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف نحر سے مراد جنس ہی یعنی سب دن نحر کے اور اُسمین تغلیب ہی اسیکی کہ تشریق کے دونو دنمین بھی حرام ہی اور بیان اسکا یہ ہی کہ دن نحر کے تین ہین
اور ایام تشریق کے بھی تین ہین اور چار دن ہوتے ہین اسلیے کہ دسوین ذیحجہ کی نحر ہی فقط اور دودن بعد اسکے یعنی گیارھوین بارھوین نحر بھی ہی اور تشریق
بھی اور ایکدن بعد اُن دونکے یعنی تیرھوین تشریق ہی فقط حاصل یہ کہ پانچ روز حرام ہین دو روز سے دونون عید کے اور تین روز کے بعد عید اضحی کے
تیرھوین تک ط ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی روزہ بیچ دو دن کے یعنی دو وقتون کے دن فطر کے اور عید قربان کے

یعنی چار دن تیرھوین تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** نُبَیْشَۃَ الْھُذَلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِکْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نُبیشہ ہُذلی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کھانے اور پینے اور یاد کرنے اللہ کے ہین نقل کی مسلم نے **ف** ایام تشریق کے تین ہین گیارھوین بارھوین تیرھوین اور اسمین تعلیب اسلیے کہ نحر کا بھی دن کھانے اور پینے کا ہو بلکہ وہ اصل ہو اور باقی تابع اُسکے پس چار دن روزے حرام ہین اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہو روزہ رکھنا نوروز اور مہرجان کو اسلیے کہ اسمین تعظیم ہوتی ہے اُن دنون کی اور وہ منع ہو مگر جسکا روزہ معمولی آپڑے اُسدن تو نہین مضائقہ آور یاد کرنے اللہ کے ہین یعنی باوجود کھانے اور پینے کے غافل ذکر خدا سے نہو اسمین اشارہ ہو اس آیت پر وَاذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ اور یاد کرنے خدا کیسے مراد ہو تکبیرات نمازون کے بعد کی اور وقت ذبح اور رمی جمار اور سوائے اُنکے وع ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصُوْمُ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا اَنْ یَّصُوْمَ قَبْلَہٗ اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسو خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے ایک تمھارا دن جمعہ کے مگر اسطرح کہ روزہ رکھے پہلے اُسکے یا روزہ رکھے پیچھے اُس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تنہا دن جمعہ کے روزہ نہ رکھے بلکہ ایک روزہ پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملا لیوے اور اگر دونون دن رکھے بہتر ہو اور یہ نہی تنزیہی ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ نہین مضائقہ اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنا نزدیک ابی حنیفہؒ اور محمدؒ کے وع ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ بِقِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ اللَّیَالِیْ وَلَا تَخْتَصُّوْا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِصِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ الْاَیَّامِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ صَوْمٍ یَّصُوْمُہٗ اَحَدُکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتھ قیام کرنیکے درمیان راتونکے اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتھ روزہ رکھنے کے دنونمین مگر ہووے جمعہ بیچ دن روزونکے کہ روزہ رکھتا تھا ایک تمھارا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہود ہفتہ کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہی اُسکو عبادت کے لیے اور نصاریٰ اتوار کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہی اُسکو عبادت کے لیے پس اسلیے حضرتؐ نے منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعے کو اور جمعے کی شب کو معظم اور مخصوص عبادت کے لیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاریٰ کے ساتھ جنکی تعظیم و تخصیص شرع مین آئی ہی وہ تو ثابت ہے کرنی چاہیے اگرچہ مشابہت ہو کسی کے ساتھ لیکن اپنی طرف سے تعظیم و تخصیص نکرے یا سبب منع کا یہ ہو کہ بندے کو چاہیے کہ سب اوقات مین عبادات و طاعات مین مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الٰہی کا ہے ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اوقات مین معطل رہنا کچھ نہین واللہ اعلم اور مگر ہووے جمعہ آخر یعنی مثلاً عادت تھی کہ دسوین یا گیارھوین دن روزہ رکھتا تھا اُس روز جمعہ آپڑا مثلاً روزہ مانا تھا کہ فلانی تاریخ روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑی تو اس عذر سے نرے جمعہ کا روزہ منع نہین اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین نہی صریح ہی خاص کرنے شب جمعہ کے واسطے نماز کے اور اسپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہی ساتھ اسکے علمانے اور مکروہ ہونے اِس نماز مبتدعہ کے کہ نام اُسکا صلوۃ الرغائب ہے کہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب مین پڑھتے ہین اور علمانے بہت سی کتابین اُسکی بُرائی مین اور گمراہی اُسکے نکالنے والے کی مین لکھی ہین وع ح نزدیک جمعہ کے روزہ رکھنے مین جو شارحین رحمہ اللہ نے توجیہات لکھی ہین تو یہ بموجب مذہبُ انکے کے ہین کہ جو اسکو مکروہ کہتے ہین اور بموجب مذہب حنفیہ کے حاجت ان توجیہات کی کچھ نہین اسلیے کہ اُنکے نزدیک یہ مکروہ نہین چنانچہ فتاویٰ عالمگیری مین لکھا ہو کہ جائز ہے نزدیک جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکھا ہو اسکو پس اُنکے نزدیک شاید کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ آگے آتی ہے ناسخ ہو اِن حدیثون کی کہ جنسے منع معلوم ہوتا ہو ۔ مولانا **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایکدن راہ خدا مین دور کریگا اللہ منھ اسکا یعنی ذات اُسکی آگ سے مقدار مسافت ہے ستر برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا خالصۃً لوجہ اللہ وعن عبد اللہ ابن عمرو بن العاص قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ الم اخبر انک تصوم النہار وتقوم اللیل فقلت بلی یا رسول اللہ قال فلا تفعل صم وافطر وقم ونم فان لجسدک علیک حقا وان لعینیک علیک حقا وان لزوجک علیک حقا وان لزورک علیک حقا لا صام من صام الدہر صوم ثلثۃ ایام من کل شہر صوم الدہر کلہ صم کل شہر ثلثۃ ایام واقرأ القرآن فی کل شہر قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال صم افضل الصوم صوم داود صیام یوما ویوما واقرأ فی کل سبع لیال مرۃ ولا تزد علی ذلک متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد اللہ کیا نہین خبر دیا گیا مین یعنی خبر پہنچی ہے مجکو یہ کہ تو روزے رکھتا ہو دن کو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہو تمام رات یعنی ہر شب پس کہا مین نے مقرر یا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا کہ نہ کر روزے بھی رکھ اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ اسواسطے کہ واسطے بدن تیرے کے تجہپر حق ہے یعنی بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوے اور واسطے آنکھون تیری کے تجہپر حق ہے یعنی کبھی سویا بھی کرتا آنکھین آرام پاوین اور تحقیق تیری بی بی کا بھی تجہپر حق ہے یعنی اُسکے ساتھ سُو اور صحبت و مخالطت کر اور تحقیق تیرے مہمان کا بھی تجہپر حق ہے یعنی کلام کر اُسے اور خاطرداری کر اور کھانا کھا اُنکے ساتھ نہ روزہ رکھا جسنے کہ روزہ رکھا ہمیشہ روزے تین دن کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہین روزے رکھ ہر مہینے مین تین دن یعنی ایام بیض کے یا مطلق تین روزے اور پڑھ قرآن ہر مہینے مین یعنی ختم ہر مہینے مین کر لیا کر کہا مین نے طاقت رکھتا ہون اس سے زیادہ فرمایا روزہ رکھ بہترین روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکھنا ایکدن اور افطار کرنا ایکدن اور پڑھ قرآن پنج سات راتون کے ایکبار اور نہ زیادہ کر اسپر یعنی جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس منع کر اسلیے کہ اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہو اور بعضی عبادتون ضروریہ مین خلل پڑتا ہو اور ہر مہینے مین تین روزے رکھنے سے ثواب ہمیشہ روزے رکھنے کا اسلیے لکھا جاتا ہو کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین پس تین روزون کا تیس لکھے گئے گویا سارے مہینے روزے ہی سے رہا ۱۲ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم الاثنین والخمیس رواہ الترمذی والنسائی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہین عمل یعنی درگاہ رب العزۃ مین دن پیر اور جمعرات کے پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ عرض کیے جاوین عمل میرے اور مین ہون روزے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف عمل ہر صبح و شام ملائک لیجاتے ہین اور عرض ان دو دنون مین ہوتے ہین پس تعارض نرہا اس حدیث مین اور اُس حدیث مین کہ بلند کیے جاتے ہین عمل رات کے پہلے عمل دن کے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے یا یہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتے ہون اور مجمل ان دونون مین ۱۲ع **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر اذا صمت من الشہر ثلثۃ ایام فصم ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر جسوقت کہ روزہ رکھا چاہے تو مہینے سے تین دن پس رکھ تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یہ تین روزے مہینے کے کئی طرح پر آئے ہین لیکن افضل اسیطرح ہین کہ ان تین دنون مذکورہ مین رکھے کہ انکو ایام بیض کہتے ہین ۱۲ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اور روایت ہو عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یعنے کبھی اول مہینے کے سے تین دن اور کم تھے کہ افطار کرین دن جمعہ کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابوداؤد نے ثلثۃ ایام تک پہلے حدیثین گذرین اُنسے معلوم ہوا کہ نرے جمعہ کو روزہ نرکھے اور اِس سے رکھنا ثابت ہوا پستا ویل اس حدیث کی یہ ہے کہ ایکدن پہلے یا ایکدن پیچھے جمعہ کے روزہ رکھتے تھے اور یا دن جمعہ کے فقط روزہ رکھنا خاصہ حضرت کا تھا جیسے روزے طی کے رکھنے یا مراد روزے سے روزہ نفوی ہو یعنی بند رہتے تھے کھانے وغیرہ سے نماز جمعہ تک ف ع یہ تاویل بموجب مذہب سب اُنکے کے ہو کہ جو مکروہ رکھتے ہین نرے جمعہ کے روزے کو اور بموجب حنفیہ کے حاجت اِس تاویل کی کچھ نہین بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہونا اِس نرکا ثابت کرتے ہین ۱۲ مولانا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلٰثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور ایک اور مہینے مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو نقل کی یہ ترمذی نے ف حضرت عدل کرتے تھے کہ سب دنون ہفتے کے مین روزہ رکھتے اس لیے کہ سب دن اللہ تعالی کے ہین مناسب جانا کہ بعض مین رکھین اور بعض مین نرکھین جمعہ کا روزہ پہلی حدیث مین ذکر کیا گیا اور باقی چھ دنون کا اسمین ۱۲ ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلَهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ام سلمہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے مجکو یہ کہ روزے رکھون مین تین دن ہر مہینے سے پہلا اُنمین سے پیر یا جمعرات نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف لفظ وَالْخَمِيْسَ مین واو بمعنی اَوْ کے ہے یعنی تین روزے رکھے کہ اول اُنکا پیر کا دن ہو اور دو منگل اور بدھ یا اول اُنکا دن جمعرات کا ہو اور دو جمعہ اور ہفتہ چنانچہ طبرانی کی روایت مین لفظ اوہی کا آیا ہے غرضکہ روزے رکھنے والا اختیار رکھتا ہے کہ ابتدا پیر سے کرے یا جمعرات سے دونون دن متبرک ہین ۱۲ ع وَعَنْ مُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے مسلم قریشی سے کہ کہا پوچھا مین نے یا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزے رکھنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل تیرے کے تجہپر حق ہے روزے رکھ رمضان کے اور اُن ایام کے کہ متصل اُنکے ہین یعنی شش عید کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اُسوقت تو نے روزے رکھے ہمیشہ نقل کی ۱۲ ابوداؤد اور ترمذی نے ف واسطے اہل تیرے کے تجہپر حق ہے یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہے اور اُس سے اُنکے ادائے حقوق مین قصور آتا ہے اور بیطرح اور عبادتون کے کرنے مین بھی خلل آتا ہے پس اسی لیے یہ مکروہ ہے اور جسکو اِس سے ضعف نہو اسکے لیے نہین مکروہ بلکہ مستحب ہے اور اِس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق درمیان حدیثون کے اور درمیان فعل بعض سلف کے یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور شاید کہ یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی اُس حدیث سے کہ پہلے گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کے روزونکا ثواب ہوتا ہے بسبب تین روزونکے ہر مہینے سے ۱۲ ع اوپر ایک فائدے مین قول ابن ہمام وغیرہ کے نقل کیے گئے اُنسے معلوم ہوا کہ مطلق روزے ہمیشہ کے مکروہ ہین اور در مختار مین بھی لکھا ہے کہ روزے ہمیشہ کے مکروہ تنزیہی ہین اور یہان جو ملا علی نے لکھا ہے اِس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہین ادر نہین تو نہین تطبیق اسمین یون دیجاوے کہ وہ روایتین بھی محمول ہین خوف ضعف پر ۱۲ مولانا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ رکھنے دن عرفہ کے عرفات مین نقل کی

یہ ابو داؤد نے ف اسلیے کہ بسبب ضعف کے دہان کے افعال مین قصور واقع ہوگا اور یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ ابن بسر سے کہ نقل کی اپنی بہن سے کہ نام اُسکا صماء تھا یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتے کے یعنی اکیلا مگر اُس صورت مین کہ فرض کیا جاوے تمپر پس اگر نہ پاوے ایک تمھارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوے اُسکو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف فرض کیا جاوے تمپر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضا کا یا کفارہ کا اور اُسی کے حکم مین ہین روزے سنت موکدہ مانند عرفہ اور عاشورے کے اور روزے معمولی پس اگر ان روزونمین سے کوئی روزہ ہفتے کے دن آوے تو منع نہین تو پس چاہیے کہ چباوے اُسکو یعنی افطار کرے روزہ ہفتے کا اگر رکھا ہو اور اگر اور کچھ نپاوے مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کے سے توڑ ڈالے اور سبب منع کا روزے ہفتے کے سے یہ ہی کہ اسمین تعظیم اُسکی لازم آتی ہی اور اُسکی تعظیم کرنے مین مشابہت یہود کے ساتھ ہوتی ہی اگرچہ وہ روزہ نہین رکھتے بسبب ہونے اُسکے عید اُنکی ولیکن تعظیم کرتے ہین اور یہ نہی تنزیہی ہے نزدیک جمہور کے ع **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی اُمامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکھے ایکدن کا خدا کی راہ مین گردانتا ہی اللہ تعالی درمیان اُسکے اور درمیان آگ کے خندق جیسے درمیان آسمان و زمین کے نقل کی یہ ترمذی نے ف خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج کی راہ مین یا عمرہ مین یا طلب علم مین یا اللہ کی رضامندی طلب کرنے کے لیے اور خندق یعنی رکاوٹ بڑا اور پردہ شدید ع **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَآءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُّرْسَلٌ اور روایت ہی عامر بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت ٹھنڈی روزہ رکھنا جاڑے مین ہے یعنی بلا محنت ثواب پاتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث مرسل ہی **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فِي بَابِ الْاُضْحِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی ما من ایام احب الی اللہ قربانی کے باب مین **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ فَصَامَهٗ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مدینہ مین پس پایا یہود یونکو روزے سے دن عاشورے کے پس فرمایا اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی یہ دن جسمین روزہ رکھتے ہو تم کہا یہودیون نے یہ دن بڑا ہی نجات دی اللہ نے اسمین موسیٰ کو اور قوم اُسکی کو اور ڈبویا فرعون کو اور اُسکی قوم کو پس روزہ رکھا اُسدن موسیٰ نے واسطے شکر کے پس ہم بھی روزہ رکھتے ہین اُسدن پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس ہم لائق تر اور نزدیک ترہین ساتھ موسیٰ کے تمسے پس روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھ روزے اُسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے دن ہفتہ کے اور اتوار کے اکثر اُس چیز سے کہ روزے رکھتے اور دونون مین اور فرماتے کہ تحقیق یہ دو دن عید کے ہین واسطے مشرکون کے یعنی وہ انمین روزے نہین رکھتے بسبب عید ہونے کے پس مین بہت دوست رکھتا ہون یہ کہ خلاف کرون انکا نقل کی یہ احمد نے ف مشرکون کے یعنی یہود و نصاری کے اُنکو مشرک اسلیے کہا کہ یہود کہتے تھے عزیرؑ بیٹا اللہ کا اور نصاری کہتے تھے کہ مسیحؑ بیٹا اللہ کا ہی اور تطبیق اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین کہ جسمین منع کیا روزہ رکھنے سے ہفتے کو یہ ہی کہ یہ خصوصیات حضرتؐ سے ہی اور وہ خصوصیات امت کیسے یا روزہ کہ جس سے منع کیا گیا وہ ہی کہ ہو بطریق تعظیم کے اور روزہ محبوب وہ ہی کہ بطریق مخالفت کے ہوتا ع **وعن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا بصيام يوم عاشوراء ويحثنا عليه ويتعاهدنا عنده فلما فرض رمضان لم يأمرنا ولم ينهنا عنه ولم يتعاهدنا عنده رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ روزے دن عاشورا کے اور رغبت لاتے ہمکو اُسپر اور خبر گیری کرتے ہماری یعنی نصیحت کرتے نزدیک آنے اُسدن کے پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اُس سے اور نہ خبر گیری رکھی ہماری وقت آنے اُسدن کے نقل کی یہ مسلم نے ف لفظ یأمرنا اکثر تسخون مشکوة کے مین بغیر لفظ نا کے ہی مگر صحیح مسلم مین موجود ہی **وعن** حفصة قالت أربع لم تكن يدعهن النبي صلى الله عليه وسلم صيام عاشوراء والعشر وثلاث أيام من كل شهر وركعتان قبل الفجر رواه النسائي اور روایت ہی حفصہؓ سے کہ کہا چار چیزین ہین کہ نہ چھوڑتے تھے اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سنتون مؤکدہ سے ہین روزہ رکھنا عاشورا کا اور دہے ذیحجہ کا یعنی نو دن اول ذیحجہ کا اور تین دن کا ہر مہینے سے اور دو رکعتین فجر سے پہلے یعنی سنتین فجر کی نقل کی یہ نسائی نے **وعن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفطر أيام البيض في حضر ولا سفر رواه النسائي اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے ایام بیض مین نہ گھر مین نہ سفر مین نقل کی یہ نسائی نے ف مراد ایام بیض سے دن چاندنی راتون کے ہین یعنی تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین پس بیض صفت لیالی کی یعنی راتون کی ہی ان راتونکو بیض اسواسطے کہتے ہین کہ چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہی اور یا بیض صفت ایام کی ہی انکو بیض اسلیے کہتے ہین کہ روزے انکے دور کرتے ہین گناہونکو اور روشن کرتے ہین دلونکو یا اس واسطے بیض کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اُترے تو اُنکا تمام بدن سیاہ ہوگیا تھا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان تین دنونمین رکھو جب تیرھوین کو روزہ رکھا تو نہائی بدن اُنکا سفید اور روشن ہوگیا جب چودھوین کو روزہ رکھا تو دو نہائی بدن اُنکا سفید اور روشن ہوگیا اور جب پندرھوین کو رکھا تو تمام بدن سفید اور روشن ہوگیا اور جاننا چاہیے کہ تین روزے جو مہینے مین رکھنے مسنون ہین بارہ طرح پر آئے ہین ایک تو غیر معین کہ سارے مہینے مین جب چاہے جب رکھ لے اور دوسرے یہ کہ تین روزے اول مہینے کے یعنی پہلی سے تیسری تک تیسرے ہفتہ اور اتوار اور پیر اور چوتھے منگل بدھ جمعرات اور پانچوین تیرھوین چودھوین پندرھوین اور چھٹے یہ کہ اول انکا دوشنبہ ہو یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ اور ساتوین یہ کہ اول انکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ و جمعہ اور ہفتہ اور آٹھوین نوجندا پیر اور دو جمعرات ہین اور نوین نوچندی جمعرات اور دو پیرین اور دسوین پیر اور جمعرات اور پھر پیر دوسرے ہفتہ کی اور گیارھوین ہر عشرے مین ایک روزہ اور بارھوین تین روزے اخیر مہینے مین اور سب روزے مسنون برس مین الیاون ہین ۱۱۱ تو یہی ہین بحساب فی مہینے تین روزے کے اور نو روزے ذیحجہ کے یعنی پہلی سے نوین تک اور ایک روزہ عاشورے کا اور ایک اول عاشورے کے یا بعد اُسکے اور ایک پندرھوین شعبان مین اور چھ روزے شوال کے جنکو شش عید کہتے ہین ع دسوان ذا ثانی فاز من کتب الحدیث **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل شيء زكوة وزكوة

الجسد الصوم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کے زکوۃ ہی اور زکوۃ بدن کی روزہ رکھنا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف واسطے ہر چیز کے زکوۃ ہی یعنی بڑھنا ہی کہ دیا جاتا ہی بعض اُسکا یا طہارت ہی کہ طہارت کیجاتی ہی ساتھ اُسکے اور زکوۃ بدن کی روزہ ہی کہ گھلتا ہی بعض بدن اور ناقص ہوتا ہی اُس سے اور پاک ہوتا ہی گناہون سے بسبب اُسکے پس زکوۃ عبادت مالیہ ہے اور روزہ طاعت بدنیہ ۱۲ ع **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْهِمَا لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا هَاجِرَیْنِ یَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰی یَصْطَلِحَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے روزہ رکھتے دن پیر اور جمعرات کے پس کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تم روزہ رکھتے ہو یعنی اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کے بخشش کرتا ہی اللہ تعالی ان دونو نین واسطے ہر مسلمانکے مگر دو شخص جو ترک ملاقات کرتے ہین فرماتا ہی اللہ تعالی چھوڑدے اُنکو یہانتک کہ صلح کرین نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف بخشش کرتا ہی اخ یعنی روزہ رکھتا ہون نین بسبب بزرگی ان دونکے اور واسطے ادا کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الہی کے آور فرماتا ہی یعنی فرشتے کو جو کہ معین ہی مثانے بُرائیون پر وقت ظاہر ہونے آثار مغفرت کے آور صلح کرین یعنی آپسمین پس جب مغفرت کیجاویگی اُنکی رُوع ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ کَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ مَفْرُخٌ حَتّٰی یَمُوْتَ هَرِمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ قَیْسٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے ایکدن واسطے طلب کے رضامندی اللہ تعالی کے دور رکھتا ہی اُسکو اللہ تعالی دوزخ سے مانند دور رکھنے کوے اُڑتے ہوئے کے اور وہ ہو بچہ یہانتک کہ بوڑھا ہو کے مرجاوے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین سلمۃ بن قیس سے ف کہا گیا ہی کہ عُمر کوے کی ہزار برس کی ہوتی ہی پس فرمایا کہ اگر کوا ابتداے عمر سے اخیر عمر تک اُڑتا ہی تو دیکھا چاہیے کہ کسقدر مسافت طے کریگا جتنی وہ مسافت طے کریگا اُتنا ہی اللہ تعالی روزے دار کو دوزخ سے دور رکھتا ہی رُوع ح ۱۲ بیہقی سے منقول ہی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سونا روزے دار کا عبادت ہی اور چپ رہنا اُسکا تسبیح ہی اور عمل اُسکا مضاعف ہی اور دعا اُسکی مقبول ہی اور گناہ اُسکا بخشا گیا ہی اور یہ بھی منقول ہی بیہقی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے وحی کی طرف ایک نبی کے بنی اسرائیل مین سے یہ کہ خبر دے قوم اپنی کو کہ نہین کوئی بندہ کہ روزہ رکھے کسی دن واسطے طلب کے خوشی میری کے مگر کہ تندرست کرتا ہون جسم اُسکے کو اور بہت دیتا ہون ثواب اُسکو اور خطیب نے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نفل روزہ رکھے کہ نہ مُطلع ہو اُسپر کوئی نہین راضی ہوتا اللہ تعالی واسطے اُسکے ساتھ ثواب کے سواے جنت کے یعنی اُسکا ثواب یہی ہی کہ جنت مین داخل کرتا ہی اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالی کے ایک خوان ہی کہ اُسپر ایسی چیزین ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہین اور نہ کسی کان نے سُنی ہین اور نہ کسی کے دل مین خطرہ اُنکا آیا ہی نہین بیٹھیں گے اُسپر مگر روزے دار **بَابٌ** باب ہی یعنی پنج تتمہ اور لواحق بابون پہلے کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّیْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا یَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِیَ لَنَا حَیْسٌ فَقَالَ اَرِیْنِیْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَکَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عائشہ سے کہ کہا داخل ہوئے مجہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہی نزدیک تمھارے کچھ یعنی کھانے کی چیز کیا ہی سمجہ کہ نہین فرمایا تحقیق مین اسوقت روزے دار ہون پھر آئے ہمارے پاس ایکدن اور یعنی اور پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ ہے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ

بھیجا گیا ہو مجھکو جیسں پس فرمایا دکھلاؤ مجکو وہ تحقیق صبح کی تھی مینے روزے سے پھر کھالیا نقل کی یہ مسلم نے **ف** مین اسوقت روزہ دار ہون یعنی نیت روزے کی کرلی مین نے اِس سے معلوم ہوا کہ نیت نفل کی دن مین کرنی جائز ہی اور یہی مذہب ہی اکثر امامونکا لیکن امام مالک کہتے ہین کہ رات سے نیت کرنی واجب ہی ہر طرح کے روزے مین بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور حیس نام ایک کھانیکا ہی کہ مثل مالیدہ کے ہوتا ہی کھجور اور گھی اور قروت کا بنتا ہی اور قروت اُسے کہتے ہین کہ دہی یا چھاچھ گاڑھے کو کپڑے مین باندھ کر لٹکا دیتے ہین اُسکا پانی ٹپک جاتا ہی اور پنیر سا رہ جاتا ہی اُس سے معلوم ہوا افطار کرنا روزے نفل کا بغیر عذر کے جائز ہی اور اسی پر ہین اکثر علما اور امام ابو حنیفہؒ اور علما اُنکے کہتے ہین کہ واجب ہی تمام کرنا اُسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر بسبب عذر ضیافت اور مانند اسکے کے اور واجب ہو قضا اُسکی اگر افطار کرے پس اس حدیث مین تاویل کرتے ہین کہ یہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کے تھا اور دلیل اُنکے مذہب کی آگے آتی ہی ع ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْہُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ فَقَالَ اَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَائِہٖ وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَائِہٖ فَاِنِّیْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِّنَ الْبَیْتِ فَصَلّٰی غَیْرَ الْمَکْتُوْبَۃِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَیْمٍ وَّاَھْلِ بَیْتِھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تشریف لے گئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سُلیم کے پاس پس لائی ام سُلیم حضرت کے لیے کھجور اور گھی پس فرمایا ڈال رکھو گھی اپنے کو بیچ مشک اُسکی کے اور کھجور اُسکے باسن مین کہ اسلیے تحقیق مین روزے سے ہون پھر کھڑے ہوئے طرف کونیکے گھر مین سے پس نماز پڑھی سوا فرض کے اور دعا کی واسطے ام سلیم کے اور گھر والون اُسکے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ظاہر حضرتؐ نے روزہ اسلیے نہ افطار کیا کہ جانتے تھے کہ نہ افطار کرنے سے ام سُلیم رنجیدہ نہین ہونے کی اور اختلاف کیا ہی مشائخ نے کہ آیا نفل روزے والے کے لیے ضیافت عذر ہی یا نہین صحیح یہ ہی کہ ضیافت عذر ہی مہمان اور مہمانی کرنے والے کے لیے اگر صاحب اُسکا نرے حاضر ہونے سے بغیر شریک ہونے کے کھانے پینے مین راضی نہو بلکہ ملول ہو حاصل یہ کہ اگر اسکے نہ کھانے سے ملول ہو تو ضیافت عذر ہی روزہ توڑدے پھر قضا کرے اور اگر جانے کہ ملول نہین ہونیکا تو فقط حاضر ہی ہووے اور روزہ نہ توڑے اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی مہمان روزہ دار کو یہ کہ دعا کرے مہمانی کرنیوالے کے لیے ع ع در مختار **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَھُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاِنْ کَانَ صَائِمًا فَلْیُصَلِّ وَاِنْ کَانَ مُفْطِرًا فَلْیَطْعَمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بُلایا جاوے ایک تمھارا طرف طعام کے اور وہ ہو روزے سے پس چاہیے کہ کہے مین ہون روزے سے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جسوقت بُلایا جاوے ایک تمھارا پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر ہو وہ روزے دار پس چاہیے کہ دو رکعت پڑھے اور اگر نہو وہ روزے سے پس چاہیے کہ کھاوے نقل کی یہ مسلم نے **ف** واجب ہی افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑے دعوت کرنیوالا اور حاصل ہو بسبب نہ کھانیکے دشمنی اور اگر جانے کہ دعوت کرنیوالا خوش ہوگا بسبب کھانے اسکے کے اور نہین تشویش مین پڑیگا بسبب نہ کھانیکے تو مستحب ہی اور اگر دونون امر برابر ہون اُسکے نزدیک تو افضل ہی یہ کہ کہے اِنِّیْ صَائِمٌ یعنی مین روزے سے ہون برابر ہی کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ع ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اُمِّ ھَانِءٍ قَالَتْ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ جَاءَتْ فَاطِمَۃُ فَجَلَسَتْ عَلٰی یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ ھَانِءٍ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَجَاءَتِ الْوَلِیْدَۃُ بِاِنَاءٍ فِیْہِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْہُ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ تَنَاوَلَہٗ اُمُّ ھَانِءٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَکُنْتُ صَائِمَۃً فَقَالَ لَھَا کُنْتِ تَقْضِیْنَ شَیْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا یَضُرُّکِ اِنْ کَانَ تَطَوُّعًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِیِّ نَحْوَہٗ وَفِیْہِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ صَائِمَۃً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِیْرُ نَفْسِہٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ روایت ہی ام ہانی سے کہ کہا جبکہ ہوا ون فتح کے کہ آئین حضرت فاطمہ

اور بیٹھیں بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام ہانی داہنی طرف حضرتؐ کے تھین پس لائی ایک کونڈی باسن کہ اُسمین تھی کچھ پینے کی چیز پھر دیا لونڈی نے وہ باسن حضرتؐ کو پس پیا اُس سے پھر دیا وہ باسن حضرتؐ نے ام ہانی کو پھر پیا ام ہانی نے اُس سے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا مین نے اور تھی مین روزے سے پس فرمایا واسطے اُسکے کہ کیا قضا کرتی تھی تو کچھ یعنی یہ روزہ قضا رمضا نکا یا نذر کا تھا کہا کہ نہین فرمایا پس نہین ضرر تجکو اگر ہو روزۂ نفل نقل کی یا بو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے اور بیچ روایت احمد اور ترمذی کے مانند اسکے اور بیچ اُسکے پس کہا ام ہانی نے یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تھی روزے سے پس فرمایا روزۂ نفل کھنے والا مالک ہے نفس اپنے کا اگر چاہے روزہ رکھے اور اگر چاہے افطار کرے

ف مالک ہے نفس اپنے کا یعنی ابتدا اگر چاہے روزہ رکھے یعنی نیت روزے کی کرے اور اگر چاہے افطار کرے یعنی اختیار کرے روزہ نہ رکھنے کو یا معنی یہ ہین کہ مالک ہے نفس کا بعد روزہ رکھنے کے اگر چاہے تمام کرے روزے کو اور اگر چاہے افطار کرے اِس صورت مین تاویل اسکی یہ ہو کہ نفل روزے والے کو پونچتا ہو کہ افطار کرے اگر مصلحت جانے جیسیکہ کوئی ضیافت کرے یا دار دہوا ہو ایک قوم پر اور جانتا ہو کہ اگر افطار نکرونگا تو لوگ دشمت مین پڑینگے پس اُسکو پونچتا ہو کہ افطار کرے تا اُنس و الفت ہو آپسمین پس اسمین دلیل نہین اسپر کہ قضا نہین ہو بعد التزام کے اور علاوہ اسکے حکم قضا کا آیا بھی ہو حدیث آیندہ مین اور اِس حدیث ام ہانی کی مین کلام کیا ہو محدثین نے اور ترمذی نے کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہے اور منذری نے کہا کہ ثابت نہین اور اسکے اسناد مین اختلاف بہت ہو ۱۲ ح **وعن** الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ مَعَهُ عَنْ مَنْ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهَذَا أَصَحُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ رُسَيْلٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہے زہری سے کہ نقل کی عروہ سے اُسنے نقل کی عائشہؓ سے کہ کہا عائشہؓ نے تھی مین اور حفصہؓ روزے دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اُسکی پس کھایا ہمنے اُسمین سے پس کہا حفصہ نے اے رسول خدا کے تحقیق ہم تھین روزے دار پس روبرو لایا گیا ہمارے کھانا خواہش کی ہمنے اُسکی پس کھایا ہمنے اُسمین سے فرمایا قضا کرو تم دونون ایکدن اور بدلے اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظون سے کہ روایت کیا اُنھون نے زہری سے زہری نے روایت کیا عائشہؓ سے بطریق ارسال کے اور نہ ذکر کیا اُسمین واسطہ عروہ کا اور یہ صحیح تر ہو اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے رُسیل سے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہو کہ نقل کیا رسیل نے عروہ سے عروہ نے عائشہؓ سے

ف یہ حدیث دلیل ہو حنفیہ کی کہ اُنکے نزدیک اگر روزۂ نفل افطار کرے لازم ہو قضا اُسکی اسلیے کہ ظاہر یہ امر وجوب کے لیے ہو اور شافعیہ کہتے ہین کہ یہ امر استحباب کے لیے ہے اُنکے مذہب مین واجب نہین قضا نفل کی اور بطریق ارسال کے ارسال بیان بمعنی سقوط راوی کے ہو اسناد سے یعنی منقطع ہو کہ پہلی روایت مین جو واسطہ عروہ کا درمیان زہریؒ اور عائشہؓ کے تھا وہ اسمین نہین یہ بھی ایک اصطلاح ہو اور مشہور یہ ہو کہ مرسل اُس حدیث کو کہتے ہین کہ تابعی روایت کرے بغیر ذکر صحابہ کے ۱۲ ح **وعن** أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ لَهَا كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرُغُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ام عمارہ بنت کعب سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُنکے پاس پس منگوایا اُنسے واسطے حضرتؐ کے کھانا پس فرمایا حضرتؐ نے اُسکو کہ کھا تو کہا اُس نے مین روزے سے ہون پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق روزے دار جسوقت کہ کھایا جاتا ہو نزدیک اُسکے یعنی اور رغبت کرتا ہو دل اُسکا کھانے پر اور دشوار ہوتا ہو روزہ اُسپر رحمت بھیجتے ہین اُسپر فرشتے یہانتک کہ فارغ ہون کھانے والے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَدَاءَ يَا بِلَالُ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ اَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ يُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے بُریدہ سے کہ کہا داخل ہوئے بلال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ طعام صبح کا کھاتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہو کھانے کے لیے اے بلال کہا بلال نے تحقیق مین روزہ دار ہون یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھاتے ہین ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلال کا جنت مین ہے کیا جانا تو نے اے بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتی ہین ہڈیان اُسکی اور بخشش چاہتے ہین اُسکے لیے فرشتے جبتک کہ کھایا جاوے نزدیک اُسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ** باب ہے بیچ بیان ہے لیلۃ القدر کے **ف** یعنی اسمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اُسکے وقتوں کا کہ جنمین توقع قوی ہے اُسکے ہونے کی اور اُسکو لیلۃ القدر اسلیے کہتے ہین کہ لکھے جاتے ہین اُسمین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بھر مین واقع ہونگے اور بعضون نے کہا کہ یہ نام ہوا بسبب عظیم القدر ہونے اُسکے کے اور بیچ تعین اس شب کے بہت قول آئے ہین اور اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان مین ہے خصوصًا طاق راتون عشرہ اخیر کے مین خصوصًا ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر علماء کے نزدیک یہی ہے اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کے لیے مقرر ہوئی اسلیے کہ باوجود چھوٹی عمر ہونے ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے حاصل سکایہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتونکی عمرونکا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری اُمت کے لوگ تھوڑی سی عمر مین اُن کے سے عمل نہین کر سکنے کے پس دی اُنکو اللہ تعالی نے لیلۃ القدر کہ ہزار مہینے سے بہتر ہے اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ ایک روز حضرت نے ذکر کیا چار شخصونکا بنی سرائیل مین سے کہ اُنھون نے عبادت کی تھی اللہ تعالے کی اسّی اسّی برس اور نہ نافرمانی کی تھی ایک لمحہ وہ شخص تھے حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اس سے پس آئے حضرت کے پاس جبرئیل اور کہا اے محمد تعجب کیا آپ کی امت کے عبادت کرنے اُن لوگون کیسے اسّی اسّی برس پس تحقیق اُتاری اللہ تعالی نے خیر بھری چیز آپ کے لیے اور آپ کی امت کے پس خوش ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ ابن ابی حاتم نے جاننا چاہیے کہ ہزار مہینے کے تراسّی برس اور چار مہینے ہوتے ہین اسی لیے فرمایا لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ یعنی لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار مہینے سے کہ جسکے تراسّی برس اور چار مہینے ہوئے اور لیلۃ القدر مین تجلی رحمت خلّاق باری تعالی کی آسمان دنیا پر وقت غروب سے صبح تک ہوتی ہے اور اسمین اُترتے ہین ملائکہ اور روح واسطے ملاقات صلحا اور عابدین کے اور اسمین نزول قرآن کا ہوا اور اسمین پیدائش ملائکہ کی ہوئی اور اسمین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اسمین درخت جنت مین لگائے گئے اور اسمین دعا قبول ہوتی ہے اور اسمین ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہے اور حکمت اُسکے پوشیدہ ہونے مین یہ ہے کہ تا لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اعتماد نکرین اُسپر اور لکھا ہے علمانے کہ جو کوئی کوشش کرے بیچ بیداری شبون ایک سال تمام کے پاویگا اُسکو انشاء اللہ تعالی چنانچہ اسی لیے کہا ہے مَنْ لَّمْ يَعْرِفْ قَدْرَ اللَّيْلَةِ لَمْ يَعْرِفْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اور بعضے علمانے کہا ہے کہ اُس رات کی علامتین ہین کہ استنباط کیا ہے اُنھوا حادیث و آثار سے اور پایا ہے بعضی علامتونکو اہل کشف نے طبرسی نے ایک قوم سے نقل کیا ہے کہ درخت اُس رات مین سجدہ کرتے ہین اور زمین پر گر پڑتے ہین پھر بجائے خود آجاتے ہین اور سجدہ کرتی ہے اُسمین ہر چیز اور صواب یہ ہے کہ شرط نہین ہے بیچ پانی اُس رات کے دیکھنا ان امور کا بہت لوگ پاتے ہین اُس رات کو اور دیکھتے نہین کوئی چیز اُنمین سے اور روا ہے کہ دو آدمی ایک جاے ہون اور دونون اُس شب کو پاوین اور ایک کو کچھ معلوم ہو ان چیزونمین سے اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہو اور بڑی علامت یہ ہے کہ توفیق ہو اسمین ذکر اور عبادت اور مناجات

اور خضوع و خشوع و حضور و اخلاص کی اور مختار یہ ہو کہ معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہو اور اگر تمام رات شب بیدار رہے اور باعث مرض اور ملال اور خلل کا ادائے فرائض اور سنتوں موکدہ مین نہوا فضل اکمل ہو والا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوے مقصود حاصل ہے ولیس للانسان الا ما سعی فکان سعیہ مشکورا رد قالہ اللہ ع ح مولانا قاضی اللہ المنتور وغیرہ **الفصل الاول** فصل پہلی

عن عائشۃؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان رواہ البخاری ؒ روایت ہو عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاش کرو شب قدر کو بیچ طاق راتونکے اخیر دہے رمضان کیسے نقل کی یہ بخاری نے **ف** بیچ طاق راتونکے یعنی اکیسوین شب اور تیئیسوین شب اور پچیسوین شب اور ستائیسوین شب اور انتیسوین شب

وعن ابن عمر قال ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر من کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر متفق علیہ

اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ کہا تحقیق کتنے شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسے دکھلائے گئے شب قدر خوابمین بیچ سات راتون اخیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھتا ہونمین تمھارے خوابونکو کہ متفق ہوئے ہین اوپر سات راتون اخیر کے پس جو کوئی تلاش کرے اسکو بیچ ہے کہ تلاش کرے اسکو بیچ سات راتون اخیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** احتمال ہو کہ مراد وہ راتین ہون کہ متصل بیسکے ہین یعنی اکیسوین شب سے ستائیسوین شب تک یا سات راتین سب سے اخیر کی یعنی تیئیسوین شب سے انتیسوین شب تک اسلیے کہ اتیس کا چاند یقینی ہو اسی کی موافق حساب کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہو واللہ اعلم ؒ ح

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوہا فی العشر الاواخر من رمضان لیلۃ القدر فی تاسعۃ تبقی فی سابعۃ تبقی فی خامسۃ تبقی رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلاش کرو اسکو بیچ دہاے اخیر کے رمضان کے یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کے کہ باقی رہے یعنی اکیسوین شب بیچ ساتوین رات کے کہ باقی ہے یعنی تیئیسوین شب بیچ پانچوین رات کے کہ باقی ہے یعنی پچیسوین شب نقل کی یہ بخاری نے **ف** یا گنا شروع کیجیے آخر سے یعنی تلاش کرو بیچ نوین رات کے بعد ستائیسوین شب کے کہ وہ انتیسوین شب ہے اور بیچ ساتوین رات کے بعد ستائیسوین شب کے کہ وہ ستائیسوین شب ہے اور بیچ پانچوین رات کے بعد تیئیسوین شب کے کہ وہ پچیسوین شب ہے ظاہر معنی یہی ہین اور طیبی نے کہا کہ یہ راتین مذکورہ یہ ہین بائیسوین شب اور چوبیسوین شب اور پچیسوین شب

وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکف العشر الاول من رمضان ثم اعتکف العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ ثم اطلع راسہ فقال انی اعتکفت العشر الاول التمس ہذہ اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط ثم اتیت فقیل لی انہا فی العشر الاواخر فمن کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر فقد اریت ہذہ اللیلۃ ثم انسیتہا واریتنی اسجد فی ماء وطین من صبیحتہا فالتمسوہا فی العشر الاواخر والتمسوہا فی کل وتر قال فمطرت السماء تلک اللیلۃ فکان المسجد علی عریش فوکف المسجد فبصرت عینای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جبہتہ اثر الماء والطین من صبیحۃ احدی وعشرین متفق علیہ فی المعنی واللفظ لمسلم الی قولہ فقیل لی انہا فی العشر الاواخر والباقی للبخاری وفی روایۃ عبد اللہ بن انیس قال لیلۃ ثلث وعشرین رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا پہلے دہے مین رمضان کے پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہے مین بیچ خیمہ ترکی کے پھر نکالا سر اپنا یعنی خیمہ سے پس فرمایا کہ تحقیق مینے کیا تھا اعتکاف پہلے دہے مین تلاش کرتا تھا مین شب قدر کو پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہے مین پھر آیا میرے پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتے نے کہ تحقیق شب قدر بیچ دہے

آخر کے ہو پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کرے ساتھ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دسویں آخر کے میں پس تحقیق میں دکھلایا گیا خواب میں تعین شب قدر کی پھر بھلایا گیا میں یعنی جبرئیل نے خبر دی کہ فلانی شب ہے لیکن میں بھول گیا اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں یعنی خواب میں کہ سجدہ کرتا ہوں کیچڑ میں اسکی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس بھول گیا میں کہ کونسی رات تھی وہ پس تلاش کرو اسکو پنجم دہ آخر کے اور تلاش کرو لیلۃ القدر کو پنجم ہر طاق رات کے یعنی اخیر کے دہ کی طاق راتوں میں کہا راوی نے کہ برسا منجھ اُس رات کو یعنی جس رات کو حضرت نے دیکھا اسکو اور تھی چھت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد میں دیکھا آنکھوں میری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ اُنکی پیشانی پر تھا نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسویں شب کو متفق ہیں اسکے نقل کرنے میں بخاری اور مسلم پنجم معنوں کے اور لفظ واسطے مسلم کی اس قول تک فَتَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اور لفظ باقی حدیث کے واسطے بخاری کے اور پنجم روایت عبداللہ بن اُنیس کے کہ کہا تئیسویں شب یعنی عوض صبح اکیسویں شب کے نقل کی یہ مسلم نے ف خیمہ ترکی ایک قسم ہے خیمے کی نمد کا بنتا ہے چھوٹا سا کہ اُسکو فارسی میں خرگاہ کہتے ہیں اور مِنْ صَبِيحَةِ میں حرف مِنْ کا بمعنی فِی کے ہے اور متعلق ہے ساتھ قول بُصُرتُ کے اور حاصل کلام راوی کا یہ ہے کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو خواب میں دیکھا تو یہ بھی دیکھا تھا کہ میں مٹی اور پانی میں سجدہ کرتا ہوں لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اُس رات مینھ بھی برسا تھا وہی علامت اُٹھوں نے پائی اُس خواب کی رات میں کہ اکیسویں شب یا تئیسویں شب تھی معلوم کیا اُس علامت سے کہ حضرت نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسویں شب یا تئیسویں شب ہے ع و مولانا **وَعَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَرَادَ اَنْ لَّا يَّتَّكِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ اَوْ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَّا شُعَاعَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت سے زر بن حبیش کے کہ ہمارا ارادہ پوچھنے کا کیا میں نے ابی بن کعب سے پس کہا میں نے تحقیق بھائی تیرے یعنی دینی بھائی ابن مسعود کہتے ہیں کہ جو شخص کہ قیام کرے تمام سال تو پاوے شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نے رحم کرے اُنکو اللہ ارادہ کیا یعنی اس کہنے سے اسکا کہ نہ اعتماد کریں لوگ خبردار ہو تحقیق ابن مسعود نے جانا کہ شب قدر رمضان میں ہے اور تحقیق وہ ہے آخر کے میں ہے اور تحقیق وہ ستائیسویں رات ہے پھر قسم کھائی ابی بن کعب نے ایسی کہ انشاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسویں رات ہے پس کہا میں نے ساتھ کس دلیل کے کہتے ہو یا ابو منذر کہ کنیت ابی بن کعب کی ہے کہا بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ طلوع ہوتا ہے آفتاب اُس دن میں روشنی ہوتی واسطے اُسکے یعنی اور دیکھا میں نے آفتاب صبح ستائیسویں کو کہ نکلا اسیطرح نقل کی یہ مسلم نے ف نہ اعتماد کریں لوگ یعنی ایک قول پر اگرچہ وہ صحیح ہے اور بحسب ظن غالب کے فتوی اُسپر ہے یعنی اگر جانیں گے کہ وہ ستائیسویں ہی شب ہے تو اسی رات میں قیام کرینگے اور ترک کرینگے قیام تمام راتوں کا اس لیے ابن مسعود نے کہا کہ وہ تمام سال میں ہے اور قسم کھائی یعنی بنا بر ظن غالب کے اور انشاء اللہ نہ کہا یعنی انشاء اللہ کہنے میں قسم جزماً اور منعقد نہیں ہوتی پس ابی بن کعب نے قسم کھائی اور انشاء اللہ نہ کہا تا قسم جزماً ہو ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتے رمضان کے اخیر کے عشرے میں اُسقدر کہ نہ کوشش کرتے پنج غیر اُسکے کی نقل کی یہ مسلم نے ف کوشش کرتے یعنی زیادتی طاعت میں بامید اسکے کہ لیلۃ القدر اُسمیں ہو ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تھے رسولخدا

صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتا اخیر دہا یعنی رمضان کا مضبوط باندھتے تہ بند اپنا اور زندہ کرتے رات کو اور جگاتے اہل اپنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مضبوط باندھتے تہ بند کنایہ ہی اس سے کہ کوشش فرماتے عبادت مین زیادہ عادت سے یا کنایہ ہی اس سے کہ عورتونسے الگ رہتے اور زندہ کرتے رات کو یعنی اکثر رات یا تمام رات نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن مین مشغول رہتے اور ایک روایت مین جو آیا ہی انہ علیہ السلام ما سہر جمیع اللیل کلہ یعنی حضرت تمام شب نہین جاگے تو مراد یہ ہی کہ ہمیشہ یا اکثر تمام رات نہین جاگتے تھے پس ایک دو رات یا دس رات جاگنا منافی نہین سکے نہین واللہ اعلم اور جگاتے اہل اپنے کو یعنی جگاتے بیبیونکو اور بیٹیونکو اور لونڈیونکو اور غلامونکو بعض اوقات عشرے کے مین واسطے عبادت کے اور تلاش کرنے لیلۃ القدر کے ۱۲ منہ و مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عائشۃ قلت یا رسول اللہ ارأیت ان علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر ما اقول فیہا قال قولی اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی رواہ احمد وابن ماجۃ والترمذی وصححہ روایت ہی عائشہ رضہ سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر جانون مین کونسی رات شب قدر کی کیا کہونمین بیچ اس رات کے یعنی کیا دعا مانگون اسوقت فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق تو معاف کرنیوالا ہی دوست رکھتا ہی معاف کرنے کو پس معاف کر مجسے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو ف یہ دعا جامع ہی دنیا اور آخرت کی بھلائیونکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نہ مانگی اللہ تعالی سے بندون نے کوئی چیز افضل اس سے کہ بخشے انکو اور عافیت دے انکو ۱۲ منہ **وعن** ابی بکرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول التمسوہا یعنی لیلۃ القدر فی تسع یبقین او فی سبع یبقین او فی خمس یبقین او ثلث یبقین او اخر لیلۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تلاش کرو اسکو یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کے کہ باقی رہے یعنی انتیسوین شب بیچ ساتوین کے کہ باقی رہے یعنی ستائیسوین شب یا پانچوین مین کہ باقی رہے یعنی پچیسوین شب یا تیسری مین کہ باقی رہے یعنی تیئیسوین شب یا آخر رات مین یعنی سلخ کی رات نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر فقال ہی فی کل رمضان رواہ ابو داود وقال رواہ سفیان وشعبۃ عن ابی اسحٰق موقوفا علی ابن عمر اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال شب قدر کیسے پس فرمایا کہ وہ ہر رمضان مین ہے نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا نقل کی یہ سفیان اور شعبہ نے ابی اسحٰق سے موقوف ابن عمر پر ف ہر رمضان مین اس لفظ کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ رمضان خالی نہین جاتا شب قدر سے یعنی ہر سال مین کہ رمضان واقع ہوتا ہی اسمین شب قدر بھی ہوتی ہی اور دوسرے معنی یہ کہ شب قدر تمام رمضان مین ہوتی ہی کچھ خاص ہے آخر ہی پر نہین اول حضرت کو یہی معلوم ہوا تھا آخر کو یہ ٹھیرا کہ آخر کے دہے مین ہی اسکے سوا نہین ہوتی مولانا **وعن** عبد اللہ بن انیس قال قلت یا رسول اللہ ان لی بادیۃ اکون فیہا وانا اصلی فیہا یحضر وقت الصلوٰۃ فمرنی بلیلۃ انزلہا الی ہذا المسجد فقال انزل لیلۃ ثلث وعشرین قیل لابنہ کیف کان ابوک یصنع قال کان یدخل المسجد اذا صلی العصر فلا یخرج منہ لحاجۃ حتی یصلی الصبح فاذا صلی الصبح وجد دابتہ علی باب المسجد فجلس علیہا ولحق بادیتہ رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن انیس سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے جنگل ہی یعنی میرا گھر جنگل مین ہی کہ رہتا ہون مین اسمین اور نماز پڑھتا ہون اسمین شکر اللہ کا پس حکم فرماؤ مجکو ساتھ ایک رات کے کہ اتروں مین اس مسجد کے یعنی شب قدر رمضان مین کونسی ہی اس رات مسجد نبوی مین آن کر عبادت کرون پس فرمایا حضرت نے اوتیئیسوین رات کو کہا گیا واسطے بیٹے عبد اللہ کے کہ نام اسکا ضمرہ تھا کہ کسطرح تھا باپ تیرا کرتا کہا بیٹے نے تھا باپ میرا داخل ہوتا مسجد مین جبکہ پڑھتا نماز عصر کی یعنی بائیسوین تاریخ رمضان کی پس نہ نکلتا اس سے واسطے کسی کام کے یعنی جو کام منافی اعتکاف کے ہی یہانتک کہ نماز پڑھتے صبح کی پس جسوقت کہ نماز پڑھ چکتے فجر کی پاتے جانور اپنا دروازے پر مسجد کے پس سوار ہوتے اسپر

اور پوچھنے جنگل اپنے مین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اگر کوئی کہے کہ لازم آئی اِس سے تعین لیلۃ القدر کی جواب یہ کہ جس سال حضرتؐ نے اُنکو یہ فرمایا اُس سال تیئیسوین کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرتؐ کو اُسکا علم ہوگیا ہوگا یہ سمجھے کہ ہر سال اسی تاریخ ہوتی ہو اور یہ جو ہو کہ حضرتؐ کو بھی تعین اُسکی معلوم نہ تھی تو مراد یہ ہو کہ تعین ہر سال کی معلوم نہ تھی اور کبھی کبھی کا معلوم ہونا منافی اسکے نہین اور احتمال یہ بھی ہو کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کے ہو پس اُنکو ثواب لیلۃ القدر کا اِسی شب مین ہوتا ہو واللہ اعلم ڈ مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ اَلَا رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ اَلَا فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہو عبادۃ بن صامتؓ سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جھگڑے دو شخص مسلمانونمین سے پس فرمایا حضرتؐ نے نکلا تھا مین کہ خبر دون تمکو شب قدر کی پس جھگڑا فلانا اور فلانا پس اُٹھائی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہ بہتر تمھارے لیے پس تلاش کرو اُسکو اُنتیسوین مین اور ستائیسوین مین اور پچیسوین مین نقل کی یہ بخاری نے ف کہا بعضون نے کہ نام دو شخصونکا عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تھا اور اُٹھائی گئی یعنے تعین اُسکی میری خاطر سے اُٹھ گئی بسبب شومی جھگڑنے انکے کے اِس سے معلوم ہوا کہ جھگڑنا اور دشمنی کرنی آپسمین بُری ہے اور اسکے سبب سے محروم ہوتا ہی آدمی برکات و بھلائیون سے اور ہو یہ بہتر تمھارے لیے کہ سبب کوشش اور زیادتی کا عبادات مین ہوگا ۱۲ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ صَلِّ كَلِمَةً فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِيْ مَا جَزَاءُ اَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ فَاَوْا رَبَّنَا جَزَاءُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرَهٗ قَالَ مَلَائِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَاِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعِجُّوْنَ اِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے اُنس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہی شب قدر اُترتے ہین جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کے فرشتون کے دعا بخشش کی کرتے ہین ہر بندے کے لیے کہ کھڑا ہو یعنی نماز پڑھتا ہو یا طواف کرتا ہو یا اور کچھ عبادت کرتا ہو کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے یاد کرتا ہو اللہ عزوجل کو پس جسوقت کہ ہوتا ہو دن عید اُنکے کا یعنی عید الفطر کا فخر کرتا ہی بسبب اُنکے اللہ تعالی فرشتون اپنے سے یعنی اُن فرشتون سے کہ جھوٹے طعن کیا تھا بنی آدم پر پس فرماتا ہی اے فرشتو میرے کیا ہی بدلا اُس مزدور کا کہ پورا کیا عمل اپنا عرض کرتے ہین فرشتے اے رب ہمارے بدلا اُسکا یہ ہو کہ پوری دیجاوے مزدوری عمل اُسکے کی فرماتا ہی اللہ تعالی اے فرشتو میرے غلامون میرے اور لونڈیون میری نے ادا کیا فرض میرا کہ تھا اُن پر یعنی روزہ پھر نکلے یعنی گھر ونسے طرف عیدگاہ کے چلاتے ہوئے ساتھ دعا کے قسم ہی عزت اپنی کی اور بزرگی اپنی کی اور جود اپنی کی اور بلند قدری اپنی کی اور بلندی مرتبہ اپنی کی البتہ قبول کرونگا مین دعا اُنکی پس فرماتا ہی اللہ تعالی پھر جاؤ یعنی اپنے گھرونکو تحقیق بخشدیا مین نے تمکو اور بدل ڈالین مین نے برائیان تمھاری نیکیون سے لکھی گئی بدلے ہر برائی کے نیکی صحیفۂ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نے پس پھرتے ہین لوگ اُس حالت مین کہ بخشش کیجاتی ہو واسطے اُنکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **بَابُ الْاِعْتِكَافِ** باب بیچ بیان اعتکاف کے ف اعتکاف کے معنی لغت مین ہین ٹھیرنا ایک جگہ اور شرع مین ٹھیرنا بیچ مسجد جماعت کے ساتھ نیت اعتکاف کے اور سنیت معتبر ہے مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سے اور حیض و نفاس سے اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت مؤکدہ ہی اسلیے کہ ہمیشہ حضرتؐ اعتکاف کرتے رہے اُسمین

اور درمختار مین لکھا ہی کہ سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہی یعنی بعض کے ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہی اور تارک اُسکے ملامت نہین کیے جاتے اور واجب ہوتا ہی اعتکاف ساتھ نذر کرنیکے زبان سے خواہ فی الحال ہو جیسے کہے کہ مینے اپنے پر اعتکاف اتنے دنون کا اللہ کے لیے لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسے کہے کہ مینے نذر مانی یہ کہ اگر میرا یہ کام ہو جائیگا تو مین اتنے دنون کا اعتکاف کرونگا اور سوا اِن دونون قسمونکے مستحب ہے پھر اکثر مدت اعتکاف نفلی کے لیے حد معین نہین اگر نیت تمام عمر کے اعتکاف کی کرے جائز ہی اور اقل مدت مین اختلاف ہی کہ کیا ہی امام محمد کے نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہے خواہ رات مین ہو خواہ دن مین اور یہی ظاہر روایت ہے امام اعظم سے اور اسی پر فتوی ہی پس لائق ہی آدمی کو کہ جب مسجد مین آوے تو نیت اعتکاف کی کرے اسطرح کہ نیت اعتکاف کی کی مینے جبتک کہ ہون مسجد مین تا ثواب اعتکاف کا ہاتھ سے نجاوے اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر روز ہی یعنی آدھے دن سے زیادہ اور امام اعظم رحمہ اللہ سے سوا ظاہر روایت کے یہ منقول ہے کہ اقل مدت اعتکاف کی ایکدن ہی ۱۲ ح ۱۲ درمختار **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے آخر دہے رمضان کے مین یہانتک کہ قبض روح اُنکی کی اللہ نے پھر اعتکاف کیا اُنکی بیبیون نے پیچھے اُنکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پھر اعتکاف کیا حضرت کی بیبیون نے یعنی اپنے گھر مین اِسی لیے کہا ہی فقہانے کہ مستحب ہے عورتونکو یہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہ گو گھر مین مسجد ٹھیرا کر اُسمین اعتکاف کرین پس وہ اُنکے حق مین حکم مسجد کا رکھتی ہی بلا ضرورت اُسمین سے نہ نکلین اور عورتونکو مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہی ۱۲ ع عالمگیری ۱۲ درمختار **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَکَانَ اَجْوَدُ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ کَانَ جِبْرَئِیْلُ یَلْقَاہُ کُلَّ لَیْلَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ یَعْرِضُ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَہٗ جِبْرَئِیْلُ کَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگونمین ساتھ بھلائی کے اور تھے بہت سخاوت کرتے رمضان مین تھے جبرئیل ملاقات کرتے حضرت سے ہر شب رمضان مین پڑھتے رو برو جبرئیل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتھ تجوید کے پس جسوقت ملاقات کرتے حضرت سے جبرئیل ہوتے حضرت بہت سخاوت کرنے والے ساتھ بھلائی کے باد چھوٹی ہوئی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بہت سخی لوگونمین ساتھ بھلائی کے یعنی حضرت نفع بہت پونچاتے تھے اور بھلائی بہت کرتے تھے بہ نسبت اورونکے خصوصًا رمضانمین کہ وہ ایام بابرکت ہین نیکی کرنی اُنمین افضل ہی اور ہوا چلائی گئی سے یعنی جو ہوا کہ مینھ لاتی ہی حاصل یہ کہ نفع اُس ہوا کا عام ہوتا ہی اور بہت ہوتا ہی اُس سے بھی زیادہ حضرت ہوتے تھے نفع پونچانے اور بھلائی کرنے مین وقت ملاقات جبرئیل کے اور اِس حدیث مین اشارہ ہی ساتھ اِسکے کہ آدمی کو افضل وقتونمین اور صحبت نیکونکی مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے بھلائی کے کرنے مین اور یہ حدیث باب الاعتکاف مین اِسلیے لائے کہ حضرت رمضان مین اعتکاف بھی کرتے تھے ۱۲ ع **وَعَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ یُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ کُلَّ عَامٍ مَرَّۃً فَعُرِضَ عَلَیْہِ مَرَّتَیْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ فَکَانَ یَعْتَکِفُ کُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پڑھا جاتا تھا یعنی جبرئیل پڑھتے تھے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن ہر سال مین ایک بار پس پڑھا گیا قرآن رو برو حضرت کے دو بار اُس سال مین کہ حضرت وفات کیے گئے اور تھے حضرت اعتکاف کرتے ہر سال مین دس دن پھر اعتکاف کیا بیس دن اُس سال مین کہ وفات کیے گئے نقل کی یہ بخاری نے ف اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت قرآن پڑھتے تھے رو برو جبرئیل کے اور اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبرئیل پڑھتے تھے دو نون

روایتونمین مخالفت کچھ نہین ہی اسواسطے کہ ایکبار پڑھتے ہون جبرئیل اور پھر پڑھتے ہون روبرو اُنکے حضرت جیسا دو حافظ دور کرتے ہین اِس سے معلوم ہوا کہ دَور کرنا بھی سنت ہی اور دوبار قرآن پڑھا گیا اور اعتکاف بیس دن ہوا آخر سال مین واسطے کمال شوق کے اور مستعد ہونیکے ساتھ حاضر ہونیکے درگاہ رب العزۃ مین بیت وعدۂ وصل چون شود نزدیک ؛ آتش شوق تیز تر گردد ؛ اور اُسمین تنبیہ ہی امت کو یہ کہ لازم ہی ہر انسان پر آخر عمر مین یہ کہ بہت کرے نیک اعمال اور ہووے نہایت مستعد واسطے ملاقات اللہ تعالی کے اور واسطے کھڑے ہونیکے روبرو اُسکے رزقنا اللہ ؛ ع ح وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف اُدنی الیّ راسہ وھو فی المسجد فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان متفق علیہ ؛ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے نزدیک کرتے طرف میرے سر اپنا اور وہ ہوتے مسجد مین پس کنگھی کر دیتی مین اُنکے اور نہ داخل ہوتے گھر مین مگر واسطے حاجت انسانی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ دلیل ہی اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو نہین باطل ہوتا ہی اعتکاف اُسکا اور دلیل ہی اسپر کہ کنگھی کرنی معتکف کو درست ہی اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر دھوئے اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باسن مین بیچ مسجد کے اسطرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہین مضائقہ اسکا اور مگر واسطے حاجت انسانی کے امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ساعت بھی بغیر حاجت یعنی ضرورت کے نکلے اعتکاف والا تو فاسد ہوجاتا ہی اعتکاف اور حاجت دو طرح کی ہوتی ہی طبعی اور شرعی طبعی جیسے پیشاب اور پاخانہ اور غسل اگر احتلام ہوا اور غسل جمعہ کے حق مین کوئی روایت صریح اصول مین نہین آئی ہی مگر شرح اور ادمین لکھا ہی کہ نکلے غسل کے لیے غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسے نماز عید کی اور اذان یعنی اذان کی جگہ خارج مسجد سے ہو تو اُسپر جانا داخل حاجت مین ہی اِس سے اعتکاف ٹوٹنے کا نہین اور مؤذن اور غیر مؤذن اسمین برابر ہین بموجب روایت صحیحہ کے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کے لیے نکلے وقت زوال سے اور جس سے جامع مسجد دور ہو تو ایسے وقت نکلے کہ پاوے جمعہ کو سنتون سمیت اور نماز سے زیادہ جامع مسجد مین ٹھیرگا تو اعتکاف فاسد نہین ہونیکا مگر مکروہ تنزیہی ہی زیادہ ٹھیرنا اور اگر کسی طرح خادم نہو تو گھر سے کھانا لے آنا بھی داخل حاجت مین ہی اور اگر مسجد گرنے لگے یا کوئی زبردستی مسجد سے نکالے اور وہ بھی ساعت نکل کر اور مسجد مین داخل ہو تو نہین فاسد ہونیکا اعتکاف اُسکا استحساناً کذا فی البدایع اور اسی طرح اگر بخوف جان یا مال کے اور مسجد مین جاوے تو نہین فاسد ہونیکا اور اگر نکلا پیشاب یا پاخانہ کے لیے اور قرض خواہ نے روک رکھا ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک نہین فاسد ہونیکا اور کوئی ڈوبتا ہوا جلتا ہوا اور یہ اُسکے نکالنے کے لیے نکلے یا جہاد کے لیے اگر نفیر عام ہو یا ادلے شہادت کے لیے تو فاسد ہوجائیگا اعتکاف غرضکہ اگر بغیر عذر دون مذکورۃ العدد کے نکلے گا ایک ساعت یعنی لمحہ بھر بھی اگرچہ سہو سے نکلے اعتکاف فاسد ہوجائیگا اور صاحبین کے نزدیک اکثر روز نکلا رہیگا تو فاسد ہوگا والا نہین ؛ ع ح ؛ عالمگیری و در مختار ف اِس حدیث سے یہ بھی نکل سکتا ہی کہ حجامت بنوائی بھی معتکف کو مسجد مین جائز ہی مگر بال وغیرہ مسجد مین نہ گرین ؛ مولانا وعن ابن عمر ان عمر سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نذرت فی الجاھلیۃ ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام قال فاوف بنذرک متفق علیہ ؛ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ عمرؓ نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نذر کی تھی مینے جاہلیت مین کہ اعتکاف کرونگا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاہلیت مین جاہلیت اُس حالت کو کہتے ہین کہ تھے اُسپر عرب پہلے حضرت کی نبوت کے اور بعضون نے کہا کہ مراد اُس سے وہ حالت ہی کہ پہلے ظاہر ہونے اسلام کے تھی اور ایک رات یعنی دن سمیت جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی اور پوری کر نذر اپنی یہ امر استحباب کے لیے ہی اگر نذر کی ہو پہلے اسلام کے اور اگر بعد اسلام کے کی ہو تو امر وجوب کے لیے ہی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کے واجب ہی پورا کرنا اُسکا یعنی بعد اسلام کے مذہب شافعی یہی ہی اور کہا

ابوحنیفہؒ نے کہ نہین صحیح ہے نذر اُسکی دلیلین اُنکی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور اُس حدیث کے معنی جو وہ لیتے ہین اوپر بیان کیے گئے اور کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ روزہ شرط نہین ہے واسطے صحت اعتکاف کے جیسا کہ مذہب شافعی ہے اور امام ابوحنیفہؒ سے ظاہر الروایہ یہ ہے کہ روزہ شرط ہے اعتکاف واجب مین نہ نفل مین اور یہی قول صاحبین کا ہے اور مالکؒ سے اور ایک روایت امام اعظمؒ سے یہ ہے کہ مطلق اعتکاف مین روزہ شرط ہے خواہ واجب ہو خواہ نفل پس وہ یہ جواب دیتے ہین کہ اعتکاف حضرت عمرؓ کا جو بعضی روایتون مین آیا ہے اسمین روزہ بھی آیا ہے چنانچہ ابوداؤد اور نسائی اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے لازم کیا اپنے نفس پر جاہلیت مین یہ کہ اعتکاف کرین ایک رات یعنی دن سمیت یا ایکدن نزدیک کعبہ کے پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھ اور دلیل اُنکی حدیث عائشہؓ کی ہے کہ آگے آتی ہے لا اعتکاف الخ اُس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ روزہ رکھنا شرط ہے اعتکاف مین پس اگر نذر مانے کہ اعتکاف کرونگا راتون کو تو نہین صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان کے مہینے مین اعتکاف کرونگا تو لغایت کرتے ہین روزے رمضان کے اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور پھر نذر کرے اعتکاف اُسدن کا تو نہین صحیح اور اگر نہ اعتکاف کیا رمضان معین مین تو اور مہینے مین قضا اُسکی کرے ساتھ روزون مستقلہ کے پس نہین جائز ہونے کی قضا اُسکی اور رمضان مین اور نہ اور واجب مین خواہ قضا روزے رمضان کے رکھتا ہو یا اور کچھ اور اگر کسی روز کے اعتکاف کی نیت کرے تو اُن دنون کی رات کو نکا بھی اعتکاف لازم ہو جاتا ہے اور اسی طرح بیچ نذر کرنے اعتکاف دو دن کے اعتکاف دو رات کا بھی لازم ہوتا ہے اور ابو یوسف کے نزدیک اعتکاف بیچ کی ایک شب کا اور اگر نذر کرے کہ اعتکاف ایک مہینے کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینے کا لازم ہوتا ہے اگرچہ متصل نکہا ہو ع: درمختار ملا بدمنہ

الفصل الثانی فصل دوسری **عَنِ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَمْ یَعْتَکِفْ عَامًا فَلَمَّا کَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے دس دن اخیر کے مین رمضان سے پس نہ اعتکاف کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کے نکیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آیندہ اعتکاف کیا بیس دن نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے ف شاید کہ یہ حدیث تفسیر ہے اُس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابوہریرہ سے اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث سر کہ نوافل مؤکدہ قضا کیے جاوین جبکہ فوت ہون جیسیکہ قضا کیے جاتے ہین فرائض انتہی تشبیہ نہ ی قضا کرنے مین ہے بعد فوت ہونیکے والا قضا فرض کی فرض ہے اور قضا نوافل کی نفل ع: **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکَفِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتے اعتکاف کرنیکا نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سے ہی اور چار دن یا مہینے کے نزدیک یہ ہے کہ داخل ہو پہلے غروب آفتاب کے اگر ارادہ کرے اعتکاف ایک مہینے یا عشرے وغیرہ کا اور نکلے اخیر روز مین بعد غروب آفتاب کے پس اُنکے نزدیک تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ حضرتؐ ساتھ نیت اعتکاف کے پہلے غروب کے مسجد مین آتے تھے اور شب کو وہان سے تجرد اصبح کی پڑھتے تو اُس حجرے مین کہ اعتکاف کے لیے بوریے کا بنا یا جاتا تھا داخل ہوتے تا الگ رہین لوگونسے پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوتی اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہ مین صبح کو ع ح **وَعَنْہَا** قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ فَیَمُرُّ کَمَا ھُوَ فَلَا یَعْرَجُ یَسْاَلُ عَنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ نکلتے حاجت کے لیے پوچھتے بیمار کو اُس حالت مین کہ ہوتے اعتکاف مین یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد سے پس گذرتے جسطرح کہ ہوتے پس نہ ٹھیرتے پوچھتے اُسے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پس گذرتے یعنی گذرتے اُس ہیئت پر

کہ ہوتے وہ اُسپہ نہ مَیل کرتے اور طرف اور نہ ٹھیرتے بلکہ سیدھے پوچھتے چلے جاتے اور لفظ فَلَا یُعَرِّجُ بیان ہوا اوپر کے مجمل کا اسلیے کہ معنی فَلَا یُعَرِّجُ کے یہ ہین کہ نہ ٹھیرتے اور نہ مَیل کرتے راہ سے اور طرف اور لفظ یَسْأَلُ بیان ہے یَمُرُّ کا بطریق استیناف کے کہا حسن اور نخعی نے کہ جائز ہے معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کے اور عیادت مریض کے اور نماز جنازہ کیے اور نزدیک چارون اماموں کے جبکہ نکلے قضاے حاجت کے لیے اور اتفاق پڑے اُسکو عیادت مریض کا اور نماز کا میت پر بس نہ ٹھیرا ہو راہ سے اور نہ ٹھیرے زیادہ قدر نماز سے تو نہین باطل ہوتا اعتکاف اور اگر ٹھیرا ہو گا راہ سے اور زیادہ ٹھیریگا قدر نماز سے باطل ہوگا اعتکاف انتہی اور قصد کر کر جنازہ کیے لیے اور نماز جنازہ کیے لیے اور عیادت کے لیے نہ نکلے اور اگر نکلے گا ان چیزون کے لیے تو اعتکاف ٹوٹ جاویگا اور اگر شرط کرے وقت نذر کے اور التزام کرے کہ نکلونگا عیادت مریض اور نماز جنازے اور حاضر ہونے مجلس علم یعنے وعظ سُننے کے لیے تو جائز ہے یہ ع ع عالمگیری وَعَنْهَا قَالَ اللَّيْثُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَامِعٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنت ہے یعنی طریقہ لازم ہے اعتکاف والے کو یہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی یعنی ساتھ قصد کے اور ٹھیرنے کے اور نہ حاضر ہووے واسطے نماز جنازہ کیے یعنی خارج مسجد کے مطلقا اور نہ صحبت کرے عورت سے اور نہ مباشرت کرے عورت سے اور نہ نکلے واسطے کسی کام کے مگر اُس کام کے لیے کہ ضرور ہی یعنی بیناب و پاخانہ نہ ہو غیرہ کے لیے اور نہین ہوتا اعتکاف مگر ساتھ روزے کیے اور نہین اعتکاف مگر مسجد جامع مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف نہ مباشرت کرے مباشرت سے مراد وہ چیزین ہین کہ باعث جماع کی ہین مانند بوسہ لینے اور گلے لگانے اور چھونے وغیرہ کے پس صحبت کرنی اور یہ افعال کرنے معتکف کو حرام ہین لیکن صحبت کرنیسے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے اگرچہ رات ہو یا بھولکر ہو اور بوسہ لینے وغیرہ سے اگر منزل ہو تو فاسد ہوتا ہی اور نہین تو نہین اور جائز ہے معتکف کو مسجد مین کھانا اور پینا اور سونا اور خرید و فروخت بدون حاضر کرنے اُس چیز کے کہ خریدتا ہے یا بیچتا ہے اور حاضر کرنا اُس چیز کا مکروہ تحریمی ہے اور خرید و فروخت اگر اپنے نفس کے لیے یا عیال کے لیے ہو تو درست ہی اور تجارت کے لیے ہو تو نہین درست اور غیر معتکف کو کسی طرح خرید و فروخت نہین درست مسجد مین اور چپ رہنا معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہی اگر عبادت جانے اُسکو اور چپ رہنا بُری اور بیہودہ بات تو نسے واجب ہی اور کلام مباح بے ضرورت مکروہ ہے اور ساتھ ضرورت کے داخل خیر مین ہے فتح القدیر مین لکھا ہے کہ کلام کرنا بے ضرورت مسجد مین ایسا حسنات کو کھاتا ہے یعنی نابود کرتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیون کو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالی کا مستحب ہے پس معتکف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتابون حدیث و تفسیر اور سیر انبیا اور صالحین اور اور کتابون دین کا کرتا رہے یا لکھتا رہے انکو اور نہین اعتکاف مگر ساتھ روزے کی یہ دلیل حنفیہ کی ہے پر شرط ہونے روزے کے اعتکاف مین اور مگر مسجد جامع مین یعنی جسمین لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہون امام ابو حنیفہؒ سے منقول ہے کہ نہین صحیح ہوتا اعتکاف مگر اُس مسجد مین کہ پڑھی جاوین جماعت سے پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول حمدکا ہی پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہی یا بیان افضل کا ہے لکھا ہے علمانے کہ افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین پھر مسجد نبوی مین پھر مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین پھر مسجد جامع مین پھر اُس مسجد مین کہ نمازی بہت ہون اور صاحبین اور مالک اور شافعیؒ کے نزدیک درست ہے اعتکاف ہر مسجد مین ع ع درمختار اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ عَرَّجَ عَلَيَّ فَأُنَاوِلُهُ رَأْسَهُ وَرُبَّمَا أَسْطُو بِهِ إِلَى التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ تھے جب اعتکاف کرتے بچھایا جاتا اُنکے لیے بچھونا اُنکا یا رکھی جاتی اُنکے لیے چارپائی اُنکی پیچھے یا آگے ستون توبہ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ستون توبہ نام ہے ایک ستون کا ستونون مسجد نبوی کیسے یہ نام اسواسطے ہوا کہ ابو لبابہ انصاری سے ایک تقصیر ہوئی تھی اُنھون نے اپنے تئین اُس ستون سے باندھ دیا تھا کئی روز تک بندھے رہے

بعد کئی دن کے توبہ اُنکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو کھول یا مزح **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المعتکف وھو یعتکف انہ لیعکف الذنوب ویجری لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلھا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف کرنے والیکے حق مین کہ وہ بند رہتا ہے گناہ ہونسے اور جاری کیجاتی ہین واسطے اُسکے نیکیان مانند کرنیوالے سب نیکیون کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف بند رہتا ہے گناہ ہونسے یعنی جو کہ مسجد مین رُکا رہتا ہے اُسکی فعلسے ہی یہ کہ بچتا ہے اگر لگنا ہونسے اور لفظ یُجْرٰی ساتھ جیم اور رے مہملہ کے ہی اور صیغہ مجہول کا ہے اور بعضون نے کہا کہ معروف کا یعنی جاری کیے جاتے ہین اور ہمیشہ رہتے ہین اعتکاف کرنیوالیکے لیے ثواب اُن نیکیونکے کہ بازرہتا ہے اُنسے بسبب اعتکاف کے مثل عیادت وغیرہ کے مانند ثواب کرنیوالے اُن نیکیونکے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ جیم اور زے معجمہ کے ہی صیغہ مجہول کا یعنی دیا جاتا ہی اُسکو ثواب اُن نیکیون کا کہ باز رہتا ہے اُنسے بسبب اعتکاف کے مانند عیادت مریض کے اور ساتھ جانے جنازے کے اور ملاقات کرنے مسلمانون کے اور سوائے اُنکے کے جیسیکہ دیا جاتا ہے ثواب کرنیوالے اُن نیکیون کے کو اور خوبیان عتکاف کی یہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سے اور سپرد کرتا ہے نفس اپنا طرف مولیٰ کے اور ہمیشہ عبادت اور خانہ خدا مین رہتا ہے اور نہایت قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت الٰہی نازل ہوتی رہتی ہے اور گویا اللہ تعالیٰ کے قلعہ مین رہتا ہی کہ مار شیطان کے سے بچا رہتا ہی اور مثال معتکف کی ایسی ہی جیسے ایک شخص بادشاہ کے دروازے پر پڑا ہوا عرض حاجت اپنی کرتا ہے پس معتکف گویا زبان حال سے کہتا ہے کہ اے مولیٰ میرے تیرے دروازے سے ملنے کا نہین جبتک کہ تو مجھے بخشے گا نہین اور میرے سب مقاصد بر لانیکا نہین اور میرے غم کو دور کرنیکا نہین ذرع امداد الفتاح **کتاب فضائل القرآن** کتاب ہے بیچ بیان فضیلت قرآن کے ف جاننا چاہیے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہے خصوصاً جبکہ نماز مین ہو فضیلت اور ثواب اُسکا ایسا ہے کہ نحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور نماز مین پچیس ۲۵ اور بیٹھنا قرآن کا نزدیک کرتا ہے خدا سے اور روشن کرتا ہے دلون کو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور جبل متین یہی قرآن ہی اور مقصد اعلیٰ تلاوت سے یہ ہی کہ باعث تفکر اور تذکر یعنے یاد دلانے امور دین اور آخرت کی ہو اور بسبب کثرت تلاوت کے احکام الٰہی یاد اور مستحضر ہون تا اُسپر عمل کیا جاوے اور عبرت اُس سے پکڑی جاوے نہ یہ کہ نری آواز و حرف آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہے پس جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل اُسپر نہ کرے قرآن دشمن اُسکا ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے رُبَّ تَالٍ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ یعنی بعضے قرآن پڑھنے ہین اور قرآن لعنت کرتا ہی اُنکو اور وہ پڑھنا اُسکا اُسپر حجت ہوگا نعوذ باللہ منہ بعد ازین جاننا چاہیے کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معانی سوائے پڑھنے قرآن کے ساتھ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کے اسی لیے تجوید قرآن کی لازم ہے اور کم پڑھنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہی کہ بیچ ادا کرنے حق قرآن کے ختم جالیس دنمین بلکہ ایک سال مین کافی ہے اور عبادت کے لیے بھی سات روز سے کم مین نچاہیے اور جس قدر اس سے زیادہ مین ختم کرے فضل ہی اور جو کوئی معانی قرآن کے نجانے اُسکو بھی چاہیے کہ حضور دل سے شروع کرے اور ہمیشہ اپنے دل مین مستحضر رکھے کہ یہ کلام خدا تعالیٰ کا اور احکام خدا تعالیٰ کے ہین کہ اپنے بندون پر کیے ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا کلام اللہ سے سُنتا ہے **آداب تلاوت** یہ ہین کہ وضو ساتھ مسواک کے کر کر اچھی جگہ مین متواضع اور روبقبلہ بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور ساتھ حضور دل کے اسطرح کہ گویا روبرو خدا تعالیٰ کے ہی دعا شروع کی اور اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے اور جانے کہ کلام خدا تعالیٰ کا بے واسطہ سنتا ہون اور آہستہ آہستہ ساتھ تدبر اور تفکر اور ترتیل کے پڑھے اور آیت وعدہ رحمت پر خوشدل ہو کر دعا کرے اور مغفرت و رحمت اپنے لیے مانگے اور آیت عذاب وعید پر پناہ چاہے اور آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہے یعنی جس آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہو اُسپر سبحان اللہ کہے اور درمیان پڑھنے کے رووے اور اگر رونا نہ آوے بتکلف غمگین ہو کر اپنے کو رُونا نکالے اور درپے

اُسکے نہو کہ جلدی ختم کرے اسلیے کہ کم پڑھنا ساتھ تدبر و تفکر کے بہت بہتر ہے زیادہ پڑھنے سے کہ خالی ہو ان چیزونسے اور زیادہ پڑھنے مین سوائے ختم شماری کے کچھ فائدہ نہین بلکہ مکتب ہونا مہمنوع کا ہے اور یہ جو اس زمانے مین رواج نکلا ہے کہ ایک روز کے ختم کرنے پر اور مانند اسکے پر فخر کرتے ہین نہایت بُری بات اور کمال اغفلت و نادانی ہے بیت خواجہ پندار کہ طاعت میکند ۔ ہیچ کز معصیت جان میکند ۔ اور بعضے بزرگونسے جو زیادہ پڑھنا منقول ہو وہ کرامت ہے اُنکی اور ونکو اُنکی پیروی اسبات مین اچھی نہین پس جسقدر کہ ساتھ تدبر اور ذوق و حضور دلکے میسر ہو اُسپر اکتفا کرے اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وہان تلاوت نکرے اور اگر ضرور ہو اور اور جگہ میسر نہو تو آہستہ پڑھے اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہون تو پکار کر پڑھنا افضل ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ پڑھنے والا اور سُننے والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسی طرح مصحف مین دیکھکر پڑھنا یاد پڑھنے سے افضل ہے اسلیے کہ آنکھین اور اور اعضا بھی عبادت مین مشغول ہوتے ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہے اور چاہیے کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکھے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کے کلام دنیوی اور کھانے اور پینے اور سب کام سے باز رہے اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوے تو قرآن کو بند کر کر کلام کرے بعد ازان پھر اعوذ باللہ پڑھکر شروع کرے اور غلط پڑھنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے بے تکلف پڑھے اور وقت تلاوت کے تعظیم کسی کی نکرے مگر عالم باعمل اور اُستاد اور والدین کے لیے جائز ہے قیام و تعظیم اور ختم جو کرے لوگونکے مجمع مین کرے اور محبوب اور اپنے قرابتیون کو موقت حاضر کرے اور دعا مین شامل کرے کہ وقت قبولیت کا ہی اور بعد ختم قرآن کے پھر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑھکر ختم کرے کہ افضل ہی اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کر قرآن کو پڑھنا جائز ہے لیکن افضل یہی ہے کہ مؤدب بیٹھکر پڑھے اور اسی طرح راہ مین پڑھنا جائز ہے اگر جنگل ہو پکار کر پڑھے والا چپکے پڑھے اور جہ جگہ نجس اور مکروہ کے مانند حمام اور قبرستان اور کوڑے وغیرہ کے پڑھنا مکروہ ہے اور قرآن کی تقطیع بہت چھوٹی اور ٹکڑے ٹکڑے متفرق نکرے تا حرمت اُسکی کم نہو اگرچہ بسبب ضرورت کے ہفتیان اور مانند انکے کرنی جائز ہین اور قرآن کو اُس لشکر مین کہ اعتماد اسپر نہو اور دار الحرب مین بھی نہ لیجاوے تا مبادا کافرون کے ہاتھ مین پڑے اور وہ بے حرمتی کرین اور یاد کرنا قرآن کا اسقدر کہ جس سے نماز نہ ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہے اور یاد کرنا تمام قرآن کا فرض کفایہ ہی کہ اگر ایک شخص ما ہین مشرق اور مغرب کے حفظ کرلے تو سب کے ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہے اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا سب مسلمانون پر واجب ہی کذا فی فتاوی النجۃ اور سیکھنا باقی قرآن کا اور سیکھنا اُسکے احکام اور تفقہ کا اولی ہے نماز نفل سے کذا فی الخانیۃ اور پانون پھیلانے مصحف کی طرف اگر سامنے پانون کے نہو مکروہ نہین اور اسی طرح مصحف اگر کھونٹی پر لٹکانا ہو یا طاق مین رکھا ہو تو اُدھر پانون پھیلانے منع نہین اور مصحف خرجی مین رکھکر اُسپر سوار ہونا یا سر کے نیچے رکھنا سفر مین حفاظت کے لیے مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکھا ہو تو اسمین جماع کرنے کا مضائقہ نہین کما فی الخانیۃ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّ ھٰذَا کِتَابُکَ الْمُنَزَّلُ مِنْ عِنْدِکَ عَلٰی رَسُوْلِکَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ

یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون یہ کہ کتاب تیری ہی اُتاری گئی ہی تیرے پاس سے تیرے رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین رحمت ہو اللہ کی اُنپر اور اُنکی اولاد پر اور اُنکے اصحاب پر اور اُنکے تابعداروں پر سب

اَجْمَعِیْنَ وَکَلَامُکَ النَّاطِقُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ جَعَلْتَہٗ ھَادِیًا مِنْکَ لِخَلْقِکَ وَحَبْلًا مُتَّصِلًا فِیْمَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ عِبَادِکَ اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ

اور گواہی دیتا ہون کہ یہ کلام ناطق تیرا ہی اوپر زبان نبی تیرے کہ کیا تونے اُسکو ہدایت کرنیوالا اپنی طرف سے اپنی خلق کے لیے اور واسطہ متصل میان اپنے اور درمیان بندون اپنے کے پس کر نظر میری کو

فِیْہِ عِبَادَۃً وَقِرَاءَتِیْ فِیْہِ فِکْرًا وَفِکْرِیْ فِیْہِ اِعْتِبَارًا اِنَّکَ اَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ

اسمین عبادت اور قرأت میری کو اسمین فکر اور فکر میری کو اسمین عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہے رحم والا اے رب میرے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے وسوسون شیطانون کیسے

الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ + بعد اسکے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر کہے

اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اے رب میرے اس سے کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس

اَللّٰهُمَّ بِالْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَبِالْحَقِّ الَّذِيْ لَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِالْقُرْاٰنِ بَصَرِيْ وَاَطْلِقْ بِهٖ لِسَانِيْ وَافْرُجْ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ بِهٖ صَدْرِيْ وَاغْسِلْ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رَشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ وَاجْعَلْهُ حُجَّةً لِّيْ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ قَلْبِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ بَدَنِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ رُوْحِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ خُلُقِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ دِيْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ دُنْيَايَ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ اٰخِرَتِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ اُمُوْرِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ اَحْوَالِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ اَهْلِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ اَقَارِبِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ اَصْدِقَائِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ جِيْرَانِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ اَحْبَابِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّدْخُلُ بَيْتِيْ وَمَنْ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْتِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّمُرُّ بِيْ وَاَمُرُّ بِهٖ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّتَكَلَّمُ مَعِيْ وَاَتَكَلَّمُ مَعَهٗ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيَّ وَاَسْتَمِعُ اِلَيْهِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّنْظُرُ اِلَيَّ وَاَنْظُرُ اِلَيْهِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّتَكَلَّمُ فِيَّ وَاَتَكَلَّمُ فِيْهِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّغْتَابُنِيْ وَاَغْتَابُهٗ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّحْسُدُنِيْ وَاَحْسُدُهٗ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّظْلِمُنِيْ وَاَظْلِمُهٗ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّغُرُّنِيْ وَاَغُرُّهٗ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّخْدَعُنِيْ وَاَخْدَعُهٗ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّسْخَرُ مِنِّيْ وَاَسْخَرُ مِنْهُ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّحْتَقِرُنِيْ وَاَحْتَقِرُهٗ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّسْتَهْزِئُ بِيْ وَاَسْتَهْزِئُ بِهٖ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّتَعَالٰى عَلَيَّ وَاَتَعَالٰى عَلَيْهِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّتَكَبَّرُ عَلَيَّ وَاَتَكَبَّرُ عَلَيْهِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّتَجَبَّرُ عَلَيَّ وَاَتَجَبَّرُ عَلَيْهِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّتَعَظَّمُ عَلَيَّ وَاَتَعَظَّمُ عَلَيْهِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَصْلِحْ جَمِيْعَ مَنْ يَّتَفَاخَرُ عَلَيَّ وَاَتَفَاخَرُ

یَوْمٍ اِلٰی بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِیْقِ فَیَاْتِیَ بِنَاقَتَیْنِ زَهْرَاوَیْنِ فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا یَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیَعْلَمُ اَوْ یَقْرَاُ اٰیَتَیْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَیْنِ وَثَلٰثٌ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا باہر تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیٹھے ہوئے اوپر چبوترے سایہ دار کے پس فرمایا کونسا تم میں سے دوست رکھتا ہے یہ کہ جائے ہر روز وقت بطحان کے یا عقیق کے پس لاوے دو اونٹنیاں بڑے کوہان کی بدون گناہ کے اور بدون توڑنے ناتے کے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتے ہیں یہ فرمایا کیا نہیں جاتا ایک تمہارا طرف مسجد کے پس سیکھے یا پڑھے دو آیتیں کتاب اللہ سے بہتر ہے واسطے اُسکے دو اونٹنیوں سے اور تین آیتیں بہتر ہیں واسطے اُسکے تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں بہتر ہیں واسطے اُسکے چار اونٹنیوں سے اور گنتی آیتوں کی سو اسکے بہتر ہے گنتی اونٹنیوں سے یعنی زیادہ چار آیتوں سے بہتر ہیں زیادہ چار اونٹنیوں سے مثلاً پانچ افضل ہیں پانچ اونٹنیوں سے اسیطرح بعد اسکے اور مجھ لے نقل کی یہ مسلم نے ف اور چبوترے سایہ دار کے ایک چبوترا اٹھا ہوا تھا سامنے مسجد کے اُسمیں فقرائے مہاجرین رہتے تھے نہایت عابد اور زاہد اور بیحد ایک نالہ ہے مدینے میں اور عقیق بھی نام ہے ایک جگہ کا دو کوس مدینے سے ان دونوں جگہوں میں بازار لگتا تھا اور اونٹ اُسمیں بکتے تھے اور عرب اونٹوں کو بہت دوست رکھتے ہیں خصوصاً بڑے کوہان کے پس حضرتؐ نے سوال مذکور کرکے رغبت دلائی صحابہ کو باتیں میں اور نفرت دلائی فانیات سے پس ذکر کیا یہ بطریق تمثیل کے اور اُنکے سمجھانیکے لیے والا تمام دنیا کچھ قدر نہیں رکھتی مقابلہ میں ایک آیت کے ف ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیَاتٍ یَّقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہے ایک تمہارا جسوقت کہ پھرے طرف گھر اپنے کے یہ کہ یاوے اپنے گھر میں تین اونٹنیاں حمل والی بڑی فربہ عرض کیا ہمنے کہ ہاں فرمایا تین آیتیں کہ پڑھے اُنکو ایک تمہارا بیچ نماز اپنی کے بہتر ہے واسطے اُسکے تین اونٹنیوں حمل والیوں بڑی موٹیوں نے نقل کی یہ مسلم نے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہر قرآن کا ساتھ فرشتوں لکھنے والوں بزرگ نیکوکار کے اور وہ شخص کہ پڑھتا ہے قرآن اور اٹکتا ہے اُسمیں اور قرآن اُسپر شکل ہوتا ہے واسطے اُسکے دو ثواب ہوتے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ماہر قرآن وہ ہے کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکے نہیں پڑھنے میں اور نہ دشوار ہو پڑھنا اُسپر اور مراد فرشتوں سے وہ فرشتے ہیں کہ جو لوح محفوظ سے اللہ تعالیٰ کی کتابیں لکھتے ہیں یا وہ فرشتے کہ اعمال بندوں کے لکھتے ہیں بس فرمایا کہ ماہر ساتھ اُنکے ہے یعنی دنیا میں اُنکا سا عمل کرتا ہے اور آخرت میں اُسکے لیے منازل ہونگے کہ ہوگا اُنمیں رفیق اُن فرشتوں کا اور دو ثواب ہیں یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب مشقت کا اسمیں رغبت دلائی ہے پڑھنے پر اور یہ معنی اسکے نہیں ہیں کہ جو اٹک کر پڑھتا ہے وہ ثواب زیادہ پاتا ہے ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہے کہ وہ بیچ جماعت ملائکہ مذکورین کے داخل ہوتا ہے حاصل یہ کہ ماہر تو افضل ہی ہے لیکن اٹک کر پڑھنے والے کو بھی باعتبار مشقت کے ایک طرح کی فضیلت اور ثواب ثابت ہے ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رشک مگر اوپر دو شخصوں کے یعنی کسی چیز میں رشک کرنا خوب نہیں مگر دو شخصوں کے حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اُسکو اللہ نے قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہے ساتھ اُسکے اوقات رات کی میں اور وقت دن کی میں یعنی غافل نہیں ہوتا مگر بعض وقت

اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اُسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہے مال میں سے اوقات رات کی میں اور اوقات دن کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا میک نے کہ حسد دو قسم پر ہے حقیقی اور مجازی حقیقی یہ ہے کہ آرزو کرے زوال نعمت کی کسی کے لیے پس وہ حرام ہے بالاجماع ساتھ آیات واحادیث صحیحہ کے اور مجازی یہ ہے کہ کسی پاس نعمت دیکھکر آرزو کرے کہ میرے پاس بھی ہو بغیر آرزو کرنے زوال اُسکی کے اُس سے اُسکو غبطہ کہتے ہین یعنی اگر شک پس اگر ہو یہ امور دنیا مین مباح ہی اور اگر ہو طاعت مین مستحب ہی یعنی مثلاً کسی کو مسجد وغیرہ بناتے دیکھکر آرزو کرے کہ اگر میرے پاس پیسا ہو تو مین بھی بناؤن خوب ہے ثواب پاتا ہے اسپر پس مراد حدیث مین غبطہ ہے یعنی غبطہ اچھا نہین مگر دو خصلتو مین انتہی یعنی ان دو مین اور مانند انکی مین چنانچہ اسی لیے کہا ہے مظہر نے کہ یعنی نہین لائق آرزو کرنی آدمی کو یہ مگر واسطے اُسکے نعمت جیسیکہ اور پاس ہے مگر یہ کہ ہو نعمت ایسی کہ قرب الٰہی حاصل ہو بسبب اُسکے مانند تلاوت قرآن اور تصدق کرنیکے اور سوا اُنکے اور بھلائیان انتہی اور دیا اُسکو قرآن یعنی یاد ہے اُسکو قرآن جیسا کہ چاہیے اور وہ قیام کرتا ہے ساتھ اُسکے یعنی تلاوت کرتا ہے اُسکی اور یاد کرتا ہے معانی اُسکے یا تامل کرتا ہے اُسکے احکام مین اور معانی مین یا عمل کرتا ہے اوامر و نواہی اُسکے پر یا نماز مین پڑھتا ہے اُسکو ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ لَا رِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ مَثَلُ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالْاُتْرُجَّۃِ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالتَّمْرَۃِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال مسلمان کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال ترنج کے ہے کہ بو اُسکی خوب ہوتی ہے اور مزہ اُسکا اچھا ہوتا ہے اور حال اُس مومن کا کہ نہین پڑھتا ہو قرآن مانند حال کھجور کے ہے نہین بو اُسمین اور مزہ اُسکا شیرین ہے اور حال اوس منافق کا کہ نہین پڑھتا ہو قرآن مانند حال اندرائن کے پھل کے نہین اُسمین بو اور مزہ اسکا تلخ اور حال اُس منافق کا کہ پڑھتا ہو قرآن مانند حال پھول خوشبودار کے کہ بو اُسکی اچھی اور مزہ اُسکا تلخ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ وہ مسلمان کہ پڑھتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اُسپر مانند ترنج کے ہے اور وہ مومن کہ نہین پڑھتا قرآن اور عمل کرتا ہے اُسپر مانند کھجور کے ف مومن پڑھنے والا قرآن کا مانند ترنج کے یون ہوا کہ خوش مزہ ہے بسبب ثابت ہونے ایمان کے اُسکے دلمین اور خوشبو رکھتا ہے کہ لوگ ثواب پاتے ہین بسبب سُننے قرأت اُسکی کے اور سیکھتے ہین قرآن اُس سے ع **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے ساتھ اس کتاب کے یعنی کلام اللہ کے کتنے لوگونکو اور پست کرتا ہے ساتھ اُسکے کتنے لوگونکو نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جسنے پڑھا قرآن اور عمل کیا اُسپر اُسکا درجہ بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت مین کہ بنیا ہین اچھی طرح زندہ رکھتا ہے اور عقبیٰ مین داخل کرتا ہے اُن لوگونمین کہ چنیر انعام کیا ہے اور جسنے قرآن نہ پڑھا اور نہ عمل کیا اُسپر اُسکا درجہ پست کرتا ہے ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ قَالَ بَیْنَمَا ھُوَ یَقْرَءُ مِنَ اللَّیْلِ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَفَرَسُہٗ مَرْبُوْطَۃٌ عِنْدَہٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَتَتْ فَقَرَءَ فَجَالَتْ فَسَکَتَ فَسَکَتَتْ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ فَکَانَ ابْنُہٗ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِّنْھَا فَاشْفَقَ اَنْ تُصِیْبَہٗ وَلَمَّا اخَّرَہٗ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِقْرَءْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ اِقْرَءْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْ تَطَاَ یَحْیٰی وَکَانَ مِنْھَا قَرِیْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَیْہِ وَرَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰی لَا اَرَاھَا قَالَ وَتَدْرِیْ مَا ذَاکَ قَالَ لَا قَالَ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْھَا لَا تَتَوَارٰی مِنْھُمْ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْمَيِّ بَدَلَ فَخَرَجَتْ عَلَى صِيغَةِ الْمُتَكَلِّمِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ اُسید بن حُضیر نے کہا اُسوقت کہ وہ یعنی مین پڑھتا تھا رات کو سورۂ بقرہ اور گھوڑا اُسکا بندھا ہوا تھا نزدیک اُسکے ناگاہ شوخی کی گھوڑے نے پس ٹھیر گیا پڑھنے سے یعنی ناگہ دیکھے کہ کیا سبب ہی شوخی کا پس گھوڑا بھی ٹھیر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یون ہی شوخی کرتا تھا پھر پڑھنے لگے پھر جولانی کی گھوڑے نے پھر چپ ہو رہے پس ٹھیر گیا گھوڑا پھر پڑھنے لگے پھر شوخی کی گھوڑے نے یعنی پس جانا کہ یہ شوخی کسی سبب سے ہے پس موقوف کیا پڑھنا اور تھا بیٹا اسید کا یحیی قریب گھوڑے کے ڈرا یہ کہ پونچاوے اُسکو اید الیعنی پس گیا اسید بیٹے کی طرف تاکہ سر کاوے گھوڑے کے پاس سے پس جب سر کایا اُسکو اُٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے پس ناگہان ایک چیز ہی مانند ابر کے اُسمین ہو مانند چراغون کے پس جب صبح کی اسید نے بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پس فرمایا حضرتؐ نے پڑھے گیا ہوتا اے ابن حضیر کے ابن حضیر نے ڈرا مین یا رسول اللہ اُس سے کہ کچلے گھوڑا یحیی کو اور تھا گھوڑا یحیی کے نزدیک پس پھرا مین طرف یحیی کے اور اُٹھایا مین نے سر اپنا طرف آسمان کے پس تھی ناگہان ایک چیز مانند ابر کے اُسمین مانند چراغون کے پس نکلا مین یعنی اپنے گھر سے یہانتک کہ نہ دیکھا مین نے اُسکو یعنی چراغانکو فرمایا حضرتؐ نے جانتا ہے تو کیا تھا یہ کہا کہ نہین فرمایا یہ تھے فرشتے نزدیک ہوے تھے واسطے آواز قراءت تیری کے اگر پڑھتا رہتا تو البتہ صبح کرتے فرشتے دیکھتے لوگ طرف اُنکے نہ چھپتے اُنسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کے ہین اور مسلم مین بدلے فَخَرَجَتْ صیغۂ متکلم کے یون ہے عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ یعنی چڑھ گئے ہوا مین درمیان آسمان و زمین کے ف گھوڑا شوخی کرتا تھا اُن فرشتون کے ڈر سے کہ اُترے تھے واسطے سُننے قرآن کے اور ٹھیرجاتا تھا بسبب چڑھ جانے فرشتونکے آسمان پر حالت چپ رہنے مین اور لفظ اقرأ کے معنی ابن حجر نے یہ لکھے ہین کہ ہمیشہ پڑھ مارہ اسی سورۃ کو کہ سبب ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر پیش آوے زمانۂ آیندہ مین ایسی حالت تو نہ چھوڑنا اسکو بلکہ پڑھتا رہنا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے طلب زیادتی کے ہین نہ زمانۂ ماضی مین پس گویا کہ کہا کیون نہ زیادہ کیا تو نے اور اسی سے کہا اُسکے جواب مین فَأَشْفَقْتُ آخر تک پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہی اور ایک چیز ہی مانند ابر کے وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ ملائکہ از دہام کرتے ہین قرآن کے سُننے پر یہانتک کہ ہوتے ہین مانند ایک چیز پردہ ہونیوالے کے درمیان اُسکے اور درمیان آسمان کے اور تھے یہ چراغ مُنہ اُنکے ع وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء سے کہ کہا تھا ایک شخص پڑھتا سورۂ کہف اور ایک طرف اُسکے گھوڑا تھا بندھا ہوا ساتھ دو رسیون کے ڈھانک لیا اُس گھوڑے کو ایک ابر نے اور ہونے لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا گھوڑے نے اُسکے نے اچھلنا کودنا پس جب صبح کی اُس شخص نے آیا حضرتؐ کے پاس ذکر کیا یہ ماجرا روبرو حضرتؐ کے پس فرمایا یہ تھی سکینہ اُتری تھی بسبب پڑھنے قرآن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سکینہ کہتے ہین خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اُسکے سبب سے دل صاف ہوتا ہی اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہے اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہے اور کبھی بصورت ابر وغیرہ کے ظاہر ہوتی ہے ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی سعید بن معلی سے کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا مسجد مین پس بُلایا مجھکو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا مین نے اُنکو پھر آیا مین حضرتؐ کے پاس پس کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق مین نماز پڑھتا تھا فرمایا کیا نہین کہا اللہ نے جواب دو واسطے اللہ کے اور رسولؐ کے اور اطاعت کرو حکم اُنکے کی جسوقت پکارے تمکو پھر فرمایا کیا نہ سکھلاؤنگا تجکو بہت بڑی سورہ یعنی افضل سورۃ قرآنمین پہلے اسکے کہ نکلے تو مسجد سے پھر پکڑا حضرتؐ نے ہاتھ میرا پس جبکہ ارادہ کیا مجھنے یہ کہ نکلین کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق آپنے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤنگا تجکو بہت بڑی سورۃ قرآن سے فرمایا وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتین ہین کہ مکرر پڑھی جاتی ہین نماز مین اور قرآن ہر بڑا کہ دیا گیا مین وہ نقل کی یہ بخاری نے ف جواب دو لکھنے سے معلوم ہوا کہ نماز مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے نماز نہین جاتی تھی جیسے خطاب کرنے پیغمبر خدا کیسے نماز نہین جاتی اور سورۂ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ اسلیے فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہے اللہ کے نزدیک اور فوائد اور معانی اسکے بہت ہین باوجود اختصار لفظونکے چنانچہ کہا گیا ہے کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہین بیچ قول اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے بلکہ کہا ہے بعضے عارفین نے کہ جو کچھ اگلی کتابونمین ہے وہ سب قرآنمین ہے اور جو کچھ قرآنمین ہے وہ سب سورۂ فاتحہ مین ہے اور جو کچھ فاتحہ مین ہے وہ بسم اللہ مین ہے اور وہ سات آیتین ہین یہ اشارہ ہے اس آیت پر وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ یعنی دین ہمنے تجکو سات آیتین کہ مکرر پڑھی جاتی ہین نماز مین یا ثنا کی گئی ہے اُنکی ساتھ فصاحت کے اور اعجاز کے مراد اُنسے سورۂ فاتحہ ہے اور دیا ہمنے تجکو قرآن عظیم مراد اسسے بھی فاتحہ ہے ازبسکہ یہ جزا عظم قرآن کی ہے مبالغۃً فرمایا کہ یہ قرآن عظیم ہے ف ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھیراؤ اپنے گھرون کو مقبرے تحقیق شیطان بھاگتا ہے اُس گھر سے کہ پڑھی جاتی ہے اُسمین سورۂ بقرہ نقل کی یہ مسلم نے ف نہ ٹھیراؤ گھرون کو مقبرے یعنی جیسے مقبرے خالی ہوتے ہین ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سے اسطرح گھرون کو نہ ٹھیراؤ کہ مُردونکے مانند پڑے رہو اور ذکر و غیرہ نکرو بلکہ گھرونمین ذکر اور قرآن اور نماز پڑھا کرو بعد ازان ذکر کی وہ چیز کہ فضل اور برکت فائدہ مند ہے گھرون اور گھر والون کو کہ وہ تلاوت قرآن ہے فرمایا اِنَّ الشَّيْطَانَ اٰخِرُ تک اور خاص سورۂ بقرہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اسمین بہت ہین اسما اور احکام اللہ تعالیٰ کے ؛ ع ؛ ح وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرٰنَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی اُمامہ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھو قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے شفاعت کرینوالا اپڑھنے والونکی پڑھو یعنی علی الخصوص دو سورتین جمکتی ہوئین سورۂ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونون آوینگی دن قیامت کے گویا کہ وہ دونون ٹکڑے ہین ابر کے یا دونون سایہ کرنے والی چیزین ہین یا دونون ٹکڑیان ہین پرندجانورونکی صف باندھے ہوے جھگڑینگی پڑھنے والون اپنے کیطرف سے پڑھو سورۂ بقرہ پس تحقیق مداومت کرنی اسکے پڑھنے پر اور تامل کرنا معانی اسکے مین اور عمل کرنا اسپر برکت ہے یعنی نفع عظیم ہے اور چھوڑنا اسکا حسرت ہے یعنی ندامت ہوگی قیامت کو اور نہین طاقت رکھتے اسکے حاصل کرنے کی اہل باطل اور کسلمند یعنی بسبب درازگی اسکی کے نقل کی یہ مسلم نے ف پڑھو قرآن یعنے غنیمت جانو پڑھنا اسکا اور مداومت کرو اُسکی تلاوت پر اور جھکتی ہوئین یعنی بسبب نور اور ہدایت اور زیادتی ثواب کے روشن ہین پس گویا کہ یہ دونون سورتین بہ نسبت اور سورتون کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بمنزلہ چاند کے ہین بہ نسبت تمام ستارونکے اور ٹکڑے ہین ابر کے کہ سایہ کرین گے اپنے پڑھنے والونپر گرمی موقف کیسے اور سایہ کرنے والی چیزین ہین یعنی ابر ہوا اور کچھ اور دال اُنکا کہ ہوگا بہ نسبت اول کے اور قریب ہون گے

اپنے پڑھنے والون کے سر سے جیسے بادشاہونکے سر پر سایہ کرتے ہین چترو غیرہ کا پس سایہ بھی ہوگا اور روشنی بھی اور کہا طیبی نے کہ لفظ اَوْ لفظ غَیَایَتَانِ وغیرہ پر تنویع کے لیے ہے پس اول یعنی بصورت ابر کے یہ سورتین اُسکے لیے ہونگی کہ پڑھا انکو اور نہ سمجھا معنی انکے اور دوسرا یعنی بصورت سایہ کی چیز کے اُسکے لیے ہونگی کہ پڑھا بھی اور معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنی بصورت ٹکڑیونکے اُسکے لیے ہونگی کہ پڑھا اور سمجھا معنی اور اور کو تعلیم بھی لین ۔ ع وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُؤْتٰی بِالْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ اَھْلِہِ الَّذِیْنَ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بِہٖ تَقْدُمُہٗ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَاٰلِ عِمْرَانَ کَاَنَّھُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَیْنَھُمَا شَرْقٌ اَوْ کَاَنَّھُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِھِمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایا جاویگا قرآن دن قیامت کے اور پڑھنے والے قرآن کے وہ کہ عمل کرتے تھے ساتھ اُسکے آگے ہونگین سارے قرآن سے سورۂ بقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑے ہین ابر کے یا دو ٹکڑے ہین سیاہ رسیاہ مین اُنکے ایک چمک ہے یا گویا کہ وہ دو ٹکڑیان ہین پرندے جانور دنکی صف باندھے ہوئے جھگڑینگی پڑھنے والون کی طرف سے یعنی اپنے پڑھنے والونکی شفاعت کرینگی نقل کی یہ مسلم نے ف لایا جاویگا قرآن یعنی ایک صورت بناکر لایا جاویگا یا ثواب اُسکا لایا جاویگا اور عمل کرتے تھے دلالت کرتی ہے یہ اسپر کہ جنسے پڑھا قرآن اور عمل نکیا اُسپر نہ ہوا اہل قرآن سے اور نہ ہوگا وہ شفاعت کرنیوالا اُسکا بلکہ ہوا قرآن حجت اُسپر اور آگے ہونگی یعنے سارے قرآن کے ثواب کے آگے ہوگا ثواب ان سورتونکا اور بعضون نے کہا کہ صورت بنائی جاویگی سبکی کہ دیکھینگے اُسکو لوگ جیسے کہ صورت بنے گی اور اعمال کی تولنے کے لیے میزان مین اور سیاہ یعنی بسبب دلدار اور تہ بتہ ہونیکے سیاہ ہونگے اور ایسے ابر کا سایہ خوب ہوتا ہے اور درمیان مین اُنکے ایک چمک ہے یعنی باوجود دلدار ہونیکے نہین مانع ہونگے روشنی کے اور بعضون نے کہا کہ شرق کے معنی ہین درز یعنی درمیان اُن دونون سورتون کے فرق ہوگا واسطے تمیز کے ساتھ بسملہ کے ۔ ع وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَعَکَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَعَکَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ لِیَھْنِکَ الْعِلْمُ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُبی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو المنذر کہ کیا ہے اُبی کی کیا جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ تعالی سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا مین نے کہ اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہے فرمایا اے ابو المنذر جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ سے ساتھ تیرے بہت بڑی ہے کہا مین نے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ یعنی ساری آیۃ الکرسی کہا ابی نے کہ مارا حضرتؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر اور فرمایا چاہیے کہ خوشگوار ہو تجھکو علم اے ابو المنذر نقل کی مسلم نے ف اولی یہ ہے کہ کہا جاوے کہ سپرد کیا حضرتؐ کے اول زراہ ادب کے اور جواب یا دوسری بار واسطے پوچھنے حضرتؐ کے پس جمع کیا ادب اور فرمان برداری کو جیسیکہ طریقہ ہے اہل کمال کا اور بعضون نے کہا کہ منکشف ہوا اُنکو دوسری بار علم اسد کی طرف سے یا مدد رسول اُسکے سے بسبب برکت تفویض اور حسن ادب کے بیچ جواب دینے سوال کے اور آیۃ الکرسی کو بہت بڑا اسلیے کہا کہ اسمین بیان توحید اور تعظیم الٰہی اور ذکر اسماے حسنی اور صفات باری تعالی کا ہے ۔ ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَکٰوۃِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَلِیْ حَاجَۃٌ شَدِیْدَۃٌ قَالَ فَخَلَّیْتُ عَنْہُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَکَا حَاجَۃً شَدِیْدَۃً وَعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّہٗ فَجَاءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ قُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ

إلى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ وَاَنَا مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا داروغہ کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نگہبانی کرنے یعنی جمع کرنے زکوۃ رمضان کے یعنی صدقہ عید الفطر کے تا کہ بعد
جمع ہونے کے بانٹیں حضرتؐ فقرا کو پس آیا میرے پاس ایک شخص پس شروع کیں لپین بھرنی غلّے میں سے یعنی لیکر اپنے ہاتھ اور دامن میں رکھتا جاتا تھا
پس پکڑا میں نے اُسکو اور کہا میں نے کہ البتہ پونہچاؤنگا میں تجکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اُسنے کہ تحقیق میں محتاج ہوں اور میرے ذمے
بفقہ عیال کا ہے اور مجکو حاجت سخت ہے یعنی قرض وغیرہ ہے میرے ذمہ کہا ابو ہریرہؓ نے پس چھوڑ دیا میں نے اُسکو پس صبح کی میں نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی
پیغمبر نے مجکو کی دی کہ اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات گذری ہوئی تھی کہا میں نے یا رسول اللہ شکایت کی اُسنے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس
رحم کیا میں نے اُسپر پس چھوڑ دیا میں نے اُسکو فرمایا حضرتؐ نے خبردار ہو تحقیق اُسنے جھوٹ بولا تجھسے یعنی بیچ ظاہر کرنے حاجت کے اور وہ پھر آویگا یعنی
پس مُرتارہ اُس سے پس جانا میں نے کہ وہ پھر آویگا بسبب فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا میں اُسکا پھر آیا لپین لینے لگا
غلّے میں سے پس پکڑا میں نے اُسکو اور کہا میں نے کہ البتہ لیجاؤنگا میں تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اُسنے چھوڑ دے مجکو کہ میں محتاج ہوں اور
میرے ذمہ پر نفقہ کنبے کا ہے پھر نہ آؤنگا والا ثابت ہو چکا تھا جھوٹ اُسکا بیچ ظاہر کرنے حاجت کے زبانی مخبر صادق کے ع فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ
كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهُ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ
ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اِنَّكَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ فَقَالَ دَعْنِيْ اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ
اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ
الشَّيْطَانُ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ
يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِيْ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ وَقَالَ لِيْ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوْا اَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
پس صبح کی میں نے پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ شکایت کی اُسنے حاجت
سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کھایا میں نے اُسپر چھوڑ دی میں نے اُسکی یعنی بسبب عہد اُسکے کے کہ پھر نہ آؤنگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اُسنے جھوٹ
بولا تجھسے یعنی اسمیں کہ پھر نہ آؤنگا اور پھر آویگا وہ پس منتظر رہا میں اُسکا پھر آیا لپین لینے غلّے سے پھر پکڑا میں نے اُسکو اور کہا میں نے البتہ لیجاؤنگا میں
تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ اخیر ہے تین مرتبہ کی تحقیق تو کہتا ہے کہ میں نہیں آنیکا اور پھر آتا ہے تو کہا اُسنے چھوڑ دو مجکو سکھاؤنگا میں
تمکو کتنے کلمے نفع دیگا تمکو اللہ بسبب اُنکے جسوقت کہ جگہ پکڑو طرف بچھونے اپنے کے یعنی سونے کے لیے پس پڑھو آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ یہانتک کہ ختم کرو تم آیت کو یعنی وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ تک پڑھو پس تحقیق ہمیشہ رہیگا تجپر اللہ کیطرف سے نگہبان اور نہ سرتا دا
نہیں نزدیک ہونیکا تمھارے کوئی شیطان یعنی جن انس سے واسطے ایذا دینے دینی و دنیوی کے صبح تک پس چھوڑ دی میں نے راہ اُسکی پس صبح کی
میں نے پھر فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا میں نے کہ کہا قیدی نے یہ کہ سکھلا دے مجکو کتنے کلمے کہ نفع دے مجکو اللہ بسبب اُنکے
فرمایا حضرتؐ نے کہ خبردار ہو تحقیق اُسنے بیچ کہا تجھسے یعنی اس سکھانے میں اور وہ ہے جھوٹا یعنے اور باتو نہیں جانتا ہے تو کس سے خطاب کرتا تھا
تو تین رات سے کہا میں نے نہیں فرمایا یہ شیطان تھا یعنی صدقات کے ناقص کرنیکے لیے آیا تھا نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ

بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا اُسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنی جبرئیلؑ نے آواز دروازہ کھلنے کی سے اوپر کی طرف سے پس اُٹھایا سر اپنا پس کہا جبرئیلؑ نے یہ دروازہ ہے آسمان کا کھولا گیا آجکے دن نہیں کھولا گیا کبھی مگر آج پس اُترا اُس دروازہ سے ایک فرشتہ پس کہا جبرئیلؑ نے یہ فرشتہ اُترا طرف زمین کے نہیں اُترا کبھی مگر آج پس سلام کیا یعنی فرشتہ نے حضرتؐ کو پھر کہا خوشوقت ہو تم ساتھ دو نوروں کے کہ دیے گئے ہو تم وہ دو نور نہیں دیا گیا کوئی نبی پہلے تجھ سے سورۂ الحمد اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا نہیں پڑھیگا تو کوئی حرف اُن میں سے مگر کہ دیا جاویگا تو ثواب اُسکا یا قبول کیا جاوے گی دعا تیری نقل کی یہ مسلم نے ف پس اُترا یہ کلام راوی کا ہے کہ سُنا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ساتھ دو نوروں کے اُنکا نام نور اسلیے ہوا کہ یہ روشنی ہونگی کہ چلیں گی آگے پڑھنے والے اپنے کے قیامت کو اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا ظاہر تر یہ ہے کہ مراد خاتمہ سے لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ آخر سورۃ تک ہے چنانچہ بعضے سے بھی یہی منقول ہے اور کوئی حرف حرف سے مراد کلمہ ہے اور کلمے اسمیں دو طرح کے ہین ایک تو وہ ہین کہ جنمین دعا ہے مانند اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور غُفْرَانَكَ رَبَّنَا اور سواے اُنکی کے اور دوسرے کلمے فقط حمد و ثنا کے ہین پس جو کلمہ دعا کا پڑھے گا دیا جاویگا وہ چیز کہ اُس کلمے مین ہے اور جو کلمہ کہ حمد و ثنا کا پڑھے گا دیا جاویگا ثواب اُسکا جیسا کہ قرآنکے حرف نہیں ملتا ہے ع وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَ بِهِمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آیتین آخر سورۂ بقر کی یعنی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک جو شخص پڑھے رات مین کفایت کرتی ہین اُسکو نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کفایت کرتی ہین یعنی دفع کرتی ہین اُس سے شرارت جن وانس کے کو یا کفایت کرتی ہین قیام لیل سے ع وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ یاد کرے دس آیتین اول سورۂ کہف کی بچایا جاویگا خود دجال کیسے نقل کی یہ مسلم نے ف دجال سے یا وہ دجال مراد ہے کہ اخیر زمانے مین پیدا ہوگا یا دجال سے مراد ہر جھوٹا فریبیا ہے اور ترمذی کی روایت آگے آتی ہے اسمین یون ہے کہ جسنے پڑھین تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کیسے کہا بعضون نے کہ وجہ جمع کی اسمین یہ ہے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین تو بچایا جاویگا شر اُسکے سے اگر ملیگا اُس سے اور جو کوئی پڑھیگا تین آیتین تو بچایا جاویگا فتنہ اُسکے سے اگر ملیگا اُس سے حاصل یہ کہ فتنہ ملاقات کا اشد ہوگا بہ نسبت فتنۂ عدم ملاقات کے پس دس آیتون کے یاد کرنیسے فتنۂ ملاقات سے بچے گا اور تین آیتونکے پڑھنے سے اُس فتنہ سے بچیگا کہ بغیر اُسکے ملنے کے لوگ اُسمین گرفتار ہونگے واللہ اعلم ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَءَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَءُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے ایک تمھارا یہ کہ پڑھے ایک رات مین تہائی قرآن عرض کیا صحابہ نے اور کسطرح پڑھے تہائی قرآن فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ برابر ہے تہائی قرآنکے نقل کی یہ مسلم نے اور نقل کی بخاری نے ابی سعید سے ف قُلْ هُوَ اللّٰهُ برابر تہائی قرآن کے اسلیے ہے کہ قرآنمین مذکور ہین قصے اور احکام اور توحید اسمین توحید خوب مذکور ہے اور بعضون نے کہا کہ ثواب اسکا مضاعف ہوتا ہے بقدر اصل ثواب تہائی قرآنکے پس بموجب تقریر اول کے نہین لازم آتا

کہ تین بار پڑھنے سے ثواب ایک قرآن کا ہو اور بموجب تقریر دوسرے کے تین بار پڑھنے سے اصل ثواب ایک قرآن کا حاصل ہو جاتا ہے ۔ ع **وعن** عائشۃ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ وَّکَانَ یَقْرَءُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ صَلٰوتِہِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا
ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ لِاَنَّھَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَھَا
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو
امیر کر کر ایک لشکر پر اور تھا وہ امامت کرتا اپنے رفیقوں کی نمازمیں اور ختم کرتا یعنی قرأت اپنی ساتھ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کے پس جبکہ پھرے یعنے
لشکر کے لوگ ذکر کیا وہ بر وحضرت کے پس فرمایا پوچھو اُس سے کسواسطے کرتا ہے یہ پس پوچھا اُس سے کہا اُسنے کرتا ہوں مین یہ اسلیے کہ محقق اسمین ہے
صفت رحمانکی اور مین دوست رکھتا ہوں یہ کہ پڑھوں اُسکو یعنی ہمیشہ واسطے ہونے صفت رحمانکے اسمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو
اُسکو کہ اللہ دوست رکھتا ہے اُسکو یعنی بسبب دوست رکھنے اُسکیکے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ختم کرتا ساتھ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کے یعنی پڑھتا آخر
رکعت ہر نماز کے مین بعد سورۂ فاتحہ کے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور کہا ابن حجر نے کہ پڑھتا بعد فاتحہ کے یا بعد فاتحہ اور سورہ کے ہر رکعت مین قُلْ ھُوَ اللّٰہُ
اور معنی اول جو ہمنے لکھے ہین وہ خوب ہین کہ نماز نفل کراہت ہوتی ہے بالاتفاق ۔ ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ
ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّکَ اِیَّاھَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ مَعْنَاہُ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون اس سورہ کو مراد اُس سے سورۂ قل ہو اللہ احد فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق دوستی تیری اُس
سورہ سے داخل کریگی تجکو بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کیے بخاری نے معنی اسکے **وعن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّیْلَۃَ لَمْ یُرَ مِثْلُھُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب آیتین ہین کہ اُتاری گئین آجکی رات نہین دیکھی گئین مانند اُنکے کبھی یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنیکے
کہ وہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہین نقل کی مسلم نے **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ
کُلَّ لَیْلَۃٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْھِمَا فَقَرَاَ فِیْھِمَا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِھِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ
جَسَدِہٖ یَبْدَءُ بِھِمَا عَلٰی رَاْسِہٖ وَوَجْھِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تھے جسوقت کہ جگہ پکڑتے طرف بچھونے اپنے کے ہر شب ملاتے دونون ہاتھ اپنے پھر دم کرتے دونون ہاتھون مین پس پڑھتے اُنمین قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پھر پھیرتے دونون ہاتھون کو بدن اپنے پر جہانتک ہو سکتا شروع کرتے پھیرنا ہاتھون کا اپنے
سر پر اور اپنے منھ پر اور اگلی جانب بدن اپنے کے یعنی بعد اسکے ہاتھ اور جگہ پھیرتے کرتے یہ یعنی پڑھنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھ کا تین بار
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دم پہلے ہاتھون پر کرتے تھے اور پڑھتے تھے بعد اسکے پس بعضون نے
تو کہا ہے کہ یہ اسلیے کرتے تھے کہ تا مخالفت نہ ہووے ساحر وغیرکی کہ وہ پہلے پڑھتے ہین اور دم پیچھے کرتے ہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ ارادہ
دم کرنیکا کرتے پھر پڑھتے اور پھر دم کرتے ۔ ع **وسند** لہ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَابِ
الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن مسعود کی لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باب المعراج مین انشاء اللہ تعالے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فی فصل دوسری

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْتَ الْعَرْشِ نَجْمٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اَلْقُرْاٰنُ یُحَاجُّ الْعِبَادَ لَہٗ ظَھْرٌ وَّبَطْنٌ وَّالْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ تُنَادِیْ اَلَا مَنْ وَّصَلَنِیْ وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تین چیزیں ہونگی نیچے عرش کے دن قیامت کے ایک تو قرآن جھگڑیگا بندوں سے اور واسطے قرآن کے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور دوسری نیچے عرش کے امانت اور تیسرے ناتا پکاریگا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہو جسنے ملایا مجکو یعنی رعایت کی میرے حق کی ملاوے گا اُسکو اللہ یعنی ساتھ رحمت اپنی کے اور جسنے توڑا مجکو یعنی رعایت میرے حق کی نکی توڑیگا اُسکو اللہ یعنی متوجہ نہین ہونیکا اُسپر نقل کی یہ شرح السنۃ مین ف نیچے عرش کے یہ کنایہ ہے اس سے کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت مین کہ ضائع نہین کریگا حق سبحانہ اُنکے حق کو اور ثواب اُن کو کونکے کہ محافظت کرینگے انکی جیسا کہ حال بادشاہون کے مقربونکا ہوتا ہے اور جھگڑیگا بندونسے یعنی جنھون نے اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا اسپر اُنسے جھگڑیگا اور جنھون نے تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر اُنکی طرفسے جھگڑیگا یعنے جناب الٰہی مین شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہے یعنی معنی ظاہر ہین کہ اکثر لوگ سمجھتے ہین احتیاج تامل کی نہین اور باطن ہے یعنی بعضے معنی قرآن کے محتاج ہین تامل اور فکر و تفسیر کے کہ نہین سمجھتے اُسکو مگر خواص مقربین علماے عاملین سے یہ اشارہ ہے اُسپر کہ ہر کوئی بقدر سمجھ اپنی کے ساتھ قرآن کے مواخذہ کیا جاویگا اگر عمل نکریگا اُسپر اور امانت سے مراد ہے حق اللہ تعالیٰ کے اور بندونکے کہ لازم ہے ادا اُنکا ع ؛ ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جاویگا واسطے صاحب قرآن کے پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجون پر اور ٹھیر ٹھیر کر پڑھ جیسا کہ تو ٹھیر ٹھیر کر پڑھتا تھا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کے کہ پڑھیگا تو اُسکو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا رہے قرآن کی اور عمل کرتا رہے اُسپر نہ وہ کہ پڑھے قرآن اور قرآن لعنت کرے اُسپر یعنی جو عمل نہین کرتا اُسکا یہ حال ہوتا ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی عمل کرے قرآن پر پس گویا کہ پڑھتا ہے اُسکو ہمیشہ اگرچہ نہ پڑھا اُسکو اور جسنے نہ عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ نہ پڑھا اُسکو اگرچہ پڑھتا ہے اُسکو ہمیشہ اور پڑھ اور چڑھ یعنی چڑھتا جا درجات جنت پر بقدر آیتونکے کہ پڑھے تو اور آیا ہے ایک روایت مین کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآنکے ہین پس اگر تمام قرآن پڑھیگا اوپر کے درجہ جنت کے پر کہ لائق حال اُسکے کے ہوگا چڑھیگا اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ جو حافظ ترتیل سے پڑھتے ہین اُنکا بڑا رتبہ ہوگا جنت مین اور آیتین قرآن کی بحسب گنتی کوفیون کے کہ اس دیار مین قرارت اور گنتی اُنکی مروج ہے چھ ہزار اور دو سو ستیتس ہین اور سوا اسکے اور بھی قول بہت سے آئے ہین اسمین جو چاہے قرارت کی کتابون سے دیکھ لے ؛ ح ع ؛ بحر العلوم **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین اُسکے دلمین کچھ قرآن سے مانند گھر ویران کے ہے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے ف اسلیے کہ جو کوئی کچھ بھی قرآن نہ جانتا ہو اور نہ ایمان رکھتا اُسپر یا جانتا ہو اور ایمان نہ رکھتا ہو اُسپر وہ مانند گھر ویران کے ہے اور جسکو قرآن آتا ہو اور ایمان بھی رکھتا ہو اُسپر اُسکا باطن آباد ہے نور ایمان سے تھوڑا جانتا ہوگا تھوڑا آباد ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد ہوگا ع ؛ **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے پروردگار بابرکت اور بلند جسکو بازرکھے قرآن یاد میری سے

اور مانگنے میر سے دیتا ہو نمین اُسکو بہتر اُس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو اور برتری کلام آلہی کی اوپر تمام کلامونکے مانند بزرگی اللہ کے تمام مخلوقات
اُسکی پر یعنی اور ایسی ہے فضیلت مشغول ہونیوالے کی اسمین اوپر غیر اُسکے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن غریب ہے ف جسکو بازر کھے قرآن یعنی جو کوئی مشغول رہے یاد کرنے قرآن کے مین اور جاننے اور سمجھنے معانی اسکے مین اور عمل کرنے مین اُس
چیز پر کہ اُسمین ہے اور باز رہے اور ذکر دعا میری سے کہ سوائے کلام اللہ کے ہین تو دیتا ہون اُسکو زیادہ مانگنے والون سے اور ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا
کہ دیتا ہون اُسکو زیادہ مانگنے والون اور ذکر کرنیوالون سے لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے مانگنے والون کے اسلیے کہ ذکر بھی حقیقت مین
دعا ہے کیونکہ ذکر اور ثنا کریم سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ کچھ ملیوے اور جملہ افضل کلام اللہ کا اُنکے احتمال رکھتا ہے کہ تتمہ ہے قول اللہ تعالی کا اور احتمال یہ بھی
ہے کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ظاہر تر یہی ہے ع ج وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا
مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَّلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ بِاِسْنَادٍ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے ایک حرف
کتاب اللہ یعنی قرآنمین سے پس واسطے اُسکے عوض ہر حرف کے نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کے یعنی ہر حرف پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین نہین کہتا مین
کہ سارا الٓمٓ ایک حرف ہے الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الٓمٓ کے کہنے مین تیس نیکیان لکھی جاتی ہین نقل کی ترمذی
اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ
فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَاُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ
لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ
الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يُقْضٰى
عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ
بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ
مَجْهُوْلٌ وَفِيْ الْحَدِيْثِ مَقَالٌ اور روایت ہے حارث اعور یعنی کہا نسے کہا کہ گذرا مین مسجد مین یعنی مسجد کوفہ مین لوگون پر کہ بیٹھے تھے پس
ناگہان لوگ مشغول تھے بیہودہ باتون بیفائدہ کے یعنی قصون وغیرہ مین اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ کی پھر گیا مین حضرت علی کے پاس پس خبر دی
مین نے اُنکو پس فرمایا حضرت علی نے کیا تحقیق کی اُنھون نے یہ بات یعنی چھوڑ دیا اُنھون نے قرآن اور مشغول ہوئے بیفائدہ باتونمین کہا مین نے کہ ہان
فرمایا حضرت علی نے خبردار رہو تحقیق سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار رہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگونمین
اور بڑے مذاہب نکالینگے کہا مین نے کسطرح خلاصی ہوگی اُس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اُس سے عمل کرنا ہے کتاب اللہ پر اُسمین خبر ہے
پہلون تمھارے کی یعنی اگلی امتون کی خبرین اور خبر ہے اُس چیز کی کہ پیچھے تمھارے ہے یعنی علامتین قیامت کی اور احوال قیامت کے اور اُسمین
حکم ہے اُس چیز کا کہ واقع ہے درمیان تمھارے یعنی کفر اور ایمان اور طاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام کے اور معاملات آپس کے وہ فرق
کرنیوالا ہے درمیان حق و باطل کے نہین ہیوہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اُسکو اللہ اور جسنے ڈھونڈی ہدایت اُسکے غیرمین یعنی کتابو نمین
اور علمونمین کہ ہمین نکالے سکے قرآن سے اور نہ موافق ہین ساتھ اُسکے گمراہ کریگا اُسکو اللہ اور وہ رسی اللہ کی ہے اور الذکر یعنی یہ ہے معرفت قدر

الٰہی کا اور وہ ہے مذکور باحکمت اور وہ ہے راہ سیدھی اور وہ ایسا ہے کہ نہیں کج ہوتیں بسبب اتباع اُسکے کے خواہشیں حق سے طرف باطل کے
اور نہیں ملتیں ساتھ اسکے زبانیں اور نہیں سیر ہوتے اُس سے علما اور نہیں پُرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کے اور نہیں تمام ہوتے عجائب اُسکے
اور وہ ایسا ہے کہ نہ توقف کیا جنوں نے اُسوقت کہ سُنا اُسکو یہانتک کہ کہا تحقیق ہمنے سُنا قرآن عجب راہ بتاتا ہے طرف ہدایت کے پس ایمان لائے
ہم ساتھ اُسکے جسنے کہا موافق اُسکے اُسنے سچ کہا اور جسنے عمل کیا ساتھ اُسکے ثواب پاجاویگا اور جسنے حکم کیا ساتھ اُسکے یعنی درمیان لوگوں کے
انصاف کیا اور جسنے بُلایا یعنی خلق کو طرف اُسکے یعنی طرف ایمان لانے اور عمل کرنیکے اُسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے نقل کی یہ ترمذی اور
دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث سند اسکی مجہول ہے اور حارث مین گفتگو کی ہے یعنی وہ جھوٹا ہے ف جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنی
ایمان نہ لایا اُسپر اور نہ عمل کیا اُسپر اور ہلاک کریگا اُسکو یا توڑیگا گردن اُسکی اصل مین قصم کے معنی ہین توڑنے اور جدا کرنیکے پس معنی یہ ہین کہ قطع
کریگا اُسکو اللہ اور دور کریگا رحمت اپنی سے بخلاف اُسکے کہ عمل کرے قرآن پر اُسکو پونہچاویگا اللہ تعالیٰ اعلیٰ مراتب کو اور کہا طیبی نے کہ جسنے
ترک کیا عمل کو انکار قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمہ پر ایسی آیت وکلمہ کہ واجب ہے عمل کرنا اُنپر یا ترک کی قرارت اُسکی ازراہ تکبر کے کافر ہوجاتا ہے اور
جسنے چھوڑا پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل وضعف کے باوجود اعتقاد تعظیم اُسکی کے پس نہین گناہ اُسپر لیکن وہ محروم ہے ثواب سے اور نہین
کج ہوتیں بسبب اتباع اُسکے کے خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کرے اسکا محفوظ رہتا ہے گمراہی سے اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض وخوارج
وغیرہما بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہ کہ سبب اُنکی گمراہی کا یہ ہے کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتے ہین اسلیے
کہ چھوڑدین اُنھون نے خواہشین حضرتؐ کی کہ جسنے مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہے اور نہ تقلید کی اُنھون نے اُنکی کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے
مین یعنی صحابہؓ وغیرہم پس نہ پہچانا اُنھون نے قرآن کو حق پہچاننے کا اسی لیے کہا ہے جنیدؒ نے کہ جو کوئی نہ یاد کرے قرآن اور نہ سیکھے حدیث نہ
پیروی کیجارے اُسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہمارے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر پس وہ مسخرہ ہے شیطان کا اسلیے کہ علم ہمارا
مقید ہے ساتھ کتاب وسنت کے واللہ اعلم، اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین قادر ہوتے اہل ہوا یعنی مبتدع اور بتبدیل وتغییر وکج کرنے اسکے کے
اس صورت مین ب تعدیہ کے لیے ہے اور نہین ملتیں ساتھ اُسکے زبانیں یعنی اور عبارت اسکے مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت
اسکی کے یا مراد یہ ہے کہ قرآن دشوار نہین ہے مؤمنون کی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب خوش ہونے دلون کے اور بتلاوت اسکی کے جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ اور نہین سیر ہوتے اُسے علما یعنی نہین احاطہ کرسکتے کنہ اُسکیطرح علما اسقدر کہ ٹھیر رہین طلب
اُسکی سے مانند ٹھیر رہنے اُس شخص کے کہ سیر ہوتا ہے کھانیسے بلکہ جب مطلع ہوتے ہین ایک چیز پر حقائق اُسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز کے
زیادہ اول سے اور نہین پُرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرارت اُسکے کی اور سُننے اذکار واخبار اُسکے کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہے بندہ
یا سُنتا ہے اُسکو زیادہ تازہ ہوتا ہے حلاوت بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ نہ سمجھے معنی اُسکے ع وَعَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهُ كَاَحْسَنِ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا
لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مُعاذ جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص کہ پڑھے قرآن اور عمل کرے ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہے پہنائے جاوینگے ماں باپ اُسکے تاج دن قیامت کے کہ روشنی اُسکی بہت اچھی ہوگی
روشنی آفتاب کے سے بیچ گھرون دنیا کے اگر ہو آفتاب اندر گھرون تمھارے کے پس کیا گمان ہے تمھارا ساتھ اُس شخص کے کہ عمل کیا ساتھ قرآن کے نقل کی
یہ احمد اور ابوداؤد نے ف پڑھے قرآن یعنی خوب طرح پڑھے اُسکو اور کہا ابن حجر نے کہ یاد کرے اُسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر

ف یہ حدیث ضعیف ہے اور اسکے راوی حارث اعور کے بارہ مین علماء کا کلام ہے اور بعض نے اسکو ثقہ کہا ہے اور بعض نے کذاب کہا ہے اور بعض نے متروک الحدیث کہا ہے اور بعض نے ضعیف کہا ہے اور بعض نے اسکی حدیث کو حسن کہا ہے اور بعض نے صحیح کہا ہے اور بعض نے اسکی حدیث کو موضوع کہا ہے اور بعض نے اسکی حدیث کو منکر کہا ہے اور بعض نے اسکی حدیث کو مقبول کہا ہے اور بعض نے اسکی حدیث کو مردود کہا ہے اور بعض نے اسکی حدیث کو معلول کہا ہے اور بعض نے اسکی حدیث کو مدلس کہا ہے اور بعض نے اسکی حدیث کو مرسل کہا ہے اور بعض نے اسکی حدیث کو منقطع کہا ہے اور بعض نے اسکی حدیث کو مضطرب کہا ہے اور بعض نے اسکی حدیث کو مجہول کہا ہے اور بعض نے اسکی حدیث کو مجروح کہا ہے اور بعض نے اسکی حدیث کو معدل

تمہارے گھر وہ مین اسمین مبالغہ ہے بیچ روشنی کے کہ آفتاب باوجود اس روشنی کے اگر اندر گھر وہ کے ہو تو روشنی اُسکی زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ ہے باہر اور ادنیٰ اور آخیر جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جب اُسکے مان باپ کی یہ قدر ہوویگی اُسکے سبب سے تو اُسکا کیا کچھ درجہ ہوگا ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا سُنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر گردانا جاوے قرآن چمڑے مین پھر ڈالا جاوے آگ مین یعنی بالفرض والتقدیر تو نہ جلے نقل کی یہ دارمی نے **ف** بعضون نے کہا ہے کہ یہ معجزہ قرآن کا حضرتؐ کے زمانے مین تھا جیسے معجزے اور انبیا کے اُنکے زمانے مین ہوتے تھے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل کرے اُسپر تو دوزخکی آگ مین نہین جانیکا پس مراد چمڑے سے پوست وبدن آدمی کا ہے ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِمَوْيَالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا جس شخص نے کہ پڑھا قرآن پھر یاد کیا اُسکو اور حلال جانا حلال اُسکے کو اور حرام جانا حرام اُسکے کو داخل کریگا اُسکو اللہ بہشت مین یعنی اول دہلہ مین اور قبول کریگا اُسکی شفاعت بیچ حق دس شخصونکے گھر والون اُسکے سے کہ سب ایسے ہی ہونگے کہ واجب ہوگی واسطے اُنکے آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخکے ہونگے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حفص بن سلیمان راوی نہین قوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَاَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا اِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا اَحَدُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو کسطرح سے پڑھتے ہو تم یعنی کیا پڑھتے ہو نماز مین پس پڑھی سورۂ فاتحہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے کہ نہین اُتاری گئی توریت مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآنمین کوئی سورہ مانند اسکے اور تحقیق سورۂ فاتحہ سات آیتین ہین مکرر پڑھی جاتی ہین اور قرآن عظیم ہے کہ دیا گیا ہون مین یہ نقل کی ترمذی نے اور نقل کی یہ دارمی نے قول اُسکا انزلت سے اور نہین ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** تحقیق مثانی اور قرآن عظیم کے معنون کی پہلی فصل مین ہو چکی ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَاَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن پھر پڑھو اُسکو پس تحقیق حال قرآن کا واسطے اُس شخص کے کہ سیکھتا ہے پھر پڑھتا ہے اور ہمیشہ پڑھتا ہے یا عمل کرتا ہے اُسپر رات کو قیام کرتا ہے ساتھ اسکے مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے مشک سے ہے کہ پہنچتی ہے بو اُسکی تمام مکان مین اور حال اُس شخص کا کہ سیکھا اُسکو اور سو رہا اور غافل ہوا قرأت اور قیام سے یا عمل نکیا اور کلام اللہ اُسکے دلمین ہے مانند حال تھیلی کے ہے کہ باندھی گئی مشک پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سیکھو قرآن یعنی لفظ ومعانی اُسکے کہا ابو محمد جوینی نے کہ سیکھنا اور سکھانا قرآن کا فرض کفایہ ہے انتہی اور

فرض عین ہے سیکھنا بعض قرآن کا یعنی جسقدر پڑھنا فرض ہے نماز مین اور کہا نووی نے کہ مشغول ہونا یاد کرنے قرآنمین کہ زیادہ ہے فاتحہ سے افضل ہے نماز نفل سے اسلیے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور فتوی دیا ہے بعض متاخرین نے اسپر کہ مشغول ہونا ساتھ حفظ قرآن کے افضل ہے مشغول ہونیسے اور عملونمین کہ جو فرض کفایہ ہین نہ فرض عین یعنی فرض عین علم سے افضل نہین ہے یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے آخر یعنی سینہ قاری کا مانند تھیلی کے ہے اور قرآن اسمین مانند مشک کے پس جب وہ پڑھتا ہے پہنچتی ہے برکت اسکی گھر اسکے مین اور سننے والون کو اور اخیر جملہ کا یہ مطلب ہے کہ جسنے سیکھا قرآن اور نہ پڑھا نہ پہنچی برکت اسکی نہ اسکو اور نہ اورون کو پس ہوا مانند مشک کی تھیلی کے کہ سر اسکا بندھا ہوا ہے نہین پہنچتی خوشبو کسی کو ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے خیر سکو سورہ مومن کہتے ہین الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کے محفوظ رہتا ہے بسبب برکت انکیے یعنی سب آفات وبلیات ظاہر و باطن کے سے شام تک اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہے بسبب برکت انکیے صبح تک نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** الیہ المصیر تک آیت مذکور یون ہے حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے لکھی کتاب یعنی حکم کیا فرشتون کو ساتھ لکھنے قرآنکے لوح محفوظ مین پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے دو ہزار برس اُتارین اُس کتاب مین سے دو آیتین کہ ختم کیا ساتھ انکے سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سے آخر تک اور جس مکان مین پڑھی جاوین یہ آیتین تین رات تک نہین نزدیک تا اُسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی و دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تین آیتین اول سورۂ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کیسے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** پہلی فصل مین ایک حدیث ابو درداء سے گذری کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورۂ کہف کی بچایا جاویگا دجال سے پس ایک وجہ جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہے اور دوسری وجہ جمع کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اول دس آیتونکے یاد کرنے کی یہ خاصیت مترتب ہوئی ہو بعد ازان از راہ وسعت فضل کے تین آیتونکے پڑھنے کی یہ خاصیت ٹھیری واللہ اعلم ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کے دل ہے اور دل قرآن کا یٰسٓ ہے اور جو شخص کہ پڑھتا ہے یٰسٓ لکھتا ہے اللہ واسطے اُسکے بسبب پڑھنے اُسکے کے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** دل قرآن کا یعنی خلاصہ اُسکا یٰسٓ ہے اسلیے کہ احوال قیامت کے اور مقاصد عمدہ قرآن کے اسمین مذکور ہین ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰى

لِأُمَّتِهٖ یُنْزِلُ هٰذَا عَلَیْهَا وَطُوْبٰی لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰی لِاَلْسِنَةٍ تَتَکَلَّمُ بِهٰذَا رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے پڑھی سورۂ طٰہٰ اور یٰسٓ پہلے پیدا کرنے آسمان وزمین کے ہزار برس پس جبکہ سُنا فرشتوں نے قرآن یعنی پڑھنا انکا کہا خوش حالی ہے واسطے اُس اُمت کے کہ اُتارا جاویگا یہ قرآن یعنی یہ دونوں سورتیں اُسپر اور خوش حالی ہے واسطے اُن دلوں کے کہ اُٹھاوینگے یہ یعنی یاد کرینگے اور محافظت کرینگے اسکی اور خوش حالی ہو واسطے اُن زبانوں کے کہ پڑھینگی یہ قرآن نقل کی یہ دارمی نے ف پڑھیں یعنی ظاہر کیں یہ سورتیں اور بیان کیا ثواب تلاوت اُنکی کا یا سمجھایا اُنکو اپنے فرشتوں کے تئیں اور الہام کیے اُنکو معنی انکے اور کہا ابن عمر نے کہ حکم کیا بعضے فرشتوں کو ساتھ پڑھنے اُنکے کے باقی فرشتوں نے تاوہ جانیں بزرگی انکی اور جبکہ سُنا فرشتوں نے قرآن مراد قرآنسے قرأت ہے یعنی سُنا پڑھنا ان سورتوں کا یا قرآنسے بھی طٰہٰ اور یٰسٓ مراد ہیں کہ قرآن نام جزو کل دونوں کا ہے شرح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةٍ اَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعُمَرُ بْنُ اَبِیْ خَثْعَمٍ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ قَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِیْثِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰمٓ الدخان رات میں صبح کرتا ہے اس حالمیں کہ بخشش مانگتے ہیں اُسکے لیے ستر ہزار فرشتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن ابی خثعم کہ راوی اس حدیث کا ہے ضعیف کیا جاتا ہے اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے کہ وہ منکر ہے حدیث کا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حٰمٓ الدخان رات جمعہ کی بیشک بخشش کی جاتی ہے واسطے اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہے حدیث میں **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْرَءُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَّرْقُدَ وَیَقُوْلُ اِنَّ فِیْهِنَّ اٰیَةً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلم تھے پڑھتے مسبحات پہلے سونیسے فرماتے تحقیق انمیں ہے ایک آیت بہتر ہزار آیتوں سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی دارمی نے خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف مسبحات وہ سورتیں ہیں کہ جنکے سرے پر لفظ سُبحان یا سبّح یا یُسبّح یا سبّح کا ہے وہ سات سورتیں ہیں سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی یعنی بنی اسرائیل اور سورۂ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلی اور ایک آیت بہتر ہزار آیتوں سے بعضوں نے کہا کہ وہ آیت کہ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ آیت هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ہے اور طیبی نے کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہے مانند لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کے بقول صحیح ترجمہ شرح مولانا **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِی الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ وَهِیَ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سورۂ قرآن میں تیس آیت کی ہے کہ شفاعت کی اُنکے واسطے ایک شخص کے یہانتک کہ بخشش کی گئی واسطے اُسکے اور وہ سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف لفظ شفعت کے معنوں میں دو احتمال ہیں یا یہ کہ خبر دی یہ زمانۂ ماضی کی کہ ایک شخص پڑھتا تھا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تھا اُسکی پس جب مرا تو شفاعت کی اسنے اسکی یہانتک کہ دور ہوا اُس سے عذاب اور یا یہ کہ شفعت بمعنی مستقبل کے ہے یعنی شفاعت کرے گی یہ سورۃ قبر میں اور قیامت میں اُس شخص کی کہ پڑھیگا اُسکو شرح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَءُ سُوْرَةَ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا کھڑا کیا ایک نے صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور نہ وہ گمان کرتے تھے کہ یہ قبر ہے پس ناگہان اُسمیں ایک آدمی پڑھتا ہے سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک یہانتک کہ تمام کیا اُسکو پھر آیا کھڑا کرنیوالا خیمے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی حضرتؐ کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ ملک منع کرنیوالی ہے وہ نجات دینے والی ہے نجات دیتی ہے پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

ف سُنا خیمہ کھڑا کرنیوالے نے اُسی مُردے کو سورۂ ملک پڑھتے ہوئے نیند میں یا جاگتے میں اور ظاہر تر یہ ہے اور منع کرنیوالی ہے یعنی بچاتی ہے عذاب قبر سے یا گناہوں سے جو کہ سبب ہیں عذاب قبر کے یا بچاتی ہے اپنے قاری کو اس سے کہ پونہچے اُسکو رنج محنت میں ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ التَّنْزِيْلَ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَلَهٗ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ غَرِيْبٌ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ سوتے یہانتک کہ پڑھتے الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی طرح سے کہا محی السنہ نے شرح السنہ میں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور مصابیح میں کہا کہ یہ غریب ہے

ف غریب ہونا منافی صحیح ہونیکے نہیں اسلیے کہ غریب کبھی ہوتی ہے صحیح ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ اور انس بن مالک سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ برابر ہے آدھے قرآن کے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ برابر ہے تہائی قرآن کے اور قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ برابر ہے چوتہائی قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے

ف قرآن میں بیان مبدأ و معاد کا ہے اور اِذَا زُلْزِلَتْ میں بیان معاد کا خوب ہے اسلیے برابر آدھے قرآن کے ہوئی اور وجہ ہونے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی برابر تہائی قرآن کے پہلے معلوم ہو چکی اور قل یا برابر چوتہائی قرآن کے اسلیے ہے کہ قرآنمیں بیان توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہے اور اس سورت میں بیان توحید کا خوب ہے واللہ اعلم ع

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے تین بار پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ سُننے والا جاننے والا ہے شیطان راندے ہوئے سے پھر پڑھے تین آیتیں اخیر سورۂ حشر کی یعنی هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے آخر سورۃ تک متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اُسکے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اُسکے لیے یعنی توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور کوشش مانگتے ہیں اُسکے گناہوں کے لیے شام تک اور اگر مرے اُس دن میں مرتا ہے شہید اور جو شخص پڑھے اس عُوذہ اور آیت کو وقت شام کے ہوتا ہے ساتھ اسی مرتبہ کے یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً وَلَمْ یَذْکُرِ الَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ اور روایت ہے انسؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ پڑھے ہر روز دو سو بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ دور کیے جاتے ہیں اُس سے یعنی اُسکے اعمال نامہ میں سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اُسپر دَین نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور ایک روایت میں پچاس بار یعنی بدلے دو سو بار کے اور نہیں ذکر کیا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ ف مگر یہ کہ ہو اُسپر دَین اِس استثنا کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ گناہ دَین نہیں مٹایا جائیگا اور دوسرے یہ کہ بتقدیر ہونے دَین کے اور گناہ نہیں مٹائے جائیں گے اور قرارت اس سورۃ کی تاثیر نہیں کرنے کی اور ظاہر اول ہی معنی ہیں واللہ اعلم اور مراد دین سے حقوق بندوں کے ہیں رح س **وَعَنْہُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ یَا عَبْدِیْ ادْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِکَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ ارادہ کرے سونیکا اپنے بچھونے پر پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر پھر پڑھے سو بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ جسوقت ہوگا دن قیامت کا فرماویگا اُسکو پروردگار اے بندے میرے داخل ہو اپنے داہنی طرف بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کی کہ دائیں کروٹ سے لیٹا اور ایسی سورہ پڑھی کہ اُسمیں صفات ہیں اللہ تعالیٰ کے اُسکے بدلے میں یہ ملیگا اور اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ باغ جنت کے اور محل اُسکے کہ دائیں طرف ہونگے افضل ہونگے بائیں طرف کے باغوں اور محلوں سے مع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّۃُ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنا ایک شخص کو کہ پڑھتا ہے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فرمایا واجب ہوئی یعنی اسکے لیے کہا میں نے کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور نسائی نے ف یہ واجب ہونا جنت کا بحسب وعدہ اور فضل اللہ تعالیٰ کے ہے نہ اور کچھ مع **وَعَنْ** فَرْوَۃَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَقُوْلُہٗ اِذَا اَوَیْتُ اِلٰی فِرَاشِیْ فَقَالَ اِقْرَأْ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ فَاِنَّھَا بَرَاءَۃٌ مِّنَ الشِّرْکِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے فروۃ بن نوفل سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا یا رسول اللہ سکھلا دیجئے مجکو کچھ کہ کہوں میں اُسکو جسوقت کہ جاؤں میں طرف بچھونے اپنے کے فرمایا پڑھ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اسلیے کہ تحقیق وہ بیزاری ہے شرک سے یعنی پس اسکو پڑھ کر سو دیگا تو پاک ہو کر سو دیگا شرک سے اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْجُحْفَۃِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِیَنَا رِیْحٌ وَّظُلْمَۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَیَقُوْلُ یَا عُقْبَۃُ تَعَوَّذْ بِھِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِھِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا سو وقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جحفہ اور ابواء کے کہ ناگاہ ڈھانکا ہمکو بادل نے اور اندھیرے سخت لگے پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑتے تھے ساتھ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے اور فرماتے اے عقبہ پناہ پکڑ ساتھ ان دونوں سورتوں کے پس نہیں پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنے والے نے ساتھ مانند ان دونوں کے یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیچ مقدمے پناہ پکڑنے کے سبب افضل ہیں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف جحفہ اور ابواء نام ہیں مکانوں کے درمیان مکے اور مدینے کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خُبَیْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَۃِ مَطَرٍ وَّظُلْمَۃٍ شَدِیْدَۃٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَکْنَاہُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُصْبِحُ وَحِیْنَ تُمْسِیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن خبیب سے کہ کہا نکلے ہم بیچ رات مینہ اور اندھیری سخت کے ڈھونڈھتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرتؐ کو ہمین لیے جاتے تھے ہم بھی ڈھونڈھتے ہوئے نکلے تا ساتھ جاوین پس ملا ہمنے انکو پس فرمایا حضرتؐ نے کہہ کہا مین نے کیا کہوین فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وقت صبح کے اور وقت شام کے تین بار کفایت کرینگی تجکو ہر چیز سے یعنی دفع کرینگی ہر آفت و بلا کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا مین نے یارسول اللہ پڑھونمین سورۂ ہود یا سورۂ یوسف یعنی بقصد پناہ پکڑنے اور دفع برائی کے فرمایا ہر گز نہ پڑھیگا تو کچھ بہت پوری نزدیک اللہ کے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے ف بہت پوری یعنی بیچ مقدر پناہ پکڑنیکے واسطے دفع برائی وغیرہ کے اس سورہ کے برابر کوئی سورہ کامل ترنہین یا اسلیے سب سے زیادہ کامل ہے کہ اسمین ہر مخلوق کی برائی سے پناہ مانگی ہے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اور کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے کہ دونون سورتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے برابر کوئی سورہ مقدمہ پناہ پکڑنے مین کامل ترنہین اور کہا ابن ملکؒ کہ مراد رغبت دلانی ہے پناہ پکڑنے پر ساتھ ان دونون سورتون کے انتہی حاصل ان دونون کے قول کا یہ ہے کہ ایک سورہ کو ذکر کیا اور دوسری سمجھی گئی قرینے سے ع ؛ مولانا **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهٗ وَغَرَائِبُهٗ فَرَائِضُهٗ وَحُدُوْدُهٗ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرو معانی قرآن کے اور پیروی کرو غرائب اُسکے کی اور غرائب اُسکے فرائض اُسکے ہین اور حدین اُسکی ف مراد فرائض سے ماموراتِ ہین یعنی جن چیزونکے کرنے کو فرمایا اور مراد حدود سے منہیات ہین یعنی جن چیزونکے کرنیسے منع فرمایا ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنا قرآن کا نماز مین بہتر ہے پڑھنے قرآن کیسے غیر نماز مین اور پڑھنا قرآن کا غیر نماز مین زیادہ ثواب رکھتا ہے تسبیح و تکبیر سے اور تسبیح بہت ثواب رکھتی ہے صدقہ دینے سے اور صدقہ بہت ثواب رکھتا ہے روزہ سے اور روزہ ڈھال ہے آگ دوزخ کی سے ف جو نماز کھڑے ہو کر پڑھے اُسمین پڑھنا قرآن کا افضل ہے پڑھنے اُسکے سے اُس نماز مین کہ بیٹھ کر پڑھے اور تسبیح و تکبیر سے یعنی اور اوراد و اذکار سے بھی افضل ہے اسلیے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور اسمین احکام اُسکے ہین اور تسبیح یعنی اور اوراد و اذکار بہت ثواب رکھتے ہین صدقہ دینے سے مشہور یہ ہے کہ عبادت متعدی کہ نفع اُسکا غیر کو پونہچے افضل ہے عبادت لازم سے کہ نفع اُسکا کرنیوالے ہی کو پونہچے ولیکن یہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کے ہی ذکر اُس سے مستثنیٰ ہے ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہے جیسا کہ صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ ذکر بہتر اور افضل ہے خرچ کرنے چاندی اور سونے کیسے راہ خدا مین اور صدقہ دینا افضل ہے روزہ سے یعنی نفل روزہ سے اسلیے کہ نفع اُسکا متعدی ہے یعنی غیر کو پونہچتا ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ ہر عمل نیک آدم کا دس حصے ثواب ہوتا ہے مگر روزہ میرے ہی لیے ہے اور مین جزا دونگا اُسکی پس پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہے روزہ سے اور دوسری سے معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہے صدقہ سے تطبیق اسمین یون دی گئی ہے کہ افضلیت باعتبار جہات کے ہے یعنی صدقہ افضل ہے باعتبار اسکے کہ متعدی ہے اور روزہ باعتبار اسکے کہ روزہ دار صفت رحمان کی حاصل کرتا ہے کہ باز رہتا ہے کھانے پینے وغیرہ سے ع ح وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ

ف جو نماز کھڑے ہو کر پڑھے اُسمین پڑھنا قرآن کا افضل ہے پڑھنے اُسکے سے اُس نماز مین کہ بیٹھ کر پڑھے اور تسبیح و تکبیر سے یعنی اور اوراد و اذکار سے بھی افضل ہے اسلیے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور اسمین احکام اُسکے ہین اور تسبیح یعنی اور اوراد و اذکار بہت ثواب رکھتے ہین صدقہ دینے سے مشہور یہ ہے کہ عبادت متعدی کہ نفع اُسکا غیر کو پونہچے افضل ہے عبادت لازم سے کہ نفع اُسکا کرنیوالے ہی کو پونہچے ولیکن یہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کے ہی ذکر اُس سے مستثنیٰ ہے ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہے جیسا کہ صحیح حدیثون مین آیا ہے کہ ذکر بہتر اور افضل ہے خرچ کرنے چاندی اور سونے کیسے راہ خدا مین اور صدقہ دینا افضل ہے روزہ سے یعنی نفل روزہ سے اسلیے کہ نفع اُسکا متعدی ہے یعنی غیر کو پونہچتا ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ ہر عمل نیک آدم کا دس حصے ثواب ہوتا ہے مگر روزہ میرے ہی لیے ہے اور مین جزا دونگا اُسکی پس پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہے روزہ سے اور دوسری سے معلوم ہوا کہ روزہ افضل ہے صدقہ سے تطبیق اسمین یون دی گئی ہے کہ افضلیت باعتبار جہات کے ہے یعنی صدقہ افضل ہے باعتبار اسکے کہ متعدی ہے اور روزہ باعتبار اسکے کہ روزہ دار صفت رحمان کی حاصل کرتا ہے کہ باز رہتا ہے کھانے پینے وغیرہ سے ع ح

تحفۃ الاشراف الی الکنی والاسماء جلد ۴ صفحہ ۲۲۳ دوم

بن عفان قال من قرأ آخر آل عمران فی لیلۃ کتب لہ قیام لیلۃ اور روایت ہے عثمانؓ بن عفان سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے آخر آل عمران کا رات مین لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے ثواب قیام رات کا یعنی تہجد کا آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر سورۃ تک اور رات مین یعنی اول رات مین یا آخر رات مین اور ثابت ہوا ہے پڑھنا اسکا حضرتؐ سے بعد جاگنے کے تہجد کے لیے پہلے وضو وغیرہ کے ۱۲ وعن مکحول قال من قرأ سورۃ آل عمران یوم الجمعۃ صلت علیہ الملائکۃ الی اللیل رواہا الدارمی اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا جو شخص کہ پڑھے سورۂ آل عمران دن جمعہ کے دعا کرتے ہین اور استغفار کرتے ہین اُسکے لیے فرشتے رات تک نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نے ۱۳ وعن جبیر بن نفیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ ختم سورۃ البقرۃ بایتین اعطیتھما من کنزہ الذی تحت العرش فتعلموھن وعلموھن نساءکم فانھا صلوۃ وقربان ودعاء رواہ الدارمی مرسلا اور روایت ہے جبیر بن نفیر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ختم کی سورۂ بقرہ ساتھ دو آیتون کے یعنی اٰمن الرسول سے آخر تک یا گیارہین وہ دو آیتین گنج اُسکے سے کہ نیچے عرش کے ہے پس سیکھو اُنکو اور سکھلاؤ اُنکو اپنی عورتون کو اسلیے کہ وہ آیتین رحمت ہین اور سبب نزدیکی کی ہین اور دعا ہین نقل کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کے ۱۴ وعن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قرؤا سورۃ ھود یوم الجمعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہے کعب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو سورۂ ہود دن جمعہ کے نقل کی یہ دارمی نے ۱۵ وعن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ سورۃ الکھف فی یوم الجمعۃ اضاء لہ النور ما بین الجمعتین رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ابی سعید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورۂ کہف دن جمعہ کے روشن ہو جاتا ہے واسطے اُسکے نور یعنی نور ایمان وہدایت اُسکے دلمین درمیان دو جمعہ کے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ۱۶ وعن خالد بن معدان قال اقرؤا المنجیۃ وھی الم تنزیل فانہ بلغنی ان رجلا کان یقرأھا ما یقرأ شیئا غیرھا وکان کثیر الخطایا فنشرت جناحھا علیہ قالت رب اغفر لہ فانہ کان یکثر قراءتی فشفعھا الرب تعالی فیہ وقال اکتبوا لہ بکل خطیئۃ حسنۃ وارفعوا لہ درجۃ وقال ایضا انھا تجادل عن صاحبھا فی القبر تقول اللھم ان کنت من کتابک فشفعنی فیہ وان لم اکن من کتابک فامحنی عنہ وانھا تکون کالطیر تجعل جناحھا علیہ فتشفع لہ فتمنعہ من عذاب القبر وقال فی تبارک مثلہ وکان خالد لا یبیت حتی یقرأھما وقال طاؤس فضلنا علی کل سورۃ فی القرآن بستین حسنۃ رواہا الدارمی اور روایت ہے خالد بن معدان سے کہ کہا پڑھو یعنی اول رات نجات دینے والی کو یعنی عذاب قبر وحشر کیسے اور وہ سورۂ الم تنزیل ہے اسلیے کہ پونہچا ہے مجکو یہ کہ تھا ایک شخص پڑھتا اُسکو نہ پڑھتا کسی چیز کو سوائے اُسکے یعنی ورد اپنا نہین ٹھیرایا تھا مجھ سوائے اُسکے اور تھا وہ بہت گناہگار پس پھیلائے اُس سورہ نے بازو اپنے اُسپر کہا اے پروردگار میرے بخشدے اسکو پس تحقیق وہ تھا بہت پڑھتا مجکو پس قبول کی شفاعت اُسکی پروردگار تعالی نے اُس شخص کے حق مین اور فرمایا لکھو واسطے اسکے بدلے ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو واسطے اُسکے درجہ اور کہا خالد نے بھی کہ تحقیق یہ سورہ جھگڑتی ہے اپنے پڑھنے والون کی طرف سے قبر مین کہتی ہے یا الٰہی اگر ہونمین تیری کتاب مین سے یعنی قرآن سے جو کہ لکھا ہوا ہے لوح محفوظ مین پس شفاعت قبول کر میری اُسکے حق مین اور اگر نہین ہو نمین کتاب تیری سے یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اُس سے اور کہا خالد نے تحقیق یہ سورہ ہوگی یعنی قبر مین مانند جانور پرندیکے رکھے گی بازو اپنے اُوپر پھر شفاعت کرے گی واسطے اُسکے پس بازر کھے گی اُسکو عذاب قبر سے اور کہا خالد نے بیچ حق سورۂ تبارک کی مانند اسکے اور تھے خالد نہین سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے یہ دونون سورتین اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی دی ہمکو مین ہین یہ دونون سورتین ہر سورہ پر قرآنمین ساتھ ساٹھ نیکیون کے نقل کی یہ دارمی نے

ف پونچا ہو یعنی صحابہ سے خالد تابعی ہے نہ صحابہ سے ملاقات کی ہے پس یہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سے منقول ہے مرسل ہین لیکن حکم مرفوع مین ہین اسلیے کہ یہ چیزین معلوم نہین ہوتین مگر حضرتؐ کے فرمانیسے اور پھیلائے بازو یعنی وہ سورۃ یا ثواب اُسکا بصورت جانور کے بن گیا اور بازو پھیلائے اُسپر تاکہ سایہ کرے اُسپر یا بازو رحمت کے پھیلائے اُسپر یعنی اپنی پناہ مین لیا اور حمایت کی اُسکی اور جھگڑتی ہے اپنے پڑھنے والے کی طرفسے یعنی جو کہ بہت پڑھتا ہے اُسکو اُسکی شفاعت کرتی ہے قبر مین واسطے تخفیف عذاب اُسکے کے یا فراخ کرنے قبر اُسکی کے اور مانند اسکے اور طاؤس بڑے تابعین سے ہین اور بزرگ دی گئین اگرچہ منافی نہین ہے خبر صحیح کی کہ بقرہ افضل سورتون قرآنکی ہے بعد فاتحہ کے اسلیے کہ اُسکو فضیلت اس جہت کر ہے کہ اُسمین مضامین عمدہ ہین اور اُنکو فضیلت اس جہتہ کر ہے کہ عذاب قبر سے بچاتی ہین اور روایت کی یہ دارمی نے یہ دو حدیثین ہین کہ دارمی نے روایت کین یعنی ایک تو قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اُنکو مؤلف نے جمع کر دیا ہے ۱۲ منہ ع ح ہولانا وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّھَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُہٗ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عطا ابن ابی رباح سے کہا پونچی مجکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے یٰسٓ اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین اُسکی یعنی حاجتین دینی و دنیوی نقل کی یہ دارمی نے مرسل وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ اِبْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ فَاقْرَءُوْھَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے معقل بن یسار مزنی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے سورہ یٰسٓ واسطے طلب رضامندی اللہ تعالی کے بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے پس پڑھو اس سورۃ کو نزدیک مُردون اپنے کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف گناہونسے مراد صغیرہ و گناہ ہین اور اسی طرح کبیرہ بھی بخشے جاتے ہین اگر چاہے اللہ تعالی اور پڑھو نزدیک مُردون اپنے کے یعنی جو کہ قریب المرگ ہون تاکہ وہ سنین اسکو اور معانی اسکے سمجھین پس یہ ہووے بیچ حکم پڑھنے اُنکیکے اور ہووے سبب مغفرت کی یا مراد یہ ہے کہ پڑھو نزدیک قبرون مُردون اپنے کے اسلیے کہ وہ بہت احتیاج رکھتی ہین مغفرت کی ۱۲ منہ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَاِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ لُبَابًا وَاِنَّ لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ اُنھون نے کہا تحقیق واسطے ہر چیز کے بلندی ہے اور تحقیق بلندی قرآن کی سورۂ بقرہ اور تحقیق واسطے ہر چیز کے خلاصہ یعنی مقصود ہے اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہے نقل کی یہ دارمی نے ف بلندی قرآنکی سورۂ بقرہ اسلیے ہے کہ بڑی ہے سب سورتون سے اور احکام بہت مذکور ہین اسمین اور مفصل یعنی سورہ حجرات سے آخر قرآن تک یہ خلاصہ ہے سارے قرآن کا اسلیے کہ اُنمین مفصل ہین وہ مضمون کہ مجمل ہین اور سورتونمین اور وجہ تسمیہ نکلی کہ بھی ہی خوب ۱۲ منہ ع ح وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِکُلِّ شَیْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے ہر چیز کے زینت ہے اور زینت قرآنکی سورۂ الرحمن ف اسلیے کہ اسمین بیان ہے دنیا و اخرت کی نعمتونکا اور بیان ہے اوصاف حور و نکاکہ دو لہنین ہین جنت کی اور بیان اُنکے زیور وغیرہ کا ۱۲ منہ ع ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اَبَدًا وَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَاْمُرُ بَنَاتَہٗ اَنْ یَّقْرَاْنَ بِھَا کُلَّ لَیْلَۃٍ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے سورۂ واقعہ ہر شب مین نہین پونچتا اُسکو فاقہ کبھی اور تھے ابن مسعود حکم کرتے اپنی بیٹیون کو کہ پڑھین یہ سورۃ ہر شب مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف فاقہ کے معنی ہین محتاجگی اور حاجتمندی یعنی یہ ہین کہ نہین ضرر کرتی اُسکو محتاجگی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہے صبر انہین پونچتی اُسکو محتاجگی دلکی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہے فراخی دلکی اور معرفت رب کی اور توکل اور اعتماد اُسپر بسبب فائدہ اُٹھانیکے معانی اس سورۃ کینسے اور جاتا جاہیے

کہ شارع نے رغبت دلائی ہے بعضی عبادتوں کی کہ موجب فراوانی نافع ہیں امور دنیا کے ہیں بھی کہ حاصل ہونا انکا ممد ہے دین ہیں تا بہ تقدیر مشغول ہوں عبادت ہیں جسطرح کہ ہو نوع ۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اس سورۃ کو مراد سبح اسم ربک الاعلیٰ ہے نقل کی یہ احمد نے ف دوست رکھتے تھے حضرتؐ اسکو اسلیے کہ اسمین یہ آیت ہے اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى کہ یہ شاہد ہے اوپر حق ہونے قرآنکے اور ردہے مشرکون اور اہل کتاب پر اور روایت ہے ابوذر سے کہ کہا مین نے یارسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیمؑ کے صحیفون مین فرمایا تھین تمام مثالین کہ اے بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا مین تجھکو بھیجا نہین بھیجا مین نے تجھکو تا کہ جمع کرے دنیا بہت سی ولیکن بھیجا مین نے تجھکو تا کہ پھیرے تو دعا مظلوم کیسے اسلیے کہ نہین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہے عاقل کو جبتک کہ اُسمین عقل ہے یہ کہ ہون واسطے اُسکے چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اُسمین رب اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے اُسمین نفس اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اُسمین بیچ صنعت خدا کے اور ایک وقت رکھے اپنی حاجت یعنی کھانے پینے وغیرہما کے لیے اور لازم ہے عاقل کو یہ کہ نہو طمع کرنیوالا مگر واسطے تین چیزونکے واسطے توشہ تیار کرنے معاد کے یا درست کرنے معاش کے یا لذت اُٹھانیکے غیر حرام سے اور لازم ہے عاقل کو یہ کہ ہو بینا ساتھ زمانے اپنے کے متوجہ ہو حال اپنے پر محافظت کرنیوالا واسطے زبان اپنی کے اور جسنے محاسبہ کیا کلام اپنے کا اعمال اپنے سے کم ہوگا کلام اُسکا نہین کلام کرنیکا مگر ضروری عرض کیا مین نے یارسول اللہ پس کیا ہے صحیفون موسیٰ کے مین فرمایا ہین عبرتین تمام یعنی ڈرانے کی باتین کہ تعجب کرتا ہو نہین واسطے اُسکے کہ یقین کرتا ہے موت کا پھر وہ خوش بھی ہوتا ہے تعجب کرتا ہو نہین واسطے اُسکے کہ یقین رکھے آگ کا اور پھر ہنسے بھی اور تعجب کرتا ہو نہین واسطے اُسکے کہ یقین کرے ساتقدیر کے اور پھر وہ رنج اُٹھاوے یعنی طلب کرنے معاش کے مین تعجب کرتا ہو نہین واسطے اُسکے کہ دیکھے دنیا کو اور انقلاب اُسکے کو اور پھر اطمینان کرے طرف اُسکے تعجب کرتا ہو نہین واسطے اُسکے کہ یقین کرے حساب کا کل کے دن اور پھر عمل نکرے ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلٰثًا مِّنْ ذَوَاتِ الرَّ فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَأْ ثَلٰثًا مِّنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَاَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِ اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص رو برو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا پڑھاؤ مجکو یارسول اللہ پس فرمایا پڑھ تین سورتین اُنمین سے کہ جنکے اول مین الر ہے کہا بڑی ہوئی عمر میری اور سخت ہے دل میرا یعنی غالب ہے اُسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان کی اور موٹی ہے زبان میری یعنی کلام اللہ نہین یاد ہوسکتا خصوصاً بڑی سورۃ فرمایا یعنی اگر وہ نہین پڑھ سکتا پس پڑھ تین سورتین اُنمین سے کہ اول اُسکے حٰمٓ ہے یعنی یہ چھوٹی ہین بہ نسبت اُنکے پھر کہا اُسنے مانند پہلے کہنیکے کہا اوس شخص نے یارسول اللہ پڑھاؤ مجکو ایک سورۃ جامعہ یعنی جسمین جمع ہون بہت سی باتین پس پڑھائی اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ یہانتک کہ فارغ ہوے اس سے یعنی تمام سورۃ پڑھی پس کہا اُس شخص نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا تجکو ساتھ حق کے نہ زیادہ کرونگا مین اِسپر یعنی اوپر عمل کرنے اُسکے کے کبھی پھر پیٹھ پھیری اُس شخص نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد یہ ہے اُس شخص نے دو بار فرمایا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف جن سورتونکے سرے پر الر ہے وہ پانچ سورتین ہین اور سورۂ اِذَا زُلْزِلَتْ جامعہ اسلیے ہے کہ اسمین ایک آیت جامعہ ہے فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ کہ اسمین سب چیزین کرنے نہ کرنے کی آگئین ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ

اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین طاقت رکھتا ہے ایک تمھارا یہ کہ پڑھے ہزار آیتین ہر روز نمین عرض کیا صحابہ نے کون طاقت رکھتا ہے یہ کہ پڑھے ہزار آیتین ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہی فرمایا کیا نہین طاقت رکھتا ایک تمھارا یہ کہ پڑھے سورہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی اگر یہ سورۃ پڑھے تو ثواب پڑھنے ہزار آیتون کا پاتا ہے اسلیے کہ اسمین بے رغبتی دلائی ہے دنیا سے اور رغبت دلائی ہے عقبیٰ مین وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلٰثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَّنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پڑھے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ دس بار بنایا جاتا ہے اُسکے لیے بسبب اُسکے ایک محل بہشت مین اور جو پڑھے بیس بار بنائے جاتے ہین اُسکے لیے بسبب اُس سورۃ کے دو محل بہشت مین اور جو پڑھے اسکو تیس بار بنائے جاتے ہین اُسکے لیے بسبب پڑھنے اُسکے تین محل بہشت مین پھر کہا حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے نے قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ اسوقت بہت بنائین گے ہم محل اپنے یعنی جب ایسا ثواب ہے تو بہت پڑھین گے اسکو تا بہت سے محل بنین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ بہت فراخ ہے اسسے یعنی ثواب فضل اُسکا بہت فراخ ہے پس رغبت کرو اُسمین اور تعجب نکرو نقل کی یہ دارمی نے وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ اٰيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَتَيْ اٰيَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةِ اٰيَةٍ اِلَى الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَهٗ قِنْطَارٌ مِّنَ الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ ثِنْتَا عَشْرَةَ اَلْفًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے پیچ رات کے سو آیتین نہین جھگڑیگا اُس سے قرآن اُس رات مین اور جو شخص کہ پڑھے رات مین دو سو آیتین لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑھے رات مین پانسو آیتین ہزار تک صبح کرتا ہے احمال مین کہ ہوتا ہے اُسکے لیے بقدر قنطار کے ثواب عرض کیا صحابہ نے کیا ہے قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنی درہم یا دینار نقل کی یہ دارمی نے ف نہین جھگڑیگا الٓمٓ یعنی قرآن جھگڑیگا اور دشمن ہوگا اُس کسی کا کہ نہ پڑھے اُسکو اور ملازمت نکرے اُسپر پس پڑھنا سو آیتو نکا شب کو پیچ دفع دشمنی قرآن کے اور ادلے حق اُسکے کے اُس شب مین کافی ہے اور جاننا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا ایک بسبب نہ پڑھنے کے اور ایک بسبب عمل کرنیکے پس یہ سبب پڑھنے کے جو جھگڑے بچا وہ تو پڑھنے سے رفع ہوگا اور بسبب عمل کرنیکے جو جھگڑیگا وہ باقی رہے گا اگر نہ عمل کریگا حاصل یہ کہ اگر قرآن پڑھیگا اور عمل بھی کریگا بالکل اسکے جھگڑنے اور دشمنی کرنیسے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اُسکا ہوگا اور اگر ایک بات مین بھی قصور ہوگا جھگڑا باقی رہیگا اور کما طبی نے کہ دلالت کرتی ہی حدیث پسر کہ قرارت قرآنی لازم و واجب ہے ہر انسان پر پس جب پڑھیگا تو اللہ تعالیٰ جھگڑیگا اُس سے پس نسبت جھگڑنے کی طرف قرآن کے مجازاً ہے حقیقت مین وہ جھگڑا خاص کا ہوگا اور بقدر قنطار کے یعنی بقدر گنتی قنطار کے یا بقدر وزن اُسکے کے مراد اس سے یہ ہے کہ بہت ثواب پاتا ہے نوح ع ف فضائل بعضی سورتون اور آیتونکے تفسیر عزیزی اور درمنثور سے لکھے جاتے ہین لوگون کے ثواب فضیلت کے سُننے سے خوش دل ہو کر سرگرم بیچ حاصل کرنے نعمت عظمیٰ کے ہووین لکھا ہے مولانا عبد العزیز رح نے کہ کہا ہے مفسرین نے کہ حضرت نوح علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہوے تو خوف غرق سے ہر انسان تھے واسطے نجات پانے کے غرق سے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا کہا کشتی اُنکی غرق سے سالم رہی پس جب بسبب اُس رحمے کلمے کے تمام

حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمے کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام عمر بیچ ابتدائے کار کے موا ظبت کریگا کیونکر محروم نجات سے ہوگا اور لکھا ہے علمانے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اُنیس ۱۹ حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی اُنیس ۱۹ ہین ساتھ ہر حرف کے بلا ہر ایک کی اُنمین سے دفع ہو سکتی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ روز و شب کی چوبیس ۲۴ ساعتین ہین پانچ ساعتونکے لیے تو پانچ نمازین مقرر فرمائین اور اُنیس ۱۹ باقی کے لیے یہ اُنیس ۱۹ حرف دیے تا ہر شست و برخاست اور حرکت اور سکون مین کہ ان اُنیس ۱۹ ساعتونمین ہون برکت و عبادت حاصل کرے یعنی ان حرفون کی برکت سے وہ ساعتین بھی عبادتمین لکھی جاوین اور یہ بھی لکھا ہے علمانے کہ سورۂ برات کو کہ مشتمل ہے اوپر حکم قتل کفار کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے بھی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہین اسلیے کہ صورت ذبح کی صورت قہری ہے اور رحمت مقتضی اُسکی ہے نہین پس جو کوئی اس کلمۂ رحمت پر ہر وقت و ہر آن مداومت کرے ادانی درجہ یہ ہے کہ ہر روز یکبار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کرے یقین ہے کہ غضب عذاب سے محفوظ اور رحمت و ثواب سے مخظوظ ہوویگا اور خواص اس آیت کے سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آدمی بائخانے کو جاوے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہکر جاوے تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ اُسکے کے اور نظر جنات کے پس جب یہ کلمہ درمیان آدمی کے اور دشمنان دنیوی اُسکے کے پردہ ہوا تو امید ہے کہ درمیان آدمی کے اور عذاب عقبیٰ کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہے کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سانپ بچھو کے کاٹے ہوئونکو اور مرگی والون کو اور دیوانون کو ساتھ سورۂ فاتحہ کے رقیہ کرتے تھے یعنی پڑھکر دم کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو جائز رکھا اور دارقطنی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہے کہ اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورۃ کے رقیہ فرمایا اور آبِ بن مبارک مابعد پڑھنے اس سورۃ کے اوپر مقام درد اُنکے کے ملا اور بزار ابی مسند مین انس بن مالک سے لایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پہلو اپنا بچھونے پر رکھا اور فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھکر اپنے پر دم کین ہر بلا سے امان مین ہوا مگر یہ کہ موت اُسکی مقدر ہو یعنی موت سے کوئی چیز نہین بچا سکتی اور عبد بن حمید ابی مسند مین لایا ہے ابن عباسؓ سے بطریق مرفوع کے کہ فاتحہ الکتاب برابر دو تہائی قرآنکے ہے تو یا مین اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردویہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار چیزین گنج العرش سے مہمکودی ہین اور کوئی چیز سوائے ان چار کے اُس گنج سے کسی کو نہین پونہچی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا اور سورۂ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابوداؤد سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہے اُس چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سے کفایت نہین کرتی ہے اور اگر فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کے مین رکھین اور تمام قرآن کو دوسرے پلے مین تو البتہ فاتحۃ الکتاب سات قرآنکے برابر ہووے اور ابو عبید فضائل قرآن مین حسن بصری سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑھے گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو پڑھا اور تفسیر ربیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیا ابو نعیم کی مین وارد ہوا ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرنی اور خاک اُڑانے کا سر پر چار بار اتفاق پڑا اول اُسوقت کہ اُسپر لعنت ہوئی اور دوسرے جبکہ اُسکو آسمانسے زمین پر ڈالا اور تیسرے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور چوتھے جبکہ فاتحۃ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ کتاب الثواب مین لایا ہے کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاتحۃ الکتاب پڑھے اور بعد ختم کرنیکے حاجت چاہے اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اُنکے پاس آیا اور شکایت درد گردہ کی کی شعبی نے اُسکو کہا کہ تجکو لازم ہے کہ اساس القرآن پڑھ کر درد کی جگہ دم کر اُسنے کہا کہ اساس القرآن کیا ہے شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشائخ کے مذکور ہے کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہے واسطے ہر مطلب کے پڑھنی چاہیے اور اسکے دو طریق ہین ایک تو یہ ہے کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کے میم بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ لام الحمد کے ملا کر اکتالیس ۴۱ روز تک چالیس دن تک

فضائل سورۂ فاتحہ

ابوداؤد

پڑھے جو مطلب کے ہوگا حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر شفاء مریض کی یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی پر دم کر کر اُس مریض اور سحر زدہ کو پلا دے اور دوسرے یہ کہ نوچندی اتوار کو درمیان بہنت اور فرض فجر کے بے قید ملانے میم کے ساتھ لام کے نکتہ بار پڑھے بعد ادائان ہر روز اُسی وقت پڑھے اور دس دس بار کم کرتا جاوے تا ہفتے کو ختم ہو اگر اول مہینے میں مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسرے اور تیسرے مہینے میں اسی طرح کرے اور لکھنا اس سورۃ کا چینی کے پیالے پر ساتھ گلاب و مشک و زعفران کے پھر دھو کر پلانا اُسکا اسطے شفاء امراض مزمنہ کے چالیس روز تک مجرب ہے اور دانتوں کے درد اور درد سر اور درد شکم اور اور درد ونکے لیے سات بار پڑھکر دم کرنا اُسکا مجرب ہے اور سورہ بقرہ کی بھی بہت فضیلت آئی ہے صحیح مسلم میں انس بن مالک سے منقول ہے کہ جب ہم میں کوئی سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھ لیتا تو اُسکو ہم میں عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہیں بھیجتے تھے اور تعین امیر میں تردد تھا ہر ایک لشکر والوں کو اپنے سامنے بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کونسی سورۃ قرآنکی پڑھی ہے ہر ایک کو جو کچھ یاد تھا عرض کرتا تھا حتیٰ کہ نوبت ایک جوان کی پونہچی کہ عمر میں سب سے چھوٹا تھا اُس سے بھی پوچھا کہ کون کونسی سورۃ قرآنکی یاد رکھتا ہے تو عرض کیا فلان فلان سورۃ اور سورۂ بقرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورۂ بقرہ بھی یاد رکھتا ہے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا جا تو امیر اس لشکر کا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطابؓ نے سورۂ بقرہ کو ساتھ حقائق اور دقائق اُسکے کے بارہ برس کے عرصے میں پڑھا اور ختم کے روز ایک اونٹ کو ذبح کر کر طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کو کھلایا اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی منقول ہے کہ آٹھ برس تک بیچ پڑھنے سورۂ بقرہ کے توقف کیا اور بعد آٹھ برس کے ختم کی غرض کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یاروں کے نزدیک یہ سورۃ ایسی عظمت رکھتی تھی کہ اور سورۃ ویسی نرکھتی تھی اور خواص مجربہ اس سورۃ کیسے یہ ہے کہ جس روز مکھی کو چیچک نکلتی ہے جس لڑکے کی عافیت منظور ہو اُسکے روبرو نہار منہ اس سورۃ کو تجوید و ترتیل سے پڑھکر دم کرے اور وہ لڑکا بھی نہار منہ ہو فضل الٰہی سے اُس لڑکے کو اُس سال چیچک نہیں نکلنے کی اور اگر نکلے گی بھی تو انجام بخیر ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ جسوقت پڑھنا اس سورۃ کا شروع کرے تو اڑھائی پاؤ چاول اور دہی اور کھانڈ اُسپر ڈالکر اُسی مجلس میں کسی مستحق کو کھانیکے لیے دے تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیزؒ کا۔ اب شروع ہوتا ہے ترجمہ درمنثور کی حدیثوں کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتیں اول سورۂ کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کیسے اور ایسے ہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتیں اس سورۃ کی اخیر کی اور جو کوئی پڑھیگا سورۂ کہف کی دس آیتیں وقت سونیکے بچایا جاویگا فتنۂ دجال کیسے اور جو کوئی پڑھیگا خاتمہ اوسکا وقت سونیکے ہوگا اُسکے لیے نور نزدیک قرارۂ اُسکی سے قدم اُسکے تک دن قیامت کے اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی سورۂ کہف دن جمعہ کے ہوتا ہے کفارہ اُسکے لیے دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ جس گھر میں پڑھی جاوے سورۂ کہف نہیں داخل ہوتا اُسمیں شیطان اُس رات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھیں چار رکعتیں پیچھے عشا کے بڑھیں پہلے دو رکعتوں میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور اخیر کی دو رکعتوں میں تَبٰرَكَ الَّذِیْ اور الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةِ لکھا جاتا ہے اُسکے لیے ثواب مانند چار رکعتوں کے لیلۃ القدر میں پڑھے اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی تَبٰرَكَ الَّذِیْ اور الٓمّٓ تَنْزِیْلُ لِیُعْطَ کا قدر میان مغرب اور عشا کے پس گویا قیام کیا لیلۃ القدر میں اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی رات کو الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةِ کا اور تَبٰرَكَ الَّذِیْ لکھی جاتی ہیں اُسکے لیے ستر نیکیاں اور دور کیجاتی ہیں اُسسے ستر برائیاں اور بلند کیے جاتے ہیں اُسکے لیے ستر درجے اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی الٓمّٓ تَنْزِیْلُ اور تَبٰرَكَ الَّذِیْ رات میں لکھتا ہے اُسکے لیے اللہ تعالیٰ ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کے اور روایت کی ابن خریس اور ابن مردویہ اور خطیب و بیہقی نے ابی بکر صدیقؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ یٰسٓ نام رکھی گئی ہے تورات میں معمہ کہ مشتمل ہے بھلائیوں دنیا اور آخرت کے کو

اپنے پڑھنے والے کے لیے اور دور کرتی ہے اُس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کرے گی اُس سے ہول آخرت کے اور نام رکھا گیا ہے اسکا رافعہ اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہے مومنوں کو اور پست کرتی ہے کافروں کو دفع کرتی ہے پڑھنے والے اپنے سے ہر برائی اور روا کرتی ہے اُسکی ہر حاجت جو کوئی پڑھے اسکو برابر ہوتی ہے اُسکے لیے بیس حجوں کے اور جو کوئی سُنے اسکو برابر ہوتی ہے اُسکے لیے ہزار دینار کے کہ دے فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں اور جو کوئی لکھکر پیوے اسکو داخل کرتی ہے اُسکے لیے اندر ہزار دوائیں اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں اور نکالدیتی ہے ہر کینہ اور دُکھ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہوں میں کہ سورۂ یٰسٓ میری امت کے ہر انسان کے دلمیں ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے مداومت کی اوپر پڑھنے یٰسٓ کے ہر رات پھر مر گیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰسٓ اول روز میں رمضان کی حاجتیں اُسکی اور ابن عباسؓ سے ہے کہ کہا جسنے پڑھی یٰسٓ وقت صبح کے دیا جاتا ہے آسانی اُس دن کی شام تک اور جسنے پڑھی یٰسٓ اول شب میں دیا جاتا ہے آسانی اُس رات کی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ابی قلابہ سے کہ کہا جسنے پڑھی یٰسٓ (کذا تابعین سے ہوں) مغفرت کیجاتی ہے اوسکی اور جسنے پڑھی حالت بھوک میں سیر ہو جاتا ہے اور جسنے پڑھی یٰسٓ اسحال میں کہ راہ بھولا ہوا تھا راہ پالیتا ہے اور جسنے پڑھی یہ اسحال میں کہ جانور اُسکا جاتا رہا تھا پالیتا ہے اُسکو اور جسنے پڑھی یہ وقت کھانیکے کہ ڈرتا تھا کمی کھانیسے کفایت کرے گی اُسکو اور جسنے پڑھا اسکو نزدیک میت کے آسانی کیجاتی ہے اُسپر اور جسنے پڑھا اسکو نزدیک ایک عورت کے کہ دشوار تھا اُسپر ہونا بچکا آسانی ہوتی ہے اُسپر اور جسنے پڑھا اسکو بس گویا کہ پڑھا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہے اور دل قرآن کا یٰسٓ اور کہا مقبری نے بس نہ پونچی تمکو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کے سلطان یا دشمن سے مگر کہ پڑھے یٰسٓ پس وہ چیز دفع کیجاوے گی تمسے بسبب اسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰسٓ اور والصّٰفّٰت دن جمعہ کے پھر سوال کیا اللہ تعالیٰ سے دیتا ہے اللہ تعالیٰ سوال اُسکا اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا تھے ہم پہچانتے فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھ کہنے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ آخر آیت تک اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنے کہا پیچھے نماز کے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ آخر آیت تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگے یہ کہ لے ثواب پیمانہ پورے میں دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے یہ آیت یعنی سُبْحَانَ رَبِّكَ آخر مجلس اپنی میں جسوقت کہ ارادہ کرے اُٹھنے کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دیں مجکو سبع طول یعنی سات سورتیں بڑی کہ اول قرآنمیں ہیں جگہ تورتیہ کے اور دیں مجکو المآت طواسین تک جگہ انجیل کے اور دیں مجکو مابین طواسین کے حامیموں تک جگہ زبور کے اور فضیلت دی مجکو ساتھ حامیموں کے اور مفصل کے نہیں پڑھا انکو کسی نبی نے پہلے میرے اور ابن عباسؓ سے ہے کہ ہر چیز کے لیے خلاصہ ہے اور خلاصہ قرآن کا حامیمیں ہیں اور سعید بن جبیر سے ہے بطریق مرفوع کے کہ حامیمیں باغ ہیں باغوں جنت کیسے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمیں سات ہیں اور دروازے دوزخ کے بھی سات آوے گی ہر حٰمٓ انمیں سے کھڑی رہے گی ہر دروازے پر اُن دروازوں میں سے کے گی یا الٰہی نہ داخل کر اس دروازے سے اُسکو کہ ایمان رکھتا تھا مجپر اور پڑھتا تھا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کے لیے پھل ہے اور پھل قرآن کی حامیمیں ہیں وہ باغ ہیں ارزانی کرنے والے سیر کرنیوالے جگہ تجارت کی پس جو کوئی دوست رکھے یہ کہ پھرے باغوں جنت کے میں پس چاہیے کہ پڑھے حامیمیں اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے یہانتک کہ پڑھ لیتے حٰمٓ تَنْزِيْلُ الَّذِيْ اور حٰمٓ السَّجْدَةُ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی پڑھے شب جمعہ میں حٰمٓ الدُّخَانَ اور یٰسٓ صبح کرتا ہے اس حالمیں کہ بخشش کیجاتی ہے اُسکے لیے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا جو کوئی پڑھے حٰمٓ الدُّخَانَ شب جمعہ میں یا دن جمعہ میں بناتا ہے اُسکے لیے اللہ تعالیٰ گھر جنت میں اور ایک روایت میں ہے کہ جسنے پڑھی سورہ دخان رات جمعہ کی میں صبح کرتا ہے اسحالت میں کہ مغفرت کیجاتی ہے

اُسکی اور نکاح کیا جاویگا اُسکا حور عین سے اور جو کوئی پڑھے سورہ دخان رات مین بخشے جاتے ہین پہلے گناہ اُسکے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی الٓمٓ تنزیل اور یٰسٓ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اور تَبَارَكَ الَّذِيْ ہونگی اُسکے لیے نور اور پناہ شیطان سے اور شرک سے اور بلند کیے جاوینگے اُسکے لیے درجے دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ہر رات مین اُٹھاویگا اُسکو اللہ دن قیامت کے اصحاب المین کہ منھ اُسکا مانند چودھوین رات کے چاند کے ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قاری سورہ حدید اور اِذَا وَقَعَتْ اور اَلرَّحْمٰن کا پکارا جاتا ہے بیچ رہنے والون آسمان وزمین کے ساکن الفردوس یعنی یہ جنت فردوس مین کہ اعلی جنت ہے رہیگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ اَلْوَاقِعَة سُوْرَةُ الْغِنٰی ہے پس پڑھو اسکو اور سکھلاؤ اسکو اولاد اپنی کو اور ایک روایت مین ہے کہ سکھلاؤ اسکو بیبیون اپنی کو اور حضرت عائشہؓ سے ہے کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کرے ایک تمھاری کو یہ کہ پڑھے سورہ واقعہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اخیر سورہ حشر کا پھر مر جاوے اُس رات مین یا دن مین تو دور کیجاوینگی اُس سے تمام خطائین کہ کی ہین اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ جب جگہ پکڑے طرف بچھونے اپنے کے یہ کہ پڑھے سورۂ حشر اور فرمایا کہ تو مریگا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار یہ پڑھے اخیر سورہ حشر کا بھیجتا ہے اللہ ستر ہزار فرشتے کہ دفع کرتے ہین اُس سے شیاطین جن و انس کو اگر رات کو پڑھتا ہے صبح تک دفع کرتے ہین اور اگر صبح کو پڑھتا ہے شام تک دفع کرتے ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھین حشر کی خیر آخر تین رات مین یا دن مین پھر مرا اُسدن یا رات مین پس واجب ہوئی اُسکے لیے جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہو تَبَارَكَ الَّذِيْ بیچ دل ہر انسان کے امت میری سے اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے کہ پڑھا میںنے یعنی قرآن اسمٰعیل کے آگے پس جب پونہچا مین والضحیٰ کو کہا کہ اللہ اکبر کہہ نزدیک خاتمہ ہر سورہ کے آخر کلام اللہ تک سیکھے کہ مین نے پڑھا عبد اللہ بن کثیر کے آگے پس جب پونہچا مین والضحیٰ تک کہا تکبیر کہہ اخیر کلام اللہ تک اور ابن عباس نے بھی حکم کیا اسکا اور خبر دی ابن عباسؓ نے کہ حکم کیا ابی بن کعبؓ نے محکوا سکا اور خبر دی محکوا بی نے کہ حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اِذَا زُلْزِلَتْ برابر ہے آدھے قرآن کے اور وَالْعٰدِيٰتِ بھی برابر ہے آدھے قرآن کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے رات مین ہزار آیتین ملیگا اللہ تعالی سے اصحاب المین سے کہ وہ ہنستا ہوگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکھتا ہے ہزار آیتون پر پس پڑھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ آخر سورۃ تک اور فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے کہ یہ سورہ برابر ہے ہزار آیتونکے اور روایت کی ابو الشیخ نے عظمت مین اور ابو محمد سمرقندی نے بیچ فضائل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے انسؓ سے کہ کہا آئے یہود خیبر کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا اُنھون نے اے ابو القاسم پیدا کیا اللہ تعالی نے ملائکہ کو نور حجاب سے اور آدم کو حمار مسنون سے یعنی کیچڑ سڑی ہوئی سے اور ابلیس کو شعلۂ آگ سے اور آسمان کو دھوئین سے اور زمین کو بانی کی جھاگ سے پس خبر دے اپنے رب سے یعنی رب کاہے سے بنا پس نہ جواب دیا اُنکو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لائے اُنکے پاس جبرئیل اس سورۃ کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی کہہ اللہ ایک ہے نہ اُسکے اصول و فروع ہین اور نہ فریک اللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ بے پروا ہے نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے اور نہ اور احتیاج رکھتا ہے پڑھی ساری سورۃ یہ سورۃ ہے کہ نہ اسمین ذکر جنت کا ہے اور نہ آگ کا اور نہ آخرت کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نے طرف اپنے بسبب خاص اُسی کے لیے ہے جسنے پڑھا اسکو تین بار برابر ہوئی ساتھ پڑھنے تمام وحی کے اور جسنے پڑھا اسکو تیس بار نہین افضل ہونیکا کوئی اہل دنیا سے اُسدن مگر جسنے زیادہ پڑھا ہو اُس سے اور جسنے پڑھا اسکو دو بار رہیگا جنۃ الفردوس مین اور جسنے پڑھا اسکو تین بار حسوقت کہ داخل ہوا اپنے گھر مین دور ہوتا ہے اُس سے فقر اور ایک روایت مین ہے کہ رات گذاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کہ پڑھتے تھے اسکو اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور

ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑھی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پس گویا کہ پڑھا تہائی قرآن اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑھی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ دوسو بار بخشے جاتے ہین اُسکے گناہ دوسو برس کے اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑھی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پچاس بار بخشے جاتے ہین اُسکے گناہ پچاس برس کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی ہر روز دوسو بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ لکھی جاتی ہین اُسکے لیے ڈیڑھ ہزار نیکیان اور دور کیے جاتے ہین اُس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ اُسپر دین اور نقل کی ابن سعد اور ابن خریس اور ابو یعلی اور بیہقی نے دلائل مین انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام مین پس اُترے جبرئیلؑ اور کہا اے محمد تحقیق معاویہ بن معاویہ مزنی مرگیا پس کیا یاد دست رکھتے ہو تم یہ کہ نماز پڑھو اُسپر کہا ہان پھر مارا باز و اپنا زمین پر پس پست ہوگئی اُنکے لیے ہر چیز اور مل گئی زمین سے اور بلند کیا گیا اُنکے لیے جنازہ اُسکا پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز سے دیا گیا معاویہ یہ فضیلت کہ نماز پڑھی اُسپر دو صفون نے ملائکہ سے کہ ہر صف مین چھ لاکھ فرشتے تھے کہا جبرئیلؑ نے بسبب پڑھنے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے تحا پڑھتا اُسکو کھڑے اور بیٹھے اور آتے اور جاتے اور سوتے یعنی لیٹے اور ایک روایت انس سے اسطرح آئی ہے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایک دن ساتھ روشنی اور شعاع و نور کے کہ نہ دیکھا تھا ہمنے مثل پہلے اسکے پس تعجب کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی روشنی و نور سے کہ نا گہان جبرئیلؑ آگئے پس پوچھا جبرئیلؑ سے کیا ہے واسطے آفتاب کے کہ نکلا ہے ایسا روشن و نورانی کہ نہین دیکھا مین نے اُسکو کہ نکلا ہو پہلے اِس سے کہا یہ اس سبب سے ہے کہ معاویہ بن معاویہ لیثی مرگیا ہی مدینہ مین آج پس بھیجے اللہ نے طرف اُسکے ستر ہزار فرشتے کہ نماز پڑھین اُسپر کہا یہ کس سبب سے لے جبرئیلؑ کہا تھا بہت پڑھتا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کھڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات رات و دن مین بہت پڑھو اُسکو اسلیے کہ یہ نسبت ہے تمھارے رب کی اور جو کوئی پڑھے اسکو پچاس بار بلند کرتا ہے اللہ اُسکے لیے پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہے اُس سے پچاس ہزار برائیان اور لکھتا ہے اُسکے لیے پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑھے اسکو زیادہ دیوے اللہ تعالی ثواب کہا جبرئیلؑ نے پس کیا سمیٹ لون تمھارے لیے زمین پس نماز پڑھو تم اُسپر کہا کہ ہان پھر نماز پڑھی حضرتؐ نے اُسپر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین ہین جو کوئی کرے اُنکو واسطے پورا کرنے ایمانکے داخل ہوگا جس دروازے جنت کیسے کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حورعین سے جس سے چاہیگا جو کوئی معاف کرے قاتل اپنے سے اور ادا کرے دین خفیہ اور پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پس کہا ابوبکرؓ نے اور اگر ایک کرے اِنمین سے یا رسول اللہ فرمایا ایک کرے اِنمین سے یعنی اگر ایک چیز کریگا تو بھی یہی ثواب پاویگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہر دو مین پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کے قبر اپنی سے اے مرح کرنے والے اللہ کے داخل ہو جنت مین اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے بسم اللہ کہنی اپنے طعام پر پس چاہیے کہ پڑھے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ جب فارغ ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ جسوقت کہ داخل ہو گھر اپنے مین دور ہوتی ہے محتاجگی گھر والونسے اور ہمسایونسے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیلؑ اچھی صورت مین ہنستے ہوے خوش اور کہا اے محمد علیؐ اعلی تجھے سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہر چیز کے لیے نسب ہے اور نسب میرا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پس خوشخص کہ آویگا میرے پاس امت تیری سے اسحال مین کہ پڑھی ہوگی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہزار بار کبھی دونگا اُسکو نشان اپنا اور قائم کرونگا اُسکو نزدیک عرش اپنے کے اور شفاعت قبول کرونگا اُسکی ستر آدمیونکے حق مین اُن لوگون مین سے کہ واجب ہوگا عذاب اور اگر نہ لازم کیا ہوتا مینے اپنے نفس پر کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ تو نہ قبض کرتا مین روح اُسکی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے بعد نماز مجمعہ کے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سات سات بار

پناہ مین رکھتا ہے اُسکو اللہ بُرائی سے دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت مین ہے جسنے پڑھی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہزار بار ہوتا ہے پڑھنا اُسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہزار گھوڑون بالگام وبازین سے کہ دیوے فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور کعب احبار سے ہے کہ کہا جو کوئی پڑھے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حرام کرتا ہے اللہ تعالی گوشت اُسکے کو آگ پر اور کعب احبار سے یہ بھی آیا ہے کہا کہ جو کوئی مواظبت کرے اوپر پڑھنے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور اٰیَةُ الْکُرْسِیِّ کے دس بار رات ودنمین واجب کرے خوشنودی اللہ تعالی کی بڑی اور ہوگا ساتھ انبیا اُسکے کے اور بچایا جاتا ہے شیطان سے اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی پڑھے قُلْ هُوَ اللّٰهُ بعد زوال عرفہ کے ہزار بار دیتا ہے اُسکو اللہ جو کچھ مانگے اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی پڑھے اسکو ہزار بار پس تحقیق مول لے لیا نفس اپنا اللہ سے یعنی آزاد ہوا آگ سے اور ایک روایت مین ہے کہ جو کوئی پڑھے اسکو دو سو بار ہوتا ہے اُسکے لیے ثواب پانسو برس کی عبادت کا اور ایک روایت مین ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نکاح کیا حضرت علی رضہ کا حضرت فاطمہ رضہ سے منگایا پانی پھر کلی ڈالی اُسمین پھر لیگئے علی کو ساتھ اپنے یعنی گھر مین اور چھڑکا وہ پانی اُنکے گریبانین اور درمیان دونون مونڈھون اُنکے کے اور اللہ کی پناہ مین دیا اُنکو ساتھ پڑھنے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے پڑھی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سو بار بعد نماز صبح کے پہلے کلام کرنے کسی سے اُٹھا جاتا ہے مین اُسکے لیے اُسنے مین پچاس صدیقون کے **بَابُ** باب ہے بیچ بیان متعلقات پہلے باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وروایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کرو قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو تا کہ بھولو نہین پس قسم ہے اُسذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتا ہے سینے سے بہ نسبت اونٹ کی رسّی اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سے غفلت کرے تو اونٹ رسّی سے نکل بھاگتا ہے اسی طرح سے قرآن اگر نہ پڑھا کرے اُسکو اور خبر نہ رکھے تو اُس سے بھی زیادہ سینے مین سے نکل جاتا ہے یعنی جلد بھول جاتا ہے ؛ مولانا **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَةَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ نُسِّیَ وَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِیْ عُقُلِهَا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُری چیز ہے واسطے ایک اُنکے کے یہ کہ کہے بھول گیا مین آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہ کہے کہ بُھلایا گیا اور یاد کرتے رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانیوالا ہے سینہ لوگونکے سے بہ نسبت چارپایونکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندھے ہون ساتھ رسّی اپنی کے **ف** بھول گیا کہنا اسلیے منع ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دیا اور بھول گیا مین بسبب بے پروائی کے اور اس کہنے مین کہ بُھلایا گیا ظاہر کرنا حسرت اور تقصیر کا ہے بیچ حاصل کرنے اس سعادت ونعمت کے بیچ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَیْهَا اَمْسَکَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اسکے نہین کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل اونٹ والے کہ اونٹ باندھا گیا ساتھ پابند کے اگر خبر گیری رکھتا ہے اُسکی تھمتا ہے اُسکو اور اگر چھوڑ دیتا ہے اُسکو جاتا رہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جُنْدُبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَیْهِ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن جب تک کہ خواہش کرین اُسپر دل تمہارے پس جسوقت کہ آپسمین مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلونکا پس کھڑے ہو اُس سے یعنی پڑھنا موقوف کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ جس صورت مین کہ دل نہ لگے تو نہ پڑھنا افضل ہے بغیر حضور کے پڑھنے سے لیکن یہان ایک نکتہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اوپر نفس کو ریاست مین

ڈالے تا بہت پڑھنے سے ملال نہ آوے بلکہ خوشی زیادہ ہوا سلیے کہ کاہل اور آسودہ دل کہ عادت ریاضت کی نہین رکھتے جلدی ملول ہوجاتے ہین ایک تو ایسے ہوتے ہین کہ ایک سیپارہ پڑھنے مین ملول ہوتے ہین اور ایک ایسے ہوتے ہین کہ ایک سیپارہ ساتھ ذوق وشوق کے پڑھتے ہین کہ ملول ہرگز نہین ہوتے ع ع **وَعَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِاللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا پوچھے گئے انس کس طرح سے تھی قراءۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تھی قراءۃ درازی کے ساتھ پھر پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم دراز کرتے تھے ساتھ بسم اللہ کے یعنی الف اللہ کو مد کرتے اصلی بقدر الف کے اور دراز کرتے تھے ساتھ رحمن کے یعنی اسکے بھی الف کو اسی طرح اور دراز کرتے تھے ساتھ رحیم کے یعنی ی کو مد کرتے اصلی بلا خلاف نقل کی یہ بخاری نے **ف** تھی قراءت دراز کی کے ساتھ مراد یہ ہے کہ حضرتؐ مد کرتے حروف مد اور لین کو بقدر معروف کے اور شرط معلوم کے نزدیک ارباب وقوف کے اور کہا طیبی نے کہ حروف مد کے تین ہین واو الف ی پس جبکہ ہو بعد انکے ہمزہ مد کرے بقدر الف کے اور بعضون نے کہا کہ بقدر دو الفون کے یا پانچ الفون تک اور مراد بقدر الف کے بقدر دراز کی آواز کے ہے جسوقت کہ کہے بابا تا اور اگر ہو بعد انکے تشدید مد کرے بقدر چار الفونکے اتفاقا مانند دآبۃ کے اور اگر بعد انکے ہو ساکن مد کرے بقدر دو الفونکے اتفاقا مانند صآد اور تعلمون کے اور اگر ہو بعد انکے غیر ان حروف کے نہ مد کرے مگر بقدر نکلنے اُسکے کے منھ سے مانند یآ کے اور مدات بسم اللہ کے اسی قبیلہ کے ہین ع ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سُنتا اللہ تعالی کسی چیز کو مانند سُننے کے آواز نبی کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہو قرآن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قبول نہین کرتا اور دوست نہین رکھتا کسی چیز کو اُن چیزون مین سے کہ سُنی جاتی ہین جیسا کہ دوست رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سے پڑھتا ہے قرآن ع ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَجْهَرُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان رکھتا ہے اللہ یعنی نہین قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان رکھتا ہے واسطے نبی کے کہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے اُس حالمین کہ پکار کر پڑھے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی خوب ہے خوش آوازی کرنی قرآن پڑھنے مین بشرطیکہ تغیر حرف کی یا حرکت کی یا ساکن کی یا اوطرحسے نہو اور راگ کے طور پر بھی نہو اور جو شخص کہ پڑھے قرآن کو جان کر راگ مین تو حرام ہے پڑھنا پڑھا جاہیے ع مولانا من الشرح ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَاْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى اِذَا جِئْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنٰهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ منبر پر تھے پڑھ پر روبرو میرے کہا مین نے بھونمین روبرو آپکے حال آنکہ آپ پر اُتارا گیا ہے قرآن فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون یہ کہ سُنون قرآن غیر اپنے سے کہا ابن مسعود نے پس پڑھی مینے سورہ نسا یہانتک کہ پونہچا مین اس آیت تک پس کیا کریگا یہ یہود وغیرہ جسوقت کہ لاوینگے ہم ہر امت مین سے ایک گواہ یعنی انکے فعلونکی گواہی دیگا نبی اُنکا اور لاوینگے تجکو اس امت پر گواہ فرمایا حضرتؐ نے پس موقوف کر پڑھنا اب یعنی اسلیے کہ مین مشغول ہوتا ہون ساتھ فکر کرنیکے

اسمین پھر التفات کیا مین نے طرف حضرتؐ کے پس نا گہان آنکھین حضرتؐ کی آنسو بہاتی تحسین نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** آپ پر اُتارا گیا ہی یعنی قرآن پڑھنا حق آپکا ہی ہے کہ جیسا اُتارا گیا ہے ویسا پڑھین گے اور کو کیا یاد کہ آپ کے روبرو پڑھے اور مین دوست رکھتا ہون یعنی بعضے وقت کہ حاصل ہوتا ہے عارف کو اُسمین سکوت جیسیکہ کہا گیا ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ اور ایک حالت عارف کی اور ہوتی ہے کہ اُسکے حق مین یون کہا گیا ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ طَالَ لِسَانُہٗ حاصل یہ کہ بعضے وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہے سکوت کرتا ہے اور بعضے وقت ہوشیار ہوتا ہی حقائق و معارف وغیرہ بیان کرتا ہے اور اوسے سُننے مین فائدہ یہ ہے کہ معانی خوب سمجھ مین آتے ہین اور فکر و سوچ کامل ہوتی ہے اور مقصود آیۃ مذکورہ سے یاد دلانا دن قیامت کا ہے اسلیے حضرتؐ ہول اُسدنکا و ضعف اپنی امت ضعیفہ کا یاد کر کر روئے کہ حضرتؐ بڑے شفیق اور غایت فرما اپنی امت کے ہین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفَ اَلْفَ صَلٰوۃٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ع مح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیٍّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّانِیْ لَکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُکِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ بِمَکَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُبی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون تجہپر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نے کہ اللہ تعالی نے نام لیا میرا روبرو آپکے فرمایا کہان کہا اُبی نے تحقیق ذکر کیا گیا مین نزد یک پروردگار عالمون کے فرمایا کہان پس بہے آنسو دونون آنکھون اُبی کیسے اور ایک روایت مین یون ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اُبی کو تحقیق اللہ نے حکم کیا مجکو یہ کہ پڑھون تجہپر سورۂ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کہا ابی نے کیا نام لیا ہے میرا فرمایا ہان پس روئے اُبی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اُبی بن کعب سب صحابہ مین بڑے قاری تھے کہ حضرتؐ نے اُنکے حق مین فرمایا تھا اَقْرَأُ اُمَّتِیْ یعنی بڑے قاری تم مین اُبی ہین اور اللہ تعالی نے نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہ بات بسبب عاجزی اور گم نامی اپنے کے اور ازراہ تعجب کے کہی کہ مین کہان لائق اس مرتبہ کے ہون یا ازراہ ذوق ولذت کے کہی کہ یہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا بی کا بسبب حاصل ہونے خوشی کے تھا کہ وقت لطف و وصال محبوب کے آتا ہے اور حقیقت مین غم آنکھونکی راہ سے باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی کے پڑھنے کا اسلیے حکم ہوا کہ مختصر ہے اور فوائد اسمین بہت ہین کہ اصول دین کے اور وعد و وعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے پڑھنا قرآن کا ماہر قرآن اور اہل علم و فضل کے آگے اگرچہ قاری افضل ہو سننے والے سے ع ہس **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ کَرَاھَۃَ اَنْ یَّنَالَہُ الْعَدُوُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنیسے مع قرآن کے طرف ملک دشمن کے یعنی دار الحرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہے کہ نہ سفر کرو مع قرآن کے اسلیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ لیوے اُسکو دشمن **ف** اگر کوئی کہے کہ لکھنا قرآن کا مصحف مین آنحضرتؐ کے زمانے مین منع تھا بلکہ بعد حضرتؐ کے زمانے مین مقرر ہوا پس یہ کیونکر بنے کہ حضرتؐ نے منع کیا سفر کرنیسے ساتھ قرآنکے جواب یہ کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین نہ لکھا گیا تھا ولیکن جو کچھ نازل ہوتا ہر کوئی اپنے لیے صحیفے مین لکھکر رہنے دیتا یا یہ خوف غلبہ کی دی کہ بعد میرے زمانیکے جو لکھا جاویگا اُسکو ساتھ نہ لیجاوین کفار کے ملک مین اور کہا بعضے علمانے کہ ساتھ لیجانا کلام اللہ کا طرف دار الکفر کے مکروہ ہے اور اگر کوئی خط کفار کو بھیجے اور اُسمین آیت لکھے تو مضائقہ نہین اسلیے کہ حضرتؐ نے ہرقل کی خط مین یہ آیت لکھی تھی تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ اٰخِرُہٗ واللہ اعلم ش ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَۃٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ وَاِنَّ بَعْضَھُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْقُرِّیِ وَقَارِئٌ یَقْرَءُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا

فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا
فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا بیٹھا مین ہم ایک جماعت غربا مہاجرین
کے یعنی اصحاب صفہ کے اور تحقیق بعضے اُنکے البتہ اوٹ کرتے تھے ساتھ بعضے کے بسبب ننگے ہونیکے اور پڑھنے والا پڑھتا تھا قرآن ہمپر کہ ناگہان
آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کھڑے ہوئے ہمپر پس جبکہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہا پڑھنے والا پھر سلام علیک کی حضرتؐ نے
پھر فرمایا حضرتؐ نے کیا کرتے ہو تم عرض کیا ہمنے سنتے ہین ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہے اُس خدا کو کہ پیدا کیے اُمت میری سے وہ شخص کہ حکم کیا گیا مین کہ ٹھیراؤن
مین نفس اپنے کو ساتھ اُنکے کہا راوی نے پھر بیٹھ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی نہ کسی کے پہلو مین تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی کو
ہم مین پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اسطرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کر کے بیٹھو پس حلقہ باندھا اور ظاہر ہوئے مُنھ اُنکے واسطے حضرتؐ کے پس فرمایا خوشوقت ہو
اے گروہ مفلس مہاجرین کے ساتھ نور پورے کے دن قیامت کے داخل ہوگے جنت مین پہلے دولتمندونسے آدھے دن اور یہ آدھا دن ہوگا پانسو برس کا
نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اور تحقیق بعضے اُنکے الخ یعنی جس پاس کہ بیٹھا کم ہوتا بہ نسبت پکڑے یا اُسکے کے وہ بیٹھتا پیچھے یا اپنے کے پردہ کرنیکے لیے
اور مراد ننگے ہونیسے ننگا ہونا سوا ستر کے ہے اور پردہ اسلیے کرتے تھے کہ آدمیت مقتضی نہین اسکی کہ کھولے اُس چیز کو کہ عادت اُسکے کھولنے کی
نہین اور مقصود اس سے بیان کرنا فقر و احتیاج اُنکے کا ہے کہ کپڑا بھی درست بدن پر نہ رکھتے تھے اور اس سبب سے آپسمین ملکر بیٹھتے تا ایک طرح کی پوشیدگی
حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرتؐ نے اس سے معلوم ہوا کہ سلام علیک کرنا قرآن کے پڑھنے والیسے مکروہ ہے جیسیکہ فقہ مین مذکور ہے اور لکھا ہے
علما نے کہ اگر کوئی سلام علیک کرے قرآن پڑھنے والیسے تو جواب اُسکا لازم نہین اور کیا کرتے ہو حضرتؐ نے پوچھا اُنسے جان بوجھ کر تا کہ بشارت
دین اُنکا جواب سنکر اور حکم کیا گیا مین الخ یہ اشارہ ہے اس آیت کی طرف وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ آخر آیت تَبْغِ ومعنی لِيَعْدِلَ
الخ کے یہ ہین کہ تا کہ ہوون عدل کرنیوالے ساتھ تمھا نے نفس اپنے کے بیچون بیچ تمہارے تا کہ قرب سب سے برابر ہو اور طیبی نے یعنی کہے ہین کہ تا کہ برابر کرین
ذات شریف اپنی کو درمیان ہمارے اور ممتاز ہوون ہمسے اور پس حلقہ باندھا یعنی سامنے چہرہ مبارک حضرتؐ کے اور ظاہر ہوئے مُنھ اُنکے یعنی اسطرح
بیٹھے کہ دیکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کے مُنھ کو اور ساتھ نور پورے کے آمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ نور اغنیا کا نہین ہونیکا پورا اسلیے فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے دوست رکھا آخرت اپنی کو ضرر پونہچایا دنیا اپنی کو اور جسنے دوست رکھا دنیا اپنی کو ضرر پونہچایا آخرت اپنی کو
پس اختیار کرو باقی کو فانی پر یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلے دولتمندونسے جاننا چاہیے کہ مراد فقرا سے فقرائے صالح اور صابر ہین اور دولتمندون سے
دولتمند صالح اور شاکر ادا کرنے والے حق اموال اپنے کے پس وہ کھڑے کیے جاوینگے میدان محشر مین حساب کے لیے کہ کہانسے حاصل کیا مال اور کہان
صرف کیا اس سے معلوم ہوا کہ حصہ فقرا کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ اغنیا سے اسلیے کہ باقی اغنیا نے لذت و راحت دنیا مین اور وہ محروم رہے ہین اس سے

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینت دو قرآن کو ساتھ آوازون اپنی کے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور
ابن ماجہ اور دارمی نے ف مراد زینت دینے سے یہ ہے کہ ترتیل و تجوید سے اور نرمی آواز سے پڑھے اور راگ مین پڑھنا قرآن کو اسطرح کہ زیادتی اور
نقصان ہو حرفون مین یا حرکات مین حرام ہے اسطرح کا پڑھنے والا فاسق ہوتا ہے اور سننے والا گنہگار اور واجب ہے اس شخص کو منع کرنا اسوا سطے

کہ بہت بُری بدعت ہے وع **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ رَزِيْنٌ اور روایت ہے سعد بن عبادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی شخص کہ پڑھے قرآن پھر بھول جاوے اُسکو مگر ملاقات کرے گا اللہ سے دن قیامت کے کٹا ہوا ہاتھ نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے **ف** بھولنا ہمارے نزدیک یہ ہے کہ دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ یاد کیا ہوا یاد نہ پڑھ سکے یا معنی یہ ہین کہ چھوڑ دے پڑھنا اُسکا بھولے یا نہ بھولے ع ؛ یا بھولنا استعداد والیکا یہ ہے کہ یاد کیے ہوئے کو یاد نہ پڑھ سکے اور بھولنا غیر استعداد والیکا یہ ہے کہ دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکھنے کے اور یاد کرنیکے بھولنا بہت گناہ ہے پس چاہیے کہ اُسکے پڑھنے سے تغافل نکرے اور ہمیشہ بہت پڑھتا رہے ؛ مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا نے درود ہو جسپر اللہ کا اُنپر اور سلام فرمایا کہ نہیں سمجھا یعنی خوب نہیں سمجھا وہ شخص کہ پڑھا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **ف** کہا طیبی نے مراد یہ ہے کہ سمجھا ظاہر معانی قرآنکے اور دقائق قرآن کے سمجھنے کو عمر مین بھی نہین کفایت کرتین بلکہ ایک کلمے کے بھی دقائق نہین سمجھ سکتا اور مراد نفی سمجھ کی ہے نہ نفی ثواب پھر سمجھین متفاوت ہین لوگونکی انتہی جاننا چاہیے کہ عمل کیا ہے ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سلف سے کہ ختم کرتے قرآن تین دنمین ہمیشہ اور مکروہ جانتے ختم کرنا تین دنسے کم مین وہ یہ سمجھے ہون کہ یہ حکم مختلف ہے باعتبار اشخاص کے یا یہ کہ نفی فہم کی ہے نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم ؛ مولانا ؒ اور اورون نے تین عمل کیا اسپر پس ختم کرتی تھی ایک جماعت ایک رات دنمین ایک بار اور بعضی دوبار اور بعضی تین بار اور بہتونسے ایک رکعت مین بھی ختم کرنا ثابت ہوا ہے اور بعضے دو مہینے مین ایک ختم کرتے اور بعضے ہر مہینے مین اور بعضے دس دنمین اور بعضے سات دنمین اور اکثر صحابہ و غیرہم کا عمل اسی پر تھا اور روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن عمر کو کہ پڑھ سات دنمین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتے ہین اور صحیح تر ترتیب اسکی فمی یشوق ہے یہ قید ملا علی قاری نے اسلیے لگائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکھا ہے کہ روز جمعہ کے اول قرآن سے اخیر سورۂ مائدہ تک پڑھے اور روز ہفتہ کے انعام سے آخر سورۂ توبہ تک اور اتوار کو یونس سے آخر یوم یمکرون پر یہ کرطہ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے آخر ص تک اور بدھ کو زمر سے آخر رحمن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑھے واسطے قضاے اکثر حاجات کے اس ختم کو مجرب لکھا ہے علمانے اور اسی طرح ختم فمی یشوق کو واسطے کشایش رزق کے اور اور حاجت روائی کے مجرب کہا ہے اور اسکو بھی جمعہ سے شروع کرنیکو کہا ہے کذا فی المغنی الطالب حاصل اسکا یہ ہوا کہ ختم فمی یشوق اور ہے اور ختم الاحزاب اور اور ملا علی قاری کے قول کا حاصل یہ ہے کہ ختم احزاب کی کتنی ہی ترتیبین علمانے نقل کی ہین لیکن صحیحہ ترتیب اُسکی فمی یشوق ہے پس دونون ایک ہی ہوئے ؛ ترتیب اسکی فمی یشوق ہے یعنی سات منزلین سات دنمین اسطرح پڑھے کہ اُنکے سرون پر حروف فمی یشوق کے واقع ہون بیان اسکا یہ ہے کہ ف سے اشارہ ہے طرف سورۂ فاتحہ کے اور میم سے طرف مائدہ کے اور ی سے طرف یونس کے اور ب سے طرف بنی اسرائیل کے اور نون سے طرف شعرا کے اور واو سے طرف والصافات کے اور ق سے طرف سورۂ ق کے یہ ترتیب حضرت علی کی طرف نسبت کرتے ہین کہ اُنسے منقول ہے اور کہا نووی نے کہ مختار یہ ہے کہ یہ مختلف ہے ساتھ اختلاف اشخاص کے پس جسکو کہ دقائق و معارف خوب سوجھتے ہون کلام اللہ کے وہ اقتصار کرے اُسقدر پر کہ حاصل ہو کمال فہم اُس چیز کا کہ پڑھے اور جو کوئی مشغول ہو علم کے پھیلانے مین یا جھگڑون کے فیصلہ کرنے مین پس وہ اکتفا کرے اُسقدر پر کہ نہ باز رکھے اُس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقہ اہل و عیال کے مین مشغول ہوا سکے لیے بھی یہی حکم ہے اور جو کہ انمین سے نہو پس بہت پڑھے جسقدر پڑھ سکے

بشرطیکہ حد ملال اور سرعت قرات کو نہ پہنچے ف ح **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھنے والا قرآن کا مانند ظاہر دینے والے صدقہ کے ہے اور آہستہ پڑھنے والا قرآن کا مانند چھپکے دینے والے صدقہ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنی چھپکے سے جو صدقہ نفل دے تو ثواب زیادہ ہے بہ نسبت ظاہر دینے کے پس اسی طرح چھپکے پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے کہا طیبی نے کہ حدیثین پکار کر پڑھنے کی فضیلت میں بھی آئی ہیں اور چھپکے پڑھنے کی فضیلت میں بھی پس تطبیق ان میں یہ ہے کہ چھپکے پڑھنا افضل اس کے لیے ہے کہ ڈرتا ہو ریا سے اور پکار کر پڑھنا افضل ہے اس کے لیے کہ نہ ڈر رکھتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دے کسی کو نمازیوں میں سے یا سوتے ہوؤں میں سے یا اور کسی کو اور پکار کر پڑھنا افضل اسلیے ہے کہ اوسکا نفع اوروں کو بھی پہنچتا ہے کہ لوگ سنتے ہیں یا سیکھتے ہیں یا ذوق پاتے ہیں یا افضل اسلیے ہے کہ پکار کر پڑھنا شعار دین سے ہے اور بیدار کرتا ہے قاری کے دل کو اور اور کسی طرف دھیان بٹنے نہیں دیتا اوسکا اور دور کرتا ہے نیند کو پڑھنے والے سے اور اوروں کو شوق دلاتا ہے عبادت کا پس جسکو ان تینوں میں سے کوئی نیت حاصل ہو پکار کر پڑھنا اوسکو افضل ہے ف ح **وعن** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ایمان لایا ساتھ قرآن کے وہ شخص کہ حلال جانا حرام اسکے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث نہیں اسناد اسکی قوی ف جسنے حلال جانا اُس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہ ہیں کہ ایمان کامل قرآن پر نہ لایا وہ شخص کہ معاملہ حلال کا سا کیا ساتھ اُن چیزوں کے کہ حرام ہیں قرآن میں یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزوں قرآن کا حق ایمان لانیکا قرآن پر یہ ہے کہ عمل کرے اُس چیز سیکہ حق محبت یہ ہے کہ متابعت کرے محبوب کی ف ح **وعن** اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے لیث بن سعد سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے اوسنے نقل کی یعلی بن مملک سے یہ کہ اوسنے پوچھا ام سلمہؓ سے حال قرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نے بیان کی قرات واضح حرف حرف جدے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنی حضرتؐ اسطرح پڑھتے تھے کہ ممکن تھا گننا حرفوں قرات کیکا مراد یہ ہے کہ خوب ترتیل سے بطور تجوید کے پڑھتے تھے اور کہا طیبی نے کہ بیان کرنا ام سلمہؓ کا محتمل دو وجہ کو ہے ایک تو یہ ہے کہ اُنھوں نے بیان کیا کہ حضرتؐ اسطرح پڑھتے تھے اور دوسرے یہ کہ ام سلمہؓ نے پڑھی قرات ترتیل سے جیسے حضرتؐ پڑھتے تھے کہا ابن عباسؓ نے کہ پڑھنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سے محبوب تر ہے میرے نزدیک سارے قرآن کے پڑھنے سے بغیر ترتیل کے ف ح **وعن** ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ اور روایت ہے ابن جریج سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ سے اوسنے نقل کی ام سلمہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑھتے تھے اپنی قرات پڑھتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پھر ٹھہرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہیں سند اسکی متصل سلیے کہ لیث نے روایت کی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اوسنے نقل کی یعلی بن مملک سے اوسنے نقل کی ام سلمہؓ سے یعنی جیسیکہ پہلی حدیث میں گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہے صحیح تر ہے ف کہا بعضوں نے کہ یہ روایت نہیں ہے لائق حجت کے اور نہیں پسند کرتے ہیں اہل بلاغت اور وقف تام

ملائکہ یوم الدین پر ہے اسی لیے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح ہے ذکرہ الطیبی اور جمہور کے نزدیک ہیچ مثل ایسی آیتوں کے کہ متعلق ہیں آپس میں وصل اولیٰ ہے اور جزری کہتے ہیں کہ مستحب ہے وقف اور دلیل پکڑی ہے انھوں نے ساتھ اسی حدیث کے اور اسی پر اور شافعیہ ہیں اور جمہور نے جواب یہ دیا ہے کہ یہ وقف اسلیے تھا کہ تا معلوم کروا دیں سُننے والوں کو سرے آیتوں کے واللہ اعلم ۱۲ منہ ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جابرؓ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اِقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْٓءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑھتے تھے قرآن اور ہم مین تھے گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑھو ہر ایک تمھین اچھا پڑھتا ہے اور آوینگی ایک قوم سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہے تیر جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ کرینگے آخرت پر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین

ف عجمی یعنی سوائے اہل عرب کے فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب و بلال کے تھے اور قرات اُن گنوار نکی اور عجمیونکی مانند اہل عرب کے نہ تھی باوجود اسکے حضرتؐ نے فرمایا کہ تم سبکی قرات اچھی اور لائق تو اب کے ہے اسلیے کہ اختیار کیا تمنے آخرت کو دنیا پر تکلونہ آراستہ کرنے زبانون مین کچھ ضرر نہین اور تمھارے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ سیدھا کرینگے قرآن کو جیسا سیدھا کیا جاتا ہے تیر یعنی خوب سنوارینگے الفاظ اور کلمات قرآن کو اور تکلف کرینگے رعایت مخرجون مین واسطے دکھانے اور سُنانے اور فخر و شہرت کے جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ رکھینگے آخرت یعنی دنیا کے فائدے کے لیے پڑھینگے آخرت کے ثواب سے کچھ غرض نہین رکھینگے پس دنیا کو آخرت پر ترجیح دینگے اور دین کو پیچھے دنیا کے یہ معنی ہیں کہ حاصل یہ کہ قرآن کے پڑھنے مین خلوص چاہیے اور فکر کرنا اُسکے معانی مین نہ اسے الفاظ مخارج سے نکالنے اور خوش آوازی سے پڑھنا کچھ کام نہین آتا ۱۲ منہ ع ح **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْٓءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُّرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَآءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن بطور عرب کے اور آوازون اُنکے اور بچو تم طور اہل عشق کے اور طور اہل کتابون کے اور آوینگی پیچھے میرے ایک قوم کہ بنا کر پڑھینگے قرآن مانند بنانے راگ کے اور نوحہ کے حال اُسکا یہ ہوگا کہ نہ بڑھیگا قرآن حلقون اُنکے یعنی قبول نہین ہونیکا فتنہ مین پڑے ہونگے دل اُنکے اور دل اُن لوگون کے کہ اچھا لگے گا اُنکو پڑھنا اُنکا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین ف بطور عرب کے اہل عرب بلا تکلف پڑھتے ہین اپنے دل کی اُمنگ سے بغیر رعایت قوانین موسیقی کے اُسطرح تم بھی پڑھو اور لفظ وَاَصْوَاتِهَا عطف تفسیری ہے اور بچو طور اہل عشق کے سے الخ یعنی جو کہ عاشق ہین اور غزلین اور شعر پڑھتے ہین اور رعایت قواعد موسیقی کی کرتے ہین اُنکے طور پر قرآن نہ پڑھو اور یہود و نصاریٰ بھی اپنی کتابون کو پڑھتے تھے مانند اسکے اُسطرح پڑھنے سے بھی حضرتؐ نے منع فرمایا اور فتنہ مین پڑے ہونگے دل اُنکے یعنی مبتلا ہونگے جب دنیا مین اور لوگون کے اچھا کہنے مین ۱۲ منہ ع ح **عَنِ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا سُنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بھی طرح پڑھو قرآن کو ساتھ اپنی آوازون کے یعنی ترتیل و خوش آوازی سے پڑھو اسلیے کہ آواز اچھی زیادہ کرتی ہے قرآن مین خوبی نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنْ** طَاوٗسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا بِالْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَاُ رُاِيْتَ اَنَّهٗ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاوٗسٌ مُّرْسَلٌ كَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے طاؤس سے بطریق ارسال کے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کہ کونسا آدمی مین سے بہت خوب ہے از روے آواز کے واسطے پڑھنے قرآن کے اور بہت خوب ہے پڑھنے مین یعنی ازراہ ترتیل و ادا کے فرمایا وہ شخص کہ جسوقت سنے تو اُسکو پڑھتے گمان کرے تو یہ کہ وہ ڈرتا ہے اللہ سے کہا طاؤس نے اور تھا طلق ایسا ہی نقل کی یہ دارمی نے **ف** وہ ڈرتا ہے اللہ سے یعنی تیرے دل پر تاثیر ہو اُسکے پڑھنے کی یا ظاہر ہون اُسپر نشانیان خوف الٰہی کی مانند متغیر ہونے رنگ کے اور کثرت رونے کی اور طلق تابعی تھے اور مولف نے لکھا ہے کہ صحابی تھے بوزن ح **وعن** عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَافْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبیدہ ملیکی سے اور تھے وہ صحابی حضرتؐ کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن سے اور پڑھو قرآن کو حق پڑھنے اُسکے کا اوقات رات اور اوقات دن کے مین اور ظاہر کرو قرآن کو اور آواز خوش مین پڑھو اُسکو اور فکر کرو اُس چیز مین کہ اُسمین ہے تاکہ تم مطلب یاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اُسکے کی یعنی دنیا مین اُسکا بدلنا چاہو اسلیے کہ واسطے اُسکے ہے ثواب بڑا آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** نہ تکیہ کرو قرآن سے یعنی غافل نہو تلاوت قرآن سے اور اداے حقوق اُسکے سے بلکہ پڑھا کرو اور حق بھی ادا کیا کرو کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور سمجھو معانی اُسکے اور عمل کرو اُسپر اور کہا ابن حجر نے کہ حرام ہے تکیہ کرنا قرآن کو اور پاؤن پھیلانے اُسکی طرف اور رکھنا کسی چیز کا اُسپر اور بیٹھکر نی اُسکی طرف اور روندنا اُسکو اور پھینکدینا اُسکو اور مکروہ ہے فال نکالنی اُسمین اور بعضے مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور پڑھو حق پڑھنے اُسکے کا حق پڑھنے اُسکے مین چار باتین چاہئین ایک یہ کہ لفظون کو درست پڑھنا اور دوسرے معنون کو سمجھنا اور تیسرے معنون کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اُسکے موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑھو اور تعلیم کرو اور عمل کرو اور لکھو اُسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتین تنبیہ کی ہین اور وعید کی اُنمین خوب فکر کرو بوزن ہمولانا **باب ف** اگر نسخون مین نزاب لکھا ہے یعنی یہ باب ہے بیچ بیان اور متعلقات قرآن کے اور بعضے نسخون مین ہے باب اختلافات القرآن وجمع القرآن یعنی باب ہے بیچ بیان اختلافات قرات اور لغات اُسکے کے اور جمع کرنے قرآن کے اور مراد جمع قرآن سے لکھنا اُسکا ہے ایک مصحف مین بوزن ح **الفصل الاول**

فصل پہلی **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَآئِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَأْ فَقَرَاَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اقْرَأْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا سُنا مین نے ہشام بن حکیم بن حزام سے کہ پڑھتے سورۂ فرقان غیر اُسکے کہ پڑھتا تھا مین اُسکو اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی مجکو وہ سورہ پس قریب تھا مین کہ جلدی کرون اُسپر یعنے لڑون اُس سے پہلے تمام کرنیکے پھر مہلت دی مینے اُسکو یہانتک کہ فارغ ہوا پڑھنے سے پھر دالی مینے اُسکی گردن مین چادر اُسکی اور کھینچا اُسکو پھر لایا مین اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مینے سُنا ہے اس سے کہ پڑھتا ہے سورۂ فرقان اوپر غیر اوسطرح کے کہ پڑھائی تھی مجکو وہ سورۃ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اسکو اے عمر اور فرمایا ہشام کو پڑھ تو پس پڑھا ہشام نے اُسطرح کا پڑھنا کہ سنا تھا مینے اُسکو پڑھتے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اُتاری گئی پھر فرمایا مجکو کہ پڑھ تو پس پڑھی مینے پھر فرمایا اسی طرح سے اُتاری گئی ہے یہ سورۃ تحقیق یہ قرآن اُتارا گیا

سات طرح پر پس پڑھو جو ہو سکے اُنمین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہین ف اس حدیث کے معنون مین علما کو بہت اختلاف ہے قریب چالیس قول کے آئے ہین ایک قول یہ ہے کہ یہ حدیث متشابہات سے ہے اسکے معنی خوب طرحسے ہر کسی کو معلوم نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ قرأتین اگرچہ زیادہ ہین سات طرحسے لیکن رجوع کرتی ہین طرف سات وجہون کے اختلافات سے پہلی وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اُسکی مین ساتھ زیادتی اور نقصان کے دوسری وجہ تغیر ہونا ساتھ صیغہ جمع اور واحد کے تیسری اختلاف مذکر اور مؤنث کا چوتھی اختلاف تصریف یعنی حروف مانند تخفیف اور تشدید اور فتح اور کسرہ اور ضمہ کے مانند یَعْکِفُونَ اور یَعْکُفُونَ اور یَقْنَطُ اور یَقْنَطُ اور یَعْرِشُ اور یَعْرِشُ کے پانچوین اختلاف حرکات کا چھٹی اختلاف حروف کا مانند لکن الشیاطین کے بعضون نے پڑھا ہے ساتھ تشدید نون کے اور بعضون نے پڑھا ہے ساتھ تخفیف نون کے اور ساتوین اختلاف لغات کا مانند تفخیم اور امالہ کے اور کتاب العلوم مین معنی اسکے مفصل لکھے گئے ہین بہ نسبت یہان کے ۔ مولانا من الرقاۃ

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ سنا مین نے ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا اور سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے خلاف اُسکے پس لے آیا مین اُس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی مینے اُنکو پھر پہچانی مینے حضرت کے چہرے پر ناخوشی یعنی بسبب جھگڑنے اور خلاف کے پس فرمایا حضرت نے دونون اچھا پڑھتے ہو پس نہ اختلاف کرو پس تحقیق وہ شخص کہ تھے پہلے تمسے اختلاف کیا آپسمین یعنی جھگڑا یا بعضون نے بعضون کو پس ہلاک ہوئے روایت کی یہ بخاری نے ف مراد اختلاف سے یہان انکار ایک وجہ کا وجوہ قرآن سے ہے کہ بھیجا گیا ہے قرآن اُنپر اور قرآتین سب حق ہین کسی کا انکار نہ کرنا چاہیے اور اگر ایک اُنمین سے انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قرآتین متواتر ہین اور بعضی احاد متواترہ یہ سات قرآتین ہین کہ پڑھی جاتی ہین ع

وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُبی بن کعب سے کہ کہا تھا مین مسجد مین پس داخل ہوا ایک شخص نماز پڑھنے لگا پس پڑھی قرارت یعنی نماز مین یا بعد اسکے ایسی کہ انکار کیا مین نے اُسکا اُسپر یعنی دلسے یا زبانسے پھر داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی قرارت خلاف قرارت پہلے شخص کے پس جب پڑھ چکے ہم نماز داخل ہوئے ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اُنکی نماز کی جگہ کہ مسجد مین پڑھتے تھے یا حجرے مین داخل ہوئے پس کہا مینے کہ تحقیق اس شخص نے پڑھی قرارت کہ انکار کیا مینے اُس قرارت کا اُسپر اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑھی اُسنے قرارت خلاف قرارت پہلے پڑھنے والے کے پھر حکم دیا اُن دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پڑھا دونون نے پس تحسین کی قرارت اُنکی پس ڈالا گیا میرے دلمین تردد و شبہہ جھوٹ سے اور نہ ایسا تردد و شبہہ کہ تھا جاہلیت مین یعنی بلکہ تردد و شبہہ جاہلیت کیسے بھی

زیادہ شبہہ دلمین آیا پس جبکہ دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈھانک لیا اُسنے مجکو یعنی حضرتؐ نے معلوم کیا کہ میرے دلمین شبہہ پڑا مارا ہاتھ میرے سینہ پر یعنی تا دوسواس جاتا رہے دست مبارک کی برکت سے پس ہوگیا مین پسینہ پسینہ پس گویا کہ مین دیکھنے لگا طرف اسکے مارے ڈر کے پھر فرمایا مجکو اے اُبی بھیجا گیا فرشتہ طرف میرے یعنی جبرئیلؑ کو بھیجا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ پڑھ قرآن ایک طور پر یعنی ایک قرارت پر یا ایک لغت پر پھر تکرار کی سینے طرف اللہ تعالیٰ کے یہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑھنے مین تنگی ہے کئی طرح کا حکم ہوتا آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے دوسری بار یہ کہ پڑھ قرآن دو طور پر پھر تکرار کی سینے طرف اُسکے یہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی اور زیادہ آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میرے تیسری بار یہ کہ پڑھ اُسکو سات طور پر یعنی سات قرارت یا سات لغات پر اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے کہ حکم کیا جسنے اُس بار کا سوال ہے کہ کرے تو مجھے اُسکو پس کہا سینے یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل صغائر کو اور تا خیر کی سینے تیسرے سوال کی واسطے اُسد کے کہ خواہش کرے کی طرف میرے تمام خلق یہانتک کہ ابراہیمؑ انپر سلام ہو نقل کی یہ مسلم نے ف جب پڑھ چکے ہم نماز ظہر یہ ہے کہ وہ نماز ضحیٰ کی تھی یا کوئی اور نفل ورد الا گیا تردد اور شبہہ جھٹلانیسے یعنی بسبب اسکے کہ حضرتؐ نے دونون قرارتون کو اچھا کہا کلام خدا ایک طرح پر جا ہیے ہر کوئی ہر طرح پر کہ پڑھے کیونکر درست ہو اور تردد اور شبہہ جاہلیت کیسے بھی زیادہ یعنی بسبب اسکے کہ جاہلیت مین جاہل تھا اور واقع ہونا جھٹلانیکا اُس حالت مین اتنا بعید و بڑا نہ معلوم ہوتا تھا اور بعد حاصل ہونے یقین و معرفت کے بڑا معلوم ہوا اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے الخ یعنی تین بار کہ تو نے سوال کیا اور مینے اُسکا جواب دیا اُنکے عوض تین سوال کرتا قبول کر دنمین وہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینون سوال مغفرت ہی کے کیے اسلیے کہ اصل مغفرت ہے اگر مغفرت نہو کسی کو خلاصی ممکن نہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ لیکن مغفرت کو تین قسم پر کیا دو تو اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کر نیوالے کیلیے مانگین اور تیسری رکھی تمام خلائق کے لیے اولین و آخرین سے کہ اُسکو شفاعت کبریٰ کہتے ہین کہ قیامت کو سب نفسی نفسی کہتے ہونگے اور آخر کو حضرت سے آرزو شفاعت کی کرینگے حضرتؐ سب کی شفاعت کرینگے اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر اسلیے کیا کہ افضل ہین سب انبیا سے بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھایا مجکو جبرئیلؑ نے ایک طور پر یعنی اول پھر تکرار کی مینے اُس سے یعنی اللہ سے یا جبرئیلؑ سے بس ہمیشہ زیادہ کرواتا اُس سے یعنی طلب کرتا اللہ سے زیادتی یا طلب کرتا جبرئیلؑ سے یہ کہ طلب کرے اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تھا وہ مجکو یہانتک کہ پونچہا یعنی امر قرارت کا یا جبرئیلؑ سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی زہری تابعی نے کہ پونچا مجکو کہ تحقیق وہ سات طور نہین بیچ امرون کے مگر ایک یعنی متفق و متحد ہین نہین اختلاف حلال مین اور نہ حرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اختلاف قرارت سے حکم متبدل نہین ہوتا یعنی ایک قرارت سے حکم ایک چیز کے حلال ہونیکا معلوم ہوا اور دوسری قرارت سے حکم اُس چیز کے حرام ہونیکا معلوم ہو یہ طرح نہین بلکہ اگر ایک قرارت سے حکم ایک چیز کے حلال ہونیکا معلوم ہو تو دوسری قرارت سے بھی یہی حکم معلوم ہو قرارتون مین اختلاف لفظون کا ہے حکمونکا نہین ؛ مولانا من الخروج **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری ع عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ فَلَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ

لہ اور اگر ہر بار کے عوض ہر بار کے مغفرت کا سوال کرتا تو ہر بار مغفرت ہوتی اور سوال کرنیکا فائدہ نہ تھا

یَسَارِیْ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ قَالَ مِیْکَائِیْلُ اسْتَزِدْہُ حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَۃَ اَحْرُفٍ فَکُلُّھُمْ شَافٍ کَافٍ روایت ہے اُبی بن کعب سے کہ املاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل ؑ سے پس کہا حضرتؐ نے اے جبرئیل ؑ تحقیق میں بھیجا گیا ہوں طرف امت ناخواندہ کے کہ اُنمیں بڑھیا ہیں اور بوڑھے بڑے ہیں اور لڑکے اور لڑکیاں اور اُنمیں ایسا شخص ہے کہ نہیں پڑھی کتاب کبھی کہا جبرئیل ؑ نے اے محمدؐ تحقیق قرآن اُتارا گیا ہے سات طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قراءت پر پس پڑھے ہر کوئی جو سہل ہو اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی روایت احمد اور ابوداؤد کے کہا یعنی جبرئیل ؑ نے بعد لفظ اَحْرُفٍ کے کہ نہیں اُن طرحوں میں سے کوئی طرح مگر شافی ہے یعنی بیماری کفر و فسق و جہل وغیرہ کو دفع کرتی ہے کافی ہے یعنی کفایت کرتی ہے بیچ حجت ہونیکے صدق نبی پر اور حق ہونے دین پر اور بیچ الزام دینے منکروں کے اور بیچ روایت نسائی کے فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق جبرئیل ؑ اور میکائیل ؑ آئے میرے پاس پس بیٹھے جبرئیل ؑ داہنے طرف میرے اور میکائیل ؑ بائیں طرف میرے پس کہا جبرئیل ؑ نے پڑھو قرآن ایک طرح پر کہا میکائیل ؑ نے یعنی حضرتؐ سے کہ زیادہ کرواؤ ایک طرح سے یعنی اللہ سے چاہو کہ اور طرح بھی پڑھنے کا حکم ہو پا جبرئیل ؑ سے کہو کہ اللہ تعالیٰ سے عرض کر کر زیادہ کرواؤ پھر حضرتؐ زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ پونچا یعنی امر قرارت پا جبرئیل ؑ سات طرح کو پس ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے ف طرف امت ناخواندہ کے یعنی اچھی طرح پڑھ نہیں سکتے اور اگر پڑھاؤں اُنکو ایک قراءۃ پر نہیں قادر ہونیکے اُسپر اسلیے کہ بعضے انمیں ایسے ہیں کہ جاری ہوتی ہے زبان اُنکی امالہ پر یا فتح پر اور بعضے ایسے ہیں کہ غالب ہوتا ہے اُنکی زبانپر ادغام یا اظہار اور مانند انکے کے پس اُنکے لیے کئی قراءتیں چاہئیں کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو وہ پڑھے اور باوجود اسکے بعضی انمیں بڑھیاں ہیں اور بعضے بوڑھے کہ وہ زیادہ عاجز ہیں سیکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لڑکے کے بسبب صغر سن کے ع **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّہٗ مَرَّ عَلٰی قَاصٍّ یَقْرَأُ ثُمَّ یَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْیَسْئَلِ اللّٰہَ بِہٖ فَاِنَّہٗ سَیَجِیْئُ اَقْوَامٌ یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَسْاَلُوْنَ بِہِ النَّاسَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ وہ گذرے ایک قصہ کہنے والے پر اس حالمیں کہ پڑھتا تھا قرآن اور پھر مانگتا تھا یعنی لوگونسے کچھ پس اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا عمران نے یعنی اسلیے کہ یہ بدعت ہے اور علامت قیامت کی ہے پھر کہا سُنا میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پڑھے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتھ اُسکے پس تحقیق آوینگے لوگ پڑھینگے قرآن مانگینگے بسبب قرآن کے لوگونسے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف سوال کرے اللہ سے ساتھ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرت کے نہ لوگونسے یعنی اگر آیت رحمت پر یا ذکر جنت پر پونچے مانگے وہ اللہ تعالیٰ سے اور اگر آیت عذاب اور ذکر دوزخ پر پونچے پناہ مانگے خدا تعالیٰ سے اُس سے یا مراد یہ ہے کہ دعا کرے بعد فراغ قرارت کے ساتھ دعاؤں ماثورہ کے اور لائق ہے کہ ہو دعا واسطے امر آخرت اور بھلائی مومنین کے دین و دنیا میں ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ یَتَاَکَّلُ بِہِ النَّاسَ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَوَجْھُہٗ عَظْمٌ لَیْسَ عَلَیْہِ لَحْمٌ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے قرآن کہ کھاوے بسبب اُسکے لوگونسے یعنی قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کے اور چہرہ اُسکا ہڈی ہوگا نہیں اُسپر گوشت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَۃِ حَتّٰی یَنْزِلَ عَلَیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پہچانتے تھے فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورۃ سے یہانتک کہ نازل ہوئی اُنپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ بسم اللہ آیت ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کے لیے درمیان دو سورتوں کے

جیسا کہ مذہب ہمارا ہے ۔ وعن علقمة قال كنا بحمص فقرأ ابن مسعود سورة يوسف فقال رجل ما هكذا أنزلت فقال عبد الله والله لقرأتها على محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أحسنت فبينما هو يكلمه إذ وجد منه ريح الخمر فقال أتشرب الخمر وتكذب بالكتاب ضربه الحد متفق عليه اور روایت ہے علقمہ سے کہ کہا تھے ہم حمص مین کہ نام شہر کا ہے پس پڑھی ابن مسعود نے سورۂ یوسف پس کہا ایک شخص نے نہین اسطرح سے نازل کی گئی پھر کہا عبد اللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑھی مینے یہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین پس فرمایا حضرتؐ نے خوب پڑھا تو نے پس اُسوقت کہ وہ شخص کلام کرتا تھا ابن مسعود سے کہ ناگاہ پائی اُس سے بو خراب کی پھر کہا ابن مسعود نے کیا خراب پیتا ہے تو یعنی خلاف کرتا ہے قرآن کا اور جھٹلاتا ہے تو کتاب اللہ کو یعنی قرارت اُسکی کو یا اداء اُسکے کو پس ماری اُسکو حد نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابن مسعود جو پڑھتے تھے اگر وہ قرارت مشہورہ تھی تو یقینا کتاب اللہ تھی تکذیب و انکار اُسکا کفر ہے یقینا اور اگر قرارت شاذ پڑھتے تھے تو تغلیظا کہا اور ظاہر یہی ہے اسلیے کہ حکم مرتد ہونے اُسکے کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد خراب پر اور کہا طیبی نے کہ یہ تغلیظا کہا اسلیے کہ جھٹلانا کتاب کا اور انکار قرارت کا بیچ اصل کلمہ کے کفر ہے نہ انکار اداء کا حاصل یہ کہ اُسنے انکار اداء کا کیا تھا نہ اصل قرآن کا اسلیے جاری کی اُسپر حد خراب کی نہ مرتد ہونے کی پھر ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعود نے ماری اُسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے پینے شراب کے ساتھ بو کے اور یہی مذہب ہے ایک جماعت کا علماء سے اور ہمارے اور شافعی کے مذہب مین بو کے آنیسے حد نہین مارنی آتی اسلیے کہ بو سبب ترش کی اور امرود کی مشابہ ہوتی ہے بوے خراب کے پس شاید کہ اقرار کیا ہو اُسنے یا گواہ قائم ہوئے ہون خراب پینے پر اس سبب سے حد لگائی ۱۲ منہ ح وعن زيد بن ثابت قال أرسل إلي أبو بكر مقتل أهل اليمامة فإذا عمر بن الخطاب عنده قال أبو بكر إن عمر أتاني فقال إن القتل قد استحر يوم اليمامة بقراء القرآن وإني أخشى إن استحر القتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثير من القرآن وإني أرى أن تأمر بجمع القرآن قلت لعمر كيف تفعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر هذا والله خير فلم يزل عمر يراجعني حتى شرح الله صدري لذلك ورأيت في ذلك الذي رأى عمر قال زيد قال أبو بكر إنك رجل شاب عاقل لا نتهمك وقد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتتبع القرآن فاجمعه فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال ما كان أثقل علي مما أمرني به من جمع القرآن قال قلت كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هو والله خير فلم يزل أبو بكر يراجعني حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدر أبي بكر وعمر فتتبعت القرآن أجمعه من العسب واللخاف وصدور الرجال حتى وجدت آخر سورة التوبة مع أبي خزيمة الأنصاري لم أجدها مع أحد غيره لقد جاءكم رسول من أنفسكم حتى خاتمة براءة فكانت الصحف عند أبي بكر حتى توفاه الله ثم عند عمر حياته ثم عند حفصة بنت عمر رواه البخاري اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا بھیجا طرف میرے کسی کو حضرت ابو بکرؓ نے بیچ دنون قتل اہل یمامہ کے پس گیا مین اُنکے پاس نا گہان عمر بن الخطابؓ بیٹھے ہوئے تھے نزدیک ابو بکرؓ کے کہا ابو بکرؓ نے کہ تحقیق عمرؓ نے میرے پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے ساتھ قاریون قرآن کے یعنی اس لڑائی مین بہت قاری مارے گئے ہین اور تحقیق مین ڈرتا ہون کہ اگر کثرت سے ہو گا مارا جانا قاریون کا کتنی جگھون مین پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق مین مصلحت دیکھتا ہون یہ کہ حکم کرو ساتھ جمع کرنے قرآن کے کہا مینے یعنی ابو بکرؓ نے واسطے حضرت عمرؓ کے کس طرح کرو گے تم ایک چیز کو کہ نہین کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمرؓ نے یہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے عمرؓ گفتگو کرتے مجھے یہان تک

کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآنکے اور دیکھی میںنے مصلحت اسمین جو کہ دیکھی عمرؓ نے کہا زیدنے کہ کہا مجھکو ابوبکرؓ نے تحقیق تو مرد جوان ہی سمجھ والا نہین متہم جانتے تجھکو یعنی جو کہ نقل کرے اُسمین تہمت جھوٹ وغیرہ کی نہین لگا سکتے بسبب نیکبختی تیری کے اور تحقیق تھا تو لکھتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآن کو اور راکٹھا کر اُسکو یعنی ایک مصحف مین پس قسم ہے اللہ کی اگر تکلیف دیتے مجھکو نقل کرنے پہاڑکی پہاڑونمین سے نہوتا بہت بھاری مجھپر اُس چیز سے کہ حکم کیا مجھکو ساتھ اُسکے جمع کرنے قرآن سے یعنی اسلیے کہ اسمین محنت بدنکی بھی ہے اور روح کی بھی کہ فکر بہت کرنی پڑے گی کہا زیدنے کہا مین نے کسطرح کروگے تم ایک چیز کہ نہین کی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا حضرت صدیقؓ نے وہ قسم ہے خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے ابوبکرؓ گفتگو کرتے مجھسے یہانتک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اس چیزکے کہ کھولا واسطے اُسکے سینہ اُبوبکر کا اور عمرؓ کا پس ڈھونڈا مینے قرآن کو در حالیکہ جمع کرتا تھا اُسکو شاخون کھجور کیسے اور سفید پتھر ونسے اور لوگونکے یعنی حافظونکے سینون سے یہان تک کہ پایا مینے آخر سورۂ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری کے نہ پایا مینے اُسکو ساتھ کسی کے سوائے اُنکے وہ آخر سورۃ کا یہ ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آخر سورۂ برات تک پس تھے صحیفے لکھے ہوئے نزدیک ابوبکرؓ کے یہانتک کہ وفات دی اُنکو اللہ نے پھر نزدیک عمرؓ کے اُنکی زندگی مین پھر نزدیک حفصہ بیٹی عمرؓ کے نقل کی یہ بخاری نے ف یمامہ نام شہر کا ہے حضرت ابوبکرؓ نے اپنی خلافت مین خالد بن ولید کو ساتھ لشکر کے وہان بھیجا اور وہانکے لوگونسے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بھی اُسمین مارا گیا اور بہت قاری ایدھر کے مارے گئے بعضونے کہا سات سو اور بعضونے کہا بارہ سو پس وہانکی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے زید بن ثابت کو بلایا جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوا اور تھا تو لکھتا وحی یعنی اکثر لکھتا تھا اسلیے کہ لکھنے والے حضرتؐ کے جو بیس تھے کہ اُنمین خلفاے اربعہ بھی تھے پس معنی یہ ہین کہ تم اسکے جمع کرنے اور لکھنے مین امانت دار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لکھا ہوا سب تھا لیکن مصحف مین نہ تھا بلکہ تہمچہ کے ٹکڑون وغیرہ پر تھا پس جب حضرتؐ کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے ساتھ مشورۂ حضرت عمرؓ کے جمع کیا پس یہ ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ اُنمین قرآن لکھا ہوا تھا اُنکو جمع کر دیا اور جاننا چاہیے کہ ترتیب حضرتؐ کے زمانے مین سور تو کی نہ تھی بعد حضرتؐ کے ہوئی صحابہ کے اجتہاد سے اور ترتیب آیتونکی حضرتؐ کے زمانے مین ہوئی کیونکہ جبرئیلؑ جب ایک آیت قرآن کی برحسب واقعہ کے لاتے تو کہتے کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیت کے رکھو اور لوح محفوظ مین بھی اسی ترتیب سے لکھا ہے اور وہانسے آسمان دنیا پر بھیجا اور وہانسے جبرئیلؑ بحسب وقایع کے سورتمین اور آیتین لاتے اور ترتیب دل قرآنکی غیر ترتیب تلاوت کے ہے اور جبرئیلؑ ہر سال رمضان مین ایکبار تمام قرآن حضرتؐ سے اسی ترتیب سے دور کرتے اور جس سال مین حضرتؐ کا انتقال ہوا تو دو بار دور کیا اور نہ پایا مینے اُسکو الّا حضرتؐ کے زمانے مین یاد کیا تھا تمام کلام اللہ یعنی صحابیونے مانند اُبی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی درداء کے پس مراد نہ پانیسے ساتھ کسی کے یہ ہے کہ لکھا ہوا کسی کے پاس نہ پایا سوائے انکے اور تھے صحیفے اگر یعنی جب جمع کیا قرآن زید بن ثابت نے ساتھ اتفاق صحابہ کے تو جمع متعدد صحیفونکے یعنی جزدنکے لکھا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنیکا ایک مصحف مین نہوا تھا پس وہ صحیفے حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہتے تھے تادم زیست پھر حضرت عمرؓ کے پاس رہے اُنکی زندگی بھر پھر اُنکی بیٹی کے پاس ہے کہ حفصہ نام تھا اُنکا پھر حضرت عثمانؓ نے جمع کیا اُنکو ایک مصحف مین اور لکھوا کر کئی مصحف شہرون اسلام کے مین بھیجے جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہے مع ح وعن انس بن مالك ان حذيفة بن اليمان قدم على عثمان وكان يغازي اهل الشام في فتح ارمينية واذربيجان مع اهل العراق فافزع حذيفة اختلافهم في القراءة فقال حذيفة لعثمان يا امير المؤمنين ادرك هذه الامة قبل ان يختلفوا في الكتاب اختلاف اليهود والنصارى فارسل عثمان الى حفصة ان ارسلي الينا بالصحف ننسخها في المصاحف ثم نردها اليك فارسلت بها حفصة الى عثمان فامر زيد بن ثابت وعبد الله

ابن الزبیر وسعید بن العاص وعبد اللہ بن الحارث بن ہشام فنسخوھا فی المصاحف وقال عثمان للرھط القرشیین الثلاث اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیء من القرآن فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانھم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف ردّ عثمان الصحف الی حفصۃ وارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق قال ابن شہاب فاخبرنی خارجۃ بن زید بن ثابت انہ سمع زید بن ثابت قال فقدت آیۃ من الاحزاب حین نسخنا المصحف قد کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأھا فالتمسناھا فوجدناھا مع خزیمۃ بن ثابت الانصاری من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فالحقناھا فی سورتھا فی المصحف رواہ البخاری اور روایت ہے انس بن مالک سے یہ کہ حذیفہ بیٹے یمان کے آئے حضرت عثمانؓ کے پاس اور تھے حضرت عثمانؓ کہ سامان جہاد درست کرتے تھے اہل شام اور عراق کے لیے واسطے لڑائی آرمینیہ اور آذربیجان کے پس خوف میں ڈالا حذیفہ کو لوگونکے اختلاف نے بیچ قراءت کے یعنی آپسمیں ایک دوسرے کی قراءت سنکر انکار کرتا تھا پس کہا حذیفہ نے واسطے حضرت عثمانؓ کے اے امیر المؤمنین تدارک کر اس امت کا پہلے اس سے کہ اختلاف کریں کلام اللہ میں مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے پس بھیجا حضرت عثمانؓ نے طرف حفصہؓ کے یہ کہ بھیج دے طرف ہمارے صحیفے کہ نقل کرا دیں ہم انکو مصحفوں میں پھر پہنچا دینگے انکو طرف تمہارے پس بھیجے صحیفے حفصہؓ نے طرف عثمانؓ کے پس حکم کیا حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابت کو یعنی انصار میں سے اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش میں سے پس نقل کیے سبنے وہ صحیفے مصحفوں میں اور فرمایا حضرت عثمانؓ نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین تن تھے یعنی سوائے زید کے اور اصحاب جو مذکور ہوئے انکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت کسی جگہ قرآنمیں یعنی لغات قرآنمیں پس لکھو اسکو موافق لغت قریش کے اسلیے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہے موافق زبان انکی کے پس کیا سبنے اسی طرح سے یہانتک کہ جسوقت نقل کر چکے صحیفے مصحفوں میں بھیج دیے حضرت عثمانؓ نے صحیفے طرف حفصہؓ کے اور بھیجے طرف ہر جانب کے ایک ایک مصحف انمیں سے کہ نقل کیے تھے اور حکم کیا ساتھ قرآن کے کہ تھا سوائے انُ مصحفوں کے بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے جلا دینے کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو خارجہ بیٹے زید بن ثابت کے نے یہ کہ سنا زید بن ثابت سے کہ کہا نہ پائی میں نے ایک آیت سورۂ احزاب میں سے اسوقت کہ نقل کیے ہمنے یعنی میں نے اور قریشیوں نے مصحف تحقیق سنا کرتا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے اسکو پس تلاش کی میں نے وہ آیت پس پائی میں نے وہ آیت یعنی لکھی ہوئی پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کے وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ پس ملا دی یعنی وہ آیت بیچ سورۂ اسکی کے یعنی احزاب کے مصحف میں نقل کی یہ بخاری نے فی کرمانی نے شرح بخاری کی میں لکھا ہو کہ معنی بغازی کے یُغْزَى بِهِمْ اَیْ کَانَ عُثْمَانُ یُجَهِّزُ اَهْلَ الشَّامِ وَاَهْلَ الْعِرَاقِ لِغَزْوَةِ طَائِفَةٍ مِنَ التَّاجِيَيْنِ وَفَتْحِهِمَا پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ اسی کے موافق کیا ہے اور یہ بھی کرمانی میں لکھا ہے کہ آرمینیہ قصبہ ہے نواح روم میں سے اور آذربیجان قصبات تبریز سے ہے انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے اسم کان کا اور فاعل یُغَازِیْ کا حذیفہ کو لکھا ہے اور قاموس سے ملا علیؒ نے لکھا ہے کہ آرمینیہ شہر ہے آذربیجان میں پس آذربیجان تعمیم بعد تخصیص سے مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے یعنی جیسے توریت و انجیل میں یہود و نصاریٰ نے تغیر و تبدیل و رکمی اور زیادتی کی ہے مبادا قرآنمیں بھی مسلمان کریں پہلے برپا ہونے اس فتنہ کے مجھ تدبیر کیجیے جب حذیفہ نے یہ کہا تو حضرت عثمانؓ نے لوگونکو جمع کیا اور وہ اُسدن پچاس ہزار تھے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حالمیں کہ تحقیق پونہچا مجکو یہ کہ کہتا ہے بعض تمکا کہ قراءت میری بہتر ہے قراءت تیری سے اور یہ قریب ہے اسکے کہ ہو کفر کہا لوگون نے کہ کیا مناسب جانتے ہو تم کہا حضرت عثمانؓ نے مناسب جانتا ہون یہ کہ جمع کرون لوگون کو

ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا لوگون نے خوب ہے وہ چیز کہ مناسب جانی تمنے پس قصد کیا لوگونکے جمع کرنیکا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسی
الخ مین ہے اور نازل ہوا ہے موافق زبان اُنکی کے پہلے معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا لغت قریش مین پھر حضرتؐ کی التماس سے فراخی ہوئی
یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑھے اب حضرت عثمانؓ نے ساتھ اتفاق صحابہ کے بخوف اختلاف لوگون کے موقوف کرنے اُن لغات کا
حکم کیا اور سبھونکو لغت قریش مین پڑھنے کو فرمایا پس یہ ہین معنی اُنکے قول کے کہ لکھو اُسکو لغت قریش مین کما سخاوی نے کہ پس اختلاف کیا
لوگون نے لفظ تابوت مین پس کہا زید نے التابوہ اور کہا اورون نے التابوت پس رجوع کی لوگون نے طرف عثمانؓ کے پس کہا اُنھون نے
لکھو اسکو ساتھ لغت کے اسلیے کہ قریش کی زبان مین یون ہی ہے اور پوچھا لوگون نے حضرت عثمانؓ سے لفظ املیتسن پس کہا عثمانؓ نے کہ لکھو
اُسمین ہ اور بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے ظاہر اُمراد ہر صحیفے سے وہ ہین کہ حضرتؓ حفصہؓ کے پاس تھے اور مراد ہر مصحف سے وہ کہ اور بعضے لوگون نے
جمع کیے تھے اور ہو سکتا ہے کہ شک راوی ہو اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حفصہؓ کے پاس جو صحیفے تھے بعد دفاے وعدہ پھیر نیکے وہ بھی
حضرت عثمانؓ نے جلاڈالے اور کہا سخاوی نے کہ جب فارغ ہوئے حضرت عثمانؓ لکھوانے مصحف کیسے تو وہ صحیفے حضرت حفصہؓ کو پھیر دیے
اور سواے اُنکے اور اپنے مصحف کے اور مصحف جلاڈالے پس وہ صحیفے حضرت حفصہؓ کے پاس رہے جب حاکم ہوا مروان مدینے کا تو منگوایا اونکو
جلانے کے لیے اُنھون نے نہ دے جب حفصہؓ کا انتقال ہوا تو مروان نے انکے بھائی عبداللہ بن عمرؓ سے منگا کر جلاڈالے بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہونگے
تو لوگ پھر اختلاف کرینگے اور اختلاف ہے بیچ گنتی اُن مصحفون کے کہ حضرت عثمانؓ نے ہر طرف بھیجے کہ کتنے تھے مشہور یہ ہے کہ پانچ تھے اور
ابوداؤد نے کہا کہ سُنا مینے ابوحاتم سجستانی سے کہ سات مصحف تھے ایک مکے کو بھیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو
اور ایک کوفے کو اور ایک مدینے مین رکھا اور اختلاف کیا ہے عالمون نے بیچ پُرانے ورق مصحف کے کہ جب باقی رہے اُسمین نفع تو آیا اولی دھوڈالنا
ہے یا جلادینا بعضون نے تو کہا جلادینا بہتر ہے اسلیے کہ دفع کیجاتی ہین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دھونے کے کہ روندا جاتا ہے دھووُن اُسکا اور
بعضون نے کہا کہ دھونا اولی ہے اور ڈالا جاوے دھوون اُسکا پاک جگہ مین بلکہ لائق ہے کہ پی جاوے پانی اُسکا اسلیے کہ وہ دوا ہے ہر بیماری
کی اور شفا سینے کی علتون کی اور حضرت عثمانؓ نے جلایا بنا بر مصلحت کے کہ اختلاف نہ باقی رہے اور طعن حضرت عثمانؓ پر جب وارد ہو کہ کمین
شرع مین آیا ہو کہ جلانا بے ادبی ہے جبکہ شرع مین یہ آیا نہو اور اُنھون نے بنا بر مصلحت کے یہ فعل کیا ہو تو کیون اُنپر طعن کرین بحسب عادت اپنی کے
تنبیہ لکھا ہے علماے نے کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایک بار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن ایک مصحف مین نہ تھا مرتب
اور دوسری بار روبرو حضرت ابوبکرؓ کے ہوا منقول ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا بزرگ ترین لوگونکے بیچ مقدمہ مصحف کے ازروے ثواب کے
ابوبکرؓ ہین رحمت کرے اللہ ابوبکرؓ پر اور وہ اول جمع کرنے والے ہین کتاب خدا عزوجل کو اور تیسری بار حضرت عثمانؓ کے وقت مین جمع ہوا
کہ جمع کیا صحابہ کو پھر لکھا مصحفونمین ساتھ لغت قریش کے اور جوانب واطراف مین بھیجے یہ بات سنہ پچیس مین ہوئی پس فرق درمیان جمع
ابی بکرؓ اور جمع عثمانؓ کے یہ ہے کہ ابوبکرؓ نے جمع کیا اس ڈر سے کہ مبادا قرآنمین سے کچھ جاتا رہے اور حضرت عثمانؓ نے جمع اسلیے کیا کہ اختلاف
واقع نہو پس عثمانؓ حقیقت مین جمع کرنے والے قرآن کے نہین ہین بلکہ جمع کرنیوالے ہین لوگون کو لغت قریش پر ۔ ذرع ح

وعن

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَاِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا
وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ

کان یکتب فیقول وضعوا هؤلاء الآیات فی السورۃ التی یذکر فیها کذا وکذا اذا نزلت علیه الآیۃ فیقول ضعوا هذه الآیۃ فی السورۃ التی یذکر فیها کذا وکذا وکانت الانفال من اوائل ما نزلت بالمدینۃ وکانت براءۃ من آخر القرآن نزولا وکانت قصتها شبیهۃ بقصتها فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ولم یبین لنا انها منها فمن اجل ذلک قرنت بینهما ولم اکتب بینهما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم ووضعتها فی السبع الطوال رواہ احمد والترمذی وابوداود اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا میں نے واسطے عثمانؓ کے کیا سبب ہوا تمکو اسپر کہ قصد کیا تمنے طرف سورۂ انفال کے اور وہ ہے مثانی مین سے اور طرف سورۂ برات کے اور وہ ہے مئین مین سے پس نزدیک کیا تمنے اُن دونون سورتون کو آپسمین اور نہ لکھی تمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی درمیان دونون سورتون کے اور رکھا تمنے سورۂ انفال کو بیچ سات سورتون لمبیون کے کیا باعث ہوا تمکو اسپر فرمایا حضرت عثمانؓ نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تھا زمانہ اس حالت مین کہ اُترتی تھین اُنپر سورتین آیتون والی اور تھے حضرتؐ جسوقت کہ اُترتا اُنپر کچھ یعنی قرآنمین سے بُلاتے بعضے اُسکے کو کہ لکھتا تھا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کے اور فرماتے رکھدو یہ آیتین بیچ سورۃ کے کہ ذکر کیا جاتا ہے اُسمین ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہما کے پس جسوقت کہ نازل ہوتی اُنپر کوئی آیت فرماتے رکھدو اس آیت کو بیچ اُس سورۃ کے کہ مذکور ہے اُسمین ایسا اور ایسا اور تھی سورۂ انفال اول اُن سورتونکی کہ نازل ہوئی ہین مدینے مین اور تھی سورۂ براءۃ آخر قرآن اُترنے مین اور تھا قصہ سورۂ انفال کا مشابہ بقصہ سورۂ براءۃ کے یعنی دونون ہین ذکر ہے کافرونسے لڑنیکا اور عہد توڑنیکا پس وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہ کہ تحقیق براءۃ سورۂ انفال سے ہے پس بسبب بیان کرنے حضرتؐ کے اور مشابہ ہونے قصہ کے نزدیک کیا ہمنے دونون سورتون کو اور نہ لکھی ہمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور رکھدی ہمنے وہ الگھی دونون سورتین یعنی بیچ سات سورتونکے یعنی ولیکن فاصلہ درمیان مین چھوڑا واسطے شبہہ ہونیکے بیچ اتحاد اور تعدد دونون سورتون کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** قصد کیا تمنے طرف انفال کے آخر کلام اللہ کی سورتون کو اسطرح سے تقسیم کر رکھا ہے کہ سورۂ بقرہ سے سورۂ یونس تک کو طوال کہتے ہین عربی مین طوال لمبے کو کہتے ہین اور یہ سورتین لمبی لمبی ہین اور سورۂ یونس سے سورۂ شعرا تک کو مئین کہتے ہین اور مئین جمع مائۃ کی ہے مائۃ عربی مین سو کو کہتے ہین اور یہ سورتین زیادہ سو سو آیتونسے ہین یا قریب سو کے اسلیے انکو مئین کہتے ہین اور سورۂ شعرا سے سورۂ حجرات تک کو مثانی کہتے ہین وہ سو آیتونسے کم کی ہین اور قصے انمین مکرر ہین اسلیے مثانی نام ہوا اُنکا اور سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہین اسلیے کہ ان سورتونکے درمیان فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک ہے پھر مفصل کو تین قسم کر رکھا ہے ایک طوال دوسرے اوساط تیسرے قصار سورۂ حجرات سے والسماء ذات البروج تک کو طوال مفصل کہتے ہین اور والسماء ذات البروج سے سورۂ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتے ہین اور لم یکن سے آخر تک کو قصار مفصل کہتے ہین پس ابن عباسؓ نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ انفال مثانی مین ہے اسلیے کہ سو آیتون سے کم کی ہے اور براءۃ مئین مین ہے اسلیے کہ سو آیتونسے زیادہ کی ہے پس انکو آپسمین نزدیک کر طوال مین کیون رکھا چاہیے تھا کہ انفال کو مثانی مین لکھتے اور براءۃ کو مئین مین اور خیر یہ بھی کیا پھر بسم اللہ درمیانمین انکے نہ لکھی حضرت عثمانؓ نے اسکا جواب دیا کہ حاصل اُسکا یہ ہے کہ بیچ امر ان دونون سورتونکے اشتباہ ہے ایک وجہ سے تو یہ دونون سورتین ایک سورۃ ہین اس سبب سے رکھنا اُنکا سبع طوال مین اور نہ لکھنا بسملہ کا درمیانمین اُنکے درست ہوا اور ایک وجہ سے دو سورتین ہین اسلیے فاصلہ درمیانمین چھوڑا ع ح **کتاب الدعوات** کتاب ہی بیچ بیان دعاؤنکے **ف** دعا کے معنی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سے بجہۃ عاجزی کے اور کہا نووی نے کہ تمام شہرون کی اہل فتوی ہر عصر مین متفق رہے ہین اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہے اور دلیل انکی ہے ظاہر قرآن وحدیث اور فعل انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا کہ سب دعا کرتے رہے ہین اور بعضے زہاد واہل معارف نے کہا کہ ترک دعا افضل ہے

واسطے راضی ہونیکے اپنی قسمت پر اور راضی ہونیکے رضائے مولی پر وغیرہ قول بعضے زیادہ کا محمول ہے ایک حالت پر کہ بعضوں کو ایک حالت ہوتی ہے کہ اُنپر غالب ہوتی ہے رضا بالقضا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال تھا وقت ڈالنے کے آگ مین کہ جبرئیل نے دعا کے لیے کہا اُنھون نے کہا کہ اللہ تعالی حال میرا جانتا ہے مجھے حاجت سوال کی نہین پہ مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّیْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِیِّ اَقْصَرُ مِنْهُ رَوایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہرنبی کے ایک دعا ہے کہ قبول کیجاتی ہے پس جلدی کی ہرنبی نے اپنی دعا کی اور تحقیق مین نے چھپا رکھی ہے اپنی دعا واسطے شفاعت امت اپنی کے تاخیر دی گئی ہے دن قیامت تک پس وہ پونہچنے والی ہے اگر چاہا اللہ نے اُس شخص کو کہ امرا امت میری سے نہ شریک کیا ساتھ اللہ کے کسی کو نقل کی یہ مسلم نے اور بخاری کی روایت کمتر ہے اس سے **ف** واسطے ہرنبی کے الخ یعنی حکم فرماتا تھا اللہ تعالی ہرنبی کو کہ اپنے مخالفین پر بددعا کرتا ہی کے لیے اور وہ کرتے تھے اور اللہ تعالی قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہرنبی نے اپنی دعا کی جیسیکہ حضرت نوح علیہ السلام نے بددعا کی اپنی اُمت کی ہلاکت کے لیے حتی کہ غرق کی گئی امت طوفانیین اور حضرت صالح نے بددعا کی اپنی اُمت پر یہانتک کہ ہلاک ہوئی ساتھ آواز جبرئیل کے اور مینے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے یعنی صبر کیا ہے اُنکی ایذا پر اور بددعا نکی اسلیے کہ مین رحمۃ للعالمین ہون اور اس دعا کو موقوف رکھا ہے قیامت پر کہ اُسکے بدلے شفاعت کرونگا ہر شخص کے لیے کہ باایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار تھا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضے تو حضرتؐ کی شفاعت سے دوزخ مین داخل ہی نہین ہونیکے اور بعضے جلدی نکلینگے دوزخ سے اور بعضے جلدی سے داخل ہونگے جنت مین اور بعضون کے درجے بلند ہونگے جنت مین **اَللّٰهُمَّ اجْزِهُ مَا شَفَاعَةً نَبِیِّنَا عَلَیْهِ اَلْفَ اَلْفَ صَلٰوةٍ** ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا آپنی تحقیق مانگی مینے تجھسے ایک حاجت بہرہ مند کر مجکو ساتھ اُسکے اور نہ ناامید کر مجکو اُسمین یعنے امیدوار ہون کہ ضرور قبول ہی کر پس سوائے اسکے نہین کہ مین آدمی ہون پس جس مومن کو ایذا دی ہو مین نے کہ بُرا کہا ہو مین نے اسکو لعنت کی ہو مینے اُسکو مارا ہو مینے اُسکو پس کران سب چیزون کو بیچ حق اُسکے کے سبب رحمت کا اور پاکی کا گنا ہونسے اور سبب نزدیکی کا کہ نزدیک کرے تو اُسکو بسبب ان چیزونکے طرف اپنے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ تمہید ہے عذر کی کہ مین آدمی ہون کبھی کبھی کسی پر خفا بھی ہوتا ہون ساتھ حکم بشریت کے اور لفظ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ بیان اور تفصیل ہے اُس چیز کی کہ التماس کی حضرتؐ نے ساتھ قول اپنے کے اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا پس حاصل یہ کہ جسکو مین ایذا وغیرہ دون اُسکو سبب رحمت وغیرہا کا کر منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلے تھے حجرے اپنے سے نماز کے لیے کہ آئین حضرتؐ کے پاس حضرت عائشہؓ اور مانگی اُنسے کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنے مین اور پکڑ لیا دامن حضرتؐ کا پس فرمایا حضرتؐ نے اُنکو قَطَعَ اللّٰهُ یَدَكِ یعنی کاٹے اللہ ہاتھ تیرے پھر چھوڑ دیا حضرت عائشہؓ نے حضرتؐ کو اور بیٹھین اپنے حجرے مین غصے ہو کر اور تنگدل پس بھیجا حضرتؐ نے حضرتؐ اُنکے پاس اور دیکھا اُنکو اسطرح فرمایا اُنکے خوش کرنیکے لیے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا الخ پس سنت ہے اُسکے لیے کہ بددعا کرے کسی پر یہ کہ دعا کرے اُسکے لیے بدلے اوسکے ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا یَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ اِرْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ اِرْزُقْنِیْ

اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ لَا مُكْرِهَ لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دعا مانگے ایک تمھارا پس نہ کہے یا الٰہی بخش واسطے میرے اگر چاہے تو رحم کر مجھ پر اگر چاہے تو روزی دے مجکو اگر چاہے تو اور چاہیے کہ عزم بالجزم کرے اپنے مانگنے مین کلمہ شک کا نہ کہے اسواسطے کہ اللہ تعالی کرتا ہے جو چاہتا ہے نہین زبردستی کرنیوالا اُسپر کوئی نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی دعا جزماً مانگو کیا اللہ یہ مطلب ہمارا پورا کردہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یہ نکہو کہ اگر چاہے تو دے اسلیے کہ یہ شک کرنا ہے قبول مین اور وہ اپنے وعدہ مین خلاف نہین کرتا وعدہ کیا ہے کہ دعا کرو مین قبول کرونگا اور نہین کوئی زبردستی کرنیوالا اللہ پر اوپر کرنے کسی کام کے بلکہ کرتا ہے جو چاہتا ہے پس بفائدہ ہے یہ کہنا کہ اگر چاہے دے ۱۲ منہ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَيْءٌ اَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دعا مانگے ایک تمھارا پس کہے یا الٰہی بخش مجکو اگر چاہے تو ولیکن طلب کرے یقین کر کر بغیر تنک کے اور بڑے کرے رغبت اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین مشکل ہوتی اُسکو کوئی چیز کہ دیتا ہے وہ نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی ہے یعنی دعا بندے کی بعد فرطون قبولیت کے جبتک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے کی جبتک کہ نہین جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے جلدی فرمایا کہے کہ تحقیق دعا مانگی مینے اور تحقیق دعا مانگی مین نے بعضے اکثر بار مانگی پس نہ دیکھا مینے کہ قبول کی گئی واسطے میرے پھر تھک جاوے نزدیک اسکے اور چھوڑ دے دعا مانگنی نقل کی یہ مسلم نے ف جبتک کہ دعا نہین مانگتا گناہ کی جیسیکہ کہے یا اللہ قدرت دے مجکو فلانے شخص کے قتل پر اور حال یہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہے یا اللہ نصیب کر مجکو شراب یا کہے یا اللہ بخش فلانیکو اور وہ مرا ہو کافر یقینا اور مانند انکے ہے مانگنا محال چیزونکا جیسیکہ دیکھنا اللہ تعالی کا دنیا مین بیچ حالت بیداری کے اور توڑنے ناتے کے جیسیکہ کہے یا اللہ جدائی ڈال مجھ مین اور میرے باپ مین حاصل یہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہے جبتک کہ گناہ کی اور توڑنے ناتے کی نہین کرتا اور جلدی نہین کرتا اور جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہے نہین قبول ہوتی اور تھک جاوے نزدیک اسکے لائق نہین ہے بندیکو کہ تھکے دعا سے اسلیے کہ یہ عبادت ہے اور تاخیر قبولیت مین یا تو اسلیے ہوتی ہے کہ نہین آتا وقت اُسکا اسلیے کہ ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے ازل مین یا اسلیے کہ مقدر نہین ہوتا ازل مین قبول ہونا دعا اُسکی کا دنیا مین پس دیا جاتا ہے آخرت مین ثواب عوض اُسکے یا تاخیر کیجاتی ہے دعا اُسکی تاکہ مبالغہ کرے دعا مین اسلیے کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے سبالغہ کرنے والون کو دعا مین ۱۲ منہ ح وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرنی مسلمانکی واسطے بھائی مومن اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہے نزدیک سر دعا کرنیوالیکے ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہے جب دعا مانگتا ہے واسطے بھائی اپنے کے بھلائیکی کہتا ہے فرشتہ کہ معین کیا گیا ساتھ اُسکے قبول کر دعا اُسکی اور واسطے تیرے مانند اسکے نقل کی یہ مسلم نے ف پیٹھ پیچھے اور اسیطرح اگر سامنے بھائی مسلمان کے دعا کرے اپنے دل مین یا چپکے تو بھی اسی مین داخل ہے بسبب خلوص کے اور کہتا ہے فرشتہ الخ یعنی فرشتہ عرض کرتا ہے جناب الٰہی مین کہ دعا اسکی قبول کر بیچ حق بھائی اُسکے کے اور دعا کرنے والیکو خطاب کر کر کہتا ہے کہ تجکو بھی ہو مانند اسکے ۱۲ منہ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بد دعا کرو اپنی جانون پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنے مال پر یعنی غلام و لونڈیون پر اور جانورون پر تاکہ نہ پاؤ اسکی طرف سے اُس ساعت کو کہ مانگی جاوے اُسمین بخشش پس قبول کرے واسطے تمھارے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی بعضے اوقات ہوتے ہین دعا قبول ہونیکے ایسا نہو کہ وہی وقت دعا قبول ہونیکا ہو اور تم بد دعا کرو اپنے اوپر یا اپنی اولاد اور مال پر پھر قبول ہو جاوے تو پشیمان ہو پس بعضے نادان کہ وقت غصے اور مصیبت کے اپنے لیے بد دعا کرتے ہین خوب نہین وعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيْثَ عَوْفٍ الْمَذْكُوْرَ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباسؓ کی ذرد دعا مظلوم کے سے کتاب الزکوۃ مین الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہے عبادت پھر پڑھی یہ آیت اور کہا پروردگار تمھارے نے دعا مانگو مجھے قبول کرونگا مین واسطے تمھارے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف ازراہ مبالغہ کے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہے اسلیے کہ دعا ایسی عبادت ہے کہ بندہ متوجہ ہوتا ہے اُسمین حق تعالیٰ کیطرف اور منھ پھیرتا ہے سوائے حق سے اور امید و ڈر نہین رکھتا مگر اُسی سے اور دعا مین ہے اخلاص اور حمد و شکر اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت اور مناجات اور زاری اور ذلیل سمجھنا اپنے کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی پھر آیت کو سند اس حدیث کی اسلیے لائے کہ اُس سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہے یعنی حکم ہے اُسکے کرنیکا اور ہوتا ہے اُسپر ثواب اور جو چیز ایسی ہوتی ہے عبادت ہے اور آخر آیت مین بھی دلیل ہے اسپر کہ دعا عبادت ہے کہ فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ یعنی جو کہ تکبر کرتے ہین عبادت یعنی دعا میری سے قریب ہے کہ داخل ہونگے دوزخ مین خوار و ذلیل ثم ح وعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مغز ہے عبادت کا نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی خلاصہ عبادت کا اور مقصود بالذات اُسکا دعا ہے اسلیے کہ حقیقت عبادت کی اور خلاصہ اُسکا عاجزی اور ذلیل سمجھنا اپنے کو ہے اور یہ دعا مین حاصل ہے ثم ح وعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کے دعا سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف نہین کوئی چیز اکرم یعنی اذکار و عبادات مین کوئی چیز دعا برابر نہین پس نہین منافی ہے یہ قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ع وعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد تقدیر سے اُترنا ایک چیز مکروہ کا ہے کہ جس سے ڈرتا ہے آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہے بندہ دعا کی دفع کرتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ اُس سے اور تقدیر دو قسم پر ہے ایک مبرم اور دوسری معلق تقدیر مبرم مین کچھ تغیر و تبدیل نہین اور قضاے معلق مین بعضے سبب سے تغیر و تبدیل ہوتی ہے پس یہان تقدیر معلق مراد ہے اور نہین زیادہ کرتی عمر مین مگر نیکی یہان بھی کمی زیادتی عمر کی باعتبار تقدیر معلق کے ہے لکھا جاتا ہے کہ اگر نیکی کریگا اتنی عمر ہوگی اور اگر نہ کریگا اتنی ہوگی صورت اُسکی یہ ہے کہ لکھا جاتا ہے لوح محفوظ مین کہ مثلاً اگر حج کریگا فلانا

یا جہاد کریگا پس عمر اُسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر حج اور جہاد دونوں کریگا پس عمر اُسکی ساٹھ برس کی ہوگی پھر جب دونوں کے ساتھ برس کو پونچا پس بڑھی عمر اُسکی اور جب ایک ہی چیز کی نہ زیادہ ہوئی چالیس سے پس کم ہوئی انتہائے عمر اُسکی سے کہ ساٹھ برس تھی اور بعضوں نے معنی اسکے یہ کہے ہین کہ جب نیکی کی تو نہ ضائع ہوئی عمر اُسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء رواہ الترمذی ورواہ احمد عن معاذ بن جبل وقال الترمذی ھذا حدیث غریب

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعا نفع کرتی ہے اُسچیز سے کہ اُتری اور اُسچیز سے کہ نہین اتری پس لازم گرو اپنے پر اے بندہ اللہ کے دعا کو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد نے معاذ بن جبل سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف اُسچیز سے کہ اُتری یعنی بلا کہ اُتری ہے اُسکو دعا دفع کردیتی ہے اگر ہوتی ہے معلق اور اگر مبرم ہوتی ہے صبر عطا فرماتا ہے اللہ تعالی پس سہل ہوتا ہی اوپر تحمل اُس بلا کا اور راضی ہوتا ہے اُسپر یہ نہین چاہتا کہ یہ ہو بلکہ لذت پاتا ہے ساتھ اُس بلا کے جیسیکہ لذت پاتے ہین اہل دنیا ساتھ نعمتون کے اور دافع ہے اُس بلا کو کہ نہین اُتری یعنی اوسکو اُترنے نہین دیتی روکتی ہے ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یدعو دعاء الا اتاہ اللہ ما سأل او کف عنہ من السوء مثلہ ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم رواہ الترمذی

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ مانگے دعا مگر دیتا ہے اُسکو اللہ جو مانگتا ہے یعنی اگر مقدر ہوتا ہے ازل مین دینا اسکا یا بند رکھتا ہے اُس سے برائی مانند اوسکے یعنی دفع کرتا ہے بلا بقدر مانگنے خیر کے عوض ندینے کے اگر نہین مقدر ہوتا دینا اُسکا جبتک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے کی نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلوا اللہ من فضلہ فان اللہ یحب ان یسأل وافضل العبادۃ انتظار الفرج رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالی سے فضل اُسکے سے اسواسطے کہ اللہ دوست رکھتا ہے یہ کہ مانگا جاوے یعنی فضل اسکا اور بہترین عبادت کی انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امیدوار رہے جانے بلا اور غم کا ساتھ ترک کرنے غمکایت کے طرف غیر اللہ تعالی کے یہ اشارہ ہے صبر کیطرف اور بیشک جزائے صبر بے حد و بے نہایت ہے ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یسأل اللہ یغضب علیہ رواہ الترمذی

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ مانگے اللہ سے غصہ ہوتا ہے اللہ اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ ترک کرنا سوال کا تکبر اور استغنا رہے ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فتح لہ منکم باب الدعاء فتحت لہ ابواب الرحمۃ وما سئل اللہ شیئا یعنی احب الیہ من ان یسأل العافیۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ کھولا گیا واسطے اُسکے تم مین سے دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا بہت دعا کی مع خرائط و آداب کے کھولے گئے واسطے اُسکے دروازے رحمت کے یعنی کبھی مانگی ہوئی چیز ملتی ہے اور کبھی دفع ہوتی ہے اُس سے برائی مانند اُسکے اور نہین سوال کیجاتی اللہ تعالی سے کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اللہ کے اس سے کہ سوال کیجاوے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی اللہ تعالی عافیت کے مانگنے کو بہت دوست رکھتا ہے اس برائے اور چیز کے مانگنے کو نہین دوست رکھتا اور عافیت کے معنی ہین سلامتی تمام آفات اور بیماریون سے اور بلاؤن اور مکروہات ظاہری و باطنی سے دنیا و آخرت مین پس یہ شامل ہے سب بھلائیون کو نسأل اللہ العافیۃ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر

الدُّعَاءَ فِي الْمَكْتُوبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کس خوش لگے اُسکو یہ کہ قبول کرے اللہ دعا اُسکی نزدیک سختیوں کے پس چاہیے کہ بہت دعا کرے حالت فراخی مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگو اللہ سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے اور جانو کہ اللہ نہین قبول کرتا دعا دل غافل کھیلنے والے کے سے یعنی غافل ہو اللہ سے اور مشغول ہو غیر خدا مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یقین رکھتے ہو ساتھ قبولیت کے یعنی ہو وقت دعا کے ایسی حالت پر کہ مستحق ہو بسبب اُسکے قبولیت کے یعنی اچھے کام کرتے ہو اور بری باتو نسے بچتے ہو اور رعایت کرتے ہو شرائط دعا کے مانند حضور قلب وغیرہ کے یہانتک کہ ہو قبولیت اوپر دلون تمھارے کے غالب ترنہ قبول ہونیسے یا مراد یہ ہے کہ تم معتقد ہو اسکے کہ اللہ نہین ناامید کریگا تمکو بسبب فضل وسیع اپنے کے

وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَاَلْتُمُوهُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوهُ بِبُطُونِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْاَلُوهُ بِظُهُورِهَا وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُونِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْاَلُوهُ بِظُهُورِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مالک بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مانگو تم اللہ سے پس مانگو اُس سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور نہ مانگو اُس سے ساتھ اوپر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور ایک روایت مین ابن عباسؓ سے کہ کہا مانگو اللہ سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے اور نہ مانگو اُس سے ساتھ اوپر کے جانب ہاتھون اپنے کے پس جسوقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سے پس پھیرو ہاتھون کو اپنے مُنھ پر یعنے تا برکت جو ہاتھون پر اُترتی ہے مُنھ پر پونچھے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اندر کی جانب ہاتھون اپنے کے الخ یعنی دعا کرنے مین ہاتھ اسطرح رکھو کہ اندر کا رخ ہاتھون کا سامنے مُنھ کے رہے جیسیکہ معمول ہے دعا مانگنے مین اُلٹے ہاتھ کر کر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا اس سے مستثنی ہے اُسمین اُلٹے ہاتھ سے دعا مانگنی آئی ہے چنانچہ بیان اسکا باب الاستسقا مین ہو چکا ہے: مولانا

وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہے سلمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پروردگار تمھارا بہت حیامند ہے یعنی معاملہ کرتا ہے حیامندون کا سا دینے والا بغیر سوال کے حیا کرتا ہے بندے اپنے سے یہ کہ پھیرے اُنکو خالی جسوقت کہ اُٹھاتا ہے بندہ اپنے دونون ہاتھ طرف اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے دعا مین نہ رکھتے اُنکو جبتک کہ نہ پھیرتے اُنکو اپنے مُنھ پر نقل کی یہ ترمذی نے ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ ہاتھون کا اُٹھانا اور مُنھ پر پھیرنا سنت ہے دعا مین: مولانا

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اچھا جانتے تھے اُن دعاؤنکو کہ جامع ہون اور چھوڑتے تھے اُن دعاؤن کو کہ نہ جامع تھین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف دعاے جامع وہ ہے کہ لفظ اُسکے تھوڑے ہون اور معنی بہت شامل ہو امور دنیا اور آخرت کو جیسے یہ دعائین ہین رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور مانند انکے بہت دعائین جامع آئی ہین حدیث شریف مین اور چھوڑتے الخ یعنی

ل اسمین بیان ہے اس امر کا کہ دعا مین ہاتھون کا اُٹھانا اور مُنھ پر پھیرنا سنت ہے اور دعا مین جوامع دعا کا مانگنا اور چھوڑنا ان دعاؤن کا جن مین یہ باتین نہون اولیٰ اور افضل ہے

ک ۱۲ منہ

ف یعنی اعتقاد رکھو اسکے قبول ہونیکا اور عمل کرو اسکے موافق اور ڈرتے رہو اسکے نہ قبول ہونیسے

جو دعا کہ جامع نمو خاص مطلب اُسمین مذکور ہو وہ حضرتؐ نے ترک کی تھی مانند اَرْزُقْنِیْ زَوْجَۃً حَسَنَۃً یعنی دے مجکو بیوی اچھی وغیر ذلک کے اور یہ باعتبار اکثر کے ہے کہ حضرتؐ اکثر دعائین جامع ہی مانگتے تھے خاص مطلب کی نہ مانگتے تھے والا کبھی کبھی خاص مطلب بھی مانگنا ثابت ہوا ہے ف ع: مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَۃً دَعْوَۃُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت جلد دعا قبول ہونیوالی دعا غائب کی واسطے غائب کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف اسلیے کہ غائب کی دعا غائب کے لیے خلوص سے ہوتی ہے خیال سُنانے دکھانے کا نہین ہوتا پ ع **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَۃِ فَاَذِنَ لِیْ وَقَالَ اَشْرِکْنَا یَا اُخَیَّ فِیْ دُعَائِکَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ کَلِمَۃً مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِھَا الدُّنْیَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَنْھَتْ رِوَایَتُہٗ عِنْدَ قَوْلِہٖ وَلَا تَنْسَنَا اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا پروانگی مانگی مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ ادا کرنے عمرے کے پس ذن دیا مجکو اور فرمایا شریک کرنا مجکو اے چھوٹے بھائی میرے بیچ دعا اپنی کے اور نہ بھولنا مجکو یعنی وقت دعا کے پس فرمایا حضرتؐ نے ایک کلمہ کہ نہین خوش کرتا مجکو یہ کہ واسطے میرے ہو بدلے اُسکے تمام دنیا نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور تمام ہوئی روایت ترمذی کی نزدیک لفظ وَلَا تَنْسَنَا کے ف مراد کلمے سے یا تو یہی بات ہے کہ جو حضرتؐ نے انکو فرمائی یا کوئی اور بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرتؐ نے جو التماس دعا کی کی اسمین ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہے مقام بندگی مین اور رغبت دلائی امت کو کہ اچھے لوگون اور عابدون سے طلب دعا کی کرین اور تنبیہ ہے امت کو کہ خاص اپنے ہی لیے دعا نکرین بلکہ شریک کرین قرابتیون اور دوستون کو بھی دعا مین خصوصاً پیچ مقامون قبولیت کے اور اسسے بزرگی حضرت عمرؓ کی بھی معلوم ہوئی ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمُ الصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَھَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین رد ہوتی دعا اُنکی ایک روزہ دار جسوقت کہ افطار کرتا ہے یعنی اسلیے کہ بعد ادا عبادت کے ہوتی ہے اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہے اور دوسرا سردار سچا کہ عدل کرے یعنی اسلیے کہ اور حدیث مین آیا ہے کہ عدل ایک ساعت کا بہتر ہے ساٹھ برسکی عبادت سے اور تیسری دعا مظلوم کی اُٹھاتا ہے اُسکو اللہ تعالی اوپر ابر کے اور کھولے جاتے ہین واسطے دعا اُسکی کے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کرونگا مین تیری اگرچہ ہو بعد مدت کے یعنی ضائع نہین کرتا حق تیرا اور نہین رد کرونگا دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف اوپر ابر کے اُٹھانا اور کھلنا دروازون کا کنایہ ہے اوپر چڑھنے سے اور جلدی قبول ہونیسے ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُّسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْھِنَّ دَعْوَۃُ الْوَالِدِ وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائین قبول کیجاتی ہین نہین شک اُنمین یعنی قبول ہونے مین دعا باپکی اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف دعا باپ کی یعنی باپ بیٹے کو خواہ دعا بد دعا کرے جلد قبول ہوتی ہے اور مانکی دعا بطریق اولی قبول ہوتی ہے بسبب نہایت شفقت اُسکی کے اگرچہ یہان نہین ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہے کہ دعا اُسکی قبول ہوتی ہے اُسکے حق مین کہ جو احسان کرے اور بد دعا قبول ہوتی ہے اُسکے لیے کہ ایذا دے اور بدسلوکی کرے اُس سے یا یہ کہ مطلق اُسکی دعا قبول ہوتی ہے خواہ اپنے لیے کرے یا اور کے لیے اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کرے مظلوم کی یا تسلی دے اُسکو اور وہ دعا دے اُسکو یا جسنے ظلم کیا اُسپر اور اسنے بد دعا دی اُسکو قبول ہوتی ہے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** انس **قَالَ** قال **رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ** چاہیے **اَحَدُكُمْ رَبَّهُ** اپنے رب سے **حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَ** یہانتک کہ مانگے **شِسْعَ نَعْلِهِ** تسمہ پاپوش اپنی کا **اِذَا انْقَطَعَ** جبکہ ٹوٹ جاوے **زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ** زیادہ کی ترمذی نے ایک روایت مین **عَنْ ثَابِتٍ** ثابت بنانی سے **اِلَّا الْمِلْحَ** بطریق ارسال کے یہانتک کہ مانگے اُس سے نمک **وَحَتّٰى يَسْأَلَهُ** اور یہانتک کہ مانگے اُس سے **شِسْعَ نَعْلِهِ اِذَا انْقَطَعَ** تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے **رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** زیادہ کی ترمذی نے **وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ** ایک روایت مین ثابت بنانی سے **مُرْسَلًا** بطریق ارسال کے **حَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ** یہانتک کہ مانگے اُس سے نمک **وَحَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ اِذَا انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور یہانتک کہ مانگے اُس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** زیادہ کی مصنف کو چاہیے تھا کہ یون گنتا رواہ الترمذی وزاد فی روایتہ اور دوسری روایت مین **حَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ** الخ مکرر آیا تاکید کے لیے تاکہ دلالت کرے اسپر کہ وہان رُکاؤ اور محرومی نہین ہے سائل کو اللہ نہایت مہربان ہے بندون پر دیتا ہے جو مانگے ہین بس نہ التجا کرے بندہ مگر اُس سے اور نہ اعتماد کرے مگر اسپر کہا ابو علی دقاق نے کہ نشانیون معرفت کی سے یہ ہے کہ نہ مانگے حاجتین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے جیسیکہ حضرت موسی علیہ السلام مشتاق رویت آلہی کے ہوئے کہا **رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ** اور جب محتاج روٹی کے ہوئے کہا **رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ع ح** **وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ** اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین یہانتک کہ دکھلائی جاتی سفیدی حضرتؐ کی بغلونکی **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ هٰذَا مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْ** اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے حضرتؐ گرداتے دونون اُنگلیان اپنی یعنی سر دونون ہاتھونکے اُنگلیون کے برابر مونڈھون کے اور دعا مانگتے **ف** یہ اوسط درجہ ہے ہاتھ اُٹھانیکا اور اکثر اسیطرح اُٹھاتے تھے اور پہلی حدیث مین جو زیادہ ہاتھ اُٹھانے آئے وہ محمول ہے بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا مین بیچ مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کے تو اتنے اُٹھاتے کہ سفیدی بغلونکی معلوم ہوتی **ع** **وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ** اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا مانگتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پھیرتے اپنے مُنہ پر دونون ہاتھ اپنے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین دعوات کبیر مین **ف** کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ جب حضرتؐ نہ اُٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین پھیرتے مُنہ پر پس نماز مین اور طواف مین اور وقت سونیکے اور بعد کھانیکے اور مانند اُنکے کے جو حضرتؐ سے دعا مین منقول ہین اور اُنمین ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے تو مُنہ پر بھی ہاتھ نہ پھیرتے تھے **ع** **وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ اَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباسؓ سے کہ کہا ادب سوال کرنیکا یہ ہے کہ اُٹھاوے دونون ہاتھ اپنے برابر اپنے مونڈھون کے یا قریب اُنکے اور ادب استغفار کا یہ ہے کہ اشارہ کرے توساتھ ایک انگلی کے اور عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعا مین یہ ہے کہ دراز کرے تو دونون ہاتھ اپنے اکھٹے یعنی اسقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک روایت مین یہ ہے کہ کہا عاجزی کرنی اسطرح سے ہے اور اُٹھالے دونون ہاتھ اپنے اور کی پیٹھ ہاتھون اپنے کی قریب مُنہ اپنے کے یعنی جیسیکہ استسقا مین آیا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اشارہ کرے توساتھ ایک اُنگلی کے یعنی سبابہ کے کہ جسکو اُنگلی شہادت کی کہتے ہین مقصود اسسے ہے سب یعنی ملامت کرنا نفس مارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ ڈھونڈنی اُنسے اور قید ایک کی اسلیے لگائی کہ مکروہ ہے اشارہ کرنا دو انگلیونسے چنانچہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ اشارہ کرتا تھا

دو انگلیو نسے فرمایا اُسکو کہ ایک سے اشارہ کر ایک سے اشارہ کر اور اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے آپ یعنی اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے خوب طرح یہانتک ظاہر ہوئی سفیدی بغلونکی اور ہوے ہاتھ مقابل سر کے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى الصَّدْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ وہ کہتے تھے کہ تحقیق اُٹھانا تمھارا اپنے ہاتھونکو یعنی بہت اُٹھانا بدعت ہے نہین زیادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اکثر اسپر یعنی سینہ تک اُٹھاتے تھے نہ زیادہ اُس سے نقل کی یہ احمد نے **ف** انکار کیا ابن عمرؓ نے اُپر اسکے کہ اکثر اوقات بہت ہی اُٹھاتے تھے اور فرق نکرتے تھے حالات مین کہ ایک امر کے لیے سینہ تک اُٹھاتے اور مونڈھون تک اور امر کے لیے اور مونڈھونسے اونچے اور امر کے لیے پس اس تقریر سے خوب تطبیق حاصل ہوگئی ع و حاصل یہ کہ حضرتؐ کا ہاتھ اُٹھانا باعتبار اختلاف حالات کے مختلف تھا کہ اکثر تو سینہ تک اُٹھاتے تھے اور بعضے امر کے لیے مونڈھون تک اور بعضے امر کے لیے مونڈھونسے اونچے اور یہ لوگ اکثر اوقات اونچے ہی اٹھاتے تھے اور رعایت اختلاف حالات کی نہ کرتے تھے اسلیے ابن عمرؓ نے اُپر طعن کیا ؛ مؤلف **وَعَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ذکر کرتے کسی کا پھر دعا مانگتے اُسکے لیے یعنی ارادہ کرتے دعا مانگنے کا شروع کرتے دعا مانگنی پہلے واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب صحیح ہے **ف** اسمین تعلیم ہے امت کو کہ اگر کوئی کسی کے لیے دعا کرے تو پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اُسکے لیے مثلاً کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِفُلَانٍ ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَّلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ دعا مانگے کوئی دعا کہ نہو اُسمین مانگنا گناہ کا اور نہ توڑنا ناتے کا مگر کہ دیتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ بسبب اُس دعا کے ایک تین چیزونمین سے یا یہ کہ جلدی دے اُسکے لیے مطلب اُسکا اور یا یہ کہ ذخیرہ کر رکھے دعا کو اُسکے لیے اور دیوے آخرت مین اور یا یہ کہ پھیر دیوے اُس سے بُرائی مانند اُسکے عرض کیا صحابہ نے اب بہت دعا کرینگے ہم یعنی اسلیے کہ بڑے فائدے دعا کے سُنے ہمنے فرمایا فضل اللہ کا بہت ہے نقل کی یہ احمد نے **ف** فضل اللہ کا بہت ہے یعنی جو کچھ کہ دیتا ہے فضل اپنے سے اور وسعت کرم اپنے سے بہت ہے اُپر جسکے کہ دیتا ہے تمکو بیچ مقابلہ دعا تمھاری کے ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُّسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَاَ وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ دعائین ہین کہ قبولیت کیجاتی ہے واسطے اُنکے دعا مظلوم کی یہانتک کہ بدلہ لیوے یعنی ظالم سے ساتھ زبان یا ہاتھ اپنے کے اور دعا حاجی کی یہانتک کہ پھر کر آوے یعنی طرف شہر اپنے کے اور اہل اپنے کے یا فارغ ہووے حج سے اور دعا جہاد کرنے والے کی یا کوشش کرنے والے کی بیچ طلب علم و عمل کے یہانتک کہ بیٹھے یعنی جہاد کرنیسے یا کوشش کرنیسے اور دعا مریض کی یہانتک کہ اچھا ہو جاوے اور دعا بھائی کی واسطے بھائی مسلمان اپنے کے غائبانہ بیچ فرمایا بہت جلدی قبول ہونے مین اُن دعاؤنسے دعا بھائی کی پس ثابت نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ اِلَيْهِ** باب ہے بیچ بیان ذکر خدا کے اور نزدیکی حاصل کرنیکے طرف خدا کے **ف** یعنی نزدیکی حاصل کرنی ساتھ ذکر اللہ کے طرف خدا کے یا نزدیکی حاصل کرنی ساتھ نوافل کے طرف اُسکے

اور ذکر اللہ تعالیٰ کا دلسے بھی ہوتا ہے اور زبان سے بھی اور افضل یہ ہے کہ دل اور زبان دونون سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل کا افضل ہے پھر ذکر دل کا دو قسم ہے ایک تو فکر کرنی عظمت خدا مین اور جبروت و ملکوت مین اور نشانیون قدرت اُسکی مین کہ آسمان و زمین مین ہین اُسکو ذکر خفی کہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ ستر درجہ افضل ہے ذکر خفی وہ جو نہین سنتے اُسکو حفظہ یعنی فرشتے اعمال لکھنے والے جب ہوگا دن قیامت کا اور جمع کریگا اللہ تعالیٰ خلائق کو اُنکے حساب کے لیے اور لاوینگے حفظہ اسچیز کو کہ یاد رکھتے تھے اور لکھا تھا اُسکو فرماویگا اللہ تعالیٰ اُنکو دیکھو کیا باقی رہا ہے واسطے اُنکے کچھ بس کہین گے وہ نہین چھوڑا ہمنے کچھ اُسچیز مین سے کہ جانا ہمنے اور یاد رکھا ہمنے مگر کہ جمع کیا ہمنے اُسکو پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ اپنی بندیکو تحقیق تیرے لیے میرے پاس ایک نیکی ہے کہ نہین جانتا تو اُسکو اور یہ مین بدلا دونگا اُسکا تجکو اور ذکر خفی ہے ۞ ذکرہ السیوطی فی بدور السافرہ اور دوسری قسم ذکر کی یہ ہے کہ وقت امر و نہی اللہ تعالیٰ کے اُسکو یاد کرتا ہے اور پہلی قسم افضل اعلیٰ ہے اور بعضے فقہا کہتے ہین کہ ذکر نہین ہوتا مگر ساتھ زبان کے اور ادنیٰ مرتبہ اُسکا بموجب قول مختار کے یہ ہے کہ سُنا دے اپنے تئین بغیر اسکے معتبر نہین اور دلسے جو ہوتا ہے فعل دل کا ہے قسم علم و تصور سے ذکر نہین ذکر نام اُسکا ہے کہ زبان سے ہو پس یہ بات خلاف ہے اُسکے کہ لغت کی کتابونمین لکھا ہے صحاح و قاموس مین لکھا ہے کہ ذکر ضد نسیان کی ہے اور یہ خود فعل دل کا ہے ہان جو کچھ کہ زبان سے ہوا اُسکو بھی ذکر کہتے ہین پس لفظ مشترک ہے درمیان فعل دل اور فعل زبان کے اور کہا مشائخ طریقت رحمہم اللہ کے نے کہ ذکر دو نوع پر ہے قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگ تر اور بہت ہے ذکر زبانی سے پس شاید مقصود بعضے فقہا کا یہ ہو کہ جہان ذکر زبان سے کرنا آیا ہے شرع مین مانند تسبیحات اور قرات نماز کے اور ذکر بعد نماز کے اور سوے اُنکے کے وہان دلسے ذکر کرنا کفایت نہین کرتا بلکہ زبان سے کرنا چاہیے نہ یہ کہ اُسپر اقرار اُخروی نہین مترتب ہوتا بوجہ رفع **الفصل الاول** فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کرین اللہ کا مگر کہ گھیرتے ہین اُنکو فرشتے یعنی جو کہ ڈھونڈھتے پھرتے ہین راہ نمین اہل ذکر کو اور ڈھانک لیتی ہے اُنکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کیلیے ہے اور اُترتی ہے اُنپر سکینہ اور ذکر کرتا ہے اُنکو اللہ تعالیٰ ان شخصونمین کہ نزدیک اُسکے ہین یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیاء مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** سکینہ خاطر جمعی دلکی ہے کہ اُسکے سبب سے خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوے اللہ کی دلسے نکل جاتی ہے اور حضور ساتھ اللہ کے بہم پونچتا ہے اور اُترنا سکینہ کا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے **اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ** ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّةَ فَمَرَّ عَلٰی جَبَلٍ یُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِیْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَالذَّاکِرَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے بیچ راہ مکہ کے پس گذرے ایک پہاڑ پر کہ کہا جاتا تھا اُسکو جمدان پس فرمایا چلو یہ ہے جُمدان پیش دستی لیگئے سفرودن عرض کیا صحابہ نے کہ کون ہین مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو یاد کرین بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین اللہ تعالیٰ کو بہت نقل کی یہ مسلم نے **ف** ما المفردون سوال ہے صفت سے کہ کیا صفت ہے مفردون کی فرمایا منہائی حقیقی لائق اعتبار کے تنہائی نفس کے ہے اللہ کے ذکر کے لیے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جُمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سے ہے پونچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئے بعضے الگ ہو کر اور دلسے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والون کو حضرت نے فرمایا کہ گھر قریب پونچا جلد چلو کہ بعضے مفردون یعنی الگ ہونیوالے آگے پونچ گئے صحابہ نے صفت مفردون کی پوچھی فرمایا حاصل اُسکا

ف
ذکر مین یاد کرنا اللہ کا اور مین یاد کرنا اللہ کا خونیوالون اور عورتون کا ساتھ ذکر خدا کے ارادہ کرنے سے ہے

یہ ہے کہ معنی ان مفردون کے ظاہر ہین اسسے کیا سوال کرتے ہو بلکہ پوچھو نیکیو نکے سبقت کرنیوالون کو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کے ذکر کے لیے یعنی انقطاع کیا لوگونسے اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر اللہ مین مشغول رہتے ہین اور مراد بہت یاد کرنیسے یہ ہے کہ ہمیشگی کرے ذکر مین بغیر غفلت کے اور جو غفلت ہو بھی جاوے تو جلدی سے دور کر کر مشغول ہووے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہے ساتھ ملکر کرنیکے نمازونکے بعد اور صبح شام سوتے بیٹھتے اور مانند انکے کے جسطرح منقول ہے حدیث ضریف مین ؛ پس ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اُس شخص کی کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنے کو اور اُس شخص کی کہ نہین یاد کرتا مانند زندے اور مردے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ذکر حیات قلب ذاکر کی ہے اور غفلت موت اُسکی اور جیسیکہ زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی ذکر کرنیوالا اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنیوالا کہ اُسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مانند مردے کے کہ اُسکو زندگی سے کچھ بہرہ نہین ہوتا بیت زندگانی نتوان گفت حیاتے کہ دراست ؛ زندہ آنست کہ بادوست وصالی دارد ؛ علی ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ مین نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون کہ ساتھ میرے رکھتا ہے اور مین ساتھ اُسکے ہون جب یاد کرتا ہے مجکو یعنی دلسے یا زبانسے پس اگر یاد کرے مجکو ذات اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین اُسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب اُسکو اور متولی ہوتا ہون آپ اُسکے ثواب کا اور کے سپرد نہین کرتا اُسکو اور اگر یاد کرے مجکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اُسکو اُس جماعت مین کہ بہتر ہے اُسنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نزدیک گمان بندے اپنے کے یعنی معاملہ کرتا ہون بندسے موافق گمان اور توقع اُسکے کے اگر امید عفو کی رکھتا ہے عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہے عذاب کرتا ہون مراد رغبت دلانی ہے اسپر کہ امید اللہ تعالیٰ کی خوب پر غالب رکھے اور گمان اچھا رکھے کہ بخشیگا مجکو ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا حکم کریگا جب وہ کنارۂ دوزخ پر کھڑا رہیگا تو عرض کریگا اے رب میرے کیا گمان تیرے ساتھ اچھا تھا فرماویگا اللہ تعالیٰ پھیر لاؤ اسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہ ہے کہ عمل کرے اور پھر امید وار بخشش کا رہے اور بغیر عمل کے امید رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہے یعنی بیفائدہ اور مین ساتھ اُسکے ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَآءُ سَیِّئَۃٍ مِّثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَّا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو شخص کہ لاوے ایک نیکی پس واسطے اُسکے ثواب ہوتا ہے دس برابر اُسکے اور زیادہ بھی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص کے سات سو تک بلکہ زیادہ اُس سے اور جو شخص لاوے برائی پس سزا برائی کی برابر اُسکے یا بخش دیتا ہون اور جسنے نزدیکی ڈھونڈی مجھسے یعنی ساتھ طاعت کے ایک بالشت یعنی مقدار قلیل نزدیک ہوتا ہون مین اُس سے ایک گز یعنی پونہچاتا ہون رحمت اپنی طرف اُسکے زیادہ اُس سے اور جسنے نزدیکی ڈھونڈی مجھسے ایک گز نزدیک ہوتا ہون مین اُس سے مقدار پھیلانے دونون ہاتھون کے اور جو شخص کہ آتا ہے میرے پاس چال چلکر آتا ہون مین اُسکے پاس دوڑکر اور جو شخص ملے

جسے مقدار زمین کے گناہ لیکر نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسی کو ملاقات کرونگا میں اُس سے مانند اُس زمین کے بخشش سے یعنی اگر چاہونگا میں یہ اُسکے لیے نقل کی مسلم نے ف حاصل یہ کہ بندہ اگر تھوڑی سی رجوع کرتا ہے تو وہ اُس سے توجہ اور التفات اور رحمت اُس سے زیادہ ہوتی ہے ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص کہ ایذا دے میرے ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہوں مین اُسکو ساتھ لڑائی کے اور نہین نزدیکی حاصل کی طرف میرے بندے میرے نے یعنی موجب نے ساتھ کسی چیز کے یعنی اعمال سے کہ بہت محبوب ہو طرف میرے اُس چیز سے کہ فرض کیا مینے اُسپر اور ہمیشہ رہتا ہے بندہ میرا یعنی جو کہ قائم ہے ساتھ قرب فرائض کے نزدیکی ڈھونڈھتا یعنی زیادہ نزدیکی ڈھونڈھتا طرف میرے ساتھ نفلوں کے یعنی طاعتوں کے کہ زائد ہین فرائض پر یہانتک کہ دوست رکھتا ہون مین اُسکو یعنی واسطے جمع کرنے فرائض و نوافل کے اور جسوقت دوست رکھتا ہون مین اُسکو پس ہوتا ہون مین شنوائی اُسکی کہ سُنتا ہے ساتھ اُسکے اور ہوتا ہون مین بینائی اُسکی کہ دیکھتا ہے ساتھ اُسکے اور ہاتھ اُسکا کہ پکڑتا ہے ساتھ اُسکے اور پاؤن اُسکا کہ چلتا ہے ساتھ اُسکے اور اگر مانگتا ہے مجھسے یہ بندہ البتہ دیتا ہون مین اُسکو اور اگر پناہ پکڑتا ہے ساتھ میرے یعنی برائیون اور مکروہات سے البتہ پناہ دیتا ہون اُسکو اور نہین توقف اور تردد کرتا کسی چیز سے کہ مین فیصلہ کرنیوالا ہون مین اُسکو مانند تردد میرے کہ قبض کرنے جان مومن کیسے ناخوش رکھتا ہے وہ موت کو اور حال یہ ہے کہ مین ناخوش رکھتا ہون ناخوشی اُسکی کو اور چارہ نہین اُسکو مگر سے نقل کی یہ بخاری نے ف ساتھ لڑائی کے یعنی ساتھ لڑائی اپنی کے اُس سے بسبب ایذا دلی اپنے کے یا خبردار کرتا ہون ساتھ لڑائی اُس کی کے مجھسے پس گویا کہ وہ لڑنیوالا ہے مجھسے کہا امامون نے کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہو اللہ نے اُسکے کرنیوالے کو کہ وہ لڑنیوالا ہے اُس سے سوائے اِس گناہ کے اور رکھلانے رواج کے کہ اُسمین بھی فرمایا ہے فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پس معلوم ہوا کہ ان دونون مین خطر عظیم ہے اسلیے کہ لڑائی اللہ کی بندے سے دلالت کرتی ہے خاتمہ بد ہونے پر اسلیے کہ جس سے اللہ تعالیٰ لڑا نہین فلاح پاتا وہ کبھی اور فرض کیا مینے یعنی جو کچھ واجب کیا ہے مینے اُسپر یعنی فرمانبرداری کرنی اوامر کی اور بچمانا ہی سے انکو ادا کرکر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہے سب سے زیادہ محبوب ہے اُسکے برابر اور چیز ادا کرکر نزدیکی نہین حاصل کرسکتا اور ہوتا ہون مین شنوائی اُسکی الخ کہا خطابی نے یعنی آسان کرتا ہون مین اُسپر افعال کہ نسبت کیے گئے ہین طرف ان اعضا کے اور توفیق دیتا ہون مین اُسکو اُن افعال کی یہانتک کہ گویا مین وہ اعضا ہی ہوجاتا ہون اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ گردانتا ہے اللہ تعالیٰ حواس اُسکے اور اعضا اُسکے وسیلہ رضا اپنی کا پس نہین سُنتا مگر جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور پسند کرتا ہے اُسکو پس گویا کہ سُنتا ہے ساتھ اُسکے الخ اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ گردانتا ہے اللہ سلطان حب اپنے کو غالب اُسپر یہانتک کہ نہین دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور نہین سنتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور ہوتا ہے اللہ سحابہ اُسمین مددگار و کارساز بچاتا ہے سمع اور بصر اور ہاتھ اور پاؤن اُسکے کو اُس چیز سے کہ نہین پسند کرتا اُسکو اور نہین تردد کرتا کسی چیز سے الخ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین بسبب عنایت کے کہ بندے کے حال پر رکھتا ہون تردد کرتا ہون اُسکے مارنے مین بسبب اسکے کہ ناخوش آتا ہے اُسکو مرنا لیکن مرنیسے چارہ نہین اور وہ بھی پونہچتا ہے بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالیٰ اور جنت

ع علامہ اہل بیت ورضی کی عربین یہ لاکھ باتون کی ایک بات ہے کہ ہر شخص کہ ذلیل سمجھتا ہو اپنے کو اللہ کے سامنے اور ہر وقت مین ہر حال مین ہر شخص کہ ذلیل سمجھتا ہو اپنے کو اللہ کے سامنے اور ہر وقت مین ہر حال مین اسطرح کہا جاتا ہے ۱۲ مولانا

اُسسے حاصل ہوتی ہے اور تردد کے معنی ہین تحیر کرنا دو امرون مین کہ نہ جانتا ہو کہ کونسا اُن دونون مین سے اصلح ہے اور اطلاق اسکا محال ہے حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات پر پس معنی یہ ہین کہ تاخیر و توقف نہین کرتا کسی امر مین مانند تاخیر و توقف شخص متردد کے ایک کام مین مگر بیچ قبض کرنے روح بندۂ مومن کی کہ توقف کرتا ہو نہین اُسمین تا آسان ہو موت اُسپر اور مائل ہو دل اُسکا طرف اُسکے اور مشتاق ہو ساتھ اُسکے پس داخل ہو بیچ سلک مقربین کے اور جگہ پکڑے اعلیٰ علیین مین بدرح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً يَقُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَ قَالَ يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّا يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا مَهْرَبًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے فرشتے ہین پھرتے ہین راہونمین یعنی مسلمانون کی راہونمین ڈھونڈھتے ہین ذکر کرنیوالون کو یعنی تاکہ ملین اُنسے اور سنین ذکر اُنکا پس جبکہ پاتے ہین ایک جماعت کو کہ ذکر کرتے ہین اللہ کا پکارتے ہین آپسمین ایک دوسرےکو آؤ جلدی طرف مطلب اپنے کے یعنی سننے ذکر کے اور ملنے ذکر کرنیوالونکی فرمایا حضرتؐ نے پس گھیر لیتے ہین فرشتے اُنکو پرون اپنے سے آسمان دنیا تک فرمایا حضرتؐ نے پس پوچھتا ہے فرشتونسے پروردگار اُنکا اور حال آنکہ وہ بہت جانتا ہے فرشتونسے حال اُنکا کیا کہتے ہین بندے میرے فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے کہ تسبیح کرتے ہین تیری یعنی پاکی سے یاد کرتے ہین تجکو اور بڑائی بیان کرتے ہین تیری اور تعریف کرتے ہین تیری اور ساتھ بزرگی کے یاد کرتے ہین تجکو فرمایا حضرتؐ نے پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے اُنھون نے مجکو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہین فرشتے قسم خدا کی نہین دیکھا تجکو کہا حضرتؐ نے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اُنکا اگر دیکھتے مجکو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے تجکو ہوتے بہت تیری بندگی کرنیوالے اور ہوتے بہت واسطے تیرے بزرگی کریاد کرنیوالے اور ہوتے بہت واسطے تیرے تسبیح کرنیوالے فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا مانگتے ہین مجسے کہتے ہین فرشتے مانگتے ہین تجسے بہشت فرمایا حضرتؐ نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے اُنھون نے بہشت کو فرمایا حضرتؐ نے پس کہتے ہین فرشتے قسم ہے اللہ کی اے پروردگار نہین دیکھا اُنھون نے اُسکو فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوتا اُنکا اگر دیکھتے جنت کو کہا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے اُسکو ہوتے بہت اُسپر حرص کرنیوالے اور بہت ہوتے اُسکو طلب کرنیوالے اور بہت کرتے اُسمین رغبت یعنی اسلیے کہ نہین ہے خبر مانند دیکھنے کے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کس چیز سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرتؐ نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے اُنھون نے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے قسم ہے خدا کی اے پروردگار ہمارے نہین دیکھا اُنھون نے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکھتے دوزخ کو فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے اُسکو ہوتے بہت اُس سے بھاگنے والے یعنی جہینون کہ باعث داخل ہونے دوزخ کی ہین اُنسے بہت بھاگتے اور ہوتے بہت اُس سے ڈرنیوالے یعنی اپنے دلونمین کہا حضرتؐ نے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتونسے گواہ کرتا ہونمین تمکو کہ بیشک بخشا اُنکو فرمایا حضرتؐ نے

کہتا ہے ایک فرشتہ فرشتونمین سے کہ ذکر کرنیوالونمین فلانا شخص ہے کہ نہین ہے ذکر کرنیوالا سوا اسکے نہین کہ آیا تھا کسی کام کے لیے پھر بیٹھ گیا اُنمین یعنی وہ لائق مغفرت کے نہین فرماتا ہے اللہ تعالی کہ وہ ایسے بیٹھنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اُنکا نقل کی یہ بخاری نے ف پوچھتا ہے فرشتونسے پوچھتا ہے اللہ تعالی باوجود جاننے کے واسطے الزام دینے ملائکہ کے کہ اُنھون نے بنی آدم کے حق مین کہا تھا کہ یہ فساد و فسق کرینگے اور ہم تسبیح اور تقدیس تیری کرتے ہین اور آخر حدیث مین رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر کہا ہے کسی عارف نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے پھر اگر نہ کر سکو یہ پس صحبت رکھو ساتھ اُسکے کہ صحبت رکھتا ہے اللہ سے یعنی دوام حضور رکھتا ہے ساتھ اللہ کے ع وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَؤُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيرُونِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ يَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ ۔ اور مسلم کی روایت مین ہے کہ کہا تحقیق اللہ تعالی کے کتنے فرشتے ہین پھرنے والے زیادہ یعنے اعمال لکھنے والون وغیرہ کے سوا ہین کہ اُنکو مقصود سوا ے حلقون ذکر کے کچھ نہین ڈھونڈتے ہین یعنے مجلسین ذکر کی پس جب پاتے ہین مجلس ذکر کی اُسمین ہو ذکر غالبًا بیٹھتے ہین ساتھ اُنکے اور گھیر لیتا ہے بعض اُنکا بعض کو ساتھ پرون اپنے کے یہانتک کہ بھر جاتے ہین فرشتے درمیان ذکر کرنیوالون کے اور درمیان آسمان دنیا کے پس جبوقت کہ جدا ہوتے ہین ذکر کرنیوالے چڑھتے ہین فرشتے اور پونہچتے ہین آسمان تک یعنی ساتوین آسمانتک فرمایا حضرتؐ نے پھر پوچھتا ہے اُنسے اللہ تعالی اور وہ خوب جانتا ہے حال اُنکا کہانسے آئے تم پس کہتے ہین فرشتے آئے ہم تیرے بندونکے پاس سے کہ زمین مین ہین تسبیح کرتے ہین تیری اور کلمہ پڑھتے ہین تیرا اور ساتھ بزرگی کے یاد کرتے ہین تجکو اور مانگتے ہین تجسے فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا مانگتے ہین مجسے کہتے ہین فرشتے کہ مانگتے ہین تجسے بہشت تیری فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھی ہے اُنھون نے بہشت میری کہتے ہین فرشتے نہین اے رب ہمارے فرماتا ہے اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتے وہ بہشت میری کہتے ہین فرشتے اور پناہ مانگتے ہین تجسے فرماتا ہے اللہ تعالی اور کس چیز سے پناہ مانگتے ہین مجسے کہتے ہین فرشتے آگ تیری سے پناہ مانگتے ہین فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھی ہے اُنھون نے آگ میری عرض کرتے ہین فرشتے کہ نہین فرماتا ہے اللہ تعالی کیا حال ہوتا اگر دیکھتے آگ میری کہتے ہین فرشتے طلب بخشش کی بھی کرتے ہین تجسے فرمایا حضرتؐ نے پس فرماتا ہے اللہ تعالی تحقیق بخشدیا مین نے اُنکو اور دی مینے اُنکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ دی مینے اُنکو اُسچیز سے کہ پناہ مانگی یعنی آگ سے فرمایا حضرتؐ نے کہتے ہین فرشتے اے پروردگار ہمارے اُنمین فلانا بندہ ہے بڑا گنہگار سوا اسکے نہین کہ گذرا تھا یعنی کسی کام کے لیے پس بیٹھ گیا ساتھ اُنکے فرمایا حضرتؐ نے پس فرماتا ہے اللہ تعالی اور اُسکو بھی بخشدیا مینے وہ قوم ہے کہ نہین بدبخت ہوتا بسبب اُنکے اور برکت اُنکی کے ہمنشین اُنکا کخاف بخاری کی روایت مین جواب کَیْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي وغیرہ کا مذکور ہے لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا الخ اور اسمین نہین مذکور اسلیے کہ بخاری کی روایت مین یہ جملہ فقط سوال ہی کے لیے ہے اور اُسمین تعجب و رغبت دلانے کے لیے ہے ع وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَسَيِّدِيِّ قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ

ل صل سے نہین اعلم بھی ادن اور بعضون سے اعلم بھی ادن ف ۱۲ منہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ نَکُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ کَاَنَّا رَاْیُ عَیْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّیْعَاتِ نَنْسٰی کَثِیْرًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَوَاللّٰہِ اِنَّا لَنَلْقٰی مِثْلَ ھٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَکُوْنُ عِنْدَکَ تُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ کَاَنَّا رَاْیُ عَیْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِکَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّیْعَاتِ نَنْسٰی کَثِیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَسَاعَۃً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حنظلہ بن رُبیع اُسیدی سے کہ کہا ملاقات کی مجھسے حضرت ابوبکرؓ نے پھر کہا کیا حال ہے تیرا اے حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری ایمچیز پر کہ کُنی تو نے حضرتؐ سے آیا موجود ہے یا نہین کہا مینے منافق ہوگیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار حال کے ہے نہ ایمان کے کہا حضرت ابوبکرؓ نے سبحان اللہ کیا کہتا ہے تو یعنی ازراہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہے بیان کر یعنی ایمچیز کے کہ کہتا ہے تو کہا مینے یعنی عجب نہین آمین اسلیے کہ ہوتے ہین ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کرتے ہین ہمکو ساتھ دوزخ کے یعنی عذاب اُسکی کے کبھی اور ساتھ جنت کے یعنی نعمتون اُسکی کے کبھی گویا کہ ہم دیکھتے ہین جنت و دوزخ کو آنکھونسے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسے مشغول ہوتے ہین ہم بیبیون اور اولادمین اور زمینون اور باغونمین بھول جاتے ہین ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ حضرتؐ کی صحبت مین سُنتے ہین آمین سے بہت کچھ بھول جاتے ہین وہ حالت نہین رہتی کہ جو حضرتؐ کی صحبت مین ہوتی ہے کہا ابوبکرؓ نے یعنی جبکہ بیان کیا تو نے یہ پس قسم ہے اسکی تحقیق ہم بھی پاتے ہین مانند اس حالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال ہے کہ حاضر و غائب مین تفاوت ہے پس چلا مین اور ابوبکرؓ یہانتک کہ آئے ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے کہ منافق ہوگیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے اس قول کا کہا مینے یا رسول اللہ ہوتے ہین ہم آپکے پاس نصیحت کرتے ہین آپ ہمکو ساتھ دوزخ کے اور بہشت کے گویا کہ ہم دیکھتے ہین آنکھونسے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہین ہم آپکے پاس مشغول ہوتے ہین ہم بیبیون اور اولاد اور زمینون اور باغونمین بھول جاتے ہین ہم بہت سی نصیحت کی باتین پس فرمایا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے اگر ہمیشہ رہو تم اُس حالت پر کہ ہوتے ہو نزدیک میرے اور حالت ذکر مین یعنی صاف دل اور ڈرنیوالے اللہ سے تو البتہ مصافحہ کرین تمسے فرشتے اور بیچ راہون تمھاری کے اور لیکن ہی حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کہا یہ تین بار نقل کی مسلم نے ف مصافحہ کرین تمسے فرشتے یعنی علانیہ والا مصافحہ کرتے ہین فرشتے اہل ذکر سے خفیہ اور اوپر بچھونے اخیر یعنی حالت فراغ مین اور شغل مین مراد ہمیشہ ہے اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت مین ہوتا ہے حضور تا ادا کرو حقوق پروردگار کے اور ایک ساعت مین غفلت تا ادا کرو حقوق نفس کے پس ایسی حالت ہونے مین منافق نہین ہے تو اے حنظلہ اور کہا یہ یعنی ولیکن یا حنظلہ الخ

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّ مَالِکًا وَقَفَہٗ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَاءِ

اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبردار کرون مین تمکو ساتھ بہترین عملون تمھارے کے اور بہت پاکیزہ عملونکے نزدیک بادشاہ تمھارے کے اور بہت بلند عملونکے بیچ درجون تمھارے کے اور بہتر واسطے تمھارے خرچ کرنے سونے اور روپے کیسے اور بہتر

واسطے تمہارے اس سے کہ ملو اپنے دشمنوں سے یعنی کافروں سے پھر مارو تم گردنیں اُنکی اور مارین وہ گردنیں تمہاری عرض کیا صحابہ نے ہاں خبر دیجئے فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہ مالک نے اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہے یہ حدیث ابو درداء پر ظاہر یہ ہے کہ مراد ذکر سے بیان وہ ذکر ہے کہ دل اور زبان دونوں سے ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تصدق اور جہاد اور اور عملوں سے افضل ذکر خدا کا ہے شرح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہے اُسکے لیے یعنی بہتر ہے وہ کہ دراز ہوئی عمر اُسکی اور نیک ہوئے عمل اُسکے کہا یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا یہ کہ جدا ہو تو دنیا سے اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف تر ہو ذکر اللہ سے تری زبان کی کنایہ ہے روانی زبان سے جیسیکہ خشکی زبان کی کنایہ ہے رُکنے اُسکے سے یا یہ کنایہ ہے مداومت سے ذکر پر مرتے دم تک کہ ذکر سے ہنوز زبان خشک ہوئی ہو کہ مرے اور ذکر شامل ہے جلی اور خفی کو اور زبان محتمل ہے قلبی اور قالبی کو یعنی دل کی زبان سے ذکر کرے یا اسی زبان سے اور دونوں سے ہونا بہت ہی خوب ہے ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذرو تم بیچ باغون بہشت کے پس میوہ خوری کرو عرض کیا صحابہ نے کیا ہین باغ بہشت کے فرمایا حلقے ذکر کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب گذرو ایک جماعت پر کہ یاد کرتے ہون اللہ تعالی کو پس تم بھی اُنکے ساتھ یاد کرو اللہ تعالی کو ذکر کے حلقون کو باغ جنت اسلیے کہا کہ اُنکے سبب سے بہشت کے باغون مین داخل ہوتا ہے آدمی اور کہا نووی نے کہ جیسے مستحب ہے ذکر کرنا ویسے ہی مستحب ہے بیٹھنا بیچ حلقۂ ذکر کے اور ذکر کبھی دلسے ہوتا ہے اور کبھی زبان سے اور افضل یہ ہے کہ دونون سے ہو اور اگر ایک ہی سے ہو تو دلسے افضل ہے بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبان سے ہو تو بھی خالی ثواب سے نہین منقول ہے کہ ایک مرید نے اپنے شیخ سے کہا کہ مین یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہے اُنھون نے کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اُسنے مشغول کیا تیرے ایک عضو کو اپنی یاد مین ع شرح

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک مجلس مین نہ یاد کرے اللہ کو اُسمین ہوگا بیٹھنا اُسپر اللہ کیطرف سے افسوس و ٹوٹا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی ہر حال مین اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے اور جاگتے اور شب و روز ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیے اور جو وقت خالی ذکر سے ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین ۵ چو اول شب ہنگ خواب دوم ؛ بہ تسبیح نامت ستاں آب دوم ؛ وگر نیم شب سر برآرم زخواب ؛ تر اخوانم و ریزم از دیدہ آب ؛ وگر یار مدادست راہم بہ بست ؛ ہمہ روز تا شب بناہم بہ بست ع شرح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِّثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَّكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی قوم کہ کھڑے ہون ایک مجلس سے یاد نہ کیا ہو خدا کو اُسمین مگر کھڑے ہوئے مانند مردار گدھے کے سے اور ہوگی اُنپر حسرت نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف یعنی جس مجلس مین نہ یاد کیا اللہ کو وہ مجلس مانند مردار گدھے کے ہے اور جو لوگ وہانسے اُٹھے گویا وہ مردار کھا کر اُٹھے ؛ فخر

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھتی کوئی قوم کسی مجلس مین نہ ذکر کیا اللہ کا اُسمین اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس انپر افسوس پھر اگر چاہے عذاب کرے اُنکو اور اگر چاہے بخشے اُنکو نقل کی یہ ترمذی نے ف اگر چاہے عذاب کرے یعنی بسبب اُنکے اگلے پچھلے گناہونکے اور اگر چاہے بخشے یعنی ازراہ فضل و رحمت اپنی کے اور اسمین اشارہ ہے کہ جب اہل مجلس یاد کرتے ہین اللہ تعالی کو تو نہین عذاب کرتا اُنکو بلکہ بخشتا ہے اُنکو یقینا ع وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ام حبیبہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کلام ابن آدم کا وبال ہے اُسپر نہین نفع اُسکو مگر امر کرنا ساتھ نیکی کے یا منع کرنا برائی سے یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلام مین کوئی قسم مباح نہین لیکن محمول ہے مبالغہ اور تاکید پر بیچ منع کرنیکے ایسے کلام سے کہ نہین درست اور اسمین شک نہین کہ کلام مباح مین نفع بیچ عقبیٰ کے نہین یا یون کہا جاوے کہ تقدیر کلام کی یون ہے کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہے اُسپر نہین نفع اُسکے لیے اُسمین مگر اُن چیزونمین کہ مذکور ہوئین اور مانند انکے مین پس موافق ہوگی یہ ساتھ باقی احادیث مذکورہ کے اور اس سے اُٹھ جاتا ہے اضطراب شراح کا امر مباح مین ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بہت کرو کلام بغیر ذکر خدا کے اسلیے کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کے سبب سختی دل کا بہت دور آدمیونکا اللہ سے سخت دل ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف سبب سختی دل کا یعنی بہت کلام کرنیوالا حق بات سُنتا نہین اور خواہش رکھتا ہے مخالطت خلق کی اور کم رکھتا ہے خوف خدا وغیرہ اور بہت رکھتا ہے غفلت آخرت سے ع وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہ آیت اور وہ لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض سفرون اُنکے مین پس کہا بعض اصحاب اُنکے نے کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ مقدمہ سونے اور چاندی کے یعنی اور بچھانا ہے حکم اُنکا اور مذمت اُنکی کا شکے جانین ہم کہ کونسا مال بہتر ہے یعنی سوا سونے اور چاندی کے تو ذخیرہ کرین ہم اُسکو فرمایا بہترین مال زبان ہے یاد کرنیوالی اللہ کو اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی مسلمان کہ مدد کرے اوسکی اوپر ایمان اُسکے کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف ظاہر مین اگرچہ سوال تعین مال سے تھا لیکن مراد اُنکی یہ تھی کہ ایسی چیز فرمایئے کہ نفع دے وقت درپیش آنے حاجتونکے پس اسی لیے حضرتؐ نے وہ چیز بتائین کہ مفید ہین آخرت اور ایمان اُسکے کے یعنی مددگار ہے اُسکے دین کی کہ یاد اللہ اور نماز و روزہ اور اور عبادتین اور منع کرے اُسکو زنا اور تمام حرام چیزونسے ع **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهٗ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّيْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا اٰللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا نکلے معاویہ ایک حلقے پر کہ تھا مسجد مین پھر کہا کس چیز نے بٹھلایا ہے تمکو کہا اُنھون نے بیٹھے ہین ہم اللہ کی یاد کرنیکو کہا قسم ہے خدا کی کہ نہین بٹھلایا تمکو مگر اسی نے کہا اُنھون نے قسم خدا کی کہ نہین بٹھلایا ہمکو سوا اسکے نے کہا معاویہ نے خبردار ہو تحقیق مینے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کے تمپر یعنی تمکو جھوٹا جانکر قسم نہین دی ہے بلکہ بقصد اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اُنھون نے بھی اسیطرح کیا تھا چنانچہ اس حدیث مین مذکور ہے اور نہین تھا کوئی بیچ مرتبہ میرے بہ نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمتر نقل کرنے مین حدیث کو مجھسے یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تھا احتیاط کے لیے کہ مبادا کمی زیادتی ہو جاوے مقصود اس سے آگاہ کرنا تھا اپنے نہ بھولنے پر کہ جو بہت روایت کرتا ہے احتمال نسیان کا ہوتا ہے مین ایسا نہ تھا اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیون مین سے پھر کہا کس چیز نے بٹھایا تمکو اس جگہ عرض کیا بیٹھے ہم اللہ کی یاد کرنیکو اور تعریف کرتے ہین ہم اُسکی اس چیز پر کہ ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکھی ساتھ اُسکے ہمپر فرمایا حضرت نے قسم ہے خدا کی نہین بٹھایا تمکو مگر اسی نے عرض کیا اُنھون نے قسم ہے خدا کی نہین بٹھایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق مینے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کے تمپر یعنی جھوٹ کی ولیکن آئے میرے پاس جبرئیل پھر خبر دی مجکو کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر کرتا ہے ساتھ تمہارے فرشتونسے نقل کی یہ مسلم نے ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقسم پوچھا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کے نہ متہم بکذب جانکر اور فخر کرتا ہے یعنی فرماتا ہے فرشتونکو کہ دیکھو میرے ان بندونکو کہ کسطرح مسلط کیا مین نے اپنے نفسون اور خواہشون اور خیالون کو اور باوجود اسکے مشغول ہین عبادت مین پس لائق ہین اسکے کہ تعریف کیے جاوین زیادہ تمسے اسلیے کہ تم نہین پاتے ہو عبادت مین مشقت اور عبادت بہ نسبت تمہارے ایسی ہی جیسے اُنکو دم آتا ہے ف ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کے یعنی نوافل بہت غالب ہوئے ہین مجھپر یعنی مجھسے بہت ہین کہ عاجز ہون سب کے کرنیسے بسبب ضعف اپنے کے پس خبر دو مجکو ساتھ ایسی چیز کے کہ بھروسا کرون مین ساتھ اُسکے یعنی ایسا عمل فرمائیے کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان ہو اور موقوف کسی مکان و زمان و حال پر نہو اُسکو ورد اپنا کرون بعد ادائے فرائض کے اور مستغنی ہون بسبب اُسکے سب نوافل سے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تر یعنی جاری یاد خدا کیسے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف زبان سے مراد یا تو یہی زبان بدنکی ہے یا دلکی ع **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضُرِبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے کہ کونسا بندہ بہتر ہے یعنی بہت ثواب پاتا ہے اور بلند تر ہے درجے مین نزدیک خدا کے دن قیامت کے فرمایا یاد کرنیوالے مرد اللہ کو بہت اور عورتین یاد کرنیوالیان بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنیوالے سے یہ افضل اور بلند تر درجے مین ہے فرمایا اگر مارے تلوار اپنی کافرون اور مشرکون کو یہانتک کہ ٹوٹ جاوے یعنی تلوار اور رنگین ہو جاوے خون سے یعنی وہ یا تلوار اُسکی یہ کنایہ ہے شہید ہو جانیسے پس تحقیق یاد کرنیوالا خدا کا بہتر ہے

اس سے درجے مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یعنی اگر جہاد اس حد کو پہنچے تو پھر بھی یاد کرنیوالا احد ہی کا افضل ہے چہ جائے زخمی لڑائی مین ۔ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان لگا ہوا ہے اوپر دل ابن آدم کے پس جس وقت کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو یعنی دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جسوقت غافل ہوتا ہے یاد خدا سے وسوسہ ڈالتا ہے نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کے یعنی نہیں سند کے وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ شَجَرٍ يَابِسٍ فِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ صَبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرٰى مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ صَيْحَةٍ اَعْجَمَ وَالْفَصِيْحِ بَنُوْ اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ اَنْعَامٌ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے مالک سے کہ کہا پہونچا مجکو یہ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ذکر کرنیوالا خدا کا غافلونمین مانند لڑنے والونکے پیچھے بھاگنے والونکے یعنی ایک جماعت تو بھاگ گئی لڑائی سے اور بعد اُنکے ایک شخص لڑتا رہا کافرونسے یہ بڑی فضیلت رکھتا ہے اور یاد کرنیوالا خدا کا بیچ غافلونکے مانند سبز ہی سبز کے بیچ درخت خشک کے اور ایک روایت مین مانند درخت سبز کے درختونکے درمیان ہین اور ذکر کرنیوالا اللہ کا غافلونمین مانند چراغ کے بیچ گھر اندھیرے کے اور ذکر کرنیوالا خدا کا غافلونمین دکھلاتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ ٹھکانا اُسکا جنت مین یعنی حالت زندگی مین یعنی ساتھ مکاشفہ کے دکھلاتا ہے یا خواب مین یا یقین ایسا بخشتا ہے کہ گویا دیکھتا ہے اُسکو اور یاد کرنیوالا خدا کا غافلونمین بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کے اور مراد فصیح سے بیٹے آدم کے اور اعجم سے مراد جانور نقل کی یہ رزین نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ اٰدَمِيٌّ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مُعاذ بن جبل سے کہ کہا نہین عمل کیا بندے نے کوئی عمل کہ بہت نجات دے اُسکو عذاب خدا کیسے ذکر خدا کیسے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ذکر کے برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کروانیکا یعنی سب پر افضل ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مین ساتھ بندے اپنے کے ہون یعنی مدد کرتا ہون اور توفیق دیتا ہون اور رحمت و رعایت کرتا ہون جسوقت یاد کرتا ہے مجکو اور ہلاتا ہے ساتھ ذکر میرے دونون ہونٹ اپنے یعنی دل اور زبان سے یاد کرتا ہے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرماتے واسطے ہر چیز کے صفائی ہے اور صفائی دلونکی یاد خدا کی اور نہین کوئی چیز کہ بہت نجات دے اللہ کے عذاب سے ذکر اللہ سے کیسے عرض کیا صحابہ نے اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے فرمایا نہ یہ کہ مارے ساتھ تلوار اپنی کے یہانتک کہ ٹوٹ جاوے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ف اس سے معلوم ہوا کہ جہاد اس درجے کو پہنچے تو بھی ذکر افضل ہے ۔ ح **كِتَابُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى** کتاب ہے بیچ بیان نامون اللہ تعالیٰ کے ف جاننا چاہیے کہ نام اللہ تعالیٰ کے توقیفی ہین یعنی موقوف ہین سماع اور اذن شارع پر جو نام کہ شرع مین آیا ہو وہی کہنا چاہیے اپنی طرف سے از راہ عقل کے نرکھنا چاہیے اگرچہ دونون نامون کے ایک معنی ہون مثلاً اللہ تعالیٰ کو عالم کہے نہ عاقل اور جواد کہے نہ سخی اور شائی کہے نہ طبیب بندہ کو چاہیے کہ صفات اللہ تعالیٰ کے اپنے مین حاصل کرے جسقدر ہو سکے چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسماء مبارک کے لفظ تصدیق کرکر اور بعضے جاسے ساتھ دعا مبارک کے کیا ہی بہتر ہے

چاہیے کہ سعی کرے اُنکے حاصل کرنے مین اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا وَیَسِّرْلَنَا حُصُوْلَھَا اور منقول ہے کہ ایک بزرگ کے پاس جب کوئی بارادہ بیعت کے آتا تو اُسکو حکم کرتے کہ وضو کر آجب وہ وضو کر آتا تو اُسکے آگے اسماے جناب باریتعالی کے پکار کر ساتھ عظمت وجلال کے پڑھتے جس اسم مبارک کی نیابت اُسمین دیکھتے وہی تعلیم کرتے جانتے کہ اس سے کشود اسکو جلد ہوگا سو ہی ہوتا ہے: مولانا اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَّنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَھُوَ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالی کے ننانوے نام ہین یعنی ایکم سو جو شخص یاد کرے اُنکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ تعالی طاق ہے دوست رکھتا ہی طاق کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین حصر ننانوے پر نہین ہے نام اللہ تعالی کے بہت ہین چنانچہ بعد ان اسماے مبارک کے کچھ اُنمین سے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی بلکہ مقصود یہ ہے کہ یہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھ ان نامونکے ہے اور علماون نے بیچ معنی اَحْصَاھَا کے اختلاف کیا ہے کہا بخاری وغیرونے اور صحیح یہی ہے کہ معنی اُسکے یاد کیا ہین چنانچہ بعضی روایت مین لفظ حَفِظَھَا کا آیا ہے اور بعضون نے کہا پڑھا اُنکو یا ایمان لایا یا معانی جانے اُنکے اور عمل معانی اُنکے پر کیا اور دوست رکھتا ہے طاق کو یعنی اعمال واذکار طاق کو اور یہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اُنمین سے اُنکو کہ ہون اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کے لیے ع فخر اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالی کے ننانوے نام ہین جو کوئی اُنکو یاد کرے داخل ہوگا بہشت مین ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہے بیان ہے ایکم سو نامونکا اور اس کلمے کے کئی مراتب ہین ایک تو یہ کہ اسکو منافق نکہتا ہے خالی ہوتا ہے تصدیق سے پس یہ تو نفع دیتا ہے اُسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتے ہین جان اور مال اور اہل اسکے اور آخرت کے لیے کچھ مفید نہین اور دوسرا یہ کہ ملاوے اسکے ساتھ عقیدہ دلکا ساتھ محض تقلید کے اسکی صحت مین اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ یہ صحیح ہے اور تیسرا یہ کہ ساتھ اُسکے اعتقاد جازم ہو ازراہ دلیل قطعی کے اور یہ مقبول ہے اگر فاقا اور پانچوان یہ کہ ہو کہنے والا اس طرح کا کہ دیکھے معنی اُسکے دلکی آنکھ سے اور یہ رتبہ عالی ہے اور اگر یہ کلمہ فقط دل ہی سے کہے تو اگر کچھ عذر رکھتا ہو گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا دنیا اور آخرت مین اور اگر کچھ عذر نہین تو آخرت مین کچھ مفید نہین نقل کیا ہے نووی نے اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کے ہین مستحق عبادت اور نزدیک اکثر علما کے یہ نام سب ناموں مین بڑا ہے اور کہا گیا ہے کہ عوام کے لیے یہ ہے کہ اس نام کو جاری کرین زبانپر اور ذکر کرین اسکو بطور خشیت وتعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کرین اسکے معنون مین اور جانین کہ اطلاق نہین اسکا لائق ہے مگر اوپر موجود جامع صفات الوہیت کے اور خواص الخواص کو چاہیے کہ مستغرق رکھین دل اپنا ساتھ اللہ کے پس التفات کرین طرف کسی کے سوا اُسکے اور نہ امید رکھین اور نہ ڈرین مگر اُسی سے اسلیے کہ وہی حق اور ثابت ہے اور سوا اُسکے باطل جیسیکہ بخاری کی حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ سچ کہا شاعر نے کلام مین کہ لبید کا ہے مصرع اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ خاصیت جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑھے صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کے سو بار پڑھے باطن اسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو ع اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بخشندہ والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونون ناموں سے یہ ہے کہ متوجہ ہووے اُسکی جناب پاک کیطرف اور توکل کرے اُسپر اور مشغول رکھے باطن اپنا اُسکے ذکر مین اور بے پروائی کرے غیر اُسکے سے اور رحم کرے بندگان خدا پر پس مدد کرے مظلوم کی اور پھیرے ظالم کو ظلم سے ساتھ طریق نیک کے اور خبردار کرے غافل کو اور دیکھے

طرف گنہگار کے ساتھ نظر رحمت کے نہ حقارت کے اور کوشش کرے بیچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کے اچھی طرح اور سعی کرے حاجت روائی محتاجون مین بقدر وسعت وطاقت کے خاصیت الرحمٰن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے کہے الرحمٰن الرحیم حفظ تعالیٰ غفلت اور نسیان اور قساوت اُسکے دلسے اُٹھاوے اور جو کوئی سو بار الرحیم کہے تمام خلق اُسپر مہربان ومشفق ہون بیچ اَلْمَلِكُ بادشاہ حقیقی کہ ملک دو جہانکا اُسی کے قبضۂ قدرت مین ہے اور وہ بے نیاز ہے سب سے اور سب اُسکے محتاج پس جب بندے نے یہ جانا تو بندہ درگاہ اُسکی کا اور گدا گلی اُسکی کا ہووے اور طلب عزت کی آستان خدمت اُسکیسے کرے اور واجب ہے کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اُسکے کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل وظاہر کرے احتیاج اپنی اُنسے اور ڈر اور امید نرکھے اُنسے اور تصرف کرے ملک دل ورنفس اور قالب اپنے مین اور مالک ہووے اعضا اور قوی اپنی کا اور مسخر کرے انکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے خاصیت الملک جو کوئی اس اسم کو ساتھ اسم القدوس کے ملازمت کرے اگر صاحب ملک ہو حق تعالیٰ اُسکے ملک کو قائم ودائم رکھے والا نفس اُسکا مطیع وفرمانبردار اُسکا ہوگا اور اگر واسطے عزت وحرمت کے پڑھے مجرب ہے بیچ اور خصوصت شاہ عبد الرحمٰن نے خاصیت اسکی یہ کہی ہے کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوے بار کہے روشن اور توانگر اور بادشاہ مسخر اوسکے ہون اور واسطے جاہ اور زیادتی عزت وحرمت کے مجرب ہے اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاک کہا قشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہے تو آراستہ کرے اُسکی کو پاک کرے اُسکو اللہ تعالیٰ عیبون اور آفتونسے اور پاک کرے نجاست گناہونسے ہر حالمین اَلْقُدُّوْسُ جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کے پڑھے دل اُسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتھ اسم السبوح کی روٹی کے ٹکڑے پر لکھکر کھاوے فرشتہ صفت ہو اور واسطے پناہ حاصل ہونے دشمنون سے وقت بھاگنے کے جسقدر چھپ سکے پڑھے اور اگر مسافر راہ مین مداومت کرے کبھی ماندہ اور عاجز نہو اور اگر تین سو نوے ۳۹۰ بار شیر نری پر پڑھکر دشمن کو دے مہربان ہو بیچ السَّلَامُ سلامت وبے عیب اور نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ بے عیب ہووے بُرے اخلاق سے اور بُرے کاموںسے اور کہا قشیری نے کہ نصیب اس سے یہ ہے کہ رجوع کرے اپنے مولی کیطرف ساتھ قلب سلیم کے اور بعضون نے کہا یہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان اُسکی سے اور ہاتھ اُسکے سے بلکہ بت شفقت کرے اُنپر پس جب اپنے سے بڑی عمر والیکو دیکھے تو کہے یہ بہتر ہے مجھسے اسلیے کہ یہ نسبت میرے طاعت بہت کی ہے اور مجھسے سبقت رکھتا ہے ایمان ومعرفت مین اور اگر چھوٹے کو دیکھے تو اُسکو بھی کہے کہ یہ بہتر ہے مجھسے اسلیے کہ یہ نسبت میرے گناہ کم کیے ہین اور اگر کچھ بھائی مسلمان سے تصور ہو جاوے اور وہ عذر کرے تو قبول کرے اور معاف کرے تصور السَّلَامُ جو کوئی اس اسم کو اکیسو گیارہ بار ہمیشہ پڑھے حق تعالیٰ صحت وشفا دے اُسے اور اگر مداومت کرے اسپر خوف سے نڈر ہو بیچ اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ امن مین رکھے خلق کو اپنی بُرائی سے اور غیر کی بُرائی سے اَلْمُؤْمِنُ اس اسم کو بہت پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالیٰ اُسکو شر شیطان سے نڈر رکھے اور کوئی اُسپر قدرت نپاوے اور ظاہر وباطن اُسکا حق تعالیٰ کی امان مین ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے خلق مطیع ومنقاد اُسکی ہو بیچ اَلْمُهَيْمِنُ نگہبان ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب عارف کا یہ ہے کہ نگاہ رکھے دل اپنے کو بُرے عقیدون اور بُری خلقونسے مانند حسد وکینہ وغیرہا کے اور درست کرے احوال اپنا اور محفوظ رکھے قوی اور اعضا کو مشغول ہونیسے اُن چیزونمین کہ غافل کرین دلکو اللہ تعالیٰ کیطرف سے اَلْمُهَيْمِنُ جو کوئی غسل کرے اور اس اسم کو ایک سو پندرہ ۱۱۵ بار پڑھے اوپر باطنون اور غیبون کے مطلع ہو اور اگر اسپر مواظبت کرے تمام آفتونسے پناہ پاوے بیچ اور جملہ بہشتیون سے موضع العَزِيْزُ غالب وبے مثل کہ کوئی اُسپر غالب نہین نصیب بندیکا یہ ہے کہ غالب ہووے نفس وہوا اور شیطان پر اور بے مثل ہووے علم وعمل ورعرفان مین اور عزت دیوے اپنے نفس کو ساتھ ترک سوال کے مخلوق سے اور ذلیل نکرے اُسکو ساتھ سوال کے اُنسے کہا ابو العباس مرسی نے قسم ہے اللہ کی نہین دیکھی مینے عزت مگر بیچ بلند رکھنے ہمت کے مخلوق سے اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو عزیز اُسنے جانا کہ عزیز کیا امر وطاعت اُسکی کو اور جسنے سہل جانا اُسکے ادا مرکو

لہ یعنی اگر کوئی نفس کو اللہ تعالیٰ سے ملا جاوے تو اسکی عزت ہے اور اگر اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ سے جدا جانے اور اپنے تئین بڑا سمجھے تو ذلیل ہے مولانا

اسنے ہے جائی عزت اُسکی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اے عزیز جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اسکو پڑھے دنیا اور عقبیٰ میں کسیکا محتاج نہو اور بعد خوار کے عزیز ہو اور اس اسم میں خاصیتیں عجیب و غریب ہیں اگر تجار درست کرنیوالا کامون بگڑے ہوؤن کا اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں لانیوالا بندونکا اُس چیز پر کہ ارادہ کرتا ہے نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ نقصانون نفس اپنے کو ساتھ حاصل کرنے کمال و فضائل کے درست کرے اور نفس سرکش لانے پر غالب ہو کر ساتھ لازم کرنے تقوی اور ہمیشہ کرنے طاعت کے کامل ہووے اور کہا قشیری نے کہ بعضی کتابونمیں آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے بندے میرے ارادہ کرتا ہے تو اور ارادہ کرتا ہوں میں اور نہیں ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہوں نمیں پس اگر راضی ہوا تو ساتھ اُس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہوں میں کفایت کرونگا تجکو اُس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہے تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتھ اُس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہوں نمیں نہ کفایت کرونگا تجکو اُس چیز میں کہ ارادہ کرتا ہے تو پھر نہیں ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہوں نمیں انتہی الجبار جو کوئی بعد سبحات عشر کے اکیس ۲۱ بار یہ اسم پڑھے حفاظ الموت کے خرسے امن میں ہووے اور جو کوئی مداومت کرے اُسپر غریبت کرنے اور بدگوئی خلق کی سے نڈر اور امان میں ہو اور اہل دولت و سلطنت ہووے اور اگر انگوٹھی پر نقش کرکے پہنے ہیبت اور شوکت اُسکی خلق کے دلمیں قرار پکڑے یا ذَا الْمُتَكَبِّرِ نہایت بزرگ نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب معلوم کی تو نے بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو تکبر کریعنی پرہیز کریسے طرف شہوات کے اور آرام پکڑنیسے طرف الفت کی چیزونکے اسلیے کہ ان چیزونکی طرف رغبت کرنا کام جانورونکا ہے اگر رغبت کریگا شریک اُنکا ہوگا بلکہ تکبر کر ہر چیز سے کہ باز رکھے تیرے باطن کو حق سے اور حقیر جان ہر چیز کو سوا پہنچنے کے طرف جناب پاک اُسکی کے اور لازم کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کر اپنے سے تمام دعوی تکبر کے تا نفس صاف ہو اور اللہ کی محبت آسمین بیٹھے پس باقی رہے واسطے نفس کے اختیار اور نہ ساتھ غیر اللہ کے قرار یا۔ اَلْمُتَكَبِّرُ اگر اسکو ہمیشہ بستر حلال اپنے کے پہلے دخول سے دس بار پڑھے حق تعالیٰ اُسکو فرزند خلف اور پرہیزگار عطا فرماوے اور اگر ابتداے ہر کار مین بہت کے مراد کو پہنچے یا خَالِقُ اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کے الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے حق تعالیٰ فرشتہ پیدا کرے تا اُسکے لیے عبادت کرے روز قیامت تک اور دل و منہ اُسکا روشن و نورانی کردے اور شاہ عبد الرحمٰن نے لکھا ہے کہ جو کوئی اسم الخالق کو رات مین بہت پڑھے دل و منہ اُسکا روشن ہووے اور تمام کامونمین قوی ہووے اَلْبَارِئُ پیدا کرنیوالا اور جو کوئی ہفتہ مین سو بار اسم الباری پڑھے حق تعالیٰ اُسکو قبر مین نچھوڑے اور ریاض قدس کیطرف لیجاوے یا خَالِقُ اور جو طبیب اسم البارئ پر مواظبت کرے جو علاج کہ کرے موافق پڑے اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانیوالا نصیب عارف کا ان تینون ناموں سے یہ ہے کہ نہ دیکھے کوئی چیز اور نہ تصور کرے کوئی امر مگر کہ تامل کرے بیچ قدرتون اور عجائب کاریگریون کے کہ اُسمین ہین اور جو عورت بانجھ ہو ساٹھ روز روزہ رکھے اور افطار کے نزدیک اکیس ۲۱ بار المصور کو پڑھے اور پانی دم کرکے پیوے حق تعالیٰ فرزند نیک اور نرینہ عطا فرماوے اور جو کوئی بہت پڑھے کام دشوار اُسپر آسان ہون یا غَفَّارُ بخشنے والا بندون کے گناہونکا اور ڈھانکنے والا عیبون اُنکے کا نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ بچاوے تجھ کو نہ بخشنا گناہونکو کوئی مگروہ اور ڈھانکنے تو عیب لوگونکے اور بخشنے قصور اُنکے اور لازم کرے استغفار کو خصوصًا وقت سحر کے جو کوئی بعد نماز جمعہ کے سو بار کہے یَا غَفَّارُ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ حق تعالیٰ اُسکو منجملہ بخشے گیونمین سے گردانتا ہے یا غَفَّارُ غالب کہ سبب اُسکی قدرت کے آگے عاجز مغلوب ہین نصیب بندیکا یہ ہے کہ غالب ہووے بڑے بڑے دشمنون پر کہ نفس در شیطان ہین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہے حق تعالیٰ محبت دنیا کی اُسکے دلسے اُٹھا دیتا ہے اور خاتمہ اُسکا بخیر ہوتا ہے اور حق تعالیٰ شوق و محبت اُسکے دلمین پیدا کرتا ہے روح اور واسطے ہر مہم کے اگر اسم الغفار سو بار پڑھے مہم اُسکی آسان ہو اور اگر اسپر مداومت کرے محبت دنیا کی اُسکے دلسے جاتی رہے اور اگر درمیان سنت و فرض کے سو بار پڑھے بزیارت مقصودی دشمن کے دشمن مقہور ہووے یا الْوَهَّابُ بہت دینے والا بغیر عوض کے نصیب بندیکا یہ ہے کہ خرچ کرے جان و مال اپنی اللہ تعالیٰ کی راہ مین بلا غرض و بلا عوض ؛؛ جو کوئی فقر و فاقہ سے بیچ مین ہو اس اسم پر مداومت کرے حق تعالیٰ اُسکو ایسی نجات دیتا ہے

ط
اور واسطے اسکے ہے
اور واسطے حاصل اسکے
اور واسطے
دونون کے
دیکھ مناقب
مین جاتے ۱۲

ط
اسے
نگاہ رکھنے والے
بخش والے
بہت سا گناہ
بخشنے والے ۱۲

کہ حیران رہجاتا ہے اور جو کوئی اُسکو اپنے پاس رکھتا ہے ایسا ہی پاتا ہے اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کی پڑھے اور سر سجدہ مین رکھے اور سات بار پڑھے خلقت سے بے پروا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو آدھی رات کو درمیان صحن گھر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتھ اُٹھا کر ستو بار پڑھے حاجت اُسکی روا ہوتی ہے فوج واسطے فراخی رزق کے وقت چاشت کے چار رکعت پڑھے اور بعد از فراغت کے سجدے مین جاوے اور سجدے مین ایکسو چار مرتبہ یا وہاب پڑھے اور اگر فرصت نہو پچاس بار پڑھے مولانا عبد العزیز رح اَلرَّزَّاقُ رزق پیدا کرنیوالا اور پونچانیوالا ارزاق مخلوقات کو رزق اُسکو کہتے ہین کہ جس سے فائدہ اُٹھایا جاوے پھر وہ دو قسم پر ہے ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہے کہ جس سے بدنکو فائدہ ہو مانند کھانے پینے کی چیزونکے اور اسباب کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دلکو فائدہ ہو مانند علوم و معارف کے اور نصیب عارف کا اس سے یہ ہے کہ یقین کرے اسکا کہ نہین کوئی لائق رزق دینے کے سوائے اللہ تعالیٰ کے پس نہ توقع رکھے اُسکی مگر اللہ ہی سے پس سونپے امور اپنے عارف اُسکے اور ہاتھ اور زبانسے رزق جسمانی اور روحانی لوگونکو یعنی لوگونکو پہنچاوے یعنی مال خرچ کرے اور تعلیم و ہدایت کرے اور دعاے خیر کرے وغیرذلک کما گیا بعضے عارفین سے کہ کہا نسے کھاتا ہے تو پس کہا جیسیکہ پہچانا مینے خالق اپنے کو نہین شک کیا مینے اپنے رزق مین اور کہا گیا ایک عارف سے کہ کیا ہے قوت پس کہا ذکر حَتّٰی الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ کا جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کے پہلے نماز فجر کے گھر کے ہر جاروں کونون مین دس دس بار پڑھے اُس گھر مین رنج اور مفلسی نہووے لیکن داہنے سے شروع کرے اور منہ قبلہ کیطرف سے نہ پھیرے رح اَلْفَتَّاحُ حکم کرنیوالا اور بعضون نے کہا کھولنے والا در ہا زون رزق و رحمت کا نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ سعی کرے تو فیصلہ کرنے مین درمیان لوگونکے اور یہ کہ مدد کرے تو مظلومونکی اور ارادہ کرے تو لوگونکی حاجت روائیکا امور دنیا اور آخرت مین کما قشیری رح نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ کھولنے والا در ہا زون رزق و رحمت کا ہے اور میسر کرنیوالا اسباب کا اور درست کرنیوالا امور کا تو وہ نہین نگاہ رکھیگا غیر اُسکے مین دل اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کے دونون ہاتھ سینے پر رکھکر ستر بار اسکو پڑھے زنگ اُسکے دلسے جاتا رہے اور صفائی ارزانی ہو رح اَلْعَلِیْمُ جاننے والا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسی نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے حال میرا تو صبر کرے اُسکی بلاؤنپر اور شکر کرے اُسکی عطا پر اور بخشش چاہے اپنی خطاؤنسے اور بعضی کتابون مین ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اگر نہین جانتے تم کہ مین دیکھتا ہون تمکو تو تحمل ہی تمھارے ایمان مین اور اگر جانتے ہو تم کہ مین دیکھتا ہون تمکو تو کیون کیا تمنے مجکو حقیر تر دیکھنے والونکا کہ دیکھتے ہین تمکو یعنی اور نسے شرم کرتے ہین کہ کوئی ہماری بُرائی پر مطلع نہووے اور اللہ تعالیٰ سے کچھ شرم نہین کرتے عیاذاً باللہ منہ جو کوئی اس اسم کو بعد پڑھے حق تعالیٰ معرفت اپنی ارزانی کرے اور جو کوئی بعد از نماز کے ستو بار کہے یَا عَالِمَ الْغَیْبِ حق تعالیٰ اُسکو اہل کشف سے کرے رح اور اگر چاہے کہ کار پوشیدہ سے آگاہی پاوے چاہیے کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا کے ستو بار مسجد مین کہکر سوے ماہیت اُس کار کی اُسپر آشکارا ہو رح اَلْقَابِضُ تنگ کرنیوالا روزیکا یا دل بندونکا اور قبض کرنیوالا رُوح اُنکی کا جو کوئی اسکو چالیس روز تک ہر روز اوپر چار نوالون کے کھکر کھالیا کرے عذاب قبر سے اور بھوک سے امن مین رہیگا رح اَلْبَاسِطُ فراخ کرنیوالا روزی کا یا دل بندونکا نصیب تیرا ان دونون ناموں سے یہ ہے کہ نہ ناامید ہو اُس سے بلامین اور نہ امن مین ہو عطا پر اور جان تنگی کو عمل اُسکی طرف سے بھر صبر کر اور فراخی کو فضل اُسکا اور پھر شکر کر اور کما قشیری نے کہ یہ دونون صفتین وارد ہوتی ہین عارفون کے دلون پر پس جب غالب ہوتا ہے خوف تنگ ہوتے ہین دل اور جب غالب ہوتی ہے امید فراخ ہوتے ہین منقول ہے حضرت جنیدؒ سے کہ کہا اُنھون نے خوف دل تنگ کرتا ہے میرا اور امید کشادہ کرتی ہے دلکو اور حق جمع کرتا ہے مجکو یعنی حق تعالیٰ کی یاد سے خاطر جمعی ہو جاتی ہے اور خلق متفرق کرتی ہے مجکو یعنی اُنکی صحبت سے پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہون انتہیٰ اور لائق ہے بندیکو کہ رہنر کرے ہمیشہ حالت تنگی مین اور جھوڑے خوشی اور بے ادبی کو وقت فراخی کے اور اس سے ڈرے ہین بڑے بڑے لوگ جو کوئی وقت سحر کے ہاتھ اُٹھا کر اسکو پڑھے اور ہاتھ منہ پر پھیرے ہرگز اُسکو حاجت اُسکی نہووے کہ کسی سے کچھ چاہے رح اَلْخَافِضُ پست کرنیوالا کافرون کا ساتھ خوار

کرنیکیا دوکرنیکے اپنی درگاہ سے جو کوئی تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس مین اسکو مترنہار بار پڑھے دشمن پر فتح پائے اگر فتح بلند کرنے والا یعنی مومنون کو ساتھ مدد کرنیکے یا قریب کرنیکے اپنی درگاہ سے نصیب تیرا ان دونون نامونسے یہ ہے کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنے سے اور نہ بھروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال اپنے سے اور پست کر اُس چیز کو کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے پست کرنیکا حکم کیا ہے مانند نفس و ہوا کے اور بلند کر اُس چیز کو حکم کیا ہے تجکو اللہ تعالیٰ نے اُسکے بلند کرنیکا مانند دل اور روح کے دیکھا گیا ایک شخص اُڑتا ہوا ہوا مین پس کہا گیا اُسکو کہ کیونکر پونہچا تو اس مرتبہ کو کہا اُسنے کہ گردانی مین نے ہوا یعنی خواہش نفسانی پیچھے قدم اپنے کے پس مسخر کی اللہ نے ہوا جو کوئی اس اسم کو آدھی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑھے حق تعالیٰ اُسکو خلائق مین سے برگزیدہ کرے اور تو انگر و بے نیاز کرے ۔ ح اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین یا شب جمعہ مین بعد از تمام شام کے اکیسو چالیس بار پڑھے اُسکے لیے خلق کی نظرین ایک ہیبت و حرمت ظاہر ہو اور سوا حق تعالیٰ کے کسی سے نہ ڈرے ۔ ح اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا نصیب تیرا ان دونون نامونسے یہ ہے کہ عزیز رکھے اُنکو جنکو عزیز رکھا اللہ تعالیٰ نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکھے اُنکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب کفر و ضلالت کے جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے ڈرتا ہو چہتر بار اسکو پڑھے بعد اُسکے سجدہ کرے اور کہے الٰہی فلانے ظالم کے شر سے امان دے حق تعالیٰ امان دیگا ۔ ح اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ سُننے والا دیکھنے والا نصیب تیرا ان نامون سے یہ ہے کہ سُنے اور دیکھے خلاف شرع کی چیز و نسے پرہیز کر اور اللہ تعالیٰ کو افعال و اقوال اپنے پر حاضر و ناظر جان کہا امام غزالی رح نے کہ جسنے چھپایا غیر اللہ سے اُس چیز کو نہین چھپاتا اُسکو اللہ سے پس حقیر جانا اُسنے اللہ کی نظر کو پس جسنے کیا گناہ اور وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے اُسکو کیا بڑی جرأت کی اُسنے کیا بڑی جرأت کی اُسنے اور جسنے گمان کیا کہ اللہ نہین دیکھتا اُسکو کیا بڑا کفر کیا کیا بڑا کفر کیا اُسنے اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ جب گناہ کرے تو مولی اپنے کا پس کر ایسی جگہ مین کہ نہ دیکھے وہ تجکو اسکو تعلیق المحال کہتے ہین یعنی ایسی جگہ کہان ہے کہ جہان اللہ نہ دیکھے حاصل یہ کہ نہ کرنا گناہ اَلْبَصِیْرُ جو کوئی اسکو ہر روز پنجشنبہ کے بعد از نماز چاشت کے پانسو بار پڑھے اور ہمو جب ایک قول کے ہر روز سو بار پڑھے وقت پڑھنے کے کلام نکرے اور بعد اُسکے دعا کرے دعا اُسکی قبول ہوگی ۔ ح اَلْبَصِیْرُ جو کوئی اسکو درمیان سنت و فرض فجر کے ساتھ اعتقاد درست کے ایکسو ایکبار پڑھے مخصوص ساتھ نظر عنایت حق کے ہوگا ۔ ح اَلْحَکَمُ حکم کرنیوالا ایسا کہ کوئی اُسکا حکم پھیر نہین سکتا اور نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ تو نے جب پہچانا کہ وہ حاکم ہے تو مان اُسکے حکم کو اور تابعدار ہو اُسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہوگا اُسکی قضا کا باختیار جاری کریگا تجپر زبردستی اور اگر راضی ہو تو دے مہربانی کریگا تجپر اور زندہ رہیگا خوش و رنہین محتاج ہوگا فریاد کرنیکا طرف غیر اُسکے کے جو کوئی اسکو شب جمعہ مین اور ہمو جب ایک قول کے آدھی رات کو اتنا پڑھے کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالیٰ اُسکے باطن کو معدن اسرار کریگا ۔ ح اَلْعَدْلُ انصاف کرنیوالا نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب جانا تو نے کہ وہ عادل ہے تو نہ پاوے تو اپنے نفس مین گھبراہٹ اور تنگی اُسکے احکام سے بلکہ جان کہ جو اُسنے حکم فرمایا میرے حق مین عین انصاف ہے پس آرام طلب کر ساتھ توکل اور اعتماد کے اُسپر اور جو کچھ کہ پونہچے تجکو اللہ تعالیٰ کیطرف سے خرچ کر اُسکو اُس جگہ مین کہ لائق ہے خرچ کرنا اُسمین ازراہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اُسکے عدل سے اور امید رکھ اُسکے فضل کی اور پرہیز کر اپنے سب اُمور مین افراط و تفریط سے اور لازم کر اوسط درجے کے امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کے بیس ٹکڑے پر لکھ کر کھاوے حق تعالیٰ تمام خلق کو مسخر اُسکا کریگا ۔ ح اَللَّطِیْفُ باریک بین کہ دور و نزدیک اُسکے تردیک یکسان ہین اور نرمی کرنیوالا بندہ پر نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ غور کرے امور دین و دنیا مین اور نرمی سے لوگونکو راہ حق کیطرف بلاوے جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا غربت مین کوئی غمخوار نہو یا بیمار ہے اور کوئی بیمارداری اُسکی نکرے یا بیٹی رکھتا ہو اور کوئی درخواست اُسسے بکلیم کی نہین کرتا ہے وضو اچھی طرح کرے اور دو رکعت نماز کی پڑھ کر اس اسم کو اس نیت سے سو بار پڑھے حق تعالیٰ ہم اُسکی کفایت کرے ۔ ح واسطے نصیب کھلنے رزقونکے اور صحت امراض کے اور کفایت مہمات کے بعد از تجدید الوضو کے سو بار مداومت کرے اور عمل پیرا ان خواہیگے کا

یہ ہے کہ واسطے ہر مہم دینی اور دنیوی کے خالی جگہ مین ساتھ شرائط دعا کے سو لہ ہزار اور تین سو اور اکتالیس ۱۶۳۴۱ بار پڑھے مراد کو پونہچے گا یا ح الجمیل بجوار دلکی باتو نیز اور سب امور مین نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب جانا تو نے کہ وہ میرے بھید و ہنر مطلع ہے اور جانتا ہے میرے دلکی باتین تو تو بھی اُسی کو یاد رکھ اور بھول غیر اُسکے کو آگے یا د اُسکی کے اور ہو تو پرہیزگار گہری کی راہ ہونسے اور لازم کر اپنے پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوی کا اور مشغول ہو باطن کی درستی مین غفلت نہ کر اسمین اور امور دین و دنیا کے مین بجز درآرہ جو کوئی نفس امارہ کے ہاتھ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑھے خلاصی پاویگا یا ح الحلیم مبرد بار کہ نہین جلدی کرتا موحد کے عذاب دینے مین بلکہ ڈھیل دیتا ہے اُنکو تا کہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ تحمل کر ایذاے بدبخت نیز اور تامل کر زیر دستونکے عذاب دینے مین اور درگذر غصے کر اور کمال حلم کا یہ ہے کہ نیکی کر اُس کے کہ بُرائی کرے تجھسے جو کوئی اسکو کاغذ پر لکھکر دھووے اور پانی اُسکا کھیتی یا درخت پر ڈالے آفتونسے امن مین رہیگا اور کمال او پونہچے گا اور برکت اُسمین ہوگی یا ح العظیم بزرگ و برتر ذات و صفات مین حد اوہام سے نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ عظمت الٰہی کے آگے ملک کو نہین کو حقیر جانے اور دنیا کے لیے سر نہ جھکاوے اور حقیر جانے نفس اپنے کو اور ذلیل کرے اُسکو اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے ساتھ بجا لانے اوامر کے اور بچنے نواہی کے اور کوشش کرنیکی اُن چیزون مین کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُنکو جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے خلق کی نظرمین عزیز و مکرم ہوگا یا ح الغفور بہت بخشنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ لازم کر استغفار کو اوقات رات و دنین خصوصًا وقت سحر کے اور بخشش اسکو کہ ایذا دے تجکو جسکو کچھ بیماری ہو اندرونہ اور درد سر وغیرہ کے یا غم و اندوہ اُسپر غلبہ کرے اُسکو کاغذ پر لکھے اور روٹی پر اُسکے نقش کو جذب کرے اور کھاوے حق تعالیٰ شفا اور خلاصی اُسکو بخشے اور اگر اسکو بہت پڑھے سیاہی اُسکے دسے جاتی رہے آور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدے مین یا ربّ اغفرلی تین بار کہے حق تعالیٰ گناہ اگلے پچھلے اُسکے بخشدیگا یا ح جسکو درد سر اور یا کوئی بیماری اور یا غم مین آوے تین بار مقطعات یا غفور کے لکھکر کھاوے شفا پاویگا یا ح الشکور قدر دان اور دینے والا ثواب بہت کا تھوڑے عمل پر منقول ہے کہ ایک شخص دیکھا گیا خواب مین پس کہا گیا اُسکو کہ کیا کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تیرے کہا حساب کیا اللہ تعالیٰ نے مجھسے پس ہلکا ہوا پلہ نیکیون میری کا پس بڑی اُسمین ایک تھیلی پھر بھاری ہوگیا وہ پس کہا مینے کیا ہے یہ کہا یہ مٹھی بھی کی ہے کہ ڈالی تھی تو نے ایک مسلمان کی قبر مین اور نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ فکر کرے اللہ تعالیٰ کا اسطرح کہ سب نعمتونکو اُسی کیطرف سے جانکر ہر عضو کو کہ جسواسطے پیدا کیا ہے اُسمین مصروف رکھے اور شکر ادا کرے لوگونکا اور احسان کرے اُپر حدیث فرقہ مین آیا ہے کہ لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ اسکا وہ کہ نہین شکر کرتا لوگونکا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دلکی یا آنکھ کی پیدا ہو اکتالیس بار اس اسم کو پانی پر پڑھے اوپیوے اور آنکھ پر ملے شفا پاوے اور تو انگر ہو یا ح العلی بلند مرتبہ نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ ذلیل کر اپنے نفس کو اُسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر و باطن کی مین اور خرچ کر طاقت اپنی حاصل کرنے علم و عمل مین یہانتک کہ پونہچے تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اعلیٰ امور کو اور مکروہ رکھتا ہے ادنیٰ امور کو اور اسی لیے کہا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ علو ہمت ایمان سے ہے جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے یا اپنے پاس رکھے اگر خوار ہو یتقدد ہو بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تونگر ہو اور اگر مسافر ہو مین بستا ہو پھر وطن مالوف کو پونہچے یا ح الکبیر بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اُسسے زیادہ بڑا نہین اور نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ یاد رکھے تو بڑائی اُسکی ہمیشہ یہانتک کہ بھولجاوے بڑائی غیر اُسکے کی اور کوشش کرینج کامل کرنے نفس اپنے کے ساتھ حاصل کرنے علم و عمل کے یہانتک کہ پونہچے کمال تیرا اور رونکا اور مبالغہ کرتواضع مین اور احتراز کرے ادبی سے ساتھ لازم کرنے خدمت مولیٰ کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے بزرگ اور عالی رتبہ ہو اور اگر حکام و والی اسپر مداومت کرین سب اسکے تابع اور مہمات خوب سرانجام پاوین یا ح الحفیظ نگاہ رکھنے والا عالم کا آفتون اور ضائع ہونیسے نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ نگاہ رکھ اعضا اپنے کو گناہ ہونسے اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور اکتفا کر تمام امور اپنے مین ساتھ تدبیر اُسکی کے اور راضی ہو اُسکے قضا و قدر پر قول ہے کسی بزرگ کا کہ جسکے محفوظ رکھی اللہ تعالیٰ نے اعضا محفوظ رکھا دل اُسکا اور جسکا محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے دل محفوظ رکھا بھید اُسکا اور منقول ہے کہ ایک عالم کی نظر پڑی ایک دن ایک چیز ممنوع پر

پس کہا الٰہی چاہتا تھا میں بینائی اپنی واسطے عبادت تیری کے پس جب ہوئی سبب مخالفت اور تیرے کی تو لیلے اسکو پس اندھے ہوگئے اور تھے وہ نماز پڑھتے رات کو پس محتاج ہوئے پانی کے طہارت کے لیے پانی نہ ہاتھ لگا پس کہا الٰہی کہا تھا میں نے واسطے تیرے کہ لیلے بینائی میری پس رات میں محتاج ہو تھیں اُسکا واسطے عبادت تیری کے پس سُکھی ہوگئے جو کوئی اسکو لگکر دائیں بازو پر یا ندھے خوف غرق اور جلنے اور دیوار ہری اور نظر بد کے سے بند ہو مع المشیت پیدا کرنیوالا قوت بدنوں اور ارواح کا اور دینے والا اُسکا اُنکو نصیب تیرا اسی سے یہ ہے کہ جب جانا تو نے کہ وہ قوت پیدا کرنیوالا اور دینے والا اُسکا ہے تو بھولے تو ذکر قوت کا آگے ذکر اُسکے کے جیسیکہ منقول ہے سہیل سے کہ وہ پوچھے گئے قوت سے پس کہا وہ ذکر حَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ کا ہے اور نہ طلب کر قوت و قوت مگر مولیٰ اپنے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ یعنی نہیں کوئی چیز مگر کہ نزدیک ہمارے خزانے اُسکے ہیں اور نہیں اُتارتے ہم مگر ساتھ اندازۂ مقرر کے اور دے تو ہر متعلق اپنے کو وہ قوت کہ مستحق ہے اُسکا پس ہو کہ طریقہ تیرا نفع پہونچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کھلانا بھوکے کا اور کہا قشیری نے کہ مختلف ہوتے ہیں قوتیں پس بعضے بندے ایسے ہیں کہ دانستا ہے اللہ تعالیٰ قوت نفس اُنکیلئے کہ توفیق عبادات کو اور قوت دل اُنکیلئے ہونے مکاشفات کو اور قوت روح اُنکیلئے کہ مداومت مشاہدات کو اور جب مشغول کرتا ہے اللہ بندیکو اپنی طاعت میں تمام کرتا ہے اُسکے لیے ایسے شخص کو خبر گیری اور خدمت اُسکی کرتا ہے اور جب کہ رجوع کرتا ہے طرف متابعت خواہش کے سونپتا ہے طرف قوت اُسیکے اور اُٹھا لیتا ہے اُس سے سایہ عنایت اپنی کا اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اُسکو غربی پیش آئے یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت رونے سات بار خالی کوزہ یعنی آنحورہ وغیرہ پر پڑھکر دم کرے اور بعد اُسکے پانی اُس کوزے میں ڈالے اور پیوے اور دوسرے کو پینے کو دیوے اور اگر روزہ دار کو خوف ہلاکت کا ہو بھول پڑھکر سونگھے قوت پاویگا اور ہر روز روزہ رکھ سکے گا وَاللّٰہُ الْحَبِیْبُ کفایت کرنیوالا ہر حالمیں یا حساب لینے والا بندو نسے دن قیامت کے نصیب تیرا اسی سے یہ ہے کہ کفایت کرے حاجت مہتاجو نکو اور حساب کرنیوالا ہووے نفس اپنے سے کہا قشیری نے کہ کفایت کرنا اللہ کا بندیکو یہ ہے کہ کفایت کرتا ہے اُسکو ہر حال اور ہر شغل اُسکے میں اور جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ کافی و مہرا ہے نہ پریشان دل ہووے خلق کے نہ متوجہ ہووے اُسپر بسبب اعتماد کرنیکے ساتھ اُسکے کہ جو کچھ قسمت کا ہے ہر حال پونہچیگا اگرچہ بے توسہی کریں مجھے لوگ اور جو کچھ کہ قسمت میں نہیں ہے نہیں پونہچیگا اگرچہ متوجہ ہوں لوگ مجیر اور جو کوئی اکتفا کریگا ساتھ نیک سرانجامی اللہ تعالیٰ کے ہر حالمیں پس راضی کردیگا اُسکو مولیٰ اُسکا ساتھ اُس چیز کے کہ اختیار کریگا اُسکے لیے پس اختیار کریگا نہونے کو ہونے پر اور فقر کو غنا پر اور آرام پکڑیگا طرف نہونے اسباب کے بسبب ہونے وثوق مولیٰ کے جو کوئی کسی چور یا حاسد یا ہمسایۂ بدیا ظالم سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہے حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَسِیْبُ اور اتدارو زخم بخشے سے کرے اللہ تعالیٰ اُنکے شر سے نگاہ رکھے گا وَہُوَ الْجَلِیْلُ بزرگ قدر نصیب تیرا اسی سے یہ ہے کہ نفس اپنے کو آراستہ کر ساتھ معنوں کمال کے جو کوئی اس اسم کو مشک زعفران سے لکھکر اپنے پاس رکھے یا لکھاوے تمام خلائق تعظیم و توقیر اُسکی کریں وَہُوَ الْکَرِیْمُ بڑا سخی اور بہت دینے والا کریم نہیں ہو چکتا دینا اُسکا اور نہیں خالی ہوتے خزانے اُسکے اور نصیب بندیکا اسی سے یہ ہے کہ دیکو بعفو و عدے کے اور پرہیز کرے بُرے خلق سے فعال سے اگر اپنے بستر میں یہ اسم بہت پڑھے یہانتک کہ سو جاوے وہ نہ تھے دعا کریں اور کہیں اَکْرَمَکَ اللّٰہُ اور مکرم اور معزز ہو اور کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اسی سبب سے اُنکو کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں وَہُوَ الرَّقِیْبُ نگہبانی کرنیوالا ہر چیز کا اور بعضوں نے کہا کہ جاننے والا ہر احوال بندو کا اور افعال اُنکے کا اور نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ نگاہ رکھے تو اُسکو ہر حالمیں اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اُسکے کے سوال میں اور کرے تو نگہبانی اُنکی کہ کیا ہے عجز و نگہبان اُنکا حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو اور تم سب پوچھے جاؤ گے رعیت اپنی سے یعنی جسکی خبر گیری کرنیکو فرمایا ہے اُسکی خبر گیری کا حال پوچھا جاویگا اور کہا قشیری نے نصرآبادی سے کہ اس طائفہ کے نفی ہمامعت اولیاء اللہ کے یہ ہے کہ ہووے غالب بیچہ یا ادب کی ساتھ دل کے اور جانے یہ کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہے ہر کہاں پر پس رجوع کرے اُسکی طرف ہر حالمیں اور ڈرے عذاب اُسکیسے ہر دم پس مراقبہ حالا چھوڑتا ہے باقی خلاف شرع

از راہ حیا کے اللہ تعالیٰ سے اور ہیبت اُسکی کے زیادہ اُس شخص سے کہ چھوڑتا ہے گناہ بسبب خوف عذاب اُسکے کے اور جو کوئی رعایت کرتا ہے اپنے دلکی تو کوئی دم یاد خدا سے اور طاعت اُسکی سے خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حساب لیگا مجھسے ہر عمل کا خواہ تھوڑا ہو یا بہت تنقول ہے ایک ولی سے کہ اُنکو خواب مین کسی نے دیکھا بعد انتقال کے پس کہا کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا کہ بخشا اللہ نے مجھکو اور احسان کیا مجھپر مگر یہ کہ حساب لیا مجھسے یہانتک کہ مواخذہ کیا مجھے اس عمل پر کہ ایکدن تھا مین روزے سے جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا پینے ایک گھونٹ پانے یار کی نگاہ سے پس توڑا مینے اُسکو پھر یاد آیا مجھکو کہ یہ نہین ہے میری ملک پھر ڈالدیا مینے اُسکو گھونٹ پس لی گئین میری نیکیون سے مقدار بدلے توڑنے اُسکے کے اور جسکو معلوم ہوگی یہ بات نہین ضائع کریگا باطل چیز دنہین عمر اپنی اور نہین کھونیگا غفلت نہین وقت اپنا انتہیٰ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ حساب کرو یعنی اپنے اعمال کا پہلے اس سے کہ حساب لیا جاوے تجھسے جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑھے اور اُنکے گرد دم کرے تمام دشمنون سے اور سب آفتون سے بڑر ہوگا یا مجیب قبول کرنے والا دعا پہچاننے والا پکارنیوالون کا نصیب بندیکا اسکے یہ ہے کہ فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی کرے اور امر ونواہی مین اور حاجت روائی کرے حاجتمندونکی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکھکر اپنے پاس رکھے حق تعالیٰ کی امان مین رہیگا یا جو اُلواسع علم اُسکا فراخ ہے اور نعمت اُسکی سبکو پونہچی نصیب بندیکا اسکے یہ ہے کہ سخی کرے فراخی علم اور سخاوت اور معارف اور اخلاق مین اور سبھونسے کشادہ پیشانی رہے اور نہ فکر کرے حاصل کرنے مقاصد مین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اُسکو قناعت و برکت دے یا جو الحکیم استوار کار و دانا نصیب بندیکا اسکے یہ ہے کہ کوشش کرے بیچ خلق پکڑنے کے اور علاقہ پکڑنیکے ساتھ کتاب اللہ کے اور محکم کرے کام اپنے اور چاہیے کہ نقصان یعنی بیہودگی سے پرہیز کرے اور کوئی کام بے باعثہ حقانی اور داعیہ ربانی کے نکرے تا مستحق اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل ہے ذوالنون مصری سے کہ کہا مینے کہ زمین مغرب مین ایک شخص ساتھ علم و حکمت کے معروف و مشہور ہے اُنکی زیارت کو گیا مین چالیس روز اُنکے در واز پر پڑا رہا نماز کیوقت وہ مسجد مین آتے اور پریشان و حیران پھرتے اور میری طرف کچھ التفات نکرتے اس حال سے بتنگ آیا مین کہا مینے اے جوانمرد چالیس روز ہوئے ہین کہ یہان ٹھیرا ہون اور تم میری طرف کچھ التفات نہین کرتے اور کلام نہین کرتے مجھکو کچھ نصیحت کرو اور کچھ حکمت سکھاؤ یا دکرو نہین کہا اُسپر عمل کریگا تو یا نہین کہا ہان کرونگا اگر خدائے تعالیٰ توفیق دیگا کہا دنیا کو دست نرکھ اور فقر کو غنیمت گن اور بلا کو نعمت جان اور منع کو یعنی نہ ملنے کو عطا جان اور ساتھ عزیز کے اُنس مت پکڑ اور صحبت نرکھ اور خواری کو عزت جان اور حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکھ اور توکل کو اپنی معاش کر شعر از سینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر ۔ الا کسے کہ مید ہد از وے نشان تراہ جسکو کوئی کام پیش آوے کہ اُسکے سرانجام اُسکا نہو سکتا ہو اِسم اسم کو مداومت کرے مہم اُسکی سرانجام پاوے مدح الودود دوست رکھنے والا فرمانبردار نکا یا محبوب ولیا کے دو نہین نصیب بندیکا اسکے یہ ہے کہ دوست رکھے خلق کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے اور احسان کرے خلق پر بقدر طاقت اپنی کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا ایک تمھارا یہانتک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لیے اور دوست رکھنا اللہ تعالیٰ کا بندونکو یہ ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے اُنپر اور تعریف کرتا ہے اُنکی در بھلائی پونہچاتا ہے اُنکو اور دوست رکھنا بندون کا اللہ تعالیٰ کو یہ ہے کہ تعظیم کرتے ہین اُسکی اور سنت رکھتے ہین اُسکی دلونہین اور آیا ہے حدیث قدسی مین کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جڑا دوست و دوستونہین طرف میرے وہ ہے کہ عبادت کرے واسطے غیر عطا کے یعنی خالص اُسکی خوشی کے لیے عبادت کرے نہ ساتھ امید عطا کے اگر میان بیوی مین ناموافقت ہو اور خصومت پڑے اس اسم کو ایک ہزار دو بیکبار طعام پر پڑھے اور جس جانب سے کہ ناموافقی ہو اُسکو دین تا کہ کھائے اُنکے درمیانمین اتفاق و الفت ہو جائے گی یا حمید بزرگ و شریف ذات و افعال مین نصیب بندیکا اسکے یہ ہے کہ معلوم ہو جسکو آبلہ یا باد فرنگ یا جذام یا برص ہوا یام بیض مین روزے رکھے اور وقت افطار کے بہت پڑھے اور پانی پر دم کر کے پیوے شفا پاویگا اور جسکو اپنے ہم جنسونمین عزت و حرمت نہو صبح ثانی نوے بار پڑھے اور اپنے پر

پھونکے عزت و حرمت حاصل ہوگی ع اَلَّذِیْ بَعَثَ اُٹھانیوالا اور زندہ کرنیوالا مُردوں کا قبر سے اور بیدار کرنیوالا دل غافلوں کا خواب غفلت سے نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ زندہ کرے نفسوں جاہل کو ساتھ نصیحت کرنے اور تعلیم کرنیکے اور بے رغبت کرنیکے دنیا سے اور رغبت دلانیکے نعمتوں آخرت کی مین پس ابتدا کرے ساتھ نفس اپنے کے پھر اور دوسرے جو کوئی چاہے کہ دل اُسکا زندہ ہو وقت سونیکے ہاتھ سینے پر رکھے اور اس اسم کو یکسو ایکبار پڑھے حق تعالیٰ دل مردہ اُسکا زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ع اَلشَّہِیْدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کما قتیری نے کہ اہل معرفت نہین طلب کرتے ساتھ اللہ کے کوئی مونس سوا اُسکے بلکہ راضی ہوتے ہین ساتھ اسکے کہ وہ دیکھتا ہے احوال ہمارا اور جانتا ہے امور و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ یعنی کیا نہین کفایت کرتا پروردگار تیرا یہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہے اور نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ نگاہ رکھے تو اُسکو ہمانتک کہ ندیکھے تجکو اُس جگہ کہ منع کیا ہے تجکو اُس سے اور نہ غائب دیکھے تجکو اُس جگہ سے کہ حکم کیا ہے تجکو اُسکا اور باز رہے تو بسبب علم اُسکے سے اور دیکھنے اُسکے کے اسے کہ پیش کرتو حاجتین اپنی طرف غیر اُسکے کے اور باز رہے میل کرنیسے طرف غیر اُسکے کے اور مخلوق پکڑنا تیرا اُس سے یہ ہے کہ ہووے تو گواہ سچ پر اور رعایت کرنیوالا سچ کا جسکا بیٹا نافرمان ہوا بیٹی غیر صالح ہر صبح کو وقت ہاتھ اُسکی پیشانی پر رکھے اور منہ آسمانکی طرف کرکر اکیس بار کہے یا شہید حق تعالیٰ اُسکو صالح کرے ع اَلْحَقُّ ثابت ساتھ شہنشاہی کے اور لائق ساتھ خدائی کے اور نصیب تیرا اس سے یہ ہے کہ جب پہچانا تو نے کہ وہ حق ہے پھولے تو اُسکے مقابلے مین یاد خلق کی اور مخلوق پکڑنا تیرا ساتھ اُسکے یہ ہے کہ لازم کرے تو حق کو تمام اقوال و افعال و احوال مین جسکا اسباب کچھ جاتا رہا ہو ایک کاغذ کے چار ورق کو نون پر یہ اسم لکھے اور کاغذ کے بیچ مین نام اُس اسباب کا بھی لکھے اور آدھی رات کو بیٹھے پر رکھے اور نظر آسمانکی طرف کرکر شفیع لائے پاجا اُوے اُسمین سے کچھ پاوے اور اگر قیدی آدھی رات کو سر نگاہ کرکر یکسو آٹھ بار پڑھے خلاصی پاوے ع اَلْوَکِیْلُ کارساز فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا یعنی کفایت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کارساز ہونے مین وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ یعنی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہے اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہے اُسکو وَتَوَکَّلْ عَلَی الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ یعنی اور بھروسا کر ایسے زندہ پر کہ نہین مرتا وَتَوَکَّلْ عَلَی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ یعنی اور بھروسا کر غالب مہربان پر نصیب بندیکا اس سے یہ ہے کہ ضعیفون اور عاجزونکے کام مین کوشش کرے اور حاجت روائی انکی مین ایسی سعی کرے کہ گویا وکیل انکا ہے اگر بجلی گرنیسے یا ہوا سے یا پانی سے یا آگ سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہ مین بہت پڑھے مدد ہووے ع اَلْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ قوت والا استوار سب امور مین نصیب بندیکا یہ ہے کہ خواہش نفسانی پر غالب و قوی ہووے اور دین مین سخت و پختہ ہووے اور جاری کرنے احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دے جسکا دشمن قوی ہو کہ اُسکے دفع سے عاجز ہو تھوڑا سا آٹا گوندھے اور اُسکی ایک ہزار روایک سو گولیان بناوے اور ایک ایک گولی اُٹھاوے اور کہے یَا قَوِیُّ اور بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالیٰ اُسکے دشمن کو مقہور و مغلوب کرے ع اَلْمَتِیْنُ جسنے بچے کا دودھ چھٹایا ہو اور وہ صبر نہین کرسکتا ہے یا دودھ پلانیوالی کے دودھ مین نقصان ہو چاہیے کہ اُسکو اُس بچے کو پلاوے اور دودھ والیکو بھی پلاوے تا صبر کرے بچہ اور دودھ والی کا دودھ زیادہ ہو اور اگر کوئی اشغال اعمال ملکی مین سے کچھ چاہے روزانہ اوراد کے اول ساعت مین اُس نیت سے تین سو ساٹھ بار پڑھے وہ منصب پاوے ع اَلْوَلِیُّ مددگار اور دوست رکھنے والا مومنونکا نصیب بندیکا یہ ہے کہ دوستی کرے مسلمانون سے اور کوشش کرے تائید دین مین اور سعی کرے حاجت روائی خلق کی مین اور کما قتیری نے کہ علامتون دوستی اللہ تعالیٰ کی سے یہ ہے کہ ہمیشہ توفیق دے اللہ تعالیٰ بندیکو خیر کی یہانتک کہ اگر ارادہ کرے برائی کا بچالے اُسکو اللہ تعالیٰ مرتکب ہونے سے اُسکے اور اگر نگہان اُسمین پڑ ہی جاوے تو ساتھ توبہ اور انابہ کے جلدی سے پھیر لاوے اور اُسمین چھوڑے اور یہی معنی ہین اس کے اذا احب اللہ عبدا لم یضر بذنب یعنی جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندیکو تو نہین ضرر کرتا اُسکو کوئی گناہ اور اگر مثل کرے طرف تصور کرنے کے طاعت اُسکی مین توفیق توبہ کی

لہ الدعوات فتح اول و ضم دوم و فتح سوم جمع دعوۃ بضم اول و فتح ثانی بمعنی طلب و سوال

دے اور یہ علامت سعادت کی ہے اور عکس اُسکا علامت شقاوت کی اور علامتون دوستی اُسکی سے یہی ہے کہ اُسکی محبت اپنے اولیا کے دلونمین ڈالتا ہے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے خلق کے دلکی باتونپر آگاہ ہو اور جسکی لونڈی یا بیوی ہو کہ اُسکی سیرت سے خوش نہو جسوقت کہ اُسکے آگے جانا چاہے اس اسم کو بہت پڑھے حق تعالیٰ اُسکو صلاحیت پر لاوے ذح الحمید تعریف کرنیوالا ذات وصفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندیکا یہ ہے کہ ہمیشہ تعریف کرنیوالا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھ صفتون کمال کے یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندونکے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے پسندیدہ افعال ہوا اور جسپر فحش و بدزبانی غالب آوے اور اپنے تئین اُسے نہین نگاہ رکھ سکتا ہے اس اسم کو پیالے پر لکھے اور بعضون نے کہا تو سے بار پیالہ پر پڑھے اور ہمیشہ اُس پیالے مین پانی پیا کرے فحش گوئی سے امان پاویگا ذح المحصی گھیرنیوالا ہے علم اُسکا ہر چیز کو اور ظاہر ہے نزدیک اُسکے گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب تیرا اُسے یہ ہے کہ نہو تجھے غفلت حرکت وسکونمین کسی لحظہ ولحہ اور نہ نیکلے کوئی سانس مگر پیچ طاعت خدا کے اسلیے کہ آیا ہے حدیث شریف مین کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اُس ساعت پر کہ گذری ہوگی بغیر یاد خدا کے اور کوشش کرا سمین کہ اعمال و احوال باطن اپنے پر اطلاع پاوے اور خلق پر کنا ساتھ اُسکے یہ ہے کہ تکلف کرتیوہ پیچ شمار کرنے نعمتونکے کہ پونہچائی ہین اللہ تعالیٰ نے تجملوتا کہ جانے تو عاجز ہونا اپنا شکر اُنکے سے اور گناہ اپنے شمار کر کر عذر کرا اور یاد کرا اُن دونون کو کہ خالی رہے طاعت اُسکی سے اور پھر افسوس کرا لون پر جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کے تئین ایک ہزار ایک بار پڑھے عذاب گور سے اور عذاب قیامت سے بڑھ ہوگا ذح المبدئ المعید پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنیوالا نصیب تیرا ان سے ہے کہ رجوع کرے تو طرف اُسکے ہر چیز مین اول بار اور دوبارہ اور سعی کریہ پیچ پیدا کرنے نیکیونکے اور اعادہ کریعنی پھر کرا دا کرا اُس عمل کو کہ اُسمین کچھ رہگیا ہو یا قصور ہوا ہو المبدئ جسکی بیوی کو حمل ہوا اور اسقاط حمل سے ڈرتا ہو یا حمل دیر تک رہے چاہیے کہ خاوند اُسکا سحر کے وقت نوے بار اُسکو پڑھے اور اُنگلی شہادت کی گردبیٹ کے پھراوے حمل ساقط نہو اور خلاصی پاوے اور اُسکو کچھ ضرر نہ پونہچے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے جو کچھ اُسکی زبانپر جاری ہو بصدق و ثواب ہوئے ذح المحیی المعید جسکا کوئی غائب ہو اور چاہے کہ وہ آجاوے یا اُسکی خبر پاوے جسوقت کہ اُسکے گھر کے لوگ سوتے ہون اس اسم کو گھر کے چارون کونون مین ستر ستر بار پڑھے اور بعد اُسکے کہے یا محیی یا معید پھر مجرد فلانیکو ساتھ روز نگذریگے کہ غائب آجاویگا یا اُسکی خبر آویگی ذح اور اگر کچھ جاتا رہے اسی اسم کو بہت پڑھے پاجاوے ذح المحیی الممیت زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا یعنی زندہ کرتا ہے دلونکو ساتھ نور ایمانکے اور پیدا کرتا ہے حیات جسم مین اور سارتا ہے بدنونکو اور دلکو ساتھ خواب غفلت وفانی کے نصیب بندیکا اسسے یہ ہے کہ زندہ کرے خلق کو ساتھ نفع پونہچانے کے علم سے اور دل کو ساتھ معرفت الٰہی کے اور سارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کرے واسطے حیات کے اور نہ موت کے بلکہ ہو تابع تجلد اُسکی قضا و قدر کا اور کہتا رہے یہ دعا کہ آئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً مِّنْ کُلِّ شَرٍّ جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہوئے کسی عضو کے سے خائف ہو اسم المحیی کو سات بار پڑھے حق تعالیٰ اُسنے دفع کرے ذح واسطے دفع درد و ہفت اندام کے ساتھ روز تک ہر روز یہ پڑھ کردم کرے اور اگر مداومت کرے اسپر دل اُسکا زندہ ہو اور اُسکے بدنمین قوت پیدا ہو ذح المحیی الممیت جو کوئی نفس پر قادر نہو کہ مثالبت مین غلبہ کرے وقت سونیکے ہاتھ سینے پر رکھے اور اسم المحیی کو پڑھے یہانتک کہ سو بار حق تعالیٰ اُسکے نفس کو فرمانبردار کرے ذح الحی زندہ سب سے پہلے اور سب سے بعد بھی نصیب بندیکا یہ ہے کہ زندہ ہو ساتھ یاد پروردگار تعالیٰ کے اور خرچ کرے جان اپنی اُسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوے اگر کوئی شخص بیمار ہو اس اسم کو بہت پڑھے صحت پاوے یا اور کوئی پڑھے بیمار پر تو بھی صحت پاوے ذح اور اگر بیمار پر آنکھ سامنے کر کر پڑھے صحت پاوے اور اگر ہر روز سو بار پڑھے عمر اُسکی دراز ہو اور قوت روحانیہ اُسمین زیادہ ہو ذح القیوم قائم آپ بھی اور قائم رکھنیوالا اور خبر گیری کرنے والا مخلوقات کا نصیب بندیکا اسسے یہ ہے کہ بے پروا ہو اسوی اللہ سے اور کہا قشیری نے کہ جسنے پہچانا کہ وہ قیوم ہے راحت پائی ہر نفس مین استغنا سے اور جانا کہ حرکت

تفویض کے پیش نجل کریگا اور نہ حقیقت سمجھے گا دنیا کی بیش قیمت چیز کی جو کوئی اسکو بہت پڑھے وقت سحر کے دلو نمین تصرف اسکا ظاہر ہو یعنی دوست رکھینگے لوگ اسکو ح اور اگر بہت پڑھے مہمات اسکے بسبب دلخواہ برآوین ح الواجد غنی کہ محتاج کسیکا کسی چیز مین نہین نصیب بندیکا یہ ہو کہ ہیچ حاصل کرنے کمال ضروری کے سعی کرے تا مستغنی ہو ساتھ فضل خدا کے ماسوی اللہ سے جو کوئی کہ وقت کھانا کھانیکے ساتھ ہر نوالیکے اسکو پڑھے وہ کھانا پیٹ مین نور ہو اور جو کوئی خلوت مین اسکو بہت پڑھے تو انگریہو ح الملک القدوس بزرگ نصیب بندیکا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا الواحد الاحد یگانہ ذات و صفات مین نصیب بندیکا یہ ہے کہ یگانہ ہووے بندگی مین جیسیکہ وہ یگانہ ہے خدائی مین اور موصوف ہووے ساتھ ایسے فضائل کے کہ ہم جنس اسکے ویسے نہون اگر کسی کا دل خلوت سے ہراسان ہو ایک ہزار دا یکبار اس اسم کو پڑھے خوف اسکے دلسے جاتا رہے اور مقرب حضرت حق کا ہووے اور اگر طلب فرزند کی رکھے اس اسم کو لکھکر اپنے ساتھ رکھے فرزند پیدا ہو ح الصمد بے پرواکہ نہین محتاج کسیکا اور سب اسکے محتاج نصیب بندیکا اسسے یہ ہے کہ ہر حاجت مین رجوع اسکی طرف کرے اور بے فکر ہو اپنے رزق سے اور اسپر توکل کرے اور بچے دنیا کی حرام چیز دنسے اور بے رغبت ہو زینت کی چیزون اسیکسے اور نہ رغبت کرے اسکے حلال مین اور بے پرواہو خلق سے اور سعی کرے حاجت روائی خلق کی مین جو کوئی سحر کو یا آدھی رات کو سجدہ کرے اور اکیسو بندرہ بار اس اسم کو پڑھے صادق الحال القول ہو اور کسی ظالم کے ہاتھ مین گرفتار نہو اور اگر بہت پڑھے بھوکا نہو اور اگر حالت وضو مین کہے بے پرواہو ح القادر المقتدر قدرت والا قدرت ظاہر کرنیوالا نصیب بندیکا یہ ہے کہ قادر ہووے اوپر بازر کھنے نفس کے تمنا ہشون اور لذتون سے اگر وقت دھونے اعضا وضو کے ہر عضو دھونے مین اسم القادر پڑھے کسی ظالم کے ہاتھ گرفتار نہو اور کوئی دشمن اسپر فتح نا پاوے اور اگر کچھ کار مشکل درپیش آوے اکتالیس بار پڑھے وہ کار درستی پاوے ح المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کرے غفلت ساتھ ہوشیاری کے مبدل ہو اور جو کہ وقت اٹھنے کے سونیسے اسم المقتدر کو بیس بار پڑھے تمام کام اسکے حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرین ح المقدم المؤخر آگے کرنیوالا دوستونکو ساتھ نزدیک کرنیکے درگاہ عزت اپنی سے اور پیچھے ڈالنے والا دشمنون کا لطف اپنے سے نصیب بندیکا ان نامون پاک سے یہ ہے کہ نیکیونکی طرف سبقت کر کر اپنے تئین آگے کرے یعنی افضل ہو اور دنسے اور آگے کرے انکو کہ مقرب درگاہ عزت ہین یعنی عزیز رکھے انکو اور پیچھے ڈالے نفس ورشیطان کو اور مردود ون درگاہ الٰہی کو اور اہتمام کرے امور اپنے کا پس مقدم کرے اسی امر کو کہ بہت ضرور ہے پھر اسکو کرے کہ جسکی کم ضرورت ہو اور بیچ درمیان خوف و رجا کے المقدم جو کہ معرکہ جنگ مین اسکو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کچھ رنج اسکو نہ پونہچے اور اگر بہت پڑھے نفس طاعت الٰہی مین فرمانبردار ہو ح المؤخر اگر سوار پڑھے دل اسکا ساتھ غیر حق کے آرام نہ پکڑے ح اور جو کہ ہر روز تو بار پڑھے تمام کام اسکے باتمام پونہچین اور اگر اکتالیس بار پڑھے نفس اسکا مطیع ہو ح الاول الآخر پہلے سب سے اور پیچھے سب سے نصیب بندیکا یہ ہے کہ جلدی کرے طاعتونمین اور بجالانے اوامرمین اور جان خرچ کرے اللہ کے لیے تا حیات ابدی پاوے الاول اگر کسی کے فرزند نہو چالیس بار ہر روز چالیس دن تک پڑھے مراد اسکی برآوے ح جسکو آرزوے فرزند اور باغنا کی اور یا کوئی اور حاجت ہو چالیس شب جمعہ شب ہزار بار پڑھے تمام حاجتین برآوین ح الآخر جسکی عمر آخر کو پونہچے اور اعمال نیک نرکھتا ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالیٰ عاقبت اسکی بخیر کرے ح الظاہر الباطن آشکارا باعتبار مصنوعات کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر کمال صفتون اسکی کے اور پوشیدہ وہم و خیال سے باعتبار کنہ ذات کے الظاہر جو کوئی بعد از نماز اشراق کے اسکو یا نسو بار پڑھے حق تعالیٰ آنکھین اسکی روشن کرے ح اور اگر خوف ہوا اور مبتلا ہو بہت پڑھے امان پاوے اور اگر گھر کی دیوار پر لکھے دیوار سلامت رہے ح الباطن جو کوئی ہر روز تینتیس بار یا باطن کہے صاحبان اسرار الٰہی سے ہو ح اور اگر مداومت کرے اسکی جو کوئی اسکو دیکھے دوست ہو ح الوالی کارساز و مالک نصیب بندیکا مثل نصیب الوکیل کے ہے جو کوئی چاہے کہ گھر اسکا یا غیر اسکے کا معمور و آباد ہو اور ہوا اور مبتلا اور تمام آفتونسے محفوظ رہے اسم الوالی کو اوپر کوزۂ آب نارسیدہ کے لکھے اور پانی اس کوزہ مین ڈالے

لہ الاحد ہو کوئی نہو مثل اسکے یعنی اسکو نہ کوئی پڑھے کہ ہو مثل اسکے اور نہ اسکی اولاد اسکے

ظاہر ہو ح اور اگر بہت پڑھے خلق آنکھین

اور اُس کو زہ کو گھر کی دیوار و پنہ ہمارے در و دیوار گھر کے سلامت رہین اور بنیت کسی کی تسخیر کے پڑھے چاہیے کہ گیارہ بار پڑھے وہ شخص مطیع و منقاد اُسکا ہو
ش ح جو کوئی چاہے کہ گھر اُسکا یا غیر اُسکے کا خراب نہو تین سو بار اسم الوالی پڑھے سلامت رہے ش ح المُتَعَالِی بہت بلند نصیب بندیکا اسسے وہی ہے جو
العَلِیُّ مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے جو دشواری کہ ہو آسان ہو اور بعضون نے کہا جو عورت کہ حالت حیض مین اس اسم کو پڑھے اُسکی آفتون سے
خلاصی پاوے ش ح البَرُّ نہایت احسان کرنیوالا نصیب بندیکا اسسے یہ ہے کہ نیکی کرے ماں باپ سے اور اُستاد سے اور بزرگونسے اور قرابتیونسے اور اور
حقدار ونسے جو کوئی آفتون ہوا وغیرہ سے ڈر رکھتا ہو اس اسم کو پڑھے امان پاویگا اور جسکے کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑھے اور اُس لڑکے کو خدائے
تعالیٰ کے سپرد کرے وقت بلوغ تک امن مین رہیگا اور بعضون نے کہا اگر کوئی خراب خواری اور زنا مین مبتلا ہو ہر روز سات بار پڑھے دل اُسکا اس سے
سوز ہو ش ح التَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا اصل معنی توبہ کے ہین پھرنا جب نسبت اُسکی بندے کی طرف کرین تو پھرنا گناہ سے مراد رکھتے ہین اور اگر پروردگار
کیطرف نسبت کرین تو پھرنا رحمت و توفیق آرادہ کرتے ہین اور اللہ تعالیٰ میسر کرتا ہے اسباب توبہ کے اور توفیق دیتا ہے بندے کو اُسکی اور بیدار کرتا ہے
خواب غفلت سے ساتھ تخویفات اور تحذیرات اور آگاہ کرنیکے آگے گناہونکے عذاب پر پس رجوع کرتا ہے بندہ ساتھ توبہ اور ندامت کے اور رجوع کرتا ہے
اللہ تعالیٰ ساتھ فضل و کرامت کے پس حقیقت مین تو بہ حق کی سابق ہے بندے کی تو بہ پر جیسیکہ فرمایا ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوبُوا مصرع تو بہ کنم تو بہ کنم نشکنم ش بندے کو چاہیے کہ ہمیشہ امیدوار رہے اور دروازہ نا امیدی بند کرے اور جناب حق سے توبہ طلب کرے اور گناہونسے پشیمان ہو اور گوش عبرت کے
کھلے رکھے اور توبہین تاخیر نکرے اور امر عَجِّلُوا بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ الْمَوْتِ کی فرمانبرداری کرے حکایت ایک زیر عیسی بن عیسی نام ساتھ ایک جماعت سوداگرونکے
چلا جاتا تھا لوگ بسبب عادت کے پوچھتے تھے کہ یہ کون ہے یہ کون ہے ایک بڑھیا راہ مین بیٹھی تھی اُسنے کہا چند آدمی کہتے ہین یہ کون ہین یہ ایک بندہ
ہے چشم عنایت حق سے گرا ہوا اور اس حالمین مبتلا عیسی بن عیسی نے یہ سُنا اور اپنے مکان کو پھر کر آیا اور ترک زارت کی اور ساتھ دولت توبہ کے مشرف ہوا اور
مکہ مبارک مین مجاور ہوا التَّوَّابُ جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کے تین سو ساٹھ بار پڑھے حق تعالیٰ اُسکو توبہ نصوح کرامت فرماوے اور جو کوئی اسکو بہت
پڑھے سب کار اُسکے صلاح پذیر ہون اور نفس طاعت مین آرام پکڑے ش ح نصیب بندیکا اسسے یہ ہے کہ امید قوی رکھے قبول ہونے توبہ کی اور نا امید
نہووے اُترنے رحمت اُسکی سے اور درگذر کرے تقصیر اور سنے اور قبول کرے عذر عذر کرنیوالونکا اگرچہ کئی بار ہوا اور ساتھ کرم و انعام کے اُسپر رجوع کرے
اور جو کوئی بعد نماز چاشت کے کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ گناہ اُسکے بخشے جاوین كَذَا جَاءَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ
الْمُنْتَقِمُ بدلا لینے والا کافرون اور سرکشون سے ساتھ عذاب کے نصیب بندیکا یہ ہے کہ بدلا لے بڑے دشمنون سے کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن ترین
دشمنون کا نفس انسانہ ہے اور سزا اُسکی یہ ہے کہ جب کچھ گناہ کرے یا عبادت مین قصور کرے تو انتقام لے اور عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہ نے
کہا کہ میرے نفس نے تکاسل کیا ایک رات راتو تین سے پیچ وِرد کے پس سزا دی پینے اُسکو کہ پانی نہ دیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکر سکے تین
جمعون تک ملازمت اسکی کرے دوست ہو اور جس نیت سے کہ آدھی رات کو پڑھے وہ کام سرانجام پاوے اور بیچ روایت غیر ابو ہریرہ کے اَلْمُنْتَقِمُ بھی آیا ہے
جو کوئی اس اسم المنعم پر مداومت کرے ہرگز محتاج کسیکا نہووے ش ح عَفُوٌّ درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرات سے نصیب بندیکا اسسے وہی ہے جو الغفور مین
کہا اور حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنیٰ مین یون لکھا ہے کہ العفو محو کرنیوالا سیئات کا اور درگذر کرنیوالا معاصی سے قریب معنی غفور کے ہو لیکن
اُس سے ابلغ ہے اسلیے کہ غفران بمعنی ستر و کتمان کے ہے پس غفار بخشنے ڈھانکنے والے کے اور عفو شے محو و معدوم کر دینے کے ہے اور بندہ
ہر چند گنہگار ہو لیکن عفو پروردگار کا امیدوار رہے پس دست رد کسی گنہگار کی پیشانی پر نرکھنا چاہیے فاید کہ مولی کریم بخش دے اُسکو بسبب اقامت
حد شرع اور حکم دین کے رباعی رد کن بد راچہ دانی کز ازل ۔ نام او در نامۂ نیکان بود ۔ او دو بد جانیکان وان مکان ۔ بر تو در روز حشر تا وان بود ۔

سلہ حدیث کی ترجمہ ہین بعد نماز چاشت

اور تخلق اس سے یہ ہے کہ تقصیرات لوگونکے اور گناہ اُنکے کہ اُسکے حق مین کیے ہین عفو کرے تا درجۂ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پاوے جسکے گناہ بہت ہون اس اسم کو ورد اپنا کرے حق تعالیٰ تمام گناہ اُسکے عفو فرماوے اَلْعَفُوُّ بہت مہربان نصیب بندیکا مثل الرحیم کے ہے منقول ہے کہ ایک شخص کا ہمسایہ بُرا تھا جب وہ مرا تو اُس شخص نے اُسکی نماز نہ پڑھی پھر دیکھا یا گیا وہ میت خواب مین پس کہا گیا کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا کہ بخشدیا مجھے اور کہا اُسنے کہ کہنا فلانے شخص سے یعنی نماز نہ پڑھنے والیسے لَوْ اَنَّكُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ حاصل یہ کہ میرا رب بہت مہربان ہے اگر تمھارا اختیار ہوتا تو خدا جانے کیا کرتے یہ اُسنے طعن کیا نماز نہ پڑھنے پر اَلرَّءُوْفُ جو چاہے کہ کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھُٹا دے اسکو دس بار پڑھے وہ ظالم شفاعت اُس شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی اسپر مداومت کرے دل اُسکا مہربان ہو اور سب کو دوست رکھے اور سب لوگ اُسپر مہربان ہون ؛ ح مَالِكُ الْمُلْكِ مالک سارے جہانکا نصیب بندیکا اسم الملک مین گذرا اور کہا شاذلی نے کہ ٹھیر ایک دروازے پر یعنی اللہ کے دروازے پر آتا کھولے جاوین تیرے لیے بہت سے دروازے اور گردن جھکا ایک بادشاہ کے لیے یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے تا رکجھلکین تیرے لیے بہت سی گردنین فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کرے تو انکر ہوا اور حاجات و مہمات دارین کے درستی پاوین اور یہی خاصیت اسم ذوالجلال والاکرام کی ؛ ح ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ صاحب بزرگی اور بخشش کا اور جسنے کہ جلال خدا کا پہچانا تذلل کرے اُسکی درگاہ مین اور جسنے اکرام اُسکا دیکھا شکر کیے اُسکا پس خدمت کرے غیر اُسکے کی اور سوال نکرے غیر اُسکے سے نصیب بندیکا اسیسے ہے کہ حاصل کرے اپنے نفس کے لیے بزرگی اور سلوک کرے بندگان خدا سے اَلْمُقْسِطُ عدل کرنیوالا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سَوا بار پڑھے شر شیطانسے اور وسوسے اُسکے سے نذر ہو اور اگر سات سو بار پڑھے جو مقصود کہ رکھتا ہو حاصل ہو ؛ ح اَلْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت کو نصیب بندیکا یہ ہے کہ جمع کرے علم و عمل کو اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کو اور سعی کرے پیہم جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کے بیت و جمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی ؛ ترسم کہ پر اگندہ شوی مات شوی ؛ جسکے اہل اور اقارب اور اتباع متفرق ہوئے ہون وقت چاشت کے غسل کرے اور مُنھ آسمانی طرف کرے اور اس اسم کو دس بار پڑھے اور ایک اُنگلی ہر بار مین بند کرتا جاوے پھر ہاتھ اپنے منھ پر پھیرے تھوڑے عرصے مین سب جمع ہو جائینگے ؛ ح اَلْغَنِيُّ بے پرواہر چیز سے جو کوئی بلاے طمع مین مبتلا ہو اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کے اعضا اپنے سے پڑھے اور ہاتھ نیچے کو لاوے حق تعالیٰ بلا اُسکی دفع کریگا اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑھے اُسکے مال مین برکت ہوگی اور کبھی محتاج نہوگا ؛ ح اَلْمُغْنِيُّ بے پرواکرنیوالا جسکو چاہے نصیب بندیکا اسنے یہ ہے کہ استغنا کرے ماسوی اللہ سے اس اسم کو دس جمعون تک ملازمت کرے کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے خلق سے بے پرواہو گا ؛ ح اَلْمَانِعُ باز رکھنے والا ہلاک و نقصان کا بندے نے دین و دنیا مین نصیب بندیکا یہ ہے کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سے باز رکھے جب درمیان میان بیوی کے خفگی اور نزاع واقع ہو جسوقت کہ کچھونے پر جاوے اسکو بیس بار پڑھے حق تعالیٰ اُس غصے کو دفع کرے روح اور حضرت شیخ نے شرح اسماے حسنیٰ مین پہلے اسم المانع کے اسم المعطی بھی نقل کیا ہے اور ترجمہ اور شرح دونون اسمون کی یون کی ہے کہ جسکو چھ چاہے دے اور جسکو چاہے نہ دے لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطٰى وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَ اور بندے نے جب جانا کہ حق تعالیٰ معطی اور مانع ہے اُسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیے اور اُسکی منع سے خائف اور تخلق یہ کہ صالحون اور مستحقون کو دیوے اور فاسقون اور ظالمونکو منع کرے یا قلب روح کو انوار حضور و طاعت کے عطا کرے اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوے اور ابو ہریرہؓ کی روایت مین کہ مشکوٰۃ مین ہے ذکر معطی کا نہین ہے اور منع کو موجب اس واسطے تفسیر کرتے ہین ساتھ رد و ہلاک کے یہ سبب حضرت شیخ نے لکھکر پھر خاصیت معطی کی یہ لکھی ہے کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کرے یَا مُعْطِيَ السَّآئِلِيْنَ بہت پڑھے کسی سوال کا محتاج نہوا ؛ اَلضَّآرُّ النَّافِعُ ضرر پونہچانیوالا اور فائدہ پونہچانیوالا جسکو چاہے کما قشیری نے کہ نہین اشارہ ہے اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اسکی قضا و قدر سے ہے پس جو کوئی تابعدار ہوا اُسکے حکم کا پس وہ ہمیشہ راحت مین اور جو نہ تابعدار ہوا بڑا ہر آفت مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِيْ وَصَبَرَ

عَلٰی بَلَائِیْ وَشَکَرَ عَلٰی نِعْمَائِیْ کَانَ عَبْدِیْ حَقًّا وَمَنْ لَّمْ یَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ عَلٰی نِعْمَائِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ

شرح اسماے حُسنیٰ مین حضرت شیخ نے بیچ شرح دونون مضمون التّافع الضّار کے یون لکھا ہے کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالیٰ ہے اور پیدا کرنیوالا درد اور رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور خشکی اور تری مین وہی ہے اور گمان نریجا وین کہ دارو نافع بذات خود ہے اور زہر ہلاک کرنے والا بنفس خود اور طعام منفس خود سیر کرتا ہے اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہے یہ تمام اسباب عادی ہین یا یمعنی کہ عادت اسپر جاری ہوئی ہے کہ اللہ سبحانہ نے اُنکو اسباب کیا ہے اور بوساطت انکے پیدا کرتا ہے یعنی چیزین مذکورہ کو اور اگر چاہے بغیر انکے بھی پیدا کرے اور اگر چاہے باوجود انکے نکرے اسیطرح تمام اجزا عالم کے علویات و سفلیات سے اور وسائط اور اسباب مسخر قدرت کاملہ باری تعالیٰ کے ہین اور یہ تمام بنسبت قدرت ازلیہ کے مانند قلم کے بیچ ہاتھ کاتب کے ہین اور بندے کو چاہیے کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالیٰ سے جانے اور عالم اسباب کو مغلوب قدرت اسکی کا جانے اور حکم اور قضاے الٰہی کا تابعدار ہو اور تمام امور بسر اُسی کے کرے تا زندگانی بسر کرے اُس عالمین کہ خلق سے راحت مین ہو حکایت لائے ہین کہ موسیٰ علیہ السلام نے دانتون کے درد سے حضرت حق مین فریاد کی حکم ہوا کہ فلانی گھانس دانت پر رکھتا آرام ہو موسیٰ علیہ السلام نے وہ گھانس دانتون پر رکھی آرام پایا بعد ایکمدت کے پھر ایک دانت مین درد ہوا وہی گھانس دانت پر رکھی درد زیادہ ہوا کہا آلٰہی یہ وہی گھانس ہے کہ تو نے تعلیم فرمائی تھی خطاب باعتاب ہو نیچا کہ اُس وقت تو چہ ہماری جناب مین کی تھی تو نے شفا دی ہمنے اور اس مرتبہ تو چہ گھانس کیطرف کی تو نے درد زیادہ کیا یعنے تا جانے تو شفا دینے والے ہم ہین نہ گھانس ورتخلق یہ ہے کہ ساتھ امر الٰہی اور حکم شریعت کے ضرر پونہچاوے اور زجر کرے دشمنان دین کو اور نفع پونہچاوے اور مدد کرے دوستان خدا کی انتصارًا جسکو ایک حال اور مقام میسر ہو اُس کو چھ کی شبونمین سو بار پڑھے حق تعالیٰ اُسکو اس مقام مین تابی عطا فرمائے اور مرتبۂ اہل قرب مین پونہچے نوع النّافع جو کوئی کشتی مین بیٹھے ہر روز اسم النافع پر ملازمت کرے کوئی آفت اُسکو نہ پونہچے اور اگر ابتداے ہر کار مین اکتالیس ۴۱ بار پڑھے تمام کام حسب نخواہ اُسکے ہون نوع النّور روشن کرنیوالا آسمانکا ساتھ ستارونکے اور روشن کرنیوالا زمین کا ساتھ انبیا اور علما وغیرہم کے اور دل مومنونکا ساتھ نور معرفت و طاعت کے نصیب بندیکا یہ ہے کہ روشن ہو اُسکے ساتھ نور ایمان و عرفان کے جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورۂ نور اور ایک ہزار یکبار اس اسم کو پڑھے اُسکے دلمین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کرے دل اُسکا روشن ہو نوع الھادی راہ دکھانیوالا نصیب بندیکا یہ ہے کہ بندگان خدا کو تعالیٰ کو اُسکی راہ بتاوے اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نے شرح اسماے حسنیٰ مین یون لکھی ہے کہ ہدایت راہ دکھانی اور منزل مقصود کو پونہچانا راہ نما تمام رہروونکا وہی ہے جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہے راہ نما وہی ہے جو کہ راہ عقبیٰ کی چلتا ہے رہبر وہی ہے بیت گزیدہ چراغ لطف تو راہ نماید ازکرم ۔ قافلہاے شب رو ان پے نبرد بمنزلے ۔ اور پروردگار تعالیٰ کی انواع انواع ہدایت کے لیے حضرتین ہے اَلَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی جیسیکہ لڑکیکو بجز پیدا ہونیکے پیٹ سے بھاتی چوسنے کی راہ بتائی اور جوزہ کو بجز نکلنے کے اندیسے دانہ چننے کی راہ بتائی اور شہد کی مکھی کو گھر بنانے کی اور افضل و برگزیدہ ہدایت کی راہ دکھانی ہے اُس طریق کی کہ موصل بجناب فیض مآب اور رویت ذات پاک اُسکی کے ہی اور خواص کے باطن مین پیدا کرنا نور ون توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کے ہین اور بہرہ مند ترین بندونکے متعلق ساتھ ہر سہ کے انبیا اور اولیا اور علما ہین کہ راہ دکھانیوالے خلائق کے ہین طرف صراط مستقیم کے خصوصًا سید انبیا و ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ذوالنون مصری قدس سرہ نے کہا کہ تین چیزین عارفونکے اخلاق سے ہین تنگدل اور غمزدونکو کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حق تعالیٰ کی نعمتین غافلونکو یاد دلانی اور زبان توحید سے مسلمانونکو راہ حق دکھانی یعنی مُنہ اُنکے دلونکے دنیا سے طرف دین کے اور معاش سے معاد کی طرف لانے الْمَاهِدِیْ جو کوئی ہاتھ اُٹھاوے اور مُنہ آسمان کی طرف کرے اور اس سم کو بہت بڑھے اور ہاتھ اوپر مُنہ اور آنکھونکے بھیرے مرتبہ اہل معرفت کا پاوے نوع البدیع پیدا کرنیوالا عالم کا بدون مثال کے

کہا بعضون نے کہ جسنے امیر کیا سنت کو اپنے نفس پر قول فعل مین بولتا ہی حکمت کی باتین اور جسنے امیر کیا خواہش کو اپنے نفس پر قول فعل مین بولتا ہے بدعت کی باتین اور کہا قشیری نے کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین پیروی کرنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق و افعال مین اور کھانے مین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہی کہا ہی کہ جسنے مداہنت یعنی نرمی کی بتدیع سے لے لیا ہی اللہ حلاوت سنتونکی اعمال کے سے اور جو کوئی ہنستا ہی بدعتی کو دیکھکر نکال لیتا ہی اللہ تعالیٰ نور ایمان کا دل کے سے اَلْبَدِیْعُ جسکو کوئی غم یا ہم پہنچا ہے ستر ہزار بار اور ایک روایت مین ہزار بار یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پڑھے وہ ہم سر انجام پاوے اور اگر باوضو سنہ قبلے کیطرف کر کر اٹھا پڑھے کہ سو جاوے جو کچھ چاہے خواب مین دیکھے اَلْبَاقِیْ ہمیشہ رہنے والا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑھے تمام عمل اسکے قبول ہون اور کسی سے رنج اسکو نہ پہنچے اَلْوَارِثُ باقی بعد فناے موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندیکا یہ ہی کہ اُن اعمال مین جملہ باقیات صالحات سے مین کوشش کرے مثل تعلیم علم و صدقہ جاریہ وغیرہما کے مراد وارث کے باقی بعد فنا کے موجودات کے ہی کہ تمام املاک بعد فنا مالکون کے رجوع اُسکی طرف کرینگی اور یہ بنظر ظاہر ہی والا ارادہ ہی مالک کے الا اطلاق ازل سے ہی ابد تک بے تبدل ملک کے اور تمام ملک ملکوت اُسی کے لیے ہی بے شریک کے اور صاحبان بصائر ہمیشہ ندا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی گوش ہوش سے سُنتے مین بندیکو چاہیے کہ بیخ فکر مال و میراث کے نہو اور جانے کہ سب کچھ چھوڑ جانا ہی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا شعار عارفونکا ہے مصرع دل برین منزل فانی چہ نہی رخت بہ بند ہا اور تخلق یہ ہی کہ تحصیل علوم اور معارف دین کرے تا وارث انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلے آفتاب کے اسم کو سو بار پڑھے کچھ رنج اُسکو نہ پہنچے وجع اور جو کوئی اُسکو بہت پڑھے تمام کام اُسکے بن آوین وجع اَلرَّشِیْدُ رہنما عالم کا ہی بعضون نے کہ راہ دکھانا اللہ کا بندے اپنے کو یہ ہی کہ راہ دکھاوے نفس اُسکے کو طرف طاعت اپنی کے اور قلب اُسکے کو طرف معرفت اپنی کے اور روح اُسکی کو طرف محبت اپنی کے اور علامت اُس شخص کی کہ راہ دکھاتا ہی اُسکو حق واسطے سنوارنے نفس اُسکے کے یہ ہی کہ الہام کرتا ہی اللہ توکل و تفویض تمام امورمین متقول ہی کہ بھوک لگی یک دفعہ ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو ساتھ گرد کرنے ایک چیز کے کہ اُنکے پاس تھی کھانے کے لیے پس نکلا وہ ناگہان ایک شخص ملا کہ اُسکے ساتھ ایک خچر تھا کہ اُسپر چالیس ہزار دینار تھے پس پوچھا اُسنے اس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ یہ میراث اُسکی ہی کہ اُسکے باپ کے مال مین سے پہنچی ہی اور مین غلام اُسکا ہون پھیرلے آیا وہ شخص اُسکو ابراہیم کے پاس پس کہا ابراہیم نے کہ اگر چہ تو سچا تو آزاد ہی اللہ کی خوشی کے لیے اور جو کچھ کہ ساتھ تیرے ہی بخشا مینے تجکو پس چلا جا میرے پاس سے پس جب نکلا وہ کہا ابراہیم نے اے رب سے کلام کیا مینے تجسے بیچ مقدمہ روٹی کے اور تو نے دی دنیا مجکو بکثرت پس قسم تیرے حق کی اگر مار ڈالیگا تو مجھے بھوک سے نہین مانگنے کا مین تجسے کچھ جو کوئی تدبیر اپنے کار کی بنجانے اس اسم کو درمیان خانہ شام اور سونیکے ہزار بار پڑھے جو کچھ کہ صواب ہو اُسپر ظاہر ہو اور اگر مداومت کرے اُسکی جہات اُسکے بے سعی اُسکی کے سرانجام پاوین اَللّٰہُ مَعْبُوْدُ بُرُوْبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگارونکے اور نصیب بندیکا اسکے ظاہر ہی صبر لغت مین شکیبائی کرنی صبر وہ کہ بیچ پکڑنے گنہگارونکے شتابی نکرے اور بیچ عقوبت مانکی کے جلدی نکرے اور صبر نزدیک معنی حلیم کے ہی اور فرق یہ ہی کہ صبر مشعر ہی اسپر کہ اگر چہ اب صبر کریا دلیکن آخرت مین پکریگا اور حلیم مطلق ہی اور بعضون نے کہا کہ صبر بمعنی صبر دینے والیکے ہی بندیکو مصیبت اور بلا مین اور صبر دینے والا اور برتحمل رانا نکے اور صبر دینے والا اوپر مخالفت ہوا اور شہوتکے اور صبر دینے والا اوپر شدتکے ساتھ ادا عبادتکے وہی سبحانہ تعالیٰ ہی اور بندیکو چاہیے کہ بیچ تمام بلاؤن اور بیچ نکے صبر اُس سے چاہے اور نافرمانی سے دور رہے اور تخلق یہ کہ کسی کا مین بیکسی اور شتابی نکرے اور آرام و تمکین اختیار کرے اور رنج و فراق مین پناہ اللہ تعالیٰ سے ڈھونڈے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ایک شیخ نے مشائخ مین سے کہا کہ جام صبر پی گرما راجا وے تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت یا درد یا مصیبت پہنچے آیتیسین اس کو پڑھے اطمینان باطن پاوے اور اگر آدمی رات ریا و دکھاوے پہر کو

مداومت کرے واسطے زبان بندی اور خوشنودی دشمنوں کے اور رضائے سلطان کے بعد غضب کے اور قبولیت دلوں کے خاصیت تمام رکھتا ہی دُعا مع رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ یعنی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور کہتا ہون مین یعنی ملّا علی قاری کہتے ہین کہ کتاب اللہ مین اور حدیث رسول اللہ مین سوائے ان اسماء کے اور اسما بھی پائے مین ہمنے کتاب اللہ مین ہین الرب الاکرم الاعلی الحافظ الخلاق الساتر الستار الشاکر العادل العالم العلام الغالب الناظر الفالق القدیر القوی القاہر الکفیل الکافی المنیر المحیط الملک المولی النصیر الحکم الحکیم ارحم الراحمین احسن الخالقین ذو الفضل ذو الطول ذو القوۃ ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات غافر الذنوب قابل التوب الفعال لما یرید یمحو من یشاء المحی المیت اور حدیث شریف مین یہ آئے ہین الحنان المنان المغیث اور سوائے انکے اور کتابون تورات وغیرہ سے اور بھی نقل کیے ہین للہ الحمد تمام ہوئی شرح اسماے حسنیٰ کی شرح ملّا قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم کے سے **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰہَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھ سے یعنی مطلب و مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک ہے نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنایا گیا اور نہین اسکا ہمسر کوئی پس فرمایا حضرت نے کہ دعا مانگی اسنے اللہ تعالیٰ سے ساتھ اسم اعظم کے ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ اُسکے دیتا ہے اور جسوقت کہ دعا کیجاتی ہی ساتھ اُسکے قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ اسم اعظم سوائے آلمی عمرین پوشیدہ ہی مثل لیلۃ القدر کے لیکن جمہور علما کہتے ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ شرط اسکے کہ اللہ کہے تو اور نہ ہو تیرے دلمین سوائے اُسکے کچھ تاثیر جب ہی ہوگی کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئے ہین چنانچہ کچھ باب کے اخیر مین مذکور ہونگے اور علمانے فرق سوال اور دعا مین یہ نقل کیا ہی کہ سوال کے معنی ہین طلب کرنا جیسیکہ کہمین اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ اور عطا اور دینا اُسکا اور دعا کے معنی ہین پکارنا جیسیکہ کہمین یَا اَللّٰہُ اور اجابت قبول کرنا اُسکا جیسیکہ فرمائے لَبَّیْکَ عَبْدِیْ یعنی ہان بندے میرے شروع فرو ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ یُّصَلِّیْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْاَلُکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰہَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین اور ایک شخص پڑھتا تھا نماز پس کہا اسنے یا الٰہی مانگتا ہون مین تجھ سے بوسیلہ اسکے کہ تیرے لیے ہی سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا اے صاحب بزرگی اور بخشش کے اے زندہ اے خبرگیری کرنیوالے سوال کرتا ہون مین تجھسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مانگی اللہ سے ساتھ نام اُسکے کے کہ بڑا ہی ایسا نام کہ جب مانگا جاوے ساتھ اُسکے قبول کرے اور جب سوال کیا جاوے ساتھ اُسکے دیوے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ فِیْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ فَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ اَلٓمّٓ اللّٰہُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے اسما بنت یزید کی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم پیچ ان دونون آیتونکے ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہے نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور پیچ ابتدا سورہ آل عمران کے الٓمٓ اللہ نہین

کوئی معبود گرفتہ نہ ہو خبر گیری کرنیوالا تھل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذْ دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا صاحب مچھلی کی یعنی حضرت یونس کی حبوقت کہ دعا مانگی اپنے رب سے اُس حالت مین کہ تھے پیٹ مچھلی کے کہ دعا یہ ہے نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق مین تھا ظالمونسے نہین دعا مانگتا ساتھ اُسکے کوئی شخص مسلمان ہیچ کسی چیز یعنی حاجت کے مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ واسطے اُسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بھیجا اُنکو طرف رہنے والون شہر نینوی کے پس بُلایا اُنکو طرف ایمان کے وہ ایمان نہ لائے پھر وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے کہ اُنکو آگاہ کردے کہ عذاب تمہیر آویگا بعد تین دن کے وہ یہ بات کہکر نکل کھڑے رہے اُنمین سے پس ظاہر ہوا ایک ابر سیاہ اور قریب ہوا یہانتک کہ ٹھیرا اُسکے شہر پر اور نکلا اُسمین سے ایک دھوان پس جب یقین کیا اُنھون نے کہ قریب ہے اُنپر نازل عذاب کا نکلے ساتھ بیبیون اور اولاد اور جانورون اپنے کی طرف جنگل کے اور جدا کیا آدمیون اور جانورونکے بچونکو ماؤنسے اور بلند کی آواز ساتھ زاری اور رونیکے اور ایمان لائے اور توبہ کی کفر اور گناہونسے اور کہا یٰحَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ پس دفع کیا اللہ تعالیٰ نے اُنسے عذاب پھر قریب اُنکے شہر کے لئے حضرت یونس علیہ السلام تاکہ معلوم کرین حال اُنکا پس دیکھا دور سے کہ شہر اُنکا آباد ہے جیسا کہ تھا اور لوگ اُسکے زندہ ہین پس حیا کی اُنھونے اور کہا کہ یہ کہتا تھا اُنکو کہ عذاب نازل ہوگا تم پر بعد تین دن کے اور نہ نازل ہوا پس چلے گئے اور نہ جانا کہ عذاب اُترا تھا اُنپر پھر دفع ہوگیا پس یہانتک کہ لئے ایک کشتی پار بیٹھے اُسمین پس جب بیٹھے ٹھیر گئی کشتی پس سبانقہ کیا گیا اُسکے جاری کرنے مین نہ جاری ہوئی پس کہا ملاحون نے کہ یہان کوئی غلام بھاگا ہوا ہے پھر قرعہ ڈالا اُنھون نے درمیان کشتی والون کے پس نکلا قرعہ یونس کے نام پر کہا اُنھون نے کہ نہین ہون غلام بھاگا ہوا پھر ڈالدیا اپنے کو دریا مین پس نگل گئی مچھلی اللہ کے حکم سے اور حکم کیا مچھلی کو اللہ تعالیٰ نے یہ کہ محفوظ رکھے اُنکو پس ٹھیرے اُسکے پیٹ مین اور سیر کروائی اُنکو دریائے نیل اور دریائے فارس کی اور دجلے کی پھر کہا کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یعنی مین ظالمونسے ہون بسبب نکلنے کے قوم مین سے پہلے اسکے کہ اذن دے تو مجکو نکلنے کا پس قبول کی اللہ تعالیٰ نے دعا اُنکی اور حکم کیا مچھلی کو اُنکے ڈالنے کا طرف زمین نصیبین کے کہ وہ ایک شہر ہے شام کے شہرونمین سے ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيْبٌ قَالَ وَأَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِهٖ ثُمَّ جَلَسَ أَبُوْ مُوْسٰى يَدْعُوْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ إِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطٰى وَإِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُبْرُهٗ بِمَا سَمِعْتَ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ أَنْتَ الْيَوْمَ فِيْ أَخٍ صَدُوْقٍ حَدَّثَنِيْ بِحَدِيْثٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا داخل ہوا مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین وقت عشا کے پس گہان ایک شخص کو ہوا تھا قرآن اور بلند کرتا تھا آواز اپنی پس کہا مینے یا رسول اللہ کیا کہتے ہو تم اسکو ریا کرنیوالا یعنی منافق کہ پڑھتا ہے پکار کر سُنانے اور دکھانیکے لیے فرمایا حضرت نے بلکہ مسلمان رجوع کرنیوالا یعنی غفلت سے طرف ذکر کے کہا بریدہ نے اور ابو موسیٰ اشعری پڑھتے تھے قرآن اور بلند کرتے تھے آواز اپنی یعنی اور جو گذرا کہ ایک شخص کو ہوا تھا وہ ابو موسیٰ ہی تھے پھر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سُننا قرات اُنکی کا پھر بیٹھے ابو موسیٰ یعنی شاید کہ وہ تشہد مین بیٹھے بعد نماز دعا مانگنے لگے پس کہا یا اللہ تحقیق مین گواہ کرتا ہون تجکو یعنی اعتقاد کرتا ہون ساتھ حق مین کہ تو اللہ ہے نہین کوئی معبود سوا تیرے ایک ہے بے نیاز نہ جنا اور نہ جنایا گیا

ع ف اسمین زندہ کرنیکی قوت تھا کوئی زندہ نہین کرسکتا تو مجکو بھی زندہ کر تو ۱۲

ع ف نہین کوئی معبود گرفتار ہو تو تحقیق مین یونس ظالمون مین سے ۱۲

اور نہین ہی واسطے اُسکے ہمسر کوئی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مانگا اللہ تعالےٰ سے ساتھ نام اُسکے کے ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہی ساتھ اُسکے دیتا ہی اور جسوقت کہ دعا مانگی جاتی ہی ساتھ اُسکے قبول کرتا ہی کہا بریدہ نے کہا مین نے یا رسول اللہ خبر پونچا دُنین ابو موسیٰ کو ساتھ اُس چیزکے کہ سُنی مین نے آپ سے فرمایا کہ ہان پھر خبر دی مین نے اُنکو ساتھ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ابو موسیٰ نے مجکو کہ تو آج کے دن سے میرا بھائی ہی سچا بیان کی تونے مجسے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ رزین نے ف پہچ بیان اسم اعظم کے اور بہت سے قول وارد ہوئے ہین بعضون نے کہا اسم اعظم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہی اور بعضون نے لفظھو کو کہا اور بعضون نے الحیّ القیّوم کو اور بعضون نے مالک الملک کو اور بعضون نے کلمہ توحید کو اور بعضون نے اَللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ اُنھون نے سوال کیا رب العزت سے کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم یس دکھایا اُنکو خواب مین کہ اسم اعظم لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ مخفی ہی ہمانے حسنیٰ مین اور بعضون نے کہا کہ اَللّٰهُمَّ ہی بعض سلف سے منقول ہی کہ کہا جس کسی نے کہا اَللّٰهُمَّ دعا کی خدا سے ساتھ تعلق اسمون اُسکے کے اور مانند اسکے حسن بصری سے بھی منقول ہی اور بعضون نے کہا القیوم ہی اور بعضون نے کہا کہ جو اسم اسماء الٰہی سے کہ یاد کرے بندہ اللہ کو ساتھ اُسکے بطریق حضور و استغراق کے اسطرح کہ اُسکا باطن مین اُس حالت مین سوا اُسکے کچھ نہو وہ اسم اعظم ہی اور دعا ساتھ اُسکے قبول ہوتی ہی یہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہی اور ابو سلیمان دارانی نے کہا کہ پوچھا مینے بعضے مشایخ سے اسم اعظم کہا اپنے دلکو پہچانتا ہی تو کہا مینے ہان کہا جسوقت کہ دیکھے تو دل اپنے کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کے اور نرم ہوا مانگ حاجت اپنی کہ یہی اسم اعظم ہی اور ابو الربیع سے کسی نے پوچھا کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم کہا کہ لکھ اَطِعِ اللّٰهَ يُطِعْكَ یعنی فرمانبرداری کر اللہ کی قبول کریگا عرض تیری حاصل یہ کہ اطاعت کرنی اللہ کی اسم اعظم ہی کہ اُس مہربان ہی ہوتا ہی اللہ تعالیٰ درقبول کرتا ہی دعا اور کہا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عارف مانند کُن کے ہی اللہ تعالےٰ سے یعنی جیسے اللہ تعالیٰ کُن کے کہنے مین جو چاہتا ہی پیدا کر دیتا ہی ویسے ہی بندے کیلیے بسم اللہ کی برکت سے انجام جس کام کا چاہتا ہی ہو جاتا ہی اور کہا بعضے محققین نے کہ یہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی سب اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کیے ہین آجاتے ہین اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا خَيْرَ الْوَارِثِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا سَمِيْعَ الدُّعَاءِ وَاللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا عَالِمُ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا مَلِكُ يَا سَلَامُ يَا حَيُّ يَا قَدِيْمُ يَا قَائِمُ يَا غَنِيُّ يَا مُحِيْطُ يَا حَكِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا قَاهِرُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا سَرِيْعَ يَا كَرِيْمُ يَا مُخْفِيُ يَا مُعْطِيُ يَا مَانِعُ يَا مُحْيِيُ يَا مُقْسِطُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا وَهَّابُ يَا غَفَّارُ يَا قَرِيْبُ يَا اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَنْتَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ مرح فجر

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ

باب بیچ بیان ثواب کہنے سبحان اللہ و الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ رواہ مسلم سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین کلام آدمی کے چارہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت مین ہے بہت پیارے کلام طرف اللہ کے چارہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہین ضرر کرتا تجکو ساتھ کسی کے انمین سے شروع کرے تو یعنی بعد اللہ تعالےٰ کے کلام کے بندونکے کلامونمین یہ چار کلمے افضل ہین اسلیے کہا کہ چوتھا کلمہ قرآنمین نہین آیا اور جو چیز قرآنمین نہین وہ افضل نہین ہے اُسچیز پر کہ قرآنمین ہے اور ایک حدیث مین آیا ہی اَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ وَهُوَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور احتمال ہی کہ شامل ہو کلام اللہ کو بھی یعنی اللہ تعالےٰ کے کلامونمین سے بھی یہ کلمے افضل ہین اسلیے کہ تین تو قرآنمین بعینہ موجود ہین اور جو چوتھا قرآنمین ہے معنی یعنی اس آیت مین وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اور یہ

کلمے افضل ہین لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت ہوا ہو کسی حال مین یا وقت مین مشغول ہونا ساتھ اُسکے افضل ہی تسبیح وغیرہ سے اور ساتھ کسی کے انمین سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الٰہ الا اللہ یا اللہ اکبر کچھ اسکو ضرر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب کو رہے پڑھنا عزیمت یعنی اولی ہی اور بلا ترتیب رخصت یعنی جائز ہی ۱۲ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقول سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر احب الی مما طلعت علیہ الشمس رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کو بہت محبوب ہے طرف میرے اُس چیز سے کہ نکلا ہی اُسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن مین سو بار دور کیے جاتے ہین گناہ اُسکے اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کے یعنی بہت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ برابر ہی سو بار متفرق پڑھے یا اکٹھے اول روز مین پڑھے یا آخر روز مین مگر اول اکٹھا پڑھنا ہی اول روز مین ۱۲ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یات احد یوم القیمۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کہا وقت صبح کے اور وقت شام کے سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کے کوئی عمل بہتر اُس چیز سے کہ لاویگا مگر وہ کہ کہا اُسنے مانند اسکے کہ کہا یا زیادہ کہا اسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ جسنے کہا مانند اُسکے کہ کہا اُسنے وہ افضل لاویگا اُسچیز سے کہ لاویگا وہ اور یون نہین ہی بلکہ جسنے کہا مانند اُسچیز کے کہ اُسنے کہا لاویگا مانند اُسچیز کے کہ وہ لاویگا نہ افضل اُس سے جواب یہ ہی کہ تقدیر کلام کی اور معنی اُسکے یہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر اُسچیز کے کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اُسچیز سے کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اُسچیز کے کہ اُسنے کہا پس وہ برابر اُسکے لاویگا اور جسنے کہا زیادہ اُسچیز سے کہ کہا اُسنے لاویگا وہ افضل اُسچیز سے کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنی واو کے ہی ۱۲ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہین ہلکے زبان پر بھاری ترازو مین یعنی ثواب اُنکا بھاری ہوگا میزان اعمال مین پیارے طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمے یہ ہین پاک ہے اللہ اور موصوف ہے ساتھ حمد اپنی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** سعد بن ابی وقاص قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایعجز احدکم ان یکسب کل یوم الف حسنۃ فسالہ سائل من جلسائہ کیف یکسب احدنا الف حسنۃ قال یسبح مائۃ تسبیحۃ فیکتب لہ الف حسنۃ او یحط عنہ الف خطیئۃ رواہ مسلم وفی کتابہ فی جمیع الروایات عن موسی الجھنی او یحط قال ابوبکر البرقانی ورواہ شعبۃ وابو عوانۃ ویحیی بن سعید القطان عن موسی فقالوا او یحط بعشر الف حسنۃ وفی کتاب الحمیدی اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص کہ کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کیا عاجز ہو ایک تمھارا اس سے کہ حاصل کرے ہر روز ہزار نیکیان پس پوچھا اُسنے ایک پوچھنے والے نے اُنمے ہمنشینون سے کہ کسطرح حاصل کرے ایک ہمارا ہزار نیکیان یعنی ہر روز بسہولت فرمایا پڑھے سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ یعنی وہی اُسکے لیے ہزار نیکیان اُس حساب سے کہ ہر نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین یا دور کیے جاوینگے اُسکے ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہی اللہ تعالیٰ نقل کی مسلم نے اور کتاب مسلم مین یعنی صحیح مسلم مین تمام روایتون مین سوائے جہنی کے لفظ او یحط کا ہی کہا ابوبکر برقانی نے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے اور ابو عوانہ نے اور یحیی بن سعید قطان نے موسی جہنی سے پس اُنھون نے یعنی شعبہ وغیرہ نے لفظ ویحط کا بدون الف کے اور اسیطرح کتاب حمیدی کی مین ہی یعنی جمع مین الصحیحین مین ف او یحط کے منے ہوتے ہین کہ دونون باتونمین سے ایک تو ہوتا ہر

یا نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا گناہ جھڑتے ہیں اور حَطّ کے معنی ہیں کہ نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں اور گناہ بھی جھڑتے ہیں اور مؤید ہیں ہبکی روایتیں ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی کہ اُنمیں بھی وَحَطَّ دا وسے ہے پس ظاہر ان روایتوں میں منافات معلوم ہوتی ہے تطبیق نہیں دیجاسکتی کہ کبھی آتا ہو واو بمعنی اَوْ کے پس نہیں منافات سے دونوں روایتوں میں اور معنی یوں ہونگے کہ جسنے پڑھی یہ تسبیح لکھی جاتی ہیں ہزار نیکیاں اگر نہوں اُسکے ذمہ گناہ یا جھڑتے ہیں اُس سے ہزار گناہ اگر ہوں گناہ اُسکے ذمہ ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلٰئِکَتِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا کلام بہتر ہے فرمایا وہ کلام کہ چن لیا اللہ نے واسطے فرشتوں اپنے کے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ نقل کی مسلم نے ف چن لیا یعنی ذکر یہ فرشتوں کے لیے اور حکم کیا اُنکو ہمیشہ پڑھنے کا بسبب نہایت فضیلت اسکی کے اور مختصر ہے چاروں کلموں کا یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کا اسلیے کہ تسبیح میں نفی شرک کی بھی ہے اور یہی معنی تہلیل کے ہیں اور لازم آتا ہے اثبات ہونا اللہ کا اکبر یعنی بہت بڑا ع ح **وَعَنْ** جُوَیْرِیَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِھَا بُکْرَۃً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَھِیَ فِیْ مَسْجِدِھَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰی وَھِیَ جَالِسَۃٌ قَالَ مَازِلْتِ عَلَی الْحَالَۃِ الَّتِیْ فَارَقْتُکِ عَلَیْھَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْھُنَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جویریہ سے کہ بیوی حضرت کی تھیں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اُنکے پاس سے وقت صبح کے اُسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی ہوئیں تھیں اپنے مصلے میں پھر پھرے حضرت وقت چاشت کے اور وہ بیٹھی ہوئیں تھیں اُسی جگہ فرمایا ہمیشہ رہی تو اُسحالت پر کہ جدا ہوا میں تجھسے اُسحالت پر یعنی وقت صبح کے اب تک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہوئی ذکر میں مشغول ہو کہا کہ ہاں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہے میں نے بعد نکلنے کے تیرے پاس سے چار کلمے تین بار وہ ایسے ہیں کہ اگر تولے جاویں ساتھ اُسچیز کے کہ کہے تو نے ابتدا سے اسدن سے تو البتہ غالب ہوویں اُنپر یعنی ثواب انکا زیادہ ہو ثواب انکے سے وہ چار کلمے یہ ہیں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی اور تعریف کرتا ہوں اُسکی بقدر گنتی مخلوقات اُسکی کے اور موافق مرضی ذات اُسکی کے اور موافق بوجہ عرش اُسکے کے اور موافق مقدار کلموں اُسکے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کلموں یعنی کتابوں اور صحیفوں اُسکے کے یا سہاما صفات یا اوامر اُسکے کے اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ اعتبار ذکر میں کیفیت کا ہے نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اُنکا خوب ہوا اور حضور دل سے پڑھے اگرچہ کم ہوں افضل ہیں اُن تسبیحات سے کہ جو ایسے مضمون اگرچہ بہت ہوں اور اسی قیاس پر قرارت قرآن کی ساتھ تدبر اور تفکر اور حضور کے اگرچہ ایک آیت ہو افضل ہے بہت قرارت سے کہ خالی ہو ان چیزوں کو ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ کَانَتْ لَہٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَکُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَمُحِیَتْ عَنْہُ مِائَۃُ سَیِّئَۃٍ وَکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِہٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اُسکا اُسکے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جو کہے دنمیں سو بار ہوگا اُسکے لیے ثواب آزاد کرنے دس دونکے اور لکھی جاتی ہیں اُسکے لیے سو نیکیاں اور دور کیجاتی ہیں اُس سے سو برائیاں اور ہوتی ہے اُسکے لیے پناہ شیطان سے اُسدن شام تک اور نہیں لایا کوئی یعنی دن قیامت کے عمل بہتر اُسچیز سے کہ لایا اُسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ اُس سے ف ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر شام کو پڑھے صبح تک اسیطرح پناہ میں رہے پس احتمال ہے کہ ہو یہ اختصار راوی سے یا حضرت ہی نے بیان کیا ہو اسلیے کہ ظاہر ہے واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہ ثواب کا ہے اور جسقدر زیادہ پڑھیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہ سو خواہ اکٹھے بیٹھے یا متفرق یہی ثواب پاویگا لیکن افضل یہ ہے کہ اکٹھے پڑھے اور اول روز میں پڑھے تاکہ تمام دن پناہ میں رہے شیطان سے

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ لَمَّا سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْہَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَّہُوَ مَعَکُمْ وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَہٗ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِہٖ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّہَا کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کذا فی المشکوٰۃ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس شروع کیا لوگوں نے پکارنا ساتھ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے آدمیو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنی اتنی جلدی نہ کرو تحقیق تم نہیں پکارتے یعنی ساتھ تکبیر کے یا نہیں یاد کرتے بہرے کو نہ غائب کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے دیکھنے والے کو اور وہ ساتھ تمہارے ہے یعنی مطلع ہے تمہارے حال پر جان کہ نہیں کہ تم ہو اس پر ہر کہ پکارے یاد کرو یا چاہے اور وہ کہ پکارتے ہو اس کو بہت نزدیک ہے طرف ایک تمہارے کے گردن سواری اسکی سے کہا ابو موسیٰ نے اور میں تھا پیچھے حضرت کے یعنی اونٹ پر یا پیادہ کہتا تھا میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اپنے دل میں پس فرمایا حضرت نے اے عبد اللہ بن قیس کہ نام ہے ابو موسیٰ اشعری کا کیا نہ خبردار کروں تجھ کو اوپر ایک گنج کے گنجوں بہشت کے سے ہے کہا میں نے مقرر خبردار کیجیے یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے وہ گنج یہ ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پکارنا ساتھ تکبیر کے یعنی بلند جگہ پر چڑھتے ہوئے جو تکبیر کہنی سنت ہے پکار کر کہتے تھے یا مراد اس سے تکبیر اور مانند اسکے ہے یعنی ذکر اللہ پکار کر کرتی تھے اور اخیر حدیث میں لَا حَوْل کو گنج اسلیے کہا کہ اسکے پڑھنے والے کو بہت ثواب ملتا ہے مانند گنج دنیا کے بلکہ دنیا کے گنج کی کچھ بھی حقیقت نہیں اسکے اور مشائخ نے لکھا ہے کہ کوئی ذکر مدد کرنیوالا عمل تر اس سے زیادہ نہیں اور معنی اس کلمے کے یہ ہیں کہ نہیں پھر سکتا گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہیں قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ لگایا جاتا ہے اسکے لیے درخت کھجور کا بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے ف خاص کیا گیا درخت کھجور کا واسطے کثرت منفعت اسکے کے اور اچھے ہونے پھل اسکے کے وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَنَادٍ یُنَادِیْ سَبِّحُوا الْمَلِکَ الْقُدُّوْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی صبح کہ صبح کریں بندے اسمیں مگر ایک شخص پکارنیوالا پکارتا ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرو بادشاہ پاک کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی کہو سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ یا کہو سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ یا معنی یہ ہیں کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہے سب عیبوں سے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور بہترین دعا کا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ افضل اسلیے ہے کہ ایمان بغیر اسکے صحیح نہیں اور کہا بعضے محققین نے یہ کلمہ افضل سب ذکروں سے اسلیے ہے کہ اسکا تاثیر عجب ہے پاک کرنے باطن کے اوصاف برے سے کہ وہ مبعوث ہیں پاک باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ پس جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو نفی ہوتی ہے سب معبودوں کی اور اثبات اللہ کے کہنے سے ثابت ہوتا ہے ایک معبود یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہے ذکر ظاہر زبان سے طرف تہ دل کے پھر قرار پکڑتا ہے اسمیں اور غالب ہوتا ہے اعضا اسکے پر پائی حلاوت اسکی اسنے کہ چکھا مزا اسکا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کو دعا اسلیے کہا کہ تعریف کرنی کمی پیچ معنی دعا و سوال کے ہے اور افضل اسلیے ہے کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہے پیچ معنی شکر کے ہے اور شکر موجب زیادتی نعمت کا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّکْرِ مَا شَکَرَ اللّٰہَ عَبْدٌ لَا یَحْمَدُہٗ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنی سر ہے شکر کا نہیں شکر کیا

اللہ کا یعنی کامل اُس بندے نے کہ نہ تعریف کی اُسکی ف حمد فقط زبان سے ہوتی ہے اور شکر زبان اور دل اور اعضا سے ہوتا ہے پس حمد ایک شاخ شکر کی ہے اور حمد کو سر شکر کا اسلیے کہا کہ وہ فعل بالکا ہے اور زبان سے بیان نعمت و تعریف الٰہی کا خوب ہوتا ہے اور زبان نائب تمام اعضا کی ہے پس گویا حمد بھی مجمل شکر ہے اور مفصل شکر کا جزء اعظم ہے اسلیے فرمایا کہ نہیں شکر کیا اللہ کا اُس بندے نے کہ جسنے اُسکو حمد نکی اور اس کلام میں اشارہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیۂ باطن کے محافظت ظاہر کی بھی کرے ۱۲ مع ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یدعی الی الجنۃ یوم القیمۃ الذین یحمدون اللہ فی السراء والضراء رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ابن عباس رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اُن شخصوں کے کہ بلائے جاوینگے طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے ہیں اللہ کی وقت خوشی کے اور وقت سختی کے یعنی بہر حال راضی برضا کے مولیٰ ہیں نقل کیں دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی علیہ السلام یا رب علمنی شیئا اذکرک بہ وادعوک بہ فقال یا موسی قل لا الہ الا اللہ فقال یا رب کل عبادک یقول ہذا انما ارید شیئا تخصنی بہ قال یا موسی لو ان السموات السبع وعامرہن غیری والارضین السبع وضعن فی کفۃ ولا الہ الا اللہ فی کفۃ لمالت بہن لا الہ الا اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ابی سعید خدری رضی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے سکھلا مجکو ایک چیز کہ یاد کروں تجکو ساتھ اُسکے اور دعا کروں تجھ سے ساتھ اُسکے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے موسیٰ کہ لا الہ الا اللہ پس کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے سارے بندے تیرے یعنی موحدین کہتے ہیں یہ سوائے اسکے نہیں کہ چاہتا ہوں میں ایسی چیز کو کہ خاص کرے تو مجکو ساتھ اُسکے یعنی ذکر یا دعا خاص فرما کہ اور اوسمیں شریک تیرے نہووں فرمایا اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور آباد کرنے والے اونکے سوائے میرے یعنی فرشتے اور ساتوں زمینیں رکھی جاویں ایک پلڑے میں اور لا الہ الا اللہ یعنی ثواب اسکا رکھا جاوے ایک پلڑے میں البتہ جھک جاوے ان چیزوں کے پلڑے سے پڑا لا الہ الا اللہ کا نقل کی بغوی نے یہ شرح السنہ میں ف اگر کوئی کہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذکر و دعا ایسی طلب کی تھی کہ بسبب اُوسکے اور وں سے فائق ہوں پس مطابق جواب کے ساتھ سوال کے کیا ہوئی کہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ جواب یہ کہ گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ طلب کی تو نے محال چیز اسواسطے کہ نہیں کوئی دعا و ذکر افضل اُس سے سو وہ سب سے بڑھتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذکر و دعا خاص طلب کی بحسب عادت بشری کے کہ آدمی بہت خوش نہیں ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہے ساتھ ایک چیز کے کہ وہ اور کے پاس نہو مثلاً اگر اوسکو پاس جواہر لیسا ہو کہ اور کے پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہے یعنی طرح اسما اور دعاؤں اور علوم نادر اور کارگر یونکا حال ہے کہ نہیں ہے کسی پاس ایسی چیز ہوتی ہے کہ اور پاس نہیں ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہے باوجودیکہ عادت اللہ بسبب جہت عام کے جاری ایسپر ہوئی ہے کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہے مانند زندگی اور نمک ریاضی کے کہ یہ چیزیں کیسی عزیز ہیں اور میں بہت بخلاف موتی اور یاقوت و زعفران و غیرہ کی کہ یہ اونکے برابر عزیز نہیں اور میں کم اور مصحف شریف سب کتابوں سے افضل ہے اور پایا جاتا ہے بہت اور سستا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہے اُسکے آگے وہ پایا کم جاتا ہے اور جاہل اوس سے ایسے خوش ہوتے ہیں کہ علم قرآن و حدیث سے ویسے خوش نہیں ہوتے اور کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات میں اور نفیس تر سب عبادتوں میں اور افضل سب ذکروں میں اور کامل تر سب حسنات میں ہیں حالانکہ اکثر ہیں وجوہ میں اور آسان تر ہیں حصول میں اور عوام نے ترک کر دیا ہے اونکو اور مواظبت کرتے ہیں اسمائے غریبہ اور دعاؤں عجیبہ کی اکثر اونمیں ایسی ہیں کہ جنکی کچھ اصل ہی نہیں کتاب و سنت میں حاصل سب مثالوں کے بیان سے یہ ہے کہ اکثر چیزیں حقیقت میں بہت خوب ہیں لیکن بسبب کثرت کے لوگ اونکی قدر نہیں جانتے اور بعضی چیزیں اوس وجہ کی عزیز نہیں ہیں اور لوگ اونکو عزیز رکھتے ہیں بسبب قلت کے اور اللہ تعالیٰ نے یہ سوال حضرت موسیٰ علیہ السلام کو الہام کیا تا کہ وہ پوچھیں اور رب العزت جواب دے اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خواص عوام کے اور مدد رکھیں اسکا ہر وقت و ہر مقام میں **وعن** ابی سعید و ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ واللہ اکبر صدقہ ربہ قال لا الہ الا انا وانا اکبر واذا قال لا الہ الا اللہ

وحدہ لا شریک لہ یقول اللہ لا الٰہ الا انا وحدی لا شریک لی واذا قال لا الٰہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد قال لا الٰہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذا قال لا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال لا الٰہ الا انا لا حول ولا قوۃ الا بی وکان یقول من قالہا فی مرضہ ثم مات لم تطعمہ النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ

اور روایت ہے ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے تحقیق کرتا ہے اوسکو رب اوسکا یعنی ثابت رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے ان اقوال کو اور موافق کہنے اُسکے کے فرماتا ہے نہین کوئی معبود مگر مین اور مین بہت بڑا ہون اور جسوقت کہ کہتا ہے بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک اوسکا کوئی فرماتا ہے اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین ایک ہون نہین کوئی شریک واسطے میرے اور جب کہتا ہے بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اُسی کے لیے بادشاہت ہے اور اوسی کے لیے تعریف فرماتا ہے اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین ہی لیے بادشاہت ہے اور میرے ہی لیے تعریف ہے اور جب کہتا ہے بندہ نہین معبود کوئی مگر اللہ اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے فرماتا ہے اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد میری کے اور تھے حضرت فرماتے جس شخص نے کہ کہا ان کلمات کو یعنی سوائے جوابون مذکورہ کے اپنی بیماری مین پھر مر گیا نہ جلاوینگی اُسکو آگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

وعن سعد بن ابی وقاص انہ دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ وبین یدیہا نوی او حصی تسبح بہ فقال الا اخبرک بما ہو ایسر علیک من ہذا او افضل سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ہو خالق واللہ اکبر مثل ذلک والحمد للہ مثل ذلک ولا الٰہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک رواہ الترمذی وابو داود وقال الترمذی ہذا حدیث غریب

اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ وہ داخل ہوئے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت کے پاس اور اُسکے آگے گٹھلیان کھجور کی تھین یا کنکریان تسبیح پڑھتی تھی ساتھ اوسکے یعنی تسبیح گنتی تھی ساتھ اوسکے پس فرمایا حضرت نے کیا نہ خبر دونمین تجکو ساتھ اوس تسبیح کے کہ وہ بہت آسان ہو تجپر اس سے یعنی اس تسبیح پڑھنے سے بہتر ہے گٹھلیون پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہ ہے پاکی ہے اللہ کو بقدر گنتی اوسچیز کے کہ پیدا کی آسمان مین اور پاکی ہے اللہ کو موافق گنتی اوسچیز کے کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہے اللہ کو موافق گنتی اوسچیز کے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور پاکی ہے اللہ کو موافق گنتی اوسچیز کے کہ وہ پیدا کرنیوالا ہے یعنی بعد اسکے یا ازل سے ابتک اور مراد اس سے ہمیشگی ہے اور اللہ اکبر مانند اسی کے اور الحمد للہ مانند اسی کے اور لا الٰہ الا اللہ مانند اسی کے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** ایک عورت کے پاس بعضی روایتون مین آیا ہے کہ وہ عورت حضرت کی بیویون سے تھین جویریہ یا اور کوئی اور یا کنکریان یہ شک راوی ہے راوی کو شک ہوا ہے کہ گٹھلیان تھین یا کنکریان اور تسبیح سطرح کی کہ اب متعارف ہے حضرت کے زمانہ شریف مین نہ تھی بعضے گٹھلیون یا سنگریزون پر پڑھتے تھے اور بعضے ڈورے مین گرہین دیتے جاتے تھے لیکن یہ حدیث اصل صحیح ہے واسطے جائز ہونے اس تسبیح کے بھی بسبب تقریر یعنی جائز رکھنے حضرت کے اسلیے کہ یہ تسبیح اوسی کے حکم مین ہے کیونکہ فرق نہین ہے درمیان پروئے ہوئے دانون اور بغیر پروئے ہوئے کے بیچ مقدمہ گنتی کے اور نہ اعتماد کیا جاوے اوسکے قول پر کہ گناہ ہے اوسکو بدعت اور کہا ہے مشائخ نے کہ یہ کوڑہ ہے شیطان کے لیے اور منقول ہے کہ کسی نے تسبیح دیکھی جنید کے ہاتھ مین بیچ حالت منتی ہونے اونکے کے پس پوچھا اُس سے کہ ایسی چیز ہے کہ پونہچے ہم بسبب اسکے طرف اللہ کے کیونکر چھوڑونگے مین اسکو اور اللہ اکبر مانند اسکے کے یعنی کما اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء الخ اور احتمال ہے کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو بجاے عدد ما خلق فی السماء الخ اور بسیط ہر کلمہ کے بعد کے جملونمین دونون احتمال مین ع ح **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حج مائۃ حجۃ ومن حمد اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان

کَمَنْ حَمَلَ عَلٰی مِائَةِ فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ مِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ مِائَةً بِالْعَشِیِّ لَمْ یَاْتِ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ لِاَحَدٍ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰی بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْ زَادَ عَلٰی مَا قَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا نَحْوٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے سبحان اللہ سو بار اول دنمین اور سو بار آخر دنمین ہوتا ہی مانند اُس شخص کے کہ سو برس اولاد حضرت اسماعیل کے سے اور جسنے الحمد للہ کہا سو بار اول دنمین اور سو بار آخر دنمین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ سوار کیا اوسنے لوگونکو سو گھوڑونپہ خدا کی راہ مین اور جسنے کہا لآ آلہ الا اللہ سو بار اول دنمین اور سو بار آخر دنمین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ آزاد کیے اوسنے سو بردے اولاد حضرت اسماعیل کے سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو بار اول دنمین اور سو بار آخر دنمین نہین لاویگا اوسدنمین یعنی قیامت کو کوئی شخص ثواب زیادہ اوس ثواب سے کہ لاویگا وہ اوسکو مگر وہ شخص کہ مانند اسکے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنی وہ افضل اس سے ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف مانند اسکے کہ کہے سوج دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ ذکر سہل بشرط حضور کے ساتھ اللہ کے افضل ہے عبادات شاقہ سے کہ ساتھ غفلت کے ہون اور ممکن ہی کہ ہو یہ قبیل لاحق کرنے ناقص کے سے ساتھ کامل کے واسطے مبالغہ کے بیچ بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضون نے کہا کہ ثواب مضاعف تسبیح کا صل ثواب حج کے برابر ہوتا ہی اور خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے لیے دے ڈالے یا عاریۃً دے اور اسمین رغبت دلائی ذکر کی تاکہ نہ التفات کرے طرف دنیا کے اور جمع کرے ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کے اسواسطے منقطع تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور مرکب بدنی اور مالی سے ذکر اللہ ہی نہ اور کچھ اور اسمین شبہہ نہین کہ مطلوب اولی ہوتا ہی وسیلے سے اور آزاد کیے سو بردے اسمین تسلی ہی واسطے ذکر کرنے والون محتاجونکے کہ عاجز ہین عبادتون مالیہ سے کہ غنی ادا کرتے ہین اور مراد اولاد اسمٰعیل سے عرب ہین اسلیے کہ وہ افضل ہین بسبب اونکے قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ظاہر اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ اکبر افضل ہی سب تسبیحات سے کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین اور اور بہت حدیثین صحیحہ دلالت اسپر کرتی ہین کہ افضل ہین لآ آلہ الا اللہ ہے پھر الحمد للہ اور پھر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس تاویل اسمین یون کیجاویگی کہ نہین لاویگا وسدنمین ثواب کوئی سوائے لآ آلہ الا اللہ پڑھنے والے اور الحمد للہ پڑھنے والیکے زیادہ اوس ثواب سے کہ لاویگا یہ ع ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ یَمْلَاُهُ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَیْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا بھرتا ہی آدھی ترازو اعمال کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہی نیکیونکے تولنے کے لیے اوسکو بھر دیگا اور الحمد للہ کہنا بھرتا ہی ساری ترازو کو اور لآ آلہ الا اللہ نہین واسطے اوسکے پردہ ورے اللہ کے یہانتک کہ پونہچتا ہی طرف اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی قوی ف الحمد للہ کہنا الخ یعنی نزا ثواب الحمد للہ کا بھر دیتا ہی ساری ترازو کو اور افضل ہی سبحان اللہ سے یا مراد یہ ہی کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہی کہ آدھی ترازو کو بھر دیتا ہی ثواب سبحان اللہ کا اور آدھی کو بھر دیتا ہی ثواب الحمد للہ کا دونون ملکر ساری ترازو کو بھرتے ہین اور اخیر حدیث کے معنی یہ ہین کہ لآ آلہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتا ہی درگاہ کبریائی مین اور بہت ثواب پاتا ہی پڑھنے والا اوسکا اور اسمین دلالت ظاہر ہے اسپر کہ لآ آلہ الا اللہ افضل ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ع ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰی یُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَآئِرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہتا کوئی بندہ لآ آلہ الا اللہ خالص دل سے یعنی بدون ریا کے کبھی مگر کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے آسمانکے یہانتک کہ پونہچتا ہی طرف عرش کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہی جبتک کہ بچتا ہی کبیرہ گناہون سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف بچنا کبیرہ گناہون سے شرط ہی جلدی

قبول ہونے کی نہ اصل ثواب کی یعنی جلدی قبول جب ہی ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہ ہو نہ ہوئے اور اصل ثواب بہرحال ملتا ہی ۱۲ **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراہیم لیلۃ اسری فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرھم ان الجنۃ طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وان غراسھا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاین ابراہیم سے اوس رات کو کہ معراج ہوئی یعنی ساتوین آسمان پر ملے تکیہ لگائے ہوئے بیت المعمور سے پس کہا ابراہیم نے اے محمد کہنا اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا اونکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہی مٹی اوسکی یعنی مشک وزعفران ہی بجاے مٹی کے شیریں ہی پانی اوسکا اور وہ ہی میدان پٹ پڑیعنی ہموار خالی درختونسے اور تحقیق درخت اوسکے ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ازراہ سناد کے **ف** میری طرف سے سلام لائق ہی ہر سننے والیکو کہکے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اوسکے سبحان اللہ الخ معنی اسکے یہ ہین کہ آگاہ کردینی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکے پڑھنے سے آدمی جنت مین داخل ہوتا ہی اور بہتسے درخت جنت مین لگائے جاتے ہین یعنی ہر کلمے کے پڑھنے سے ایک درخت لگتا ہی پس جتنے زیادہ پڑھے گا اُتنے ہی درخت زیادہ لگائے جاوینگے ۱۲ **وعن** بسیرۃ وکانت من المھاجرات قالت قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکن بالتسبیح والتھلیل والتقدیس والعقدن بالانامل فانھن مسئولات مستنطقات ولا تغفلن فتنسین الرحمۃ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی بسیرہ سے اور تھی وہ مہجرت کرنیوالیونسے کہا کہ فرمایا ہمکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو اپنے پر کہنا سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس یا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتھ اونگلیونکے یعنی تسبیحات مذکورہ اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی گویا کروائی جاوینگی اور نہ غافل ہو تم یعنی ذکر نہ چھوڑو پس بھلائی جاؤگی رحمت سے یعنی اگر ذکر چھوڑوگی محروم رہوگی ثواب سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** پوچھی جاوینگی الخ یعنی قیامت کو پوچھے گا اللہ تعالی کہ کیا کیا تھا تمنے اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالی انمین پھر گواہی دینگی اپنے اپنے صاحب اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالے نے **یوم** تشھد علیھم السنتھم وایدیھم وارجلھم بما کانوا یعملون اور سمین رغبت دلائی پیہم کہ استعمال کرے اعضا کو اوچیزین کہ راضی ہو اللہ تعالے اوس سے اور بچاوے گناہونسے اور اس سے معلوم ہوا کہ انگلیون پر پڑھنا اذکار کا افضل ہی اگرچہ جائز ہی تسبیح پر پڑھنا ۱۲ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** سعد بن ابی وقاص قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علمنی کلاما اقولہ قال قل لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العلمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم قال فھؤلاء لربی فما لی قال قل اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وعافنی شک الراوی فی عافنی رواہ مسلم اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا آیا ایک دیہاتی پاس رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا سکھلا مجکو ایک ذکر کہ کہتا رہونگا مین یعنی وِرد کرونگا اوسکو فرمایا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور تعریف واسطے اللہ کے بہت سے پاکی ہی اللہ کو پالنے والا عالمونکا نہین پھرنا گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ غالب حکمت والیکے کہا اونے پس یہ الفاظ ہین واسطے ذکر رب میرے کے پس کیا ہو واسطے میرے کہ دعا کرون ساتھ اوسکے اپنے لیے پس فرمایا کہہ اے بخش مجکو اور رحم کر مجپر یعنی ساتھ توفیق دینے طاعت کے حرکات وسکنات مین اور ہدایت کر مجکو یعنی طرف بہتر احوال کے اور روزی دے مجکو یعنی مال حلال اور عافیت رکھ مجکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی مین کہ یہ لفظ ہے یا نہین نقل کی یہ مسلم نے **ف** آیا ہی ہزار کی روایت مین لفظ العلی العظیم کا یعنی بجاے العزیز الحکیم کے اور مشہور بھی العلی العظیم ہی ہے لوگونکی زبانپر اگرچہ نہین اور ہوا صحیح مسلم مین ۱۲ **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی غرسۃ وھو یغرس فوقف علیہ

فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَتْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَسَاقَطَ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر ایک درخت خشک پتوں کے کہ پھر مارا اوسکی ٹہنیو کو اپنی لاٹھی سے پس جھڑے پتے پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جھاڑتا ہی گناہ بندہ کے جیسیکہ جھڑتے ہین پتے اس درخت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے مکحول سے کہ نقل کی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتایت کہ کہنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی پس تحقیق یہ گنج ہی گنجون بہشت کے سے کہا مکحول نے جو شخص کہ کہے نہین حیلہ یعنی واسطے دفع ضرر کے اور نہین قوت یعنی اوپر حاصل کرنے نفع کے مگر ساتھ محافظت اور قدرت اللہ کے اور نہین چھٹکارا عذاب اللہ کے سے مگر طرف اُسی کے یعنی ساتھ رجوع کرنیکے طرف رضا اور رحمت اوسکی کے دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ اوس سے ستر دروازے یعنی ستر قسمین ضرر کی کہ ادنی اوسکی محتاجگی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین سند اسکی متصل سلسلے کہ مکحول نے نہین سُنا ابوہریرہ سے ف گنج یعنی ذخیرہ ہی جنت کا کہ نفع اُٹھاویگا اُس سے پڑھنے والا اوسکا اوسدن کہ نہ نفع دیگا مال ودنہ اولاد اور مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی ہی جو کہ آئی ہی حدیث مین كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا پس دلکی محتاجگی دور ہوتی ہی اسکے پڑھنے سے اسلیے کہ جب اسکے پڑھنے والے نے معنی اسکے تصور کیے تو یقین ہوتا ہی اوسکے دلمین کہ ہر امر الہی کے اختیار مین ہی اور نفع اور ضرر اور دینا اور ندینا اوسی کے ہاتھ ہی پس صبر کرتا ہی بلا پر اور شکر کرتا ہی نعمت پر اور سونپتا ہی امر اپنا اللہ تعالیٰ پر اور راضی ہوتا ہی قضا و قدر پر پس ہوتا ہی بڑا ولی شیخ امام قطب ابوالحسن شاذلی نے کہا کہ صحبت رکھی مینے اپنے سیاحت مین ساتھ ایک شخص کے پس وصیت کی مجکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت مدد و معاون اعمال نیک پر برابر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے اور نہین کوئی چیز فعال مین بہت مدد و معاون برابر بھاگنے کے طرف خدا کے اور چنگل مارنیکے ساتھ فضل اوسکے کے وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور نہین سند اسکی متصل یہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوت دیتی ہی اسکو یہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی ابوموسیٰ اشعری سے مرفوع لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ روایت کی یہ صحاح ستہ والون نے اور روایت کی نسائی اور بزار نے ابوہریرہ سے مرفوع لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِنْ اَسْقَامٍ مِّنَ اللّٰهِ اَلْهَمُّ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ ع ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ دوا ہی ننانوے بیماریونکی یعنی بیماریون شبیہ اوراخرویہ کی ادنی اوسمین سے غم ہی یعنی غم دین اور دنیا کا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْلَمَ عَبْدِيْ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُمَا النَّسَائِيُّ فِيْ الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن تمکو ایک کلمہ کا کہ اترا ہی عرش کے نیچے سے کہ گنج ہی بہشت سے وہ کلمہ ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ جب یہ کہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تابعدار ہوا بندہ میرا اور بہت فرمانبردار ہوا نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دعوات کبیر مین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هِيَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سبحان اللہ دہ ہی عبادت مخلوقات کی اور الحمد للہ کلمہ ہی شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہی اخلاص کا یعنی توحید کا کہ سبب ہی خلاصی کا آگ سے اپنے پڑھنے والیکے لیے اور ثواب اللہ اکبر کا بھر دیتا ہی اُس چیز کو

ف یہ حدیث ضعیف ہی اور ابوموسیٰ اشعری کی حدیث صحیح ہی اور ابوہریرہ کی حدیث حسن ہی اور ابن عمر کی حدیث ضعیف ہی

کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور جب کہتا ہی بندہ لاحول لاقوۃ الا باللہ ساتھ حضور دل کے فرماتا ہی اللہ تعالی کہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا

نقل کی یہ زین نے **ف** عبادت مخلوقات کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ ع **بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ**

باب ہے بیچ بیان استغفار و توبہ کے **ف** استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبھی نہین اسلیے کہا وَالتَّوْبَۃِ یا استغفار زبان سے ہوتی ہی اور توبہ دل سے اور توبہ کے معنی ہین رجوع کرنا گناہ ہونسے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ تعالی کی بندیکے لیے یہ ہی کہ ڈھانکے گناہ اوسکے دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسی کو اوسپر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنیکے ایسی حلاوت گناہ کی دلسے نکل جاوے کہ گویا بھلا دیا نہین گناہ کو اور سہل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انتہی اور توبہ اور استغفار کرنی بموجب اَمْرِ وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا کے ہر بندے پر واجب ہے اسلیے کہ ہر ایک بحسب حال اور مرتبہ اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح اور شام توبہ و استغفار کو ورد کرے تاکہ کفارہ ہوتا ہے تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصداً کیے ہون یا خطأً یا سہواً اور بسبب شومی گناہونکے توفیق طاعت سے محروم نہ رہے اور ظلمت اصرار کی گناہون پر دلکو بالکل نگھیرلے اور کفر و دوزخ کو نہ پونہچاوے اور شر طین توبہ کی چار ہین ایک توبہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے اور بسبب تعظیم امر اُسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیانمین نہو مانند تعریف کرنے لوگونکے اور ضعف اور فقر اور مانند انکے دوسرے یہ کہ گناہون گذرے ہوئونسے شرمندہ ہوتیسرے یہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہون ظاہر و باطن کا کرے چوتھے یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ ہرگز کوئی گناہ نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہی کہ ابتدائے بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہین تا تارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہون قضا اُنکی کرے اور سستی نہ کرے انکے ادا کرنے مین ساتھ صرف کرنے وقت کے نفل مین اور فرض کفایہ مین کہ متعین یعنے نہ موقوف ہوا وسپر اور جو منع چیزین کی ہین مانند پینے شراب وغیرہ کے انسے درگاہ خدائے تعالی مین توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور بدے تا توبہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ اور یہ توبہ اللہ تعالے سے کرنی اون گناہونسے ہو کہ محض گناہ خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف حقوق بندونکے ہون تو اللہ سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اوسکی کی اور اونسے بھی تدارک اوسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا دے اور اگر سوا مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اوسسے بخشوا دے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہین تو بغیر ذکر کرنے نام کے مطلق گناہ معاف کروا دے اور اگر اسمین بھی خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدائے تعالی سے کرے اور تضرع اور زاری اور اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالے اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے دشمنونکو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہین اونسے بخشوا دے اور سلوک کرے اُنسے اور مردے کیلیے بھی کچھ بدے اور توبہ اور استغفار مین دیر نکرے اور ساتھ وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نہ کہے کہ مین تو بہ پر ثابت نہین رہتے کا تو بہ کیون کرون اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہی تو گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دسنین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دلمین نہ ہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کرلونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنیکے مرجاؤن اور جب توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدہ مین جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوؤنکو یاد کر کے عذاب الٰہی سے ڈر کرنا دم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعد ہاتھ اوٹھا کر کہے یا الٰہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر

ل اللہ تعالی کی تعریف مگر کہ پاکی بیان کرنی ہے ساتھ تعریف اور قال کرنا ۱۲ س اور توبہ کرو طرف اللہ کے ۱۲ س یعنی ضعیف ہو گیا یا نقص ہو گیا گناہ نہین ہوسکتا شراب نہین ہوسکتا یا نقص ہو گیا گناہ کا یعنی شراب وغیرہ نہین ہم پر لیکن توبہ کی ۱۲ س وہ ایسا ہے کہ قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندونکی اور عفو کرتا ہی بڑا ایمان ۱۲

اور ساتھ نظر رحمت کے میری طرف دیکھ اور میرے سب گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجھکو اپنے گناہ سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت میں ہے اور تو ہی بخشنے والا ہی بعدہ درود پڑھے اور مسلمانوں کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ عوام کی ہی کہ صاحب اُسکا مستحق بشارت اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ کا ہوتا ہی اور توبہ خواص کی یہ ہی کہ بُرے اخلاق سے کر واجب سے پاک کرلے اور توبہ کرین اور توبہ محبوب کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے ماسوا سے ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہی اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر و علامات النفاق مین تفصیل سے کیا گیا ہی جو چاہے وہان سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین اور ہر سہر کرنا بھی اونسے دشوار ہی اور بحسب مذہب مختار کے تقوے مین بھی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہی پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کر دیتے لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو پہونچا دین اور سہل تر علاج گناہو نسے بچنے کا یہ ہی کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہ ہی لقمہ دفع کرنیوالا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان محافظت کرنیوالا گرمی و سردی سے اور باس ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنیکے حد ضرورت سے اور ساتھ وسعت کرنیکے مباح مین پڑ جاتا ہی شبہات اور مکروہات مین اور بسبب پڑنیکے مکروہات مین مرتکب حرام چیزونکا ہوتا ہی اور یہان سرحد اسلام تمام ہوتی ہی اور من بعد اسکے گھر کفر و آگ کا ہی نعوذ باللہ منہ ع ح وتفسیر بحر العلوم **الفصل الاول**

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ تعالے سے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکے دنمین زیادہ ستر بار سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** توبہ استغفار کرنا حضرت کا نہین تھا وسطے گناہ کے اسلیے کہ حضرت معصوم تھے بلکہ اسلیے تھا کہ حضرت اپنے اعتقاد مین جانتے تھے کہ قصور ہوا مجھسے بندگی مین کہ لائق حضرت ذوالجلال والاکرام کے نہین ہوئی اور منظور رغبت دلانی تھی امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات تھے جب دونون وقت توبہ و استغفار کی ہر دن زیادہ ستر بار سے تو گنہگارونکو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علی نے کہ تھین زمین مین دو امانین عذاب اُٹھ سے پس ایک تو اوٹھ گئی اور دوسری موجود ہی پس چنگل رو ساتھ اوسکے وہ امان جو اوٹھ گئی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ جو باقی ہی استغفار ہی فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ع **وَعَنِ** الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ ہی کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میرے پر اور تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے بیچ دنکے سو بار نقل کی ہی مسلم نے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک ہر وقت جناب باریمین حاضر رہے غافل نہو اودھر سے پس بسبب مشغول ہونیکے چیزون مباح کی من شل کھانیکے اور بیویو نسے خلطہ کرنیکے اور سوا اسکے کے جو فی الجملہ اودھر سے غفلت ہوتی تھی اسکو بسبب اپنے پردہ اور گناہ جانکر استغفار کرتے تھے اور اسکے اور بھی کتنے معنی لکھے ہین علمانے بخوف دراز گی کے یہان نہین ذکر کیے اور مختار وہ ہی کہ جو بعضے اچھے لوگون نے لکھا ہی کہ مختار یہ ہی کہ حدیث متشابہات سے ہی علم اسکا اللہ رسول کو ہی ایمان سیر لاوے اور درپے سمجھنے معنون اسکے نہووے ع، فخر **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو توبہ کرو طرف اللہ کے پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکی بیچ دنکے سو بار یعنی پس تھین بطریق اولی چاہیے کہ توبہ کرو ایک ساعت مین ہزار بار نقل کی ہی مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

ف اور نہین ہے اللہ کو کسی کا عذاب کرنا جس حال مین کہ تو اوسکے درمیان ہو اور نہین ہے اللہ کو عذاب کرنیوالا اونکو جس حال مین کہ وہ استغفار کرتے ہون

وسلم فیما یروی عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم واٰخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واٰخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اٰخر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واٰخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسالونی فاعطیت کل انسان مسئلتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا علیکم ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ رواہ مسلم اور روایت ابی ذر سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ اون حدیثوں کے کہ روایت کرتے تھے اللہ برکت والے اور بلند سے یعنی حدیث قدسی ہی یہ کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ای میرے بندو تحقیق مینے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہونیمین ظلم سے بس وہ میرے حق مین ایسا ہی جیسا کہ لوگونکے حق مین حرام اور کیا مینے اوسکو درمیان تمھارے حرام پس ظلم کرو آپسمین ای بندو میرے سب تم گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو ای بندو میرے سب تم بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کھانیکے مگر جسکو کھلاؤنمین یعنی اور فراخ کرون اسپر رزق اور پہراکرون اوسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا مین تمکو ای بندو میرے سب تم ہوننگے یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہننے کو دیا مینے پس مانگو مجھسے لباس پہناؤنگا مین تمکو ای بندو میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمھارے خطا کرتے ہو رات اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو ای بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پونچوگے میرے ضرر کو تاکہ ضرر پونچا سکو مجھکو اور ہرگز نہ پونچوگے نفع میرے کو تاکہ نفع پونچا سکو مجھکو یعنی گناہ کرنیسے درگاہ صمدیت مین کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنیسے کچھ فائدہ نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمھارے ہی لیے ہے چنانچہ اگے تفصیل سے فرماتا ہے ای بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے نہ زیادہ کرے یہ میرے ملک مین کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسے حضرت ہین ویسے ہو جاؤ تو ہمارے ملک مین کچھ زیادتی نہین ہوتی ای بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے یعنی سب ملکر ہون اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو ای بندو میرے اگر اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دونمین ہر آدمی کو موافق مانگنے اوسکے کے یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوے وہ دنیا اوسچیز سے کہ نزدیک ہے میرے مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی یعنی بانیکو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریاے شور مین ای بندو میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمھارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمپر پھر پورا دونگا مین تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک ورد گار کیطرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سوا اسکے بھلائی کے یعنی برائی پس ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اسلیے کہ صادر ہوئی اوسکو نفس سے نقل کی یہ مسلم نے ف سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ سے مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہ ہے کہ اگر چھوڑ جاوین لوگ اوس حالت پر کہ اونکی طبیعت مین ہے گمراہ ہون لیکن مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے انی خلقت العباد فی ظلمۃ ونشر علیھم من نورہ اور یہ منافی نہین ساتھ اس حدیث کے کل مولود یولد علی الفطرۃ اسلیے کہ مراد فطرت سے توحید ہے اور مراد ضلالت سے نہ جاننا ہے تفصیل کا مع ایمان کے اور حد اسلام کو اور بخشتا ہون گناہ سب اپنے ساتھ توبہ و استغفار کے یا مراد یہ ہے کہ سوا شرک کے بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون اور گمراہ جیسے گھٹاتی ہے سوئی کما طبیعی ہے گھٹانا سوئی کا

محسوس اور قابل اعتماد کے نہیں عقل کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہو اسلیے اوسکے ساتھ مشابہت دی واللہ اعلم کے خزانے مین کمی کا کیا بیٹھے اور کہا ابن ملک نے کہ یا کہا جاوے کہ یہ قبیل بالفرض والتقدیر کیسی ہو یعنی اگر فرض کرین نقصان اللہ کے خزانے مین تو اسقدر ہو وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاھِبًا فَسَاَلَہٗ ھَلْ لَّہٗ تَوْبَۃٌ قَالَ لَا فَقَتَلَہٗ وَجَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ ءْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَنَاٰی بِصَدْرِہٖ نَحْوَھَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَھُمَا فَوُجِدَ اِلٰی ھٰذِہٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ بنی اسرائیل کے ایک شخص کہ مارے ایک کم سو آدمی پھر نکلا یعنی اونمین سے پوچھتا تھا یعنی لوگو نسے حال قبول ہونے تو یہ اپنی کا پھر آیا ایک عابد زاہد پاس اور پوچھا اُس سے پس کہا کیا ہو واسطے اسکے یعنی اس فعل کے یا واسطے اس کام کر نیوالیکے یعنی میرے لیے تو یہ یعنی قبول ہو گی یا نہین کہا اوسنے کہ نہین پس مار ڈالا اوس شخص نے اُس عابد زاہد کو بھی اور شروع کیا پوچھنا پس کہا اوسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی اور ویسی مین یعنی نام اوسکا لیا اور وصف اوسکا بیان کیا کہ وہ خوب بستی ہے کہ اوسمین ایک عالم رہتا ہو فتوی دیگا تجکو قبول ہونے تو یہ تیری کا پس آئی اوسکو موت یعنی جب اوس بستی کیطرف روانہ ہوا اور قریب آدھی راہ کے پہنچا تو معلوم ہوئی اوسکو علامت مرنیکی پس جھکایا اوسنے سینہ اپنا طرف اوس بستی کے پس جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اوسکی کے فرشتے رحمت کے اور فرشتے عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالے نے اوس بستی کو کہ چلا تھا طرف اوسکے تو یہ کیلیے یہ کہ نزدیک ہو تا تو یعنی طرف میرے اور حکم کیا طرف اوس بستی کے کہ راہب کو مار کر اوسمین چلا تھا یہ کہ دور ہو جا مجھ سے پھر فرمایا اللہ تعالے نے اون فرشتونکو کہ ناپو تم درمیان دونون بستیونکے یعنی جس بستی سے نزدیک ہو گا اوسی کے فرشتونکے حوالے ہو گا پس پایا گیا طرف اوس بستی کے کہ چلا تھا اُسکی طرف نزدیک تر ایک بالشت پس بخشش کی گئی واسطے اوسکے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اوسکی کے حضرت عزرائیل سے اور کہا ابن ملک نے کہ یعنی کہا ملائکہ رحمت کے نے کہ ہم لیجاوین اوسکو طرف رحمت کے اسلیے کہ یہ تائب تھا بسبب متوجہ ہونیکے طرف اس بستی کے تو یہ کیلیے اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوینگے اسکو طرف عذاب کے اسلیے کہ مارا اسنے سو آدمیونکو اور نہین تو یہ کی انبک اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اوپر فراخ ہونے رحمت اللہ تعالے کے طالب توبہ کیلیے اور کہا طیبی نے رحب راضی ہوتا ہو اللہ تعالے اپنے بندیسے راضی کر دیتا ہو اُس سے دشمنون اوسکے کو اور حدیث مین رغبت دلائی توبہ پر اور منع کیا لوگونکو ناامید ہونے سے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہو اوس ذات کی کہ جان میری ہو اوسکے ہاتھ مین ہو اگر نہ گناہ کرو تم البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور البتہ لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کرین پھر بخشش مانگین اللہ سے پس بخشے اللہ اونکو نقل کی یہ مسلم نے ف مقصود بیان کرنا مغفرت اور وسعت رحمت اللہ تعالے کا ہو کہ وہ ایسا بخشنے والا ہو واسطے ظاہر کرنے معنی اسم غفور کے تا لوگ توبہ کرنے مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت لانی نہین ہے اسلیے کہ اوس سے منع کیا ہو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لیے بھیجا ہو فخر الدین وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے پھیلاتا ہی ہاتھ اپنا رات کو تا کہ توبہ کرے گناہ کریوالا دنکا اور پھیلاتا ہی ہاتھ اپنا دنکو تا کہ توبہ کرے گناہ کریوالا رات کا یہانتک کہ نکلے آفتاب مغرب کیطرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہو طلب کرنیسے اسلیے کہ عادت ہے لوگونکی کہ جب کسیسے کچھ مانگتے ہین ہاتھ پھیلاتے ہین اوسکے آگے پس معنی یہ ہین کہ بلاتا ہی گنہگار دنکو توبہ کیطرف اور بعضون نے کہا کہ کنایہ ہو وسعت مغفرت و رحمت سے اور یہانتک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہو گا آفتاب

مغرب کیطرفسے تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا پھر کسی کی توبہ نہین قبول ہونے کی ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہی یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہی اللہ تعالی تو یہ اُسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کرے پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کیطرفسے قبول کریگا اللہ تعالی توبہ اوسکی نقل کی یہ مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ یہ حد ہی قبول ہونے توبہ کی کہ پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کیطرفسے توبہ قبول ہوتی ہی بعد ازان نہوگی اور ایک حد اسکی اور ہی کہ پہلی حالت غرغرہ کے توبہ کرے حالت غرغرہ کی توبہ بھی نہین قبول ہوتی ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی ساتھ توبہ کرنے بندے اپنے کے جسوقت کہ توبہ کرتا ہی طرف اوسکے بہ نسبت ایک تمھارے کے کہ ہو سواری اوسکی بیچ زمین جنگل کے پھر جاتی رہی سواری اوس سے اور اوسپر تھا کھانا اور پینا اوسکا پس ناامید ہوا اوس سے یعنی بعد تلاش کرنیکے پھر آیا ایک درخت کے پاس پس لیٹ رہا اوسکے سایہ مین ناامید ہو کر اپنی سواری سے پس دفعتہ کیا دیکھتا ہی اسیطرح سے دیکھا کہ ناگہان سواری کھڑی ہی نزدیک اوسکے پس پکڑی مہار اوسکی پھر کہا مارے نہایت خوشی کے یا الہی تو ہی بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا چوک گیا مارے زیادتی خوشی کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہتا یون تھا کہ تو رب میرا ہی اور مین بندہ تیرا بسبب نہایت خوشی کے مدہوش ہو کر کہنیکا بجاے اوسکے کہ تو ہی بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا مقصود بیان کرنا ہی کہ اللہ تعالی بندہ کی توبہ سے نہایت راضی ہوتا ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اوسکو مشابہت دی اوس شخص کی خوشی کے ساتھ کہ گم ہوئی سواری اپنی جنگل مین پائی ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک بندے نے یعنی اہل امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کیا گناہ پھر کہا اے پروردگار میرے گناہ کیا مینے پس بخش اوس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوسکے نے یعنی فرشتونسے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے پروردگار ہی بخشتا گناہون کو یعنی جب چاہتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی اور پکڑتا ہی ساتھ گناہون کے یعنی جب چاہتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بخشا مینے بندے اپنے کو پھر ٹھیرا یعنی گناہ کرنیسے ایک مدت تک جتنا چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ اور کہا اے پروردگار میرے کیا مین نے گناہ پس بخش اُسکو پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے پروردگار ہے بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اوسکے بخشا مینے بندے اپنے کو پھر ٹھیرا بندہ اوس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ کہا اے پروردگار میرے کیا مینے گناہ اور پس بخش اوسکو واسطے میرے پس فرمایا کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اوسکے پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اوسکے بخشا مینے بندے اپنے کو پس چاہیے کہ کرے جو چاہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کرے جو چاہے یعنی جب تک استغفار کرتا رہے حاصل یہ کہ جبتک گناہ کرتا رہے گا اور استغفار کرتا رہے گا بخشونگا گناہ اوس کے

مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہونمین نہ امر ساتھ گناہ کے ع وح **وعن** جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلَّی عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ وَکَمَا قَالَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جندب سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتونمین سے کہا قسم ہی خدا کی نہین بخشنے کا اللہ فلانیکو اور حدیث بیان فرمائی حضرتنے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا کون شخص ہی کہ قسم کھاتا ہی مجھپر کہ نہ بخشونگا فلانیکو پس تحقیق بینے بخشا فلانیکو اور نا پید کیا عمل تیرا یا مانند اوسکے کہا نقل کی مسلم نے **ف** کوئی شخص گناہ بہت کرتا تھا اوسکو کسیکے یعنی کہا کہ فلانیکو اللہ نہین بخشنے کا کسی یہ بات ازراہ تکبر کے کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا جیسیکہ صادر ہوتی ہی بعضے جاہل صوفیونسے اور نا پید کیا عمل تیرا یعنے باطل اور جھوٹی کی مینے قسم تیری حاصل یہ کہ اوس قسم کھانیوالے نے جو یقین کیا تھا اوسکے نہ بخشے جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہین ہی کسی کو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جسکے حق مین نص وارد ہوئی ہی مضائقہ نہین اونکو کہنا ع **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یُمْسِیَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی شداد بن اوس کی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل استغفار یہ ہی کہ کہے تو یا الٰہی تو ہی پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیرے عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنی یقین کرنیوالا ہون ساتھ وعدے تیرے کے کہ حشر کے ہونیکا اور سوا اسکے کا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری اُس چیز کے سے کہ کی مینے اقرار کرتا ہون مین واسطے تیرے ساتھ نعمتون تیری کے کہ مجھپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہون اپنے کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہونکو مگر تو فرمایا حضرتنے جو شخص کہ پڑھے ان لفظونکو دنمین یقین کرکر معنون انکے پر پھر مرے اوسدن پہلے شام ہونیکے پس وہ بہشتیونمین سے ہی اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنیوالا ہو ساتھ معنون ان الفاظ کے پھر مرے پہلے صبح سے پس وہ بہشتیونمین سے ہی نقل کی یہ بخاری نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ فِیْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے تحقیق تو جبتک کہ مانگیگا مجھے یعنی بخشش گناہونکی اور امید رکھے گا مجھے بخشونگا مین تجکو کسی عمل بد پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو اے بیٹے آدم کے اگر پہنچین گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجھے بخشونمین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین اے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر لے مجھے ساتھ بھری زمین کے خطاؤنسے پھر ملے مجھے اسحال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسی کو البتہ آؤنگا تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے ازروے بخشش کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلٰی مَغْفِرَۃِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ مَا لَمْ یُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وروایت ہی

ابن عباس سے کہ نقل کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالے نے جس شخص سے جاکہ مین صاحب قدرت ہون اوپر بخشنے گناہونکے بخشتا ہون واسطے اوسکے اور نہین پرواکرتا مین جبتک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسی کو نقل کی شرح السنہ مین ف دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ جاننا بندیکا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہونپر بسبب استغفار کا اسلیے کہ جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی گناہونکے بخشنے پر امید رکھتا ہی اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کرم سے وہ محروم نہین کرتا اور سکو یہ حدیث ماننداس حدیث کے ہی انا عند ظن عبدی بی منقول ہی کہ حماد بن سلمہ نے عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہی تو کہ بخشے گا اللہ مجھ جیسے کو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤن مین درمیان حساب لینے اللہ کے مجھے اور درمیان حساب لینے باپ اپنے کے تو اللہ ہی کو مین اختیار کرون اسلیے کہ اللہ زیادہ باپ سے رحم کرتا ہی مجھپر حاصل یہ کہ تم امیدوار مغفرت کے رہو واللہ اعلم ع ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت سے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہی اللہ تعالے واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب اوسکہ اسکے کہ نہین گمان کرتا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہین کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم مین محتاج ہی اسکا اسی لیے فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا اور یہ فضیلت مذکورہ اسلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو تو تعلق دلکا اور عتماد اللہ پر ہوتا ہی اور بچتے جاتے ہین گناہ اوسکے پس ہیچ حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہی اور اوسکی شان مین یہ آیت وارد ہوئی ہی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ پس حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہی اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انہارا نقل ہی حسن بصری سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اوسنے قحط سالی کا پس کہا استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے تنگی کا پھر ایک اور نے کمی پیدائش کا زمین مین پس سبھونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اُنسے کہ شکوہ کیا لوگون نے تمسے کئی چیزونکا اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار کرنیکا پس پڑھی اُنھون نے آیت فقلت استغفروا الخ یعنی جو جواب دیے ہین سب اس آیت سے ثابت ہین ع ع وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت سے ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دوام کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دنمین ستر بار یعنے بار بار وہی گناہ کرے عمل کی ترمذی و ابو داود نے ف اصرار یعنی دوام گناہ پر بُرا ہی کہ اصرار صغیرہ پر کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہنچاتا ہی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سے کہ مصر وہی ہی جو استغفار نکرے اور نادم نہووے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت سے انس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی آدم ہی خطا کار ہی یعنی سوا انبیا علیہم السلام کے اس لیے کہ وہ معصوم ہین خطا سے اور بہترین خطا کرنیوالونکے توبہ کرنیوالے ہین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور داری نے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِیْ قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ

تعالیٰ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ اوسکے دلمین پھر اگر توبہ کرتا ہی
اور طلب بخشش کی کرتا ہی صاف کیا جاتا ہی دل وسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہانتک کہ چھا جاتا ہی اوسکے دلپر پس یہ ہے
ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اِس آیت مین ہرگز نہین یون بلکہ زنگ ہا ندھا ہی اونکے دلونپر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہانتک
کہ نہین باقی رہی اونمین خیر ہرگز نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ
لیتا ہی نور دلکو پس اندھا ہوتا ہے بینائی دلکی سے پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینے والے سے اور حکمتون فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہی
شفقت ورحمت کہ اپنے پر رحم کرتا ہی نہ اور ونپر اوثابت ہوتے ہین اوسکے دلمین آثار ظلم اور فتنہ کے اور جرأت کرتا ہی گناہ پر ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا
فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہی توبہ بندکی جبتک کہ نہین غرغرہ گلمتا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جبتک کہ غرغرہ
نہین گلمتا ہی یعنی جبتک کہ یقین نہین ہوتا موت کا جبتک کہ مقبول ہی اور جب یقین ہو موت کا تو نہین مقبول اور ظاہر اِس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی
کہ مطلق توبہ وقت مرنیکے نہین درست خواہ توبہ کفر سے کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لیست التوبۃ الخ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور بعضون
نے کہا ہی کہ توبہ گناہونسے صحیح ہی نہ کفر سے پس اُنکے نزدیک ایمان یاس کا غیر مقبول ہی اور توبہ یاس کی مقبول ہی اور کہا طیبی نے کہ یہ حکم گناہونسے توبہ کرنیکا ہی
اور اگر کسیسے حق اوسکا بخشوائے ایسی حالت مین تو صحیح ہی ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ
قَالَ وَعِزَّتِكَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَكَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ
مَكَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نے
عرض کیا پروردگار سے قسم تیری عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیرے بندونکو جبتک کہ ارواح اونکی بدنون اونکے مین ہونگی پس فرمایا پروردگار
عزوجل نے قسم ہی اپنی عزت وبزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجھ سے نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ**
صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِیْرَةُ سَبْعِیْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا یُغْلَقُ مَالَمْ
تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیَاتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا جانب مغرب کے ایک دروازہ توبہ کے یے کہ عرض
اوسکا مسافت ستر برس کی ہی نہین بند کیا جاتا جبتک کہ نکلے آفتاب جانب مغرب سے اور یہ یعنی طلوع ہونا آفتاب کا مغرب کیطرف سے مانع ہی قبول توبہ کا معنی مین
اللہ تعالیٰ کے اِس قول کے اوسدن کہ آوینگی بعضی نشانیان پروردگار تیری کی نہین نفع دیگا کسی جان کو ایمان اوسکا ایسی جان کہ نہ تھی ایمان لائی
پہلے سے یعنی پہلے آنے بعضی نشانیونکے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** توبہ کے یے یعنی کھلا ہوا ہی توبہ کرنیوالونکے یے یا علامت سے واسطے
صحت توبہ اور قبول توبہ کے حاصل یہ کہ لوگونکے یے دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہی جبتک کہ آفتاب مغرب کیطرف سے نہین نکلتا جب اوسدھر سے نکلے گا تو دروازہ
توبہ کا بند ہوجائیگا پس نہین قبول ہوویگا ایمان اور نہ توبہ گناہونسے اور اوسدن کہ آوینگی الخ یعنی ظاہر ہوگا بعضی نشانیان رب تیرا جبکہ قریب ہوگی
قیامت کہ وہ نشانی طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغرب سے اور باقی آیت یہ ہی اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا یعنی یا نہ تھی جان کہ کی حالت ایمان اپنے کی مین بھلائی یعنی تو
تو نفع دیگی اوسکو توبہ حاصل آیت کا یہ ہی کہ جسدن آفتاب مغرب کی جانب سے نکلے گا تو جو کوئی پہلے اوسکے ایمان لایا ہوگا یا ایمان پر ہوگا لیکن گناہونسے

توبہ کی ہوگی تو اوسکو ایمان یا توبہ اوسد نسے نہ نفع دیگی ۱۲ **وعن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنقطع الہجرۃ حتی تنقطع التوبۃ ولا تنقطع التوبۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا رواہ احمد وابوداؤد ودالدارمی اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں موقوف ہوگی ہجرت یعنی گناہونسے طرف توبہ کے یہانتک کہ موقوف ہو توبہ اور نہیں موقوف ہوگی توبہ یہانتک کہ نکلے آفتاب مغرب کیطرف سے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نے **ف** یعنی جبتک توبہ موقوف نہیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے تب تک گناہونسے آدمی پاک ہوسکتا ہے اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہونسے نہیں پاک ہوسکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سے نکلے گا حاصل کہ جبتک آفتاب مغرب سے نہیں نکلتا توبہ کرکر پاک ہوسکتا ہے اور جب ادھر سے نکلیگا توبہ سے نہیں پاک ہوسکیگا ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلین کانا فی بنی اسرائیل متحابین احدہما مجتہد فی العبادۃ والآخر یقول مذنب فجعل یقول اقصر عما انت فیہ فیقول خلنی ربی حتی وجدہ یوما علی ذنب یستعظمہ فقال اقصر فقال خلنی وربی ابعثت علی رقیبا فقال واللہ لا یغفر اللہ لک ابدا او لا یدخلک الجنۃ فبعث الیہما ملکا فقبض ارواحہما فاجتمعا عندہ فقال للمذنب ادخل الجنۃ برحمتی وقال للآخر اکنت تقدر علی ان تحظر رحمتی علی عبدی فقال لا یا رب قال اذہبوا بہ الی النار رواہ احمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل میں آپسمیں دوست ایک اونمیں سے بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے میں اور دوسرا کہتا تھا کہ میں گنہگار ہوں یعنی اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنیوالے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اسچیز سے کہ تو اوسمیں ہے یعنی گناہ سے پس کہتا گنہگار کہ چھوڑ مجکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنی اسلیے کہ وہ غفور الرحیم ہے یہانتک کہ پایا اوس عابد نے اوسکو ایکدن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا ہے تو مجھپر داروغہ پس کہا عبادت کرنیوالے نے قسم ہے خدا کی نہیں بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت میں پس بھیجا اللہ تعالے نے طرف اون دونونکے فرشتہ پھر قبض کی ارواح اون دونونکی پس اکٹھے ہوے دونون یعنی ارواحیں اونکی نزدیک اللہ تعالے کے یعنی برزخ میں یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت میں بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ محروم کرے بندے میرے کو رحمت میری سے پس کہا اوسنے کہ نہیں طاقت رکھتا میں اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتونکو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہیں کہ لیجاؤ اسکو طرف دوزخ کے نقل کی یہ احمد نے **ف** اوس شخص نے جو عجب و اعتماد کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی نہیں بخشے گا تجکو مستحق ہوا اسکے کہا ہو کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئیں وہ بہتر ہے اوس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو ۱۲ **وعن** اسماء بنت یزید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا فلا ابالی رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب وفی شرح السنۃ یقول بدل لا یقرأ اور روایت ہے اسماء بنت یزید کی سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہ آیت یا میرے بندو کہ زیادتی کی ہے نفسونپر بسبب گناہ کرنیکے نا امید مت ہو رحمت خدا کی سے اسواسطے کہ اللہ تعالے بخشتا ہے گناہ سب کو نہیں پروا رکھتا نقل کی اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور شرح السنہ میں لفظ یقول کا ہے بدلے یقرأ کے **ف** بخشتا ہے گناہ یعنی کافرونکے اور مومنونکے ساتھ توبہ کے اور بغیر توبہ کے بھی اگر چاہتا ہے ۱۲ **وعن** ابن عباس فی قول اللہ عز وجل الا اللمم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللہم تغفر جما + وای عبد لک لا الما + رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے الا اللمم کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الٰہی تو بخشدے بڑے گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہے کہ جسنے نہیں کیے چھوٹے گناہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ساری آیت یوں ہے والذین یجتنبون کبائر

والذین ۱۲ بیان ہے کہ لا ادنا کو ۱۲ دیدے منکورین ۱۲

اَوْ دُوْنَ الْعَوَاشِیْ اِلَّا اللّٰھُمَّ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ یعنی جو لوگ پرہیز کرتے ہین بڑے گناہونسے اور بے حیائیونسے سوائے چھوٹے گناہونکے تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنیوالا ہی مغفرت کا پس اس آیت مین جو ہی سوائے چھوٹے گناہونکے اسپر حضرت نے بطور سند کے شعر مذکور پڑھا کہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ مومن خالی نہین ہی چھوٹے گناہونسے اور حاصل ہی کہ شان و فضل تیرا ایسا ہی اگر چاہے تو بخشے تو کبیرہ گناہونکو چھوٹونکی تو کیا حقیقت ہی اور کونسا بندہ تیرا ہی کہ چھوٹے گناہ نہین کرتا اور تو نہین بخشتا بلکہ جھاڑ دیتا ہی اونکو بسبب نیکیونکے اور یہ شعر امیۃ بن ابی صلت کا ہی کہ ایام جاہلیت کے شاعرونمین سے ہی بہت عبادت کرتا تھا اور سوقت مین اور ایمان رکھتا تھا قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور وہ شعر حکمت آمیز کہتا تھا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے شعر سنتے تھے اور خود بھی کبھی پڑھتے تھے ۱۲ منہ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰعِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَآلٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُ فَسَلُوْنِی الْھُدٰی اَھْدِکُمْ وَکُلُّکُمْ فَقِیْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُ فَسَلُوْنِی اَرْزُقْکُمْ وَکُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلَی الْمَغْفِرَۃِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَشْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُّلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمُ اجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْکُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِیَّتُہٗ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَائِلٍ مِّنْکُمْ مَّا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ اِلَّا کَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِیْہِ اِبْرَۃً ثُمَّ رَفَعَھَا ذٰلِکَ بِاَنِّیْ جَوَادٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ عَطَائِیْ کَلَامٌ وَعَذَابِیْ کَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُّہٗ اَنْ اَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالٰی اے بندو میرے سب تم گم کیے ہوا ہ مگر جسکو ہدایت کی مین نے پس مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کرونگا مین تمکو اور سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین مگر جسکو دولتمند کیا مینے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی متصور ہے سب سے گناہ مگر جسکو بچا لیا مینے یعنی انبیا کو پس جسنے جانا تم مین سے کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنے پر پھر بخشش مانگے مجھسے بخشونگا مین اوسکو یعنی سب گناہ اوسکے اور نہین پروا رکھتا مین اور اگر اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے اور خشک تمھارے یعنی جوان اور بوڑھے تمھارے یا عالم و جاہل تمھارے یا فرمانبردار و گنہگار تمھارے غرضکہ سب مخلوقات جمع ہون اور پرہیزگار متقی دل بندے کے میرے بندونمین سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین نہ زیادہ کرے یہ یعنی جمع ہونا میرے ملک مین بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے اور خشک تمھارے جمع ہون اوپر بدبخت ترین دل بندے کے میرے بندونمین سے کہ وہ نبی نہیں یعنی نہ کم کرے یہ میرے ملک مین سے بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور زندے تمھارے اور مردے تمھارے اور تر تمھارے اور خشک تمھارے جمع ہون ایک جگہ مین پھر مانگے ہر آدمی تم مین سے اوسقدر کہ پونچے آرزو اوسکی یعنی جو حاجت کہ دل مین رکھتا ہو پھر دونمین ہر مانگنے والیکو تم مین سے یعنی مقاصد اوسکے نہ کم کرے یہ یعنی دینا اور حاجت روائی کرنی ملک میرے سے کچھ مگر جیسا کہ اگر تم ایک سوئی کا گذرے دریا پر پھر ڈالے اوسمین سوئی پھر اوٹھاوے اوسکو یعنی بالفرض التقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو کہ جتنا پانی سوئی مین لگ جاتا ہی وہ الا اوسکے ملک مین کمی کا کیا جانتے وہ کتنا ہی دے اوسکے ہان ہرگز کمی نہین ہوتی یعنی کم ہونا یا روا کرنا حاجتونکا بسبب اسکے ہی کہ مین بہت سخی ہون بہت دینے والا کرتا ہون جو چاہتا ہون یعنی یہ تمام سخاوت و کرم ساتھ ارادہ اور اختیار میرے کے ہی اور ارادہ بندے کو دخل نہین دینا میرا حکم کرنا ہی اور عذاب میرا حکم کرنا ہی یعنی ایک حکم مین یہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین نہین ہے امر میرا واسطے کسی چیز کے جسوقت کہ چاہتا ہون نہین یعنی پیدا کرنا اوسکا مگر یہ کہتا ہون نہین اُسچیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہی

نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ ھو اھل التقوی و اھل المغفرۃ وقال قال ربکم انا اھل ان اتقی فمن اتقانی فانا اھل ان اغفر لہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اونھون نے پڑھی یہ آیت کہ وہی صاحب ہے تقوی کا اور بخشش کا فرمایا حضرت نے بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے کہ فرمایا رب تمھارے نے کہ میں لائق اسکے ہون کہ لوگ پرہیزگرین شریک کرنیسے ساتھ میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہی شریک کرنیسے ساتھ میرے پس میں ہون لائق اسکے کہ بخشونمین اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مضمون اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کے ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی تحقیق اللہ نہین بخشتا یہ کہ شریک کیا جاوے ساتھ اُسکے اور بخشتا ہی سوا اسکے اور واسطے جسکے کہ چاہتا ہی **ع** **وَعَنِ** ابن عمر قال انا کنا نعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس یقول رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور مائۃ مرۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر رضؓ سے کہ کہا تحقیق تھے ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس مین کہ کہتے سو بار اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے اور قبول کر توبہ میری تحقیق تو ہی ہے توبہ قبول کرنیوالا بخشنے والا نقل کی احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** بلال بن یسار بن زید مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی ابی عن جدی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان قد فر من الزحف رواہ الترمذی وابوداؤد ولکنہ عندہ فی الدعوات وقال ابن یسار وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے بلال بیٹے یسار بیٹے زید کے سے کہ زید مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ کہا حدیث کی مجھسے باپ میرے نے کہ نقل کی دادا میرے سے یہ کہ اونھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ کہے طلب بخشش کی کرتا ہون مین اللہ سے وہ اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبرگیری کرنیوالا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکے بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکے اگرچہ بھاگا ہو لڑائی گھار کے سے کہ کبیرہ گناہ ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے لیکن نزدیک ابی داؤد کے بلال ابن یسار ہی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ الحی القیوم کو زبر بھی ہی اور پیش بھی لیکن زبر مشہور تر اور اکثر روایتون مین ہے، اور جب استغفار پڑھے تو صدق دلسے پڑھے چنانچہ آیا ہی کہ استغفار کرنیوالا گناہ سے اور سحاملین کہ مقیم ہو اوس گناہ پر مانند جھٹھا کرنیوالیکے ہی ساتھ رب اپنے کے عیاذاً باللہ منہ **ع** **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل لیرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یارب انی لی ھذہ فیقول باستغفار ولدک لک رواہ احمد روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہی درجہ واسطے بندہ نیکبخت کے بہشت مین پس کہتا ہی بندہ اے پروردگار میرے کہان سے حاصل ہوا مجکو یہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** عبداللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الیت فی القبر الا کالغریق المتغوث ینتظر دعوۃ تلحقہ من اب او ام او اخ او صدیق فاذا لحقتہ کان احب الیہ من الدنیا وما فیھا وان اللہ تعالی لیدخل علی اھل القبور من دعاء اھل الارض امثال الجبال وان ھدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لھم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا ہی مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنے والیکے فریاد کرنیوالے کے کہ کوئی ہاتھ اوسکا پکڑے منتظر ہوتا ہی دعا کا کہ پونہچے اوسکو باپ کیطرف سے یا ماں کی طرف سے یا بھائی کیطرف سے یا دوست کیطرف سے پس جسوقت کہ پونہچتی ہے دعا اوسکو ہوتا ہی پونہچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزونسے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پونہچاتا ہے قبر والونکو بسبب دعا زمین والونکے مانند پہاڑونکے یعنے ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندونکا طرف مُردونکے استغفار کرنا ہی اونکے لیے

نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ فِیْ عَمَلِ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہے واسطے اوس شخص کے کہ پائے اپنے اعمال نامہ میں استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے بیچ کتاب عمل یوم ولیلہ کے ف روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہیں دونوں فرشتے اعمال لکھنے والے اوٹھا لیجاتے ہیں اعمال نامہ بندہ کا ہر دن پھر دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اول اعمال نامہ میں اور اخیر میں استغفار مگر کہ فرماتا ہے تبارک و تعالیٰ بخشتے ہیں واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیانی دونوں طرفوں اعمال نامہ کے ہیں حاصل یہ کہ صبح و شام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے ع وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اِسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوْا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی کر مجکو اون لوگونمیں سے کہ جب نیکی کریں خوش ہوں اور جب برائی کریں استغفار کریں نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثَیْنِ اَحَدُھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِہٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَرٰی ذُنُوْبَہٗ کَاَنَّہٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ یَخَافُ اَنْ یَّقَعَ عَلَیْہِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ یَرٰی ذُنُوْبَہٗ کَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰی اَنْفِہٖ فَقَالَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا اَیْ بِیَدِہٖ فَذَبَّہٗ عَنْہُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ عَبْدِہِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِیْ اَرْضٍ دَوِّیَّۃٍ مَھْلَکَۃٍ مَعَہٗ رَاحِلَتُہٗ عَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ فَنَامَ نَوْمَۃً فَاسْتَیْقَظَ وَقَدْ ذَھَبَتْ رَاحِلَتُہٗ فَطَلَبَھَا حَتّٰی اِذَا اشْتَدَّ عَلَیْہِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰہُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَکَانِیْ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْہِ فَاَنَامُ حَتّٰی اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلٰی سَاعِدِہٖ لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُہٗ عِنْدَہٗ عَلَیْھَا زَادُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ ھٰذَا بِرَاحِلَتِہٖ وَزَادِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اَلْمَرْفُوْعُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُ مُخْتَصَرٌ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ الْمَوْقُوْفَ عَلٰی ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَیْضًا اور روایت ہے حارث بن سوید سے کہ کہا حدیث کہیں مجکو عبداللہ بن مسعود نے دو حدیثیں ایک انمیں سے نقل کی ہے صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے کہ وہ یہ ہے کہا کہ تحقیق مومن دیکھتا ہے اپنے گناہ کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہے نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہے اوس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہ کو مانند مکھی کے کہ اڑے اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اس مکھی کے اسطرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے پس اوڑایا اوسکو اپنی ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہے اور خوف کرتا ہے اسکا کہ پکڑا نہ جاؤں اور فاجر کو اپنے گناہ کی کچھ پروا نہیں ہوتی پھر کہا عبداللہ نے یعنی حدیث جو حضرت سے سنی تھی وہ بیان کی کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کرنے اپنے بندے مومن کے بہ نسبت اوس شخص کے کہ اترا ایک میدان میں کہ خالی درخت اور گھاس نہ جگہ ہلاکت کی ساتھ اوسکے تھی سواری اوسکی اوسکے اوپر تھا کھانا اوسکا اور پینا اوسکا پس کھا لینا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھ سونا پھر جاگا اوس حالمیں کہ تحقیق جاتی رہی سواری اوسکی پھر تلاش کیا اوسکو یہانتک کہ صعوبت سخت ہوئی اوپر گرمی اور پیاس جو چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی رنج و بلا سوا گرمی و پیاس کے کہا پھر جاؤنگا میں طرف مکان اپنے کی کہ تھا میں اوسمیں پس سو رہوں یہانتک کہ مرجاؤں پس کھا اپنا سر اپنے بازو پر تاکہ مر رہے پھر جاگا گمان سواری اوسکی کے پاس حاضر ہوا اوپر سر اوسکے توشہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کرنے بندے مومن کے اس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشہ اپنے کے یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے بندے کے توبہ کرنے سے نقل کی یہ مسلم نے ان دونوں حدیثوں سے اوسکو کہ مرفوع ہے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فقط یعنے جسمیں قصہ سواری کے بھاگنے اور پانی کا ہے اور حدیث جو موقوف ہے ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کے دیکھتا ہے وہ نہیں ذکر کی اور نقل کی بخاری نے حدیث موقوف بھی ف حاصل یہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہے اور حدیث موقوف افراد بخاری سے ہے اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اس آیت کے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ کہا امام غزالی رح نے کہ منقول ہے بڑے عالم با اعمال و ستادابی اسحٰق اسفرائنی رحمۃ اللہ سے

کہ اُنھون نے کہا دعا کی مینے اللہ سبحانہ وتعالی سے تیس برس تک کہ نصیب کرے مجکو توبہ پھر بعد تیس برس قبول کی گئی دعا میری پھر تعجب کیا مینے اپنے دلمین اور کہا مینے سبحان اللہ ایک حاجت کے لیے دعا کی مینے تیس برس تک اور نہ روا ہوئی اب تک پس نہ دیکھا مینے خواب مین کہ کوئی کہتا ہے مجکو آیا تعجب کیا تو نے اوس سے یہ بھی جانتا ہے کہ کیا مانگتا ہے تو مانگتا ہے اللہ تعالی سے یہ کہ دوست رکھے مجکو کیا نہین سُنا تو نے اللہ تعالی سے کہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ پس حاجت کیا آسان ہے ؛ ع **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے اُس بندے مؤمن کو کہ مبتلا ہوتا ہے گناہون مین اور بہت توبہ کرتا ہے **ف** یہ دوست رکھنا بسبب توبہ کے ہے نہ بسبب گناہ کے ؛ ع **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ الدُّنْیَا بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا الْاٰیَةَ فَقَالَ رَجُلٌ وَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور روایت ہے ثوبان سے کہا سُنا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین کہ تحقیق میرے لیے دنیا ہو بدلے اِس آیت کے اے میرے بندو کہ زیادتی کی اپنی جانون پر یعنی سلسلہ گناہ کرنیکے نہ نا امید ہو آخر آیت تک پھر کہا ایک شخص نے پس جسنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہے اِس آیت کے حکم مین یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہوے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی واسطے انتظار امر الٰہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے ادائے جواب مین پھر فرمایا یعنی بموجب وحی کے یا بمقتضاے اجتہاد سے کہ خبردار ہو اور جس شخص نے شرک کیا یعنی جسنے شرک کیا اور توبہ کی اپنی زندگی مین تو توبہ اُسکی قبول ہوئی اُس وہ بھی داخل ہے اِس آیت کے حکم مین تین بار فرمایا یہ کلمہ **ف** نہین دوست رکھتا مین الخ یعنی نہین دوست رکھتا مین کہ اِس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزین ہاتھ لگین اور اُنکو سدون اور لذت اُٹھاؤن اُسکی لذت کی چیز ونسے اسلیے کہ خوشخبری ہے اِسمین مغفرت گناہونکی اور بعد لفظ لَا تَقْنَطُوْا کے باقی آیت یہ ہے مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یعنی مضمون حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اِن شعرونمین باندھا ہے شعر یٰاَیُّهَا صَاحِبَ الذَّنْبِ لَا تَقْنَطْ فَاِنَّ الْاِلٰهَ رَءُوْفٌ رَءُوْفٌ + وَلَا تَرْحَلَنَّ بِالْعَدَاوَةِ فَاِنَّ الطَّرِیْقَ مَخُوْفٌ مَخُوْفٌ اور یہی مضمون اردو شعرون فارسی کے مین ہے شعر غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را + در سنگلاخ بادیہ بیہا بریدہ اند ؛ نومید ہم مباش کہ زندان بادہ نوش ہا ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ؛ ع وغیرہ **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیُغَرْغِرُ بِعَبْدِہٖ مَا لَمْ یُقَرْقِرْ بِالْحِجَابِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْاَخِیْرَ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی البتہ بخشتا ہے واسطے بندے اپنے کے یعنی جو کچھ چاہتا ہے گناہ ہوسے جبتک کہ نہو پردہ درمیان بندے کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی احالمین کہ ہو شرک کرنیوالا الخ کہین یہ تینون حدیثین احمد نے اور نقل کی بیہقی نے اخیر کی کتاب بعث و نشور مین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یَعْدِلُ بِهٖ شَیْئًا فِی الدُّنْیَا ثُمَّ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ جِبَالِ ذُنُوْبٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَهٗ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالے سے یعنی مرے احالمین کہ برابر کرتا ہو ساتھ اللہ تعالے کے کسی کو دنیا مین پھر ہون اُسپر مانند پہاڑ کے گناہ یعنی بعد مرنیکے بخشے گا اللہ تعالے واسطے اُسکے یعنے سب گناہ اگرچہ ہونگے نقل کی یہ بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِیُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ رُوِیَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ

اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنیوالا گناہ سے یعنی توبہ صحیحہ مانند اوس شخص کے ہو کہ نہیں گناہ واسطے اوسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے کہ فقط نقل کیا اسکو نہرانی نے اور وہ مجہول ہے اور شرح السنہ میں روایت کی بغوی نے عبداللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبداللہ بن مسعود نے پشیمانی بزار رکن ہے توبہ کا اور توبہ کرنیوالا مانند اوس شخص کے ہو کہ نہیں گناہ واسطے اوسکے ف جاننا چاہیے کہ توبہ جب ہوتی ہے ساتھ شرطوں معتبرہ کے تو نہیں شک اوسکے قبول ہونے میں اور ہوتی ہے اوس سے مغفرت بموجب وعدہ الٰہی کے وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ اور استغفار از راہ محاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کبھی ہوتی ہے مٹانے والی گناہوں کی اور کبھی نہیں ہوتی لیکن ثواب پاتا ہے اور سپر البتہ حاصل یہ کہ موقوف ہے مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہے استغفار سے گناہ دور کرتا ہے اور چاہتا ہے نہیں دور کرتا ہے ع **باب** یہ باب ہے بیچ بیان اون حدیثوں کے کہ متعلق ہیں پہلے باب کے ف اکثر نحویین فقط لفظ باب کا کہتے ہیں اور بعضے نحویین ہیں باب فسحۃ یعنی اس باب میں بیان ہے وسعت رحمت باری تعالیٰ کا ع **الفصل الاول**

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ وَفِیْ رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِیْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ مقدر کیا اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا مخلوقات کا یعنی دن میثاق کے یا شروع کیا پیدا کرنا اوسکا لکھی کتاب یعنی فرشتو کو یا قلم کو حکم کیا لکھنے کا پس وہ کتاب نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے اوپر عرش اوسکے اوسمیں یہ ہے کہ تحقیق رحمت میری سبقت لے گئی ہے غضب میرے سے اور ایک روایت میں ہے کہ غالب ہے رحمت میری غضب میرے پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کتاب مشتمل اس حکم کی رکھی گئی اوپر عرش کے بسبب بزرگ قدری اوسکی کے اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اوسکے سے غضب پر تعلق ہونا نشانیوں رحمت کا اور بخشش انعام اوسکے کا ہے کہ تمام مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہے اور بے انتہا ہے اور نشانیاں غضب کی کم ہیں جیسکو فرمایا اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور فرمایا ہے عَذَابِیْ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اور بندے جو قصور کرتے ہیں ادائے شکر نعمت اوسکی میں وہ زیادہ از حد ہے جیسا کہ فرمایا وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ پس رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی کہ باقی رکھتا ہے انکو اور روزی دیتا ہے اور نعمت پونچاتا ہے اور عذاب نہیں کرتا یہ تو ظہور اوسکی رحمت کا دنیا میں ہے اور آخرت میں اس سے زیادہ ہوگا جیسا کہ حدیث آیندہ میں بیان اوسکا ہے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَآئِمِ وَالْهَوَآمِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُهٗ وَفِیْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے سو رحمتیں ہیں اوتاری ہے جن سے ایک رحمت درمیان جن و آدمی کے اور چارپایو کے و وزہر یلے جانورو کے پس بسبب اوسی رحمت کے آپسمیں میل کرتے ہیں اور بسبب اوسی کے آپسمیں رحم کرتے ہیں اور بسبب اوسی رحمت کے مہربانی کرتا ہے جانور وحشی اپنے بچے پر اور رکھ چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں کہ رحمت کریگا ساتھ اونکے اپنے بندو پر یعنی مومنو پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے سلمان سے مانند اسکے اور بیچ آخر اسکی کے یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے پس جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ تعالیٰ ننانوے رحمتو کو ساتھ اوس رحمت کے یعنی جو کہ دنیا میں پونچی ہے ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہانکی رحمت بھی ہوگی قیامت میں اور ننانوے رحمتیں وہ ہونگی سب ملکر سو رحمتیں ہو جاوینگی ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اگر جانے مومن اوسچیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہی عذاب سے نہ طمع کرے ساتھ بہشت اوسکی کے کوئی اور اگر جانے کافر اوسچیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے رحمت سے ناامید نہووے جنت اوسکی سے کوئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وارد ہوئی ہے یہ حدیث ہیچ بیان کثرت رحمت اور عذاب اوسکے کے تاکہ نہ مغرور ہو مومن ساتھ رحمت اوسکی کے پس نڈر ہو عذاب اوسکے سے اور نہ ناامید ہو کافر رحمت اوسکی سے اور نہ چھوڑے توبہ کرنی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ بندیکو لائق ہی کہ ہووے درمیان خوف ورجا کے منقول ہی حضرت عمرؓ سے کہ کہا کہ اگر پکارا جاویگا قیامت مین یہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید رکھوگا کہ وہ مین ہون اور اسی طرح کہ اگر پکارا جاویگا کہ ایک شخص دوزخ مین جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون ۱۲

وعن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجنۃ اقرب الی احدکم من شراک نعلہ والنار مثل ذالک رواہ البخاری

اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت بہت نزدیک ہے طرف ایک تمہارے کے تسمے پاپوش اوسکی سے اور دوزخ بھی مانند اوسکے نقل کی یہ بخاری نے **ف** حاصل کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہین اچھے کام کرے اور امیدوار جنت کا ہے اور بڑے کاموں سے بچے اور ڈرتا رہو دوزخ سے ۱۲ع

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل لم یعمل خیرا قط لاھلہ فی روایۃ اسرف رجل علی نفسہ فلما حضرہ الموت اوصی بنیہ اذا مات فحرقوہ ثم ذروا نصفہ فی البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العالمین فلما مات فعلوا ما امرھم فامر اللہ البحر فجمع ما فیہ وامر البر فجمع ما فیہ ثم قال لہ لم فعلت ھذا قال من خشیتک یا رب وانت اعلم فغفر لہ متفق علیہ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا واسطے اپنے گھر کے لوگونکے ایک شخص نے کہ نہین کی تھی بھلائی کبھی اور ایک روایت مین ہی کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنے نفس پر یعنی گناہ بہت کیے تھے پس جب آئی اوسکو موت وصیت کی اپنے بیٹونکو کہ جب مرجاوے شخص یعنے مین پس جلادو اوسکو یعنی مجکو پھر اوڑا دو آدھی راکھ اوسکی جنگل مین اور آدھی دریا مین پس قسم ہی خدا کی اگر نکی کریگا اللہ اوسپر اور مناقشہ کریگا حساب مین البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسی کو عالم مین سے پس جب مرگیا کیا بیٹون اوسکے نے جو کہ گیا تھا اونسے پس حکم کیا اللہ تعالے نے دریا کو پس جمع کیا دریا نے اوسچیز کو کہ اوسمین تھی اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نے وہ چیز کہ اوسمین تھی یعنی دریا اور جنگل نے اجزا اوس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہوکر پیدا ہوا پھر فرمایا اللہ تعالے نے کسواسطے کیا تھا تونے یہ کہا اوس شخص نے کیا مینے ڈر تیرسے اے پروردگار میرے اور تو دانا تر ہی پس بخشا اللہ تعالے نے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوس شخص نے جلا کر اڑانیکا حکم اسلیے کیا کہ وہ سمجھا تھا کہ عذاب خاص اوسی کو ہوتا ہی کہ دفن کیا جاتا ہی پس اللہ سے ڈر کر ایسا حکم کیا کہ وہ نکتہ نواز ہی یہ بات اوسکی پسند آگئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کے معنے ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوے دوسرے معنے تین تو کچھ اشکال نہین رہتا اور اگر معنی اسکے یہ لین کہ اگر قادر ہوگا اللہ تو یہ اشکال لازم آتا ہی کہ یہ شک کرنا ہی قدرت باری تعالے مین اور وہ کفر ہی پس جواب اسکا بعضون نے یہ کہا ہی کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کے تھا یعنی اوسوقت مین کوئی نبی نہ تھا پس اوسوقت مین فقط توحید کافی تھی اور بعضون نے کہا کہ یہ غلبہ حیرت ودہشت سے واقع ہوا کہ اوسمین آدمی حکم مجنون اور مغلوب العقل کا رکھتا ہو ماخوذ نہین ہوتا جیسکہ ایک شخص کا ذکر اوپر کے باب مین ہوا کہ وقت پانے سواری کے بسبب نہایت خوشی کے کہا انت عبدی وانا ربک واللہ اعلم ۱۲ع

وعن عمر بن الخطاب قال قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاذا امراۃ من السبی قد تحلب ثدیھا تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالصقتہ ببطنھا وارضعتہ فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اترون ھذہ طارحۃ ولدھا فی النار فقلنا لا وھی تقدر علی ان لا تطرحہ فقال اللہ ارحم بعبادہ من ھذہ بولدھا متفق علیہ

اور روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہا آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سبی پس ناگہان ایک عورت تھی ہندی مین کہ تحقیق بہتی تھی چھاتی اوسکی یعنی دودھ بہتا تھا بسبب کثرت اسلیے کہ بچا اوسکے ساتھ نہ تھا دوڑتی تھی یعنی بچے کی تلاش مین جسوقت کے

پاتی کسی لڑکے کو بندہ میں لیتی اُسکو اور لگاتی اُسکو اپنے پیٹ سے اور دودھ پلاتی اُسکو یعنی بسبب محبت بچے اپنے کے پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرتے ہو اس عورت کو کہ ڈالے بچا اپنا آگ مین یعنی جب غیر کے بچے پر یہ محبت رکھتی ہو تو کیا گمان کرتے ہو کہ اپنے بچو کو آگ مین ڈالیگی پس کہا ہمنے کہ نہین ڈالے گی او سحالت مین کہ قادر ہو نہ ڈالنے پر پس فرمایا کہ البتہ اللہ بہت رحم کرنیوالا ہی اپنے بندو پر یعنی مومن بندو پر بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یُّنْجِیَ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِرَحْمَتِہٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَۃِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نجات دیگا یعنی آگ سے کسی کو تم مین سے عمل اُسکا یعنی نرا عمل نہین نفع دیگا بلکہ جب فضل و رحمت اُسکے ساتھ ہو تو مفید ہے عرض کیا صحابہ نے اور نہ تو یعنی آپ کو بھی عمل نہین نجات دیگا باوجود کامل ہونیکے فرمایا اور نہ مجھو مگر یہ کہ ڈھانکے مجکو اللہ اپنی طرف سے ساتھ رحمت اپنی کے پس راست و درست کرو عمل کو مانند تیر کے اور میانہ روی کرو عمل مین یعنی زیادتی اور کمی نکرو عمل مین اور اول روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچھ رات کو یعنی نماز تہجد پڑھو اور میانہ روی اختیار کرو میانہ روی اختیار کرو یعنی عبادت مین پونہچوگے تم منزل مقصود کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہُ الْجَنَّۃَ وَلَا یُجِیْرُہٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل کریگا کسی کو تم مین سے عمل اُسکا بہشت مین اور نہ بچاویگا اُسکو دوزخ سے یعنی عمل اُسکا اور نہ مجھو یعنی نہین داخل کریگا مجھو عمل جنت مین مگر ساتھ رحمت اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مگر ساتھ رحمت اللہ کے یعنی عمل کی ساتھ رحمت کے ہوگا وہ یہ کام کریگا پس دخول بہشت کا ساتھ محض فضل الٰہی کے ہوگا اور درجات اُسکے ملینگے موافق اعمال کے

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ کَانَ زَلَفَھَا وَکَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِھَا اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اسلام لاوے بندہ پس اچھا ہوا اسلام اُسکا یعنی خالص موافق سے ظاہر و باطن یکسان ہو جھاڑتا ہی اللہ تعالےٰ اوس سے ہر گناہ کہ پہلے اسلام کے کیا تھا اور ہوتا ہی بعد اسکے بدل یعنی بعد اسلام لانیکے جو عمل کرتا ہی اُسپر بدلا ملتا ہی بیان اُسکا یہ کہ ایک نیکی وہ چند لکھی جاتی ہی سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور برائی مانند اُسکے یعنی جتنی کرتا ہی اُتنی ہی لکھی جاتی ہی مگر یہ کہ تجاوز کرے اللہ اُس سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ فضل رحمت الٰہی ہی کہ نیکی کا ثواب وہ چند دیتا ہی سات سو چند تک اور جسکے لیے چاہتا ہی زیادہ بھی دیتا ہی موافق مشقت اور صدق اخلاص اُسکے کا اور بدی جتنی کرتا ہی اُتنی ہی لکھی جاتی ہی اور جس سے چاہتا ہی درگذر بھی کرتا ہی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّاٰتِ فَمَنْ ھَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ھُوَ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَمَنْ ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ھُوَ ھَمَّ بِھَا فَعَمِلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ لَہٗ سَیِّئَۃً وَاحِدَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالےٰ نے لکھین نیکیان اور برائیان یعنی حکم فرمایا فرشتو کو ساتھ لکھنے اُنکے کے لوح محفوظ مین تفصیل اُسکی کہ جو شخص قصد کرے نیکی کا پھر نکرے نیکی کا یعنی نہ میسر ہو کرنا اُسکا بسبب کسی عذر کے لکھتا ہی اُس نیکی کو اللہ واسطے کرنوالیکے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پھر اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے اُسکو لکھتا ہی اُسکو اللہ واسطے اُسکے نزدیک اپنے دس نیکیان سات سو چند تک بلکہ زیادہ اُس سے بہت یعنی جسکے لیے چاہتا ہی بندون اپنے مین سے زیادہ بھی لکھتا ہی اندراہ فضل و کرم اپنے کے موافق اخلاص اور بجالانے شرائط و آداب اُسکے کی

اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پھر نکی برائی یعنے بسبب خوف الٰہی کے لکھتا ہی اللہ تعالے اوسکے واسطے اُسکے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پھر کی برائی لکھتا ہی اللہ تعالی اوسکے اُسکے ایک برائی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نیکیوں سے وہ عمال ہین کہ جنکے کرنیسے ثواب پاتا ہی اور مراد برائیونسے وہ عمال ہین کہ جنکے کرنیسے مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کرے اور پھر نہ کرے تو اُسکے لیے ایک نیکی اسلیے لکھی جاتی ہی کہ ثواب عمل کا موقوف ہے نیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہے عمل اوسکے سے اسلیے کہ ثواب دیا جاتا ہی نیت پر بدون عمل کے اور نہین ثواب دیا جاتا ہی عمل پر بدون نیت کے لیکن مضاعف نہین ہوتا ثواب نیکی کا ساتھ نری نیت کے اور بلکہ زیادہ اس سے اس زیادتی کی حد کوئی نہین جانتا ہی کہ مقدر ہوتی ہی اور مبہم رکھا اُسکو اللہ تعالی نے اسلیے کہ ذکر کرنا مبہم کا رغبت دلانے مین قوی تر ہے ذکر کرنے معین کے سے چنانچہ اسی لیے فرمایا ہی وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۞ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّاٰتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَلَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰى فَانْفَلَّتْ اُخْرٰى حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عجب حال اُس شخص کا کہ کرتا ہو بُرائیان پھر کرے نیکیان مانند حال اُس شخص کے ہی کہ ہے اُسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہی حلقون زرہ کے نے اُسکو پھر کی اُسنے نیکی پس کھل گئے حلقے اُسکے پھر عمل کیا اور یعنی نیکیان یہانتک کشادہ ہو کر نکل پڑی طرف زمین کی نقل کی یہ شرح السنہ مین ف حاصل یہ کہ بُرائی کرنیسے سینہ تنگ ہوتا ہی اور متحیر ہوتا ہی امومن اور دشمن رکھتے ہین اُسکو لوگ ونیکی کرنیسے سینہ فراخ ہوتا ہی اور آسان ہوتے ہین امور اُسکے اور ہوتا ہی محبوب لوگونکے دلونمین مشابہت دی اُسکو ساتھ پہننے زرہ تنگ کے کہ سبب گھٹنے کا ہی اور کھلنا اُسکا سبب فراخی اور خوشدلی کا ہے ۞ ع **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ اُنھون نے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت فرماتے تھی منبر پر اور فرماتے تھے واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا کھڑے ہونیسے روبرو پروردگار اپنے کے یعنی حساب کے لیے دن قیامت کے دو بہشتین ہین کہا مین نے اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی ڈرنیوالے نے تو بھی دو بہشتین ہونگی اُسکے لیے پھر فرمایا دوسری بار اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتین ہین پس کہا مینے دوسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ پھر فرمایا تیسری بار اور واسطے اس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑے ہونے پروردگار اپنے کے سے دو بہشتین ہین پھر کہا مینے تیسری بار اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کی یہ احمد نے ف دو بہشتین ہین بعضی حدیثونمین آیا ہی کہ ایک بہشت ہے کہ سونیکے ہین مکان اور محل اور زیور وغیرہ اُسکے اور ایک بہشت ہے کہ اسی طرح چاندیکا ہی سامان اُسکا اور ابو درداء نے ازبسکہ بعید جانا اس حکم کو اُسپر حضرت نے فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی یعنی ناخوش معلوم ہوا اُسکو یہ حکم بات یون ہی ہی جو کہ مینے کہی ۞ ع **وَعَنْ** عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ يَعْنِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ بِسَاطٌ وَّفِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَيْرٍ فَاَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَتْ اُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَاْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِيْ فَهُنَّ اُولَاءِ مَعِيْ قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَاَبَتْ اُمُّهُنَّ اِلَّا لُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ

اُمِّ الْاَفْرَخِ فَرَاَتْهُمَا فَجَآءَ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ لِلّٰہِ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَخِ بِفِرَاخِهَا اِرْجِعْ فَحَتّٰی تَضَعَهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَهُنَّ وَاُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعْتُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ۲ عامر تیر انداز سے کہ کہا اُسوقت کہ تھا مین نزدیک اُنکے یعنی نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا ایک شخص سپر تھی ایک کملی اور اُسکے ہاتھ مین تھی کچھ چیز لپیٹ رکھی تھی کملی اُسپر پھر کہا یارسول اللہ گذرا تھا مین بن درختونکے پر پس سُنی مینے اُسمین آوازین جانورونکے بچونکی پس پکڑلیا مینے اُنکو اور رکھ لیا مین نے اُنکو اپنی کملی مین پھر آئی بچونکی مان پھرنے لگی میرے سر پر پس کھولدی مینے کملی بچونپر سے واسطے مانکے یعنی تاکہ دیکھے مان بچونکو پس پڑی اُنپر پھر لپیٹ لیا مینے مان اور بچونکو چادر اپنی مین سب سب میرے پاس مین فرمایا رکھدے انکو پس رکھدیا مینے اُنکو یعنی اور کھول دیا اُنکو اور چھوڑدی مان اُنکی نے ہر چیز سو اُچٹنے کے اُنسے پھر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تعجب کرتے ہو واسطے رحم کرنے مان بچونکے اپنے بچونپر پس قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے مجکو ساتھ حق کے البتہ اللہ تعالےٰ بہت رحم کرنیوالا ہے اپنے بندونپر بنسبت مان بچونکے ساتھ بچون اپنے کے پھر بیچا اُنکو یہانتک کہ رکھدے اُنکو جہانسے پکڑا تھا تونے انکو حال آنکہ مان اُنکی ساتھ اُنکے ہو پھر لیگیا وہ اُنکو نقل کی یہ ابوداؤد نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عبداللہ بن عمر قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ غَزَوَاتِہٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَاَۃٌ تَحْتَضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهٖ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ قَالَ بَلٰی قَالَتْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ بِعِبَادِہٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰی قَالَتْ اِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِیْ وَلَدَهَا فِی النَّارِ فَاَکَبَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَیْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِہٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِیْ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰہِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعض غزوہ حضرت کے پس گذرے حضرت کنے ایک لوگونپر پھر فرمایا کون لوگ ہو تم عرض کیا اُنھونے ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تھی آگ نیچے ہانڈی اپنی کے اور اُسکے ساتھ تھا بیٹا اُسکا پس جسوقت کہ اُٹھتی لپٹ آگ کی دور کرتی لڑکے کو یعنی تا آگ کی گرمی سے رنج نہ اُٹھاوے پھر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا تم ہو رسولخدا کے فرمایا ہان کہا اُسنے قربان ہوجاؤ مین میرا اور مان میری تمھارے کیا نہین اللہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالونکا فرمایا کہ ہان کہا اُس عورت نے کیا نہین اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرنیوالا اپنے بندونپر مانسے ساتھ بچے اپنے کے فرمایا کہ ہان کہا اُس عورت نے تحقیق ان نہین ڈالتی اپنے بچے کو آگ مین پس جھکا یا سر اپنا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روتے ہوئے پھر اُٹھایا سر اپنا طرف اُس عورت کے اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نہین عذاب کرتا اپنے بندونکو یعنی ہمیشہ مگر سرکشی کرنیوالیکو ایسے سرکش کو کہ سرکشی کرے اللہ پر یعنی خلاف کرے اُسکے حکم کا اور انکار کرے کہنے لآ الٰہ الا اللہ کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَلْتَمِسُ مَرْضَاۃَ اللّٰہِ فَلَا یَزَالُ بِذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرَئِیْلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِیْ یَلْتَمِسُ اَنْ یُّرْضِیَنِیْ اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِیْ عَلَیْہِ فَیَقُوْلُ جِبْرَئِیْلُ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلٰی فُلَانٍ فَیَقُوْلُهَا حَمَلَۃُ الْعَرْشِ فَیَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰی یَقُوْلُهَا اَهْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَی الْاَرْضِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ثوبان سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈھونڈھتا ہی مرضی اللہ کی یعنی ساتھ ادا کرنے طاعات کے پھر ہمیشہ رہتا ہی ساتھ اُس ڈھونڈھنے کے پس فرماتا ہی اللہ عزوجل جبرئیلؑ کو کہ فلانا بندہ میرا ڈھونڈھتا ہی یہ کہ راضی رکھے مجکو خبردار ہو کہ رحمت یعنی رحمت کا ملہ میری اُسپر ہی پھر کہتا ہی جبرئیلؑ رحمت خدا کی فلانے پر ہو جیو اور کہتے ہین یہی بات فرشتے اُٹھانیوالے عرش کے اور کہتے ہین اُسکو وہ فرشتے کہ گرد اُنکے ہین یہانتک کہتے ہین اہل سات آسمانونکے پھر اُترتی ہی رحمت اُس شخص کیلیے زمین کے نقل کی یہ احمد نے **ف** اُترتی ہی رحمت یعنی دوست رکھتا ہی اللہ تعالےٰ اُسکو پھر رکھی جاتی ہی اُسکے لیے قبولیت زمین مین

یعنے عزیز رکھتے ہین اُسکو اور یہ حدیث مانند اُس حدیث کے ہی کہ فرمایا حضرت نے اللہ تعالے جب دوست رکھتا ہی ایک بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دوست رکھتا ہون فلانے بندیکو تو بھی دوست رکھ اُسکو پھر دوست رکھتا ہی اُسکو جبرئیل پھر پکارتا ہی جبرئیل آسمانمین کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی فلانے کو پس دوست رکھو تم اُسکو پس دوست رکھتے ہین اُسکو آسمان والے پھر کیجاتی ہی اُسکے لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ دوست رکھتے ہین اُسکو اور جب دشمن رکھتا ہی اللہ تعالے کسی بندیکو تو پکارتا ہی جبرئیل کو کہ مین دشمن رکھتا ہون فلانیکو تو بھی دشمن رکھ اُسکو پھر دشمن رکھتا ہی اُسکو جبرئیل پھر پکارتا ہی آسمان والونمین کہ اللہ تعالے دشمن رکھتا ہی فلانیکو پس دشمن رکھو تم اُسکو پس دشمن رکھتے ہین اُسکو پھر رکھی جاتی ہی اُسکے لیے دشمنی زمین مین یعنی لوگ دشمن رکھتے ہین اُسکو انتہی یہی سبب ہے قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اُنکو دوست رکھتے ہین اور جو کہ ساتھ مکر و فریب کے اور خرچ کرنے مال کے عوام کے دلونکو اپنی طرف مائل کرتے ہین وہ خارج ہین دائرہ اعتبار سے ۱۲ ح **وعن** اُسامۃ بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قول اللہ عز وجل فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات قال کلہم فی الجنۃ رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول عزوجل کے پس بعضے اُنمین سے ظالم ہین واسطے نفس اپنے کے اور بعضے اُنمین سے میانہ رو ہین اور بعضے اُنمین سبقت کرنیوالے ہین نیکیونمین فرمایا سب یہ بہشت مین ہین نقل کی یہ بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین **ف** اوپر سے آیت یون ہے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الخ یعنی پھر دی ہمنے کتاب اُن لوگونکو کہ برگزیدہ کیا ہمنے اُنکو یعنی ساتھ ایمان و اسلام کے اپنے بندونمین سے پس بعضے برگزیدہ بندونمین سے وہ ہین کہ ظلم کرتے ہین اپنے نفسو پر یعنی مرتکب ہوتے ہین منہیات کے اور بعضے اُنمین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی بھی کرتے ہین اور برائی بھی اور بعضے اُنمین وہ ہین کہ سبقت کرتے ہین بھلائیونمین یعنی نہایت جد و جہد کرتے ہین بیچ سکھنے عمل اور کرنے عمل کے اور باوجود علم و عمل کے تعلیم و ارشاد بھی اور دنکو کرتے ہین اور کہا حسن بصری نے کہ سبقت کرنیوالا وہ ہی کہ غالب ہون نیکیان اُسکی برائیونپر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان اُسکی اور ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اُسکی نیکیونپر یہ تینون قسمین برگزیدہ بندونمین سے ہین سب بہشت مین داخل ہونگے بحسب تفاوت مراتب اور درجات کے اور اِس سے فراخی رحمت باری تعالے کی معلوم ہوئی ۱۳ ح

باب ما یقول عند الصباح والمساء والمنام

باب ہے اُن دعاؤنکا کہ پڑھے وقت صبح کے اور شام کے اور سونیکے **ف** صبح کہتے ہین اول روز کو آفتاب نکلنے تک اور شام وقت غروب ہونے آفتاب کے سے تا غروب ہونے شفق کے پس دعائین جو صبح و شام کے پڑھنے کی آئی ہین چاہے پہلے نماز فجر و مغرب کے پڑھے اور چاہے بعد ۱۴ ح

الفصل الاول فصل پہلی **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسی قال امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر اللہم اسألک من خیر ہذہ اللیلۃ وخیر ما فیہا واعوذ بک من شرہا وشر ما فیہا اللہم انی اعوذ بک من الکسل وسوء الکبر وفتنۃ الدنیا وعذاب القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا واصبح الملک للہ وفی روایۃ رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شام کرتے کہتے داخل ہوئے ہم شام مین اور داخل ہوا شام مین ملک اسحالمین کہ ملک ہین واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک واسطے اُسکے اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون بھلائی اِس کی سے اور بھلائی اُسچیز کی سے کہ اسمین ہی یعنی جو چیزیں رات مین پیدا ہوتی ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اِس رات کی سے اور برائی اُسچیز کی سے کہ اسمین ہی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کاہلی سے یعنی طاعت مین اور نہایت بڑھاپے سے کہ خلل آجاوے بعضے قویٰ مین اور برائی

بڑھاپے کے سے یعنی عقل جاتی رہے اور وہ چیزیں پیدا ہوں کہ برا ہو بسبب اُنکے حال اور پناہ مانگتا ہوں فتنۂ دنیا کے سے یعنی دنیا کے فتنوں میں اور محبت دنیا میں گرفتار ہونے سے اور عذاب قبر کیسے اور جسوقت صبح کرتے حضرت کہتے یہ ہی یعنی جو کہ شام میں پڑھتے وہ صبح میں بھی پڑھتے لیکن پڑھتے بدلے امسینا وامسی الملک للہ کے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ اور ایک روایت میں بعد لفظ سوء الکبر کے یہ بھی ہو کہ اے رب میرے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب سے کہ دوزخ میں ہو اور عذاب سے کہ قبر میں ہو نقل کی یہ مسلم نے ف صبح کے و خلیفہ میں بجاے اللیلۃ کے الیوم پڑھے یعنی اسطرح اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الْيَوْمِ اور بجاے مؤنث ضمیر کے مذکر ضمیر میں پڑھے یعنی ھا کی جگہ پڑھے ع وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ اور روایت سے حذیفہ سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے بچھونے پر رات کو رکھتے ہاتھ اپنا یعنی داہنی ہتھیلی نیچے گال اپنے کے یعنی داہنے گال کے پھر کہتے یا الٰہی ساتھ نام تیرے کے مرتا ہوں میں اور زندہ ہوتا ہوں میں یعنی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں اور جسوقت جاگتے کہتے سب تعریف واسطے اُس خدا کے کہ جلایا ہمکو یعنی جگایا بعد مارنے ہمارے یعنی بعد سلانیکے اور طرف اُسکی ہے رجوع نقل کی یہ بخاری کے اور نقل کی مسلم نے براء سے ف طرف اُسی کے ہے رجوع یعنی بعد موت کے حساب اور جزا کیلیے دن قیامت کے بعضوں نے یہ معنی کیے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد نشور سے یہاں متفرق ہونا ہے بیچ طلب معاش وغیرہ کے بعد سونیکے اور رخسار کے نیچے ہاتھ رکھکر سونے میں بہت غفلت نہیں ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کرنے میں وقت سونے اور جاگنے کے یہ ہے کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال کا عبادت پر ہو ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ وَفِیْ رِوَايَةٍ ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا اور روایت ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگہ پڑے ایک تمھارا طرف بچھونے بچھونیکے جاہیے کہ جھاڑے بچھونا اپنا ساتھ اندر کے کونے لنگی اپنی کے یعنی جو کونا کہ متصل بدن سے ہو اسلیے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا چیز پڑی ہے پیچھے اُسکے بچھونے پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا گرکٹ اُسپر پڑا ہو پھر کہے یعنی بعد لیٹنے کے ساتھ نام تیرے کی اے پروردگار میرے کبھی بنے کروٹ اپنی اور ساتھ نام تیرے کے اور مدد تیرے کے اُٹھاؤنگا میں اُسکو اگر قبض کرے تو جان میری پس مہر کر اُسپر یعنی بخشدے اُسکو اور اگر چھوڑے تو اُسکو یعنی پھیر جیات طرف میرے اور جگاوے تو نگہبانی کر اُسکی ساتھ اُسطرح کے نگہبانی کرتا ہے ساتھ اُسکے اپنے نیکبخت بندوں کی اور ایک روایت میں ہے کہ جب اُٹھے ایک تمھارا بچھونے پر جھاڑے بچھونا پھر چاہیے کہ لیٹے داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہے یا سمک یعنی آخر تک جو گذرا بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں ہے پس چاہیے کہ جھاڑے بچھونا کہ ساتھ کونے پڑے اپنے کے تین بار اور اس روایت میں ہے فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا یعنی بجاے فاارحمھا کے فاغفرلھا ہے ف لنگی کے اندر کے کو نہیں جھاڑتے اسلیے فرمایا کہ اوپر کا کونا میلا نہ ہو اور ہمیں ستر اچھی طرح ڈھکا رہتا ہے اور اگر قبض کرے تو جان میری اُسکو تو اکثر آدمی جب سوتا ہے تو حکم مُردہ کا رکھتا ہے کہ حق تعالیٰ روح اُسکی قبض کر لیتا ہے بعد ازاں یا روح رکھ چھوڑتا ہے یا مار ڈالتا ہے یا پھر بھیج دیتا ہے جلا دیتا ہے پس دعا کی کہ خداوندا اگر روح رکھ چھوڑے تو اور مارے تو بخشدے اور اگر پھر بھیجے روح کو اور زندہ رکھ محفوظ رکھ جیسے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے یعنی توفیق بھلائی کی دے اور گناہوں سے بچا اور مدد کر ہر امر میں اور نیک بندے وہ ہیں کہ حق اللہ تعالیٰ کے اور بندوں کے ادا کرتے ہیں اور دائیں کروٹ سے سونے میں حکمت یہ ہے کہ دل دائیں پہلو میں ہے پس جب دائیں کروٹ سوتا ہے تو دل نگہبانی رہتا ہے اُس سے بہت استراحت اور غفلت نیند میں نہیں ہوتی اور آسان ہوتا ہے جاگنا نماز تہجد کے لیے اور بائیں کروٹ سے سونے میں دل اپنی جگہ ٹھیرا رہتا ہے

اُس سے راحت اور غفلت نیند مین بہت ہوتی ہے ۱۲ ح **وعن** البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ نام علی شقہ الایمن ثم قال اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجات ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قالھن ثم مات تحت لیلتہ مات علی الفطرۃ وفی روایۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل یا فلان اذا اویت الی فراشک فتوضا وضوءک للصلوۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللھم اسلمت نفسی الیک الی قولہ ارسلت قال فان مت من لیلتک مت علی الفطرۃ وان اصبحت اصبت خیرا متفق علیہ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جگہ پکڑتے طرف بچھونے اپنے کے سوتے ذائین کروٹ اپنی پر پھر کہتے یا الٰہی خالص متوجہ کیا مینے ذات اپنی کو طرف حکم تیرے کی اور متوجہ کیا مینے مُنھ اپنا طرف تیرے یعنی قبلہ تیرے کی اور سونپا مینے کام اپنا طرف تیرے اور لگائی مینے پیٹھ اپنی طرف تیرے یعنی اعتماد کیا مینے تجپر اور پناہ لایا طرف تیرے واسطے خواہش کرنیکے طرف ثواب تیرے کی اور ڈرنیکے عذاب تیرے سے نہین پناہ اور نہین نجات تیرے عذاب سے مگر طرف رحمت تیرے کی ایمان لایا مین ساتھ کتاب تیرے کی کہ اوتاری ہے تونے اور ساتھ نبی تیرے کی کہ بھیجا ہے تونے اور فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہا ان کلمات کو پھر مرگیا اُسی رات مین مراد ین اسلام پر اور ایک روایت مین ہے کہ کہا براء نے فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے ای فلانے جسوقت کہ جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنی پورا پھر لیٹ داہنی کروٹ اپنی پر پھر کہہ اللھم اسلمت نفسی الیک قول ارسلت تک اور فرمایا حضرت نے پس اگر مرے تو اُس رات ہی مین مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نے پونچیگا بھلائیکو یعنی بہت بھلائیکو یا بھلائیکو دارین مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ آتے طرف بچھونے اپنے کے کہتے سب حمد واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہماری کو اور ٹھکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہین اُنمین سے کہ نہین کفایت کرنیوالا واسطے اُنکے اور نہ ٹھکانا دینے والا التفات کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بہت لوگ ہین کہ نہین کفایت کرتا اُنکو اللہ تعالی ہر دنکی برائی سے یعنی محفوظ نہین رکھتا اُنکو ہر دنکی ایذا رسانی سے بلکہ وہ غالب مرہی ہین اُنپر اور نہ مہیا کیا ہے اُنکے لیے ٹھکانا بلکہ چھوڑ دیا ہے اُنکو کہ سرگردان رہتے ہین کوچون اور بازارون اور جنگلون مین اور ایذا پاتے ہین گرمی اور جاڑے مین ۱۲ **وعن** علی رضی اللہ عنہ ان فاطمۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشکو الیہ ما تلقی فی یدیھا من الرحی فبلغھا ان جاءہ رقیق فلم تصادفہ فذکرت ذلک لعائشۃ فلما جاء اخبرتہ عائشۃ قال فجاءنا وقد اخذنا مضاجعنا فذھبنا نقوم فقال علی مکانکما فجاء فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمیہ علی بطنی فقال الا ادلکما علی خیر مما سالتمانی اذا اخذتما مضاجعکما فسبحا ثلاثا وثلاثین واحمدا ثلاثا وثلاثین وکبرا اربعا وثلاثین فھو خیر لکما من خادم متفق علیہ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ تحقیق حضرت فاطمہؓ آئین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ارادہ اسکے کہ شکایت کرین طرف حضرتؐ کے مشقت کی کہ پاتی تھی اپنے ہاتھ مین بسبب پیسنے چکی کے اور پونہچی تھی خبر حضرت فاطمہؓ کو یہ کہ آئے ہین حضرتؐ کے پاس دی پس نہ پایا حضرتؐ فاطمہؓ نے حضرتؐ کو پس ذکر کیا یہ روبرو عائشہؓ کے یعنی کہا اُسنے کہ حضرتؐ سے عرض کردینا کہ خادم کے مانگنے کیلیے آئی تھی پھر جب آئے حضرتؐ خبر دی حضرتؐ کو عائشہؓ نے یعنی جو کہ حضرت فاطمہؓ نے کہا تھا کہا حضرت علیؓ نے پس آئے حضرتؐ ہمارے پاس اس حالت مین کہ لیٹ رہے تھے ہم اپنے بچھونون پر

پس ارادہ کیا ہمنے اٹھنے کا پس فرمایا حضرتؐ نے ٹھیرو رہو اپنی جگہ پھر آئے حضرتؐ اور بیٹھ گئے درمیان میرے اور درمیان فاطمہؓ کے یہانتک کہ پائی میں نے ٹھنڈک حضرتؐ کے قدم مبارک کی اپنے پیٹ پر پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تمکو بہتر اُس چیز سے کہ مانگی تمنے یعنی بردہ وہ یہ ہے کہ جسوقت جاؤ تم اپنے بچھونے پس سبحان اللہ پڑھو تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہو تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار یہ بہتر ہے تمھارے لیے خادم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف حضرتؐ جو اُن دونوں صاحبوں کے درمیان میں آبیٹھے تو یہ بسبب نہایت شفقت اور بے تکلفی کے تھا جیسا کہ کہا گیا ہے اِذَا جَاءَ الْقَدَرُ بَطَلَ الْحَذَرُ

الْکُلْفَۃُ اور پائی میں نے ٹھنڈک الخ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ ایک لحاف میں سوتے تھے اور حضرت علیؓ ننگے تھے سوائے ستر کے اور کما حقہٗ نے شرح مصابیح میں کہا مخفی روایات صحیحہ میں تکبیر پہلے ہے پس شیخ ہمارے حافظ ابن کثیر کہتے تھے کہ بعد نماز دونکے سبحان اللہ پہلے پڑھے اور وقت سونیکے اللہ اکبر پہلے پڑھے انتہیٰ اور ظاہر تر یہ ہے کہ کبھی اللہ اکبر پہلے پڑھے اور کبھی پیچھے تا عمل دونوں روایتوں پر ہو جاوے اور یہ اولیٰ اور لائق تر ہے اور یہ بہتر ہے تمھارے لیے خادم سے یہ رغبت دلائی اوپر صبر کرنیکے مشقت دنیا پر اور کروہات دنیا پر یعنی فقر و مرض غیر ذلک پر اور یہیں اشارہ ہے طرف فضیلت فقیر صابر کے غنی شاکر پر ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَۃُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُہٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّکِ عَلٰی مَا ھُوَ خَیْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِیْنَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدِیْنَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتُکَبِّرِیْنَ اللّٰہَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ وَعِنْدَ مَنَامِکِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آئیں حضرت فاطمہؓ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا رادہ اسکے کہ مانگیں حضرتؐ سے خادم یعنی اور حضرتؐ نے پس جب سُنا تو تشریف لائے اور فرمایا حضرتؐ نے کیا نہ بتاؤں تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سے سبحان اللہ پڑھو تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہو تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار بعد ہر نماز کے اور نزدیک سونیکے نقل کی یہ مسلم نے ف پڑھنا ان تسبیحات کا وقت سونیکے و بودکرنا ہی مشقت خدمت دن کیلیے اور رنج کو ع الْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ وَاِذَا اَمْسٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت صبح کرتے کہتے یا الٰہی ساتھ قدرت اور نام تیرے کے صبح کی ہمنے اور ساتھ قدرت تیرے کے شام کی ہمنے اور ساتھ نام تیرے کے جیتے ہیں ہم اور ساتھ نام تیرے کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیرے ہے رجوع اور جسوقت کہ شام کرتے کہتے یا الٰہی ساتھ قدرت تیرے کے شام کی ہمنے اور ساتھ قدرت تیرے کے صبح کی ہمنے اور ساتھ مدد تیری کے زندہ رہتے ہیں ہم ساتھ مدد تیرے کے مرتے ہیں ہم اور طرف تیرے ہے اُٹھنا یعنی بعد مرنیکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُہٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ قُلْہُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا ابوبکرؓ نے کہ کہا میں یا رسولؐ اللہ حکم کیجیے مجکو ساتھ ایک چیز کے کہ مونہیں اسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کے جسوقت کہ صبح کرونہیں اور جسوقت کہ شام کرونہیں فرمایا کہ یا الٰہی جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے ای رب ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی نفس اپنے کے سے اور برائی شیطان کے سے اور شرک کروانے اسکے کہ اسکو جسوقت کہ صبح کرے تو اور جسوقت کہ شام کرے تو اور جسوقت کہ لیوے تو جگہ سونے اپنے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے وَعَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَّمَسَاءِ کُلِّ لَیْلَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ

وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيُضُرُّهُ شَيْءٌ فَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ الْفَالِجُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللَّهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَتِهِ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ روایت ہے ابان بن عثمان سے کہ کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ کہ کہے صبح صبح ہر روز کے اور شام ہر رات کے صبح کی میں نے اور شام کی میں نے ساتھ نام اُس اللہ کے کہ نہیں ضرر کرتی ساتھ نام اُسکے کے کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ ہے سننے والا اور جاننے والا کے تین بار پس ضرر کرے اُسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین تین بار پڑھے تو کوئی چیز اُسکو ضرر نہ کرے اور نہ اُسکو کوئی آفت پونچے پس تھے ابان تحقیق پونچی تھی اُنکو ایک قسم بیماری فالج کی پس شروع کیا شخص سننے والے نے کہ دیکھتا تھا طرف ابان کے یعنی ازراہ تعجب کے دیکھتا تھا کہ یہ روایت کرتے ہیں کہ جو اس دعا کو پڑھے اُسکو کچھ ضرر نہ پونچے اور خود بیماری فالج میں گرفتار ہیں پس کہا اُسکو ابان نے کہ کیا دیکھتا ہے طرف میری خبردار ہو تحقیق حدیث اسی طرح ہے کہ جسطرح بیان کی میں نے تجھسے یعنی صحیح ہے ولیکن میں نے نہیں پڑھی تھی یہ دعا اُسدن تاکہ جاری کرے اللہ تعالیٰ مجھ پر تقدیر اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداؤد نے اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے لم تصبہ فجاءۃ بلاء الخ یعنی جو پڑھے یہ دعا ہر شام تین بار نہیں پونچتی اُسکو ناگہانی بلا صبح تک اور جو پڑھے اُسکو وقت صبح کے نہیں پونچتی اُسکو بلائے ناگہانی شام تک **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِي رِوَايَةٍ مِنَ الْكِبَرِ وَسُوءِ الْكِبَرِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِ لَهُ رَبِّ نَجِّنِي مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے کہتے جب شام کرتے شام کی ہمنے اور شام کی ملک واسطے خدا کے اور شب تعریف واسطے خدا کے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار میرے مانگتا ہوں میں تجھسے بھلائی اُسچیز کی کہ اس شب میں واقع ہو اور بھلائی اُسچیز کی کہ بعد اس شب کے واقع ہو اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اُسچیز کے سے کہ اس رات میں واقع ہو اور برائی اُسچیز کیسے کہ بعد اس رات کے واقع ہو اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے کاہلی سے یعنی عبادت میں اور برائی بڑھاپے کیسے یا کہا برائی کفر کیسے اور ایک روایت میں ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری برائی بڑھاپے کے سے اور تکبر کے سے اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کیسے اور جسوقت کہ صبح کرتے کہتے یہی یعنی جو کہ شام میں پڑھتے وہ صبح میں بھی پڑھتے بدلے امسینا وامسی الملک کے اصبحنا واصبح الملک للہ نقل کی ابوداؤد اور ترمذی نے اور بیچ روایت ترمذی کے نہیں ذکر کیا لفظ من سوء الکفر کا **وَعَنْ** بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بعضی بیٹیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے اُنکو پس فرماتے کہ جسوقت کہ صبح کرے تو پاکی ہے اللہ کو ساتھ تعریف اُسکی کے اور نہیں قوت یعنی تسبیح و حمد وغیرہ پر مگر ساتھ مدد اللہ کے جو کہ چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہوا

جانوں مومنین یعنے اعتقاد رکھوں مومنین یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ نے گھیرا ہے ہر چیز کو از روے جاننے کے پس تحقیق جس شخص نے کہے یہ کلمے وقت صبح کے محفوظ رہتا ہے یعنی بلاؤں اور خطاؤں سے شام تک اور جسنے کہے یہ کلمے شام کو محفوظ رہتا ہے صبح تک نقل کی ہے ابو داؤد نے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون الی قولہ وکذلک تخرجون ادرک ما فاتہ فی یومہ ومن قالہن حین یمسی ادرک ما فاتہ فی لیلتہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے پس ساتھ پاکی کے یاد کرو اللہ کو یا نماز پڑھو اللہ کی سو وقت کہ شام کرتے ہو یعنی وقت مغرب اور عشا کے اور اُسوقت کہ صبح کرتے ہو اور اوسکے لیے ہے تعریف آسمانوں میں اور زمین میں اور ساتھ پاکی کے یاد کرو یا نماز پڑھو وقت عصر کے اور وقت ظہر کے تا قول وکذلک تخرجون جسنے پڑھیں یہ آیتیں صبح کو پائی اُسنے وہ چیز کہ رہ گئی تھی اُس سے اُسد میں اور جسنے پڑھیں یہ آیتیں وقت شام کے پائی وہ چیز کہ رہ گئی تھی اُس سے اُس رات میں نقل کی ہے ابو داؤد نے **ف** بعد لفظ تظہرون کے آیت یوں ہے یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون یعنی نکالتا ہے اللہ تعالے زندہ کو مردے سے یعنی بچے کو مرغی سے اور انڈے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندے سے یعنی مٹی اور اندیکو آدمی اور جانور سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو بعد مرنے اُسکے کے یعنی سرسبز کرتا ہے بعد خشک ہونیکے اور اسیطرح نکالے جاؤ گے تم یعنی قبروں سے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ جو کوئی یہ آیت صبح کو پڑھتا ہے تو جو بھلائی اور ورد اُسد میں فوت ہو جاتا ہے اُسکا ثواب حاصل ہو جاتا ہے اور اسیطرح شام کے پڑھنے سے رات کی بھلائی اور ورد فوت ہوئے کا ثواب پاتا ہے اور معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ نافع بن ازرق نے ابن عباس سے کہ آپ پاتے ہو تم پانچوں نمازیں قرآن میں کہا اُنھوں نے ہاں اور پڑھیں یہ دونوں آیتیں یعنی فسبحان اللہ سے لفظ تظہرون تک اور رکھا کہ جمع کیا ہے ان آیتوں نے پانچوں نمازوں کو اور اُنکے وقتوں کو **ورع** **وعن** ابی عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کان لہ عدل رقبۃ من ولد اسماعیل وکتب لہ عشر حسنات وحط عنہ عشر سیات ورفع لہ عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالہا اذا امسی کان لہ مثل ذلک حتی یصبح وای جل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق ابو عیاش رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی عیاش سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کسیکو ئی اُسکا اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہوتا ہے اُسکے لیے ثواب آزاد کرنے برابر کے اولاد حضرت اسمٰعیل کے اور لکھی جاتی ہیں اُسکے لیے دس نیکیاں اور دور کیجاتی ہیں اُس سے دس برائیاں اور بلند کیے جاتے ہیں واسطے اُسکے دس درجے اور ہوتا ہے پناہ میں شیطان سے یعنی شر بہکانے اُسکے سے شام تک اور جسنے کہا ان کلمات کو وقت شام کے ہوتا ہے اُسکے لیے مانند اسکے صبح تک کہا حاضر دین سلمہ نے کہ ایک دن سویے اس حدیث کے شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہے حدیث آپ سے ایسی ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی ہے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** الحارث بن مسلم التمیمی عن ابیہ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ اسر الیہ فقال اذا انصرفت من صلوۃ المغرب فقل قبل ان تکلم احدا اللہم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جوار منہا واذا صلیت الصبح فقل کذلک فانک اذا مت فی یومک کتب لک جوار منہا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے حارث بن مسلم تمیمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنھوں نے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپنے چپکے کہی اُسے بات پس مرا یا جسوقت کہ فارغ ہو وے تو نماز مغرب کی سے پس کہے سات بار پہلے اسکے کہ کلام کرے تو کسی سے یا الٰہی پناہ دے مجھکو آگ سے پس تحقیق تو جسوقت کہ کہیگا یہ پھر مرے تو اُسی رات میں لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے اور جسوقت

کہ پڑھے تو نماز صبح کی پھر کہے تو اسیطرح یعنی سات بار پہلے کلام کرنیسے پس تحقیق اگر مرے اُسدن نہیں لکھی جاویگی تیرے لیے خلاصی آگ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھؤلاء الکلمات حین یمسی وحین یصبح اللھم انی اسالک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی یعنی الخسف رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نہ تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑین ان کلمات کو وقت شام کے اور صبح کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے عافیت دنیا اور آخرت مین یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے معافی گناہونسے اور سلامتی یعنی عیبونسے بیچ امور دین اپنے کے اور دنیا اپنی کے اور بیچ حق اہل اپنے کے اور مال اپنے کے یا الٰہی ڈھانک عیب میرے اور امن مین رکھ خوف کی چیزونسے یعنی دفع کر بلائین مجھسے یا الٰہی محفوظ رکھ مجکو آگے میرے اور پیچھے میرے اور داہنے میرے اور بائین میرے اور اوپر میرے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ بڑائی تیرے کہ اس سے کہ ہلاک کیا جاؤن مین ناگہان نیچے اپنے سے یعنی زمین مین دھنس جانیسے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یصبح اللھم اصبحنا نشھدک ونشھد حملۃ عرشک وملئکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ لہ ما اصابہ فی یومہ ذلک من ذنب ان قالھا حین یمسی غفر اللہ لہ ما اصابہ فی تلک اللیلۃ من ذنب رواہ الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کہتا کوئی وقت صبح کے یا الٰہی صبح کی ہمنے اسحالمین کہ گواہ کرتے ہین ہم تجکو اور گواہ کرتے ہین ہم اُٹھانیوالون عرش تیرے کو اور فرشتون تیرے کو اور سب مخلوق تیری کو ساتھ اسکے کہ تحقیق تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو اکیلا نہین کوئی شریک واسطے تیرے یعنی افعال صفات مین اور تحقیق محمد بندے تیرے ہین اور رسول تیرے نہین کہتا کوئی یہ کلمے صبح کو مگر کہ بخشتا ہی اللہ تعالٰی واسطے اُسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئے اُس سے اوسدن یعنی سوا کبیرہ گناہون اور حقوق العباد کے اور اگر کہے ان کلمات کو وقت شام کے بخشتا ہی اللہ تعالٰی واسطے اُسکے وہ گناہ کہ صادر ہوئے اُس سے اُس رات مین نقل کی ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ من جملہ من قال مین بمعنے منافیہ کے ہی اور ممکن ہے کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور مؤید ہی اسکا جملہ وان قالھا الخ **ع** **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یقول اذا امسی واذا اصبح ثلثا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ یوم القیمۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ کہے وقت شام کے اور وقت صبح کے تین بار راضی ہوا مین ساتھ اللہ کے رب ہونے کے اور ساتھ اسلام کے دین ہونے کے اور ساتھ محمد کے نبی ہونے کے پیغمبر ہوگا لازم اللہ پر یعنی ازراہ فضل و کرم کے یہ کہ راضی کریگا اُسکو دن قیامت کے یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جائیگا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** بعضی روایتون مین لفظ نبیا ہی اور بعضی مین سکا پس مستحب ہے کہ دونون پڑھے یعنی کہے نبیا ورسولا **ع** **وعن** حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وضع یدہ تحت راسہ ثم قال اللھم قنی عذابک یوم تجمع عبادک او تبعث عبادک رواہ الترمذی ورواہ احمد عن البراء اور روایت ہے حذیفہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ ارادہ کرتے سونیکا رکھتے ہاتھ اپنا نیچے سرہانے کے پھر کہتے یا الٰہی بچا مجکو اپنے عذاب سے اُسدن کہ جمع کریگا تو اپنے بندونکو یا کہا اُٹھاویگا تو اپنے بندونکو یعنی راوی کو شک ہوا کہ تجمع عبادک کہا یا تبعث عبادک کہا نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد نے براء سے **ف** اس روایت مین آیا کہ دست مبارک سر کے نیچے رکھتے تھے اور اور روایت مین آیا کہ رخسارہ

سر پارہ کے نیچے رکھتے تطبیق یہ ہین یون دیجاوے کہ کبھی سر کے نیچے رکھتے ہونگے اور کبھی رخسارہ کے نیچے جس راوی نے جو دیکھا سو روایت کیا یا یہ کہ کچھ ہاتھ سر کے نیچے ہوتا ہو اور کچھ رخسارہ کے نیچے پس بیان کیا ہر راوی نے بعض اُسچیز کا کہ دیکھا ۱۲ ع **وَعَنْ** حفصۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْقُدَ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی تَحْتَ خَدِّہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حفصہؓ سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ ارادہ کرتے سونیکا رکھتے داہنا ہاتھ اپنا نیچے کلے اپنے کے پھر کہتے تین بار یا الٰہی بچا مجکو عذاب اپنے سے اُسدن کہ اُٹھاویگا تو اپنے بندونکو نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُکَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُکَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے نزدیک سونے اپنے کے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ ذات بزرگی تیری کے اور کلمات پورے تیرے کے یعنی اسماء وصفات کے یا کتابون تیری کے برائی اُسچیز کی سے کہ پکڑنیوالا ہو بال پیشانی اُسکی کے یعنی جو چیز تیرے قبضۂ قدرت مین ہو یعنی ہر چیز کی برائی سے یا الٰہی تو دور کرتا ہی قرض کو اور گناہ کو یا الٰہی نہین شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہین مغلوب ہوتا آخر الامر مین اور نہین خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی یعنی بلکہ نفع دیتے ہین عمل صالح پاک ہے تو اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف تیری نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَیَّامِ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے اُسوقت کہ جاوے اپنے بچھونے پر بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے ایسا اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر رکھنے والا خلق کا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اُسکے تین بار کہے بخشتا ہی اللہ تعالےٰ اسکے گناہ اُسکے اگرچہ ہون مانند کف دریا کے یا گنتی ریت عالج کے یا گنتی پتون درخت کے یا گنتی دنون دنیا کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف عالج ساتھ زبر اور زیر لام کے نام ہے ایک جنگل کا زمین مغرب مین وہان ریت بہت ہوتی ہی اور غرض ان چیزونکے بیان سے یہ ہی کہ اگر بہت بھی گناہ ہونگے تو بخشے جاوینگے ۱۲ ع **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَاْخُذُ مَضْجَعَہٗ یَقْرَاُ سُوْرَۃً مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا فَلَا یَقْرَبُہٗ شَیْءٌ یُؤْذِیْہِ حَتّٰی یَھُبَّ مَتٰی ھَبَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ لیوے خوابگاہ اپنی ساتھ پڑھنے کسی سورت کے کتاب اللہ سے مگر کہ متعین کرتا ہو اللہ تعالےٰ ساتھ اُسکے ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہی اُسکو کہ نگہبانی کرے اُسکی ضرر کرنیوالی چیزونسے پس نہین نزدیک ہوتی اُسکے کوئی چیز کہ ایذا دے اُسکو یہان تک جاگے جسوقت جاگے یعنی بعد دیر کے خواہ جلدی نقل کی یہ ترمذی نے ف روایت ہے انس سے بطریق مرفوع کے کہ جب کہے تو پہلو اپنا بچھونے پر اور پڑھے تو فاتحۃ الکتاب اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پس تحقیق امن مین رہیگا تو ہر چیز سے سوائے موت کے ۱۲ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا یُحْصِیْھِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ اَلَا وَھُمَا یَسِیْرٌ وَّمَنْ یَّعْمَلُ بِھِمَا قَلِیْلٌ یُسَبِّحُ اللّٰہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَّیَحْمَدُہٗ عَشْرًا وَّیُکَبِّرُہٗ عَشْرًا فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُھَا بِیَدِہٖ قَالَ فَتِلْکَ خَمْسُوْنَ وَمِائَۃٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَۃٍ فِی الْمِیْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ یُسَبِّحُہٗ وَیُکَبِّرُہٗ وَ

یَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَوٰتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَا فِي رِوَايَتِهِ بَعْدَ قَوْلِهِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا اُنپر مرد مسلمان مگر کہ داخل ہوتا ہے بہشت میں یعنی نجات پانیوالوں کے ساتھ داخل ہوگا خبردار ہو وہ دونوں چیزیں آسان ہیں یعنی اسلیے کہ دشوار نہیں کرنا اُنکا اُسپر کہ آسان کرے اللہ اُسپر اور عمل کرنیوالے اُنپر کم ہیں یعنے مداومت کرنیوالے اُنپر نادر ہیں بسبب سُستی کے توفیق کے ایک چیز تو یہ ہے کہ ساتھ پاکی کے یاد کرے اللہ کو یعنے سبحان اللہ پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار اور حمد کرے خدا کی یعنے الحمد للہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار کہا ابن عمرو نے پس دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے اِن تسبیحات کو اپنے ہاتھ سے یعنی انگلیوں پر فرمایا حضرت نے پس ڈیڑھ سو ہیں یعنی بابت پانچوں نمازوں کے زبانپر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزانیں یعنی میزان اعمال میں بحساب اسکے کہ ہر نیکی دس بار لکھی جاتی ہے اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب پکڑے خوابگاہ اپنی تسبیح کرے اللہ کو اور تکبیر کہے اُسکو اور حمد کرے اُسکو سو بار یعنی سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر جو تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑھے کہ سب ملکر سو بار ہوں پس سو بار ہیں زبانپر اور ہزار ہیں میزان اعمال میں پس کون تم میں سے کرتا ہوگا دن رات میں اڑھائی ہزار بُرائیاں عرض کیا صحابہ نے کہ کسطرح محافظت کرینگے ہم اِن چیزوں پر فرمایا آتا ہے ایک تمہارے پاس شیطان اُسحالمیں کہ وہ اپنی نماز میں ہوتا ہے پھر کہتا ہے شیطان یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یعنی امور دنیا اور احوال نفسانیہ سے جو کچھ کہ متعلق ساتھ نماز کے نہیں اگرچہ امور آخرت سے ہو یہانتک کہ نماز پڑھکر پھرتا ہے پس شاید کہ وہ نکرے یعنی محافظت اِن کلمات پر اور آتا ہے شیطان بیچ خوابگاہ اُسکی کے پس ہمیشہ رہتا ہے سُلاتا ہوا اُسکو یہانتک کہ سو جاتا ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور بیچ روایت ابو داؤد کی اختلاف ہے بعضے لفظوں میں اسطرح ہے کہ فرمایا حضرت نے دو خصلتیں ہیں یا فرمایا دو خلتیں ہیں راوی کو شک ہوا ہے کہ وہ لفظ فرمایا یا میں دونوں نے ایک ہی ہیں یعنی دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرتا اُنپر بندہ مسلمان یعنی بجاے یُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ کے لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ ہے اور اسطرح سے بیچ روایت ابو داؤد کے پیچھے قول اُنکے کے والف وخمسمائۃ فی المیزان کے اسطرح ہے کہ فرمایا اور تکبیر کہے چونتیس بار جسوقت کہ آوے اپنی خوابگاہ میں اور حمد کرے تینتیس بار اور تسبیح کرے تینتیس بار اور اکثر نسخوں مصابیح کے میں عبداللہ بن عمرو ہے یعنی یہ اور فائدہ ذکر کیا گیا کہ مؤلف نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہ حدیث نقل کی اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبداللہ بن عمر سے ہے ف پس کون تم میں سے الخ یہ جواب ہے شرط محذوف کا اور استفہام میں ایک طرح کا انکار ہے یعنی جب محافظت کی دونوں چیزوں پر اور حاصل ہوئیں اڑھائی ہزار نیکیاں دن رات میں تو معاف کیجاتی ہیں اُس سے بدلے ہر نیکی کے بُرائیاں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ پس کون تم میں سے کرتا ہے بُرائیاں زیادہ اِن نیکیوں سے دنیات میں کہ نہوں معاف اُنسے پس کیا ہے تمکو کہ نہ محافظت کرو اُنپر حالانکہ نیکیاں بہت ہوتی ہیں بُرائیوں سے اُنسے گناہ مجھ جاتے ہیں بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیوں کے درجے بلند ہوتے ہیں تمھیں چاہیے کہ محافظت کرو اُنپر صحابہ نے عرض کیا کہ جب اتنا ثواب ہوتا ہے تو کیوں نہ محافظت کرینگے ہم اُنپر گویا اُنھوں نے بعید جانا اُنکے ترک کرنیکو پس حضرت نے اُنکے استبعاد یعنی بعید جاننے کو رد کیا کہ شیطان وسوسے ڈالتا ہے نماز میں یہانتک کہ

لہ تحقیق نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو ۱۲

غافل کر دیتا ہو ذکر سے پیچھے نماز کے اور سُلا رکھتا ہو اسیطرح غافل کر کر ذکر سے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن غنام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے وقت صبح کے یا الٰہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح مین نعمت سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری اور باطنی یا کسی کو مخلوق تیری سے پس تیری ہی طرف سے ہو تنہا نہین شریک کوئی واسطے تیرے پس تیرے ہی لیے تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہی پس جو کوئی یہ دعا صبح کو پڑھے پس تحقیق ادا کیا شکر اُس دن کا اور جو کوئی کہے مانند اسکے وقت شام کے پس تحقیق ادا کیا شکر اُس رات کا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف شام کو یہ دعا پڑھے تو لفظ امسی کے بدلے اصبح کے اور آیا ہو کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا ای پروردگار میرے نعمتین تیری میرے پاس بہت ہین شکر اُنکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ ای داؤد جب جانا تو نے کہ جو نعمتین تیرے پاس ہین سب میری ہی طرف سے ہین تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے اُنکا ۳ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اٰوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ تھے کہتے جب آتے طرف بچھونے اپنے کے یا الٰہی ای پروردگار آسمانونکے اور ای پروردگار زمین کے اور ای پروردگار ہر چیز کے اور ای پھاڑنیوالے دانے اور گٹھلی کے یعنی اُگکو پھاڑکر زراعت اور درخت کھجور کا نکالتا ہو ای اُتارنیوالے توریت اور انجیل و قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی ہر بُرے کیسے کہ تو پکڑنیوالا ہی ہر بالِ پیشانی اُسکی کے یعنی تیرے قبضۂ قدرت مین ہی تو ہی ہے پہلے یعنی قدیم بلا ابتدا کے پس نہین پہلے تجھسے کوئی چیز اور تو ہی آخر یعنی باقی بغیر انتہا کے پس نہین پیچھے تیرے کوئی چیز اور تو ہی ظاہر یعنی باعتبار فعال صفات کے پس نہین اوپر تیرے یعنی اوپر تلو تیرے کوئی چیز یعنی نہین کوئی چیز ظاہر تر تجھسے اور تو ہی پوشیدہ یعنی باعتبار ذات کے پس نہین کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تجھسے ادا کر مجھسے دَین یعنی حقوق اللہ کے اور بندونکے اور غنی کر مجکو فقر سے یعنی محتاجی ہونیسے طرف مخلوق کے یاد دلی محتاجگی سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ مسلم نے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے **وَعَنْ** اَبِي الْاَزْهَرِ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَخْسِئْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ازہر انماری سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جاتے خوابگاہ اپنی مین رات کو کہتے ساتھ نام اللہ تعالےٰ کے سونپتا ہون مین کھی ہو کر طرف اپنی واسطے اللہ کے یا الٰہی بخش میرے لیے گناہ میرے اور دور کر شیطان میرے کو اور چھڑا گردی میرے کو اور کر مجکو مجلس بلند مین یعنی ملائکہ مقربین اور انبیا کی مجلس مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف مراد گردی سے نفس ہے یعنی خلاص کر نفس میرے کو بندونکے حق سے اور اپنے عذاب سے یعنی گناہ میرے بخشدے ۴ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ بیتے خوابگاہ اپنی یعنی رات کو فرماتے سب تعریفیں خدا کے لیے جسنے کفایت کیا مجکو یعنی خلق سے بے پروا کیا مجکو اور جگہ دی مجکو یعنی مکان دیا رہنے کو کہ دفع کرتا ہو سردی اور گرمی کو اور کھلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی بسبب دینے اُسچیز کے کہ حتیاج پڑتی ہو اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سے اور وہ خدا کہ دیا مجکو بیس بہت دیا شکر ہے اللہ کے لیے بہر حال اللہ پروردگار ہر چیز کے اور مالک اُسکے اور معبود ہر چیز کے پناہ مانگتا ہونمین ساتھ تیرے آگ سے یعنی اُن چیزونسے کہ باعث عذاب دوزخ کی ہین نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ شَكَى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ عَنْ يَبْغِي عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ الْحُكَيْمُ بْنُ ظَهِيرٍ الرَّاوِيُّ قَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین سوتا مین رات کو بسبب بیخوابی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جگہ پکڑے تو طرف بچھونے اپنے کے پس کہہ یا الٰہی پروردگار ساتوں آسمانونکے اور اُسچیز کے کہ سایہ کیے ہوئے ہین آسمان اُسپر اور اے پروردگار زمینونکے اور اُسچیز کے کہ اُٹھا رہی ہین زمین یعنی مخلوقات اور اے پروردگار شیطانونکے اور اُنکے کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نے اُنکو یعنی جن و انس ہو میرے لیے پناہ دینے والا برائی سب مخلوقات اپنی کی سے اِس سے کہ زیادتی کرے مجپر کوئی اُنمین سے یا ظلم کرے غالب ہے پناہ چاہنے والا تیرا اور بزرگ ہے تعریف تیری اور نہین کوئی معبود سوائے تیرے نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین اسناد اسکی قوی اور حکیم بن ظہیر راوی اِس حدیث کا تحقیق چھوڑ دی ہے حدیث اُسکی بعضے اہل حدیث نے **ف** حکم ساتھ زیرح اور کاف کے ہی اور اصل نسخہ سید کمین حلیم ساتھ ہے۔ کے ہی اور حاشیہ پر لکھا ہی کہ صواب حکم ہی اور حصن حصین مین ہی کہ روایت کی یہ طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے لیکن انکی روایت مین بجاے اجمعین کے جمیعا ہی اور بجاے یبغی کے یبغے ہی اور بجاے جل ثناؤك آخر تک وتبارك اسمك پس اسی لفظ پر تمام ہوئی ہی یہ دعا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عن** أَبِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدر روایت ہے ابی مالک سے یہ کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ صبح کرے ایک تمھارا پس چاہیے کہ صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے خالص واسطے خدا کے پروردگار عالمونکا یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بھلائی اِسدن کی کشایش اُسکی یعنی مقصود کو پونہچون اور مدد اُسکی یعنے اِسدن مین مدد میری کر کہ نفس اور شیطان اور دشمنو پر غالب ہون اور نور ہدایت کا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہو اِسمین اور برکت اُسکی یعنی اِسدن مین رزق حلال طیب ہاتھ لگے اور ہدایت اُسکی یعنی عمل اور اعتقاد حق پر رہون اور پناہ مانگتا ہونمین ساتھ تیرے برائی اُسچیز کی سے کہ اِسدن مین ہے اور برائی اُسچیز کی سے کہ پیچھے اُسکے ہو پھر جبکہ شام کرے پس چاہیے کہ کہے مانند اُسکے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** شام کو یہ دعا پڑھے تو بجاے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ کے اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ پڑھے اور هٰذَا الْيَوْمِ کی جگہ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اور مذکر ضمیرونکی جگہ مونث ضمیرین پڑھے یعنی ہ کی جگہ ہا ع **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ أَسْمَعُكَ تَقُولُ كُلَّ غَدَاةٍ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا

حِیْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ یَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِھٰؤُلَاءِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے کہ کہا میںنے واسطے باپ اپنے کہ اے باپ میرے سُنا مینے تمکو کہ کہتے ہو ہر روز یا الٰہی عافیت دے مجکو بدن میرے مین یا الٰہی عافیت دے مجکو شنوائی میری مین یا الٰہی عافیت دے مجکو بینائی میری مین نہین کوئی معبود مگر تو مکرر پڑھتے ہو اُسکو تین بار وقت صبح کے اور تین بار وقت شام کے پس کہا اے بیٹے میرے سُنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتے تھے ساتھ ان کلمونکے پس مین دوست رکھتا ہون کہ پیروی کرون حضرت کی سنت کی نقل کی یا ابوداؤد نے ف اسمین اشارہ ہو اسپر کہ دعا اور اعمال خیر کے کرنے مین منظور اصلی بجالانا امر حضرت کا اور اتباع سنت اُنکی کا ہو نہ جزاے عمل اور قبولیت دعا ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظَمَۃُ لِلّٰہِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا سَکَنَ فِیْھِمَا لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَہٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَہٗ فَلَاحًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ذَکَرَہُ الْقُوْصِیُّ فِیْ کِتَابِہٖ کَذَا بِخَطِّہٖ رَوَاہُ ابْنُ السُّنِّیْ اور روایت ہے عبداللہ ابن ابی اوفی سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے کہتے صبح کی مین نے اور صبح کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور بزرگی ذات کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی کے لیے ہو اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتے ہین رات مین اور دن مین سب اللہ ہی کے لیے ہین اور مخلوق و ملک اُسکے ہین یا الٰہی کر اول اس دن کا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اُسکو طاعت مین اور درمیان اُسکے کو سبب برآمد حاجات کا اور آخر اُسکے کو سبب نجات کا اے بہت رحم کرنیوالے سب سے رحم کرنیوالونکے ذکر کی یہ حدیث نووی نے کتاب الاذکار مین اور تھر روایت ابن سُنّی کی ف ختم کیا حضرت نے اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین پر اسلیے کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہو جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہو اور روایت کی حاکم نے مستدرک مین ابی امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالٰی کا ایک فرشتہ متعین ہے اُسپر کہ کہتا ہو یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہو اسکو تین بار تو کہتا ہو اُسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین متوجہ ہو تجھ پس نگاہ ع **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَکَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابزی سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتے جسوقت صبح کرتے صبح کی ہمتے اوپر دین اسلام کے اور کلمۂ توحید کے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہو اور اوپر دین نبی اپنے کے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور اوپر دین باپ اپنے ابراہیم کے کہ دین باطل سے بیزار ہو کر متوجہ تھے دین حق پر اور نہ تھے ابراہیم مشرکونسے نقل کی یہ احمد اور دارمی نے ف اوپر دین نبی اپنے کے الخ ظاہر اس لفظ کا یہ ہو کہ حضرت مبعوث تھے طرف خلق کے اور طرف اپنے بھی یا تعلیم امت کے لیے فرمایا ع **بَابُ الدَّعَوَاتِ فِی الْاَوْقَاتِ** باب ہے بیچ دعاؤن متفرق کے بیچ وقتون مختلف کے ف جو اذکار کہ شارع سے کسی وقت یا کسی حال مین وارد ہوئے ہین مسنون ہے ہر کسی کو بجالانا اُنکا اگرچہ ایکبار ہو واسطے اتباع حضرت کے ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ اَھْلَہٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّہٗ اِنْ یُّقَدَّرْ بَیْنَھُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِکَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْطَانٌ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک تمھارا ارادہ صحبت کرنیکا بیوی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے کہے مدد چاہتے ہین ہم ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی دور رکھ شیطا نسے اور دور رکھ شیطا نکو اُس اولاد سے کہ نصیب کرے تو ہمکو پس تحقیق شان یہ ہو کہ اگر مقدر ہو اور دیا جاوے درمیان مرد و عورت کے فرزند اُس جماع مین ضرر نہین کرتا اُسکو شیطان کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ اکثر لوگ تو پڑھتے ہین اور فرزند اُنکے

شیطان کے تصرف سے محفوظ نہین رہتے جواب یہ ہو کہ ضرر نہ کرنیسے مراد یہ ہو کہ شیطان اوسے کافر نہین کر سکتا پس اسمین اشارہ ہو طرف خاتمہ بخیر اوس فرزند کے بسبب برکت ذکر اللہ کے اُسوقت یا معنی یہ ہین کہ ضرر نہین پونہچاتا شیطان ساتھ آسیب اور صرع یعنی ہاتھ پانون ٹیڑھے کر دینے کے اور مانند انکے کے اور کہا جوزی نے کہ نہین مسلط ہوتا شیطان اُسکے دین پر اور ظاہر ہوتی مضرت اُسکی فرزند کے حق مین نسبت غیر اُسکے کے اور بعضون نے کہا مراد ضرر پونہچانیسے یہ ہو کہ شیطان اُسکے انگلی زور سے نہین مارتا ۱۲ ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے کتنی نزدیک شدت فکر و غم کے نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے کہ بزرگ ہی بردبار نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار عرش بڑی کا نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بڑی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہ کہا بڑا کہا دو شخصون نے آپسمین نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم نزدیک حضرت کے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک انمین سے بہت بڑا آتا تھا دو سر یکے غصے مین بھرا ہوا تحقیق سرخ ہو گیا تھا چہرہ اُسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ اگر کہے اُسکو البتہ جاتا رہے اُس سے وہ غضب کہ پاتا ہی وہ یہ ہو پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے پس کہا صحابہ نے اُس شخص کو کہ کیا نہین سنتا تو وہ چیز کہ فرماتے ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا اُسنے کہ تحقیق مین نہین دیوانہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیت سے **وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ** اور مین نہین دیوانہ یعنی یہ کلمہ اُسکو بڑھنے کو کہتے ہین کہ دیوانہ ہوتا ہی اور مین نہین دیوانہ وہ شخص اراستہ ساتھ شریعت کے نہین تھا اور سمجھ دین مین نہین رکھتا تھا پس تو ہم کیا کہ یہ دیوانہ ہی کہتا ہی یہ نہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطان کے بہکانیسے ہوتا ہی اُسکو یہ مفید ہو اور کہا طیبی نے احتمال ہی کہ وہ شخص منافق ہو یا بےنور کنوار دین سے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم آواز مرغونی پس مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل اُسکا اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتے ہین فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے اسلیے کہ تحقیق وہ دیکھتا ہی شیطانکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مرغ فرشتے کو دیکھکر آواز کرتا ہی اُسوقت دعا کرو تاکہ وہ آمین کہے اور بخشش چاہے تمھارے لیے اور گدھے کی آواز سنکر **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** کہو اسلیے کہ وہ شیطانکو دیکھکر آواز کرتا ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نیکونکے آنیکے وقت رحمت اور برکت اوترتی ہی پس مستحب ہی اُسوقت دعا کرنی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ نازل ہوتا ہی غضب و عذاب کافرونپر پس مستحب ہی پناہ مانگنی وقت گذرنے کفار کے نجوف اسکے کہ پونہچے اُسکو ضرر اُنکی سے ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ

وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب سوار ہو چکتے اپنے اونٹ پر حالت نکلنے مین طرف سفر کے کہتے اللہ اکبر تین بار پھر پڑھتے یہ آیت پاک ہو وہ ذات کہ فرمانبردار کی واسطے ہمارے یہ سواری اور نہین تھے ہم واسطے اُسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ پھرنے والے ہین یا الٰہی تحقیق ہم مانگتے ہین تجھسے بیچ اِس سفر اپنے کے نیکی اور تقویٰ اور عمل سے جو راضی ہووے تو اُس سے یعنی قبول کرے اُسکو یا الٰہی آسان کر ہمپر سفر ہمارا یہ اور لپیٹ واسطے ہمارے یعنی دفع کر درازگی اُسکی یا الٰہی تو ہی ہو صاحب یعنی نگہبان سفر مین اور خبرگیری کرنیوالا اہل مین یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے مشقت سفر کیسے اور بُری حالت دیکھنے کیسے یعنی بسبب نقصان دیکھنے کی اہل مال مین غمگین ہون اور حالت بُری ہو اِس سے پناہ مانگتا ہون اور بُرائی پھرنے کیسے مالمین اور اہل مین اور اولاد مین یعنی اِس سے بھی پناہ ہے کہ سفر سے پھر کر اہل و مالمین نقصان وغیرہ دیکھون اور رنج اوٹھاؤن اور حسبوقت کہ پھرے حضرت سفر سے کہتے یہ الفاظ اور زیادہ کرتے اُنمین ہم پھرنے والے ہین یعنی سفر سے ساتھ سلامتی کے طرف وطنون اپنے کے توبہ کرنیوالے ہین بندگی کرنیوالے ہین پروردگار اپنے کے لیے تعریف کرنیوالے ہین نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پناہ مانگتے تحت سفر کیسے اور بُری حالت پھرنے کی سے اور نقصان سے پیچھے زیادتی کی یعنی اعمال صالح مین اور اہل و مالمین اور بد دعا مظلوم کی سے اور بُری حالت دیکھنے کی سے اہل و مالمین نقل کی یہ مسلم نے **ف** پناہ مانگنی بد دعا مظلوم کی سے حقیقت مین پناہ مانگنی ہے ظلم سے کہ ظلم نہ کرو نہین کسی پر تا مظلوم بد دعا نکرے مجھ پر **ح** **وَعَنْ** خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے خولہ بیٹی حکیم کیسے کہ کہا سُنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی اُترے کسی مکانمین یعنی سفر مین ہو یا حضر مین پھر کہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلمون اللہ تعالےٰ کے کہ پورے ہین یعنی ہمارے وصفات یا کتابین اُسکی بُرائی اُسچیز کی کہ پیدا کی نہین ضرر کرتی اُسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کرے اُس منزل سے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِيْ الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی مینے ایک بچھو سے کہ کاٹا مجکو رات گذری مین فرمایا خبردار ہوا گر کہتا تو اُسوقت کہ شام کی تو نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلمون اللہ تعالےٰ کے کہ پورے ہین بُرائی اُسچیز کیسے کہ پیدا کی نہ ضرر پہنچاتا تجکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور ترمذی کی ایک روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑھے اِسکو وقت شام کے تین بار نہین ضرر کرتا اُسکو زہر یعنی کسی جانور کا اُس رات مین اور ایک روایت مین وقت صبح کے بھی پڑھنا اِسکا آیا ہے پس ایسا ہی فائدہ صبح کے پڑھنے مین ہوتا ہے محفوظ رہتا ہے دکھ موذی چیز و نسے اور معقل ابن یسار صحابی سے منقول ہے کہ جسنے یا عوذ پڑھی متعین ہوتے تین اُسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کہتے ہین اُسکے لیے اور اگر مرتا ہے شہید مرتا ہے ع

فی المرقات لوشرح الحصن **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ یَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ بَلَآئِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَآئِذًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبوقت ہوتے سفر مین اور وقت سحر کا ہوتا کہتے سنی سُننے والے نے تعریف کرنی میری خدا کو اور اقرار میرا ساتھ خوبی نعمت اُسکی کے ہمپر ہمارے رب ہمارے نگہبانی کر ہماری اور احسان کر ہمپر کہتے ہین ہم یہ کلام پناہ چاہتے ہوئے ساتھ خدا کے آگ سے نقل کی مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَۃٍ یَکْبِرُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَکْبِیْرَاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ پھرتے جہاد سے یا حج سے یا عمرہ سے تکبیر کہتے اوپر ہر جگہ بلند کے زمین سے تین تکبیر پھر کہتے نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے نہین کوئی شریک اُسکا اوسی کے لیے ہی ملک اور اُسی کے لیے ہی حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پھرنے والے ہین یعنی طرف وطن کے توبہ کرنیوالے ہین عبادت کرنیوالے ہین یعنی اللہ کو سجدہ کرنیوالے ہین یعنی اللہ کو واسطے پروردگار اپنے کے تعریف کرنیوالے ہین سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کرنے دین کا اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرتؐ کی اور شکست دی کفار کے گروہون کو تنہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی غزوۂ خندق مین کہ بیس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوا سے یہود قریظہ اور نضیر کے جمع ہوکر مدینہ پر آچڑھے تھے اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سے رکھتے تھے اللہ تعالی نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اُنپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا بددعا کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن جنگ احزاب کے مشرکون پس کہا اے اُتارنیوالے کتاب کے جلدی کرنیوالے حساب کے یعنی دن قیامت کہ آدھے دنمین سب سے حساب لیگا اے لشکر شکست دے گروہ کافرونکو یا اے شکست دے اُنکو اور ہلا دے اُنکو یعنی ثابت نرکھ اُنکو مقابلہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ فَقَرَّبْنَا اِلَیْہِ طَعَامًا وَوَطْبَۃً فَاَکَلَ مِنْھُمَا ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَکَانَ یَاْکُلُہٗ وَیُلْقِی النَّوٰی بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ وَیَجْمَعُ السَّبَّابَۃَ وَالْوُسْطٰی وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَجَعَلَ یُلْقِی النَّوٰی عَلٰی ظَھْرِ اِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَہٗ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِہٖ اُدْعُ اللّٰہَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت عبداللہ بن بسر سے کہ کہا آئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس مہمان پس نزدیک لائے گئے ہمطرف حضرتؐ کے کھانا اور ایک چیز مانند الیدہ کے پس کھایا اُسمین سے پھر لائی گئی کھجور خشک پس کھاتے حضرتؐ کھاتے اُسکو اور ڈالتے گٹھلی درمیان دونون اُنگلیون اپنی کے اور اکھٹی کرتے اُنگلی شہادت اور بیچ کی اور ایک روایت مین ہے پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ ڈالتے گٹھلی اوپر پیٹھ دونون اُنگلیون اپنی کے اُنگلی شہادت کی اور بیچ کی پھر لائے گئے پانی پس پیا اُسکو پھر کہا باپ میرے نے اصحاب مین کہ پکڑے تھے لگام جانور حضرتؐ کی دعا مانگو اللہ سے میرے لیے پس کہا حضرتؐ نے یا الٰہی برکت دے اُنکے لیے جو تو نے اُنکو روزی دی تو نے اُنکو اور بخش دے اُنکے اور رحم کر اُنپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** پہلی روایت مین تو آیا کہ گٹھلیان ڈالتے تھے درمیان دونون اُنگلیونکے اور دوسری مین ہے کہ دونون اُنگلیونکی پیٹھ پر ڈالتے تھے تطبیق اُنمین یہ ہو کہ کبھی اُسطرح ڈالتے ہونگے اور کبھی اُسطرح اور اُنگلیونکی پیٹھ پر اسلیے ڈالتے تھے کہ تا ہاتھ کا اندر کا رخ پھرے نہین سُتھرائی اندر کی اولی ہی باہر کی سُتھرائی سے اور اُنگلیو نسے مراد بائین ہاتھ کی اُنگلیان ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ سُنت ہی

پکڑنا اکابر اور مہمانکی رکاب اور لگام کا راہ تواضع اور خاطرداری کے اور اسیطرح سنتے ہے دروازے تک مہمانکے ساتھ جانا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت ہے ضیافت کرنیوالے کے لیے یہ کہ طلب دعا کی کرے مہمانسے اور سنت ہے مہمانکے لیے یہ کہ دعا کرے ضیافت کرنیوالیکے لیے ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** طلحۃ بن عبید اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الھلال قال اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب روایت ہے طلحہ ابن عبید اللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت دیکھتے چاند کتے یا الٰہی نکال تو اس چاند کو ہمپر ساتھ امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ہلال کہتے ہین پہلی اور دوسری اور تیسری رات کے چاند کو بعد اسکے قمر کہلاتا ہی پس جب حضرت ہلال دیکھتے تو دعا مذکورہ پڑھتے حاصل سکا یہ ہی کہ یا الٰہی اس مہینے مین ہمپر امن و ایمان و سلامت سب آفات سے اور احکام اسلام پر مستقیم رہین بعد ازان خطاب چاند کو کر کر فرماتے کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی ہی اسمین رد ہی انکا جو چاند اور سورج کو پوجتے ہین اور رب سمجھتے ہین ع **وَعَنْ** عمر بن الخطاب وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل رای مبتلی فقال الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا الا لم یصبہ ذلک البلاء کائنا ما کان رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وعمرو بن دینار ہو الراوی عن ابن عمر لیس بالقوی اور روایت ہے عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ دیکھے کسی مبتلا بلا کو پھر کہے سب تعریف واسطے اُس اللہ کے کہ بچایا مجکو اُسچیز سے کہ گرفتار کیا تجکو ساتھ اُسکے اور بزرگی دی مجکو بہتون نے اُن لوگون سے کہ پیدا کیا بزرگی دینا مگر کہ نہین پہنچتی اُسکو یہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار راوی نہین قوی **ف** حاصل یہ کہ جو کوئی مبتلا بلا کو دیکھکر یہ دعا الحمد للہ الذی الخ پڑھتا ہی اُس بلا مین نہین گرفتار ہوتا اور بلا عام ہی خواہ بدنی ہو مانند برص اور جذام اور اندھے ہونیکے اور سوائے انکے اور خواہ بلاے دنیوی ہو مانند حاصل کرنے مال و جاہ اور مانند انکے اور خواہ بلاے دینی ہو مانند فسق و ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند انکے کے غرضکہ ہر طرحکے مبتلاے بلا کو دیکھکر یہ دعا پڑھے ولیکن لکھا ہی علمانے کہ جو کوئی مبتلاے بیماری کو دیکھے تو چپکے سے اس دعا کو پڑھے تا وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ مین یا دنیا مین کسی کو مبتلا دیکھے تو پکار کر پڑھے تا وہ باز رہے اور اگر دیکھے کہ پکار کرنے مین فساد ہوتا ہی تو اُسکو بھی دیکھکر چپکے پڑھے ع **وَعَنْ** عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل السوق فقال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر کتب اللہ لہ الف الف حسنۃ ومحا عنہ الف الف سیئۃ ورفع لہ الف الف درجۃ وبنی لہ بیتا فی الجنۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وفی شرح السنۃ من قال فی سوق جامع یباع فیہ بدل من دخل السوق اور روایت ہے عمر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص داخل ہو بازار مین اور کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک اُسکے اُسکے لیے ہی بادشاہت اور اُسکے لیے ہی تعریف وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہے نہ مریگا اُسکے ہاتھ ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھتا ہی اللہ اُسکے لیے دس لاکھ نیکیان اور دور کرتا ہی اُس سے دس لاکھ برائیان اور بلند کرتا ہی اُسکے لیے دس لاکھ درجے اور بناتا ہی اُسکے لیے گھر بہشت مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنۃ مین بدلے من دخل السوق کے یون ہے کہ جو شخص کہے یعنی کلمہ مذکور بیچ بازار جامع کے یعنے بڑے بازار کے کہ خرید و فروخت کیجاوے یعنی اکثر چیزین بکتی ہون اُسمین

ف سبب اتنے ثواب کا یہ ہی کہ یاد جگہ غفلت اور جھوٹی قسموں اور جگہ سلطنت شیطانو نکی ہی ایسی جگہ مین اللہ تعالٰی کو یاد کرنیسے بہت ثواب پاتا ہی ۱۲ع وعن
معاذ بن جبل قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یقول اللھم انی اسئلک تمام النعمۃ فقال ای شیء تمام النعمۃ
قال دعوۃ ادجو بھا خیرا فقال ان من تمام النعمۃ دخول الجنۃ والفوز من النار وسمع رجلا یقول یا ذا الجلال والاکرام فقال
قد استجیب لک فسل وسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا وھو یقول اللھم انی اسئلک الصبر فقال سالت اللہ البلاء فسلہ
العافیۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہی کہتا ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون
تجھسے پوری نعمت پس کہا اُس شخص نے کیا چیز ہی پوری نعمت پس کہا اُس شخص نے کہ یہ دعا ہی کہ امید رکھتا ہون ساتھ اُسکے مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت
داخل ہونا بہشت کا ہی اور نجات پانا دوزخ سے اور سُنا حضرتؐ نے ایک شخص کو کہ کہتا ہی اے صاحب بزرگی اور بخشش کے پھر فرمایا کہ تحقیق قبول کی گئی
دعا تیری پس مانگ اور سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے صبر پس کہا مانگی تونے اللہ سے بلا پس مانگ
اُس سے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے ف حاصل سرے حدیث کا یہ ہی کہ وہ شخص نعمت دنیا کو نعمت پوری سمجھکر دعا اُسکے حاصل ہونیکی مانگ پاتا تھا
حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ فانی ہی نعمت پوری داخل ہونا جنت مین ہی اور نجات پانا دوزخ سے اور مانگی تونے بلا یعنی اسلیے کہ صبر بلا پر ہوتا ہی پس مانگ
عافیت کہ سب بلا اور آفتونسے نگاہ رکھے کہ بلا بُری چیز ہی نہ مانگنی چاہیے اور اگر بلا نازل ہو صبر کرے ۲ع ۱ح وعن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا فکثر فیہ لغطہ فقال قبل ان یقوم سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا
انت استغفرک واتوب الیک الا غفر لہ ما کان فی مجلسہ ذلک رواہ الترمذی والنسائی والدعوات الکبیر اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک جگہ اور بہت ہون اُسمین بیفائدہ باتین پھر کہے پہلے اُٹھنے سے پاک ہی تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہین
تیری ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہونمین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہونمین تجھسے اور توبہ کرتا ہونمین طرف تیرے مگر کہ بخشا جاتا ہی
واسطے اُسکے جو کچھ کہ ہو اُس مجلس مین نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف لغط سے مراد یہان وہ کلام ہی کہ جسمیں گھکا ہو اور
بعضون نے کہا لغط کے معنی ہین کلام بیفائدہ اور اِس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے ہین یعنی اِس دعا کے پڑھنے سے جو اُس مجلس مین گناہ یا بیفائدہ باتین
یا ہنسی ٹھٹھا ہوا ہو تو اللہ تعالٰی اِس دعا کے پڑھنے سے جھاڑ دیتا ہی ۲ع وعن علی انہ اتی بدابۃ لیرکبھا فلما وضع رجلہ فی
الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظھرھا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا
لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلثا واللہ اکبر ثلثا سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم
ضحک فقیل من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت
من ای شیء ضحکت یا رسول اللہ قال ان ربک یعجب من عبدہ اذا قال رب اغفر لی ذنوبی یقول اللہ یعلم انہ لا یغفر
الذنوب غیری رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہ حاضر کیا گیا اُنکے پاس جانور تاکہ سوار ہون اُسپر جبکہ رکھا
اپنا پانون رکاب مین یعنی ارادہ کیا پانون رکھنے کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑھے اُسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہی اوپر نعمتون سواری کے اور سوائے
اُسکے کے پھر کہا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اِس جانور کو اور نہ تھے ہم واسطے اُسکے طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار
اپنے کے البتہ پھرنیوالے ہین پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہی تو تحقیق مینے ظلم کیا اپنے نفس پر پس بخشش کر واسطے میرے پس تحقیق نہین
بخشتا گناہونکو کوئی سوائے تیرے پھر ہنسے حضرت علیؓ کہا گیا کسواسطے ہنسے تم اے امیر المؤمنین کہا دیکھا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا

ہنسے پھر ہنسے پس کہا میں نے کس چیز سے ہنسے تم یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہو اپنے بندے سے پس جب کہتا ہو اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے گناہ میرے فرماتا ہو اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہو یہ بندہ کہ نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی سوائے میرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے ہنسے اور حضرت علیؓ بسبب پیروی حضرت کے ہنسے ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ اسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا كَمَا لَمْ يَذْكُرْ وَآخِرَ عَمَلِكَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت رخصت کرتے کسی شخص کو یعنی مسافر کو پکڑتے ہاتھ اُسکا پس نہ چھوڑتے ہاتھ اُسکے کو یہانتک کہ وہ شخص چھوڑتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو یعنی بسبب حُسن خلق اور تواضع حضرتؐ کے تھا اور فرماتے سونپتا ہوں اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی طلب کرتا ہوں حفاظت دین و امان تیری کی اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو اور ایک روایت میں ہے وخواتیم عملک یعنی بجائے آخر عملک کے یہ لفظ ہے یعنی اعمال آخری تیرے بھی سپرد اللہ تعالیٰ کے کیے مطلب وہی ہے جو پہلے جملے کا تھا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کے نہیں ذکر کیا گیا لفظ **وَلِخَوَاتِيمِ عَمَلِكَ** ف مراد امانت سے اموال ہیں کہ لیں دین کرتا ہو ساتھ اُنکے لوگوں سے اور بعضوں نے کہا مراد امانت سے اہل و اولاد ہیں کہ گھر میں چھوڑ چلا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبداللہ خطمی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت ارادہ کرتے رخصت کرنے لشکر کا فرماتے سونپتا ہوں اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہاری نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي فَقَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس توشہ دیجیے مجکو یعنی دعا کیجیے کہ برکت اُسکی ساتھ میرے سفر میں مانند توشہ کے ہو پس فرمایا توشہ دے تجکو اللہ تقویٰ یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ توشہ راہ آخرت کا ہو کہا اُسنے زیادہ دعا کر میرے لیے فرمایا اور بخشے اللہ گناہ تیرے کہا زیادہ دعا کیجیے میرے لیے قربان ہو باپ میرا تجھ لے اور مان میری فرمایا اور آسان کرے تیرے لیے اور توفیق دے تجکو بھلائی دین و دنیا کی جہاں ہو تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتا ہوں سفر کا پس مجکو نصیحت فرمایئے فرمایا لازم کر اپنے پر تقویٰ خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہ بلند کے پس جب پیٹھ پھیری اُس شخص نے کہا حضرتؐ نے یا آگی لپیٹ اسکے لیے دوری سفر کی یعنی دور کر مشقت سفر کی بسبب نزدیک کر دینے مسافت دراز کے اور آسان کر اُسپر سفر یعنی سب موسفر کے نقل کی یہ ترمذی نے ف لازم کر اپنے پر تقویٰ خدا کا یعنی ڈر اللہ تعالیٰ سے اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہہ کی چیزوں کو اور اُن چیزوں کو زیادہ میں حاجت کے اور غفلت کو اور خطرہ اسکا اللہ کو اور غیر خدا پر اعتماد کرنیکو ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ

البَلَدِ وَمِنْ شَرِّ والِدٍ وَمَا وَلَدَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پھر آتی رات کہتے اے زمین ورد گار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے تیری برائی سے یعنی جو کہ تیری ذات میں برائی ہے مثل خسف وغیرہ کے اور برائی اُس چیز کی سے کہ تجھ میں ہے یعنی پانی یا کوئی بوٹی ایسی زمین سے پیدا ہو کہ کسی کو ہلاک کرے اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور برائی اُس چیز سے کہ پیدا کی گئی تجھ میں یعنی زہریلے جانور اور اور چیزیں ہلاک کرنیوالیں اور برائی اُس چیز کی سے کہ چلتی پھرتی ہیں تجھ پر یعنی حشرات الارض اور حیوانات کہ ضرر پونہچاتے ہیں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے شر سے اور کالے سانپ سے اور ہر طرح کے سانپ سے اور بچھو سے اور برائی رہنے والوں شہر کیسے یعنی آدمیوں کی برائی سے اور بعضوں نے کہا کہ مراد جن ہیں کہ ہر شہر و ہر زمین میں رہتے ہیں اور برائی جننے والے کی سے اور اُس چیز کی سے کہ جنا یعنی شر ابلیس کے سے اور اولاد اُسکی سے یا ہر متولد اور ایسے شر سے اور اولاد اُسکی سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے یا الٰہی تو ہی معتمد علیہ میرا یعنی تجھی پر بھروسا ہے مجھے ہر امر میں اور مددگار میرا ساتھ قوت تیری کے حیلہ کرتا ہوں میں واسطے دفع کرنے مکر کفار کے اور ساتھ قوت تیری کے حملہ کرتا ہوں دشمنان دین پر اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں میں یعنی دشمنان دین سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت اندیشہ کرتے کسی قوم سے کہتے یا الٰہی تحقیق ہم کرتے ہیں تجھکو مقابل کفار کے یعنی مانگتے ہیں تجھ سے یہ کہ دفع کر تو شر انکے ہمسے اور حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان اُنکے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی اُنکی سے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے

ف حصن حصین میں لکھا ہے کہ جو کوئی ڈرے دشمن سے یا اور کسی سے پس پڑھنا لایلاف قریش کا امان ہے ہر برائی سے یہ عمل مجرب ہے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْنُضَلَّ اَوْنُظْلَمَ اَوْنُظْلَمَ اَوْنَجْھَلَ اَوْیُجْھَلَ عَلَیْنَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَبِیْ دَاؤُدَ وَابْنِ مَاجَۃَ قَامَ مُسْلِمًا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِیْ فَطَلَّ لَا یَرْفَعُ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے جسوقت کہ نکلتے اپنے گھر سے کہتے نکلتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اللہ پر یا الٰہی تحقیق ہم پناہ مانگتے ہیں ساتھ تیرے اِس سے کہ پھسلیں ہم یعنے بغیر قصد کے گناہ کریں یا گمراہ ہوویں ہم یعنے قصداً گناہ کریں یا ظلم کریں ہم یا ظلم کیا جاویں ہم یا جہل کیا جاوے ہمپر نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کے یوں ہے کہ کہا ام سلمہؓ نے نہیں نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے کبھی مگر کہ اُٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کے پھر کہا یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اِس سے کہ گمراہ ہوں میں یا گمراہ کیا جاؤں یعنی کوئی گمراہ کردے مجھے یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں یا جہل کروں میں یا جہل کیا جاوے مجھپر **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَیْتِہٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یُقَالُ لَہٗ حَسْبُکَ ھُدِیْتَ وَکُفِیْتَ وَوُقِیْتَ فَتَنَحّٰی لَہُ الشَّیْطٰنُ وَیَقُوْلُ شَیْطَانٌ اٰخَرُ کَیْفَ لَکَ بِرَجُلٍ قَدْ ھُدِیَ وَکُفِیَ وَوُقِیَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ لَہُ الشَّیْطٰنُ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے کوئی شخص اپنے گھر سے پھر کہے نکلتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا میں نے اللہ پر نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے کہا جاتا ہے اُسکے لیے اُسوقت یعنی ندا کرتا ہے اُسکو فرشتہ کہ ای بندے اللہ کے راہ راست دکھایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو یعنی جمیع مہمات میں اور محفوظ رہا تو بچائیو نے پس کنارے ہو جاتا ہے

اُس سے شیطان اور کہتا ہی دوسرا شیطان یعنی اُس شیطان کی تسلی کیلیے کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اُس شخص کہ تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب بُرائیونسے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے لفظ لَهُ الشَّيْطَانُ تک کتاب ابن سنی مین ہی حضرت عمرؓ سے کہ وہ نقل کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ کونسی چیز منع کرتی ہی ایک تمھارےکو جبوقت کہ تنگ ہو اُسپر معیشت کا پڑھے اِس دعا کے سے جبوقت کہ نکلے گھر سے بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَدِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ رَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا قَدَّرْتَ لِيْ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ یہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی ہین ہے اور ابن ماجہ مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نکلے اپنے گھر سے طرف نماز کے پس کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا فَاِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَآءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اِتِّقَآءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِكَ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ متوجہ ہوتا ہی اللہ تعالےٰ کے اُسپر بذات خود اور استغفار کرتے ہین اُسکے لیے ستر ہزار فرشتے ف راہ راست دکھایا گیا یعنی تونے جو نام خدا کا لیا اور توکل اُسپر کیا اور لاحول پڑھی یعنی اپنے کو عاجز جانا راہ راست پائی تونے اسلیے کہ راہ راست یہی ہے کہ بندہ یاد خدا مین رہے اور اپنے کام سپرد اُسکے کرے بیت کارِ خود را بخدا باز گذار ۔ کت نمی بینم ازین بہتر کارے وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَلْيَقُلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ داخل ہو اپنے گھر مین پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بھلائی داخل ہونیکی اور بھلائی نکلنے کی یعنی آنا اور نکلنا ساتھ بھلائی کے ہو ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئے ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہی بھروسا کیا ہے پھر سلام علیک کرے اپنے اہل پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حصن حصین مین بھی یہ دعا ابوداؤد ہی سے نقل کی گئی ہی آمین بعد لفظ فَلْيُسَلِّمْ کے وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا بھی ہے پھر ابوداؤد مین جو دیکھا اُسمین بھی یہ جملہ موجود ہے پس مؤلف مشکوٰۃ کا یا کاتب اُسکے اِس جملے کو لکھنا بھول گئے ہونگے اور پھر سلام علیک کرے لکھا ہی علمانے کہ اگر گھر مین کوئی نہو تو بھی سلام کرے ساتھ نیت ملائکہ کے کہ وہان ہین اسطرح اَلسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ سح ۔ مؤلف وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّأَ اِنْسَانًا اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبوقت کہ دعا دیتے آدمی کو یعنی ارادہ کرتے دعا کا جب نکاح کرتا کہتے برکت دے اللہ تعالےٰ واسطے تیرے اور برکت دے تم دونو کو یعنی میان بیوی کو یعنی رحمت ہو تمپر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے درمیان تمھارے بیچ بھلائی کے یعنی طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت سے رہو اور سلوک رہے آپسمین اور اولاد نیک ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ امْرَاَةً اَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاِذَا اشْتَرٰى بَعِيْرًا فَلْيَاْخُذْ بِذُرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُنے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اُنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے اور عبداللہ نے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جبوقت کہ نکاح کرے ایک تمھارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسے بھلائی اُسکی یعنی بھلائی اُسکی ذات کی اور بھلائی اُسچیز کی کہ پیدا کیا تونے اُسکو اُسپر یعنی اخلاق اچھے اور پناہ مانگتا ہون تجسے ساتھ تیرے بُرائی اُسکی سے اور بُرائی اُسچیز کی سے کہ پیدا کیا تونے اُسکو اُسپر یعنی بُرے اخلاق و افعال و جبکہ

خریدے اونٹ پر چاہیے کہ پکڑے بلندی کو ہان اُسکے کی اور کہے مانند اسکے یعنی دعاے مذکورہ پڑھے اور ایک روایت مین ہے عورت اور بردیکے یون آیا ہی کہ پھیر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردیکے اور دعا کرے ساتھ برکت کے نقل کی بنا ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** دعا کرے ساتھ برکت کے یعنی اوپر کی دعا پڑھے یہ بات سمجھی جاتی ہی حصن حصین سے اور کہا جزری نے کہ اگر اور جانور خریدے تو بھی اسیطرح پڑھے **ع** **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَکْرُوْبِ اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا غمزدہ کی یعنی اسکے پڑھنے سے غم جاتا رہتا ہی یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہون پس سونپ مجکو طرف نفس میری کے ایک لحظہ یعنی اسلیے کہ وہ شمن بڑا میرا ہی اور عاجز ہے نہین قدرت رکھتا حاجت روائی کی اور درست کر میرے لیے کام میرا سب نہین کوئی معبود سوا تیرے نقل کی ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ ھُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُکَ کَلَامًا اِذَا قُلْتَہٗ اَذْھَبَ اللّٰہُ ھُمُوْمَکَ وَقَضٰی عَنْکَ دُیُوْنَکَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْھَبَ اللّٰہُ ھُمُوْمِیْ وَقَضٰی عَنِّیْ دُیُوْنِیْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ابی سعید خدری سے کہ کہا ایک شخص کہ فکرین لگین ہین مجکو اور میرے ذمے پر دُین ہین یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکھلاؤن تجکو ایک کلام کہ جسوقت کہے تو اُسکو دور کرے اللہ فکر تیری اور ادا کرے تجے دَین تیرا کہا کہا مینے مقرر تبلایئے فرمایا کہ جسوقت صبح کرے تو اور جسوقت کہ شام کرے تو یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فکر و غم سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عاجزی سے اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بخیلی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہونمین ساتھ تیرے غالب ہونے دُین کیسے یعنی کثرت اُسکی سے اور غلبے لوگون کیسے کہا اُس شخص نے پس کیا مینے یہ پس دور کی اللہ نے فکر میری اور ادا کیا ذمہ میرے دین میرا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا مینے مقرر تبلایئے کہا طیبی نے ظاہر یہ ہی کہ کہا جاتا کہا مقرر تبلایئے اسلیے کہ ابوسعید نے نہین روایت کی اُس شخص سے بلکہ دیکھا حال اُسکا اور بیان کیا اُسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہی اول کلام یا الٰہی کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوے اور کہا جاوے کہ تقدیر اُسکی یہ ہی کہ کہا ابوسعید نے کہ کہا اوسلے میرے اُس شخص نے کہ کہا مینے واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر اور عاجزی سے یعنی اوسے طاعت اور عبادت سے اور تحمل مصیبت سے عاجز ہون اس سے پناہ ہو اور دخل یہ ہی کہ ترک کرے ادا زکوٰۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور پھیرے سائل کو اور ترک کرے ضیافت مہمانکی اور ترک کرے سلام اور جواب اُسکے کو اور حبس علم مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہ جانتا ہو اور پھر سکھائے اور بتاوے نہین اور ترک کرے درود کو وقت سُننے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نامرد سے مراد یہ ہی کہ وقت جہاد کے کافرونسے ڈر کر مقابلہ نکر سکے اور اسمین داخل ہے نہ جرأت کرنی وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور دسلے نہ توکل کرنا اللہ پر بیچ امر رزق وغیرہ کے **وَعَنْ** عَلِیٍّ اَنَّہٗ جَآءَہٗ مُکَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّیْ عَجَزْتُ عَنْ کِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْھِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ عَلَیْکَ مِثْلُ جَبَلٍ کَبِیْرٍ دَیْنًا اَدَّاہُ اللّٰہُ عَنْکَ قُلِ اللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ فِیْ الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ آیا اُنکے پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق مین عاجز ہون بدل کتابت اپنی سے یعنی پونہچا ہی وقت ادا کرنے مال کتابت کا اور میرے پاس مال نہین ہے پس مدد کرو میری یعنی ساتھ مال اور دعا کی فرمایا کیا نہ سکھلاؤن تجکو وہ کلمات کہ سکھلائے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تجھ پر مانند پہاڑ بڑے کے دین ادا کریگا اللہ تعالیٰ تیرے ذمے سے کہہ یا الٰہی کفایت کر مجکو ساتھ حلال اپنے کے حرام اپنے سے یعنی رزق حلال پونہچا کر بسبب اسکے حرام سے بے پروا ہون اور بے پروا کر مجکو ساتھ فضل اپنے کے

اُس شخص کہ سوا تیرے ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین ف مکاتب اُس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اُسکا کہولے کہ جب تو اتنے روپیے ادا کریگا تو اُسوقت تو آزاد ہے اور بدل کتابت اُس مال کو کہتے ہین کہ اُس غلام مکاتب نے اپنے ذمے پر ادا کرنا اُسکا قبول کر لیا پس جب ادا کریگا اُسیوقت آزاد ہوگا ع **وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ جَابِرٍ** اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْکِلَابِ فِیْ بَابِ تَعْطِیَۃِ الْاَوَانِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْکِلَابِ بیچ باب تغطیۃ الاوانی کے اگر جاہیگا اللہ تعالٰی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰی تَکَلَّمَ بِکَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُہٗ عَنِ الْکَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تَکَلَّمَ بِخَیْرٍ کَانَ طَابِعًا عَلَیْھِنَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَاِنْ تَکَلَّمَ بِشَرٍّ کَانَ کَفَّارَۃً لَہٗ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تھے جب بیٹھتے ایک جگہ یا نماز پڑھتے پڑھتے کتنے کلمے یعنی وقت اُٹھنے کے مجلس سے اور وقت فارغ ہونیکے نماز سے پس پوچھا مینے اُنسے یعنی فائدہ اُسکا پس فرمایا اگر کلام کیا جاوے نیک یعنے پہلے ان کلموں کے ہونگے یہ کلمے مُہر بسم یعنی کلام نیک قیامت تک یعنے وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اُسکا ضائع نہین ہونیکا اور اگر کلام کیا جاوے بُرا یعنی پہلے ان کلموں کے کلام گناہ کا کیا جاوے ہونگے کفارے سبب بخشش اُسکی کے وہ کلمے یہ ہین پاک تو ہی اے اللہ اپنی کی بیان کرتے ہین تیری ساتھ تعریف تیری کے نہین کوئی معبود سوا تیرے بخشش چاہتا ہون تجھسے اور توبہ کرتا ہون طرف تیری نقل کی یہ نسائی نے **وَعَنْ** قَتَادَۃَ بَلَغَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَاٰی الْھِلَالَ قَالَ ھِلَالُ خَیْرٍ وَرُشْدٍ ھِلَالُ خَیْرٍ وَرُشْدٍ ھِلَالُ خَیْرٍ وَرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَھَبَ بِشَھْرِ کَذَا وَجَاءَ بِشَھْرِ کَذَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے قتادہ سے پہنچا اُسکو یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ دیکھتے ماہ نو کہتے چاند ہے بھلائی کا اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا ایمان لایا مین اُسپر جس نے تجھکو پیدا کیا تجکو یعنی اے چاند یہ بھی تین بار کہتے پھر کہتے سب تعریف ہے واسطے اُس خدا کے کہ لیگیا اُس مہینے کو اور لایا اُس مہینے کو یعنی ماہ گذشتہ اور آئندہ کا نام لیتے نقل کی ابوداؤد نے ف کہتے یعنی بعد کہنے اللہ اکبر کے یہ کہتے ھلال خیر ورشد آخر جیسا کہ دارمی کی مین آیا ہے حدیث ابن عمرؓ کی سے اور چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا یعنی دعا کے ہے یعنی ہر چاند مین بھلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہے بطور فال نیک کے ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ یَھُمَّہُ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ مَکْنُوْنِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ فَاِذَا قَالَھَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْھَبَ اللّٰہُ غَمَّہٗ وَاَبْدَلَہٗ بِہٖ فَرَحًا رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بہت فکر اسکو پہنچا ہے کہے یا اللہ تحقیق مین بندہ تیرا ہون بندے تیرے کا اور بیٹا ہون لونڈی تیری کا اور ہے قبضے مین ہون یعنی تیری ملک تصرف مین ہون مال پیشانی میری کے تیرے ہاتھ مین ہین یعنی نہین حرکت قوت مگر ساتھ مدد تیری کے جاری ہے میرے حق مین حکم تیرا یعنی تیرے حکم کو توقف اور کوئی روکنے والا نہین جو کچھ اور چاہا وہی ہو عدل ہے میرے امر مین قضا تیری مانگتا ہون مین تجھسے ساتھ وسیلہ ہر نام کے کہ وہ اپنے لیے تیرے نام رکھا تو نے ساتھ اُسکے ذات اپنی کا یا اوتارا تو نے اُسکو کتاب اپنی مین یا سکھایا تو نے وہ نام کسی کو مخلوق اپنی کے یعنی انبیا کو الہام کیا بغیر ذکر کرنیکے کتاب مین بہتر اختیار کیا تو نے اُسکو بیچ پردہ غیب کے نزدیک اپنے یعنی کسیکو اُسکی اطلاع نہین سوا تیرے یہ کہ کرے تو قرآن کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکھون میری کی اور دور کرنیوالا غم میرے کا اور لیجانیوالا اندیشہ اور غم میرے کا نہین کہتا اسکو کوئی بندہ کبھی مگر دور کرتا ہے اللہ تعالٰی غم اُسکا اور بدل دیتا ہے جگہ غم کے خوشی کو نقل کی ترمذی نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَعِدْنَا کَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ہم جب چڑھتے یعنی بلند جگہ پر اللہ اکبر کہتے اور جب اُترتے سبحان اللہ کہتے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کربہ امر یقول یا حی یا قیوم برحمتک استغیث رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمحفوظ
اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غمگین کرتا انکو کوئی امر کہتے اے زندہ اے قائم رکھنے والے یعنی مخلوق کے ساتھ
رحمت تیری کے فریادرسی چاہتا ہوں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں محفوظ ف اور روایت کی یہ حاکم اور ابن سنی نے ابن مسعود سے
اور روایت کی حاکم اور نسائی نے حضرت علی سے مرفوع اسکے لفظ یہ ہیں وکثر دعوہ یا حی یا قیوم یعنی بار بار کہتے یا حی یا قیوم
حالت سجدے میں ع وعن ابی سعید الخدری قال قلنا یوم الخندق یا رسول اللہ ھل من شیء نقولہ فقد بلغت القلوب
الحناجر قال نعم اللھم استر عوراتنا وامن روعاتنا قال فضرب اللہ وجوہ اعدائہ بالریح وھزمہم اللہ بالریح رواہ احمد
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا عرض کیا ہم نے دن خندق کے یا رسول اللہ کیا ہے کوئی چیز یعنی ذکر و دعا کہ پڑھیں ہم اسکو یعنی تا فتح ہو پس تحقیق پہنچ
ہیں دل چنبر گردنکو یعنی نہایت دشواری اور محنت لاحق ہوئی ہے فرمایا ہاں وہ یہ ہے یا الٰہی ڈھانک عیب ہمارے اور امن میں رکھ ہمکو ڈر ہمارے سے
کہا ابو سعید نے پس مارے اللہ نے منہ دشمنوں اُنکے کے ساتھ باد کے اور شکست دی اللہ نے ساتھ باد کے نقل کی یہ احمد نے ف دن خندق کے کہ اُسکو
غزوۂ احزاب بھی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہوائے تند مسلط کی کافروں پر کہ اُنکی اولٹ دیں اور خیمے اکھاڑ ڈالے اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا کر
تباہ و برباد کیا ع وعن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل السوق قال بسم اللہ اللھم انی اسألک خیر
ھذہ السوق وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا اللھم انی اعوذ بک ان اصیب فیھا صفقۃ خاسرۃ رواہ
البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے بازار میں کہتے آیا میں ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا
ہوں تجھ سے بھلائی اس بازار کی یعنی رزق حلال میسر ہو اور نفع اور برکت ہو اسمیں اور بھلائی اُسچیز کی کہ اسمیں ہے یعنی لوگ اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ
تیرے برائی اُسکی سے اور برائی اُسچیز کیسے کہ اسمیں ہے یعنی عقدین فاسدہ اور نقصان اور لوگ مفسد یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے
اس سے کہ پڑوں میں اسمیں معاملہ نقصان کے کو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں **باب الاستعاذۃ** باب ہے بیچ بیان پناہ مانگنے کے ف
یعنی ہیں ایسی عائمیں ہیں کہ اُنمیں واقع ہوا ہے پناہ مانگنا اکثر چیزوں سے اور اختلاف کیا ہے علمانے کہ کلام اللہ پڑھنے کے پہلے افضل عوذ باللہ پڑھنا ہے
یا استعیذ باللہ اکثر کہتے ہیں کہ استعیذ باللہ افضل ہے سبب کہ ظاہر قرآن اسپر دلالت کرتا ہے کہ فرمایا ہے فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور اخبار
آثار میں اعوذ باللہ بھی وارد ہوا ہے ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تعوذوا باللہ من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے مشقت بلا سے اور پہنچنے بدبختی کیسے اور بری تقدیر سے اور خوش ہونے دشمنوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف بلا استحالت کو کہتے ہیں کہ امتحان کیا جاوے اور فتنہ میں ڈالا جاوے آدمی اُسمیں اور دشوار ہوا سپر اور جہد کے معنی ہیں مشقت نہایت
پس مراد اس سے مصیبتیں ہیں کہ پہنچیں آدمی کو دین یا دنیا میں اور عاجز ہوا سکے دفع کرنے سے اور صبر نہ کر سکے اُنکے واقع ہونے پر اور بری تقدیر سے
مراد وہ چیز ہے کہ بری ہو آدمی کے حق میں اور خوش ہونے دشمنوں کے سے یعنی کوئی مصیبت ایسی دین یا دنیا میں ہمکو نہ پہنچے کہ دشمن خوش ہوں پس یہ دعا
جامع ہے سب مطالب کو ع ح وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الجبن والھرم
والبخل والکسل وعذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں
پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اندیشے سے اور عمر سے اور عاجز ہونے سے اور سستی اور نامردی اور بخیلی سے اور بوجھ دین کیسے اور غلبہ لوگوں کے سے یعنی ظالموں کی

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والمأثم اللھم انی اعوذ بک من عذاب النار وفتنة النار وفتنة القبر وعذاب القبر ومن شر فتنة الغنی وشر فتنة الفقر ومن شر فتنة المسیح الدجال اللھم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی کما ینقی الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب متفق علیہ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے سستی سے یعنی طاعت مین اور بڑھاپے سے یعنی بسبب بڑھاپے کے بیجا اس مونے اور عضانا کارہ ہونے اور چوپی سے یا قرض سے اور گناہ سے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب آگ کیسے اور فتنہ آگ کیسے اور فتنہ قبر کیسے اور عذاب قبر کیسے اور برائی فتنہ دولت کیسے اور برائی فتنہ فقر کیسے اور برائی فتنہ کانے دجال کے سے یا الٰہی دھوگناہ میرے ساتھ پانی برف اور اولے کے یعنی پاک کر مجکو گناہونسے ساتھ طرح طرح کی مغفرتونکے جیسیکہ پاک کرتی مین یہ چیزین میل سے اور پاک کر دل میرے کو یعنی بُرے اخلاق سے جیسا پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میرے کے جیسے کہ دوری رکھی تونے درمیان مشرق اور مغرب کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عذاب آگ کیسے یعنی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ ہون دوزخیونسے کہ وہ کفار ہین اسلیے کہ عذاب کافرونہی دیے جاوینگے اور موحد ادب دیے جاوینگے اور پاک کیے جاوینگے ساتھ آگ کے نہ عذاب آگ کیسے مراد ہین وہ چیزین کہ باعث عذاب آگ کے قبر کی ہین یعنی گناہ اور فتنہ قبر کی مراد ہے تحیر ہونا بیچ جواب منکر ونکیر کے اور عذاب قبر سے مراد ہے گرز دنسے اور اور عذاب ہونا اسکو کہ جواب نہ دے سکیگا اور مراد قبر سے برزخ ہے خواہ قبر ہو یا اور کچھ اور فتنہ دولت کا ہے تکبر سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سے اور خرچ کرنا اسکو گناہ مین اور فخر کرنا ساتھ مال وجاہ کے اور فتنہ فقر کا ہے حسد کرنا راضی ہونا اور طمع کرنا انکے مالونمین اور نہ راضی ہونا اسچیز پر کہ قسمت مین کی ہے اللہ تعالیٰ نے اور چیزین مانند انکے اور بعد اسکے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزونسے امن مین کیا تھا لیکن پناہ مانگی واسطے تعلیم امت کے **ع** **وعن** زید بن ارقم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والبخل والھرم وعذاب القبر اللھم آت نفسی تقواھا وزکھا انت خیر من زکاھا انت ولیھا ومولاھا اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا یستجاب لھا رواہ مسلم اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عاجز ہونیسے یعنی نہ قدرت رکھنے سے طاعت پر اور سستی سے یعنی اچھے کامونمین اور نامردیسے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے یعنی ناکارہ ہونے اعضا اور بیحواسی سے بسبب بڑھاپے کے اور عذاب قبر کیسے یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور مارنا گرزونسے اور ڈنک مارنا بچھو ونکا اور ڈسنا سانپونکا اور مانند انکے کے یا الٰہی دے نفس میرے کو پرہیزگاری اسکی اور پاک کر اسکو تو بہترین ان شخصونکا کہ پاک کرتے ہین اسکو تو کارساز ہی اسکا اور مالک اسکا ہی الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس علم سے کہ نفع دے اور اس دل سے کہ نہ ڈرے یا اسکین پاوے ساتھ ذکر اللہ کے اور اس نفس سے کہ نہ سیر ہو یعنی حریص ہو اور جو کچھ اللہ دیا اسپر قناعت نکرے اور اس دعا سے کہ نہ قبولیت کیجاوے واسطے اسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس علم سے کہ نفع دے یعنی اس علم سے کہ عمل کرون اسپر اور نہ سکھاون اسکو لوگونکو اور نہ درست کرے اخلاق افعال کو یا اس علم سے کہ نہ حاصل ہو طرف اسکے دین مین یا اس علم سے کہ نہو اسکے سیکھنے مین اذن شرعی اور کہا ابو طالب مکی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا وہ حکم ایک قسم علم کیسے جیسیکہ پناہ مانگے شرک اور نفاق اور بُرے اخلاق سے اور جس علم کے ساتھ تقوی نہو تو وہ ایک باب ہے ابواب دنیا سے اور ایک قسم ہے قسمون ہوا کیسے **ع** **وعن** عبد اللہ بن عکیم قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاءة نقمتک

وَصِحَّتِكَ وَآخِرَهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعاؤں میں سے دعا یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے جانے تیری نعمت تیری کیسے اور بدلنے عافیت تیری کیسے یعنی مثلاً بدلے صحت کے بیماری ہو اور بدلے غنا کے محتاجگی وغیر ذالک دنا گہانی عذاب تیرے اور سب غصوں تیرے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد نعمت سے ایمان اور اسلام اور نیکیاں اور عرفان ہے ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اُس کام کیسے کہ کیا میں اور برائی اُس کام کیسے کہ نہیں کیا میں نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو بُرے کام کر چکا ہوں اُنکی برائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں یعنی اُنپر عذاب ہو اور بخشے جاویں اور جو کام نہیں کیے ہیں اُنکی برائی سے بھی پناہ مانگتا ہوں یعنے آیندہ کو کوئی کام ایسا نہ کروں کہ باعث نارضامندی تیری کا ہو یا بسبب ترک کرنے بُرے کاموں کے مُعجب نہ کروں بلکہ محض تیرے فضل سے جانوں ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِيْ أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے فرماتے یا الٰہی اسلام تیرے فرمانبرداری کی میں اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تجھی پر توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کی میں نے یعنی گناہ سے طرف طاعت تیری کے رجوع کی میں نے اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں میں یعنی کافروں سے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ عزت تیری کے نہیں کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجکو تو زندہ ہے کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے چار چیزوں سے اُس علم سے کہ نہ نفع دے اور اُس دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور اُس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اُس دعا سے کہ نہ قبول کیجاوے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبداللہ بن عمرو سے اور نسائی نے ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے وَعَنْ خُزَيْمَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے خزیمہؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے پانچ چیزوں سے نامردی اور بخیلی سے اور بُرائی عمر کیسے یعنی اتنی عمر ہو کہ قویٰ اور حواس میں فرق آجاوے اور قوت طاعت کی نہ رہے اور فتنہ سینہ کیسے یعنی سینے میں بُرے اخلاق اور بُرے عقائد جگہ پکڑیں یا حق بات نہ قبول کرے اور تحمل بلاؤں کا نہ ہو اُنسے پناہ مانگتے اور پناہ مانگتے عذاب قبر کے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں نقل کی ابوداؤد اور نسائی نے ف مراد محتاجگی سے محتاجگی دلکی ہو یعنی دل حریص ہو جمع کرنے مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہو کہ آدمی صبر نہ ہو پس حقیقت میں پناہ مانگی فتنہ محتاجگی کیسے اور کمی سے مراد ہو کمی نیکیوں کی نہ کمی مال کی اسلیے کہ حضرتؐ نے اختیار کی تھی کمی مال کی اور مکروہ جانتے تھے کثرت مالکو یا کمی سے

مراد وہ کمی مال کی ہو کہ قوت لایموت کو کفایت نکرے اور حرج ہو عبادت کے کرنے مین اور بعضون نے کہا کہ کمی صبر کی مراد ہو اور مراد ذلت سے ذلت بسبب گناہ ہونے کے ہو کہ اللہ کے نزدیک گنہ گار ذلیل ہو نا ہو یا مراد ہو ذلیل ہونا غنیا کی نظر مین بسبب مسکینی کے ف ع **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتے یا آلہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے خلاف سے اور نفاق سے اور بُرے خلقون سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف خلاف سے یعنی مخالفت حق سے اور بعضون نے کہا خلاف وعداوت سے آپسمین اور نفاق سے سب قسام نفاق کے مراد ہین خواہ نفاق عقیدہ مین ہو یا عمل مین یعنے دلمین کفر رکھنا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سے خلاف اُسکے کہ دلمین ہے اور بہت جھوٹ بولنا اور خیانت امانت مین کرنی اور بدکہا کرنا وقت لڑنیکے اور خلاف وعدہ کیا کرنا وغیر ذلک ع **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من الجوع فانہ بئس الضجیع واعوذ بک من الخیانۃ فانہا بئست البطانۃ رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا آلہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بھوک سے پس تحقیق وہ بُری ہے ہمخواب اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے خیانت سے پس تحقیق وہ بُری خصلت اندر کی ہو نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بھوک سے اسلیے پناہ مانگی کہ اُس سے ضرر ہوتا ہو آدمی کے بدن اور قوی اور حواس مین اور فتور آتا ہو حضور مین اور عبادت کے کرنے مین پس بھوک بُری وہ ہو کہ موجب ضرر کی اور اکثر ہو اور جو کہ ریاضت کے لیے بطور اعتدال کے اور موافق حال کے ہو بُری نہین بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت وسلامتی بدنکی ہو بیماریونسے اور خیانت سے مراد ہو نافرمانی کرنی اللہ رسول کی اور خیانت کرنی لوگونکے مالون اور بھیدونمین چنانچہ دلالت کرتی ہو سپر یہ آیت یا ایہا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا امانٰتکم ع **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من البرص والجذام ومن سیئ الاسقام رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا آلہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بُری بیماریونسے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف بُری بیماریونسے اسکو تعمیم بعد تخصیص کے کہتے ہین یعنی پہلے خاص خاص بیماریونسے پناہ مانگی پھر عام مانند استسقا اور دق وغیرہما کے انسے پناہ اسلیے مانگی کہ اکثر لوگ گھن کھاتے ہین اور ہیات متغیر ہو جاتی ہو اور آدمی آدمیت سے نکل جاتا ہو اور ہمیشہ رہتی ہین بخلاف اور بیماریونکے مانند بخار دردسر وغیرہما کے کہ اُنمین یہ حال نہین ہوتا اور رنج کم ہوتا ہو اور ثواب بہت آور کہا ابن ملک نے حاصل یہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ احتراز کرتے ہین لوگ صاحب اُس مرض سے اور نہ منتفع ہوتے ہون اُس سے اور نہ وہ منتفع ہوتا ہو اُنسے اور عاجز ہو بسبب اُس مرض کے اللہ کے حقونسے اور بندونکے حقونسے تو مستحب ہے پناہ مانگنی اُس سے انتہی اور کوڑھ اور جذام بالطبع متعدی نہین ہین یعنے کسی کو نہین لگ جاتے مگر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بسبب بدن لگانیکے کوڑھی یا جذامی کے چپٹ لگ کر یہ بیماریان پیدا ہو جاتی ہین معاذ اللہ ع **وعن** قطبۃ بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من منکرات الاخلاق والاعمال والاہواء رواہ الترمذی اور روایت ہے قطبۃ بن مالک سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا آلہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے بُرے خلقونسے اور بُرے عملونسے اور بُری خواہشونسے نقل کی یہ ترمذی نے ف منکر اُسکو کہتے ہین کہ نہ معلوم ہو بھلائی اُسکی شرع سے یا معلوم ہو برائی اُسکی شرع سے اور مراد اخلاق سے اعمال باطن کے ہین حاصل یہ کہ بُرے اعمال دل کیسے مانند حسد وکینہ وغیرہما کے پناہ مانگتا ہون اور بُرے اعمال سے مراد بُرے افعال ظاہر کے ہین اور بُری خواہشونسے مراد بُرے عقیدے ہین ع **وعن** شتیر بن شکل بن حمید عن ابیہ قال قلت یا نبی اللہ علمنی تعویذا اتعوذ بہ قال قل اللھم انی اعوذ بک من شر سمعی وشر بصری وشر لسانی وشر قلبی وشر منیی رواہ ابوداود

والترمذی والنسائی اور روایت ہے شتیر بن شکل بن حمید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شکل سے کہا کہ کہا مجھ سے اے نبی اللہ کے سکھاؤ مجھکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ پناہ پکڑوں ساتھ اُسکے فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی شنوائی اپنی کیسے یعنی نہ سُنون اُس سے کلام بد اور برائی بینائی اپنی کیسے یعنی بری چیز اُس سے نہ دیکھون اور برائی زبان اپنی کی سے یعنی کلام برے اور بیفائدہ اُس سے نکرون اور برائی دل اپنے کیسے یعنی بُرے عقیدے اور حسد وکینہ وغیرہ دلمین نہ آوین اور بُرے کام پر ارادہ مصمم نکرون اور برائی منی اپنی کی سے یعنی زنا مین صرف نہو اور نظر شہوت سے کسی کو نہ دیکھون نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **وعن** اِنَّ لَکَ لَمِرَاتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی وَالْغَمِّ اور روایت ہے ابوالیسر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے دعا مانگتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے مکانکے گرنیسے یعنی مجھپر مکان یا دیوار نہ گر پڑے کہ ہلاک ہوجاؤن اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گر پڑنیسے بلند جگہ سے اور ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اِس کہ حیران کرے مجکو شیطان نزدیک مرنیکے یعنی وسوسے ڈالکر دین کو تباہ کرے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اِس کہ مرونمین تیری راہ مین پشت دیکر یعنی جہاد مین کفار سے بھاگ کر اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اِس کہ مرونمین لدیغ یعنی سانپ بچھو اور مانند اُنکے کے زہریلے جانورونکے کاٹنے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے ایک اور روایت مین لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے غم سے **ف** اگر کوئی کہے کہ بعضی چیزین انمین ایسی ہین کہ اُنسے آدمی درجہ شہادت کا پاتا ہی پھر حضرت نے پناہ اُنسے کیون مانگی جواب یہ کہ ایسے اوقات مین رنج بہت ہوتا ہی آدمی صبر نہین کرسکتا مبادا شیطان بہکا کر دین کو تباہ کردے اسلیے اُنسے پناہ مانگی اور بہت بڑھاپے سے یعنی بُرائی بڑھاپے کیسے کہ حواس قوی مین فرق آجاوے اور کلام بیہودہ کرنے لگون اور عبادت مین فتور آوے اِس سے بھی پناہ ہی اور آیا ہی کہ جو کوئی یاد کرتا ہی قرآن محفوظ رہتا ہی اُس سے ۱۲ **وعن** مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ طَمَعٍ یَھْدِیْ اِلَی الطَّبْعِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہے معاذ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے طمع سے کہ پونچاوے طرف طبع کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** طمع کے معنی ہین امید رکھنی مال کی لوگونسے اور طبع اصل مین کہتے ہین تلوار کے رنگ لگنے کو اور یہان مراد ہی عیب معنی یہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے طمع سے کہ پونچاوے مجکو طرف اُسحالت کے کہ عیب دار کرے مجکو کہ وہ توضع کرنی ہی اہل دنیا کی اور ذلیل ہونا ہی سفلونکے آگے اور ظاہر کرنا سمعہ و ریا کا اور سوا اُنکے اور چیزین کہ حالت طمع مین ہوتی ہین اور اسی لیے کہا گیا ہی کہ طمع باعث فساد دین کی ہی اور فرع باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی نے کہا کہ طمع اسکو کہتے ہین کہ امید رکھے اُس مال کی کہ شک ہو اُسکے حاصل ہونے مین اور اگر یقین ہو جیسے کسی پر حق اُسکا ہو یا وعدہ صادق یا محبت راسخ کسی سے ہو اُس سے تو قع رکھنے کو طمع نہین کہتے ۱۲ **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اسْتَعِیْذِیْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا فَاِنَّ ھٰذَا ھُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کے پس فرمایا اے عائشہ پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے بُرائی اسکی سے پس تحقیق یہ ہی غاسق یعنی اندھیرا کرنیوالا جب نور ہوجاوے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** قرآن شریف مین جو آیا ہی غاسق اذا وقب اُسکو حضرت نے بیان فرمایا کہ مراد اُس سے چاند ہی جبکہ گہہ جاوے پس اُس سے پناہ مانگنے کا سبب یہ ہی کہ گہنا اُسکا نشانیون خدا تعالیٰ کیسی ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر ترنے بلاؤنکے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوتے تھے ترسان اور ہول ناک اور مراد ان بلاؤنکی

اوترنے سے وہ نہیں ہو کہ جو منجم احکام کسوف وخسوف سے ثابت کرتے ہیں اسلیے کہ اہل اسلام کے نزدیک وہ معتبر نہیں بلکہ مراد یہ ہو کہ وقت حیرت کا ہوتا ہو کہ جب چاند باوجود اس نورانیت کے گہن گیا اور نور سُکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ نور ایمان اور عمل کا مجھے جاتا رہے اور مانند اسکے کے اور اکثر مفسرون نے تفسیر مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کی یہ بھی کی ہو کہ بُرائی رات کے سے جبکہ تاریک ہو ؏ **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تُعِدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے باپ میرے کہ یعنی پہلے اسلام لانیکے کہ اے حصین کتنے معبودونکو بندگی کرتا ہی آجکے دن کہا باپ میرے نے سات معبود وکو چھ زمین مین یعنی نیوٹ اور یعوق اور نسر اور لات اور منات اور عزیٰ کہ نام بتونکے ہین اور ایک آسمانمین کہ خالق سب کا ہی فرمایا حضرتؐ نے پس کسکو نمین سے گنتا ہی واسطے امید وڈر اپنے کے یعنی کس سے امید بھلائی کی رکھتا ہی اور ڈرتا ہی کہا حصین نے اسکو کہ آسمانمین ہی فرمایا حضرتؐ نے اے حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھلاتا مین تجکو دو کلمے کہ فائدہ دینگے تجکو یعنی دارین مین کہا عمران نے پس جب مسلمان ہوا حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکھلائیے مجکو وہ دو کلمے کہ وعدہ کیا تھا آپنے مجھے فرمایا حضرتؐ نے کہو یا الٰہی میرے دلمین ڈال ہدایت میری اور پناہ دے مجکو بُرائی نفس میری کیسے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ایک آسمانمین یہ اُسنے بموجب گمان اپنے کے کہا ورنہ اللہ کیلیے ایک مکان مقرر نہین یا معنی یہ ہین کہ وہ جو آسمانمین عبادت کیا جاتا ہی ؏ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ اور روایت ہے عمرو ابن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ ڈرے ایک تمھارا نیند مین پس چاہیے کہ کہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلمون اللہ کے پورے مین غضب اُسکے سے اور عذاب اُسکے سے اور بُرائی بندون اُسکے اور وسوسے شیطانونکے سے اور اِس کہ حاضر ہون شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پونچا ویگے کہنے والے ان کلمات کے کو اور تھے عبداللہ بیٹے عمرو کی سکھلاتے یہ کلمات اُسکو کہ بالغ ہوتا اولاد اُنکی سے اور جو کہ نابالغ ہوتا اُنمین سے لکھتے ان کلمات کو پرچہ کاغذ مین پھر لٹکاتے اُسکو گردن اُسکی مین نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور یہ لفظ ترمذی کے ہین **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ ڈرنا نیند مین شیطان کے تصرف سے ہوتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہی لٹکانا تعویذ کا گلے مین اور بعضے علمانے اسمین اختلاف کیا ہی لیکن مختار یہ ہو کہ لٹکانا مسنون وغیرہ کا حرام ہی اور مکروہ اور اگر آیت قرآنی یا اسمائے الٰہی لکھکر لٹکاوین تو مضائقہ نہین ؏ **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اللہ سے جنت تین بار یعنی یون کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ یا کہے اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ یا زبان ہندی وغیرہ مین اِس مضمون کو کہے کہتی ہی جنت یا الٰہی داخل کر تو اسکو جنت مین اور جو شخص کہ پناہ مانگے آگ سے تین بار یعنی یون کہے اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ یا اور زبانمین کہے اِس مضمون کو کہتی ہی آگ الٰہی محفوظ رکھ اسکو آگ سے نقل کی یہ ترمذی

اور نسائی نے ف تین بار کہے ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین مگر مگر اکر ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ الْقَعْقَاعِ** اَتٰی کَعْبَ الْاَحْبَارِ فَقَالَ لَوْ لَا کَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَنِیْ یَهُوْدُ حِمَارًا فَقِیْلَ لَهٗ مَا هُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ رَوَاهُ مَالِکٌ روایت ہے قعقاع سے یہ کہ کعب احبار نے کہا کہ اگر نہ کہتا مین کتنے کلمے البتہ کر ڈالتے مجکو یہود گدھا پس کہا گیا واسطے اُنکے کیا ہین وہ کلمے کہا کعب نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ ذات اللہ کے کہ بڑا ہی وہ اللہ کہ نہین کوئی چیز بڑی اُس سے اور ساتھ کلمون اللہ کے کہ پورے ہین نہین تجاوز کرتا اُنسے نیک اور نہ بد اور ساتھ نامون اللہ کے کہ نیک ہین جو کچھ کہ جانتا ہون مین اُن نامونسے اور جو کچھ کہ نہین جانتا برائی اُس چیز کیسے کہ پیدا کی اور پراگندہ کی اور برابر کی یعنی متناسب الاعضا کی نقل کی یہ مالک نے ف کعب الاحبار یہود یون مین بڑے دانشمند تھے اور حضرت کے زمانے مین تھے لیکن حضرتؐ کو دیکھا نہین حضرت عمرؓ کے زمانے مین ایمان لائے وہ کہتے ہین کہ بسبب ایمان لانیکے یہود مجھے نہایت بغض رکھتے ہین اگر مین یہ دعا نہ پڑھا کرتا تو سحر کر کر مجھے گدھا کر دیتے اور مراد گدھا کرنیسے یہ ہو کہ مجھے ذلیل و بے وقوف مسلوب العقل مانند گدھے کے کر دیتے اور مراد کلمون اللہ کیسے تو قرآن ہو پس معنی نہ تجاوز کرنیکے اُس سے یہ ہین کہ اُسکے ثواب و عذاب و خبر سے کوئی خارج نہین یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا اور چیز و کا قرآن مین کیا ہو بلاشبہہ ہوتا ہو اور یا مراد کلمون اللہ کیسے صفات الٰہی یا علوم الٰہی ہین اُنسے بھی کوئی چیز باہر نہین سب کو محیط یعنی گھیرے ہوئے ہین ع **وَعَنْ** مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ کَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَکُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا فَقُلْتُ عَنْکَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُهُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَرَوٰی اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِیْثِ دُوْنَ قَوْلِهٖ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ اور روایت ہے مسلم بیٹے ابی بکرہ کے کہا تھا باپ میرا کہتا ہمیشہ نماز کے یعنی فرض نماز کے پیچھے باہر نماز کے پیچھے یا آلہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کفر سے اور فقر سے یعنی فقر قلبی کیسے کہ وہ بے صبری ہے، اور کفران نعمت اور ماند نکی کو اور عذاب قبر سے پس تھا مین کہتا یہ کلمے پس کہا باپ میرے نے ای بیٹے میرے کس سے سیکھے تو نے یہ کلمے کہا مین نے آپ سے کہا کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے اِن کلمونکو پیچھے نماز کے نقل کی یہ نسائی اور ترمذی نے مگر ترمذی نے نہین ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوٰۃ کا اور نقل کیا احمد نے لفظ حدیث کے یعنی بغیر ذکر کرنے باپ اور بیٹے کے اور نزدیک احمد کے لفظ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ ہے یعنی لفظ کُلِّ کا تین زیادہ ہے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْدِلُ الْکُفْرَ بِالدَّیْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَیُعْدَلَانِ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا سنا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے کفر سے اور دَین سے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا برابر کیا آپنے کفر کو ساتھ دَین کے فرمایا کہ ہان اور ایک روایت مین ہے، یا آلہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کفر سے اور فقر سے کہا ایک شخص نے اور برابر کیے جاتے ہین دونون یعنی کفر و فقر فرمایا کہ ہان نقل کی یہ نسائی نے ف کفر اور دَین کو برابر سیلیے فرمایا کہ آدمی بسبب دَین کے جھوٹ بولتا ہے اور خلاف وعدہ کیا کرتا ہے اور یہ صفات کافرون اور منافقون کیسے ہے اور کفر و فقر کو برابر سیلیے کیا کہ بسبب فقر کے آدمی بے صبری کرتا ہے اور ایسے کلام کر بیٹھتا ہے کہ باعث کفر کے ہوتے ہین مرح **بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ** باب ہے بیچ بیان اُن دعاؤنکے کہ جامع ہین ف یعنی آمین ایسی عامین ہین کہ الفاظ تھوڑے ہین اور معانی بہت یا جامع سے مراد یہ ہے کہ آمین ایسی عامین ہین کہ جمع کرنیوالی ہین مقاصد مطالب کو ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰذَا اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ھَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق وہ تھے مانگتے یہ دعا یا الٰہی بخش میرے لیے خطا میری اور نادانی میری یعنے جن چیزوں کا جاننا یا عمل کرنا اُنپر واجب تھا اور مینے نہین جانا اُنکو اور سکو بخشدے اور زیادتی میری بیچ کام میرے کے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اُنکو مجھے یعنی مجھے اُنکا علم نہین جیسا تجھے ہی یا الٰہی بخش میرے لیے قصد سے کرنا میرا اور ہنسی سے کرنا میرا اور نادانستہ کرنا میرا اور جانکر کرنا میرا اور یہ سب ہین میرے پاس یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے مینے اور وہ گناہ کہ ہونگے بعد اسکے یعنی بالفرض والتقدیر اور وہ گناہ کہ چھپ کر کیے ہین مینے اور وہ گناہ کہ آشکارا کیے ہین مینے اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی اُنکو مجھے تو آگے کر نیوالا ہی یعنی جسکو چاہے ساتھ توفیق اپنی کے طرف رحمت اپنی کے اور تو پیچھے ڈالنے والا ہی اپنی رحمت سے جسکو چاہے اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ سب ہین میرے پاس یہ حضرت نے ازراہ تواضع اور کسر نفسی اور ازراہ کے جناب کبریائی مین کما والا حضرت پاک تھے سب گناہونسے اور حقیقت مین یہ تعلیم ہی امت کو کہ یون بخشش مانگا کرین ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی درست کر میرے لیے دین میرا وہ جو بچاؤ ہے کام میرے کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتے ہین اور آخرت کے عذاب سے نجات پاتا ہی اور درست کر میرے لیے دنیا میری کہ اُسمین ہے زندگانی میری اور درست کر میرے لیے آخرت میری وہ کہ اُسمین ہی رجوع کرنا میرا اور گردان زندگی کو سبب زیادتی کا میرے لیے ہر نیکی مین کہ بہت جیون اور نیک کام بہت کرون اور کر موت کو سبب آرام کا میرے لیے ہر برائی سے نقل کی یہ مسلم نے ف درستی دنیا کی ساتھ حاصل ہونے قوت کے ہوتی ہی وجہ حلال سے کہ اُس سے گذران اچھی طرح ہوتی ہی اور قوت ہوتی ہی طاعت کی اور خاطر جمع ہوتی خلل و تشویش عبادت مین نہین ہوتی اور درستی آخرت کی ساتھ توفیق ہونے اُسکے ہوتی ہی کہ بسبب اُنکے نجات ہو عذاب سے اور پونہچے سعادت اُس جہان کو اور اخیر جملے کا حاصل یہ ہی کہ موت میری کلمہ شہادت اور اچھے اعتقاد پر اور توبہ کر کر ہو تاکہ ہو سبب خلاصی کی مشقت دنیا سے اور باعث حاصل ہونے راحت کی عقبیٰ مین ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھ سے ہدایت اور تقویٰ اور باز رکھنا نفس کا حرام و مکروہ سے اور سوال کرتا ہون بے پروائی یعنی دلکی اور ظاہر کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو الٰہی ہدایت کر مجکو یعنی سیدھی راہ دکھا اور سیدھا کر مجکو یعنی فعال گفتار میرے کو راست و درست کر اور یاد دلا تصور کر بیچ طلب کرنے ہدایت کے سیدھا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کرنے راستی کے راستی تیر کی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جب ہدایت طلب کرے تو تو یہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجکو مانند رہنمائی اُس شخص کے کہ چلتا ہی سیدھی راہ پر و جب راستی مانگے تو یہ خیال کر کہ راستی حاصل ہو مجھے مانند راستی تیر کے حاصل یہ کہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب کر ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ

علمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ ثم امرہ ان یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی رواہ مسلم اور روایت ہے ابی مالک اشجعی سے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھا آدمی جب مسلمان ہوتا سکھلاتے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پھر حکم کرتے اُسکو کہ دعا کرے ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی بخش واسطے میرے اور رحم کر مجھپر یعنی ساتھ ڈھانکنے عیبوں میرے کے اور ہدایت کر مجکو اور عافیت رکھ مجکو اور روزی دے مجکو یعنی ملال نقل کی مسلم نے **وعن** انس قال کان اکثر دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا تھا اکثر دعا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دے ہمکو دنیا مین نیکی یعنی نعمتین اور حالت اچھی اور آخرت مین یعنی بعد موت کے نیکی یعنی مراتب اچھے اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آیت اکثر دعا اسلیے تھی کہ جامع ہی سب مقاصد دین و دنیا کو اور کلام اللہ مین کی ہی طالب صادق اگر وقت حضور اور مناجات کے خلوتمین بیٹھ کر ساتھ صفائی باطن کے ہر افراد حسنات دنیا و آخرت کے اور ظاہر و باطن کے تصور کر کر دعا کرے تو دیکھے کیا کچھ ذوق و جمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتے ہین ؛ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واھدنی ویسر الھدای لی وانصرنی علی من بغی علی رب اجعلنی لک شاکرا لک ذاکرا لک راھبا لک مطواعا لک مخبتا الیک اواھا منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت حجتی وسدد لسانی واھد قلبی واسلل سخیمۃ صدری رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے کتنے اے رب میرے مدد کر میری یعنے توفیق دے مجکو اپنے ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنی کی اور نہ مدد کر مجپر یعنے غالب نکر مجپر اُنکو کہ منع کرین مجکو طاعت تیری سے خواہ شیاطین ہون خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دے مجکو اور نہ فتح دے مجپر یعنی غالب کر مجھے کفار پر اور نہ غالب کر اُنکو مجپر اور مکر کر واسطے میرے اور نہ مکر کر میرے ضرر پر اور راہ سیدھی دکھا مجکو اور آسان کر سیدھی راہ پر چلنا واسطے میرے اور مدد کر میری اُنپر کہ زیادتی کی مجپر اور رب بنا کر مجکو واسطے اپنے شکر کرنیوالا یعنے ہر وقت واسطے اپنے ذکر کرنیوالا یعنی ہر حالمین واسطے اپنے ڈرنیوالا واسطے اپنے بہت فرمانبردار واسطے اپنے عاجزی کرنیوالا طرف اپنے بہت آہ کرنیوالا یعنی زاری کرنیوالا رجوع کرنیوالا ای پروردگار میرے قبول کر توبہ میری اور دھو ڈال گناہ میرے اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکھ دلیل میری یعنی اپنے دشمنون پر دنیا اور عقبیٰ مین اور سچی اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولے مگر سچ اور حق اور سیدھی راہ دکھا دل میرکو اور نکال سیاہی سینے میرے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مکر کریعنی دشمنون پر واسطے مدد کرنے میرے کمر کے معنی ہین فریب دے مراد ہی مکر خدا سے پونہچا بلا کا ہی دشمنان دین پر اُسجگہ سے کہ گمان نہ کہین اور سیاہی سینہ سے مراد ہی کینہ اور حسد اور بغض اور سوا اُنکے اور اخلاق بد **وعن** ابی بکرۃ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر ثم بکی فقال سلوا اللہ العفو والعافیۃ فان احدا لم یعط بعد الیقین خیرا من العافیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا کھڑے ہوئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر روئے اور فرمایا مانگو اللہ سے بخشش اور عافیت اسلیے کہ کوئی نہین دیا گیا ہی بعد یقین یعنے ایمانکے کوئی نعمت بہتر عافیت سے یعنی بعد دولت ایمانکے کوئی نعمت بہتر عافیت سے نہین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار سند کے **ف** حضرت جانتے تھے کہ امت گرفتار ہوگی فتنون اور غلبہ شہوت اور حرص مین اسلیے روئے اور حکم کیا کہ طلب کرین بخشش اور عافیت تاکہ بچاوے اُنکو اللہ ان بلیات سے اور عافیت کے معنی ہین سلامتی ہونی دین مین فتنہ سے اور بدنمین بُری بیماریون اور سخت سے

ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہت بہتر ہے فرمایا مانگ ب اپنے سے عافیت یعنی سلامتی دین میں اور بدنمین اور معافات یعنی عافیت سے رکھے تجکو اللہ لوگونسے اور عافیت سے رکھے اُنکو تجھے دنیا اور آخرت مین پھر آیا وہ شخص حضرتؐ پاس دوسرے دن پھر کہا یا رسول اللہ کونسی دعا بہتر ہی پس فرمایا اُسکو مانند اُسکی یعنی جو کہ پہلے دن فرمایا تھا پھر آیا وہ تیسرے دن پس فرمایا واسطے اُسکے مانند اُسی کے یعنی فرمایا جسوقت دیا جاوے تو عافیت اور معافات دنیا اور آخرت مین پس تحقیق چھٹکارا پایا تونے اور مقصد کو پونہچا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن یزید خطمی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے دعا اپنی مین یا الٰہی نصیب کر مجکو دوستی اپنی اور دوستی اُس شخص کی کہ نفع دے مجکو دوستی اُسکی نزدیک تیرے یا الٰہی جو کچھ کہ دیا تونے مجکو اُسچیز سے کہ دوست رکھتا ہونمین پس گردان اُسکو سبب قوت میری کا اُسچیز مین کہ دوست رکھتا ہی تو یعنی جو نعمتین کہ دی ہین تونے قسم مال اور عافیت اور اور نعمتون دنیویہ سے اُسکو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کر خرچ کرون اُنکو تیری راہ مین اور خوشنودی تیری مین یا الٰہی جو کچھ کہ سمیٹ رکھا ہی تونے مجھے اُسچیز سے کہ دوست رکھتا ہون پس گردان اُسکو سبب فراغت میری کا اُسچیز مین کہ دوست رکھتا ہی تو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی مال وغیرہ جو نہین دیا ہی اُسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر بغیر اُنکے تیری عبادت ہی مین مشغول ہون اور حاصل دونون جملونکا یہ ہی کہ اگر نعمت دنیا کی دے تو توفیق شکر اُسکے کی دے تا اغنیا شاکرے سے ہونمین اور اگر نہ دے تو مجکو تو اُسسے فارغ رکھ یعنی دل میرکو کہ اُسمین دانم لگاہے اور عبادتمین مشغول ہون اور جزع فزع نہ کرون تا فقرا صابرے سے ہونمین ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَّجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا کم تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھتے کسی مجلس سے یہانتک کہ دعا کرتے ساتھ اُن دعاؤنکے واسطے یارون اپنے کی یعنی اسلیے کہ وہ داخل ہین اسمین یا واسطے تعلیم اُنکے کے یا الٰہی نصیب کر ہمارے لیے خوف اپنا اُسقدر کہ حائل ہووے تو بسبب اُسکے درمیان ہمارے اور درمیان گناہون اپنے کے یعنی اُس ڈر کے سبب سے تیرے گناہ ہونسے بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی اُسقدر کہ پونہچاوے تو ہمکو بسبب اُسکے بہشت اپنی مین یعنے عالی درجون بہشت کے مین اور نصیب کر یقین سے اُسقدر کہ آسان کرے تو بسبب اُسکے ہمپر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتھ شنوائیون ہماری کے اور بینائیون ہماری کے اور قوت ہماری کے جب تک کہ زندہ رکھے تو ہمکو اور کر بہرہ مندی کو وارث ہمارا یعنی باقی رکھ اُسکو

اخیر عمر تک یعنی تمام عمر اعضا اور حواس ہمارے کو سلامت رکھ اور گردان کینہ کشی ہمارے کو اُسپر کہ ظلم کیا ہمپر یعنے قادر کر ہمکو کہ ظالمونسے بدلہ لین یا ہمارے طرفسے تو بدلے اور فتح دے ہمکو اُسپر کہ دشمنی رکھے ہمسے یعنی دشمن دینی ہو یا دنیوی اور نہ گردان مصیبت ہماری دین ہمارے مین یعنے ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کی اور نہ مسلط کر ہمپر اُسکو کہ نہ رحم کرے ہمپر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نصیب کر یقین آخر یعنے یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائی ہوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پر ایسا دے کہ سختیان دنیا کی آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز نہین فکر کرینگا اور بھروسا کریگا اُسپر یا جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتین آخرت کی اشد ہین اور یہانکی مصیبتین ناپائدار اُسکو یہانکی مصیبتین آسان ہو جائینگی پس ایسا یقین عطا فرمایا اور نہ کر دنیا کو آخر یعنی دنیا کی بہت فکر اور تدبیر مین نہ لگے رہین بلکہ فکر و اندیشہ امور آخرت ہی کا بہت رکھین اور تھوڑی فکر معاش کی رکھنی جائز ہی بلکہ مستحب ع ع س **وعن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد للہ علی کل حال واعوذ باللہ من حال اھل النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب باسنادا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی نفع دے مجکو ساتھ اُسپر کہ کہ سکھلائی تو نے مجکو یعنی عمل نصیب ہو علم پر اور سکھلا مجکو وہ چیز کہ نفع دے مجکو یعنے ایسا علم دے کہ نفع دے مجکو وہ اور عمل کرنا اُسپر دین مین اور آخرت مین اور زیادہ کر مجکو علم یعنے علم دین کا سبب تقرب ہے واسطے اللہ کے بہر حال و پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے حال دوزخیونکے سے یعنی دنیا مین کفر و فسق سے بچون اور عقبیٰ مین عذاب سے نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے باعتبار سند کے **وعن** عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ الوحی سمع عند وجھہ دوی کدوی النحل فانزل علیہ یوما فمکثنا ساعۃ فسری عنہ فاستقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللھم زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تھنا واعطنا ولا تحرمنا وآثرنا ولا تؤثر علینا وارض عنا وارض عنا ثم قال انزل علی عشر آیات من اقامھن دخل الجنۃ ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتی ختم عشر آیات رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ اُترتی اُنپر وحی سُنی جاتی نزدیک مُنھ حضرتؐ کے آواز مانند آواز شہد کی مکھی کے پس اُتاری گئی اُنپر وحی ایکدن پس ٹھیرے ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہے کہ سختی جو بسبب اُترنے وحی کے وارد ہوئی ہے رفع ہو پس دور کی گئی وہ حالت حضرتؐ سے پھر سامنے ہوئے قبلے کے اور اُٹھائے دونون ہاتھ اپنے اور کہا یا الٰہی زیادہ کر ہمکو یعنے نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمان بہت ہون اور نہ کم کر ہمکو یعنے نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانونکو کم نہ کر اور بزرگ رکھ ہمکو یعنے ساتھ حاجت روائی کے دنیا مین اور بلند کرنے منازل کے عقبیٰ مین اور نہ ذلیل کر ہمکو یعنے بسبب ہونے چیزون مذکورہ کے اور دے ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتھ رحمت و عنایت اپنی کے اور نہ برگزیدہ کر ہمپر یعنے غیر ہمارے کو ساتھ لطف و حمایت اپنی کے یا نہ غالب کر دین کے دشمنونکو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنی اپنی قضا پر ساتھ دینے صبر اور توفیق شکر کے اور راضی ہو ہمسے یعنی ساتھ طاعت تھوڑی کے پھر فرمایا کہ اُتاری گئین ہین مجھپر یعنی ابھی دس آیتین جو شخص کہ بر پا رکھے اُنکو یعنی عمل کرتا ہے اُنپر داخل ہوگا بہشت مین نیکیونکے ساتھ پھر پڑھین حضرتؐ نے آیتین تحقیق فلاح پائی مومنون نے یہانتک کہ ختم کین دس آیتین نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی نے **ف** آواز مانند آواز مکھی شہد کے یہ آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تھی کہ پہنچاتے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی وہ صحابہؓ کے سمجھ مین نہین آتی تھی جیسے کوئی آواز مکھی کی سُنتا ہے اور کچھ سمجھتا نہین اُس سے اور دس آیتین یہ مین قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون والذین

هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ
هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

یعنی مطلب یاب ہوے وہ مومن کہ اپنی نماز مین عاجزی کرتے ہین یعنی دلسے اور بدنسے اور وہ مومن کہ بیفائدہ چیز ونسے یعنی خواہ مخواہ کی ہون خواہ کرنیکی اعراض کرتے ہین اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتے ہین اور وہ مومن کہ اپنے ستر کو محفوظ رکھتے ہین یعنی حرام کاری سے مگر اپنی بیویون سے یا لونڈیونسے صحبت کرتے ہین پس وہ نہین ملامت کیے گئے ہین پھر جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنی اغلام کرے یا ہاتھ وغیرہ سے منی گرانے یا متعہ کرے پس وہ ہین تجاوز کرنیوالے یعنی حد حلال سے اور پرٹنیوالے ہین حرام مین اور وہ مومن کہ اپنی امانتو نکی اور عہدونکی محافظت کرتے ہین اور وہ مومن کہ اپنی نماز پر محافظت کرتے ہین یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتے ہین یہ لوگ وہی ہین وارث جو وارث ہونگے فردوس کے وہ جنتونمین اعلی جنت ہے وہ اُسمین ہمیشہ رہنے والے ہین ۱۲ ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عثمان بن حنیف قَالَ إِنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ
يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوءَ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى
رَبِّي لِيَقْضِيَ لِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ روایت ہے عثمان بن حنیف سے
کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجھ یا اندھا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا دعا مانگو اللہ سے یہ کہ عافیت دے مجکو یعنی آنکھ کے خلل سے پس فرمایا اگر چاہے تو دعا
دعا کرونمین یعنی تیرے لیے اور اگر چاہے تو صبر و رضا صبر کر پس صبر کرنا بہتر ہے تیرے لیے کہا اُس شخص نے دعا کیجیے اللہ کی جناب مین کہا عثمان نے
پس حکم کیا حضرتؐ نے اُسکو یہ کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنے ساتھ سنتون اور آدابکے اور اور روایت مین آیا ہے کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑھے
اور دعا مانگے ساتھ اس دعا کے یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسے یعنی متصوّل اپنا اور متوجہ ہوتا ہون طرف تیرے بوسیلہ نبی تیرے کہ محمد مین نبی
رحمت کے تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتھ وسیلہ تمہارے کے اے نبی طرف پروردگار اپنے کے تا کہ حکم کرے واسطے میرے بیچ حق حاجت میری کے یہ ہے الٰہی
شفاعت قبول کر نبی کی بیچ حق میرے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** صبر کرنا بہتر ہے اسلیے کہ ثواب اُسکا بہشت ہے حدیث تمام
مین آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے جب مبتلا کرتا ہون بندے اپنے کو ساتھ دونون آنکھون اُسکی کے اور بندہ صبر کرتا ہے عوض اُسکے بہشت دیتا ہون ۱۲ ح
وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ
يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمَالِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تھی دعاؤن داؤد علیہ السلام کیسے یہ کہ کہتے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے
دوستی تیری اور دوستی اُس شخص کی کہ دوست رکھے تجکو اور وہ عمل کہ پونچاوے مجکو دوستی تیری کو یا الٰہی کر دان دوستی اپنی کو بہت پیاری طرف
میرے محبت جان میری کیسے اور مال میرے کیسے اور اہل میرے کیسے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے اور تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ذکر کرتے
حضرت داؤد کا ذکر حالیکہ حدیث کرتے اُسنے کہتے تھے داؤد بڑے عابد آدمیونمین یعنی اپنے زمانے کے آدمیونمین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
حسن غریب ہے **وَعَنْ** عطاء بن السائب عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ
وَأَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَمَا عَلَى ذَلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ

رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِي غَيْرَ أَنَّهُ كَنَّى عَنْ نَّفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ وَأَخْبَرَهُ بِالْقَوْمِ اللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ
عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّي اللّٰهُمَّ وَأَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
وَأَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَأَسْئَلُكَ نَعِيمًا لَّا يَنْفَدُ وَأَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ
لَّا تَنْقَطِعُ وَأَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ
إِلٰى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِينَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہے عطاء بن سائب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا نماز پڑھائی ہمکو عمار بن یاسر نے ایک نماز پس کو تاہی کی تمین یعنی قرأت دراز اور تسبیحات
وغیرہ بہت نہ پڑھین پس کہا اُنکو بعضے لوگون نے کہ تحقیق ہلکی پڑھی تمنے نماز اور مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نے ای فلانے تمین مجکو مضرۃ
تخفیف البتہ تحقیق مانگین مینے اِس نماز مین یعنی اُسکے قعدے مین یا سجدہ مین کئی دعائین کہ سُنا مینے اُنکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس جبکہ
کھڑے ہوئے عمار ساتھ ہوا اُنکے ایک شخص قوم مین سے وہ تھا باپ میرا یعنی عطاء راوی نے کہا کہ وہ شخص باپ میرا تھا یعنی سائب غیر اُسکے کہ اُسنے کنایت
کی نفس اپنے سے یعنی شخص کہا اپنے کو اور یون نہ کہا کہ مین ساتھ گیا عمار کے پس پوچھا اُس شخص نے عمار سے حال دعا کا یعنی پس بتا دی اُسنے دعا جو آیا وہ
شخص اور خبر دی ساتھ دعا کے قوم کو کہ وہ یہ ہے یا اُسی حق جاننے اپنے کے غیب کو اور حق قدرت اپنی کے خلق پر زندہ رکھ مجکو جبتک کہ جانے تو زندگانی بہتر
میرے لیے یعنی جبتک بھلائی بُرائی پر غالب ہو زندگانی بہتر ہے اور مار مجکو جبکہ جانے تو مرنے کو بہتر میرے لیے یعنی جب بُرائی بھلائی پر غالب ہو اور ظاہر
ہون نے ظاہر و باطن کے مرنا بہتر ہے یا اُسی اور مانگتا ہون تجسے ڈر تیرا باطن و ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمۂ حق کا خوشی مین اور خفگی مین اور مانگتا
ہون مین تجسے میانہ روی حالت فقر اور دولت مین یعنی نہ بہت فقیر ہون اور بیچ اُسکے اور نہ نہایت تونگر ہون کہ اسراف کرون اور مانگتا
ہون مین تجسے نعمت کہ نہ تمام ہو یعنی نعمتین جنت کی اور مانگتا ہون مین تجسے ٹھنڈک آنکھ کی کہ نہ تمام ہو اور مانگتا ہون مین تجسے رضا پیچھے قضا کے
اور مانگتا ہون مین تجسے ٹھنڈک زندگانی کی بعد مرنیکے یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت مین اور مانگتا ہون مین تجسے لذت دیکھنے کی طرف
مُنھ تیرے کیے یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنے تیرے بیچ غیر حالت سختی کے کہ ضرر پہنچاوے اور نہ بیچ فتنے کے کہ گمراہ کرے یا اُسی زینت دے ہمکو
ساتھ زینت ایمان کے اور ثابت رہین یا ہمپر اور نیکیان بہت سی کرین اور کر ہمکو راہ راست دکھانیوالے راہ راست چلنے والے نقل کی تحسائی
نے ف مانگتا ہون کہنا حق کا یعنی حق مین کہون خواہ خلق مجسے راضی ہو یا ناراض اپنی خوشی خفگی مین حق بات کہون مثل عوام کے نہون کہ
خفگی مین بُرا کہتے ہین اور خوشی مین خوش آمد کرتے ہین اور ٹھنڈک آنکھ کی یعنی جن چیزونسے کامل لذت پاتا ہے طاعات و عبادات وہ مانگتا ہون مجھ
یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہے بعد اسکے یا مراد ہے ہمیشگی کرنی نماز پر یا مراد ہے بھلائی دونون جہانکی اور بیچ غیر حالت سختی کے یا تو متعلق ہے ساتھ شوق
یعنی شوق تیرے ملنے کا ایسا چاہتا ہون کہ نقصان کرے بیچ سلوک میرے کے اور استقامت میری کے راہ ادب پر اور رعایت احکام پر اِسلیے کہ کبھی شوق
ایسا ہوتا ہے کہ نقصان کرتا ہے وقت غلبۂ حال کے اور یہی مراد اِس جملے سے ہے کہ فرمایا وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ یعنی شوق ایسا چاہتا ہون کہ آزمائش
گمراہ کرنیوالی مین نہ ڈالے اور یا یہ متعلق ہے ساتھ لفظ الیحیی کے اور پہ مذکور ہوا تاسب کو شامل ہو یعنی زندہ رکھ مجکو ساتھ اِن نعمتون مذکورہ کے
اِسطرح کہ نہ گرفتار ہون کسی بلا مین کہ تمین صبر اور شکر کرون اور راہ راست چلنے والا یعنی جیسے اور دنکو اچھی راہ بتا دین آپ بھی سیر عمل کرین
ایسے نہون کہ گمراہ کرنیوالے دوسرے پر نصیحت دوسرے پر اور ع وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ عِلْمًا
نَّافِعًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَرِزْقًا طَيِّبًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے پیچھے نماز فجر کے

یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے علم نفع دینے والا اور عمل قبول کیا گیا اور رزق حلال نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ دَعَا اَحْفَظُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اَعْظَمَ شُكْرِكَ وَاَكْثَرَ ذِكْرِكَ وَاَتْبَعَ نُصْحِكَ وَاَحْفَظَ وَصِیَّتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ایک نے دعا یاد کی ہے مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین چھوڑتا ہون مین اسکو یا الٰہی گردان مجکو کہ کرونگا مین بڑا شکر تیرا اور بہت کرونگا مین ذکر تیرا اور پیروی کرونگا مین نصیحت تیری کی اور یاد رکھونگا مین وصیت تیری نقل یہ ترمذی نے **ف** نصیحت سے مراد حقوق بندونکے ہین اور وصیت سے حقوق اللہ تعالی کے یعنی تو نے جو لوگونکے حق ادا کرنیکو اور اپنے حقوق ادا کرنیکو فرمایا ہے اُسکی محافظت کرون یعنی ادا کرتا رہون ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے صحت یعنی تندرستی بدنکی بُری بیماریون سے یا صحت احوال اور افعال اور اعمال کی اور بچنا حرام سے اور امانت یعنی لوگونکے اموال مین یا تمام حقوق شرع مین خیانت نکرون اور اچھا خلق اور راضی ہونا ساتھ تقدیر کے **وَعَنْ** اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْكَبِیْرِ اور روایت ہے ام معبد سے کہ کہا سُنا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا الٰہی پاک کر دل میرا نفاق سے اور عمل میرا ریا سے اور زبان میری کو جھوٹ سے اور آنکھ میری کو خیانت یعنی نظر حرام سے پس تحقیق تو جانتا ہے خیانت آنکھونکی کو اور اُسچیز کو کہ چھپاتے ہین دل یعنی خواہشین اور گناہ نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** ابن عباس سے بیچ تفسیر غَائِنَةَ الْاَعْیُنِ کے منقول ہے کہ مثلاً ایک جماعت مردونکی بیٹھی تھی ناگاہ ایک عورت اُنکے آگے گذری بعضون نے آپس کی شرم سے اُسکو نہ دیکھا جب بعضون نے نظر بچی کی ایک شخص نے نہین سے آنکھ اُٹھائی اور چوری سے اُسکو دیکھا ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَائِدًا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُوْ اللّٰهَ بِشَیْءٍ اَوْ تَسْاَلُهٗ اِیَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِیْ فِی الدُّنْیَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِیْقُهٗ وَلَا تَسْتَطِیْعُهٗ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی مسلمانونمین سے کہ ضعیف ہوگیا تھا مانند بچے جانور پرندکے پس فرمایا اُسکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تو دعا مانگتا تھا اللہ تعالی سے ساتھ کسی چیز کے یا یہ کہا کہ مانگتا تھا تو اللہ تعالی سے کچھ چیز کہا کہ ہان تھا مین کہتا یا الٰہی جو کہ عذاب کرنیوالا ہو تو مجکو ساتھ اُسکے آخرت مین پس جلدی کر اُسکی میرے لیے دنیا مین پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب دعا مانگی تو نے نہین طاقت رکھتا تو اللہ کے عذاب کی یعنی دنیا مین اور نہین اُٹھا سکیگا تو اُسکے عذاب کو یعنی آخرت مین آیا پس کیون نہ کہا تو نے یا الٰہی دے ہمکو دنیا مین بھلائی یعنی عافیت اور آخرت مین بھلائی یعنی عفو تقصیرات اور بچا ہمکو عذاب دوزخ کیسے کہا روایت کرنیوالے نے پس دعا مانگی اُس شخص نے اللہ تعالی سے یہ پس شفا دی اللہ تعالی نے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا یُطِیْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق واسطے مومن کے یہ کہ

خوار کرے نفس اپنے کو عرض کیا صحابہ نے کسطرح خوار کرتا ہی نفس اپنے کو فرمایا پڑے بلاؤ نہین کہ نہ طاقت رکھتا ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف مثلاً ایک شخص حساب نہین جانتا ہی اور وہ امور حساب کے اپنے سر پیلے اس سے منع فرمایا اور اس حدیث کو اس باب مین اسلیے لائے کہ جس چیز کا متحمل نہو اسکی خواہش نا کرو جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا ۱۲ مولانا **وعن عمر** رضی اللہ عنہ قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قل اللھم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ اللھم انی اسئلک من صالح ما تؤتی الناس من المال والولد غیر الضال ولا المضل رواہ الترمذی اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا سکھایا مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو یا الٰہی گردان باطن میرکو بہتر ظاہر میرے اور گردان ظاہر میرکو شایستہ یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بہتر اُس چیز کی کہ دیتا ہی لوگونکو اہل سے اور مال سے اور اولاد سے کہ نہ گمراہ ہون اور نہ گمراہ کرین نقل کی یہ ترمذی نے

کتاب المناسک

کتاب ہے بیچ بیان افعال حج کے ف۱ حج فرض ہوا سنہ نو ہجری مین یا سنہ پانچ یا سنہ چھ مین حضرت کے بسبب مشغول ہونیکے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب سفر حج کے تاخیر کی اور نوین سال مین حضرت ابوبکر کو امیر حاجیونکا کرکے کو بھیجا تا لوگونکو حج کروادین پھر دسوین سال حضرت حج کو تشریف لیگئے وقع ف۲ حج فرض ہے عمر مین ایکبار فی الفور پس منکر اسکا کافر ہی اور تارک اسکا باوجود قدرت کے فاسق اور گنہ گار رہوتا ہی اور شرط حج کی اسلام ہی یعنی مسلمانپر فرض ہی نہ کافر پر اور حریت ہی یعنی آزاد پر ہو نہ بندے پر اور عقل ہی یعنی ہوشیار پر ہو نہ دیوانہ اور بیہوش اور بلوغ ہی یعنی بالغ پر ہو نہ لڑکے پر اور صحت یعنی تندرست پر ہو نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہو یعنی جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اُسپر فرض ہے اور نہین تو نہین اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے اور آتے کفایت کرے اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اُسکے سے وقت پھرنے تک اور امن راہ ہو غالباً یعنی اگر اکثر لوگ اس سے پونہچ جاتے ہین تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ مین ہلاک ہوتے ہین بسبب ڈوبنے وغیرہ کے یا لُٹ جاتے ہون تو فرض نہین اور کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہی تو اُسکا اعتبار نہین جیسے اس زمانہ مین حال ہی کہ اکثر تو سلامت حج کر آتے ہین اور بعضے تباہ ہوتے ہین پس ہمارے اور انکے لیے وہ شرط پائی جاتی ہے یہ نہ بازہین حج سے اور شرط حج کی ہی ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کے لیے اگر ہو درمیان اُسکے اور درمیان مکے کے مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہون تو عورت حج کو نجاوے اور شرط ہی ہونا محرم کا عاقل بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ اُسکا اُس عورت پر ہی اور حج فرض محرم کے ساتھ کرے بغیر اذن خاوند کے بھی اور اگر احرام باندھے لڑکا یا غلام پھر بالغ ہو جاوے لڑکا یا آزاد ہو جاوے غلام پھر حج پورا کرے فرض نہین ادا ہونیکا پھر اگر از سر نو احرام باندھے لڑکا حج فرض کیلیے صحیح ہو گا بخلاف غلام کے کہ اُسکا احرام حج فرض کے لیے اس صورت مین نہین درست ہونیکا اور فرض حج کے یہ ہین احرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہین احرام شرط ہی اور باقی دونون رکن اور واجبات حج کے یہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروے کے اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اُسکو طواف الوداع بھی کہتے ہین آفاقی کیلیے یعنی غیر مکی اور حلق یا بال کتروائے اور ہر چیز کہ واجب ہو بسبب ترک کی سکے کے دم یعنی جانور ذبح کرنا اور سوا اُنکے کے سنتین ہین اور آداب ؛ ملتقی الابحر **الفصل الاول** وفصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا فقال رجل اکل عام یا رسول اللہ فسکت حتی قالھا ثلثا فقال لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذروفی ما ترکتکم فانما ھلک من کان قبلکم بکثرۃ سؤالھم واختلافھم علی انبیائھم فاذا امرتکم بشیء فاتوا منہ ما استطعتم واذا نھیتکم عن شیء فدعوہ رواہ مسلم روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو پھر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال کرین ہم حج یا رسول اللہ پس چپ

حضرت یہانتک کہ کسی شخص نے یہ بات تین بار پھر فرمایا اگر کہتا میں ہاں البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال میں اور نہ طاقت رکھتے تم پھر فرمایا چھوڑ دو مجھ کو جبتک کہ نہ چھوڑو میں تمکو پس سوا اسکے نہیں کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے یعنی یہود و نصاریٰ بسبب بہتایت سوال اپنے کے اور اختلاف کرنے اُنکے اوپر انبیا اپنے کے یعنی جیسے قوم بنی اسرائیل سے منقول ہے پس جسوقت کہ حکم کروں میں تمکو کسی چیز کا پس کرو تم اُسمیں سے اُسچیز کو کہ طاقت رکھو تم اور جسوقت کہ منع کروں میں تمکو کسی چیز سے پس چھوڑ دو اُسکو تم نقل کی یہ مسلم نے ف جب حضرت نے حکم حج کا کیا تو ایک شخص یعنی اقرع بن حابس صحابی نے عرض کیا کہ ہر سال حج کیا کریں وہ سمجھے کہ جیسے اور عبادات نماز روزہ اور زکوٰۃ مکرر ہوتے ہیں عمر میں ایسے ہی یہ بھی ہوگا لیکن حضرت کو سوال اُنکا ناگوار معلوم ہوا اسلیے تنبیہ چکے رہے جواب دیا اور اُنھوں نے کئی بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا یعنی اسلیے کہ بموجب حکم خدا تعالیٰ کے کہتا بغیر اُسکے حکم کے نہیں بولتا ہوں اور تمسے پھر نہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑ دو مجھ کو یعنی نہ پوچھو مجھسے کہ یہ فعل کہتا ہے اور کیسا ہے جبتک کہ چھوڑوں نہیں تمکو یعنی بیان نکروں کہ کہتا ہے اور کیسا ہے حاصل کہ جو کچھ میں کہوں وہ کرو اگر مطلق حکم کروں بلا قید عدد کے اوسیطرح بجالاؤ اور اگر بیان کروں کہ اتنی بار کرو اُسیطرح کرو اسلیے کہ مجکو واسطے بیان شرائع اور پونچانے احکام کے بھیجا ہے جو کچھ ہے میں آپ بیان کرتا ہوں حاجت تمھارے سوال کی نہیں ہے اور اُسچیز کو کہ طاقت رکھو تم یہ تاکید اور مبالغہ ہے بیچ بجالانے احکام کے یعنی احکام خدا اور رسول کے بجالاؤ جہانتک کہ طاقت ہو یا اشارہ ہے رفع حرج پر کہ مثلاً نماز کے بعضے شرائط و ارکان کے ادا کرنیسے عاجز ہو تو جسقدر ہو سکے اوسیقدر ادا کرو ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھے گئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے کہا گیا پھر کونسا فرمایا جہاد خدا کی راہ میں کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حدیثین مختلف آئی ہیں بیچ بیان افضل اعمال کے یعنی کسی حدیث میں کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسی میں کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ یہ اختلاف بحسب حیثیات اور مقامات و احوال سائلین کے ہے بیان مفصل اسکا کتاب الصلوٰۃ میں ہو چکا ہے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس صحبت کرے اپنی عورت کے اور نہ فسق کرے پھرتا ہے مانند اُسدنکے کہ جنا اُسکو مان اُسکی نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے اللہ کے یعنے محض اُسی کی رضا کیلیے کرے نہ دکھانے اور سنانے اور اور اغراض کیلیے اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی حج کو جاوے بقصد حج اور تجارت کے تو اُسکو ثواب کم ملتا ہے بہ نسبت اُسکے کہ جو فقط حج ہی کیلیے جاوے اور رفث کے معنی ہیں جماع کرنا اور کلام فحش بکنا اور بات کرنی عورتوں سے بیچ مقدمۂ جماع کے اور نہ فسق کرے یعنی کبیرہ گناہ ہیں نکرے یا نہ اصرار کرے صغائر پر اور کبائر سے ہو ترک کرنا توبہ کا گناہوں سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ حاصل کہ جو کوئی خالصۃً لوجہ اللہ حج کرے اور ہیں جماع اور کلام بد نہ کرے اور نہ اور گناہ کی چیزیں کرے تو وہ ایسا پاک گناہوں سے ہو کر پھرتا ہے کہ جیسے پاک گناہوں سے پیدا ہوا تھا مانکے پیٹ سے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے اُن گناہوں کے لیے کہ درمیان اُن دونوں کے ہیں یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول نہیں اُسکا بدلہ مگر بہشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے یعنی ثواب میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قافلہ سے روحا مین پس فرمایا کون قوم ہین کہا قافلہ والون نے ہم ہین مسلمان پھر پوچھا قافلہ والون نے کہ تم کون ہو فرمایا کہ مین ہون رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرتؐ کے ایک عورت نے لڑکے کو یعنی کجاوہ سے اونٹ کے کوہاتھ مین اونچا کر کے دکھایا پھر کہا کیا ہے واسطے اسکے حج یعنی ثواب حج کا فرمایا ہان اور واسطے تیرے بھی ثواب ہے نقل کی یہ مسلم نے

ف روحا نام ایک جگہ کا ہے چھتیس کوس سے مدینہ سے اور فرمایا ہان الخ یعنی اسکے لیے ثواب حج نفل کا ہے اور تجھکو بھی ثواب ہوگا کہ تو فعال حج کے تعلیم کرے گی اور خبر گیران اسکی اور باعث حج کی ہے اور لڑکا اگر لڑکپنے مین حج کرے تو حج فرض اسکے ذمہ سے ساقط نہین ہوتا اگر بعد بالغ ہونیکے شرائط فرضیت حج کے پائے جاوین تو پھر حج کرے اور اسی طرح غلام اگر حج کرے تو اسکے ذمہ سے بھی ساقط نہین ہوتا بعد آزاد ہونیکے پھر حج کرے اور فقیر اگر حج کرے تو حج فرض ہی ادا ہوتا ہے بعد غنی ہونیکے پھر حج کرنا اسکا واجب نہین ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق ایک عورت نے خثعم مین سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کا کہ اُسکے بندون پر ہے حج امر حج کے پایا باپ میرے کو بڈھا بڑا نہین ٹھیر سکتا سواری پر کیا حج کرون اُسکی طرف سے فرمایا کہ ہان حج کر اور یہ سوال وجواب تھا حجۃ الوداع مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف حاصل اُس عورت کے کلام کا یہ ہے کہ میرے باپ پر بڑھاپے مین حج فرض ہوا ہے اس سبب سے کہ وہ بڑھاپے مین مسلمان ہوا ہے اور اُس پاس مال ہے یا مال ہاتھ لگا ہے اُسکے بڑھاپے مین اور وہ سواری پر بیٹھ نہین سکتا کیا مین اُسکی طرف سے نیابۃً حج کرلون فرمایا ہان جاننا چاہیے کہ حج کرنا کسیکی طرف سے اگر فرض ہو جائز ہے وقت عجز کے اگر عاجز ہے مرتے دم تک اور امر کرے وہ غیر کو اور خرچ راہ دے اور جائز ہے بعد موت کے اگر وہ وصیت کرے اور بعضونکے نزدیک جائز ہے والدین کیطرف سے حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کے بھی اور اگر حج نفل ہو تو جائز ہے باوجود قدرت کے مطلق ع ح ؛ ح ؛ موافق اول روایت فقیہی کے یہ حدیث محمول ہوگی اسپر کہ باپ نے اجازت وخرچ دیا ہوگا چنانچہ یہ تاویل حضرت شیخ کی تقریر سے سمجھی جاتی ہے کہ وہ تقریر بیچ شرح حدیث ابی رزین کے کہ آگے ہے لکھی ہے اور بحسب قول بعض کے حاجت اِس تاویل کی کچھ نہین بلکہ یہ حدیث دلیل ہے اسکی ؛ مؤلف **وَعَنْهُ** قَالَ أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نے نذر مانی تھی یہ کہ حج کرے اور وہ مر گئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اُسپر دین کیا تو ادا کرتا اُسکو کہا کہ ہان فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لائق تر ہے ساتھ ادا کرنیکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف

اِس حدیث مین دلیل ہے اِسپر کہ اُس شخص کو اپنی بہن سے کچھ مال ہاتھ لگا ہوگا وارث مین پس قیاس کیا حضرتؐ نے حق اللہ کو حق العباد پر مسئلہ وارث کو دوسرے کہ مورث کی طرف سے حج کروا دے یا آپ حج کرے بغیر اذن کے بھی اور اور کو اذن شرط ہے ؛ در مختار **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ خلوت کرے کوئی شخص ساتھ عورت کے یعنی مرد و عورت اجنبی ایک مکان مین تنہا نہ جمع ہون اور نہ سفر کرے عورت مگر اسحالت مین کہ ہووے ساتھ اُسکے محرم پس کہا ایک شخص نے یا رسول محمد لکھا گیا ہون مین بیچ غزوہ فلانے اور فلانیکے یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہے اور وہان لشکر جاتا ہے اُنمین میرا نام بھی لکھا گیا ہے کہ مین بھی

اُسکے ساتھ جاؤن اور ارادہ نکلنے کا کیا ہے بیوی میری نے حج کے لیے یعنی پس کیا کرون آیا جہاد کو جاؤن اور بیوی کو اکیلا حج کے لیے جانے دون یا بیوی کے ساتھ جاؤن اور جہاد مین نہ جاؤن فرمایا جا اور حج کر ساتھ عورت اپنی کے یعنی اسلیے کہ غازی بہت ہین اور تیری بیوی کے ساتھ سوائے تیرے کوئی محرم نہین ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہے مرد عورت اجنبی کو تنہا ایک مکان مین جمع ہونا اور عورت کو سفر کرنا حد سفر تک یعنی تین منزل بغیر محرم کے یا خاوند کے درست نہین حتی کہ سفر حج مین بھی عورت کے لیے ہونا محرم کا یا خاوند کا ہمراہ اُسکے شرط ہے واجب ہوتے حج کی یعنی عورت پر جب حج فرض ہوتا ہے کہ اُسکے ساتھ محرم یا خاوند بھی ہو اور محرم سے مراد وہ ہے کہ جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے بسبب قرابت کے یا علاقہ دودھ کے یا سسرال کے بشرط اسکے کہ ہو وہ عاقل و بالغ اور نہ ہو مجوسی اور نہ فاسق ؛ ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا پروانگی مانگی مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ جہاد کرنے کے پس فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی تمہارا جہاد نہین ہے اور حج ہی اگر استطاعت ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کرے کوئی عورت بقدر مسافت ایکدن اور رات کے مگر کہ ساتھ اُسکے محرم ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ ہدایہ وغیرہ مین لکھا ہے کہ مباح ہے عورت کو نکلنا طرف اوسی جگہ کے کہ کم ہو حد سفر سے کہ حد سفر مین منزل ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کے ایک رات دن کی راہ پر بھی نہ جاوے اور اور روایت صحیحین مین بھی آئی ہے کہ نہ سفر کرے عورت دو دن مگر کہ اُسکے ساتھ خاوند اُسکا ہو یا محرم اُسکا پس ظاہر اقول فقہا کا خلاف ان روایات کے معلوم ہوتا ہی جواب یہ کہ حدیث مین جو مطلق آیا ہے کہ نہ سفر کرے عورت مگر کہ اُسکے ساتھ محرم ہو اُسکو فقہا نے حمل کیا ہے تین دن پر اسلیے کہ سفر شرعی کم تین دن سے نہین ہوتا اور حدیثون مین جو ایک یا دو دن کے سفر سے منع آیا ہی تو اُس صورت مین ہی کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہ کہ جہان تین دن کے سفر سے منع آیا ہے تو مراد یہ ہی کہ منزل آدھے دن سے زیادہ کی ہو اور جہان دو دن کے سفر سے منع آیا ہے تو مراد یہ ہی کہ تمام دن چلے اور جہان ایکدن رات کے سفر سے منع آیا ہے تو مراد یہ ہے کہ شب و روز چلے پس یہ ایک یا دو دن کا سفر بھی برابر تین دن کے ہو جائیگا واللہ ع مولانا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهِ وَكَذَا لِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام باندھنے کی اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو اور شام والونکے لیے جحفہ کو اور نجد والونکے لیے قرن منازل کو اور یمن والونکے لیے یلملم کو پس سب جگہ احرام باندھنے کی ہین اون شہر والون کے لیے کہ مذکور ہوے اور اُنکے لیے کہ گذرین ان جگھون پر بغیر ارادہ انکے یعنی مثلاً اہل ہندوستان جب راہ مین پر پونہچین تو یلملم سے احرام باندھین اور اسیطرح اور شہر والونکا حال ہے کہ جبکہ احرام کی جگہ پر آوین وہین سے احرام باندھین یہ جملہ مین احرام کی ہین اُسکے لیے کہ ارادہ کرے حج کا اور عمرہ کا پس جو شخص کہ اندر رہنے والا ان مواضع کے پس جگہ احرام اُسکے کی گھر اپنے سے اور اسیطرح اور اسیطرح یہانتک کہ اہل مکہ احرام باندھین مکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم ف ذوالحلیفہ نام ہے ایک جگہ کا کہ پھر کوس ہی مدینہ سے دس منزل ہے مکے سے اور نجد اصل مین کہتے ہین زمین بلند کو اور اب نام ہی شہرون عراق کے کا تہامہ سے زمین عراق تک اور قرن منازل نام ایک جگہ کا ہی قریب طائف کے اور یلملم ایک پہاڑ ہے دو منزل مکے سے اور یہ جملہ مین حرام کی ہین انحراس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی احرام کی جگہ سے گذرے بغیر ارادہ حج اور عمرہ کے

تو لازم نہیں ہی اُسکو احرام باندھنا واسطے داخل ہونے مکے کے جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور نہ مذہب حنفی میں جائز نہیں ہی داخل ہونا مکہ میں بغیر احرام کے اگرچہ ارادہ حج اور عمرہ کا نہ رکھتا ہو انھوں نے عمل اس حدیث پر کیا ہی لا یجاوز احد المیقات الا محرما یہ حدیث مطلق ہی تمام قیدارادہ حج وعمرے کی نہیں اور دوسرے یہ کہ احرام واسطے تعظیم اُس مکان بزرگ کے ہی پس جو کوئی تاجر اور عمرہ کرنیوالا وغیرہ بباہر ہیں اور جو کہ اندر میقات کے یعنی جگہوں احرام کے ہیں اُنکو جائز ہی مکے میں داخل ہونا اپنی حاجت کے لیے بغیر احرام کے اسلیے کہ اُنکو اکثر مکے میں آنا پڑتا ہی اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حرج ہی پس حکم اُنکا حکم اہل مکہ کا سا ہی اسبات یعنی جیسے اُنکو درست ہی کہ اگر کسی کام کے لیے مکے سے نکلیں اور پھر داخل ہوں مکے میں تو بغیر احرام کے چلے آویں ویسے ہی اُنکو بھی کذا فی الہدایہ اور جو شخص کہ ہو اندر رہنے والا یعنی جو ان احرام کی جگہوں کا اندر رہتا ہو تو اُسکی جگہ احرام کی گھر سے تا حد حرم ہے اُس کو میقات پر جانا ضرور نہیں اگرچہ قریب ہو میقات کے اور جو کہ ان احرام ہی باندھنے کی جگہوں نہیں رہتے ہیں اُنکا حکم اس سے معلوم ہوا جمہور علما کہتے ہیں کہ حکم اُنکا حکم اندر والوں کا سا ہی اور اسیطرح اور اسیطرح یعنی جسقدر نزدیک ہوتا جاوے مکے سے اور ہو احرام احرام کی جگہ کے پس احرام باندھنے کی جگہ اہل مکی کی وہیں سے ہے جہاں رہتا ہو آخر حل تک اور اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام باندھیں حج کا مکے سے یعنی نفس مکہ سے اور حرم مکہ سے اور ظاہر احدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مکہ کی جگہ احرام کی مکہ ہی حج میں اور عمرہ میں اور مذہب یہ ہی کہ عمرہ کرنیوالا یعنی نکلے احرام کے لیے طرف حل کے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عائشہ رضؓ کو ساتھ نکلنے کیطرف تنعیم کے کہ حل میں ہی احرام عمرے کے لیے پس یہ حدیث مخصوص ہے ساتھ حج کے یعنی یہ حکم حج کرنے والے مکہ کا ہے کہ وہانسے احرام باندھے اور عمرہ کرنیوالا حل میں آکر باندھے جیسا کہ حدیث عائشہ کیسے معلوم ہوا ۱۲ ع مح **وَعَنْ** جَابِرٍؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ نقل کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا احرام کی جگہ مدینہ والوں کی ذی الحلیفہ ہے اور راہ دوسری جحفہ اور احرام کی جگہ عراق والونکی ذات عرق ہے کہ نام ایک جگہ کا ہے دو منزل ہے مکے سے اور احرام کی جگہ نجد والونکی قرن ہے اور احرام کی جگہ یمن والونکی یلملم ہے نقل کی یہ مسلم نے ف اور راہ دوسری جحفہ یعنی جگہ احرام راہ دوسری کی واسطے اُنکے جحفہ ہے یعنی مدینہ والونکی دوسری راہ میں جحفہ ملتا ہے اُس راہ سے آویں تو وہاں سے احرام باندھیں جاننا چاہیے کہ پہلے دو راہیں تھیں مدینہ والونکی ایک میں ذی الحلیفہ ملتا تھا اور ایک میں جحفہ اور اب ایک ہی راہ ہے اور سمیں اول ذی الحلیفہ ملتا ہے اور پھر جحفہ پس اسصورت میں دو میقات ہوئیں مدینہ والونکی پس احرام کہانسے باندھیں لکھا ہی علما نے کہ اولی یہ کہ جو میقات دور ہے مکے سے وہاں سے احرام باندھے یعنی ذی الحلیفہ سے اور جائز جحفہ سے بھی ہے ۱۲ مولانا **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انسؓ سے کہا عمرے کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار شب ذی قعدہ میں تھے مگر وہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج اُنکے کے کہ وہ ذی حجہ کے مہینے میں تھا اور یہ اون چار عمرونکا یہ ہے کہ ایک عمرہ حدیبیہ سے پھر مہینے ذیقعدہ کے اور دوسرا عمرہ اُس سے اگلے برس میں وہ بھی ذیقعدہ میں ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سے وہ جگہ کہ بانٹی غنیمت غزوہ حنین کی یہ بھی عمرہ پھر مہینے ذیقعدہ کے ہوا اور چوتھا عمرہ ساتھ حج اُنکے کے کہ ذی حجہ میں تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف حدیبیہ نام ایک گاؤں کا ہی کوس سے کم مکے سے اور کچھ حل میں اور بیان اجمالی عمرہ حدیبیہ کا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے مدینہ سے چھٹے سال ہجری میں پہلی تاریخ ذیقعدہ کی پھر ان تھا قصد عمرے کا اور جو وہ سو آدمی ہار کر ساتھ تھے جب حدیبیہ میں پہنچے تو قریش جمع ہو لڑنے اور حضرت کو مکے کے آنے سے منع کیا اور عہد کیا کہ سال آیندہ آنا اور

عمرہ کرنا پس حضرتؐ صلح کرکے پھر آئے پس حقیقت مین یہ عمرہ تو نہوا لیکن بسبب ثواب ملنے عمرے کے پہلا عمرہ گنا گیا اور حکم احصار کا یہین سے شروع ہوا اور سال آیندہ مین اسی عمرے کی قضا کو گئے کہ مین اور تین روز وہان رہے چوتھے روز روانہ ہوئے وہانسے یہ دوسرا عمرہ ہوا اس عمرے کو عمرۃ القضاء کہتے ہین چنانچہ یہ نام اسکا حدیثونمین بھی آیا ہی اور یہ مؤید ہی مذہب حنفی کا کہ وہ کہتے ہین کہ مُحرِم بسبب احصار کے یعنی رُکنے کے حرام سے نکل آوے اور واجب ہوتی ہی قضا اُسکی اور شافعیہ کے نزدیک اُسکی قضا نہین اور تیسرا عمرہ وہ ہی کہ حضرتؐ نے ادا کیا جعرانہ سے جاکر کہ جہان غنیمت یعنی لوٹ حنین کی بانٹی بیان اس اجمال کا یہ ہی کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہی کہ نو کوس ہی مکے سے آٹھوین سال ہجری مین بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین کا ہوا اور غنیمت بے شمار وہان سے ہاتھ لگی حضرتؐ پندرہ یا سولہ روز جعرانہ مین رونق افروز رہے اور وہ غنیمت بانٹی اُن ہی دو نو مین ایک رات کو بعد از نماز عشا کے سوار ہوکر مکے مین تشریف لے گئے اور عمرہ کیا اور اوسی رات پھر آئے اور نماز صبح کی جعرانہ مین ادا کی آور چوتھا عمرہ وہ ہوا کہ حضرتؐ نے حج کے ساتھ کیا بعد فرض ہونے حج کے یہ ذیقعدہ مین ہوا اور باقی ذیقعدہ مین پس چار دن عمرے کہ حضرتؐ نے کیے یہ ہین اور عمرے اسلام سواے ایک کے نہ تھا اور ایام جاہلیت مین قریش حج کرتے تھے اور حضرتؐ بھی کرتے تھے لیکن گنتی اُنکی علما کو نہین معلوم ہوئی کہ کتنے کیے واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرے کا آگے ہوگا اور بیان مجمل اسکا یہ ہی کہ حج مین وقوف عرفات اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے ہوتی ہی اور عمرہ مین فقط طواف اور سعی ہی ہوتی ہی اور احرام دونون مین شرط ہی حج مین بھی اور عمرے مین بھی اور حج فرض بھی ہوتا ہی اور نفل بھی اور عمرہ سنت و نفل ہی مگر کوئی نذر مانے عمرہ تو واجب ہوجاتا ہی کرنا اُسکا ۱۲ **وَعَنِ** الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَايَتُهٗ بَرَاء ابن عازب سے کہ کہا عمرے کیے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مہینے ذیقعدہ مین حج کے پہلے دو بار نقل کی یہ بخاری نے **ف** پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے تین عمرے کیے اور اِس حدیث مین آیا کہ حج سے پہلے دو عمرے کیے پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ ظاہر مین بیچ صلح حدیبیہ کے حضرتؐ نے عمرہ نہین کیا لیکن اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ تم حلال ہوجاؤ تمکو ثواب عمرے کا ہوچکا گو ظاہر مین افعال عمرے کی نہ کیے پس جس روایت مین دو عمرے آئے ہین حج سے پہلے مراد یہ ہی کہ ظاہر مین دو ہی عمرے ہوئے اور جس روایت مین آیا ہی کہ تین عمرے کیے پہلے حج سے مراد ایک عمرے کا اس اعتبار سے تین عمرے ہوئے ۱۲ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا الْحَجَّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو تحقیق اللہ نے فرض کیا تمپر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا ہر سال کے ہے حج فرض اے رسول خدا کے فرمایا اگر کہتا مین اِس حج کے لیے یعنی واسطے واجب ہوتے حج کے ہان البتہ واجب ہوتا یعنی ہر سال مین حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نہ کرتے تم اُسکو اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک ہی بار فرض ہی پس جو زیادہ کرے ایکبار سے پس نفل ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَهِلَالُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا کہ پونچاوے اُسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کیا پس نہین فرق اُسمیں اسبات مین کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر اور یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا شرط ہونا زادِ راحلہ کا اور وعید اس عبادت کے ترک کرنے پر اسواسطے ہو کہ اللہ تعالی با برکت و برتر نے فرمایا اور واسطے اللہ کے واجب ہے لوگونپر حج کرنا خانہ کعبہ کا اُسپر کہ طاقت رکھے طرف اُسکے راہ کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اُسکی سند مین گفتگو ہی اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہی اور حارث ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **ف** مالک توشہ کا یعنی اتنا خرچ ہو کہ راہ مین جاتے آتے کفایت کرے اور اپنے اہل عیال کو بھی اسقدر دیجاوے کہ جبتک یہ آوے اُنکو کافی ہو پس جبکہ اس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگرچہ بکریہ ہو اور وہ پھر حج نکرے تو مرتا ہی اسحالت مین کہ مانند یہودی اور نصرانی کے ہوتا ہی یعنی مانند انکے ہوتا ہی کفر مین اگر منکر اسکی فرضیت کا ہو کہ ترک کرے اور بغیر انکار کے نکرے تو مانند اُنکے ہوتا ہی گناہ مین اور بعضون نے کہا کہ یہ ازراہ تغلیظ اور تشدید کے فرمایا غرضکہ بہر نوع اسکا ترک کرنا ایسا گناہ ہی کہ جسکو حضرت نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی ہوکر مرتا ہی عیاذاً باللہ منہ اور بعد لفظ سَبِیْلًا کے باقی آیت یہ ہی وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ یعنی اور جو کوئی کفر کرے اور کفران نعمت خدا تعالی کا کرے یعنی بسبب نہ بجالانے طاعات کے پس اللہ تعالی بے نیاز ہی عالم کے لوگونسے یعنی طاعت کرین یا نکرین اُسکو نفع اور نقصان اُس سے نہین فائدہ اور نقصان اِن ہی کو ہی پھر ظاہر یہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیت پڑھی ہوگی راوی نے لفظ سبیلا ہی تک پڑھی اِسلیے کہ پورا استدلال ساری آیت سے حاصل ہوتا ہی واللہ اعلم ۱۲ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرُوْرَةَ فِی الْاِسْلَامِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین صرورت اسلام مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** صرورت اُسکو کہتے ہین کہ جسنے کبھی حج نہ کیا ہو یعنی جسنے حج نہ کیا بعد واجب ہونیکے تو نہین وہ مسلمان کمال طیبی نے کہ دلالت کرتا ہی ظاہر اسحدیث کا اِسپر کہ جو استطاعت رکھے حج کی اور حج نہ کرے تو نہین وہ مسلمان اور مراد اس سے تغلیظ ہی یہ کہ مسلمان کامل نہین ہوتا اور بعضون نے کہا کہ معنی صرورت کے ہین ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک نکاح و حج کا اسلام مین نہین ہی بلکہ رہبانیت مین ہی حاصل یہ کہ مسلمانو نکو ترک کرنا حج اور نکاح کا نہ چاہیے ۱۲ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے **ف** یعنی جو کوئی چاہے حج کرنا اور قادر ہو اُسکے ادا کرنے پر پس چاہیے کہ جلدی کرے اور فرصت کو غنیمت جانے اِسلیے کہ بہت سی آفتین ہین اُسکی تاخیر مین اور بہت صحیح روایت ہمارے مذہب کی اور امام مالک اور احمد سے یہ ہی کہ حج واجب علی الفور ہی یعنی جب حج فرض ہو اور موسم جانیکا ہو اور قافلہ بہم پونچے اگر احتیاج ہو قافلہ کی تو اُسی سال حج کرے دوسرے سال تک تاخیر نکرے اگر تاخیر کریگا کئی سال تو فاسق ہوگا اور قبول نہین کیجائیگی گواہی اُسکی پھر اگر اسباب جاتا رہیگا تو فرض اُسکے ذمہ رہیگا اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک واجب علی التراخی ہے یعنی اخیر عمر تک جائز ہی تاخیر اُسکی جیسیکہ جائز ہی تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہ کہ گمان ہو فوت ہونے حج کا تو نہ تاخیر کرے پس اگر مرا باوجود فرض ہونے حج کے اور حج نہ کیا تو گنہگار مرا اسکے نزدیک اور ہمارے علمانے لکھا ہی کہ اگر حج نہ کرے یہانتک کہ تلف ہو جاوے مال اُسکا تو پونچتا ہے اُسکو یہ کہ قرض لے مال اگرچہ نہ قادر ہوا سکے ادا پر اور امید ہے یہ کہ نہ مواخذہ کریگا اُس سے اللہ تعالی اِسپر اگر نیت ادا کی رکھتا ہوگا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا ۱۲ ح فی المرقات والمناسک در مختار **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِی الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ رض اِلٰی قَوْلِهٖ خُبْثَ الْحَدِيْدِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

پے در پے کرو حج اور عمرہ پس تحقیق یہ دونون یعنی ہر ایک انمین سے دور کرتے ہین فقر کو اور گناہ کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا اور سونے کا اور روپے کا اور نہین ہے واسطے حج مقبول کے ثواب مگر بہشت نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور نقل کی احمد اور ابن ماجہ نے حضرت عمر رضہ سے لفظ خبث الحدید تک **ف** پے در پے کرو حج اور عمرہ یعنی قران کرو کہ انمین حج اور عمرہ دونون ہوتے ہین چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا یا مراد یہ ہے کہ عمرہ کیا ہوتے تو پھر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پھر عمرہ کرو اور فقر سے مراد فقر ظاہر یا فقر باطن ہو یعنی مالدار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے ۱۲ ع

وَعَنِ ابن عمرؓ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما یوجب الحج فقال الزاد والراحلۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو یعنی کیا ہے شرط واجب ہونے حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاتے آتے اسکو اور اسکے عیال کو کفایت کرے اور سواری کہ اسپر سوار ہو کر جاوے اور شرطین واجب ہونے حج کی کتنی ہی ہین چنانچہ آگے انشاء اللہ تعالی مذکور ہونگی پس خاص ان ہی دو شرطون کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ اصل اور پر ضرور ہین اور احدیث مین رد ہوا امام مالک پر کہ وہ کہتے ہین واجب ہوتا ہے حج اسپر بھی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنے پر اور تجارت پر یا کسب پر شرع ۱۲

وَعَنْهُ قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما الحاج قال الشعث التفل فقام اخر فقال یا رسول اللہ ای الحج افضل قال العج والثج فقام اخر فقال یا رسول اللہ ما السبیل قال زاد وراحلۃ رواہ فی شرح السنۃ ورواہ ابن ماجۃ فی سننہ الا انہ لم یذکر الافضل

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا ہے صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال بو آتی ہو بسبب پسینے اور میل کے یعنی تارک لزینۃ ہو پھر کھڑا ہوا ایک اور شخص اور کہا یا رسول اللہ کونسی چیزین حج مین بہت ثواب رکھتی ہین یعنی بعد ارکان حج کے فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھ کہنے لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہے سبیل یعنے کلام اللہ مین حج کی آیت مین جو آیا ہے مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا تو مراد سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہ شرح السنۃ مین اور نقل کی ابن ماجہ نے بیچ سنن اپنی کے مگر نہین ذکر کی عبارت اخیر کی یعنی مقام اخر جو خیر ہے

وَعَنْ ابی رزین العقیلی انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح

اور روایت ہے ابی رزین عقیلی سے یہ کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑھا ہے نہین طاقت رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سوار ہونیکی یعنی افعال حج اور عمرے کے نہین کر سکتا اور نہ سوار ہو کر انکے لیے جا سکتا ہے فرمایا حج کر اپنے باپ کیطرف سے اور عمرہ کر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے

وَعَنِ ابن عباسؓ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لبیک عن شبرمۃ قال من شبرمۃ قال اخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم حج عن شبرمۃ رواہ الشافعی وابوداود وابن ماجۃ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہو لبیک شبرمہ کیطرف سے فرمایا پیغمبر خدا نے کون ہو شبرمہ کہا اسنے بھائی میرا ہو یا کہا قریب میرا ہو فرمایا کیا حج کر چکا ہے تو اپنی طرف سے کہا نہین فرمایا حج کر تو اپنی طرف سے پھر حج کر شبرمہ کیطرف سے نقل کی یہ شافعی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد کا کہ جبتک اپنا حج فرض نہ ادا کرے اور کیطرف سے حج کرنا اسکو درست نہین اور امام مالک اور امام اعظم کے نزدیک درست ہے حج کرنا

غیر کیطرف سے گو کہ آپ جج نہ کیا ہو لیکن اولی یہ ہو کہ پہلے آپ جج کرے پھر اور کیطرف سے جج کرے پس اُنکے نزدیک امر استحباب کے لیے ہو یعنی یہ بات بہتر ہو نہ کہ واجب اور بہتر جواب یہ ہو کہ یہ حدیث ضعیف ہو یا منسوخ ہو اسلیے اُنھوں نے اسپر عمل نہیں کیا ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام کی مشرق والونکے لیے عقیق نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف عقیق نام ایک جگہ کا ہو کہ محاذی ہو ذات عرق کے اور مشرق والونسے وہ لوگ مراد ہین کہ گھر اُنکے خارج حرم کے جانب شرقی مکے کے ہین اور وہی عراقی کہلاتے ہین جو کہ اگلی حدیث مین مذکور ہین پس مشرق والونکی جگہ احرام کی دو ہوئین ایک تو عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی اِن دونون جگھونمین سے جس جگہ پر گذرے وہین سے احرام باندھے ع مولانا **وَعَنْ** عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے معین فرمائی عراق والونکے لیے احرام کی جگہ ذات عرق نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ احرام باندھے حج کا یا عمرکا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی مکے تک بخشے جاتے ہین واسطے اُسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے اور وہ گناہ کہ پیچھے کریگا یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہو اُسکے لیے بہشت یعنی ابتداءً نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف ۱ وعمرۃ مین لفظ او کا تنویع کے لیے ہو اور آو وجبت لہ الجنۃ مین شک راوی کا اور جب آدمی بیت المقدس سے آتا ہو مکے کیطرف تو راستے مین مدینہ منورہ سے ملتا ہو پس مشرف ہوتا ہو ساتھ افضل مقامات کے اول و راوسط اور آخر مین اِس سبب سے یہ ثواب عظیم پاتا ہو اور بعضون نے کہا کہ اسحدیث مین اشارہ ہو طرف اِسکے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اُتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور جاننا چاہیے کہ تقدیم احرام کی مواقیت سے یعنی حرام کی جگھونسے احرام پہلے باندھنا اور اپنے گھر سے احرام باندھکر جانا ہمارے نزدیک افضل ہو اور شافعی کا بھی ایک قول یہی ہو اور یہ جب ہے کہ بیم نہ ہو مکے ممنوعات احرام سے اور اگر جانے کہ نہین بچ سکنے کا تو میقات سے افضل ہو اور جج کے مہینونسے پہلے احرام باندھنا مکروہ ہو ہمارے نزدیک بلکہ اور یہی کہا مالک اور احمد نے اور شافعی سے ایک روایت تو یہ ہو کہ اُسکا احرام ہی نہین درست ہوتا اور مشہور روایت اُنکے ہانکی یہ ہو کہ وہ احرام جج کا بدلکر احرام عمرکا ہو جاتا ہو ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے یمن والے جج کرتے اور نہ توشہ لیتے اور کہتے ہم تو توکل کرنیوالے ہین پس جب آتے مکے مین مانگتے لوگونسے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کرو سوال سے اسلیے کہ تحقیق بہترین توشہ پرہیزگاری ہو یعنی یہ سفر آخرت کا توشہ ہو نقل کی یہ بخاری نے ف اُن لوگون نے توکل کو توشہ خیال کیا تھا اگرچہ حقیقت مین وہ توکل نہ تھا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اُس سے ہو اُسکو توشہ ٹھیراؤ اور آیت اور حدیث مین اشارہ ہو طرف اُسکے کہ اسباب کھنا منافی توکل کے نہین ہے بلکہ یہ افضل ہے کاملین کے نزدیک بھی اور جو کوئی ارادہ کرے ترکے توکل کا یعنی بدون اسباب کے اُسکو بھی کچھ حرج نہین بشرطیکہ مضبوط ہو کر صبر کر سکے ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ عورتونپر ہے جہاد فرمایا کہ ہان عورتونپر ایسا جہاد ہو کہ نہین لڑائی اُسمین کہ وہ حج و عمرہ ہین نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف حج و عمرے مین

لڑائی تو نہیں لیکن مشقت سفر اور مفارقت گھر کے لوگوں کی اور وطن کی ایسی ہوتی ہے جیسے جہاد میں پس وہ عورتوں کے حق میں بمنزلہ جہاد کے ہیں ۱۲ **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَمْنَعْہُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَۃٌ ظَاہِرَۃٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ فَلْیَمُتْ اِنْ شَاءَ یَہُوْدِیًّا اَوْ اِنْ شَاءَ نَصْرَانِیًّا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی اُمامہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ منع کیا اُسکو حج سے حاجت ظاہر نے کہ نہ ہو تا تو شاہ اور سواری کا ہو یا بادشاہ ظالم نے یا مرض بند کر نیوالے نے پس مر گیا اور حج نہ کیا پس چاہیے کہ مرے اگر چاہے یہودی ہو کر اور اگر چاہے نصرانی ہو کر نقل کی یہ دارمی نے **ف** بادشاہ ظالم نے یعنی راستہ میں بادشاہ ظالم سے ڈرتا ہو اپنی جان و مال کے تلف پر تو حج فرض نہیں ہوتا اور یہ طرح بیماری کہ اُس سے سفر نہ کر سکے مانع حج کی ہو پس اندھے اور فالج والے وغیرہ پر حج فرض نہیں حاصل ساری حدیث کا یہ ہو کہ جس پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بھی مانع نہو اور باوجود اسکے حج نہ کرے تو چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر اللہ کو کچھ پروا اُسکی نہیں اور بیان اسکا اوپر گذر چکا ہے ۱۲ **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰہِ اِنْ دَعَوْہُ اَجَابَہُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْہُ غَفَرَ لَہُمْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اُنھوں نے فرمایا کہ حج کر نیوالے اور عمرہ کر نیوالے مہمان ہیں اللہ تعالے کے اگر دعا مانگتے ہیں اللہ تعالی سے قبول کرتا ہو دعا اُنکی اور اگر بخشش چاہتے ہیں اُس سے بخشتا ہو اسلئے اُنکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْہُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ الْغَازِیْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سُنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہمان اللہ کے تین ہیں جہاد کر نیوالے اور حج کر نیوالے اور عمرہ کر نیوالے نقل کی یہ نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِیْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَصَافِحْہُ وَمُرْہُ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتَہٗ فَاِنَّہٗ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ملاقات کرے تو حاجی سے یعنی جو کہ حج کر چکے پس سلام کر اُسپر اور مصافحہ کر اُس سے اور کہہ اُس سے یہ کہ بخشش چاہو تیرے لیے پہلے اِس کہ داخل ہو اپنے گھر میں اسلیے کہ تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہو نقل کی یہ احمد نے **ف** پہلے داخل ہونیکی قید اسلیے لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا میں ہو اور اپنے اہل و عیال میں مشغول نہیں ہوا پاک ہو گناہوں سے دعا اُسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کے حکم میں عمرہ کر نیوالا اور جہاد کر نیوالا اور طالب علم بھی ہیں یعنی جب گھر کو آوین تو اُنسے بھی پہلے داخل ہونیکے گھر میں یہ طرح سلام وغیرہ کر کر دعا بخشش کی کروائے کہ وہ بھی مغفور ہیں ۱۲ **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِہٖ کُتِبَ لَہٗ اَجْرُ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کے یا عمرے کے یا جہاد کے پھر مر گیا بیچ راہ اُسکی کے لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اُسکے ثواب جہاد کر نیوالے اور حج کر نیوالے اور عمرہ کر نیوالے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ان ہی کے حکم میں ہو وہ شخص کہ طلب علم دین کے لیے نکلا تھا اور پھر مر گیا یعنی اُسکے لیے بھی ثواب عالم کا سا لکھا جاتا ہو ۱۲

بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِیَۃِ

باب ہے بیچ بیان احرام باندھنے کے اور لبیک کہنے کے **ف** احرام کو احرام اسلیے کہتے ہیں کہ کتنی چیزیں احرام باندھنے والے کو اپنے پر حرام کر لیتی ہیں چنانچہ بیان اُنکا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَلِحِلِّہٖ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ بِطِیْبٍ فِیْہِ مِسْکٌ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عائشہؓ سے

کہ کہتی تھی مین خوشبو لگاتی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو واسطے احرام اُنکے کے پہلے احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے اُنکے کے احرام سے پہلے طواف کرنیکے ساتھ خانہ کعبہ کے ساتھ خوشبوئی کے کہ ہوتا تھا اُسمین مُشک گویا کہ دیکھتی ہون مین طرف چمک خوشبوئی کے بیچ مانگ سولخ اصلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ہوتے مُحرم یعنی وہ چمک گویا میری آنکھونکے تلے پھرتی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف واسطے احرام اُنکے کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ احرام کا کرتے تو مین خوشبو حضرت کے لگاتی اور خوشبو ایسی ہوتی کہ اُسمین مُشک بھی ہوتا پس اِس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر خوشبو پہلے احرام کے لگائے اور اثر اُسکا بعد احرام کے باقی رہے تو کچھ مضر نہین اِسلیے کہ ممنوعات احرام سے استعمال کرنا خوشبو کا بعد احرام کے ہو نہ پہلے پس مذہب امام ابو حنیفہ اور امام احمد کا تو یہی ہو اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہو پہلے احرام کو لگانا ایسی خوشبو کا کہ باقی رہے اثر اُسکا بعد احرام باندھنے کے اور واسطے نکلنے اُنکے کے احرام سے جاننا چاہیے کہ روز عید کہ مزدلفہ سے منیٰ کو آتے ہین بعد رمی جمرۂ عقبہ کے احرام سے نکل آتے ہین اور سب کچھ حلال ہو جاتا ہو مگر عورت حلال نہین ہوتی ہو یہانتک کہ کعبے کو آتے ہین اور طواف افاضہ کرتے ہین پھر عورت بھی حلال ہو جاتی ہو پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ جب حضرت احرام سے نکلے تو جب بھی مین حضرت کے خوشبو لگاتی پہلے طواف کرنیکے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُهِلُّ مُلَبِّدًا یَقُوْلُ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَا یَزِیْدُ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سُنا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آواز بلند کرتے تھے تلبید کیے ہوے کہتے حاضر ہون خدمت تیری مین یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون خدمت تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیرے ہو اور بادشاہت نہین شریک واسطے تیرے نہ زیادتی کرتے تھے اِن کلمات پر نقل کی بخاری اور مسلم نے ف تلبید کیے ہوئے تلبید یہ ہے کہ ڈالے مُحرم سر مین گوند یا خطمی یا مہندی یا اور کچھ تاکہ بال ملجا دین آپسمین اور نہ بیٹھے اُنمین غبار اور جوؤن نے محفوظ رہین اور لفظ وَالْمُلْكَ کا عطف ہے اَلْحَمْدَ پر اِسلیے مستحب ہے وقف کرنا لفظ وَالْمُلْكَ پر اور اختلاف کیا گیا ہو تلبیک کہنے مین ہمارے نزدیک تو شرط ہو واسطے صحت احرام کے اور امام مالکؒ نے کہا کہ نہین واجب لیکن اُسکے ترک کرنے مین دم آتا ہو اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے نہین دم آتا اُسکے ترک کرنے مین اور نہ زیادتی کرتے تھے یعنی اکثر اسیقدر کہتے تھے وِالّا اور الفاظ بھی سوائے اُنکے روایت کیے گئے ہین پھر کمی کرنی اِن الفاظ مین مکروہ ہو اور زیادتی کرنی نہین مکروہ بلکہ مستحب ہے اور مستحب ہے سب علما کے نزدیک بلند آواز سے تلبیک کہنی ع وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ دِخْلَةَ فِی الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتے پانون اپنا رکاب مین اور اُٹھائی اُنکو اونٹنی درحالیکہ کھڑی ہوتی احرام باندھتے نزدیک مسجد ذی الحُلیفہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی مدینہ سے پڑھکر روانہ ہوئے اور نماز عصر کی ذی الحُلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہو جا پڑھی اور رات وہان گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور اِس حدیث سے معلوم ہوا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد بیٹھنے کے اونٹ کی بیٹھ پر اور کھڑے ہونے اُسکے کے لبیک کہی اور اور روایت مین آیا ہو کہ بعد دو رکعتون احرام کے لبیک کہی اور ایک روایت مین آیا ہو کہ بیدا مین کہ نام ایک جگہ بلند کا ہو پونہچکر لبیک کہی پس امام شافعی نے تو اول روایت پر عمل کیا ہو کہ اونٹ پر بیٹھکر لبیک کہے اور امام اعظم اور امام مالکؒ اور احمدؒ نے دوسری روایت پر عمل کیا ہو کہ اُنکے نزدیک مستحب ہو کہ بعد پڑھنے دو رکعت احرام کے نیت احرام کی کرے اور لبیک کہی سحالمین کہ بیٹھا ہو چنانچہ ہدایہ مین لکھا ہو کہ اگر اونٹ پر بیٹھکر لبیک کہے تو درست ہو لیکن بعد نماز کی

افضل ہے اور تطبیق ان روایات میں یوں دی گئی ہے کہ حضرتؐ نے مصلے پر لبیک کہی پھر جب اونٹنی پر بیٹھے جب بھی کہی پھر جب بیداء پر پہنچے جب بھی کہی چنانچہ اسی پر علماء نے لکھا ہے کہ مستحب ہے تکرار لبیک کی نزدیک تغیر حالتوں اور زمانوں اور مکانوں کے پس جس راوی نے جہاں لبیک کہتے سنا وہ یہ سمجھا کہ یہیں سے لبیک کہنی شروع کی اور مؤید اس توجیہ کی روایت ابن عباسؓ کی ہے کہ ترجمہ حضرت شیخؒ کے میں ذکر کی گئی ہے ع ع **وعن** أبي سعيد الخدري قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نصرخ بالحج صراخا رواه مسلم اور روایت ابی سعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسحالمیں کہ چلاتے تھے ہم ساتھ حج کے چلانا نقل کی یہ مسلم نے ف بلند آواز سے لبیک کہتے تھے حج کے لیے اور شاید کہ اقتصار ذکر حج پر اسلیے کیا کہ وہ اصل اور مقصود اعظم ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حال راوی کا ہے اور جو کہ موافق اُسکے تھے اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکوت عنہ ہے کہ اور روایت سے واضح ہوگا پس نہیں منافی ہے یہ روایت روایات آیندہ کی ع ع **وعن** أنس قال كنت رديف أبي طلحة وإنهم ليصرخون بهما جميعا الحج والعمرة رواه البخاري اور روایت انس سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا پیچھے ابو طلحہ کے سواری پر اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ پالبتہ چلاتے تھے ساتھ دونو کے اکٹھے یعنی حج اور عمرے کی نقل کی یہ بخاری نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قران افضل ہے اور معنی قران کے آگے معلوم ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی مذہب ہمارا ہے اسلیے کہ صحابہ حضرتؐ کے ساتھ تھے وہ مطلع حضرتؐ کی کب کرتے یعنی حضرتؐ نے قران کیا ہوگا باتباع حضرتؐ کے صحابہؓ نے یعنے اکثر صحابہؓ نے بھی قران کیا ع ع **وعن** عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل بحج وعمرة ومنا من أهل بالحج وأهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج فأما من أهل بعمرة فحل وأما من أهل بالحج أو جمع الحج والعمرة فلم يحلوا حتى كان يوم النحر متفق عليه اور روایت عائشہؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سال حجۃ الوداع کے پس بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ عمرے کے اور بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج اور عمرے کے اور بعضے ہم سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ نرے حج کے اور احرام باندھا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ حج کے پھر جسنے احرام باندھا ساتھ عمرے کے پس حلال ہوگیا اور جسنے احرام باندھا ساتھ حج کے یا جمع کیا احرام حج اور عمرے کے میں پس نہیں حلال ہوا یہانتک ہوا دن نحر کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ حج کرنیوالے تین قسم پر ہیں ایک تو مفرد اور مفرد وہ ہے کہ نرے حج کا احرام باندھے اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہے کہ احرام حج اور عمرے کا دونو کا باندھے اور تیسرا متمتع اور متمتع وہ ہے کہ اول احرام عمرے کا باندھے میقات سے حج کے مہینونمیں اور افعال عمرے کے بجا لائے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے ہے اور اگر ہدی نہیں لایا ہے تو احرام سے نکل آوے اور کے میں بیٹھا رہے جب یام حج کے آوین تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے چنانچہ بیان ان احکام کا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور حدیثوں مختلف آئی ہیں حضرتؐ کے حج میں بعضی حدیثوں سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ حضرتؐ مفرد تھے چنانچہ یہ حدیث بھی اُن ہی میں سے ہے اور اکثر حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ قارن تھے اور اور بعضی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ متمتع تھے پس تطبیق نہیں یوں دی گئی ہے کہ بعضوں نے حضرتؐ سے فقط لبیک بحجۃ ہی سنا اور لفظ وعمرۃ کا نہ سنا اُنھوں نے کہا کہ حضرتؐ مفرد تھے اور بعضوں نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا اُنھوں نے کہا کہ حضرتؐ قارن تھے اور بعضوں نے لبیک بعمرۃ سنا اُنھوں نے کہا کہ حضرتؐ متمتع تھے اور احتمال یہ ہے کہ حضرتؐ کہتے ہوں کبھی لبیک بحجۃ اور کبھی لبیک بعمرۃ اور کبھی لبیک بحجۃ وعمرۃ پس جسنے جو کچھ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کے اور تمتع کے آپسمیں مشابہ ہیں بعضے صحابہؓ نے جانا کہ حضرتؐ قران کیا وہی نقل کیا اور بعضوں نے جانا کہ تمتع کیا وہی نقل کیا اور یا تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی نفع اُٹھانا اور وہ قرانمیں موجود ہے کہ قارن متمتع ہوتا ہے عمرے کر ساتھ حج کے واللہ اعلم اور جسنے احرام باندھا ساتھ عمرے کے یعنی پہلے حج کے پس حلال ہوگیا یعنے نکل آیا احرام عمرے کیسے بعد

طواف کرنے اور سعی کرنے اور حلق یعنی سر منڈانے کے پس حلال ہو گئے اُسکو سب ممنوعات احرام کے پھر احرام باندھا حج کا اور جسنے احرام باندھا حج کا یا حج و عمر کیلئے وہ احرام سے نہیں نکلا یہانتک کہ ہو دن نحر کا پس دن نحر کے حلال ہوا بعد رمی کرنے جمرۃ العقبہ اور حلق کے پھر اُسکو سب ممنوعات احرام کے کرنے درست ہوئے سوائے مباشرت عورتوں کے کہ وہ بعد طواف رکن کے درست ہوئی ۱۲ منہ مولانا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ بَدَأَ فَاَھَلَّ بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ اَھَلَّ بِالْحَجِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تمتع کیا یعنی فائدہ اُٹھایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ساتھ عمر کے طرف حج کے بیان اسکا یہ ہو کہ شروع کیا احرام عمر کیلئے پھر احرام باندھا حج کا یعنے داخل کیا حج کو عمرے مین پس قارن ہوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۱۲ منہ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِھْلَالِہٖ وَاغْتَسَلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے زید بن ثابت سے یہ کہ اُنھون نے دیکھا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگے ہوئے واسطے احرام اپنے کے اور غسل کیا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف ننگے ہوئے یعنی سیے ہوئے کپڑے اوتار ڈالے اور لنگ باندھا اور چادر اوڑھی کہ حالت احرام مین سیا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا ہو پہننا منع ہے اور غسل کرنا احرام کے لیے افضل ہے اور کافی وضو بھی ہے ۱۲ منہ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَاْسَہٗ بِالْغَسْلِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائے بال سر اپنے کے ساتھ ایسی چیز ونکے کہ اُنسے سر دھویا جاتا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی گوند یا خطمی وغیرہ سے بال جمائے تا غبار وغیرہ سے محفوظ رہین چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے ۱۲ منہ ع **وَعَنْ** خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِیْ اَنْ یَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَھُمْ بِالْاِھْلَالِ اَوِ التَّلْبِیَۃِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے خلاد بن سائب سے کہ نقل کی اُنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل حکم کیا مجکو یہ کہ امر کرون یارون اپنے کو یہ کہ بلند کرین آوازین اپنی ساتھ اہلال کے یا کہا تلبیہ کے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اور تلبیہ مین لفظ او کا شک راوی کا ہے کہ بالاہلال کہا یا بالتلبیہ منے دونکو ایک ہی ہین لبیک کہنا اور پکار کر لبیک کہنی مرد کو مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاے کہ نفس کو ریخ ہو اور عورت چپکے کہے بسطرح کہ آپ ہی سنے اور نہ سُنے ۱۲ منہ ع **وَعَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُلَبِّیْ اِلَّا لَبَّیْ مَنْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَشِمَالِہٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہو مگر لبیک کہتی ہین جو بین داہنی طرف اُسکے اور بائین طرف اُسکے قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہانتک کہ تمام ہو زمین ہر سطر سے اور اُسطر سے یعنی داہنین اور بائین طرف سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب چیزین زمین کی موافقت اسکی کرتی ہین یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہین ۱۲ منہ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْکَعُ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِہِ النَّاقَۃُ قَائِمَۃً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَۃِ اَھَلَّ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ وَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ اَھَلَّ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ وَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے ذی الحلیفہ مین دو رکعتین پھر جسوقت کہ اُٹھاتی حضرت کو اونٹنی کھڑی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے بلند کرتے اول اپنی ساتھ ان کلمات کے یعنی لبیک معظمہ کے اور کہتے یعنی زیادہ کہتے لبیک مشہور سے یہ کہ حاضر ہون تیری خدمت مین یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور نیکبختی حاصل کرتا ہون تیری خدمت مین اور بھلائی

تیرے ہی ہاتھ مین ہے حاضر ہون تیری خدمت مین اور رغبت طرف تیرے ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے مسلم کے ہین ف پڑھتے ذی الحلیفہ مین دو رکعتین کہ سنت احرام کی ہین پڑھتے نہین قول یا اور اخلاص اور نیت کرتے احرام کی اور لبیک کہتے جب اُنکے پھر جب کہ اونٹنی حضرت کو سوار کر کر کھڑی ہوتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو لبیک مشہور کہتے اور زیادہ اُس سے کہتے لبیک الخ ع وَعَنْ عُمَارَةَ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَغْفَرَهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہے عمارۃ بن خزیمۃ بن ثابت سے یعنی خزیمہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت جب فارغ ہوتے اپنی لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالے سے خوشنودی اُسکی اور جنت اور طلب معافی کرتے اُس سے ساتھ رحمت اُسکی کے آگ سے نقل کی یہ شافعی نے ف کہا علما ہمارے نے کہ مستحب ہے یہ کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنے سے اور آواز پست کرے درود بھیجنے مین پر نسبت لبیک کہنے کے اور مانگے اللہ تعالے سے خوشنودی اُسکی اور جنت اور پناہ مانگے اُس سے آگ سے اور دعا کرے اپنے لیے جو چاہے اور ایسی حالت مین مکروہ ہے کسی کو سلام علیک کرنی اُس سے لیکن اگر کوئی سلام علیک کرے تو اُسکو جواب دینا جائز ہے پھر لبیک کہنی ایکبار شرط ہے ہمارے نزدیک اور زیادہ ایکبار سے ستے ہے یہانتک کہ لازم آتی ہے اساءۃ ساتھ ترک اُسکے ع الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا حج کا خبردار کر دیا لوگونکو پس جمع ہوئے پھر جب آئے میدان بیداء کے مین احرام باندھا نقل کی یہ بخاری نے ف خبردار کر دیا یعنی ندا کرنیوالے کو حکم فرمایا کہ ندا کرے لوگونمین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہین پس جمع ہوئی خلق کثیر مدینہ مین پس جب آئے بیداء مین کہ نام ایک میدان کا ہے قریب ذی الحلیفہ کے احرام باندھا یعنی ظاہر کیا احرام کو لبیک کہکر دوبارہ اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے احرام باندھا ابتدا مسجد ذی الحلیفہ مین بعد دو رکعتون احرام کے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کرتے تھے مشرک حاضر ہین تیری خدمت مین نہین شریک ہے واسطے تیرے کوئی پس فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس ہے تمکو پس بس یعنی بس کرو اتنا ہی کہو اس سے زیادہ نہ کہو کہتے تھے مشرک زیادہ اس سے مگر وہ شریک ہے واسطے تیرے ہے مالک ہے تو اُسکا اور نہین وہ شریک تیرا کہتے مشرک اُن کلمات کو اسحالت مین کہ طواف کرتے خانہ کعبہ کا نقل کی یہ مسلم نے ف مشرک بھی حج اور عمرہ اور طواف وغیرہ خانہ کعبہ کا کرتے اور ہمیشہ تعظیم اُسکی کرتے لیکن بسبب شرک کے لبیک اسطرح کہتے لبیک لا شریک لک الا شریکا ہو لک نفی شرک کی حق تعالی سے کرتے اور تبو نکو استثنا کرتے کہ وہ شریک خدا کے ہین ولیکن مملوک اُسکے ہین پس جب وہ یہانتک پونہچتے لبیک لا شریک لک تو حضرت فرماتے کہ بس اسیقدر کہو کہ کوئی شریک نہین خدا کا اور زیادہ اس سے نہ کہو الا شریکا الخ اور حقیقت مین یہ کہنا احکام اُنکے جہل پر دلالت کرتا ہے کہ مملوک شریک لک کا کیونکر ہو سکتا ہے ع بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ باب بیچ قصہ حجۃ الوداع کے ف وداع واد کے زبر سے بمعنی رخصت کرنیکے ہے اور حجۃ الوداع اُس حج کو کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فرض ہونے حج کے دسویں سال ہجری مین کیا یہ نام اسلیے رکھا گیا کہ حضرت نے اُسمین لوگونکو تعلیم احکام شرع کی کی اور رخصت کیا اُنکو اور خبر دی اپنی رحلت کی اور اُنکو گواہ پکڑا دے رسالت پر اور احکام کے پونہچانے پر اور یہ حدیث جابر کی جامع ترا حادیث کی ہے اسمین ڈیڑھ سو مسئلے فقہ کے ہین اور اگر کوئی تامل کرے تو اس سے بھی زیادہ نکل سکتے ہین ع طیبی الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَثَ بِالْمَدِیْنَۃِ تِسْعَ سِنِیْنَ لَمْ یَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ فِی الْعَاشِرَۃِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بَشَرٌ کَثِیْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَہٗ حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا ذَا الْحُلَیْفَۃِ وَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ مُحَمَّدَ ابْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِیْ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَکِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰی اِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ عَلَی الْبَیْدَآءِ اَھَلَّ بِالتَّوْحِیْدِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَۃَ حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا الْبَیْتَ مَعَہٗ اسْتَلَمَ الرُّکْنَ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰی مَقَامِ اِبْرٰھِیْمَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَرَاَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ رواہ مسلم

ترجمہ نہیں کیا یعنی ولیکن عمرہ کیا جیسا کہ گذرا پھر خبر کی لوگوں مین یعنی ندا کی نذر کرنیوالے نے حضرتؐ کے حکم سے دسوین سال مین یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہین پس آئے مدینہ مین آدمی بہت پس نکلے ہم ساتھ حضرتؐ کے یعنی جبکہ باقی دن باقی رہے ذیقعدہ کے درمیان ظہر و عصر کے یہانتک کہ جب پونچے ہم ذوالحلیفہ مین پس جنی اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکرؓ کو پس بھیجا اسماء نے یعنی کسی کو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا کرون یعنی مین مسئلہ احرام کے آیا احرام باندھون یا نہین اور باندھون تو کیونکر باندھون فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ ساتھ کپڑے کے اور احرام باندھ پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذی الحلیفہ مین پھر سوار ہوے قصواء پر کہ نام حضرتؐ کی اونٹنی کا تھا یہانتک کہ جب کھڑی ہوئی ساتھ حضرتؐ کے اونٹنی اوسکی میدان بیدا پر آواز بلند کی ساتھ لبیک کہنے کے کہ وہ یہ ہین حاضر ہون تیری خدمت مین یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین نہین کوئی شریک واسطے تیرے حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور بادشاہت نہین شریک کوئی واسطے تیرے کہا جابر نے نہین تھے ہم یعنی پہلے اس سے نیت کرتے مگر حج کی نہ تھے ہم جانتے عمرے کو یعنی حج کے مہینون مین یہانتک کہ جب آئے ہم نزدیک خانہ کعبہ کے ساتھ حضرتؐ کے بوسہ دیا حجر اسود کو یعنی ہاتھ رکھے اوسپر اور بوسہ دیا پھر جلدی چلے تین بار پھر چلے مین اور چار بار پھر چلے اپنے طور پر یعنی آہستہ پھر آگے بڑھے طرف مقام ابراہیم کے پھر پڑھی یہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی حوالی اوسکے کو جاے نماز پھر کر دانا مقام ابراہیم کو حضرتؐ نے درمیان اپنے اور درمیان خانہ کعبہ کے اور ایک روایت مین ہے کہ پڑھی حضرتؐ نے دو رکعتون مین قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ آدمی بہت کہا بعضون نے کہ اُس حج مین حضرتؐ کے ساتھ نوے ہزار آدمی جمع ہوے اور بعضون نے کہا کہ اکیسو بیس ہزار تھے اور اسماء سے پہلے جعفر بن ابی طالب نے نکاح کیا پھر اونکے انتقال کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے نکاح اونکا ہوا پھر اونکے انتقال کے بعد حضرت علیؓ سے ہوا پس جبکہ حضرت حج کو تشریف لائے تو اسماءؓ حضرت ابوبکرؓ کے نکاح مین تھین اور اونسے محمد بن ابوبکرؓ پیدا ہوئے اور غسل کرو للاست کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ نفاس والی عورت کو احرام کے لیے سنت ہے اور یہ غسل نظافت یعنی ستھرائی کے لیے ہے نہ طہارت کے لیے اور اسی لیے عورت نفاس والی کو احرام کے لیے تیمم کرنا نہین آیا اور یہی حکم حائض کا ہے اور احرام باندھ یعنی نیت احرام کی کر اور لبیک کہہ اسسے معلوم ہوا کہ احرام نفاس والی عورت کا صحیح ہے اور اسپر اجماع ہے سب علما کا اور نماز پڑھی الخ یعنی دو رکعتین سنت احرام کی پڑھین اور لائق ہے کہ اگر میقات مین مسجد ہو تو نماز پڑھے اُسمین اور اگر اور جگہ سے مسجد کے پڑھے تو بھی مضائقہ نہین اور اوقات مکروہہ مین نماز نہ پڑھے اور نماز فرض بھی قائم مقام اس نماز کے ہو جاتی ہے مانند تحیۃ المسجد کے اور نہ تھے ہم جانتے عمرہ کو یہ تاکید ہے پہلے جملہ کی معمول تھا ایام جاہلیت مین کہ حج کے مہینون مین عمرے کو نیکو بڑا گناہ جانتے تھے اب حضرتؐ نے اوسکو رد کیا اور حکم فرمایا عمرہ کرنیکا حج کے مہینون مین

چنانچہ بیان اسکا آگے آتا ہے اور جسوقت کہ آئے ہم آنحضرت یعنی اول ذی طوی مین اوترے اور رات کو وہین رہے پھر نہائے اور داخل ہوئے مکہ مین منیہ علیا کیطرف سے جو نشیبی ذیخمر کو اور قصد کیا مسجد کا جانب باب السلام سے اور نماز تحیۃ المسجد نہین پڑھی اسلیے کہ وہا تحیۃ طواف ہے آور پھر جلدی چلے آنحضرت یعنی کعبہ کے طواف کرنے مین سات بار گرداوسکے پھرتے ہین پس تین بار پھرنے مین جلدی چلے کندھے ہلاکر جیسے پہلوان چلتے ہین اور چار بار اپنی چال چلے اور جلدی چلنے کا سبب یہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کے لیے مکے مین آئے تو مشرکون نے کہا کہ انکو تپ یثرب یعنی مدینہ کے نے لاغر و سست کردیا پس آنحضرتؐ نے مسلمانون کو فرمایا کہ اسطرح چلکر اظہار قوت کرو پھر بعد دور ہونے علت کے بھی وہی حکم باقی رہا اور اس حدیث سے ذکر اضطباع کا نمواوہ بھی مسنون ہے وقت طواف کے چنانچہ اوجنیونمین مذکور ہے اور اضطباع یہ ہے کہ چادر دائین بغل کے نیچے سے نکالکر بائین کاندھے پر ڈال لیتے ہین وہ بھی اظہار قوت کے لیے تھا اور پھر آگے بڑھے طرف مقام ابراہیم کے یعنی بعد طواف کرنیکے مقام ابراہیم کیطرف گئے اور مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے کہ اوسپر حضرت ابراہیمؑ نے کھڑے ہوکر کعبہ کو بنایا تھا اوسمین نشان ہے اُنکے پاؤن کا اور معنی مقام ابراہیم کے ہین جگہ کھڑے رہنے ابراہیمؑ کی اور اب وہ آگے خانۂ کعبہ کے ایک حجرے مین رکھا ہے پس اوسکے پیچھے کھڑے ہوکر حضرتؐ نے دو رکعتین پڑھین اور اس جگہ کھڑے ہوکر یہ نماز پڑھنی افضل ہے اور جائز ہے ہر جگہ حرم مین خواہ مسجد حرام مین پڑھے خواہ باہر مسجد سے اور یہ دو رکعت واجب ہین ہمارے نزدیک بعد ہر طواف کے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہین اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ظاہر ایہ معلوم ہوتا ہے کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت مین پڑھے اور قل یا دوسری مین پس تقدیم سورۂ متاخر کی اوپر سورۂ مقدم کے لازم آئی توجیہ اسکی یہ لکھی ہے علمانے کہ راوی مطلق جمع کے لیے ہی یعنی دونون رکعتونمین دونون سورتین پڑھین تقدیم وتاخیر کچھ نہین سمجھی جاتی پس اشکال مذکور نہین لازم آتا اور کہا طیبی نے کہ سر اسمین یہ ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اثبات توحید کے لیے اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ واسطے تبرّی شرک کے پس مقدم کیا توحید کو واسطے اہتمام شان اُسکی کے اور بعضی روایتونمین تقدیم قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کی بھی آئی ہے ع ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنٰى مِنَ الصَّفَا قَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ وَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى اِنْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ طَوَافِهٖ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادٰى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهٗ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَاحِدَةً فِي الْاُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبِيْدٍ پھر پھرے طرف حجر اسود کے پس بوسہ دیا اوسکو پھر نکلے دروازۂ مسجد سے یعنی باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کے پس جب نزدیک ہوئے صفا سے پڑھی یہ آیت تحقیق صفا اور مروہ نشانیون اللہ کی سے ہین یعنی اللہ کے دین کی نشانیونسے ہین اور فرمایا حضرتؐ نے کہ شروع کرتا ہون مین ساتھ اُس چیزکے کہ شروع کیا اللہ نے ساتھ اُسکے یعنی جیسے اللہ تعالی نے اول ذکر صفا کا کیا اور پھر مروہ کا اسیطرح مین بھی اول صفا پر چڑھتا ہون اور پھر مروی پر چڑھونگا پس شروع کیا ساتھ صفا کے پس چڑھے اوسپر یہان تک کہ دیکھا خانۂ کعبہ کو پھر سامنے ہوئے بیت اللہ کے پس وحدانیت بیان کی اللہ کی یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور بڑائی بیان کی اوسکی یعنے اللہ اکبر کہا

ل وما فی بعض النسخ فاذا فی والناس فقال فالاصل ثم فقال فالاصل ثم فقال مولانا اصاحب ان صواب

اور کہا نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی اسلام کے بول بالا کا جو کیا تھا اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی حضرتؐ کی اور شکست دی گروہ کافرونکو تنہا یعنی خندق کی لڑائی مین پھر دعا کی درمیان اسکے کہا مانند اسکے تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی اور پھر ذکر کیا اور دعا کی تین بار اسیطرح کیا پھر اوترے صفا سے اور چلے طرف پہاڑ مروے کے یہانتک کہ پونچے قدم حضرتؐ کے بیچ نشیب میدان کے یعنی بلندی میدان سے بستی مین آئے پھر وڑے یہانتک کہ جب چڑھنے لگے دونون قدم حضرتؐ کے یعنی نسبت بلندی مروہ پر چڑھنے لگے آہستہ چلے یعنی دوڑنا موقوف کیا یہانتک کہ آئے مروے پر پھر کیا مروے پر جو کیا تھا صفا پر یہانتک کہ جب ہوا آخر پھرنا مروے پر بکارا اُس حالت مین کہ وہ تھے مروے پر اور لوگ تھے نیچے پہاڑ کے فرمایا اگر مین پہلے جانتا امر اپنے سے جو کچھ کہ جانا مین نے پیچھے نہ لاتا مین ہدی ساتھ اپنے اور کرڈالتا مین حج کو عمرہ پس جو نہ ہو تم مین سے کہ نہو ساتھ اُسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام حج کیسے باہر ہو اور کرڈالے حج کو عمرہ پس کھڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے لیے ہے یہ حکم یا ہمیشہ کے لیے پس ڈالین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیان اپنے ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی اونگلیونمین اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج مین دو بار فرمایا نہین یعنی یہ حکم خاص اسی برس مین نہین ہے بلکہ ہمیشہ کو ہے یعنی جائز ہے عمرہ حج کے مہینونمین ہمیشہ کو قسم یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو اور اُس زمانہ مین کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا تھا اور اب عمارت مسجد الحرام کیسے چھپ گیا ہے لیکن حجر اسود بقصد دروازون حرم کیسے کہ نخاذی اُسکے ہے معلوم ہوتا ہے اور جو کیا تھا صفا پر یعنی جیسے ذکر اور دعا صفا پر کی تھی ویسے ہی مروے پر کی اور سعی درمیان صفا اور مروے کے سات بار کی صفا سے مروے تک ایک بار اور مروے سے صفا تک دوسری بار اسی طرح سات بار سعی کی پس ابتدا صفا سے ہوئی اور ختم مروے پر جیسا کہ فرمایا یہانتک کہ جب ہوا آخر پھرنا مروے پر الخ اور یہ سعی کرنی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروے کے واجب ہے اور اصل اسکی یہ ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ جن دنون مین چھوٹے تھے اُنکی والدہ حضرت ہاجرہؑ پانی کی تلاش کو گئین جب نشیب مین پونچین تو حضرت اسمٰعیلؑ انکی نظر سے پوشیدہ ہو گئے وہ صفا اور مروے پر چڑھ کر انکو دیکھتی تھین پس یہ اونکی سنت ہے حضرتؐ بھی بجالائے اور اب مٹی بھر گئی ہے درمیان صفا اور مروی کے وہ بستی باقی نہین رہی وہان نشان بنا دیے ہین بجا آوری سنت کے لیے وہان دوڑتے ہین اور اگر مین پہلے جانتا امر اپنے سے الخ خرج اس کلام کی دراز ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین پونچے اور عمرہ ادا کر چکے تو صحابہ کو حکم کیا کہ جو ہدی ساتھ نہین لایا ہے عمرہ کرے اور احرام سے نکل آوے اور فسخ حج ساتھ عمرہ کے کرے اور بعد ازان ایام حج مین احرام باندھے اور حج کرے اور جو کوئی ہدی ساتھ لایا ہے عمرہ کرے اور اپنے احرام پر رہے حج تک بعد ازاد کرنے حج کے احرام سے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لائے تھے احرام باندھے رہے پس یہ بات صحابہ کو گران گذری کئی سبب سے ایک تو اسلیے کہ ہم احرام سے نکلین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے رہین اور ترک متابعت اونکی کا کرین دوسرے اسلیے کہ درمیان ہمارے اور عرفہ کے سوا پانچ روز کے نہین ہے پس مناسب نہین کہ احرام سے نکلین اور عورتونکے پاس جاوین اور منوز ستارون ہمارے سے منی ٹپکتی ہو اور پھر عرفہ مین جاوین اور حج کرین اور تیسرا اسلیے کہ جاہلیت مین عمرہ کرنا حج کے مہینونمین نہایت بُرا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوے اور فرمایا کیا کرونمین حکم الٰہی اسیطرح ہے اگر مین پہلے سے جانتا کہ نکلنا احرام کا قیمتی سوار ہوگا تو مین بھی ہدی نہ لاتا اور احرام سے نکل آتا اور فسخ حج ساتھ عمرے کے کرتا مین اور مین نہ جانتا تھا کہ حکم الٰہی اسطرح ہوگا اور کہا نووی نے کہ نہ اختلاف کیا ہے علمانے بیچ اس فسخ حج کے ساتھ عمرے کے کہ آیا یہ خاص صحابہ ہی کے لیے تھا اوس برس مین یا اور نکو بھی جائز ہے قیامت تک پس کہا احمد اور ایک جماعت نے اہل ظاہر سے کہ یہ خاص صحابہ ہی کے لیے نہ تھا بلکہ یہ حکم باقی ہے قیامت تک پس جائز ہے واسطے اُس شخص کے کہ احرام باندھا حاج کا اور ہدی اُسکے ساتھ ہو نہین فسخ کرا احرام حج کا ساتھ عمرے کے اور حلال ہو جانا ساتھ اعمال عمرے کے اور کہا مالک و شافعی اور ابو حنیفہ اور جماہیر علمانے سلف و خلف سے کہ یہ خاص

صحابہ ہی کے لیے تھا اوس برس مین تا کہ مخالفت ہو جاوے اوس چیز کی کہ تھے اُسپر اہل جاہلیت کہ حرام جانتے تھے عمرہ کو حج کے مہینون مین اور اسی حدیث پر عمل کیا ہے امام ابو حنیفہ اور احمد نے کہ جو کوئی احرام باندھے عمرہ کا اور ہدی نہ لایا ہو تو احرام سے نکل آوے اور جو کوئی احرام باندھے عمرہ کا اور ہدی لایا ہو تو احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی اوسکی دن نحر کے اور امام مالک اور امام شافعی نے کہا کہ حلال ہو جاوے عمرہ سے بھرو فارغ ہونیکے اعمال عمرہ سے اگرچہ ہدی ساتھ لایا ہو بوجہ جمع وَقَدِمَ عَلِیٌّ مِنَ الْیَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا ذَا قُلْتَ حِیْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُھِلُّ بِمَا اَھَلَّ بِہٖ رَسُوْلُکَ قَالَ فَاِنَّ مَعِیَ الْھَدْیَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَکَانَ جَمَاعَۃُ الْھَدْیِ الَّذِیْ قَدِمَ بِہٖ عَلِیٌّ مِنَ الْیَمَنِ وَالَّذِیْ اَتٰی بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِائَۃً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ کُلُّھُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَۃِ تَوَجَّھُوْا اِلٰی مِنًی فَاَھَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَکِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِھَا الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَکَثَ قَلِیْلًا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّۃٍ مِّنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَہٗ بِنَمِرَۃَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُکُّ قُرَیْشٌ اِلَّا اَنَّہٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ کَمَا کَانَتْ قُرَیْشٌ تَصْنَعُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَۃَ وَحَبَا لَہُ الْقُبَّۃَ قَدْ ضُرِبَتْ لَہٗ بِنَمِرَۃَ فَنَزَلَ بِھَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِّلَ لَہٗ فَاَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَاءِ نَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ وَکَانَ مُسْتَرْضَعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَہٗ ھُذَیْلٌ وَرِبَا الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَا نَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّہٗ مَوْضُوْعٌ کُلُّہٗ فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْھُنَّ بِاَمَانِ اللّٰہِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَھُنَّ بِکَلِمَۃِ اللّٰہِ وَلَکُمْ عَلَیْھِنَّ اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْھُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ وَلَھُنَّ عَلَیْکُمْ رِزْقُھُنَّ وَکِسْوَتُھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ کِتَابَ اللّٰہِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِہِ السَّبَّابَۃِ یَرْفَعُھَا اِلَی السَّمَاءِ وَیَنْکُتُھَا اِلَی النَّاسِ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور والے حضرت علیؓ سے کہتے اونٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت علیؓ مین کے حاکم ہو کر گئے تھے وہانسے کتنے ایک اونٹ حضرتؐ کے لیے لائے پھر فرمایا حضرت نے حضرت علیؓ کو کہ کیا کہا تو نے اوسوقت کہ لازم کیا تھا حج یعنی وقت باندھنے احرام کے کیا کہا تھا اور کیا نیت کی تھی کہا حضرت علیؓ نے کہ کہا تھا مینے بارالٰہی تحقیق مین احرام باندھتا ہون ساتھ اوس چیز کے کہ احرام باندھا ساتھ اوسکے رسول تیرے نے فرمایا حضرتؐ نے کہ پس تحقیق ساتھ میرے ہدی ہو یعنی جب نیت کی ہے تو نے تو مین احرام عمرہ کا باندھے ہوئے ہون اور میرے ساتھ ہدی ہے مین احرام سے نہین نکل سکتا یہانتک کہ فارغ ہون عمرے اور حج سے پس تم بھی احرام سے نہ نکلو کہا جابر نے پس تھے سب اونٹ کہ لائے اونکو حضرت علیؓ مین سے اور وہ کہ لائے اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تلو کہا جابر نے پس حلال ہوئے لوگ سب اور کترواے بال اپنے یعنی جنکے ساتھ ہدی نہ تھی وہ احرام عمرے کے سے نکل آئے بعد فارغ ہونیکے عمرے سے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ تھی اُنکے ساتھ ہدی نہ حلال ہوئے پس جبکہ ہوا دن ترویہ کا یعنی آٹھوین تاریخ ذیحجہ کی متوجہ ہوئے یعنی ارادہ کیا متوجہ ہونیکا طرف منا کے پس احرام باندھا حاج کا صحابہ نے یعنی اونھون نے کہ احرام عمرے سے نکل آئے تھے بعد فارغ ہونیکے عمرے سے اور سوار ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جب کہ آفتاب طلوع ہوا اور پوہنچے منا مین پس نماز پڑھی منا مین یعنی مسجد خیف مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی پھر ٹھیرے رہے یعنی بعد ادا کرنے نماز فجر کے تھوڑی سی دیر یہانتک نکلا آفتاب اور حکم کیا ساتھ خیمے کے کہ تھا بنا ہوا بالوںکا کہ کھڑا کیا جاوے حضرتؐ کے لیے وادی نمرہ مین پھر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منا سے طرف عرفات کے

اور نہین گمان کرتے تھے قریش مگر یہ کہ حضرتؐ کھڑے ہونگے حج کے لیے نزدیک مشعر حرام کے جیسیکہ تھے قریش کرتے جاہلیت مین پس گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے یہانتک کے آئے میدان عرفات مین پس پایا خیمہ کہ کھڑا کیا گیا تھا حضرتؐ کے لیے نمرہ مین پس اترے اُسمین یعنی اور ٹھیرے اسمین یہانتک کے جب ڈھلی وہ پر حکم کیا ساتھ لانے قصواء کے کہ نام تھا حضرتؐ کی اونٹنی کا پس زین کی گئی حضرتؐ کے لیے پھر آئے حضرتؐ یعنی اونٹنی پر سوار ہو کر تا درواد ی نمرہ کے پھر خطبہ فرمایا روبرو لوگونکے اور فرمایا کہ تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے حرام ہین تم پر یعنی آپسمین ایک دوسرے کا نہ خون کرے اور نہ مال کسی کا چوری و دغابازی سے کھا جاوے مانند حرمت اس دن تمہارے کے یعنی عرفہ کے بیچ اس مہینے تمہارے کے یعنی ذیحجہ کے بیچ اس شہر تمہارے کے یعنی مکہ کے یعنی جیسا تم حرام جانتے ہو کسیکے مال لینے کو اور خون کرنیکو اسدن مین اور اس مہینے مین اور اس شہر مین اسطرح سے ہمیشہ اور ہر جگہ خون کرنا اور ناحق مال لینا آپسمین حرام ہر چیز امر جاہلیت کے نیچے قدمون میرے رکھی گئی ہے اور ہست و پامال ہے یعنی باطل و موقوف ہے یعنی جو کچھ کسیکے کیا پہلے اسلام کے معاف کیا ہے اور جو کسی جاہلیت کی تعین موقوف کین اور خون جاہلیت کے موقوف کیے یعنی نہ قصاص ہے اسمین اور نہ دیت اور نہ کفارہ اسکو اور سود کو جدا بیان فرمایا ہے واسطے زیادتی اہتمام کے اور تحقیق اول خون کہ موقوف کرتا ہون اپنے خونون سے خون ابن ربیعہ بن حارث کا ہے اور وہ دودھ پیتا تھا بیچ بنی سعد کے قتل کیا تھا اُسکو ہذیل نے اور سود جاہلیت کا موقوف کیا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا ہے اپنے سودونمین سے سود عباس بن عبدالمطلب کا ہے پس تحقیق وہ موقوف کیا گیا بالکل پھر اُو والد سے بیچ حق عورتونکے پس تحقیق تمنے لیا ہے اونکو ساتھ امان اللہ کے یعنی ساتھ عہد اوسکے کے کہ تمسے کیا ہے یا ساتھ عہد کے کہ تمنے اُس سے کیا ہے بیچ رعایت حقوق اونکے کے اور حلال کیا تمنے اُنکی فرمانبرداری کو ساتھ حکم اللہ کے کہ فرمایا ہے اللہ نے اور تمہارا حق اُنپر یہ ہے کہ نہ آنے دین تمہارے بچھونون پر کسیکو کہ مکروہ جانتے ہو تم اُسکے آنے کو یعنی نہ اذن دیون گھر مین آنیکا کسی کو بغیر مرضی تمہاری کے خواہ مرد ہو خواہ عورت پس اگر کرین یہ یعنے اذن دین آنیکا پس مارو اُنکو مار نا بغیر سخت کا اور اونکا حق تمپر روزی اونکی یعنی کھانا پینا اور اوسی کے حکم مین داخل ہے مکان رہنے کا اور کپڑا اونکا موافق مقدور اپنے کے اور تحقیق چھوڑی مین نے تم مین ایسی چیز کہ ہرگز نہین گمراہ ہونیکے بعد چھوڑنے نہ یرے کے اوسکو تم مین یا بعد چنگل مارنیکے ساتھ اُسکے اور عمل کرنیکے اُسپر اگر چنگل مارو گے ساتھ اُسکے وہ چیز کتاب اللہ ہے اور تم پوچھے جاؤ گے یعنی میرے پہونچانے اور نہ پہونچانے سے احکام دین کو کیسا جواب دو گے کہا صحابہؓ نے گواہی دینگے ہم یعنی روبرو والد تعالی کے یہ کہ تحقیق پہونچائی تمنے پیغمبری اور ادا کی تمنے امانت اور خیرخواہی کی تمنے پھر اشارہ کیا حضرتؐ نے ساتھ شہادت کی اُنگلی اپنی کے اس حال مین کہ اوٹھایا اُسکو طرف آسمان کے اور جھکایا اُسکو طرف لوگونکے اور کہا تین بار یا اللہ گواہ رہ یعنی اپنے بندون کے اقرار پر کہ اونھون نے اقرار کیا پہونچانیکا کافہ تمہارے بال مُنڈانا یا اونکا وقت نکلنے کے احرام سے افضل ہے اور باوجود اسکے صحابہؓ نے بال کترواے اسلیے کہ تا باقی بال حج مین مُنڈواوین اور متوجہ ہوے طرف منا کے آٹھوین تاریخ منا مین جانا اور وہان رات کو رہنا ہمارے نزدیک واجب نہین بلکہ سنت ہے اور نمرہ ساتھ زبرلون کے اور زبیر میم کے نام ایک پہاڑ کا ہے قریب عرفات کے کہ زمین حرم کی وہان تمام ہوئی ہے اور عرفات حل مین ہے اور نہین گمان کرتے تھے الحمس یعنی قریش گمان کرتے تھے کہ حضرتؐ ٹھیرینگے نزدیک مشعر حرام کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے مزدلفہ مین جیسیکہ قریش جاہلیت مین کرتے تھے کہ مزدلفہ مین ٹھیرتے تھے اور اُسکو کہتے تھے کہ یہ موقف حُمس یعنی جگہ ٹھیرنے قریش اور اہل حرم اللہ کی ہے اور عرفات مین نہین جاتے تھے بخلاف تمام عرب کے کہ وہ وقوف عرفات مین کرتے تھے پس اُنھون نے گمان کیا کہ حضرتؐ بھی مزدلفہ مین ٹھیرینگے پر حضرتؐ وہان نہ ٹھیرے اور عرفات مین پونہچے اور خطبہ فرمایا یعنی وہ خطبہ پڑھے اول مین احکام حج کے بیان کیے اور رغبت دلائی کثرت ذکر و دعا کی عرفہ مین اور دوسرا خطبہ چھوٹا تھا بہ نسبت پہلے کے آخیر مین نرمی و دعا تھی اور ابن ربیعہ بن حارث آگے بھیجا تھا حضرتؐ نے بیٹے عبدالمطلب کے انکا بیٹا تھا ربیعہ اور ربیعہ کا بیٹا تھا ایاس اسکو قبیلہ بنی سعد مین دودھ پلانیکے لیے دیا تھا جن ایام مین کہ بنی سعد اور ہذیل مین لڑائی ہوئی ہذیل مین سے کسیکے ایاس کو پتھر مارا وہ مرگیا پس ایاس حضرتؐ کے چچا کے پوتے تھے اونکے خون لینے کا حضرتؐ کو حق تھا حضرتؐ نے معاف فرمایا اور عباسؓ

ابن عبد المطلب چچا حضرتؐ کے ایام جاہلیت مین سود کھاتے تھے اور سود لوگونکے ذمے بہت تھا وہ بھی حضرتؐ نے معاف فرمایا ثم نزع ثم اذن
بلال ثم اقام فصلی الظہر ثم اقام فصلی العصر ولم یصل بینہما شیئا ثم رکب حتی اذا اتی الموقف جعل بطن ناقتہ القصواء الی
الصخرات وجعل حبل المشاۃ بین یدیہ فاستقبل القبلۃ فلم یزل واقفا حتی غربت الشمس وذہبت الصفرۃ قلیلا حتی غاب القرص
واردف اسامۃ خلفہ ودفع حتی اتی المزدلفۃ فصلی بہا المغرب والعشاء باذان واحد واقامتین ولم یسبح بینہما شیئا ثم اضطجع حتی طلع الفجر
فصلی الفجر حین تبین لہ الصبح باذان واقامۃ ثم رکب القصواء حتی اتی المشعر الحرام فاستقبل القبلۃ فدعاہ وکبرہ وہللہ
ووحدہ فلم یزل واقفا حتی اسفر جدا فدفع قبل ان تطلع الشمس وارد ف الفضل بن عباس حتی اتی بطن محسر فحرک قلیلا ثم
سلک الطریق الوسطی التی تخرج علی الجمرۃ الکبری حتی اتی الجمرۃ التی عند الشجرۃ فرماہا بسبع حصیات یکبر مع کل
حصاۃ منہا مثل حصی الخذف فرمی من بطن الوادی ثم انصرف الی المنحر ثلثا وستین بدنۃ بیدہ ثم اعطی علیا فنحر ما غبر
واشرکہ فی ہدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمہا وشربا من مرقہا ثم رکب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاض الی البیت فصلی بمکۃ الظہر فاتی علی بنی عبد المطلب یسقون علی زمزم فقال انزعوا
بنی عبد المطلب فلو لا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم فناولوہ دلوا فشرب منہ رواہ مسلم

پھر اذان دی بلال رضؓ نے پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز ظہر کی پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز عصر کی اور نہ پڑھا درمیان اُن دونون کے کچھ یعنی نہ سنت نہ نفل پھر سوار ہوئے یہانتک کہ آئے میدان عرفات مین ٹھیرنے کی جگہ پس کیا بیٹ اپنی اونٹنی قصواء کا طرف پتھرونکے اور کیا جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہ کا ہے آگے اپنے اور سامنے ہوئے قبلہ کے پس ہمیشہ رہے کھڑے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تھوڑی سی یہانتک کہ غائب ہوا گردہ آفتاب کا اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلے یہانتک کہ آئے مزدلفہ مین پھر نماز پڑھی اوسمین مغرب اور عشا کی ساتھ ایک اذان اور دو تکبیرون کے اور نہ پڑھی درمیان اُن دونو کے کوئی نماز نہ سنت اور نہ نفل پھر لیٹ رہے یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر پھر پڑھی نماز فجر کی اوسوقت کہ ظاہر ہوئی واسطے اُنکے فجر ساتھ اذان اور تکبیر کے پھر سوار ہوئے اونٹنی پر یہانتک کہ آئے مشعر حرام پر پس سامنے کھڑے ہوئے قبلہ کے اور دعا مانگی اللہ تعالی سے اور تکبیر کہی اور تہلیل کہا اور وحدانیت اسکی کہی یعنی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آخر تک کہا پس ہمیشہ رہے کھڑے یہانتک کہ صبح ہوئی خوب روشن پس چلے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پیچھے سوار کیا فضل بن عباسؓ کو یہانتک کہ آئے درمیان وادی محسر کے پس حرکت دی سواری کو تھوڑی سی پھر چلے بیچ کی راہ کہ نکلتی ہی اوپر جمرہ کبری کے یہانتک کہ آئے جمرہ کے پاس کہ نزدیک درخت کے ہی پس پھینکیں اوپر سات کنکریان مانند کنکریون خذف کے یعنی جو کہ انگلیون مین رکھکر پھینکتے ہین مراد بیان کرنا مقدار انکی کا ہے کہ بقدر دانہ باقلا کے تھین تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے اون کنکریون سے مارین حضرتؐ نے کنکریان نالے کے اندر سے پھر پھرے طرف جگہ قربانی کرنیکے کہ منا مین ہے پس قربح کیے حضرتؐ نے تریسٹھ اونٹ ساتھ ہاتھ اپنے کے پھر دیے باقی حضرت علیؓ کو پس قربح کیے اُنھون نے باقی یعنی سینتیس ۳۷ اور شریک کیا حضرتؐ نے حضرت علیؓ کو قربح ہدی اپنے کے پھر حکم کیا حضرتؐ نے ساتھ لینے ایک ایک ٹکڑے گوشت کے ہر اونٹ مین سے پھر ڈالے گئے ٹکڑے گوشت کے ایک ہانڈی مین پس پکائے گئے ٹکڑے پس کھایا دونون صاحبون نے اُس قربانی کے گوشت مین سے اور پیا دونون نے اوسکے شوربے مین سے پھر سوار ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا پس نماز پڑھی مکے مین ظہر کی پھر آئے اولاد عبد المطلب کے پاس یعنی اپنے چچا عباسؓ اور اولاد اُنکی کے پاس کہ پلاتے تھے پانی زمزم کا پس فرمایا کھینچو اے اولاد عبد المطلب کی یعنی پانی زمزم کا کہ بہت ثواب کی بات ہی پس اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگے لوگ تمپر اوپر پانی پلانے تمہارے کے تو البتہ کھینچتا مین پانی ساتھ تمہارے یعنی خوف اسکا ہے کہ لوگ مجھے کھینچتے دیکھکر بسبب اتباع میری کے

کھینچینگے اور ازدحام کرینگے اور میں نصب تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا اگر اسکا خوف نہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا پس دیا اولاد عبد المطلب کی نے اونکو ڈول پس پیا حضرتؐ نے اُس سے نقل کی یہ مسلم نے ف پھر پڑھی نماز عصر کی آکر یعنی جمع کیا نماز ظہر اور عصر کو ظہر کیوقت میں اسکو جمع تقدیم کہتے ہین عرفات میں وقوف کرنیکے لیے یہ دونون نمازین ملاکر پڑھ لیتے ہین اور اُنکے درمیان میں سنن ونوافل نہ پڑھے تاکہ نہ باطل ہوجائے جمع اسلیے کہ بیچ درمیان ان نمازون کا واجب ہے اور غائب ہوا گردہ آفتاب کا یہ تاکیدا ور بیان غروب کا ہے تاکوئی گمان نکرے کہ غروب سے مراد قریب غروب کے ہی اور یہانتک کہ آئے مزدلفہ مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان عرفات اور منا کے وہان رات کو رہنا ہمارے نزدیک سنت ہی اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک واجب ہے پس حضرتؐ نے وہان پونہچکر نماز پڑھی ساتھ ایک اذان اور دو تکبیرونکے جیسیکہ ظہر وعصر عرفات مین پڑھین تھین اور یہی مذہب تینون ائمہ کا ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے ساتھ ایک اذان اور ایک تکبیر کے ہین اسلیے کہ عشا یہان اپنے وقت مین ہے پس احتیاج جہری تکبیر کی واسطے زیادتی اعلام کے نہین اور عصر عرفہ مین اپنے وقت مین نہین ہوتی ہی پس احتیاج ہے زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم مین اسکو ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے بھی اسکو تحسین و تصحیح کیا ہے اور مشعر الحرام نام ایک پہاڑ کا ہے مزدلفہ مین وقوف یعنی ٹھیرنا وہانکا واجب ہے ہمارے نزدیک اور محسر نام ایک جگہ کا ہے درمیان مزدلفہ اور منا کے جب حضرتؐ وہان پونچے تو سواری کو حرکت دی یعنی جلدی ہانکی تھوڑی سی دور یعنی بقدر مسافت اُس وادی کے اور سبب جلدی چلنے کا یہ تھا کہ عادت شریف یہ تھی کہ جس جگہ کسی قوم پر عذاب نازل ہوا ہوتا تو وہانسے جلدی گذرتے ازراہ عبرت کے پس محسر مین اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے وہانسے جلدی گذرے اور بعضون نے کہا کہ وہان نصاریٰ یا مشرکین عرب ٹھیرا کرتے تھے اُنکی مخالفت کے لیے جلدی چلے پس ہرکسی کو مستحب ہے کہ وہانسے جلدی گذرے حضرتؐ کی پیروی کے لیے اور پھر چلے بیچ کی راہ سے جسمین راہ سے جاتے ہوئے تشریف لیگئے تھے وہ راہ اور تھی اور یہ راہ اور اُسکو طریق منصب کہتے ہین اور اسکو طریق مازمین کہ نام دو پہاڑونکا ہے اور یہ راہ جا نکلتی ہے جمرۂ کبری یعنے جمرۃ العقبہ پر آور یہانتک کہ آئے اُس جمرہ پر کہ نیچے درخت کے ہے مراد وہی جمرۃ العقبہ ہے کہ مذکور ہوا اور جمرہ کہتے ہین منار یکو وہان کئی منارے ہین کرا و نیہ سنگریزے مارتے ہین مفصل بیان اُنکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور شریک کیا الخ یعنی حضرتؐ نے اُنکو کچھ اونٹ دیے کہ تا اپنی طرفسے ذبح کرین باقی اونٹونمین سے وے یا اور دنبیون سے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی قربانی کے گوشت مین سے کھانا مستحب ہے اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ اور طواف رکن کہتے ہین یہ بھی ایک رکن ہے حج کا اور اسپر تمام ہوتا ہے حج اور یہ طواف افضل ہے روز نحر کے اور جائز بعد بھی ہے اور نماز پڑھی ظہر کی مکے مین اور ابن عمرؓ سے ایک روایت آئی ہے کہ حضرتؐ نے نماز ظہر کی منا مین پڑھی وجہ تطبیق کی دونون مین یہ ہے کہ حضرتؐ نے مکے مین ظہر کی نماز پڑھی اور منا مین نفل پڑھے ہون اُسکو عبد اللہ بن عمرؓ نے گمان کیا کہ ظہر کی نماز پڑھی یا یون کہا جاوے کہ دونون روایتین جب متعارض ہوئین تو دونون ساقط ہوئین پھر ترجیح دی گئی اسکو کہ حضرتؐ نے ظہر مکے مین پڑھی اسلیے کہ وہان نماز پڑھنی افضل ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا بِمَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَاَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْ هَدْيِهٖ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اَهِلَّ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّيْ بَعَثَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى

وَاَمَّا الَّذِیْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع
میں پس بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ عمرے کے فقط اور بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ حج کے یعنی ترے حج کا یا حج اور عمرے کا پس
جب آئے ہم مکے میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے احرام باندھا ہے عمرے کا فقط اور نہیں ہدی لایا پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام سے
نکل آوے ساتھ سر منڈانے کے یا بال کتروانے کے اور جسنے احرام باندھا ہے عمرے کا اور ہدی بھی ساتھ لایا ہے پس چاہیے کہ احرام باندھے حج کا ساتھ عمرے کے یعنی
داخل کرے حج کو عمرے میں پس ہووے قارن پھر نہ نکلے احرام سے یہانتک کہ حلال ہووے دونوں سے یعنی تمام کرے افعال حج اور عمرے کے اور ایک روایت میں ہے کہ پس
نہ حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو ساتھ ذبح کرنے ہدی اپنی کے یعنی دن عید کے اور جسنے احرام باندھا ہے حج کا یعنی برابر ہے کہ ہدی ساتھ لایا ہو یا نہ لایا ہو
حج کے ساتھ احرام عمرے کا باندھا ہو یا نہ باندھا ہو پس چاہیے کہ تمام کرے حج اپنا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنے حج کا ساتھ عمرے کے وہ نہ تمام کرے کہا حضرت
عائشہؓ نے پس حائض ہوئی میں اور نہ طواف کیا تھا میںنے خانہ کعبہ کا یعنی واسطے عمرے کے اور نہ سعی کی تھی میںنے درمیان صفا اور مروے کے یعنی اسلیے کہ نہیں
صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کے والا حیض میں سعی نہیں منع پس ہمیشہ رہی میں حائض یہانتک کہ ہوا دن عرفے کا اور نہیں احرام باندھا تھا میںنے مگر عمرے کا پس حکم
فرمایا مجھکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھولوں میں سر اپنا اور کنگھی کروں میں یعنی نکلوں میں احرام عمرے کے سے اور مباح کروں اُن چیزوں کو کہ حرام ہوئیں مجھ پر
بسبب احرام کے اور احرام باندھوں حج کا بعد اسکے اور چھوڑ دوں میں عمرے کو یعنی پھر جب فارغ ہوں حج سے تو احرام قضا عمرے کا کروں پس کیا میںنے یہانتک
کہ ادا کیا میںنے حج اپنا بھیجا ساتھ میرے عبدالرحمٰن بیٹے ابی بکرؓ کے کو اور حکم کیا مجھکو یہ کہ عمرہ کروں میں بدلے عمرے اپنے کے تنعیم سے کہا حضرت عائشہؓ نے پس طواف کیا
خانہ کعبہ کا اون شخصوں نے کہ احرام باندھا تھا ساتھ عمرے کے یعنی طواف عمرے کا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور مروے کے پھر احرام سے نکلے پھر کیا اور طواف پیچھے
اسکے کہ پھرے منا سے یعنی طرف مکے کے اور یہ طواف حج کے لیے کیا کہ اسکو طواف افاضہ کہتے ہیں اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو پس سوائے
اسکے نہیں کہ کیا اونھوں نے طواف ایک نفل کی بخاری اور مسلم نے ف تنعیم نام ایک جگہ کا ہے کہ تین کوس مکے سے ہے خارج حد حرم سے یعنی حل میں ہے
اور احرام عمرے میں فرط ہے کہ حل سے باندھا جاوے خواہ احرام باندھنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی سرحرم سے باندھے اور غیر مکی حل سے اور جن
شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو یعنی ابتداءً زیادہ داخل کیا ایک کو دوسرے میں انھوں نے ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور
ہمارے نزدیک لازم ہیں قارن کو دو طواف کرنے ایک طواف عمرے کے لیے جبکہ داخل ہوئے مکے میں اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لیے
حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور وہ جبکہ مکے میں تشریف لائے تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ کیا بعد
وقوف کے اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے اُسکا حاصل بھی یہی ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے صفا اور مروے میں اور حضرت علیؓ
اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ
ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُهْدِ
فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى
يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ رَمَلَ ثَلٰثَةَ
اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا

ان دونوں طوافوں کے بیچ میں ابن ماجہ نے سعی کرنا بھی نقل کیا ہے

بسکہ اور مسلم طواف القدوم کہتے ہیں ۱۲

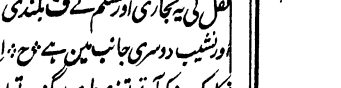
وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فائدہ اٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ساتھ عمرہ کے طرف حج کے یعنی اول عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا پس لپیٹے ساتھ اپنے ہدی ذی الحلیفہ سے کہ نام ایک جگہ کا ہے ومین حضرتؐ نے احرام باندھا تھا اور شروع کیا پس احرام باندھا ساتھ عمرہ کے پھر احرام باندھا ساتھ حج کے پس تمتع کیا لوگون نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کے طرف حج کے یعنی ملایا عمرہ کو طرف حج کے پس تھے بعضے لوگون مین سے یعنی جنھون نے کہ احرام عمرہ کا باندھا تھا وہ کہ ہدی لائے اور بعضے اونمین سے وہ تھے کہ نہین ہدی لائے پس جبکہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین فرمایا واسطے لوگون کے یعنی عمرہ کرنے والون کے جو ہے تم مین سے ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہے اُس سے یعنی احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ادا کرے حج اپنا اور جو شخص کہ نہو تم مین سے ہدی لایا پس طواف کرے خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کا کرے اور سعی کرے صفا اور مروے مین اور کترواوے بال اور چاہیئے کہ نکلے احرام سے یعنی احرام عمرے کے سے یعنی جو چیزین منع تھین احرام مین وہ اب مباح ہوئین پھر احرام کرے ساتھ حج کے یعنی زمین حرم سے اور ذبح کرے ہدی یعنی دن نحر کے بعد رمی جمار کی پہلے سر منڈانیکے کہ واجب ہے یہ تمتع کو واسطے شکر گذاری اس نعمت کے کہ توفیق ادائے عمرہ اور حج کی ہوئی پس جو شخص نہ پاوے ہدی پس چاہیئے کہ روزے رکھے تین دن بیچ حج کے یعنی حج کے مہینون مین بعد احرام کے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہے کہ ساتوین آٹھوین نوین کو رکھے اور سات دن جبکہ پھرے طرف اہل اپنے کے یعنی فارغ ہوا فعال حج سے اگرچہ مکے مین ہو پھر طواف کیا حضرتؐ نے خانہ کعبہ کا جبکہ آئے مکے مین یعنی طواف عمرہ کا کیا اور بوسہ یا اچھا اسود کو پہلے سب چیزون سے یعنی افعال جو طواف کے ہین اُنمین سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کے پھر چلدی چلے طواف کرنے مین تین بار اور چار بار چلے اپنی چال یعنی اکڑکر جو گرد خانہ کعبہ کے پھرتے ہین پس سنات شوط بطور مذکور کیے اور سنات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پھر پڑھی نماز نزدیک مقام ابراہیمؑ کے دو رکعت اُسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کے پھر سلام پھیرا یعنی صلوٰۃ الطواف پڑھی کہ وہ واجب ہے ہمارے نزدیک پھر پھرے یعنی خانہ کعبہ سے اور آئے صفا پر پھر پھرے صفا مروے مین سنات بار پھر نہ حلال ہوئے کسی چیز سے کہ باز رہے تھے اُس سے یعنی احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کے یعنی دسوین ذیحجہ کو پس اب حلال ہوئے ساتھ حلق کے بجز بیوی سوا جماع کے اور چلے یعنی منا سے مکے مین آئے پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پھر حلال ہوئے ہر چیز سے کہ باز رہے تھے اُس سے یعنی اب جماع کرنا بھی حلال ہو گیا اور کیا مانند اُس چیز کے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص نے کہ لایا تھا ہدی صحابہ مین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور صحیح تر یہ ہے کہ حضرتؐ قارن تھے تاویل اسکی یہ ہے کہ مراد تمتع سے تمتع لغوی ہے یعنی نفع اٹھاتا اور وہ قرانین موجود ہے کہ قارن منتفع ہوتا ہے عمرے کر ساتھ حج کے ف وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمرہ ہے کہ فائدہ اوٹھایا ہمنے ساتھ اسکے پس جو شخص کہ نہو پاس اوسکے ہدی پس چاہیئے کہ حلال ہو جاوے سب طرح کا حلال ہونا اسلیے کہ تحقیق عمرہ کرا داخل ہوا یعنی جائز ہوا بیچ مہینون حج کے روز قیامت تک نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب خالی ہے فصل دوسری سے ف یہان بھی تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی فائدہ اوٹھانا اور باقی شرح اس حدیث کی اوپر ذکر ہو چکی ہے **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَعِيَ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهٗ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ

قَالَ جِئْنَا وَاصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا اِلَهَامٍ لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا اَرْبَعُ اَوْ خَمْسٌ مَوْنَ اَنْ نُفْضِيَ اِلٰى نِسَاءِنَا فَاٰتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدِ وَاقِمْ حَرَامًا قَالَ وَاَهْدٰى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْعَامَنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ قَالَ لَا بَلْ لِلْاَبَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

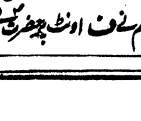
روایت ہے عطاء سے کہ کہا سُنا میں نے جابر بن عبداللہؓ سے بیچ کہتے آدمیوں کے کہ شریک تھے میرے ساتھ سُنتے میں کہا جابرؓ نے کہ احرام باندھا ہمنے یعنی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ساتھ حج کے خالص تر یعنی بغیر آمیزش عمرے کے کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح جو تھی تاریخ کے گذری تھی ذیحجہ کی پس حکم کیا ہمکو یہ کہ حلال ہو جاویں ہم کہا عطاء نے فرمایا حضرتؐ نے کہ حلال ہو اور پونہو عورتوں کے پاس یعنی وسنے بھی صحبت کرو کہا عطاءؒ اور نہ واجب کی حضرتؐ نے صحبت کرنی اُنپر ولیکن حلال کر دیں عورتیں اُنپر یعنی حلال ہونیکا امر وجوب کے لیے تھا اور صحبت کرنیکا اباحت کے لیے پس کہا ہمنے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہ تھیں درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتیں حکم کیا ہمکو یہ کہ صحبت کریں ہم اپنی بیویوں سے پھر حاضر ہوں میدان عرفہ میں اس حالت سے کہ ٹپکاتے ہیں عضو مخصوص ہمارے منی کو یعنی قریب جماع کے ہوئے ہوں گے اور اسکو دیکھتے تھے جاہلیت میں بلکہ باعث نقصان کا جانتے تھے حج میں کہا عطاء نے کہ اشارہ کیا جابر نے ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف اشارہ کرنے اونکے کے ساتھ ہاتھ اپنے کے کہ ہلاتے تھے اُسکو کہا جابر نے پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا کہ تحقیق جانتا تمنے کہ تحقیق میں سب سے زیادہ ہوں تم نسبت تمہارے خدا سے اور بہت سچا ہوں تم میں اور بہت نیک ہوں تم میں اور اگر نہ ہوتی ہدی میرے ساتھ البتہ حلال ہو جاتا میں جیسیکہ حلال ہوئے ہو تم اور اگر پہلے سے جانتا میں کام اپنے سے اُس چیز کو کہ پیچھے جانا میں نے نہ لاتا میں ہدی کو یعنی اگر میں جانتا کہ پیر احرام سے نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتھ نہ لاتا اور میں بھی احرام سے نکل آتا پس حلال ہو جاؤ پھر حلال ہوئے ہم اور سُنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے پس آئے حضرت علیؓ کام اپنے سے یعنی یمن کے قاضی وغیرہ جو ہو کر گئے تھے وہاں سے آئے پس فرمایا حضرتؐ نے ساتھ کس چیز کے احرام باندھا تمنے کہا ساتھ اوس چیز کے کہ احرام باندھا ساتھ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس ہدی ذبح کرنا یعنی دن نحر کے کہ قارن کو واجب ہے اور ٹھہرے رہو حالت احرام میں یعنی اب جیسیکہ مینے کیا ہے کہا جابر نے کہ لائے واسطے حضرتؐ کے یا واسطے اپنے حضرت علیؓ ہدی پس کہا سراقہ بیٹے مالک بن جعشم کے نے یا رسول اللہ آیا واسطے اس سال کے ہے یا ہمیشہ یعنی جائز ہونا عمرہ کا حج کے مہینوں میں اسی سال ہے یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی مسلم نے ف ساتھ حج کے خالص یہ بات جابر نے بحسب زعم اپنے کے کہی اسلیے کہ حضرت عائشہؓ کی روایت میں اوپر گذر چکا ہے کہ بعضوں نے نرے عمرہ کا احرام باندھا اور بعضوں نے حج اور عمرہ کا اور بعضوں نے نرے حج کا یا مراد صحابہ سے اکثر صحابہ ہیں یا وہ صحابہ مراد ہیں کہ ہدی ساتھ نہیں لائے تھے اور یہ ظاہر تر ہے اور اشارہ کیا جابر نے یعنی تشبیہ دی سر کے ہلنے کو ساتھ ہاتھ کے ہلنے کے کہ اسطرح سر ہلتے جاوین عادت عرب کی ہے کہ کلام کے کرنے میں اشارہ ساتھ اعضا کے کرتے ہیں ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَنَحْنُ نَلَبِّيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ وَلَوْ اَنِّيْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيْ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلَّ كَمَا حَلُّوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ انہوں نے

کہا آگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی تاریخ گذری تھی ذیحجہ سے یا پانچوین پھر کر آئے میرے پاس اس حالت مین کہ غصے تھے پس کہا کسنے غصہ دلایا ہکو یا رسول اللہ داخل کرے اوسکو اللہ آگ مین فرمایا کیا نہین جانتی تو کہ تحقیق مینے حکم کیا لوگونکو یعنی بعضونکو ساتھ ایک امر کے یعنی تو تہ نرخ کے ساتھ عمرے کے پھر وہ تردد کرتے ہین اور اگر تحقیق مین پہلے سے جانتا کام اپنے سے اُس چیز کو کہ پیچھے جانی پینے نہ لاتا مین ہدی اپنی ساتھ یہانتک کہ خریدتا مین اُسکو یعنی کے مین یا راہ مین پھر حلال ہوتا جیسے حلال ہوئے لوگ نقل کی یہ مسلم نے **بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ** باب ہے بیچ بیان داخل ہونے مکے کے اور طواف کرنیکے ف یعنی اس باب مین ذکر کی ہے کیفیت داخل ہونے مکے کی کہ کسطرف سے داخل ہووے اور کسطرف سے نکلے اور کسوقت آوے اور ذکر کی ہے کیفیت طواف کی اور متعلقات اُسکے کی یعنی بوسہ دینا حجر اسود کا وغیرذلک آو مک کے معنی ہین ہلاک اور نقصان کرنیکے اور اُس شہر اشرف کو مکہ اسلیے کہتے ہین کہ وہ ہلاک و ناقص کرتا ہے گناہونکو اور ہلاک کرتا ہے اُسکو اُنہ ظلم و کج روی کرے اُسمین ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ** ابن عمر رضی اللہ عنہ **كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ لَيْلًا بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِيْ طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ** متفق علیہ روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق ابن عمر رضی اللہ عنہ تھے نہ آتے مکے مین مگر رات گذارتے ذی طوی مین یہانتک کہ صبح کرتے اور نہاتے اور نماز پڑھتے پھر داخل ہوتے مکے مین دنکو اور جسوقت نکلتے مکے سے گذرتے ذی طوی پر اور رات کو رہتے اُسمین صبح تک اور ذکر کرتے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کرتے یہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ذی طوی نام ایک جگہ کا ہے قریب مکے کے اندر حرم کے پس جب حضرت مکے مین آتے تو رات کو ذی طوی مین رہتے استراحت کے لیے پھر صبح کو نہاتے اور نماز پڑھتے ظاہر امر اذغاز سی نماز اول ہے کہ وہانکے جانیکے لیے پڑھتے تھے پھر جب مکے سے پھرتے تو بھی ذی طوی مین رہتے تا اسباب اور صحابہ سب اکٹھے ہو جاوین اور کہا ابن ملک نے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے مکے مین آنا دن کو تا کعبہ کو دیکھے اور دعا کرے ح **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا** متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسکہ آئے طرف مکے کے یعنی حجۃ الوداع مین داخل ہوے اوسمین بلندی کی طرف سے اور نکلے نشیب کی طرف سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بلندی کی طرف سے کہ اُسی طرف ذی طوی ہے اور حلا مقبرہ مکے کا بھی اودھر ہی ہے



اور نشیب دوسری جانب مین ہے ع ؛ ان دونون روایتون مین منافات نہین اسلیے کہ نشیب کی طرف سے جو نکل کر مدینہ کو آتے تو ذی طوی پر گذرتے اور وہان رات کو رہتے اور صبح کو مدینے کی طرف روانہ ہوتے ؛ مولانا **وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلُ ذٰلِكَ** متفق علیہ اور روایت ہے عروۃ بن زبیر سے کہ کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس خبر دی مجکو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ تحقیق اول چیز کہ شروع کی ساتھ اسکے حضرت نے اوسوقت کہ آئے مکے مین یہ تھی کہ وضو کیا پھر طواف کیا خانۂ کعبہ کا یعنی طواف عمرے کا کیا اسلیے کہ حضرت قارن تھے یا متمتع پھر نہ ہوا عمرہ پھر حج کیا ابوبکر نے یعنی بعد حضرت کے پس تھا اول اُس چیز کا کہ شروع کیا ساتھ اُسکے طواف خانۂ کعبہ کا پھر نہ ہوا عمرہ پھر حضرت عمر نے پھر حضرت عثمان نے کیا مانند اسی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وضو کیا یعنی وضو پر وضو کیا اسلیے کہ پہلے گذر ہی چکا ہے کہ حضرت ذی طوی مین غسل کرتے تھے اور طہارت شرط ہی صحت طواف کی جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک واجب ہے اور نہوا عمرہ اوپر کی حدیثون سے معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نے بعد آنیکے مکے مین عمرہ کیا ولیکن جو کہ ہدی لائے تھے احرام باندھے رہے اور جو نہ لائے تھے وہ احرام سے نکل آئے پس مراد نہونے عمرہ سے یہ ہے کہ حج کو فسخ یعنی موقوف کر کے عمرہ

نہین کیا اور احرام سے باہر نہین آئے بلکہ احرام پر رہے اسلیے کہ قارن تھے دن نحر کے احرام سے نکلے اور عروہؓ نے یہ کلام واسطے رد کرنے اون لوگون کے کیا کہ گمان کرتے تھے کہ حضرتؐ نے حج کو فسخ کر کے عمرہ کیا یا یہ مراد ہے کہ سب صاحبون نے نرا عمرہ بعد حج کے نہین کیا بلکہ اکتفا کیا اوسی عمرہ پر حج کے ساتھ ملا ہوا تھا ۱۲ شرح **وعن** ابن عمرؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طاف فی الحج والعمرۃ اول ما یقدم سعی ثلثۃ اطواف ومشی اربعۃ ثم سجد سجدتین ثم یطوف بین الصفا والمروۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت طواف کرتے بیچ حج کے یا عمرے کے اول آنے مین جلدی چلتے تین شوطون مین اور چلتے اپنی چال چار بار پھر نماز پڑھتے دو رکعت یعنی طواف کی پھر سعی کرتے درمیان صفا اور مروے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعبے کے گرد جو ایکبار پھرے تو اوسکو شوط کہتے ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پس طواف کرنے مین تین بار تو حضرتؐ جلدی چلتے تھے اسطرح کہ قدم پاس پاس رکھتے جلد جلد اور دوڑتے اور اوچھلتے نہ تھے اور چار بار اپنی چال شرح **وعنہ** قال رمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الحجر الی الحجر ثلثا ومشی اربعا کان یسعی ببطن المسیل اذا طاف بین الصفا والمروۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا جلدی کی چلنے مین بیچ طواف کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے تا حجر اسود تین پھیرون مین اور چلے موافق چال اپنی کے چار پھیرون مین اور تھے دوڑتے بطن مسیل مین جسوقت کہ سعی کرتے درمیان صفا اور مروے کے نقل کی یہ مسلم نے ف سعی کرنی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروی کے سات بار واجب ہے ہمارے نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کے نزدیک وبطن مسیل نام ایک جگہ کا ہے درمیان صفا اور مروے کے اسکے سون نشان بنا دیے ہین پہچاننے کے لیے اسمین جلدی چلنا سنت ہے سب کے نزدیک وقت سعی کرنیکے بیچ **وعن** جابر قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم صلی اتی الحجر فاستلمہ ثم مشی علی یمینہ فرمل ثلثا ومشی اربعا رواہ مسلم ۱۲ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے مکے مین تو آئے حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اسکو پھر چلے داہنے ہاتھ اپنے کی طرف پس جلدی چلے بازو ہلا کر یعنی جیسے کہ پہلوان چلتے ہین تین بار اور اپنی چال چلے چار بار نقل کی یہ مسلم نے **وعن** الزبیر بن عربی قال سال رجل ابن عمر وانا اسمع استلام الحجر فقال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلمہ ویقبلہ رواہ البخاری اور روایت ہے زبیر بن عربی سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے ابن عمرؓ سے احوال بوسہ دینے حجر اسود کے سے پس کہا دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ لگاتے تھے اسکو اور بوسہ دیتے تھے اسکو نقل کی یہ بخاری نے **وعن** عمرؓ قال لم ار النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستلم من البیت الا الرکنین الیمانیین متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نہین دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے ہون خانہ کعبہ کو مگر دو رکنون کو جانب یمن کے یہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعبے کے چار رکن یعنی چار کونے ہین ایک تو وہ ہے کہ جسمین حجر اسود ہے اور دوسرا سامنے اسکے ہے رکن یمانی حقیقت مین یمانی یہی ہے تغلیبًا دونون کو رکن یمانی کہتے ہین اور دو رکن اور ہین ایک رکن عراقی اور دوسرا شامی مگر دونون کو شامی کہتے ہین اور جس رکن مین حجر اسود ہے اسکو دو ہری فضیلت ہے ایک تو یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے اور دوسرے یہ کہ اسمین حجر اسود ہی اور رکن یمانی کو ایک ہی فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کا بنایا ہوا ہے غرضکہ یہ دونون فضیلت رکھتے ہین شامیون پر اسی سبب سے خاص کیے گئے ہین ساتھ استلام کے معنی ہین لمس کرنا یعنی چھونا یا تو ساتھ ہاتھ وغیرہ کے یا ساتھ بوسہ لینے کے یا ساتھ دونون کے پس رکن اسود ازبسکہ افضل ہے اسکو بوسہ دیتے ہین یا ہاتھ وغیرہ لگا کر یا اشارہ کر کر چومتے ہین اور رکن یمانی کو فقط ہاتھ ہی سے چھوتے ہین اور دو رکن شامیون کو نہ بوسہ دیتے ہین نہ ہاتھ لگاتے ہین شرح **وعن** ابن عباسؓ قال طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اونٹ پر بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو ساتھ محجن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اونٹ پر حضرتؐ نے



چوطواف کیا تو خصوصیت آپ کی ہوگی یا بسبب کسی عذر کے کیا پیادہ یا طواف کرنا ہمارے نزدیک واجب ہے اور طیبی غافی نے کہا کہ اگرچہ پیادہ یا طواف کرنا افضل ہے لیکن حضرت صلعم نے سوار ہو کر اسلیے کیا کہ تا سب لوگ دیکھین حضرتؐ کو اور ایک اشکال یہان اور وارد ہوتا ہے کہ یہ ثابت ہوا ہے بلاشبہہ کہ حضرتؐ نے رمل کیا یعنی جلدی چلے مونڈھے ہلا کر حجۃ الوداع مین اور اسسے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے طواف کیا سوار ہو کر اونٹ پر حجۃ الوداع مین جواب یہ ہے کہ پیادہ یا طواف کرنا طواف قدوم مین تھا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ مین دن نحر کے کہ اُسکو طواف الرکن بھی کہتے ہین جو کہ فرض ہے تا کہ لوگ دیکھکر افعال طواف کے سیکھین اور محجن کہتے ہین اُس لکڑی کو کہ سرا اسکا خمدار ہو اُس لکڑی سے حضرتؐ اشارہ کرتے تھے اور اُسکو بھی چومتے تھے ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اونٹ پر جبکہ آتے حجر اسود پر اشارہ کرتے طرف اُسکے ساتھ ایک چیز کے یعنی لکڑی کے کہ ہاتھ اُنکے مین تھی اور اللہ اکبر کہتے نقل کی یہ بخاری نے ف حضرتؐ ازحام خلائق کے سبب اسطرح اشارہ کرتے ہونگے ایسے ہمارے مذہب مین یہ ہے کہ نہ اشارہ کیا جاوے مگر جبکہ عاجز ہو بوسہ لینے یا ہاتھ لگانے سے تو اشارہ کرے ع وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی الطفیل سے کہ کہا دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کو یعنی سوار اور اشارہ کرتے تھے طرف حجر اسود کے ساتھ لکڑی خمدار کے کہ ساتھ تھی آپ کے اور بوسہ دیتے اُس لکڑی کو نقل کی یہ مسلم نے ف حضرتؐ سے بعضی روایتون مین بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضی مین ہاتھ لگا کر چومنا اور بعضی مین اشارہ کرنا پس تطبیق انمین یون دیجاوے کہ کسی طواف مین بوسہ دیا ہو اور کسی مین ہاتھ لگا کر چوما ہو اور کسی مین اشارہ کیا ہو بسبب ازدحام کے یا یہ کہ ہر شوط کے بعد بوسہ دینا وغیرہ ہے کسی شوط کے بعد بوسہ دیتے ہون اور کسی کے بعد ہاتھ لگا کر چومتے ہون اور کسی کے بعد اشارہ کرتے ہون بسبب ازدحام کے موالا ناو وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا اَتَيْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین ذکر کرتے تھے ہم یعنی لبیک کہنے مین اور بعضون نے کہا کہ نہین قصد کرتے تھے ہم گر حج کو یعنی مقصود اصلی حج تھا نہ عمرہ پس نہ ذکر کرتے عمرے کے سے یہ نہین لازم آتا کہ نیت مین بھی نہ تھا پس جبکہ پونہچے ہم سرف مین حائض ہوئی مین پس تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مین روتی تھی یعنی بگمان اسکے کہ حیض بازرہے گا حج سے پس فرمایا حضرتؐ نے شاید کہ تو حائض ہوئی کہا مینے ہان فرمایا پس تحقیق یہ ایک چیز ہے کہ مقدر کیا ہے اسکو اللہ نے اوپر بیٹیون آدم کے پس کر تو جو کرتے ہین حاجی سوا اسکے کہ طواف کرے تو خانہ کعبہ کا یہانتک کہ پاک ہووے تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سرف نام ایک جگہ کا ہے چھ کوس مکے سے ہے اور سوا اسکے کہ طواف کرے تو یعنی طواف نہ کرا اور یہ حدیث منافی ہے حضرت عائشہؓ کی پہلے قول کی ولم اھلل الا بعمرۃ یعنی نہین احرام باندھا تھا مینے مگر عمرہ کا الی کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ قول حضرت عائشہؓ کا کہ نہین ذکر کرتے تھے ہم مگر حج مراد اس سے یہ ہے کہ نہین تھا قصد اصلی ہمارا اس سفر سے مگر حج گو کوئی سی قسم قسمون اُسکی سے کہ وہ قران اور تمتع اور افراد ہین پس بعضا ہم نے افراد کرنے والا تھا اور بعضا تمتع کرنے والا اور بعضا قران کرنے والا اور مینے قصد کیا تھا تمتع کا پس عمرہ کیا مینے پھر جبکہ حاصل ہوا مجھکو عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اور وقت وقوف حج تک حکم کیا حضرتؐ نے مجھکو یہ کہ موقوف کردن اُسکو اور کردن تمام افعال حج کے سوا طواف اور سعی کے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ نَرْهَطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا بھیجا مجھکو ابوبکر نے اُس حج مین کہ یہ کہا تھا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حج کے لوگون پر پہلے حجۃ الوداع کے دن نحر کے بیچ جماعت کے کہ حکم کیا تھا اُسکو کہ اعلام کرے لوگون مین خبردار ہو نہ حج کرے بعد اس سال کے کوئی مشرک اور نہ طواف کرے خانۂ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جب حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونیکے غزوات مین حج کو نہ جا سکے حضرت ابوبکر کو امیر قافلہ حاجیون کا کرکے حج کے لیے بھیجا اور یہ حج ایک برس پہلے حجۃ الوداع کے پس جب ابوبکرؓ وہان پہنچے تو ایک جماعت کو کہ اُن مین ابوہریرہ بھی تھے دن نحر کے لوگون کی طرف بھیجا اور اُس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام کرے لوگون کہ بعد اِس سال کے کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوے حج کرنا خاص مسلمانون ہی کے لیے ٹھیرا یہ بات بموجب اس آیت کے کہ اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا اور یہ اعلام کرے کہ طواف کرے گرد خانۂ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ ننگے طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ عبادت خدا کی نکر سکیے ہم اُن کپڑون مین کہ جنمین گناہ کرتے ہین اُس سے منع فرمایا ۱۲

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہے مہاجر مکی سے کہ کہا سوال کیے گئے جابر حال اُس شخص کے کہ دیکھے خانۂ کعبہ کو اُٹھاوے دونون ہاتھ اپنے یعنی یہ شروع ہے یا نہین پس کہا جابر نے تحقیق حج کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ تھے ہم کرتے یہ یعنی ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے وقت دیکھنے خانۂ کعبہ کے دعا کرنے مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالکؒ کا کہ ہاتھ نہ اُٹھاوے کعبہ کا دیکھنے والا دعا کے لیے اور امام احمد کے نزدیک ہاتھ اوٹھاوے اور دعا کرے طیبی ؛ ملا علی قاری نے مرقات مین مذہب امام ابوحنیفہ اور شافعی کا برخلاف اسکے نقل کیا ہے کہ ہاتھ اوٹھاوے پھر مناسک مین کہ تصنیف ملا علی قاری کی ہے جو دیکھا تو اُسمین اسکو مکروہ لکھا ہے اور بعض سے جواز اسکا نقل کیا ہے اور ہدایہ اور درمختار سے بھی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہے ؛ مؤلف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُوهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوے مکے مین پھر متوجہ ہوے طرف حجر اسود کے بھر بوسہ دیا اُسکو پھر طواف کیا خانۂ کعبہ کا پھر آئے صفا کے پاس یعنی بعد نماز طواف کے پس چڑھے اُسپر یہانتک کہ نظر کی طرف خانۂ کعبہ کے پس اوٹھائے دونون ہاتھ اپنے پھر شروع کیا ذکر کرتے تھے اللہ کا یعنی تکبیر و تہلیل کرتے تھے جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اوٹھائے ہاتھ اپنے یعنی دعا کے لیے اور یہ جو عوام کرتے ہین کہ ہاتھ اُٹھاتے ہین دہان ساتھ تکبیر کے جیسیکہ نماز مین اوٹھاتے ہین کچھ اصل اسکی نہین ۱۲

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف کرنا گرد خانۂ کعبہ کے مانند نماز کے ہے مگر تحقیق تم بولتے ہو اُسمین پس جو کوئی بولے اُسمین پس نہ بولے مگر ساتھ نیکی کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ موقوف کی ہے یہ حدیث ابن عباس پر

ف مانند نماز کے ہے یعنی ثواب مین لیکن فرق یہ ہے کہ طواف مین کلام کرتے ہو اور کلام مفسد نہین جیسے نماز مین مفسد ہے اور مراد یہ ہے کہ کلام اور جو چیزین کہ حکم مین کلام کے ہین منافی نماز کی یعنی کھانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کے نہین اور جانا گیا معاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نہین

شرط ہے طواف میں مُنھ کرنا قبلے کی طرف اور نہیں شرط کیا گیا ہے واسطے اصل طواف کے وقت اور اور شرطین نماز کی یعنی طہارت حقیقیہ اور حکمیہ اور ڈھکنا ستر کا معتبر ہیں نزدیک شافعی کے مانند نماز کے یعنی یہ چیزیں جیسے نماز میں شرط ہیں ویسے ہی طواف میں بھی شرط ہیں اور ہمارے نزدیک واجب ہیں اسلیے کہ مثل نماز ہو نیسے یہ نہیں لازم آتا بعینہ نماز ہو جاوے اور طواف کو جو مانند نماز کے کہا اس سے معلوم ہوا کہ نماز افضل ہے طواف سے ف ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ هُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سے پس سیاہ کر دیا اسکو گناہوں بنی آدم کے نے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے یعنی لوگوں نے جو اُسکو ہاتھ لگائے اُنکے گناہوں کی تاثیر سے سیاہ ہو گیا پس دیکھا چاہیے کہ جب تھوڑیسی یہ اثر ہوا گناہ کا تو کیا حال ہوتا ہوگا اُنکے دلوں کا بسبب کرنے گناہوں کے معاذ اللہ منہ ؛ ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَّنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق حجر اسود کے قسم ہے اللہ کی البتہ اُٹھاویگا اُسکو اللہ دن قیامت کے کہ واسطے اُسکے ہونگی دو آنکھیں دیکھے گا ساتھ اُنکے اور ہوگی زبان بولیگا ساتھ اُسکے گواہی دیگا اُس شخص کے لیے کہ بوسہ دیا ہوگا اُسکو ساتھ حق کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ساتھ حق کے یعنی جسنے ساتھ ایمان اور صدق اور یقین کے اور واسطے طلب ثواب کے بوسہ دیا ہوگا اُسکے لیے گواہی دیگا کہ اسنے مجھے بوسہ دیا تھا اور یہ حدیث بھی محمول ہے ظاہر پر اسلیے کہ حق سبحانہ قادر ہے اوپر پیدا کرنے بینائی اور گویائی کے جمادات میں ؛ ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہیں یاقوتوں بہشت کے سے دور کیا اللہ تعالی نے نور ان دونوں کا اور اگر نہ دور کرتا نور انکا البتہ روشن کر دیتے اس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف شاید حکمت انکے نور دور کرنے میں یہ ہے کہ ایمان بغیب ہو ؛ ع **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ اَفْعَلُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَّلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَّكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبید بن عمیر سے کہ ابن عمر تھے غلبہ کرتے لوگوں پر اوپر ہاتھ لگانے رکنوں کے یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے غلبہ کرنا کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو صحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ غلبہ کرتا ہو اسپر یعنی ہر ایک پر اُن دونوں رکنوں سے کہتے ابن عمر اگر کروں نہیں غلبہ انکار نکرو مجھ پر اسلیے کہ تحقیق سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق ہاتھ لگانا ان دونوں رکنوں کا کفارہ ہے واسطے گناہوں کے اور سُنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے جو کوئی طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کرے اوسکی یعنی واجبات و سنن و آداب اُسکے بجالاوے ہوگا ثواب اُسکا مانند ثواب آزاد کرنے بردے کے اور سُنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے نہیں رکھتا کوئی قدم اور نہیں بڑھاتا دوسری بار یعنی طواف میں مگر کہ دور کرتا ہے اللہ تعالی اُس شے سبب اسکے گناہ اور لکھتا ہے اُسکے لیے بسبب اسکے نیکی نقل کی یہ ترمذی نے ف غلبہ کرتے لوگ نہیں یعنی لوگوں کو پھاڑ کر پھینکتے ہاتھ لگانے کے لیے لیکن اسطرح کہ لوگوں کو ایذا نہ ہوتی اور اگر لوگوں کو ایذا ہوتی ہو کر ڈھکیلتا ہوا دہان پوسنے تک تو گنہگار ہوگا ایسی صورت میں چاہیے کہ دور سے ساتھ ہاتھ کے اشارہ کرے جیسا کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے اور سات بار اسمیں تین احتمال ہیں ایک تو یہ

کہ سات شوط کرے یعنی سات بار گرد کعبہ کے پھرے کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ سات طواف کرے اور تیسرے یہ کہ سات روز تک طواف کرے ۱۲ منہ مولانا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن سائب سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے درمیان دونوں رکنوں کے یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تُجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ الْحُسَيْنِ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهٗ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهٗ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اسْعَوْا اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ اختلاف اور روایت ہے صفیہ بیٹی شیبہ کی سے کہ کہا خبر دی مجکو بیٹی ابی تجراۃ کی نے کہا گئی مین ساتھ عورتون قریش کے گھر آل ابی حسین کے مین تاکہ دیکھین ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ پھرتے ہون درمیان صفا اور مروے کے یعنی تاکہ مشرف ہوون ہم اُنکے جمال باکمال سے اور مستفیض ہوون ہم اُنکے عمل و برکت سے پس دیکھا مین نے اُنکو دوڑتے درمیان صفا اور مروی کے اس حال مین کہ تحقیق تہ بند اُنکا البتہ پھرتا تھا یعنی گرد پاؤن اُنکے کے بسبب غنڈت دوڑنیکے اور سُنا مین نے اُنکو کہ فرماتے تھے سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالی نے لکھا تم پر سعی کرنا نقل کی شرح السنہ مین اور نقل کی احمد نے نحو اسکے ف لکھا تم پر سعی کرنا امام شافعیؒ تو اسکے معنی یہ لیتے ہین کہ فرض کیا اُنکے نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے فرض ہے جو سعی نکرے اُسکا حج باطل ہوتا ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ واجب کیا اُنکے نزدیک سعی کرنی واجب ہے اُسکے ترک سے دم واجب ہوتا ہے یعنی دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہے ۱۲ منہ وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سے کہ کہا دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتے ہوئے درمیان صفا اور مروے کے اونٹ پر نہ مارنا تھا اور نہ ہانکنا تھا اور نہ ہٹو ہٹو کہنا ایکطرف ہو جاؤ ایکطرف ہو جاؤ نقل کی شرح السنہ مین ف اونٹ پر اس سے معلوم ہوا کہ سعی حضرتؐ نے سوار ہو کر کی اور اوپر کی حدیث سے اور اوپر بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ پیادہ پا کی تطبیق انمین یون دیجاوے کہ کسی سعی کرنے مین پیادہ پا سعی کی اور کسی مین سوار ہو کر تعلیم کے لیے یا بسبب کسی اور عذر کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بقدر قدرت کے واجب ہے پس بلا عذر ترک کرے تو دم آتا ہے اور نہ مارنا تھا یعنی نہ لوگون کو مارتے تھے اور نہ ہانکنا یعنی ہاتھ سے ہٹاتے نہ تھے اُنکو اور نہ کہتے تھے ایک طرف ہو جاؤ جیسیکہ عادت ہے بادشاہون اور ظالمون کی اور مقصود اس سے طعن ہے اُن لوگون پر کہ یہ حرکت کرتے ہین وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اس حال مین کہ اضطباع کرنیوالے تھے ساتھ چادر سبز کے یعنی سبز خطونکی چادر تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اضطباع اسکو کہتے ہین کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائین کندھے پر ڈالے جیسے بانکے اوڑھتے ہین اور سبب اسطرح کے اوڑھنے کا اوپر مذکور ہو چکا ہے ۱۲ منہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَضَعَ اَعْمَرُ وَاَصْحَابُهٗ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلٰثًا وَّمَشَوْا اَرْبَعًا فَرَمَلُوْا بَيْنَهُمْ تَحْتَ اَبَاطِهِمْ ثُمَّ تَذَوَّقُوْهَا عَلٰى بَعْضٍ اِلَى الْيَمَنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اُنکے نے عمرہ کیا جعرانہ سے کہ نام ہے ایک جگہ کا آٹھ کوس مکے سے پس جلد چلے بیچ طواف خانہ کعبہ کے تین بار اور کیا اپنی چادرون کو نیچے اپنی بغلون کے پھر ڈالا اُنکو اپنے بائین مونڈھون پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی اضطباع کیا جو مکروہ ہوا اور اضطباع سنت ہی سارے طواف مین بخلاف رمل یعنی جلدی چلنے کے کہ دو تین خطو طون مین ہی اور نہین سب کے اضطباع سوائے طواف کے اور یہ جو عوام ابتدا احرام سے اضطباع کرتے ہین حج یا عمرے مین اسکی کچھ اصل نہین بلکہ مکروہ ہے حالت نماز مین ۱۲ منہ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنِ** ابن عمرؓ **قَالَ** مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ رواہت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نہیں چھوڑا ہمنے ہاتھ لگانا ان دونون رکنون کا رکن یمانی اور حجر اسود کا بیمر طہین اور نہ بھیڑ مین جب سے کہ دیکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتے تھے ان دونون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ ہے کہ کہا نافع نے دیکھا مین نے ابن عمرؓ کو کہ لگاتے تھے حجر اسود کو ہاتھ اپنا پھر بوسہ دیتے تھے ہاتھ اپنے کو اور کہا نہین چھوڑا مین نے اسکو جب سے کہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوے اسکو **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا شکایت کی مینے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنی پیادہ پا طواف نہین کرسکتی پس فرمایا طواف کر تو پیرے پیرے لوگونکے اس حالمین کہ تو ہو سوار پس طواف کیا مینے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے طرف پہلوے خانہ کعبہ کے یعنی متصل دیوار کعبہ کے پڑھتے تھے سورۂ طور کتاب مسطور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سورۂ طور ایک رکعت مین پڑھی جیسیکہ عادت شریف تھی یا دونون رکعتون مین پڑھی ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسبب عذر کے سوار ہوکر طواف کرنا جائز ہے اور بلا عذر نہین جائز اسلیے کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہے **ش** **وَعَنْ** عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہ کہا دیکھا مینے حضرت عمرؓ کو کہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور کہتے تحقیق مین البتہ جانتا ہون کہ تحقیق تو پتھر ہے نہ نفع پونچا سکتا ہے اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے تو نہ بوسہ دیتا مین تجھکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حضرت عمرؓ نے اسلیے کہا تا بعضے نومسلم فتنہ مین نہ پڑین بسبب پوجنے اوسکے کے اور مراد حضرت عمرؓ کی یہ تھی کہ یہ پتھر بذاتہ کچھ نفع اور ضرر نہین پونچا سکتا اگرچہ باعتبار رجا آوری حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نفع ہوتا ہے اُسکے چومنے سے کہ ثواب پاتا ہے **ش** **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعین ہین ساتھ اُسکے ستر فرشتے یعنی رکن یمانی پر پس جو کوئی کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے درگذر کرنا گناہونسے اور عافیت دنیا و آخرت مین اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسے کہتے ہین فرشتے قبول کرنقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اُس سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ فضیلت اور خاصیت رکن یمانی ہی کے لیے ہو اور رکن اسود کے لیے اور فضیلتین زیادہ اُس سے ہون اور نہین منافات ہے اسمین اور اُس حدیث مین جو پہلے گذری کہ حضرتؐ درمیان دونون رکنون کے رَبَّنَا اٰتِنَا پڑھتے تھے اسلیے کہ جب پونچھے طرف رکن یمانی کے اور شروع کی یہ دعا چلتے ہین تو شک نہین ہے کہ واقع ہوگی درمیان اون دونون رکنون کے اسلیے کہ ٹھیرنا دعا کے لیے طواف مین تو درست ہی نہین جیسیکہ عوام جاہل کرتے ہین درع **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَمْ يَتَكَلَّمْ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّاٰتٍ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَصَرَفَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ اَخْلَصَ

فِی الرَّحْمَۃِ بِجَلَالِہٖ کَمَا تَقَدَّمَ الْمُتَّفَقُ عَلَیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے مگر ساتھ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے تو لکھی جاتی ہیں اس سے دس برائیاں اور لکھی جاتی ہیں واسطے اسکے دس نیکیاں اور بلند کیے جاتے ہیں واسطے اسکے دس درجے اور جو شخص کہ طواف کرے اور کلام کرے اور دو رکعت اس حالت کے ہے یعنی حالت طواف میں داخل ہوتا ہے دریائے رحمت میں ساتھ دونوں پاؤں اپنے کے مانند داخل ہونے والے پانی کے ساتھ پاؤں اپنے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف کلام کرے یعنی کلمات مذکورہ پڑھے اور دوبارہ لائے اس کلام کو تا کہ بیان ثواب کریں غیر اول کے اور ظاہر معنی بلا تکلف یہ ہیں کہ کلام کرے سوائے ان کلمات کے مانند اذکار کے اور اخبار علماء اخیار کے اور اور اولیائے کرام کے واللہ اعلم

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَۃَ

باب ہے بیچ بیان ٹھیرنے کے میدان عرفہ میں ف عرفہ نام ہے مکان مخصوص کا اور آتا ہے بمعنی زمانے کے بھی کہ روز عرفہ ہے اور عرفات ساتھ لفظ جمع کے فقط بمعنی مکان ہی کے آتا ہے اور جمع باعتبار جوانب و اطراف کے ہے اور عرفہ اسکا نام اسلیے رکھا گیا کہ حضرت آدمؑ و حوا میں تعارف واقع ہوا اس مکان میں بعد اوترنیکے جنت سے یا یہ نام اسلیے ہوا کہ جبرئیلؑ تعلیم کرتے تھے حضرت ابراہیمؑ کو افعال حج کے اور کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا تو نے وہ کہتے تھے عرفت یعنی پہچانا میں نے اور وقوف عرفہ کا ایک رکن اعظم حج کا ہے دور کنوں میں سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرِ الثَّقَفِیِّ اَنَّہٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ وَھُمَا غَادِیَانِ مِنْ مِّنًی اِلٰی عَرَفَۃَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ یُھِلُّ مِنَّا الْمُھِلُّ فَلَا یُنْکَرُ عَلَیْہِ وَیُکَبِّرُ الْمُکَبِّرُ مِنَّا فَلَا یُنْکَرُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وروایت ہے محمد بن ابی بکر ثقفی سے یہ کہ اونھوں نے پوچھا انس بن مالک سے اُس حال میں کہ دونوں جاتے تھے صبح کے وقت منیٰ سے طرف عرفات کے کہ کسطرح کرتے تھے تم اس دن میں یعنی عرفہ میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انس نے لبیک کہتا تھا ہم میں سے لبیک کہنے والا پس نہ انکار کیا جاتا تھا اُسپر اور تکبیر کہتا تھا تکبیر کہنے والا ہم میں سے پس نہیں انکار کیا جاتا تھا اوسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ تکبیر کہنی جائز ہے اوسدن حاجیوں کے لیے مانند اوراذکار کے ولیکن سنت نہیں بلکہ سنت اُنکے لیے لبیک کہنی ہے جبتک کہ رمی کریں جمرۃ العقبہ پر انتہی اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سے پیچھے نمازوں کے واجب ہے حاجیوں اور غیر حاجیوں کے لیے آخر ایام تشریق تک یعنی تیرھویں کی عصر تک اور واجب ہے ہر فرض پڑھنے والے پر نفرتی اسی پر رہے

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ ھٰھُنَا وَمِنًی کُلُّھَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِیْ رِحَالِکُمْ وَوَقَفْتُ ھٰھُنَا وَعَرَفَۃُ کُلُّھَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ ھٰھُنَا وَجَمْعٌ کُلُّھَا مَوْقِفٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نحر کیا میں نے اس جگہ اور منیٰ تمام جگہ نحر کرنے کی ہے پس نحر کرو اپنے ڈیروں میں اور وقوف کیا میں نے یعنی ٹھیرا اس جگہ اور عرفات تمام جگہ وقوف کی ہے اور وقوف کیا میں نے اس جگہ اور مزدلفہ تمام جگہ ہے وقوف کی نقل کی یہ مسلم نے ف نحر کیا میں نے اس جگہ اشارہ کیا حضرتؐ نے طرف جگہ معین کے منا میں کہ جہاں حضرتؐ نے نحر کیا تھا اور اب وہ جگہ معلوم و معروف ہے اسکو منحر البنی کہتے ہیں پس اُسکی طرف حضرتؐ نے اشارہ کر کر کہا میں نے تو یہاں نحر کیا ہے اور منا میں ہر جگہ نحر کرنا درست ہے اور اسی طرح عرفات میں اپنے وقوف کی جگہ کیطرف اشارہ کر کر فرمایا کہ میں نے تو وقوف یہاں کیا ہے اور تمام عرفات میں یعنی سوائے بطن عرنہ کے وقوف درست ہے اور مزدلفہ میں کہ اُسکو جمع بھی کہتے ہیں اپنے وقوف کی جگہ کیطرف کہ قریب مشعر حرام کے ہے اشارہ کر کر فرمایا کہ میں نے تو یہاں وقوف کیا ہے اور تمام مزدلفہ میں وقوف درست ہے، سوائے وادی محسر کے اور اسمیں شک نہیں کہ حضرتؐ کی جگہ افضل ہے

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ فِیْہِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَّوْمِ عَرَفَۃَ وَاِنَّہٗ لَیَدْنُوْ ثُمَّ یُبَاھِیْ بِھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ فَیَقُوْلُ مَا اَرَادَ ھٰؤُلَآءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی دن کہ زیادہ ہو آزاد کرنیکے اللہ تعالیٰ اوسمیں بندے کو

آگ سے دن عرفہ سے یعنی اس عرفہ کے دن عرفات مین سب دنون سے زیادہ اللہ تعالی آزاد کرتا ہے بندو نکو آگ سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ نزدیک ہوتا ہے یعنی ساتھ رحمت و مغفرت کے پھر فخر کرتا ہے ساتھ حاجیون کے روبرو فرشتون کے پس فرماتا ہے کیا چاہتے ہین یہ لوگ یعنی جو کچھ یہ چاہتے ہین وہ دونگا نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عمرو بن عبد اللہ بن صفوان عن خالی لہ یقال لہ یزید ابن شیبان قال کنا فی موقف لنا یعرفہ بہا عبدہ عمرو من موقف او ما اصح ذلک انا کنا ابن مربع یا اتانا رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الینا یقول لکم قفوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابیکم ابراہیم علیہ السلام رواہ الترمذی و ابو داود و النسائی و ابن ماجۃ روایت ہے عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے نقل کی اپنے ماموں سے کہ کہا جاتا تھا اُسکو یزید بن شیبان کہا تھا ہم بیچ جگہ ٹھیرنے اپنے کے کہ تھی واسطے ہمارے بیچ میدان عرفہ کے کہ دور بیان کرتا تھا اُسکو عمرو جگہ ٹھیرنے امام کے سے بہت دور پس آئے ہمارے پاس بیٹے مربع انصاری کے پھر کہا تحقیق ہمین ایلچی ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے طرف تمھارے فرماتے ہین حضرتؐ واسطے تمھارے کہ ٹھیرو اوپر جگہ عبادت اپنی کے پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کے یعنی متابعت کے میراث باپ اپنے کے کہ ابراہیم ہین اوپر سلام نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف حاصل معنی حدیث کے یہ ہین کہ عرب کی ہر قوم و قبیلہ کا اگلے زمانہ مین ایک موقف معین تھا عرفات مین کہ وہان ٹھیرتے تھے اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تھا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ موقف امام کا عبارت اوس سے ہے پس اُنھون نے جا باکہ حضرتؐ سے عرض کرین کہ ہم آپکے پاس کھڑے ہون حضرتؐ نے دریافت کیا کہ یہ بات انکی درخواست کرنیکے ایک صحابہ کے ہاتھ کہ ابن مربع اُونکا نام تھا انکو یہ کہلا بھیجا کہ اپنے ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمھارے باپ دادا سے چلا آتا ہے کہ متاع عبارت اسی سے ہے انتقال نکرو کہ عرفات تمام موقف ہے دوری اور نزدیکی موقف امام سے کچھ فرق نہین کہتی پس یہ بات انکی تسلی کے لیے کہلا بھیجی تا آپسمین خلاف و نزاع نہ واقع ہو **وَعَنْ** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفۃ موقف و کل منی منحر و کل المزدلفۃ موقف و کل فجاج مکۃ طریق و منحر رواہ ابو داؤد و الدارمی اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میدان ہے عرفہ کا جگہ ٹھیرنے کی ہے اور جو جگہ ہے منا مین جگہ ذبح کرنے کی ہے اور جو جگہ ہے مزدلفہ مین جگہ ٹھیرنے کی ہے اور سب راہین مکے کی راہ ہے اور جگہ ذبح کرنے کی نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے ف یعنی جس راہ سے مکے مین جاوین درست ہے اور جس جگہ مکے مین ہدی ذبح کرین روا ہے اسلیے کہ ذبح کرنا اُسکا حرم مین چاہیے اور مکہ حرم مین ہے ولیکن منیٰ مین عادت ہوئی ہے ذبح کرنے کی کہ دن نحر کے کہ دسوین ذیحجہ کی ہے منا مین ہوتے ہین وہان ذبح کرتے ہین اور مقصود اصل جواز ہے والا آنحضرتؐ کے وقوف کی جگہ اور ذبح کی جگہ اور راہ اُنکی افضل ہین **وَعَنْ** خالد بن ذکوان قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس یوم عرفۃ علی بعیر قائما فی الرکاب رواہ ابو داؤد اور روایت ہے خالد بن ہوذہ سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے لوگونکو دن عرفہ کے یعنی عرفات مین اونٹ پر کھڑے ہو کر دونون رکابونپر نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اونچے ہونیکے لیے رکابونپر کھڑے ہوئے تا دور و نزدیک سب سُنین **وَعَنْ** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ و خیر ما قلت انا و النبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی کل شیء قدیر رواہ الترمذی و روی مالک عن طلحۃ بن عبید اللہ قولہ لا شریک لہ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دعا دن عرفہ کی ہے یعنی عرفات مین یا ہر جگہ کہ کہین اور بہترین اُس چیز کی کہ کہی مینے اور نبیون نے پہلے مجھسے یہ ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا

نہیں شریک کوئی اُسکا اُسی کے لیے ہے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے طلحہ بن عبید اللہ سے قول لاشریک لہ تک وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطٰنُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ قَدْ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ يَزَعُ الْمَلٰٓئِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیکھا گیا شیطان کسیدن کہ وہ اُسمین بہت ذلیل اور بہت راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصے مین ہوا اپنے سے برابر دن عرفہ کے یعنی شیطان ہمیشہ بھلائیان دیکھکر آدمیو نسے غصہ کھاتا ہے اور خوار ہوتا ہے اور روز عرفہ کے سب دنون سے زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہے اور نہین یہ مگر اس سبب سے کہ دیکھتا ہے اوتر نا رحمت کا یعنی خاص وعام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑے گناہون کو مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کے یعنی اوسدن کہ فتح مسلمانونکی اور عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری وغیرہ شیطان کی مانند خواری وغیرہ عرفہ کے تھی یا زیادہ پس تحقیق شیطان نے دیکھا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتے ہین اور برابر کرتے ہین فرشتونکی صفون کو یعنی مشرکونکی لڑائی کے لیے نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے اور شرح السنہ مین روایت کی یہ حدیث ساتھ لفظ مصابیح کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلٰى سَمَآءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاحِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرْهَقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ عِتْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتا ہے دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہے طرف آسمان دنیا کے یعنی قریب ہوتا ہے ساتھ رحمت واحسان وکرم کے پھر فخر کرتا ہے ساتھ حاجیونکے روبرو فرشتون کے اور فرماتا ہے دیکھو طرف میرے بندونکے آئے میرے پاس پراگندہ بال گرد آلودہ چلاتے ہوئے راہ دور سے یعنی ساتھ لبیک ذکر کے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ تحقیق بخشدیا مین نے اُنکو پھر کہتے ہین فرشتے اے پروردگار ہمارے فلانا شخص ہے کہ نسبت بہ گناہ کیا جاتا ہے اور فلانا شخص اور فلانی عورت گناہ کرتے ہین فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ تحقیق بخشدیا مین نے اونکو بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہین کوئی دن کہ بہت آزاد کیے جاوین اُسمین آگ سے برابر دن عرفہ کے نقل کی یہ شرح السنہ مین **الفصل الثالث** پس تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضُ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے قریش اور جو شخص کہ تابع تھے دین قریش کے ٹھہرے ہوتے تھے مزدلفہ مین اور تھے قریش نام رکھے جاتے تھے حمس یعنے شجاع اور تھے تمام عرب ٹھیرتے تھے بیچ میدان عرفہ کے پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ نے نبی اپنے کو یہ کہ آوین عرفات مین اور ٹھیرین اُسمین پھر پھیرین وہانسے پس یہی معنی ہین قول اللہ عزوجل کے پھر پھرو اوسجگہ سے کہ پھرتے ہین لوگ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مزدلفہ حرم مین ہے اور عرفات حل مین پس قریش اور جو کہ تابع اُنکے دین کے تھے مزدلفہ مین ٹھیرتے تھے واسطے ترفع اور تفوق کے لوگونپر اور کہتے تھے کہ ہم اہل اللہ اور رہنے والے اُسکے حرم کے ہین ہم حرم سے باہر نہین نکلنے کے اور سوا قریش کے اور لوگ عرفات مین ٹھیرتے تھے پس جب اسلام آیا تو قریش منع کیے گئے اس سے اور حکم ہوا کہ عرفات مین وقوف کیا کرین جیسے اور لوگ کرتے ہین وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِيْبَ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمَ فَاِنِّيْ اٰخِذٌ

لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ اَیْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَیْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ یُجَبْ عَشِیَّتَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الدُّعَاءَ فَاُجِیْبَ اِلٰی مَا سَاَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِیْهَا فَمَا الَّذِیْ اَضْحَكَكَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِیْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِیْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ یَحْثُوْهُ عَلٰی رَاْسِهٖ وَیَدْعُوْ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِیْ مَا رَاَیْتُ مِنْ جَزَعِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ اور روایت ہے عباس بن مرداس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی واسطے اُمت اپنی کے عرفے کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق مین نے بخشدیا واسطے اُنکے سوا حقوق بندوں کے پس تحقیق مین لونگا واسطے مظلوم کے حق اُسکا ظالم سے کہا حضرتؐ نے اے رب میرے اگر چاہے تو دے مظلوم کو نعمتون جنت کے سے یعنے بدلے اُسکے حق کے کہ ظالم نے لیا ہے اور بخشدے واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی عرفے کی شام کو پس جب صبح کی حضرتؐ نے مزدلفہ مین پھر مانگی دعا پس قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تھی کہا راوی نے پس ہنسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا راوی نے مسکرائے پس کہا واسطے حضرتؐ کے ابوبکرؓ اور عمرؓ نے قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمھارے تحقیق یہ ہے وقت کہ نہین تھے تم ہنستے اسمین یعنی مقتضاے حال اس ساعت کا نہین ہے کہ ہنسو تم پس کس چیز نے ہنسایا تمکو ہمیشہ ہنساوے اللہ تمھارے دانتونکو یعنے ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نے قبول کی دعا میری اور بخشدیا واسطے اُمت میری کے لی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنے سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتھ ویل اور ہلاکت کے یعنی کہنے لگا وایلا وا ثبورا پس ہنسایا مجکو اُس چیز نے کہ دیکھی مین نے اضطراب اُسکی سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین مانند اسکے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مغفرت عام ہوئی کہ حق اللہ بھی بخشے گئے اور حق بندونکے بھی لیکن یہ قابل قید لگانیکے ہے کہ جو حضرتؐ کے ساتھ تھے اُس سالمین اُنکے لیے یہ بات ہوئی یا اُسکے حق مین ہے کہ حج مقبول ہو کہ فسق و فجور حج مین نہ واقع ہوا محمول ہو اُس ظالم پر کہ توبہ کی لیکن علیحدہ ادا کرے حقوق سے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ع اور جانا چاہیے کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پونہچے گی ہر مسلمانکو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح کے زیادہ کریگا اللہ تعالی درجات جنت مین بسبب شفاعت کے اور بخشے گا اکثر گنہگارونکو بسبب شفاعت اُنکی کے پھر داخل کریگا اُنکو جنت مین اور جو لوگ کہ دوزخ مین ہونگے پس اُنحضرتؐ کی شفاعت کا اُنکے حق مین یہ ہوگا کہ ہو جائیگا عذاب اور کم ہو جاوے گی مدت اور اسی طرح مغفرت اللہ تعالی کی پونہچے گی انشاء اللہ تعالی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کے تو درجے بلند ہونگے جنت مین زیادہ اس چیز سے کہ مستحق تھا اُسکا بسبب عمل کے اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت مین بغیر عذاب کے یا کم کریگا مدت اُسکی عذاب کی پس یہ بھی ایک نوع ہے مغفرت کی ؛ مولانا ولی اللہؒ **بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ** باب ہے بیچ بیان پھرنیکے عرفات و مزدلفہ سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ كَیْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِیْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ** متفق علیہ روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ نقل کی اُنہے باپ سے یعنی عروہ سے کہ کہا عروہ نے پوچھے گئے اسامہ بن زید کہ کسطرح تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے حجۃ الوداع مین جسوقت کہ پھرے عرفات سے کہا تھے چلتے جلد پس جب پاتے راہ کشادہ و وزاتے یعنی اپنی سواری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهٗ زَجْرًا شَدِیْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَیْهِمْ وَقَالَ یَاَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْكُمْ بِالسَّكِیْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِاِیْضَاعٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ وہ پھرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن عرفے کے

یعنی عرفات سے طرف منیٰ کے پس سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے زبر شدید یعنے باکنا جانور ونکا ساتھ آواز بلند کے اور مارنا اونٹونکو پس شارہ کیا ساتھ کوڑے اپنے کے طرف لوگونکے یعنی تاکہ متوجہ ہون طرف حضرتؐ کے اور سنین بات حضرتؐ کی اور فرمایا اے لوگو لازم ہے تمکو آرام سے چلنا اسلیے کہ تحقیق نیکی نہین ہے دوڑانا نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے نیکی فقط دوڑانے ہی مین نہین ہے بلکہ ساتھ ادا کرنے افعال حج کے اور پرہیز کرنے ممنوعات کے ہے حاصل یہ کہ جلدی کرنی نیکیونکی طرف خوب ہے لیکن نہ اسطرح کہ پونہچے طرف مکروہات کے اور مترتب ہو اُسپر گناہ پس نہ منافات ہوئی اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین رع وَعَنْهُ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ اسامہ بن زید تھے پیچھے بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ سے مزدلفہ تک پھر پیچھے بٹھالیا فضل کو مزدلفہ سے منیٰ تک پس دونونے کہا ہمیشہ رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہانتک کہ پھینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کے جب پہلی کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب اور عشا کی مزدلفہ مین یعنی عشا کیوقت مین دونون اکھٹی پڑھین پڑھی ہر ایک اُنمین سے ساتھ تکبیر کے یعنی مغرب کے لیے جدی تکبیر کہی اور عشا کے لیے جدی اور نفل نہ پڑھے درمیان اُن دونون کے اور نہ پیچھے ہر ایک کے اُن دونون مین سے نقل کی یہ بخاری نے ف ان نمازونکے بعد جو نفل پڑھنے کی نفی کی تو اسسے نفی سنتونکی اور وترونکی بعد ان دونون کے نہین لازم آتی رع ۱ باب قصہ حجۃ الوداع مین جو بڑی حدیث جابر سے گذری اور اُسمین جو یہ ہے لَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا اِسکی شرح مین ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ جب مغرب وعشا مزدلفہ مین پڑھ چکے تو سنتین مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑھے چنانچہ ایک روایت مین بھی یہ آیا ہے انتہیٰ اور شیخ عابد سندھی نے بھی بیچ حاشیہ درمختار کے اسمین اختلاف نقل کرکر لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ بعد عشا کے سنتین اور وتر پڑھے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز مگر اپنے وقت مین سوائے دو نمازونکے نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ مین یعنی مغرب کی نماز عشا کے وقت مین پڑھی اور پڑھی نماز فجر کی اُسدن یعنی مزدلفہ مین دن نحر کے پہلے وقت اُسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سوائے دو نمازونکے آخر اور نماز ظہر اور عصر کی بھی حضرتؐ نے عرفات مین جمع کی ہین کہ عصر ظہر کے وقت مین پڑھی اُسکا ذکر یہان نہین کیا اسلیے کہ ہر کوئی جانتا تھا بسبب اسکے کہ دن تھا حاجت اُسکے بیان کرنیکی کچھ نہین اور پہلے وقت سے مراد یہ ہے کہ تاریکی مین پڑھی پہلے وقت معمولی سے کہ اُجالے مین پڑھتے تھے نہ یہ کہ پڑھی پہلے فجر کے اسلیے پہلے فجر سے پڑھنی نماز فجر کی درست نہین سب عالمونکے نزدیک رع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ مین اُن شخصونمین تھا کہ آگے بھیجا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات کو بیچ زمرے ضعیفون اہل اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ضعیفونسے مراد عورتین اور لڑکے ہین اُنکو حضرتؐ نے پہلے روانہ کر دیا تھا منیٰ کو اُنمین ابن عباسؓ بھی تھے اور حضرتؐ بعد روشن ہونے صبح کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے سوار ہوئے سنت یہی ہے اور حضرتؐ نے اہل کو بھیجدیا تاکہ اپنے اپنے پاؤن بسبب ازدحام کے یہ جائز ہے اور روایت مین آیا ہے چنانچہ وہ آگے آتی ہے کہ حضرتؐ نے ان لوگونکو آگے روانہ کیا اور یہ فرمایا کہ رمی جمرۃ العقبہ کی نکرنا مگر بعد نکلنے آفتاب کے مذہب امام اعظمؒ کا بھی یہی ہے اور بعضی روایتونمین مطلق آیا ہے کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو اور ہمارا امام شافعی اور امام احمدؒ

عمل کیا ہے کہ اُنکے نزدیک بعد آدھی رات کے رمی جمار جائز ہے ؛ ح وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ نقل کی فضل بن عباس سے اور تھے فضل سواری پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی جبکہ چلے مزدلفہ سے منا کو یہ کہ حضرتؐ نے فرمایا بیچ شام عرفہ کے اور صبح مزدلفہ کے لوگوں کو جسوقت کہ پھرے اور جلد ہانکیں سواریاں اور مارکوٹ بہت کی لازم ہے تمکو چلنا ساتھ آہستگی کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو کے ہوئے تھے اونٹنی اپنی کو یہانتک کہ داخل ہوئے میدان محسر میں اور وہ ہے منیٰ سے فرمایا لازم ہے تمکو اُٹھا لینا کنکریونکا یعنی اس میدان سے مانند کنکریون خذف کے کہ ماری جاوینگی جمرہ پر یعنی منارونپر اور کہا فضل نے کہ ہمیشہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے یہانتک کہ ماری کنکری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو جب پہلی کنکری ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی مسلم نے

ف فرمایا بیچ شام عرفہ کے یعنی جبکہ عرفات سے مزدلفہ کو چلے اور اُسوقت فضلؓ حضرتؐ کے ساتھ سوار نہ تھے اور صبح مزدلفہ کے یعنی جبکہ مزدلفہ سے منا کو آتے تھے اور اُسوقت فضلؓ حضرتؐ کے ساتھ سوار تھے اور مُحسر منیٰ سے ہے یعنی وہ ایک جگہ ہے منیٰ کے قریب آخر مزدلفہ مین اور خذف کہتے ہین اسکو کہ چھوٹی کنکری یا گٹھلی کھجور کی دونون شہادت کی انگلیون مین رکھکر پھینکتے ہین اور مراد یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریان چنے چنے برابر کہ جیسی وہ ہوتی ہین یہانسے اُٹھالو اور کنکریان جس جگہ سے اُٹھاوین جائز ہے مگر وہ کنکریان کہ مارونپر ایک دفعہ ماری جاوین پھر اُنکو نہ اُٹھاوے اور اگر انمین سے بھی اُٹھاوے جائز ہے ولیکن خلاف اولیٰ اور شمنی نے شرح نقایہ مین لکھا ہے کہ اُن کنکریونسے رمی کرنی کفایت تو کرتی ہے لیکن یہ فعل بُرا ہے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ سات کنکریان اُٹھاوے کہ واسطے رمی جمرۃ العقبہ کے آج کام آوینگی یا ستر اُٹھاوے کہ سات تو آج کام آوین اور ترسٹھ اور دنون کے لیے رکھے ؛ ع ح طیبی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا اور روایت ہے جابر سے کہ کہا چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے اور اُنپر تھی تسکین چلنے مین اور حکم کیا لوگونکو ساتھ آہستہ چلنے کے اور جلدی چلائی اونٹنی نبی بیچ میدان مُحسر کے اور حکم کیا لوگونکو یہ کہ ماریں ساتھ مانند کنکریون خذف کے یعنی چنے چنے برابر اور فرمایا حضرتؐ نے یعنی صحابہؓ کو کہ شاید کہ مین نہ دیکھونگا تمکو پیچھے اس برس کے ف یعنی مین انتقال کرونگا احکام دین کے اور حج کے مجھے معلوم کرلو اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کیے احکام اور وداع کیا یارون کو اور سال آیندہ مین کہ گیارھوان سال ہجری تھا ربیع الاول کو حضرتؐ کا انتقال ہوا ح ع لَكُمْ أَحَدٌ هٰذَا الْحَدِيثُ فِي الصَّحِيحَيْنِ لَا فِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيمٍ وَتَأْخِيرٍ کہا صاحب مشکوٰۃ نے کہ نہین باقی سینے یہ حدیث بخاری و مسلم مین مگر بائی جامع ترمذی مین ساتھ تقدیم و تاخیر کے یعنی صاحب مصابیح جو اسکو پہلی فصل مین لایا تو دلالت کرتا ہے کہ صحیحین کی ہے اور اسمین ہے نہین بس چاہیے تھا کہ اسکو پہلی فصل مین نہ لاتا دوسری فصل مین لاتا اور اعتراض پھر بھی باقی رہتا بسبب تقدیم و تاخیر کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا وَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا وَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ وَشَهْرٌ حَرَامٌ وَبَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ اور روایت ہے محمد بن قیس بن مخرمہ سے کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

پس فرمایا کہ تحقیق اہل جاہلیت کے تھے پھرتے عرفات سے جسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیاں ہیں مردوں کی بیچ چہروں اُنکے کے پہلے غروب ہونیکے یعنی چلتے عرفات سے پہلے ڈوبنے آفتاب کے اور چلتے مزدلفہ سے بعد نکلنے آفتاب کے اُسوقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیاں ہیں مردوں کی اوپر چہروں اُنکے کے اور تحقیق ہم نہیں چلیں گے عرفات سے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب اور چلینگے ہم مزدلفہ سے پہلے نکلنے آفتاب کے طریقہ ہمارا مخالف ہے بت پوجنے والوں کے طریقہ کے اور شرک کرنے والوں کے طریقہ کے ف پگڑیاں مردوں کی یعنی آدھا آفتاب باہر ہوتا تھا اور آدھا غروب مشابہت پگڑی کے ساتھ اسلیے دی کہ آدھا کرہ پگڑی کی گول ہوتا ہے اور اسیطرح مزدلفہ سے ایسے وقت چلتے کہ آدھا آفتاب طلوع ہوتا اور آدھا اندر اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخے مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور ایک صحیح نسخے مین لکھا ہے حاشیہ پر رواہ البیہقی اے فی شعب الایمان ولفظ البیہقی خطبنا وساقہ بنحوہ ۱۲ منہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آگے بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی منا کو رات مزدلفہ کی ہمن یعنی عید اضحی کی شب مین کہ ہم کتنے تیک لڑکے تھے اولاد عبد المطلب کی سے سوار گدھونپر پس شروع کیا حضرتؐ نے کہ مارتے تھے ہماری رانونپر یعنی ازراہ محبت کے وقت رخصت کے اور فرماتے تھے اے چھوٹے بیٹو میرے نہ پھینکنا تم کنکریان منارے یعنی جمرۃ العقبہ پر یہانتک کہ نکلے آفتاب نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یہ دلیل ہی اسپر کہ نہین جائز ہے رمی رات مین اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہؒ اور اکثر علما کا اور امام شافعیؒ کے نزدیک دسویں رات کے بعد سے جائز ہے اور بعد طلوع فجر کے رمی کرنی جائز ہے سب کے نزدیک لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے ساتھ کراہت کے اور بعد طلوع آفتاب کے مستحب ہے ۱۲ منہ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کو یعنی مزدلفہ سے منا کو رات عید قربانکے پس کنکریان مارین منارے پر یعنی جمرۃ العقبہ پر پہلے فجر کے پھر چلین اور طواف کیا یعنی طواف فرض اور نہایہ دن ایسا دن کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس یعنی اُنکی نوبت کا دن تھا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اسمین اشارہ ہے طرف سبب بھیجنے اُنکے کے رات سے اور طرف افاضہ کرنیکے دنمین بخلاف اور بیبیون کے کہ اُنھون نے رات آیندہ مین طواف افاضہ کیا اور شافعی نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر جائز ہونے رمی جمرہ کے پہلے فجر کے اگرچہ افضل بعد فجر کے ہے اور اورون نے کہا کہ یہ رخصت ام سلمہؓ ہی کو تھی اور اورونکو درست نہین پہلے فجر کے بسبب حدیث ابن عباسؓ کے اور ممکن ہے کہ فجر سے مراد غلس فجر ہو ۱۲ منہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَيْسَ الْمُقِيْمُ وَالْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ رُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍؓ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لبیک کہنے مقیم باعمرہ کرنے والا یہانتک کہ بوسہ دے حجر اسود کو نقل کی یہ ابوداؤد نے یعنی مرفوع اور کہا ابوداؤد نے کہ روایت کی گئی ہے یہ موقوف ہے ابن عباسؓ پر ف مقیم یعنی جو کہ مکہ کا رہنے والا ہو عمرہ کرنے والونمین سے اور یا عمرہ کرنے والا یعنی جو کہ باہر کا آیا ہوا عمرہ کرے پس اَوْ تنویع کے لیے ہے اور یہانتک کہ بوسہ دے الخ مقصود یہ ہے کہ عمرے مین موقوف کرے لبیک وقت جو شے حجر اسود کے جیسیکہ حج مین موقوف کرتے ہین ساتھ رمی جمرۃ العقبہ کے ۱۲ منہ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْاَرْضَ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سے یہ کہ اُسنے سنا شرید صحابی کو کہ کہا پھرا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی عرفات سے پس نہ لگے پاؤن

حضرتؐ کے زمین کو یہانتک کہ آئے مزدلفہ مین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مقصود یہ ہے کہ تمام راہ مین حضرتؐ سوار چلے پیادہ یا نہین چلے نہ یہ کہ اصلا زمین پر اُترے ہی نہین اسلیے کہ صحیح بخاری مین آیا ہے کہ حضرتؐ راہ مین درہ پہاڑ کی طرف تشریف لیگئے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اسامہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ نماز کا وقت آیا فرمایا نماز آگے ہے یعنی مزدلفہ مین پڑھین گے وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ یُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَیْرِ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ کَیْفَ تَصْنَعُ بِالْمَوْقِفِ یَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ یَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ کَانُوْا یَجْمَعُوْنَ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِی السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ یَتَّبِعُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن شہابؒ سے کہ کہا مجکو سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے یہ کہ حجاج بن یوسف نے اُس سال کہ قتل کیا عبداللہ بن زبیرؓ کو یعنی مکے مین آنکر پوچھا عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کسطرح کرین ہم بیچ ٹھیرنیکے دن عرفہ کے یعنی نماز ظہر وعصر کی پہلے وقوف کے پڑھین یا بیچ مین یا پیچھے پس کہا سالم نے اگر ارادہ کرتا ہے تو سنت کا پس سویرے پڑھ یعنی ظہر وعصر دون عرفہ کے پس کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کہ سچ کہا سالمؓ نے کہ تھے صحابہؓ جمع کرتے درمیان ظہر وعصر کے واسطے ادا کرنے طریقہ سنت کے کہا ابن شہابؒ نے کہ کہا مین نے سالم کو کہ کیا کیا ہے یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سالمؒ نے کہ نہین اتباع کرتے اسمین یعنی اسطرح نمازین پڑھنے مین مگر طریقہ پیغمبر خدا کا نقل کی یہ بخاری نے ف حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے کہ جسنے ایک لاکھ اور بیس ہزار آدمی باندھکر قتل کئے تھے وہ عبدالملک بن مروانکی طرف سے عبداللہ بن زبیرؓ پر چڑھکر آیا تھا مکے مین اور اُنکو سولی پر کھینچا بعد ازان عبدالملک نے اُسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اُسکو کہ پیروی کرنا تمام افعال حج مین عبداللہ بن عمرؓ کے اقوال وافعال کی اور پوچھتا رہنا اُنسے مسائل حج کے اور مخالفت اُنکی نکرنا پس اُس حالت مین اُسنے یہ مسئلہ مذکورہ بھی پوچھا ع **بَابُ رَمْیِ الْجِمَارِ** باب ہے بیچ بیان پھینکنے کنکریون کے مناروں پر

ف جمار اصل مین سنگریزونکو کہتے ہین اور حمار جمع نام اُن سنگریزون کا ہے کہ مناروں پر مارے جاتے ہین اور جن مناروں پر کہ وہ سنگریزے مارتے ہین اُنکو جمرات کہتے ہین بسبب پھینکنے جمار کے اُنپر اور جمرات تین ہین جمرۂ اولی اور جمرۂ وسطی اور جمرۂ العقبہ عید کے روز تو فقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریان مارتے ہین اور گیارھوین اور بارھوین اور تیرھوین کو تینون پر اور اُنپر کنکریان مارنی واجب ہین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْمِیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ یَوْمَ النَّحْرِ وَیَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ هٰذِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتے تھے کنکریان سوار اپنی سواری پر دن نحر کے اور فرماتے کہ سیکھو افعال حج کے اسلیے کہ تحقیق مین نہین جانتا شاید کہ مین حج کرون پیچھے اس حج اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا شافعیؒ نے کہ مستحب ہے اُسکو کہ پہنچے مناہین سوار یہ کہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو دن نحر کے سوار اور جو کوئی پہونچے مناہین پیادہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارھوین بارھوین کو رمی کرے سب جمرات کو پیادہ اور تیرھوین کو سوار اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جو رمی کرے بعد اُسکے رمی ہے جیسے کہ رمی جمرۂ اولی اور جمرۂ وسطی کی اُسمین افضل یہ ہے کہ پیادہ پا کرے اسلیے کہ بعد اُسکے ٹھہرا رہنا ہے اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پائی کی قریب تر ہے ساتھ عاجزی کے اور جو کچھ کہ حدیثون صحیحہ مین آیا ہے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرۃ العقبہ کی دن نحر کے سوار اور اور دونون مین رمی کی پیادہ شب پر وَعَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتے مناروں کو ساتھ مانند کنکریون خذف کے یعنی چھوٹی چھوٹی کنکریونکے نقل کی یہ مسلم نے ف طور کنکریان پھینکنے کا مختلف لکھا ہے لیکن صحیح تر یہ ہے کہ اُنگلی شہادت اور انگوٹھے کے

سر دنسے پکڑ کر یعنی جملی مین رکھکر پھینکے اور معمول بھی اب اسیطرح ہے۔ ع وَعَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پھینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان منارے پر دن نحر کے وقت چاشت کے اور پیچھے دن نحر کے جسوقت کہ دوپہر ڈھلی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کنکریان منار نہ پر ڈالی ہی پھینکے نہین تو کافی ہے لیکن ہے بُرا خلاف رکھ دینے کے کہ یہ کافی بھی نہین اور ضحوہ کہتے مین بعد طلوع آفتاب سے زوال کے پہلے تک کو اور پیچھے دن نحر کے یعنی ایام تشریق مین کہ تیرھوین تک مین بعد زوال کے رمی کرتے تھے کہا ابن ہمام نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یعنی گیارھوین کو نہین ہوتا ہے مگر بعد زوال کے اور اسیطرح تیسرے دن پھر آگے کے کو جاوے تو پہلے ہونے فجر تیرھوین کے چلا جاوے اور اگر بعد ہونے فجر کے جاویگا تو رمی ضرور ہے اور اُسدن پہلے زوال کے بھی رمی جائز ہے۔ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اَتَى الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے یہ کہ وہ پہونچے طرف جمرۂ کبری کے یعنی جمرۃ العقبہ کے پس کیا خانہ کعبہ کو بائین طرف اپنے اور منی کو داہنے اپنے اور پھینکین سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے پھر کہا ابن مسعودؓ نے کہ اسیطرح سے پھینکین کنکریان اس شخص نے کہ اُتاری گئی اُوپر سورۂ بقرہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس کیا کعبہ کو بائین طرف اپنے اور منی کو داہنی طرف اور جمرات کو رمی کرے تو مستحب ہے کہ قبلہ رو کھڑا ہووے اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ حضرتؐ تکبیر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَعَمَلًا مَشْكُوْرًا اور خاص سورہ بقرہ کو اسلیے ذکر کیا کہ اُسمین افعال حج کے مذکور ہین ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَسْتَنْجَارٍ تَوَضَّؤُوْا وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوَضَّؤُوْا وَالطَّوَافُ تَوَضَّؤُوْا اِذَا اسْتَنْجَى اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْجِ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجا طاق ہی یعنی تین ڈھیلے لیوے اور پھینکنا کنکریونکا طاق ہے یعنی سات کنکریان پھینکے اور پھرنا درمیان صفا اور مروے کے طاق ہے یعنی سات بار اور گرد پھرنا خانۂ کعبہ کے طاق ہے یعنی سات بار اور جسوقت کہ دھونی اگر کی لیوے ایک تمہارا پس چاہیے کہ طاق لیوے یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی یہ مسلم نے ف سات سات کنکریان پھینکنی جمرات پر واجب ہے اور سات بار سعی کرنی درمیان صفا اور مروے کے واجب ہے اور طواف مین سات بار پھرنا فرض ہے جمہور کے نزدیک اور ہمارے نزدیک چار اشواط یعنی چکر فرض ہین اور باقی واجب ع اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے قدامۃ بن عبد اللہ بن عمار سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریان یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کے سوار اونٹنی صہبا پر نہ تھا اُس جگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہوا یکطرف ہو نقل کی یہ شافعیؒ اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف صہبا اُس اونٹنی کو کہتے ہین کہ سفیدی اُسکی ساتھ سرخی کے ملی ہوا سطرح کہ لوگین بالونکی سرخ ہون اور اندر سے سفید اور آخر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جیسے امیر لوگ آگے نقیب وچوبدار اہتمام کرتے چلتے ہین حضرتؐ کے آگے معمول نہ تھا ع وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِقَامَةُ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ الدَّارِمِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین مقرر کیا گیا مارنا منارونکا اور پھرنا درمیان صفا اور مروے کے مگر واسطے قائم کرنے یاد خدا کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف ظاہر ہین یہ فعل ایسے ہین کہ انکا عبادت ہونا

حاشیہ مشرقی
جمرۂ اولیٰ
جمرۂ وسطیٰ
جمرۂ عقبہ

نہین معلوم ہوتا ہے اسلیے فرمایا کہ یہ مقرر ہوئی واسطے قائم کرنے ذکر اللہ کے یعنی تکبیر سنت ہے ساتھ ہر کنکری کے اور دعائین مذکور سنت ہین سعی مین ع وعنہا قالت قلنا یا رسول اللہ الا نبنی لک بناءً یظلک بمنی قال لا منی مناخ من سبق رواہ الترمذی وابن ماجۃ قال الدارمی اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا کہا ہمنے یارسول اللہ کیا نہ بناوین ہم آپ کے لیے عمارت کہ سایہ کرے تمکو منا مین فرمایا نہین منا جگہ ہے بٹھانے اونٹ اُس شخص کی کہ پہلے پونہچے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف معنی یہ ہین کہ خصوصیت اسمین ساتھ سبقت کے ہے نہ ساتھ مکان بنانیکے یعنی بنا ایسی جگہ ہو کہ کسی کے لیے خصوصیت اسمین نہین جو پہلے پونہچے کسی جگہ منا مین مستحق اُسکا وہی ہے ع الفصل الثالث فصل تیسری ع عن نافع قال ابن عمر کان یقف عند الجمرۃ الدنیا والتی تلی مسجد منی وقوفا طویلا یکثر اللہ ویسبحہ ویحمدہ ویدعو اللہ ولا یقف عند جمرۃ العقبۃ رواہ مالک روایت ہے نافع سے کہ کہا تحقیق ابن عمرؓ تھے ٹھیرتے نزدیک دو مناروں پہلے کے ٹھیرنا دراز اللہ اکبر کہتے اور سبحان اللہ کہتے اور الحمد للہ کہتے اور دعا مانگتے اللہ سے یعنی ہاتھ اُٹھاکر اور نہ ٹھیرتے نزدیک جمرۃ العقبہ کے نقل کی یہ مالک نے ف مراد دو مناروں پہلے سے جمرہ اولی اور وسطی ہے ابن عمرؓ جب آپ رمی کر چکتے تو ٹھیر کر دعا وغیرہ کرتے وہان ٹھیرنا اور دعا وزاری کرنی اور تسبیحات مذکورہ پڑھنین مسنون ہین اور لکھا ہے علمانے کہ بقدر پڑھنے سورۂ بقرہ کے ٹھیرے رہنا چاہیے اور بعضے اہل اللہ اتنے ٹھیرے رہے ہین کہ اُنکے پاؤن ورم کر گئے ہین اور نہین ٹھیرتے تھے یعنی دعا کے لیے نزدیک جمرۂ عقبہ کے نہ دن نحر کے اور نہ اور ایام مین اور اسمین نہین لازم آتا ہے ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر مین آویگا کہ کہا ابن عمرؓ نے کہ اسی طرح دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ع باب الہدی باب ہے بیچ بیان ہدی کے ف ہدی ساتھ زبرہ کے اور سکون دال کے نام اون چارپایونکا ہے کہ حرم مین ذبح کیے جاتے ہین واسطے طلب ثواب کے خواہ بکری دنبہ بھیڑ ہو خواہ گائین بیل بھینس خواہ اونٹ اور عمرہ وغیرہ جو قربانی مین شرط ہے سو ہی امنین ہے کفایت کرتی ہے بکری اور مانند اسکے ہر جگہ مگر جبکہ طواف الزیارۃ کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانیکے تو نہین کفایت کرتا اسمین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور ہدی دو قسم پر ہے واجب اور تطوع یعنی نفل پھر ہدی واجب کی کئی قسمین ہین ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہ ہے کہ ہدیہ بھیجتا ہے اُسکو جناب حق مین اور نزدیکی حاصل کرتا ہے اللہ تعالی سے بسبب اسکے ع مولانا ملتقی الابحر الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عباسؓ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر بذی الحلیفۃ ثم دعا بناقتہ فاشعرہا فی صفحۃ سنامہا الایمن وسلت الدم عنہا وقلدہا نعلین ثم رکب راحلتہ فلما استوت بہ علی البیداء اہل بالحج رواہ مسلم روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کے پھر منگوائی اونٹنی اپنی پس زخم کیا اونٹنی کو بیچ کنارے کوہان داہنے اُسکے کے اور پونچھ ڈالا خون اسکا اور ہار ڈالا گلے مین دو جوتیونکا پھر سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر کہ نام اسکا قصواء تھا پس جبکہ اُٹھایا اونٹنی نے آنحضرتؐ کو بیداء پر کہ نام ایک جگہ کا ہے لبیک کہی ساتھ حج کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جب حضرتؐ حج کے لیے چلے اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہے پونہچے تو ظہر کی نماز پڑھی پھر منگوائی اونٹنی اپنی کہ جسکو بطور ہدی کے لے چلے تھے پس نیزہ مارا اُسکے کوہانی داہنی جانب مین اور خون پونچھکر دو جوتیان اُسکے گلے مین ڈالین واسطے علامت ہدی کے تاکہ لوگ اس نشانی سے معلوم کرلین کہ ہدی ہے پس نہ تعرض کرین قزاق اور اگر راہ بھول جاوے تو لوگ پونچادیوین اور یہ عادت اہل جاہلیت کی تھی کہ جسپر یہ علامت نہ دیکھتے تو اُسکو لوٹ لیتے اور جسکو دیکھتے اسطرح پر تو چھوڑ دیتے پھر شارع نے بھی اسکو روا رکھا واسطے اغراض مذکورہ کے اور جمہور ائمہ متفق ہین اسپر کہ اشعار یعنی یہ زخمی کرنا سنت ہے لیکن غنم مین یعنی بکری دنبہ بھیڑ مین ترک کرے

اشعار کو اسلیے کہ ضعیف ہین اور تقلید کافی ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک باڑ دالنا مستحب ہے اور اشعار مطلق مکروہ ہے اور علما نے تاویل اسکی یہ کی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے اپنے زمانہ کے اشعار کو مکروہ کہا ہے کہ اُسوقت مین لوگ بہت زخمی کر دیتے تھے کہ خوف ہوتا تھا سرایت زخم کا نہ یہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتے تھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے نماز ظہر کی ذی الحلیفہ مین پڑھی اور باب صلوۃ السفر مین بخاری اور مسلم کی حدیث گذری اُس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی مدینے مین پڑھی اور عصر ذی الحلیفہ مین پس تطبیق اسمین یون ہوگی کہ ابن عباسؓ نے حضرتؐ کے ساتھ نماز ظہر کی مدینے مین نہ پڑھی ہوگی حضرتؐ کو نفل پڑھتے دیکھکر ذی الحلیفہ مین گمان کیا کہ نماز ظہر کی پڑھتے ہین اور لبیک کہی ساتھ حج کے یعنی اور عمر کے اسلیے کہ صحیحین مین انس سے آیا ہے کہ سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتے تھے ساتھ حج اور عمر کے پس راوی نے فقط حج ہی ذکر کیا اسلیے کہ وہ اصل ہے یا یہ کہ سُنا نہ عمر کا ذکر کرنا مرجوع عنہ مولانا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا ہدی بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار طرف خانہ کعبہ کے بکریان پھر باڑ دالا اُنکے گلے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ متفق ہین علما اسپر کہ اشعار یعنی زخمی کرنا بکریون مین نہین ہے اور تقلید یعنی باڑ دالنا اُنکے سنت ہے خلاف ہے ہمین امام مالک کا مرجوع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ذبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہؓ کی طرف سے ایک گاے دن نحر کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَآئِهٖ بَقَرَةً فِيْ حَجَّتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کی طرف سے ایک گاے اپنے حجۃ الوداع مین نقل کی یہ مسلم نے ف کہا گیا ہے کہ یہ حدیث اور اوپر کی حدیث محمول ہین اسپر کہ حضرتؐ نے اُنکے اذن سے قربانی کی ہوگی اسلیے کہ قربانی کرنی غیر کی طرف سے بغیر اذن اُسکے کے روا نہین ذکرہ الطیبی اور مشہور ائمہ کے نزدیک یہ ہے کہ گاے سات تک کی طرف سے قربانی کرنی جائز ہے اور امام مالک کے نزدیک ایک گاے یا ایک بکری وغیرہ تمام گھر والونکی طرف سے کفایت کرتی ہے پس حدیث دلیل انکی ہو سکتی ہے اگر سات سے زیادہ کی طرف سے کی ہو اور اونکے نزدیک محمول ہے اسپر کہ سات کی طرف سے کی ہوگی مرجوح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَاَهْدَاهَا فَمَا حُرِّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ اُحِلَّ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا بٹے مین نے بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹونکے اپنے ہاتھ سے پھر ڈالے اُنکے گلے مین اور زخمی کیا اُنکو یعنی کوہان اُنکے زخمی کیے اور ہدی کر کر بھیجا اُنکو طرف خانہ کعبہ کے یعنی جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکرؓ کو امیر حاجیونکا کر کر بھیجا اور اُنکے ساتھ اونٹ ہدی کے بھیجے پس نہ حرام ہوئی حضرتؐ پر کوئی چیز کہ تھی حلال کی گئی اُنکے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے حضرتؐ پر احکام احرام کے جاری نہوے اور حضرت عائشہؓ نے یہ بات اسلیے کہی کہ اُنھون نے سُنا تھا کہ ابن عباسؓ کہتے ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بھیجے حرام ہوتی ہین اُسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین مُحرم پر جبتک کہ پونچھے ہدی حرم مین اور ذبح کی جاوے پس یہ حدیث بیان کر کر قول ابن عباسؓ کا رد کیا مرجوح وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا بٹے مینے ہار اونٹون کے صوف کے کہ تھا میرے پاس پھر بھیجا اونٹونکو ہدی کر کر ساتھ باپ میرے کے یعنی حضرت ابوبکرؓ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ اِرْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ اِرْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ اِرْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہے اونٹ پس فرمایا سوار ہو اسپر پھر کہا اُسنے کہ تحقیق یہ ہدی ہے یعنی کیونکر سوار ہون اسپر وہ سمجھا کہ مطلق

ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو پھر کہا اُسنے کہ یہ ہدی ہے فرمایا سوار ہو وائے ہے تجکو یعنی مین کہتا ہون اور پھر تو عذر کرتا ہے یہ بات دوسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ سُئِلَ عَنْ رُکُوْبِ الْھَدْیِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ارْکَبْھَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَیْھَا حَتّٰی تَجِدَ ظَھْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی الزبیر سے کہ کہا سُنا مین نے جابر بن عبد اللہ سے کہ پوچھے گئے سوار ہونے ہدی کیسے پس کہا کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سوار ہو اُسپر اچھی طرح یعنی اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچے اُسکو جسوقت کہ مضطر ہووے تو طرف اُسکے یہانتک کہ پاوے تو اور سواری وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسِتَّۃَ عَشَرَ بَدَنَۃً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَرَ کَانَ فِیْھَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَیَّ مِنْھَا قَالَ اُنْحَرْھَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَیْھَا فِیْ دَمِھَا ثُمَّ اجْعَلْھَا عَلٰی صَفْحَتِھَا وَلَا تَاْکُلْ مِنْھَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَھْلِ رُفْقَتِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ساتھ ایک شخص کے یعنی ناجیہ اسلمی کے مکے کو اور امر کیا اُسکو اُنمین یعنی نگہبانی کرتا ہوا لیجاوے اور مکے مین پونچکر ذبح کرے پس کہا اُسنے یا رسول اللہ کیا کرونمین اُس اونٹ کو کہ نہ چل سکے اُنمین سے یعنی بسبب تھک جانیکے یا دُبلا پے کے قریب المرگ ہو فرمایا ذبح کر اُسکو پھر رنگ دے دونون پاپوشین اُسکی خون اُسکے مین یعنی وہ پاپوشین کہ گلے مین ڈالین تھین بطریق ہار کے پھر چھاپ دے تو اُن پاپوشونسے اوپر کنارے کو ہان اُسکے کے اور نہ کھا اُسمین سے تو اور نہ کوئی رفیقون تیرے نقل کی یہ مسلم نے ف چھاپہ دینے کو اسلیے فرمایا تا جانین راہ چلنے والے کہ ہدی ہے پس کھاوین اُسمین سے فقیر نہ اغنیا کہ کھانا اوسکا اغنیا پر حرام ہے اور نہ کھاتو اُسمین سے اُنمین سے برابر ہے کہ فقیر ہو یا غنی ہو اُنکو مطلق منع اسلیے کیا کہ کہین بہانہ مانگی کا کر اپنے کھانیکے لیے ذبح نہ کرڈالین اور اگر کوئی کہے کہ جب نہ کھاوے گا اُسکو کوئی قافلہ مین سے تو یون ہی ضائع ہوگا جواب یہ کہ جنگل کے رہنے والے انکے پیچھے منتفع ہونگے اور کبھی اور قافلہ والے کہ بعد اُنکے آتے ہین وہ فائدہ اُٹھاتے ہین اُسسے وع راستے مین جو ہدی ہلاک ہونے لگے اور اُسکو ذبح کرے اُسکا تو یہ حکم ہی جو مذکور ہوا کہ اُسکا کھانا اغنیا کو اور قافلہ والون کو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہے چنانچہ وہ ملتقی الابحر اور درمختار مین مذکور ہے کہ ہدی واجب جو ہلاک ہونے لگے یا عیب دار فاحش ہو تو اور ہدی قائم مقام اُسکے کرے اور اُسکو جو چاہے سو کرے اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونے لگے تو ذبح کرے اُسکو اور جوتی اُسکی خونمین رنگ کر اُسکی گردن پر چھاپہ دے اور نہ کھاوے اُسسے وہ اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جا کر ذبح ہو اُسکا حکم اسی فصل کی اخیر حدیث کے فائدہ مین مذکور ہے کہ ہدی نفل و متعہ اور قران اور قربانی مین سے کھانا مستحب ہے اور سوا اُنکے نہین درست اور شارحین کو اس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہے کہ لکھا ہے کہ یہ حکم اُس ہدی کا ہے کہ واجب کیا ہو اُسکو اپنے پر یعنی ہدی نذر اور جبکہ ہو نفل تو کھانا اُسکا درست ہے انتہی پس اُنھون نے راستے کی ہدی کو وہانکی ہدی پر قیاس کر کر یہ لکھا ہے اور یہ ہے خلاف منصوص واللہ اعلم مولانا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ حَجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ الْبَدَنَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ وَالْبَقَرَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا نحر کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال حدیبیہ کے اونٹ سات کی طرفسے اور گاے سات کی طرفسے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین دلیل ہے واسطے امام اعظم اور اکثر اہل علم کے کہ جائز ہے شریک ہونا سات کا اونٹ مین اور گاے مین جبکہ سب کو قربت یعنی ثواب منظور ہو خواہ قربت ایک طرح کی ہو جیسیکہ ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسرے کو بھی ہدی یا قربت مختلفہ ہو جیسیکہ بعضے ہدی کا ارادہ کرین اور بعضے قربانی کا

اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر بعضے ارادہ کریں قربت کا اور بعضے گوشت کا تو بھی جائز ہے اور امام مالک کے نزدیک نہیں جائز ہے شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہے بالاجماع طیبی ع وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَتٰى عَلٰى نَحْلٍ قَدْ اُنِاخَ بَدَنَتَهٗ يَنْحَرُهَا قَالَ اِبْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ وہ آئے ایک شخص کے پاس کہ بٹھایا تھا اونٹ اپنا درحالیکہ نحر کرتا تھا اُسکو کہا ابن عمرؓ نے کہ کھڑا کر تو اُسکو اور پاؤن باندھ یعنی بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نحر کہتے ہین نیزہ مارنے کو اونٹ کے سینے مین اور ذبح کہتے ہین چھری سے گائین وغیرہ کے گلا کاٹنے کو پس نحر اونٹ مین سنت ہے اور ذبح گاے بکری وغیرہ مین اور طریق نحر کا یہ ہے کہ اونٹ کو کھڑا کر کر بایان زانو رسی سے باندھے اور اُسکے سینے پر نیزہ مارے تا خون جاری ہو اور وہ گر پڑے اور ابن ہمام نے لکھا ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ کھڑا کر کر نحر کرنا افضل ہے اور اگر کھڑا نہ کر سکے تو بٹھا کر کرنا افضل ہے لٹا کر کرنیسے اور گاے بکری وغیرہ کو بائین پہلو پر لٹا کر بائون کھلے ذبح کرے ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خبر گیری کروں مین اُنکے اونٹونکی اور یہ کہ تصدق کروں مین اُنکے گوشت اور پوست اور جھولین اور یہ کہ نہ دوں مین قصاب کو اُنمین سے یعنی مزدوری اُنکی اُنمین سے نہ دون فرمایا حضرتؐ نے ہم اُسکو دینگے یعنی مزدوری اُسکی اپنے پاس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد اونٹونسے وہ اونٹ ہین کہ حضرتؐ بطریق ہدی کے لے گئے تھے مکے مین بیچ حجۃ الوداع کے اور وہ سب سَو تھے جیسیکہ اوپر گذرا اور جھول درمُمار اور کھال وغیرہ ہدی کی بدیدے قصاب کو اُسکی مزدوری مین نہ وے اور احساناً دیدے تو جائز ہے بالاجماع اور کھال کو بیچ کر قیمت اُسکی اگر بدیدے تو بھی جائز ہے اور ہدی کا دودھ نہ دوہے بلکہ اُسکی چھاتی پر ٹھنڈا پانی چھڑکے تا دودھ منقطع ہو جاوے اور اگر دوہے تو صدقہ دیدے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے ہم نہ کھاتے گوشت قربانی اپنی کا زیادہ تین دن سے پھر رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کھاؤ اور توشہ کر رکھو یعنی بعد تین دنکے بھی پس کھایا ہمنے اور توشہ کیا ہمنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابتداے اسلام مین لوگونکو احتیاج گوشت کی بہت تھی حضرتؐ نے حکم فرما دیا تھا کہ گوشت قربانی کا بعد تین دنکے جمع نہ کر رکھا کرو کھانیکے لیے بدیدیا کرو بعد ازان کہ احتیاج نرہی اور قربانی کرنی سب کو میسر ہوئی اجازت فرما دی کہ اگر بعد تین دنکے بھی جمع کرو مضائقہ نہین اور کہا شمنے ہے کہ مستحب ہے کھانا ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی مین سے اور نہین جائز ہے سوا اُنکے اور ہدایا مین سے کھانا اسلیے کہ وہ کفارات ہین ع ۱۰ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ هَدْيِهٖ اَبَا جَهْلٍ فِيْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لے گئے سال حدیبیہ کے مین بیچ ہدایا اپنے کے اونٹ کہ تھا ابوجہل کا اُسکی ناک مین ایک نتھنی تھی چاندی کی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سونے کی تھی غصّے مین ڈالتے تھے بسبب اُسکے مشرکونکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے سال ہجری مین عمرہ کو تشریف لے چلے تھے کہ مشرکون نے حدیبیہ مین روکا اور مکے مین نہ آنے دیا چنانچہ یہ قصہ مشہور ہے پس اس سفر مین جو حضرتؐ اونٹ اپنے ہدی کے لے گئے ذبح کرنیکے لیے اُنمین ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا کہ بدر کی لڑائی مین غنیمت مین آیا تھا اُسکو حضرتؐ اسلیے لیگئے تا مشرک دیکھکر غمگین ہون اور جلین کہ مسلمانون کے ہاتھ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ غمگین کرنا اور غصّے مین ڈالنا کافرونکو مستحب ہے ع وع وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْنَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ الْاَسْلَمِيِّ اور روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہ کہا مین نے یارسول اللہ کسطرح کرونمین ساتھ اُس جانور کے کہ قریب مرنیکے پونہچے جانورون ہدی کے مین سے فرمایا کہ ذبح کرڈال اُسکو پھر رنگ پاپوش اُسکی اُسکے خونمین یعنی جوکہ اُسکے ہار مین ہے اُسکو خونمین رنگ کر اُسکی گردن پر چھاپا لگا پھر چھوڑدے درمیان لوگون کے اور درمیان ہدی کے یعنی منع نکر فقرا کو اُسکے کھانیسے پس کھاوین وہ اُس سے نقل کی یہ مالک وترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے ف کھاوین وہ اُس سے یعنی فقرا سواے اہمراہیونکے جیسا کہ پہلی فصل مین بیان اسکا مفصل ہوچکا ہے اور ناجیہ اسلمی سے ظاہر یہ ہے کہ اختلاف نسبت مین ہے اور ذات ایک ہے اسلیے کہ ناجیہ صحابہ مین ایک ہے پس بعضون نے اسلمی کہا اور بعضون نے خزاعی اور یہ دونون نام اُسکے قبیلے کے ہین ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن قُرط سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ بہت بڑا دن دنون مین نزدیک اللہ کے دن نحر کا ہے پھر دن قر کا کہا ثور نے کہ راوی حدیث کا ہے اور وہ دن دوسرا ہے یعنی گیارھوین تاریخ کہا راوی نے اور نزدیک کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پانچ یا چھ پس شروع کیا اُونٹون نے کہ نزدیک ہوتے تھے طرف حضرتؐ کے تاکہ سکو اُنمین سے پہلے ذبح کرین کہا راوی نے پس جب گرین کروٹمین جانورونکی زمین پر کہا راوی نے پس بولے حضرتؐ بولنا آہستہ کہ نہ سمجھا مین اُسکو پھر کہا مینے یعنی اُس شخص کو کہ پاس تھا میرے کہ کیا فرمایا حضرتؐ نے کہا اُسنے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے کاٹ کر لیجاوے یعنی اس ہدی مین سے نقل کی یہ ابوداود نے وَذَكَرَ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَةِ اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابن عباسؓ اور جابرؓ کی باب الاضحیہ مین ف بہت بڑا دن الحج کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے کہ جملہ ایزرگ ایام سے دن نحر کا ہے اسلیے کہ عشرہ افضل ہے اپنے سوا سے انتہی مراد عشرہ رمضان کا ہے یا عشرہ ذیحجہ کا ہے پھر بعضی حدیثونسے معلوم ہوتا ہے کہ افضل ایام عشرہ ذیحجہ کا ہے اور بعضی سے معلوم ہوتا ہے کہ عشرہ اخیر رمضان کا افضل ایام ہے انمین تطبیق یون دیجاوے کہ حدیثون عشرہ ذیحجہ کو مقید کرین ساتھ اشہر حرم کے یعنی اشہر حرم مین عشرہ ذیحجہ کا افضل ہے پس حاصل یہ کہ عشرہ ذیحجہ کا حرام مہینون مین افضل ہے اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہے اور نہین بعید ہے یہ کہ کہا جاوے کہ افضلیت مختلف ہے باعتبار حیثیت کے یعنی رمضان مین روزے رکھے جاتے ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہے اور عشرہ اخیر مین عکاف ہوتا ہوا جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا افضل ہے اور عشرہ ذیحجہ مین افعال حج کے اور قربانی ہوتی ہے اس جہت سے وہ افضل ہے اور پھر دن قر کا عید دوسرے دن کا یہ نام اسلیے ہوا کہ لوگ قرار و آرام پکڑتے ہین اسدن منا مین بعد رنج اُٹھانے کے ادا ے مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ عرفہ افضل ایام ہے پس یہان بھی وہی مراد ہے کہ جملہ افضل ایام سے دن قر کا ہے اور تاکہ کوئی انمین پہلے ذبح کرین یعنی واسطے حاصل کرنے برکت دست مبارک حضرتؐ کے ہر ایک منتظر اسکا تھا کہ مجھے پہلے ذبح کرین اور یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا ؛ **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِيْ بَيْتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کرے تم مین سے

پس نہ صبح کرے پھیے تیسرے دنکے اس حالمین کہ اُسکے گھر مین ہو کچھ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نے اے رسول خدا کے کہ ہم جیسا کیا تھا ہمنے سال گذرے ہوے ہین یعنی نہ رکھین گوشت قربانی بعد تین دنکے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیے کہ تحقیق اُس سالمین لوگون پر تھی محنت و مشقت و محتاجگی پس چاہا مین نے یعنی ساتھ منع کرنیکے جمع کرنیسے یہ کہ مدد کرو تم اُنکی یعنی اب حاجت نرہی ہی نہ رہی اگر رکھوگے اجازت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک سال قحط شدید ہوا تھا مدینے مین کہ تمام مدینہ بھر گیا تھا باہر کے رہنے والونسے اُس سال حضرتؐ نے فرمایا تھا کہ بنا گوشت لوگونکے پاس ہو تقسیم کردین جمع نہ کرکھین سال آیندہ مین جب حاجت نہ رہی تو اجازت دیدی رکھنے کی ع

وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْا اَلَا اِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے نبیشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تھے ہم منع کرتے تمکو گوشت قربانی کا ہادی کیسے یہ کہ کھاؤ تم اُسکو زیادہ مین دنسے تا کہ وسعت ہو تمکو یعنی تمھارے فقرا کو بھی پہنچے لایا اللہ تعالی وسعت پس کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتھ تصدق کرنیکے خبردار ہو اور تحقیق یہ دن یعنی منا کے کہ چار دن ہین کھانے اور پینے کے یعنی پس روزہ حرام ہے انمین اور یاد کرنے خدا کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی یہ دن بہت یاد کرنے خدا کے ہین پس جب قول اللہ تعالی کے فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ع بَابُ الْحَلْقِ باب ہے بیچ بیان سر منڈانیکے ف اس باب مین سر منڈانیکا ذکر ہے اور بال کترونیکا بھی اور مؤلف نے اکتفا کیا ہے ساتھ بیان کرنے افضل کے کہ احرام سے نکلے تو سر منڈانا افضل ہے بال کتروانے سے اور تفصیل اسکی آگے ذکر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور ثابت نہین ہوا ہے منڈانا سر کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے حج اور عمرے کے ش ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منڈایا سر اپنا حجۃ الوداع مین اور بعضے لوگونے بھی منڈایا صحابہ مین سے اور کتروائے بال بعضے صحابہ نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعضونے واسطے متابعت حضرتؐ کے اور حاصل کرنے فضیلت کے سر منڈایا اور بعضونے عمل جواز پر کیا کہ بال کتروائے اور صحیحین وغیرہما مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے عمرۃ القضاء مین بال کتروائے پس دونون چیزین حضرتؐ سے ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ہے ش ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ اِنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا کہا واسطے میرے معاویہ نے کہ تحقیق مین نے کترے بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مروی کے ساتھ پیکان تیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضونے کہا کہ مِشْقَص بڑی قینچی کو کہتے ہین اور یہ معنی مناسب تر اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال نہین کتروائے اپنے حج مین بلکہ سر منڈایا تھا پس یہ بال کتروانے جو معاویہ نے روایت کیے عمرے مین تھے چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر یہ کہنا کہ نزدیک مروی کے اسلیے کہ اگر حج مین ہوتا تو کہتے منا مین ش ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع مین یا الٰہی رحم کر سر منڈانے والون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانے والے بالونکے لیے بھی دعا رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ کہا حضرتؐ نے یا الٰہی رحم کر سر منڈانے والون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانے والے بالونکے لیے بھی دعا رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ کہا حضرتؐ نے اور کتروانے والون پر بھی رحم کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے افضلیت سر منڈانے کی معلوم ہوئی کہ حضرتؐ نے کئی بار سر منڈانے والونکے

ف پس جب کہ افضل ہے اپنے سر کا بال کترونا جیسا کہ اوپر گذرا تھا اسے اپنے بالونکو برخلاف نسبت باذکر کا ۱۲

دعا کی اور کترواتے والونکے لیے کئی بار کے بعد دع وعن یحیی بن الحصین عن جدتہ انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع دعا للمحلقین ثلاثا وللمقصرین مرۃ واحدۃ رواہ مسلم اور روایت ہے یحیی بن حصین سے کہ نقل کی اپنی دادی سے کہ کنیت اُسکی ام الحصین ہے یہ کہ اُسنے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطے منڈانے والونکے تین بار اور واسطے کترانیوالون کے ایک بار یعنی اخیر کو نقل کی یہ مسلم نے ف صحیحین کی روایت کہ اسکے اوپر مذکور ہوئی اُس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے دو بار سر منڈانے والونکے لیے دعا کی اور تیسری بار مین کترانے والونکے لیے اور صحیحین ہی کی ایک اور روایت مین آیا ہے کہ چوتھی بار مین حضرتؐ نے دعا کی کترانیوالونکے لیے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانے والونکے لیے دعا کی اور ایک بار کترانے والون کے لیے خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کر لیا خواہ چوتھی بار مین علحدہ انکے لیے دعا کی وجہ تطبیق کی اُنمین یہ ہے کہ یہ دعا کئی مجلسونمین کی ہو کسی مین دو بار سر منڈانے والونکے لیے اور تیسری بار کترانے والونکے لیے اور کسی مجلس مین تین بار سر منڈانے والونکے لیے اور چوتھی بار کترانے والونکے لیے یا یہ کہ جس راوی نے جو سُنا اور تحقیق ہوا اُسکے نزدیک وہ روایت کیا وع مولانا وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی منا فانا الجمرۃ فرماھا ثم اتی منزلہ بمنی ونحر نسکہ ثم دعا بالحلاق فحلقہ ودفع شقہ الایمن فحلقہ ثم دعا ابا طلحۃ الانصاری فاعطاہ ایاہ ثم دفع شقہ الایسر فقال احلق فحلقہ فاعطاہ ابا طلحۃ فقال اقسمہ بین الناس متفق علیہ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہمنا مین پھر آئے جمرۂ عقبہ کے پاس پس مارین کنکریان اُسکو پھر آئے اپنے مکانمین کہ منا مین تھا اور ذبح کی ہدی اپنی پھر بُلایا سر منڈانیوالے کو کہ نام اُسکا معمر بن عبد اللہ تھا اور آگے کی سر منڈنے والیکے داہنی طرف اپنے سر کی پس منڈا سر حضرتؐ کا پھر بلایا حضرتؐ نے ابو طلحۂ انصاری کو اور دیے بال منڈے ہوئے اُنکو پھر آگے کی بائین طرف سر کی اور فرمایا مونڈ پس مونڈا سر پس دیے بال منڈے ہوئے ابو طلحہ کو اور فرمایا تقسیم کر بالونکو درمیان لوگونکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ دائین طرف سے ابتدا کرنی سر منڈانے مین سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دائین طرف سر منڈانیوالیکے لیے معتبر ہے اور بعضون نے کہا کہ دائین طرف مونڈنے والیکی معتبر ہے وع وعن عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحرم ویوم النحر قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی مین خوشبو لگاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے احرام باندھنے کے یعنی احرام حج کا باندھتے یا عمرہ کا یا دونون کا دن نحر کے پہلے طواف کرنے خانہ کعبہ کے سے یعنے بعد سر منڈانے اور کپڑے پہننے کے ساتھ خوشبوئی کے کہ اُسمین ہو تا مشک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علما نے کہ اولیٰ بیچ خوشبوئی احرام کے مشک لگانا ہے اور دن نحر کے احرام سے نکل آتے ہین اور سب چیزین حلال ہو جاتی ہین سوا عورت کے اور بعد طواف کے عورت بھی حلال ہو جاتی ہے یعنی جماع کرنا اس سے ش وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلی الظہر بمنی رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکے مین دن نحر کے یعنی بعد رمی اور ذبح کرنیکے اور طواف فرض کیا وقت چاشت کے پھر پھرے یعنی اسی روز اور نماز پڑھی ظہر کی منا مین نقل کی یہ مسلم نے ف باب حجۃ الوداع مین جابر سے حدیث گذری اُس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے نماز ظہر کی مکے مین پڑھی اور اس سے معلوم ہوا کہ منا مین پڑھی وجہ تطبیق کی جابر کی حدیث کے فائدے مین ذکر کی گئی ہے جو چاہے وہانسے دیکھ لے

الفصل الثانی

دوسری وعن علی وعائشۃ قالا نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحلق المرأۃ رأسہا رواہ الترمذی روایت ہے حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے کہ کہا دونون نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مُنڈائے عورت سر اپنا نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب حرام سے نکلے تو سر نہ مُنڈاوے یا مطلق مراد ہے اسلیے کہ سر مُنڈانا عورت کو حرام ہے مانند ڈاڑھی مُنڈانیکے مرد کو مگر بضرورت جائز ہے

عورت کو سر مُنڈانا بدع وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر رواہ ابو داؤد والدارمی والدارقطنی واللفظ لہ اسنادہ صحیح اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے عورتوں پر سر مُنڈانا سو اسکے نہیں کہ عورتوں پر ہے کتروانا نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے ف یعنی عورتیں احرام سے نکلیں تو اُنپر سر مُنڈانا واجب نہیں بلکہ حرام ہے اور واجب ہے اُنپر کتروانا بالونکا بخلاف مردونکے کہ واجب ہی اور نپر ایک انمیں سے اور سر مُنڈانا افضل ہے پھر ہمارے نزدیک کترانے مین تو واجب ہے کہ بقدر ایک انگشت کے سر چوتھائی سر کے بالونکے کتروادے اور تمام سر کے کتروانے مستحب ہین اور مُنڈانے مین چوتھائی سر کا مُنڈانا واجب ہے اور سارے سر کا افضل مذہب تو یہ ہے اور اختیار کیا ہے ابن ہمام نے جو کہ اختیار کیا ہے امام مالک نے کہ واجب ہے مُنڈانا اور کتروانا سارے سر کا اور دعوی کیا ہے کہ صواب یہی ہے ع ودر مختار وھذا الباب خال عن الفصل الثالث اور یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے باب باب ہے بیان متعلقات پہلے باب کے الفصل الاول فصل پہلی عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف فی حجۃ الوداع فجعل الناس یسألونہ فجاءہ رجل فقال لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج فجاء آخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی فقال ارم ولا حرج فما سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شیء قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج متفق علیہ وفی روایۃ لہ انہ رجل قال حلقت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج وانہ آخر فقال افضت الی البیت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرے حجۃ الوداع مین پس مرمنا کے واسطے لوگونکے کہ پوچھتے تھے مسائل حضرتؐ سے پس آیا حضرتؐ کے پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تھا مین پس مُنڈوا یا مین نے سر اپنا پہلے ذبح کرنیکے پس فرمایا کہ ذبح کرلے اب اور نہین گناہ پھر آیا ایک دوسرا شخص اور کہا کہ نہین جانتا تھا مین پس نحر کی مین نے پہلے کنکریون مارنے کے منار ونپر فرمایا اب پھینک کنکریان اور نہین گناہ پس نہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے کہ مقدم ہوئی یا مؤخر ہوئی مگر کہ فرمایا کہ اور نہین گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یہ ہے کہ آیا حضرتؐ کے پاس ایک شخص اور کہا کہ سر مُنڈایا مینے پہلے پھینکنے کنکریونکے فرمایا پھینک نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا مینے خانۂ کعبہ کا پہلے پھینکنے کنکریونکے فرمایا اب کنکریان پھینک لے اور نہین گناہ ف دن نحر کے چار چیزین اس ترتیب سے کرنی چاہیئین کہ پہلے منا مین پونہچکر جمرۃ العقبہ کو کہ نام ایک منار یکا ہے سات کنکریان مارے پھر جا نور کے کہ بیان اُسکا اوپر ہو چکا ذبح کرے پھر سر مُنڈاوے پھر مکے مین جاکر طواف کرے خانۂ کعبہ کا اس ترتیب سے کرنا ان چیزونکا سنت ہے اکثر ونکے نزدیک بموجب اس حدیث کے اور امام شافعیؒ اور امام احمد بھی ان ہی مین ہین پس نہین آتا دم یعنی جانور ذبح کرنا انکے نزدیک اگر کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے اور کہا ایک جماعت نے کہ یہ ترتیب واجب ہے اور امام اعظم اور امام مالک انمین ہین وہ کہتے ہین کہ مراد نمونے خرچ سے نمونا گناہ کا ہے بسبب جہل ونسیان کے لیکن دم واجب ہے یعنی نہین ہے کوئی چیز آگے پیچھے ہو جاوے تو ایک بکری یا مانند اُسکے ذبح کرے اور طیبی نے کہا کہ روایت کی ابن عباسؓ نے مثل اس حدیث کے اور واجب کیا دم پس اگر وہ یہ معنی نہ سمجھتے تو کیون دم واجب کرتے واللہ اعلم ح وعن ابن عباسؓ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسأل یوم النحر بمنی فیقول لا حرج فسألہ رجل فقال رمیت بعد ما امسیت فقال لا حرج رواہ البخاری ح اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے جاتے دن نحر کے منا مین فرماتے نہین گناہ پس پوچھا آپ سے ایک شخص نے کہا کہ کنکریان پھینکین مین نے پیچھے شام ہونیکے پس فرمایا نہین گناہ نقل کی یہ بخاری نے ف نزدیک اور امامونکے اگر دن نحر کے تاخیر کرے کنکریان پھینکنے مین غروب تک تو لازم ہوتا ہے دم اور مراد پیچھے شام سے اُنکے نزدیک بعد عصر ہے اور بیچ مذہب ہمارے کے اسمین تفصیل ہے کہ کنکریان پھینکنے کے لیے مابعد طلوع فجر کا دن نحر کے وقت جواز کا ہے ساتھ اساءۃ کے یعنی جائز ہے لیکن بُرا اور مابعد طلوع آفتاب کا زوال تک وقت مسنون ہے اور بعد زوال کا غروب تک وقت جواز کا ہے بغیر اساءۃ کے اور رات وقت جواز ہے ساتھ اساءۃ کے اور اساءۃ

اُس صورت میں ہے کہ بلا عذر رات تک تاخیر کرے پس اگر چرواہے اور مانند اُنکے رات کو کنکریاں پھینکیں تو اُنکے حق میں اسارہ نہیں چنانچہ اس حدیث میں جو فرمایا کہ نہیں گناہ تو وہ شخص چرواہا یا مانند اُسکے ہوگا اُسکو فرمایا کہ گناہ نہیں اسلیے کہ معذور تھا اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر تاخیر کرے رمی کو صبح تک بلا عذر تو رمی کرے اور اُسپر دم لازم آتا ہے ابو حنیفہؒ کے نزدیک بخلاف صاحبین کے پھر وقت مسنون بیچ دو دنوں کے کہ بعد دن نحر کے ہیں بعد زوال سے غروب ہونے آفتاب تک ہے اور ما بعد غروب سے طلوع ہونے فجر تک وقت مکروہ ہے اور جب طلوع ہوئی فجر تو فوت ہوا وقت ادا کا نزدیک امام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک باقی ہے اور وقت قضا کا باقی ہے اتفاقاً اور جب غروب ہوئے آفتاب چوتھے دن کا یعنی تیرھویں کا تو فوت ہوتا ہے وقت ادا اور قضا کا سب کے نزدیک **ح ع**

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** عن **عَلِیٍّ** علی **قَالَ** کہا **اَتَاہُ** آیا اُسکو **رَجُلٌ** ایک شخص **فَقَالَ** پس کہا **یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ** اے رسول اللہ **اِنِّیْ** میں نے **اَفَضْتُ** طواف افاضہ کیا **قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ** پیشتر اسکے کہ منڈاؤں **قَالَ** کہا **احْلِقْ اَوْ قَصِّرْ** منڈا یا کتروا **وَلَا حَرَجَ** اور نہیں گناہ **وَجَاءَہٗ اٰخَرُ** اور آیا اُسکو ایک اور شخص **فَقَالَ** پس کہا **ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ** ذبح کیا میں نے پیشتر اسکے کہ پھینکوں کنکریاں **قَالَ** کہا **اِرْمِ وَلَا حَرَجَ** پھینک کنکریاں اور نہیں گناہ **رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ** روایت ہے ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عن **اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ** اسامہ بن شریک **قَالَ** کہا **حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** حج کیا میں نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **فَکَانَ النَّاسُ یَاْتُوْنَہٗ فَمَنْ قَائِلٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَعَیْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَیْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَیْئًا فَکَانَ یَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ اِقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَھُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِکَ الَّذِیْ حَرَجَ وَھَلَکَ** پس تھے لوگ آتے حضرتؐ کے پاس بعضا کہنے والا کہتا یا رسول اللہ پھر میں صفا مروے میں پہلے طواف کر لینے سے پانچھے کی میں نے ایک چیز پہلے کی میں نے ایک چیز یعنی بیچ افعال ایام منا کے پس تھے حضرتؐ فرماتے نہیں کچھ گناہ لیکن گناہ اُس شخص پر ہے کہ آبرو ریزی کرے مسلمان کی اس حالمیں کہ وہ شخص ہے ظالم پس یہ شخص ہے گنہگار اور ہلاک ہوا نقل کی یا ابو داؤد نے **ف** پھر میں صفا مروی میں یعنی حج کے لیے پہنچے احرام کے اور طواف قدوم کے اگر آفاقی تھا یا پہنچے طواف نفل کے اگر مکی تھا پہلے طواف کے یعنی طواف افاضہ کے اور اخیر حدیث کا مطلب ہے کہ بیچ تقدیم و تاخیر افعال منا کے بسبب دانستگی کے گناہ نہیں ہے گناہ اُسپر ہے کہ ازراہ ظلم کے ناحق کسی کی آبرو ریزی کرے یعنی اہانت یا غیبت وغیرہ کرے اُسسے وہ نکل گیا کہ دین کے لیے کسی کی آبرو ریزی کرے وہ گنہگار نہیں ہے **عَنْ** عن **اَبِیْ بَکْرَۃَ** ابی بکرہ **قَالَ** کہا **خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَۃُ اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُوالْقَعْدَۃِ وَذُوالْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحِجَّۃِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَۃَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْاَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ** متفق علیہ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے فرمایا

ع ۱ چوتھے دن پہلے / تیرھویں کا / طواف افاضہ کا / طواف نفل کے / طواف قدوم کا / طواف افاضہ کا / حدیث سے / اور حدیث سے / حدیث کا

تحقیق زمانہ یعنی برس پھر گیا ہے مانند وضع اپنی کے کہ تھا بیچ دن پیدا کرنے اللہ تعالیٰ کے آسمان و زمین کو یعنی برس بارہ مہینے کا ہو گیا انمین سے چار مہینے حرمت ہین تین تو پے درپے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور جب مُضر کا وہ رجب کہ درمیان جمادی اور شعبان کے ہے اور فرمایا حضرتؐ نے کونسا مہینہ ہے یہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ نام رکھینگے اُسکا ساتھ غیر نام اُسکے کے پھر فرمایا کیا نہین ہے ذیحجہ کہا ہمنے ذیحجہ مقرر ہے فرمایا کونسی بستی ہے یہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اُسکا ساتھ غیر نام اُسکے کے فرمایا کیا نہین ہے بلدہ کیا ہمنے مقرر ہے بلدہ فرمایا کونسا دن ہے یہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جانتا ہے پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکھینگے اُسکا ساتھ غیر نام اُسکے کے فرمایا کیا نہین ہے دن نحر کا عرض کیا ہمنے کہان مقرر ہے فرمایا پس تحقیق خون تمھارے اور مال تمھارے اور آبرو یمن تمھاری بیچ حرام ہین مانند حرام ہونے اُسدن تمھارے یہ کے بیچ اس بستی تمھارے یہ کے اور البتہ ملوگے پروردگار اپنے سے پس پوچھے گا تمسے عملون تمھارے سے خبردار ہو پس بیچ پھر جانا میری وفات کے پیچھے گمراہ ہو کر کہ مارے بعض تمھارا گردن بعض کی خبردار ہو آیا پہنچا دیا ہین نے یعنی احکام الٰہی کو عرض کیا ہمنے کہان پہنچا دیا کہا حضرتؐ نے یا الٰہی تو گواہ رہ یعنی انمنے اقرار پروردگار روز قیامت کے منکر نہون پس چاہیے کہ پہنچائے حاضر غائب کو پس بعضے کہ پہنچائے گئے زیادہ یاد رکھتے ہین سُننے والے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خطبہ فرمایا آنحضرتؐ مستحب ہے نزدیک شافعیہ کے خطبہ بیچ اول ایام نحر کے اور ہمارے نزدیک دوسرے دن نحر کے چنانچہ حدیثون صحیحہ مین قید دوسرے دن کی آئی ہے وہ مؤید ہین ہمارے مذہب کی پس خطبہ مذکورہ نصیحت کا ہوگا اور خطبہ معروفہ دوسرے دن نحر کے واللہ اعلم اور پیدا کیا آسمان و زمین یعنی بارہ مہینے کا برس ہو گیا جیسا کہ ابتداے پیدایش مین تھا جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ آخر آیۃ تک معنی کلام کے یہ ہین کہ عرب نے ایام جاہلیت مین تغیر کر دیا تھا اسکو ایک برس بارہ مہینے کا مقرر کیا تھا اور ایک برس تیرہ مہینے کا پس تاخیر کرتے تھے حج کو بہ دو برس مین ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے کہ بعد اسکے ہوتا پس متبدل ہوتے مہینے اسکے اور حلال ٹھیراتے مہینون حرام کو اور حرام ٹھیراتے غیر انکے کو یعنی پہلے مہینون حرام مین لڑتے نہ تھے اور بہت تعظیم کرتے تھے انکی اور اس حساب سے حرام مہینونکو حلال کر ڈالا تھا یعنی اگرچہ واقع مین ماہ محرم ہوتا اسکو وہ اپنے حساب سے محرم نہ جانتے اور لڑتے اور ان مہینونکے غیر کو حرام ٹھیراتے اپنے حساب سے جیسیکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ الآیۃ پس باطل کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو اور مقرر کیا اسکو اصل ہیئات پر پس جس برس حج کیا حضرتؐ نے حجۃ الوداع کیا اُس برس مین ذیحجہ اپنی جگہ پر تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ یعنی حکم کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ ہو ذیحجہ اسوقت مین پس یاد رکھو اسکو اور کیا کرو حج اسوقت مین اور نہ مبدل کیا کرو ایک مہینے سے طرف دوسرے مہینے کے اور کہا بیضاوی نے کہ تھے عرب جب آتا مہینا حرام اور ٹالتے اسمین لوٹنا مغفور ہو تا حلال ٹھیرا لیتے اور ٹھیراتے جگہ اُسکی اور مہینا یہانتک کہ ترک کر دی تھی خصوصیت مہینونکی اور اعتبار کیا تھا نزاعدد انتہی پس گویا کہ تھے عرب مختلف تاخیر مین واللہ اعلم اور السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا جملہ مستانفہ ہے یعنی علیحدہ ہے مبین واسطے جملہ پہلے کے اور چار مہینے باحرمت ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ کہا جمہور نے کہ حرمت قتال کی انمین منسوخ ہے اور تاویل کیا ہے انھون نے ظلم کو ساتھ ارتکاب معاصی کے انمین یعنی گناہ نکرو انمین کہ بہت بُرا ہے مانند گناہ کرنیکے حرم مین اور حالت احرام مین اور مؤید ہے قول جمہور کا یہ کہ حضرتؐ نے لگھیرا طائف کو اور غزوہ کیا ہوازن سے حنین مین بیچ شوال اور ذیقعدہ کے اور بعضون نے کہا حرمت انکی بھی باقی ہے اور مُضر نام قبیلہ کا ہے عرب مین وہ رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے اسلیے رجب انکی طرف منسوب کیا گیا کہ کہا رجب مُضر اور حضرت مہینے وغیرہ کو اسلیے پوچھا کہ لوگونکے نفسونمین حرمت مہینے کی اور فخر کی اور ذلت کی قرار پکڑے تالہ بنا کرین اُسپر جو کہ منظور تھا بیان کرنا پھر لوگون نے جو کہا جواب مین کہ اللہ

ل ایک خطبہ یا دو خطبے یا تین خطبے یا چار خطبے یا پانچ خطبے یا چھ خطبے یا سات خطبے یا آٹھ خطبے یا نو خطبے یا دس خطبے یا گیارہ خطبے یا بارہ خطبے یا تیرہ خطبے یا چودہ خطبے یا پندرہ خطبے یا سولہ خطبے یا سترہ خطبے یا اٹھارہ خطبے یا انیس خطبے یا بیس خطبے یا اکیس خطبے یا بائیس خطبے یا تیئس خطبے یا چوبیس خطبے یا پچیس خطبے یا چھبیس خطبے یا ستائیس خطبے یا اٹھائیس خطبے یا انتیس خطبے یا تیس خطبے یا اکتیس خطبے یا بتیس خطبے یا تینتیس خطبے یا چونتیس خطبے یا پینتیس خطبے یا چھتیس خطبے یا سینتیس خطبے یا اڑتیس خطبے یا انتالیس خطبے یا چالیس خطبے یا اکتالیس خطبے یا بیالیس خطبے یا تینتالیس خطبے یا چوالیس خطبے یا پینتالیس خطبے یا چھیالیس خطبے یا سینتالیس خطبے یا اڑتالیس خطبے یا انچاس خطبے یا پچاس خطبے یا اکاون خطبے یا باون خطبے یا تریپن خطبے یا چون خطبے یا پچپن خطبے یا چھپن خطبے یا ستاون خطبے یا اٹھاون خطبے یا انسٹھ خطبے یا ساٹھ خطبے یا اکسٹھ خطبے یا باسٹھ خطبے یا تریسٹھ خطبے یا چونسٹھ خطبے یا پینسٹھ خطبے یا چھیسٹھ خطبے یا سینسٹھ خطبے یا اڑسٹھ خطبے یا انہتر خطبے یا ستر خطبے یا اکہتر خطبے یا بہتر خطبے یا تہتر خطبے یا چوہتر خطبے یا پچہتر خطبے یا چھہتر خطبے یا ستہتر خطبے یا اٹھہتر خطبے یا انیاسی خطبے یا اسی خطبے یا اکیاسی خطبے یا بیاسی خطبے یا تیراسی خطبے یا چوراسی خطبے یا پچاسی خطبے یا چھیاسی خطبے یا ستاسی خطبے یا اٹھاسی خطبے یا نواسی خطبے یا نوے خطبے یا اکانوے خطبے یا بانوے خطبے یا تریانوے خطبے یا چورانوے خطبے یا پچانوے خطبے یا چھیانوے خطبے یا ستانوے خطبے یا اٹھانوے خطبے یا ننانوے خطبے یا سو خطبے

ع سوا اسکے تین مہینے باعتبار زیادتی کے ہیں کما فی حواشی ۱۲

اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے ازراہ ادب کے کہا اور تاکہ معلوم کریں کہ غرض اس سوال سے کیا ہے اور ایک روایت مین گفّارًا آیا ہے بمعنے ضُلّالًا کے یعنے مشابہ کافروں کے نہو جاؤ اعمال مین کہ بعض بعض کو قتل کرنے لگے ع وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ماذا ری اذا مات فاتوہ فلعلہ علیہ للسنۃ فقال کنا نقول ان الشمس ممتلئۃ فاذا الخ رواہ البخاری اور روایت ہے وبرسکے کہا پوچھا مین نے ابن عمرؓ سے کہ کسوقت پھینکون کنکریان منارونپر یعنی گیارھوین بارھوین تجھکو فرمایا جسوقت پھینکے امام تیرا پس پھینک یعنی پیروی کر میری مین اُسکی کہ نسبت تیرے زیادہ جاننا ہو وقت رمی کو پس پھر عرض کیا مین نے اُنپر مسئلہ یعنے چاہی مین نے تحقیق وقت رمی پس فرمایا کہ تھے ہم نظار کرتے یعنی وقت رمی کا پس جسوقت ڈھلتی دوپہر رمی کرتے ہم یعنی پھینکتے کنکریان نقل کی بخاری نے وعن سالم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ کان یرمی جمرۃ الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم حتی یسہل فیقوم مستقبل القبلۃ طویلا ویدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الوسطی بسبع حصیات یکبر کلما رمی بحصاۃ ثم ینحدر ذات الشمال فیسہل ویقوم مستقبل القبلۃ ثم یدعو ویرفع یدیہ ویقوم طویلا ثم یرمی جمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی بسبع حصیات یکبر عند کل حصاۃ ثم ینصرف فیقول ہکذا رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ رواہ البخاری اور روایت ہے سالم سے کہ نقل کی ابن عمرؓ سے یہ کہ وہ تھے پھینکتے نزدیک کے منارے پر سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے پیچھے ہر کنکری کے پھر آگے بڑھتے یہانتک کہ آتے زمین نرم پر پھر کھڑے ہوتے سامنے قبلے کے دیر تک یعنی بقدر پڑھنے سورۂ بقرہ کے اور دعا مانگتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پھر پھینکتے بیچ کی بڑی پر سات کنکریان اللہ اکبر کہتے جب پھینکتے کنکری پھر چلتے بائین طرف یہانتک کہ آتے زمین نرم مین اور کھڑے ہوتے سامنے قبلے کے پھر دعا مانگتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھ اپنے اور کھڑے رہتے دیر تک پھر پھینکتے منارے عقبہ پر نالے کے اندر سے سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے نزدیک ہر کنکری کے اور نہ ٹھیرتے نزدیک اُسکے پھر پھرتے اور کہتے اسی طرح سے دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرکرتے تھے اُسکو نقل کی یہ بخاری نے ف ترتیب مذکورہ سے رمی کرنی ہمارے نزدیک سنت ہے لیکن احتیاط مقتضی اسکی ہے کہ اسکو ترک نکرے اسلیے کہ واجب ہے امام شافعی وغیرہ کے نزدیک پھر موالات یعنی پے در پے رمی کرنی سنت ہے اور امام مالک کے مذہب مین واجب اور نالے کے اندر سے ہر ایمین لکھا ہے کہ اگر کنکریان پھینکے جمرۃ العقبہ پر اوپر کی جانب سے تو کافی ہے لیکن یہ خلاف سنت ہے اور پہلے دو منارونکے پاس ٹھہرنا اور دعا کرنا ثابت ہوا اور تیسرے کے پاس نہین حکمت اسکی کچھ معلوم نہین اگر یہ بعضون نے کچھ کہا ہے ع وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال استاذن العباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی من اجل سقایتہ فاذن لہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ مانگا پروانگی عباسؓ بیٹے عبد المطلب کے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو رہنے کی لیے مین رات مکہ کے مین بسبب پانی پلانے حاجیون کے پس اذن دیا حضرتؐ نے انکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پانی زمزم کا بنایا پیچھے طواف افاضہ کے مستحب ہے پس اہل زمانے مین کنیسے یہ حوض بھرے رہتے تھے اب زمزم سے کہ کوین پر اگر بسبب ازدحام کے کوئی پی سکے تو اُن حوضون سے پیوے اور اُسکے دارو مدار عباسؓ بن عبد المطلب جیسا حضرتؐ کے تھے اور انکا پلانے کنکی تھے وہ پلایا کرتے تھے پس جن رات کو نہین رہتے ہین اُنپر پروانگی چاہی حضرت عباسؓ نے کہ حکم ہو کہ تو یہ لیے مین رہون اُسطے خدمت پانی پلانیکے حضرتؐ نے پروانگی دی اور رات کو منا مین رہنا راتون علماء مین واجب ہے جمہور علما کے نزدیک اور سنت ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور ایک روایت شافعی اور احمد سے بھی یہی ہے اور معتبر رات رہنے مین اکثر رات ہے یعنی آدھی رات سے زیادہ اور ایسا ہی حکم اُس جگہ کا ہے کہ قیام رات کا وہان مستحب ہے مانند لیلۃ القدر وغیرہ کے کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہے اور جو کہ سنت کہتے ہین وہان رات رہنے کو دلیل اُنکی یہی حدیث ہے کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرتؐ اجازت دیتے رات کے رہنے کی مکے مین اور رکھا بعض علما ہمارے نے کہ جائز ہے اُسکو کہ مشغول ہو پانی پلانے مین مانند عباسؓ کے اور عذر شدید ہو یہ کہ ترک کرے رات کو رہنا منا مین رہنا کی شب مین انتہی پس اشارہ کیا طرف اُسکے کہ نہین جائز ہے

ترک کرنا سنت کا مگر ساتھ عذر کے اور ساتھ عذر کے دور ہوتی ہے اُسکے اساءۃ یعنی برائی ع وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء الی السقایۃ فاستسقی فقال العباس یا فضل اذہب الی امک فات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشراب من عندہا فقال اسقونی فقال یا رسول اللہ انہم یجعلون ایدیہم فیہ فقال اسقونی فشرب منہ ثم اتی زمزم وہم یسقون ویعملون فیہا فقال اعملوا فانکم علی عمل صالح ثم قال لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع الحبل علی ہذہ یعنی عاتقہ واشار الی عاتقہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے طرف سبیل مکے کے پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباس رض نے اپنے بیٹے کو اے فضل جا تو اپنی ماں کے پاس اور لے آ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی اپنی ماں کے پاس سے یعنی پانی خاص کہ مستعمل ہو پس فرمایا حضرت نے نہ لا مجھکو یعنی اسی میں سے پس کہا حضرت عباس رض نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتے ہیں ہاتھ اپنے اسمیں فرمایا پلا مجھکو یعنی اسی میں سے پس پیا حضرت نے اوس پانی میں سے پھر آئے کوئیں زمزم کے پاس اور لوگ یعنی اولاد عبدالمطلب پانی پلاتے تھے لوگو نکو اور محنت کرتے تھے پلانے میں پھر فرمایا کام کیے جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کے ہو پھر فرمایا اگر نہو تا خوف اسکا کہ غلبہ کیے جاؤ گے تم یعنے غالب آوینگے تمپر لوگ پانی کھینچنے میں بسبب اتباع سنت میری کے اور تمہیں کھینچنے دینگے تمکو پانی اور یہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا البتہ اور ع تامین یعنے اونٹنی پر سے کہ حضرت سوار تھے اُسپر تا کہ لوگ دیکھیں اور احکام سیکھیں یہانتک کہ رکھتا میں رسی اسپر اور اشارہ کیا طرف مونڈھے اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے ف لوگ ڈالتے ہیں ہاتھ اپنے الخ یعنی گمان یہ ہے کہ اکثر لوگونکے ہاتھ ستھرے نہیں ہوتے اور وہ اسمیں ہاتھ ڈالتے ہیں اسلیے آپکے واسطے الگ رکھے ہوئے پانی میں سے منگایا ہے حضرت نے ذرمایا کہ کیا مضائقہ ہے ہی میں سے پلاؤ پس پیا اُسنے اور موافق اسکے ہوا وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے پینا بقیہ پانی وضو لوگونکے سے ازراہ تبرک کے اور منقول ہے انس کے بطریق مرفوع کے کہ تواضع سے ہے یہ کہ پیوے آدمی جھوٹے بھائی اپنے کیسے اور حدیث سوار المومنین شعفاء غیر معروف ہے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت اونٹنی پر اوترے نہیں پانی کھینچنے اور پینے کے لیے اور ایک اور روایت میں عطاء سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کر چکے تو کھینچا ڈول یعنی زمزم سے نہ کھینچا ساتھ اُنکے کسی نے پس پیا مُڑا پانی ڈول کا کوئیں میں پس وجہ تطبیق کی نہیں یہ ہے کہ اول آنحضرت بھیڑ کو دیکھکر نہ اوترے ہونگے پھر دوبارہ تشریف لائے تو چھیڑ دیکھکر پانی کھینچا اور پیا ہو ع وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء ثم رقد رقدۃ بالمحصب ثم رکب الی البیت فطافہ رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی اور عشا کی پھر سو رہے تھوڑا سا سونا محصب میں پھر سوار ہوئے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اُسکا یعنی طواف الوداع نقل کی یہ بخاری نے ف محصب اصل میں اس جگہ کو کہتے ہیں کہ جہاں سنگریزے بہت ہوں اور اب نام ایک جگہ معین کا ہے متصل منا کے اور اُسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں اسی لیے ہمیں کہا راوی نے کہ حضرت نے نماز پڑھی محصب میں اور دوسری حدیث میں کہا کہ نماز پڑھی ابطح میں اور اُترا محصب میں بعد نکلنے کے منا سے تھا یہ مہوں نیجہ کو ع وعن عبدالعزیز بن رفیع قال سألت انس بن مالک قلت اخبرنی بشیء عقلتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظہر یوم الترویۃ قال منی قال فاین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح ثم قال افعل کما یفعل امراؤک متفق علیہ اور روایت ہے عبدالعزیز بن رفیع سے کہ کہا پوچھا میں نے انس بن مالک سے کہا میں نے خبر دے مجھکو ساتھ اُس چیز کے کہ جانی تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاں پڑھی نماز ظہر کی آٹھویں تاریخ ذیحجہ کے کہا انس نے منا میں کہا عبدالعزیز نے یعنی کہا میں نے انس سے کہ پس کہاں پڑھی نماز عصر کی دن نفر کے یعنی چلنے کے کہ تیرھویں تاریخ ذیحجہ کی ہے کہا انس نے کہ پڑھی نماز ابطح میں پھر کہا انس نے کر تو جیسا کہ کرتے ہیں سردار تیرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت نے تو اسیطرح کیا ہے اور تو اس طرح کر کہ جسطرح کرتے ہیں امرا تیرے

مخالفت انکی ترکہ باعث فتنہ انگیز کا نہ ہو اور یہ کچھ امر ضروری بھی نہین اور پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرتؐ نے محصب مین پڑھی اور اسمین سکوت ہے ظہر کی نماز سے یعنی اسمین نہین معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز مینا مین پڑھی یا محصب مین کہ اسی کو ابطح بھی کہتے ہین پس تعارض نہین ملونمین مولانا ۱۲ منہ ع وعن عائشۃؓ قالت انما نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ کان اسمح لخروجہ اذا خرج متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا اوترنا ابطح مین نہین ہے سنت نہین اترے تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مگر اس واسطے کہ اوترنا اسمین تحابت آسان واسطے نکلنے حضرتؐ کے جب نکلے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ابطح مین حضرتؐ اسلیے اوترے تھے کہ تا چھوڑ جاوین وہان اسباب اپنا اور کعبہ مین جاکر طواف الوداع کرین پھر جب وہانسے نکلکر مدینے کو آنے لگین تو آسان ہو نکلنا کہ سبکبار ہون اور جانا چاہیے کہ اختلاف ہے اسمین کہ تحصیب یعنے اوترنا محصب مین سنت ہے یا نہین بعضے کہتے ہین کہ وہ سنن حج سے ہے اور تتمہ افعال حج سے ہے یہ قول ابن عمرؓ کا ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منا مین فرمایا کہ ہم اوترنے والے ہین انشاء اللہ کل کو خیف بنی کنانہ مین کہ وہان مشرکون نے آپس مین عہد کیا تھا اور قسم کھائی تھی کہ ساتھ بنی ہاشم کے اور بنی عبد المطلب کے مخالطت اور نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہین کرینگے یہانتک کہ محمدؐ کو ہمارے سپرد نہین کرینگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ظاہر کرین اسلام کی نشانیون کو اُس مکانمین کہ ظاہر کی تھین کافرون نے نشانیان کفر کی اور شکر نعمت خدائے تعالیٰ کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین عمر بن الخطاب سے لایا ہے کہ انھون نے فرمایا کہ جمار سنت سے ہے اوترنا ابطح مین بیچ رات یوم النفر کے اور حکم کرتے تھے لوگونکو اسکا اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ اوترنا آنحضرتؐ کا محصب مین بقصد اسکے تھا کہ دکھاوین مشرکونکو قدرت باری تعالیٰ پس سنت ہے وہان اوترنا انتہی اور بعضون نے کہا کہ سنت نہین ہے بلکہ ایک امر اتفاقی تھا کہ ابو رافع مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ داروغہ اسباب کا تھا وہان اوترے اور نہ آنحضرتؐ کا وہان ٹھہرا کیا بحسب اتفاق ورائے اپنی کے نہ بحسب امر حضرتؐ کے اور یہ قول ابن عباسؓ اور عائشہؓ کا ہے جیسا کہ اس حدیث مین کہا جانا چاہیے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان اوترے اگرچہ بطریق اتفاق کے تھا اوترنا تو اچھا ہے وہان اوترنا اور صحابہ اور خلفاء راشدین بھی پھر عمل کرتے تھے اور اگر نہ اوترے تو کچھ لازم نہین آتا ۱۲ منہ وعنہا قالت احرمت من التنعیم بعمرۃ فدخلت فقضیت عمرتی فامرنی فاطرت فی جوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالابطح حتی فرغت فامر الناس بالرحیل فخرج فمر بالبیت فطاف بہ قبل صلوۃ الصبح ثم خرج الی المدینۃ فلما حکم اصحابہ برواییتا الشیخین بل برواییۃ ابی داود مع اختلاف یسیر فی اخرہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا احرام باندھا مین نے تنعیم سے ساتھ عمرے کے پس داخل ہوئی مین یعنی مکے مین اور ادا کیا مین نے عمرہ اپنا یعنی جو کہ رہ گیا تھا بسبب ہونے حیض کے اسکی قضا کی جیسا کہ بیچ باب حجۃ الوداع کے گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابطح مین یہانتک کہ فارغ ہوئی مین پھر حکم فرمایا لوگونکو ساتھ کوچ کرنیکے پھر نکلے حضرتؐ یعنی ابطح سے اور گذرے خانہ کعبہ پر پس طواف کیا اسکا پہلے فجر کی نماز سے یعنی طواف وداع پھر نکلے طرف مدینے کے کہا مؤلف نے کہ یہ حدیث نہین پائی مین نے ساتھ روایت بخاری اور مسلم کے یعنی ایک کے اُن دونون مین ہے بلکہ ساتھ روایت ابوداؤد کے ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے بیچ آخر اسکے کے ف پھر نکلے طرف مدینے کے احتمال ہے کہ پہلے نماز فجر کی نکلے ہون یا بعد نماز کے اور ساتھ تھوڑے سے اختلاف کے یعنی ابوداؤد کی روایت مین اور مصابیح کی روایت مین تھوڑا اختلاف ہے پس اسمین اعتراضات ہین صاحب مصابیح پر کہ ذکر کی حدیث فصل اول مین اور مخالفت کی ابوداؤد کی واللہ اعلم ع وعن ابن عباسؓ قال کان الناس ینصرفون من کل وجہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احد حتی یکون اٰخر عہدہ بالبیت الا انہ خفف عن الحائض متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے آدمی پھرتے تھے ہر طرف مین یعنے بعد حج کرنیکے لوگ اپنے اپنے ملک کی طرف چلے جاتے تھے خواہ لواف کرتے خواہ نکرتے یعنی مقید اسکے نہ تھے کہ مکے مین آوین اور طواف وداع

کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکلے ایک تمھارا یعنی آفاقی یہانتک کہ ہو آخر وقت اُسکا ساتھ آنیکے یعنی طواف کرے مگر موقوف کیا گیا ہے یعنی طواف وداع عورت حائضہ سے یعنی اور اسیطرح نفاس والی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اس طواف کو طواف وداع بھی کہتے ہین اور طواف الصدر بھی یہ طواف واجب ہو اور مضائقہ نہین ہے اسکا کہ اقامت کرے بعد اسکے جسقدر چاہے لیکن افضل یہ ہے کہ وقت نکلنے کے کرے چنانچہ منقول ہے امام ابوحنیفہؒ سے کہ کہا اگر طواف الوداع کرے کوئی پھر اقامت کرے یہانتک تو محبوب تر ہے میرے نزدیک یہ کہ اور طواف کرے اور نہین ہے یہ طواف اہل مکہ پر اور نہ اُسپر کہ جو میقات کے اندر رہتا ہو اور اسیطرح اُسپر بھی نہین ہے کہ جو مکے مین آرہا اور پھر منظور ہو اُسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنیوالے حج پر ہے اور نہ عمرہ کرنیوالے پر ہے اور اس طواف مین رمل یعنی اکڑ کر چلنا نہین اور نہ بعد اسکے سعی ہے

فرع ہے وَعَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کی مین پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنے کو مگر کہ روکونگی تمکو یعنی کوچ کریسے مدینہ کو اسلیے کہ مین حائضہ ہوئی اور طواف وداع کیا ہی نہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اُسکو اللہ اور زخمی کرے کیا طواف کیا ہو دن نحر کے یعنی طواف زیارۃ کہا گیا کہ ہان فرمایا پس چل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رات روز نفر سے مراد وہی رات ہے کہ جسمین حضرتؐ محصب مین رہے تھے یعنی تیرھوین کی رات اور رات بارھوین مین منسوب ہوتی ہے ساتھ روز سابق کے نہ آیندہ کے پس رات روز نفر کی یعنی تیرھوین کی وہ ہے کہ بعد تیرھوین دنکے آتی ہے اور حضرت صفیہؓ یہ گمان کیا تھا کہ طواف وداع مانند طواف الزیارۃ کے ہے کہ ترک اُسکا نہین جائز بسبب عذر کے اور حضرتؐ نے جانا کہ اُنھون نے طواف الزیارۃ نہین کیا ہے اب ٹھیرنا پڑیگا اسلیے یہ فرمایا کہ ہلاک کرے آخر اور یہ اصل مین بددعا ہے لیکن یہان ارادہ دعاے بد کا نہین بلکہ عادت عرب کی ہے کہ ایسے کلمات ازراہ پیار کے بولتے ہین آور پس چل یعنی مدینہ کو بغیر طواف وداع کے اسلیے کہ وجوب اسکا ساقط ہے بسبب عذر کے اور طواف الزیارۃ کر ہی چکی ہے والا ٹھیرنا پڑتا ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْتَقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے عمرو ابن احوص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حجۃ الوداع مین یعنی دن نحر کے کہ کونسا دن ہے یہ عرض کیا صحابہ نے کہ دن ہے حج اکبر کا فرمایا پس تحقیق خون تمھارے اور مال تمھارے اور آبروئین تمھاری درمیان تمھارے حرام کی گئی ہین مانند حرمت اس دن تمھارے اس شہر تمھارے کے خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا مگر اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے وبال اُسکا اُسی پر پڑتا ہے کہ وہ ماخوذ ہوتا ہے اسکے کرتوت سے اور نہین پکڑا جاتا خبردار ہو نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنے بیٹے پر اور نہ بیٹا اپنے باپ پر خبردار ہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے کہ عبادت کیجاوے بیچ اس شہر تمھارے کے یعنی مکے کے ہمیشہ ولیکن ہوگی شیطان کی فرمانبرداری بیچ اُن چیزونکے کہ حقیر جانوگے اپنے عملون سے پس خوش ہوگا ساتھ اُسکے یعنے گناہونکے کہ حقیر جانوگے اُنکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور صحیح کیا ترمذی نے اسکو

دن ہے حج اکبر کا حج اکبر نام ہے مطلق حج کا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہے وَأَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

اِنَّ اللّٰہَ یُرِیْدُ وَیَسْتَیْقِنُ الْمُشْرِکُوْنَ وَرَسُوْلُہٗ کما بیضاوی نے کہ وہ دن عید کا ہے اسلیے کہ اُسدن حج تمام ہوتا ہے اور بڑے بڑے اعمال حج کے اُسمین ہوتے ہین اور صریح ابھی گیا ہے کہ حضرتؐ کھڑے ہوئے دن نحر کے نزدیک جمرات کے حجۃ الوداع مین اور فرمایا کہ یہ دن حج اکبر کا ہے اور حج کی صفت اکبر اسلیے لائے کہ عمرہ کو حج اصغر کہتے ہین اور اوپر کی حدیث مین جواب صحابہ کا تھا اللہ ورسولہ اعلم اور اسمین یہ جواب مذکور ہوا کہ یہ دن حج اکبر کا ہے فیاید کہ بعضون نے وہ جواب دیا ہو اور بعضون نے یہ تحقیق خون تمھارے الخ یعنی جیسا اسدن اور اس شہر مین اسمین خون کرنیکو اور مال لینے کو اور بے آبروئی کرنے کو حرام وبُرا سمجھتے ہو اسیطرح سے ہر جگہ اور ہر وقت حرام وبُرا ہے اور نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنے بیٹے پر الخ ظاہر تر یہ ہے کہ یہ نفی ہے یعنی نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنے فرزند پر اور نہ فرزند اپنے باپ پر یعنی کوئی کسی کے ظلم کرنیسے ماخوذ نہین ہوتا پس موافق ہے یہ قول اللہ تعالی کے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یعنی نہین بوجھ اُٹھاتا کوئی بوجھ اُٹھانیوالا بوجھ دوسرکیا اور خاص یہ دونون ذکر کئے گئے اسلیے کہ قرب اقربا کے ہین پس جب یہ نہین ماخوذ ہوتے ساتھ فعل اُسکے کے تو غیر انکے بطریق اولی نہین ماخوذ ہونگے پس گویا تاکید ہے پہلے جملہ کی اور عبادت کیا جاوے یعنے فرمان برداری کیا جاوے بیچ عبادت غیر خدا تعالی کے یعنی کوئی شیطانے بہکانیسے عبادت غیر اسکی نہین کریگا کسی مین اور مراد یہ ہی کہ کافرین نہین کہ بہکانیسے اسلیے کہ کبھی جاتے ہین کفار کے مین خفیہ اور عملون اپنے سے یعنی قتل کرنا اور لُوٹنا اور مانند انکے اور حقیر جاننا صغائر کا مراد یہ ہے کہ گناہ کرتے ہو اور اُنکو حقیر جانتے ہو اُن عملون مین فرمانبرداری شیطان اُنکی ہے کہ راضی ہوتا ہے شیطان اُنسے اور وہ عمل باعث فتنہ وفساد کے ہوتے ہین ہنوز ح قولہ لا یجنی جان علی نفسہ کو شارحین نے بدون لفظ الا کے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ نفی ہے بمعنی نہی کے یعنی نہ ظلم کرے کوئی ظلم کرنیوالا بے تفریع یہ مراد یہ ہے کہ کوئی کسی پر ظلم نکرے اسلیے کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے حقیقت مین اپنے نفس پر کرتا ہے کہ مستحق عذاب کرتا ہے اُسکو پس یہ لکھکر لکھا ہے کہ ایک روایت مین یہ جملہ ساتھ لفظ الا کے آیا ہے یعنی لا یجنی جان الا علی نفسہ لیکن اس عاجز نے جو ابن ماجہ مین دیکھا تو لفظ الا کا موجود ہے اور مولانا صاحب زاد اللہ شرفا کے نسخے مین بھی لفظ الا کا ہے اسلیے ترجمہ موافق اُسکے کیا گیا ہو لف وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِیِّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًی حِیْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰی عَلٰی نَاقَۃٍ شَہْبَاءَ وَعَلِیٌّ یُعَبِّرُ عَنْہُ وَالنَّاسُ بَیْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے رافع بیٹے عمرو مزنی کیسے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے لوگونکو منا مین اسوقت کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنے اول دن نحر کے اوپر خچر کے کہ سرے اُسکے بالونکے سرخ تھے اور اندر سے سفید اور حضرت علیؓ بیان کرتے تھے حضرتؐ کی طرف سے یعنی جو لوگ کہ دور تھے انکو حضرت علیؓ سمجھاتے تھے جو کچھ کہ حضرتؐ فرماتے تھے اور لوگ بعضے کھڑے تھے اور بعضے بیٹھے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَائِشَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّیَارَۃِ یَوْمَ النَّحْرِ اِلَی اللَّیْلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کی رات تک نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف تاخیر کی یعنی جائز کیا تاخیر طواف زیارت کو یا تو سب کے لیے یا عورتونکے لیے اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرتؐ نے طواف الزیارۃ کیا دن نحر کے پھر نماز پڑھی ہے مین یا اسمین کما طیبی نے اول وقت اُسکا نزدیک شافعی کے عید کی آدھی رات کے بعد ہے اور اور دونکے نزدیک بعد طلوع ہونے فجر عید کے ہے اور آخر وقت اُسکا جب طواف کرے جائز ہے انتہی لیکن واجب ہے ابوحنیفہ کے نزدیک یہ کہ ہو ایام نحر مین پس اگر تاخیر کریگا اُسسے لازم آویگا اُسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا دم ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرْمُلْ فِی الْاَشْوَاطِ الَّذِیْ اَفَاضَ فِیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رمل کیا بیچ طواف زیارت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف رمل کہتے ہین اسکو کہ جلدی چلے چھاتی نکالکر مونڈھے ہلاتے ہوئے پس یہ حضرتؐ نے طواف زیارۃ مین کہ فرض ہے

ف یعنی رات تک تاخیر طواف زیارت کی جائز ہے اور اسکے لیے دم واجب نہین ہے

ف رمل کہتے ہین اسکو کہ جلدی چلے چھاتی نکالکر مونڈھے ہلاتے ہوئے پس یہ حضرتؐ نے طواف زیارۃ مین کہ فرض ہے

نہین کیا اسلیے کہ طواف القدوم مین کر چکے تھے ۱۲ منہ مسئلہ طواف الزیارۃ کرے یعنی بغیر رمل اور سعی کے اگر سعی اور رمل کر چکا ہے پہلے اس طواف کے اور اگر یہ دونون چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین کرے ۱۲ درمختار **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمَی اَحَدُکُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اِذَا رَمَی الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارے ایک کمھار اجمرۃ العقبہ کو یعنی اور سر منڈاوے اور بال کتروا دے پس حلال ہوئی اُسکے لیے ہر چیز سوائے عورتونکے یعنی عورتونسے صحبت کرنی ابھی نہین حلال ہوئی یہ بعد طواف زیارت کے حلال ہوگی نقل کی یہ یعنی صاحب مصابیح نے شرح السنۃ مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے بیچ روایت احمد اور نسائی کے ابن عباس رض سے یون ہے کہ کہا جسوقت کہ مارے کنکریان جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اُسکے ہر چیز سوائے عورتونکے **وَعَنْہَا** قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ حِیْنَ صَلَّی الظُّہْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مِنًی فَمَکَثَ بِھَا اللَّیَالِیَ التَّشْرِیْقِ یَرْمِی الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ کُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ وَیَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰی وَالثَّانِیَةِ فَیُطِیْلُ الْقِیَامَ وَیَتَضَرَّعُ وَیَرْمِی الثَّالِثَةَ فَلَا یَقِفُ عِنْدَھَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرون نحر کے یعنی عید قربانکے آخر روز مین اُسوقت کہ نماز ظہر کی پڑھی پھر پھر کر آئے طرف منا کے پھر ٹھیرے منا مین راتون دن تشریق کے یعنی گیارھوین بارھوین تیرھوین ذبحکی مارتے تھے کنکریان جمرہ کو جسوقت ڈھلتی دوپھر ہر جمرہ کو یعنی ماریکو سات سات کنکریان تکبیر کہتے ساتھ ہر کنکری کے اور ٹھہرتے نزدیک پہلے مار یکے اور دوسرے کے یعنی وسطی کے اور دراز کرتے ٹھیرنا یعنی اذکار کے لیے اور زاری کرتے یعنی ساتھ طرح طرح کی دعاؤن اور عرض حاجات کے اور مارتے تیسرے مار یکو اور نہ ٹھیرتے پاس اُسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے ۱۲ منہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ حضرت نے ظہر کی نماز دن نحر کے مکے ہی مین پڑھی اور طواف بعد ظہر کے کیا اور نہ ٹھیرتے تھے پاس اُسکے یعنی دعا کے لیے نہ یہ کہ دعا کرتے تھے پاس اُسکے یا بعد اُسکے یعنی ٹھیر کر دعا نکرتے تھے چلتے مین کرتے تھے ۱۲ **وَعَنْ** اَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِی الْبَیْتُوْتَةِ اَنْ یَّرْمُوْا یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ یَجْمَعُوْا رَمْیَ یَوْمَیْنِ بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ فَیَرْمُوْہُ فِیْ اَحَدِھِمَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے چرانیوالے اونٹونکے بیچ ترک کرنے شب باشی کے منا مین اور یہ کہ کنکریان مارین یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کے یعنی پہلے دن نحر کے پھر جمع کرین مارنا دو دنکا پیچھے دن نحر کے پس مارین دونون دنکا مارنا بیچ ایک کے اُن دونون مین سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ کہا طیبی نے مراد یہ ہے کہ اجازت دی چرانیوالونکو یہ کہ رات کو نرہین منا مین تشریق کی راتونمین اسلیے کہ مشغول ہوتے ہین چرانے مین اور اجازت دی یہ کہ کنکریان مارین دن عید کے جمرۃ العقبہ پر فقط پھر نہ مارین عید کے دوسرے دن بلکہ مارین تیسرے دن دونون دنکا مارنا قضا اور ادا اور نہین جائز ہے ائمہ کے نزدیک تقدیم رمی کی دوسرے دن عید کے یعنی تیسرے دن کے بدلے بھی اگر دوسرے دنمین مارین نہین درست اور تاخیر درست ہے کہ دوسرے دنکے بدلے بھی تیسرے دن مارین ۱۲ منہ **بَابُ مَا یَجْتَنِبُہُ الْمُحْرِمُ** باب ہے بیچ بیان اُن چیزونکے کہ بچے اُسے محرم **ف** یعنی اس باب مین بیان ہے اُن چیزونکا کہ حرام ہے کرنا اُنکا محرم کو خواہ واجب ہو اُسے دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچھ اور بیان ہے اُنکا کہ مباح ہے محرم کو کرنا اُنکا اور صدقہ اسمین یہ ہے کہ آدھی صاع یعنی دو سیر گیہون دے یا ایک صاع جو یا کچھ تھوڑی سی چیز غیر معین ۱۲ منہ **الْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا

سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا یَجِدُ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّیَابِ شَیْئًا مَسَّتْهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَۃُ الْمُحْرِمَۃُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَیْنِ

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا پہنے محرم قسم کپڑونکی سے یعنی اور کیا نہ پہنے فرمایا نہ پہنو کرتے اور نہ باندھو پگڑیاں اور نہ پائجامے اور نہ اوڑھو بارانیان اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے پاپوشین پس پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزے دونوں ٹخنونکے نیچے سے اور نہ پہنو کپڑونمیں سے اس چیز کو کہ لگی ہو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اسکو ورس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت مین اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے دستانے ف مراد ساتھ پہننے کرتون اور پائجاموںکے پہننا اوڑھنا ہے اسطرح پر کہ معمول ہے پہننے کا جیسے کرتے کو گلے مین پہنتے ہین اور پائجامہ کو پائون مین پس اسطرح پہننا منع ہے اور اگر انکو بدن پر ڈالے مانند چادر کے تو نہین منع اسلیے کہ اس صورت مین یہ نہین کہینگے کہ کرتا پہنا اور پائجامہ پہنا اور نہ بارانی مراد اسسے یہ ہے کہ ایسی چیز نہ اوڑھے کہ سر کو ڈھانپ لے خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی خواہ اور کچھ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف مین اسکو پہننا اور اوڑھنا نہ کہتے ہون مانند رکھ لینے کو ہاتھ کے اور اٹھا لینے گٹھڑے کے سر پر تو مضائقہ نہین اور مراد ٹخنے سے اس جگہ مذہب حنفی مین وہ ہڈی ہے کہ پشت پا کے بیچ مین ہوتی ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہی ٹخنا مراد ہے کہ جسکا وضو مین دھونا فرض ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ جس پاس جوتی نہو اور وہ موزہ پہن لے تو آیا واجب آتا ہی اسپر فدیہ یا نہین پس کہا مالک اور شافعی نے کہ نہین ہے اسپر کچھ آور کہا ابو حنیفہ اور علما اُنکے نے کہ اسپر فدیہ ہے جیسیکہ جب احتیاج ہو سر منڈانے کی تو سر منڈا دے اور فدیہ دیوے اور ورس ایک قسم گھانس کی ہے زرد رنگ مشابہ زعفران کے اور زعفران اور ورس کے رنگ سے منع اسلیے فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہے انمین اور نہ نقاب ڈالے یعنی مُنہ کو برقع اور نقاب سے ڈھانکے اور مُنہ پر کوئی چیز اسطرح ڈھانکے کہ الگ رہے مُنہ سے تو جائز ہے اور مرد کو بھی منع ہے ڈھانکنا حرام ہے مانند عورت کے ہمارے نزدیک اور یہی کہا مالک نے اور احمد نے ایک روایت مین اور خلاف ہے اسمین امام شافعی کا اور ہو وجہ اگر سر کو لگے تو اسمین بیٹھنا منع ہے اور نہین تو نہین اور اسیطرح پردہ کیسے کا اور خیمہ سر کو لگے تو منع ہے اُنکے نیچے کھڑا ہونا ورنہ نہین شرح ع و

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ وَھُوَ یَقُوْلُ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَیْنِ لَیْسَ خُفَّیْنِ وَاِذَا لَمْ یَجِدْ اِزَارًا لَیْسَ سَرَاوِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتے اور وہ فرماتے تھے کہ جسوقت نپاوے محرم پاپوشین تو پہنے موزے اور جسوقت کہ نہ پاوے تہ بند پہنے پائجامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہنے موزے یعنے ٹخنونکے نیچے سے کاٹ کر جیسا کہ اوپر کی حدیث مین گذرا اور جس صورت مین تہ بند نہو اور ازار پہن لے تو نہین ہے اُسپر فدیہ امام شافعی کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ پائجامہ کو پھاڑ کر تہ بند کرلے اور اگر بغیر پھاڑے پہنے گا تو دم آویگا اُسپر یعنی جانور ذبح کرے ع و

وَعَنْ یَعْلَی ابْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَۃِ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ اَعْرَابِیٌّ عَلَیْہِ جُبَّۃٌ وَّھُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَۃِ وَھٰذِہٖ عَلَیَّ فَقَالَ اَمَّا الطِّیْبُ الَّذِیْ بِکَ فَاغْسِلْہُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّۃُ فَانْزِعْھَا ثُمَّ اصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِکَ کَمَا تَصْنَعُ فِیْ حَجِّکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے یعلی بن اُمیہ سے کہ ہم ساتھ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جعرانہ مین کہ ناگاہ آیا ایک شخص گنوار اُسپر تھا کرتا اور وہ شخص لتھڑا ہوا تھا خلوق مین کہ ایک قسم خوشبو کی ہے زعفران اور غیر سے بنتی ہے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے احرام باندھا تھا عمرہ کا اس حالمین کہ یہ کرتا میرے بدن پر تھا پس فرمایا خوشبو کی کہ تجھ پر ہے پس دھو ڈال اسکو تین بار

اور کرتا پس وتاڑ ڈال اُسکو پھر کر عمرے اپنے مین یعنی احرام عمرے کے مین جیسا کرتا ہے تو بیچ احرام حج اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جعرانہ نام ہے ایک جگہ کا کہ ایک منزل ہے مکے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام عمرے کا وہانسے باندھا تھا اور وہ ڈال دھونیکو اسلیے فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہے مرد ونکو اور تین بار دھونیکو اسلیے فرمایا کہ خوب طرح چھوٹ جاوے والا واجب چھٹا ڈالنا اصل خلوق کا تھا جسطرح کہ ہو اور بھر کر تو آخر یعنی پر پہنر کر احرام عمرے کے مین اُن چیزونسے کہ پرہیز کرتا ہے احرام حج مین اور محرم اگر سر منہ بغیر خوشبو کا لگاوے پس اگر زینت کے لیے لگاویگا تو مکروہ ہے اور نہین تو نہین پھر جاننا چاہیے کہ جو چیزین احرام مین حرام ہین اگر قصداً مرتکب انکا ہوگا تو واجب ہوگا اُسمین فدیہ سب علما کے نزدیک اور اگر بھول کر مرتکب ہوگا تو نہین لازم آئیگا اُسپر فدیہ نزدیک شافعی اور ثوری اور احمد اور اسحٰق کے اور واجب ہوگا نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے جمیع

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمانؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق کہ نکاح کرے محرم اور نہین لائق کہ نکاح کرے محرم کسیکا یعنی بولایت یا بوکالت اور نہین لائق کہ منگنی کرے محرم نقل کی یہ مسلم نے ف امام شافعی اور جمہور علما کے نزدیک پہلی دونون نہیان تحریمی ہین اور تیسری تنزیہی ہے پس نہین درست اُنکے نزدیک بنا نکاح کرنا اوسکا نکاح کردینا اور امام اعظم کے نزدیک تینون نہیان تنزیہی ہین اور دلیل انکی یہ ہے کہ آنحضرت نے حالت احرام مین حضرت میمونہ سے نکاح کیا بوجہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حالمین کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے یعنی عمرۃ القضا کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ ابْنِ اُخْتِ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ اور روایت ہے یزید بیٹے اصم بھانجے میمونہ کے سے کہ نقل کی میمونہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اس حال مین کہ وہ احرام مین نہ تھے نقل کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے اُنکو اللہ کہ اکثر یعنی تینون امام اور تابعین اُنکے اسپر ہین کہ حضرتؐ نے نکاح کیا میمونہؓ سے بغیر حالت احرام مین اور ظاہر ہوا امر نکاح اُنکے کا اسوقت کہ وہ احرام مین تھے پھر ہم بستر ہوئے ساتھ اُنکے یعنی صحبت کی بغیر حالت احرام مین سرف مین مکے کی راہ مین ف نکاح میمونہؓ کا اور صحبت ہونی اسنے سرف مین ہوئی اور سرف نام ایک جگہ کا ہے مکے کی راہ مین دس کوس مکے سے اور عجائب اتفاقات سے یہ ہے کہ وفات میمونہؓ کی بھی سرف ہی مین ہوئی اور جاننا چاہیے کہ حدیث ابن عباسؓ کی اور حدیث یزید ابن اصم کی متعارض ہین حدیث ابن عباسؓ کی دلالت کرتی ہے اسپر کہ نکاح میمونہ کا حالت احرام مین ہوا اور حدیث یزید کی اسپر دلالت کرتی ہے کہ نکاح اُنکا غیر حالت احرام مین ہوا پس ہمارے علما نے ترجیح دی ہے ابن عباسؓ کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسلیے کہ ابن عباسؓ یزید سے افضل و اکمل ہین حفظ و فقہ مین اور حدیث ابن عباسؓ کی بخاری اور مسلم مین ہے رہا یہ کہ حدیث عثمان کی مین کہ نہی وارد ہوئی ہے اپنے نکاح کرنے اور غیر کے نکاح کرنیسے وہ تاویل کی گئی ہے کہ مراد یہ ہے کہ نکاح کرنا اپنا اور غیر کا شان محرم سے اور مناسب حال اُسکے کے نہین اسلیے کہ مشغول ہے عبادت مین نیز یہ کہ مراد تحریم ہے چنانچہ اس حدیث کے فائدہ مین بیان اسکا گذر چکا ہے اور یہ جو عمل کیا ہے شافعیہ نے حدیث ابن عباسؓ کی کو اسپر کہ ظاہر ہوا مر نکاح حضرتؐ کا احرام مین یا بین اعتبار کہا کہ نکاح کیا اس حالمین کہ وہ محرم تھے پس یہ تکلف ہے بدرجہ اور ملا علی قاریؒ نے اس مقام پر خوب تفصیل سے لکھا ہے بخوف دراز گی کے اور نہ سمجھ مین آنے عوام کے اسپر اکتفا کیا **وَعَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ایوب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے دھوتے سر اپنا حالت احرام مین نقل کی یہ بخاری

اور مسلم نے ف جائز ہے بلا خلاف محرم کے لیے دھونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹے بال اور اگر غسل سے دھوئے تو اُسپر دم آتا ہے یعنی جانور ذبح کرنا نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کے اسلیے کہ خوشبو کی قسم سے ہے اور اگر سر دھووے صابون یا ببر کے پتون اور مانند انکے کے سے تو نہین ہے اُسپر کچھ بھی نزدیک ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَلَّذِیْ یَنْتِفُ رَاْسَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ ھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بھری ہوئی سینگی کسیواسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جائز ہے جمہور علما کے نزدیک سینگی یعنی اگر بال نہ ٹوٹے ع وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ اِذَا شَکٰی عَیْنَیْہِ وَھُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَھَا بِالصَّبِرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عثمان سے کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ جسکے دکھین آنکھین اُسکی یا ضعف بصارت ہو اور وہ محرم ہو لیپ کرے آنکھون ایلوے کی نقل کی یہ مسلم نے ف تاج المصادر مین تو تضمید کے معنے لیپ ہی کرنیکے لکھے ہین اور اور علمانے آنکھونکے اندر لگانیکے لکھے ہین بطور سرمہ کے ہو رطیبی نے کہا کہ تضمید اصل مین کہتے ہین پٹی باندھنے کو زخم پر اور زخم پر دوا لگانیکو بھی کہتے ہین اگرچہ باندھنا جاوے پھر جاننا چاہیے کہ اگر سرمہ لگاوے محرم اسطرح کا کہ اُسمین کچھ خوشبو ہو تو اُسپر صدقہ لازم ہوگا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اُسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوے کہ اُسمین خوشبو ہو تو کچھ مضائقہ نہین اور نہین لازم ہوگا اُسپر کچھ اور اگر پٹی باندھے کسی عضو پر سوائے سر اور منہ کے تو نہین لازم آنیکا اُسپر کچھ لیکن مکروہ ہے اور اگر ڈھانکے گا چوتھائی سر یا مُنھ اپنا تو اُسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتھائی سے ڈھانکے گا تو صدقہ آویگا ع وَعَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ رَاَیْتُ اُسَامَۃَ وَبِلَالًا وَاَحَدُھُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ یَسْتُرُہٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام حصین کیسے کہ کہا دیکھا مینے اُسامہ اور بلال کو اس حالمین کہ ایک انمین سے یعنی بلال پکڑے ہوئے تھا مُہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اُسامہ اُٹھائے ہوئے تھا کپڑا اپنا سایہ کرتا تھا گرمی آفتاب سے یہانتک کہ مارین کنکریان جمرۃ العقبہ کو نقل کی یہ مسلم نے ف سایہ کرتا تھا یعنی ساتھ کپڑے کے اونچا تھا سر مبارک سے کہ سر کو نہ لگتا تھا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اُٹھائے ہوئے تھا مانند تاج کے ایک چیز سر مبارک پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے محرم کو سایہ کرنا اپنے سر پر بشرطیکہ سایہ کرنے والی چیز سر کو نہ لگے اور یہی قول اکثر علما کا ہے اور مالک اور احمد مکروہ رکھتے ہین اسکو ع وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِہٖ وَھُوَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ مَکَّۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَھُوَ یُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَنْھَافَتُ عَلٰی وَجْھِہٖ فَقَالَ اَتُؤْذِیْکَ ھَوَامُّکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَکَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَیْنَ سِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَۃُ اٰصُعٍ اَوْ صُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوِانْسُکْ نَسِیْکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اُسپر اور وہ تھا حدیبیہ مین پہلے داخل ہونے مکے کے اور تھا کعب محرم اور وہ جلاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئین جھڑتی تھین اُسکے مُنھ پر پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ایذا دیتی ہین تجکو جوئین تیری کہا ہان فرمایا پس مُنڈاڈال سر اپنا اور کھلا قدر فرق کے درمیان چھ مسکینون کے اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزے رکھ تین دن یا ذبح کر جانور لائق ذبح کرنیکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کعب صحابی ہین انصاری اصحاب شجرہ سے اُنکے پاس ایک بُت تھا کہ پوجا کرتے تھے اُسکو اور عُبادۃ بن صامت یار اُنکے تھے ایک روز عُبادۃ کعب کے پاس آئی دیکھا کہ کعب بُت کو پوجکر گھر سے نکلے عُبادۃ گھر مین گئے اور بت کو توڑ ڈالا جب کعب گھر مین آئے تو دیکھا کہ بُت ٹوٹا ہوا پڑا ہے غصے مین آئے اور چاہا کہ عُبادۃ کو برا کہین پھر سوچے اور دلمین کہا کہ اگر اس بُت مین کچھ قدرت ہوتی تو اپنے تئین بچاتا یہ سوچکر مسلمان ہوئے اللہ تعالی جب ہدایت کرتا ہے تو یون کرتا ہے اور پہلے داخل ہونے مکے کے یعنی اور وہ متوقع تھے کہ مکے مین جاوینگے جبتک ممانعت نہوئی تھی داخل ہونیسے مکے مین بعد ازان مشرکین نے منع کر دیا اسکو صلح حدیبیہ کہتے ہین اور صاع چار سیر کا ہوتا ہے پس فرق بارہ سیر کا ہوا حاصل یہ کہ آدھا آدھا

صاع یعنی دو دو سیر گیہوں مسکین کو دے یا تین روزے رکھے یا جانور ذبح کرا دیوے حدیث تفسیر ہے اس آیت کی وَكَفَّارَةُ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ اھ

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النِّسَآءَ فِيْ اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرٍ اَوْ خَزٍّ اَوْ حُلِيٍّ اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصٍ اَوْ خُفٍّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ اُنھوں نے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تھے عورتوں کو بیچ احرام اُنکے کے پہننے دستانوں کے اور ڈالنے نقاب کے یعنی اسطرح کی نقاب سے کہ مُنھ کو لگے اور پہننے اُس کپڑے کے سے کہ لگی ہو اُسکو وَرس اور زعفران اور چاہیے کہ پہنے بعد اسکے جو چاہے انواع کپڑوں سے کسُنبی کپڑا ہو یا خز ہو یا زیور ہو یا پائجامہ ہو یا اموزہ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بعد اسکے یعنی بعد نکلنے کے احرام سے حضرت شیخؒ نے تو یہی معنی لکھے ہیں اور ملا علی قاریؒ نے یہ معنی لکھے ہیں کہ بعد اُس چیز کے کہ ذکر کی گئی یعنی سوائے چیزوں مذکورہ کے جو چاہے اقسام کپڑوں سے پہنے اور لکھا ہے کہ ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہے درمیان زعفرانی کپڑے اور کسُنبی کے اور ہمارے مذہب میں دونوں منع معلوم ہوتے ہیں خزانۃ الاکمل ورو لوالجی وغیرہما میں لکھا ہے کہ اگر پہنے محرم رنگا ہوا کسُنبی کا یا وَرس کا یا زعفران کا جُھپاتا ایکدن یا زیادہ تو اُسپر دم لازم ہوتا ہے اور اگر کم ایک دن سے پہنے تو صدقہ دینا آتا ہے پس لاکن یہ ہے کہ حمل کی جاوے یہ حدیث اور کسُنبی دھوئے ہوئے کہ جسمیں خوشبو نہ ہو اور کہا طیبی نے کہ زیور کو کپڑے پر نہیں کہا مجازاً

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرَّكْبُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا جَارُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا قافلہ گذرتا ہمپر یعنی عورتیں ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھے ہوئے یعنی اور بسبب احرام کے مُنھ کھلے ہوتے پس جسوقت گذرتا قافلہ ہمارے آگے سے ڈالتی ایک ہماری چادر اپنے سر سے اوپر مُنھ اپنے کے یعنی اسطرح کہ مُنھ کو نہ لگتی پس جسوقت کہ بڑھ جاتا قافلہ ہمسے مُنھ اپنا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اسکے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرِ الْمُقَتَّتِ يَعْنِيْ غَيْرِ الْمُطَيَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے استعمال کرتے تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام میں نقل کی یہ ترمذی نے ف مُقتّت اُس تیل کو کہتے ہیں کہ پھول خوشبو کے اُسمیں ڈالکر پکایا جاوے تا خوشبودار ہو جاوے یا ملایا جاوے اُسمیں تیل خوشبو کا پھر جاننا چاہیے کہ محرم اگر سارے عضو پر تیل لگاوے خوشبو کا مانند تیل بنفشہ اور گلاب کے اور موتیا وغیرہ کے تو اُسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم آتا ہے اتفاقاً اور اگر تیل لگاوے زیتون کا یا تلوکا کہ اُسمیں خوشبو نہ ملی ہو اور بہت لگاوے تو اُسپر دم لازم آویگا نزدیک ابوحنیفہؒ کے اور صدقہ نزدیک صاحبینؒ کے تفصیل اسکی یہ ہے کہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ تیل خالص خوشبو سے بغیر پکائے ہوئے پس جو خوشبودار ہو کہ جسمیں پھول گلاب وغیرہ کے ڈالکر خوشبودار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال اُسکے کے اتفاقاً اور اسیطرح جبکہ ہو زیت پکایا ہوا پس اُسمیں بھی دم دینا آویگا بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورت میں ہے کہ تیل بہت لگاوے اور اگر کم لگاوے گا تیل زیتون یا تلوکا تو اُسپر صدقہ آویگا اتفاقاً پھر یہ دم وغیرہ دونوں تیلونکے استعمال سے جب لازم ہوتا ہے کہ استعمال کرے اُنکو بطور خوشبو لگانیکے اور اگر استعمال کرے اُنکو بطور دوا کے تو نہیں آتا کچھ اُسپر بالاجماع بخلاف استعمال کرنے مُشک اور اور خوشبوؤں کے کہ اُنکے استعمال سے ہر نوع دم لازم آتا ہے خواہ بطور خوشبو کے استعمال کرے خواہ بطور دوا کے بنوع روح اور مختار

الفصل الثالث

فصل تیسری

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقَرَّ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِيْ عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَهُ اَلْمُحْرِمُ رَفَعَهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے نافع سے یہ کہ ابن عمرؓ نے پائے سردی پس کہا ڈال مجھ پر کوئی کپڑا اے نافع پس ڈالی مینے اُنپر بارانی پس فرمایا اُنہوں نے تو مجھ پر یہ اور تحقیق منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پہنے اسکو محرم نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ہمارے مذہب مین یہ ہے کہ اگر سیے ہوئے کپڑے کو اوسطرح استعمال کرے کہ معمول ہے اُسکے استعمال کرنیکا تو منع ہے والّا نہین پس بارانی کو بدنپر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے اور ابن عمرؓ نے اس سے منع کیا پس یا تو مذہب اُنکا یہی ہوگا کہ مطلق سیے ہوئے کے استعمال سے پرہیز کرتے ہونگے اور یا اسلیے منع کیا کہ سر ڈھانکنا دیا ہوگا ۱۲ منہ مولانا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اِبْنِ مُجَیْنَۃَ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْیِ جَمَلٍ مِنْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ وَ فِیْ وَسَطِ رَاْسِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بیٹے مالک کے سے ایسا عبداللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہے کہا سینگی کھنچوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچون بیچ سر اپنے مین حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابن بحینہ دوسری صفت ہے عبداللہ کی اسلیے لفظ مالک کو ساتھ تنوین کے پڑھتے ہین اور ابن بحینہ مین الف لکھا جاتا ہے اور بھینہ مان تھین عبداللہ کی اور یہوی مالک کی اور سر مین پچھنے لینے سے بال ضرور ٹوٹے ہونگے پس معمول ہے حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہ پچھنے لے کہ وہان بال نہون تو جائز ہے بغیر ذبح کے ۱۲ منہ مسئلہ چوتھائی سر سے کم منڈوا دے یا پچھنون وغیرہ کے سبب سے بال چوتھائی سر سے کم کے ٹوٹین تو صدقہ دے یعنی ایک بھوکے کو کھلائے یا دو سیر گیہون دے اور چوتھائی سر سے زیادہ منڈوا دے بلا عذر یا پچھنے بلا عذر لے اور اُس سے بال سقدر ٹوٹین تو دم آتا ہے یعنی ایک بکری یا مانند اُسکے ذبح کرے اور اگر بسبب عذر کے چوتھائی یا چوتھائی سر سے زیادہ منڈائے یا بسبب عارضہ کے پچھنے لے اور اسقدر بال ٹوٹین تو اختیار ہے محرم کو کہ تین چیزون مین سے ایک چیز کے ذبح کرے بکری یا چھ مسکینون کو تین صاع گیہون سے دہ مسکین کو دو دو سیر یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنی اگر پچھنون کی جگہ سے بال منڈوا دے پچھنونکے لیے تو دم آتا ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور صدقہ صاحبین کے نزدیک اور پچھنون کی جگہ سے مراد ہے دونون کنارے گردنکے اور گدی اور اگر ساری گردن منڈوا دے تو دم آتا ہے اتفاقاً اور اگر سارے سے کم منڈوا دے تو صدقہ مذکورہ آتا ہے اور آپ بال ٹوٹین تو کچھ نہین آتا ۱۲ مناسک ملا علی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَھْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ کَانَ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا سینگی کھنچوائی یعنی بھری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تھے محرم بیچ پشت قدم پر بسبب درد کے کہ تھا اُنکے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یہ پچھنے لینے تصور ہین بغیر ٹوٹنے بالونکے پس نہین اشکال سین اور معہذا عذر بھی تھا ۱۲ منہ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِھَا وَھُوَ حَلَالٌ وَکُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَیْنَھُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے اُسوقت کہ تھے بغیر احرام کے اور بنا کیا ساتھ اُنکے یعنی تصرف مین لائے اور وہ تھے بغیر احرام کے اور تھا مین پیغام پونچانیوالا درمیان حضرتؐ کے اور میمونہؓ کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ف اوپر کی حدیث ابن عباسؓ کی کہ گذری اُسے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے حالت احرام مین میمونہؓ سے نکاح کیا اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام مین کیا جانا چاہیے کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم مین آئی ہے اور یہ دونون مین سے ایک مین بھی نہین ہے پس نہین پونہچتی ہے یہ اُسکے درجے کو ۱۲ منہ و در شرح حدیث یزید کہ بالا گذشت بَابُ الْمُحْرِمِ یَجْتَنِبُ الصَّیْدَ اب ہے بیچ بیان محرم کے کہ بچے شکار سے ف محرم کو شکار کرنا اور راہ دکھانی اور کرواور اشارہ کرنا طرف شکار کے حرام ہے سب علما کے نزدیک اور اگر ان افعال مین سے کچھ بھی کریگا لازم ہوگا اُسپر بدلہ یعنے قیمت شکار کی ساتھ تشخیص دو عادلونکے بحسب قیمت اُس جگہ کے کہ شکار کیا ہے یا بحسب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہو اُس سے اگر موضع شکار مین نہو اُسکی قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اُسکی کے ہدی اگر آسکے اسمین پس ذبح کرے اُسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت

اُسکی کے فدیہ اور دیوے ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کھجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر سے کم اس سے نہ دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک ایک روزہ پھر اگر بیچ رہے کم طعام فقیر سے صدقہ دیدے اُسکو یا ایک روزہ رکھے بدلے اُسکے اور قصداً فکار کرنیوالا اور بھولکر کرنیوالا برابر ہین اور اگر زخمی کرے فکار کو یا کاٹے عضو اُسکا یا اُکھاڑے بال اُسکے بدلہ دے اُس چیز کا کہ ناقص ہوگئی قیمت اُسکی سے اور اگر کھیڑے پر اُسکے یا کاٹے ہاتھ پاؤن اُسکے پس ایسا ہوجاوے کہ بچانہ سکے اپنے کو بلی وغیرہ سے پس اُسپر قیمت پوری ہے اور اگر دودھ دوہے اوسکا پس قیمت دے اُسکے دودھ کی اور اسیطرح اگر انڈا توڑے تو اُسکی قیمت دے اور بیچ کھانے محرم کے فکار کو تفصیل ہے کہ اگر محرم آپ فکار کرے یا کوئی اور محرم فکار کرے کھانا اُسکا محرم کو حرام ہے بالاتفاق اور اگر غیر محرم فکار کرے اپنے لیے یا محرم کے لیے باذن اُسکے بغیر اذن اُسکے کے اُسمین کئی مذاہب اور اقوال ہین علما کے مذہب بعضے صحابہؓ کا کہ حضرت علیؓ بھی انمین ہین اور بعضے تابعین کا یہ ہے کہ حرام ہے محرم پر کھانا فکار کا مطلق اور دلیل اُنکی حدیث صعب بن جثامہ کی ہے اور مذہب امام شافعیؒ اور احمد کا یہ ہے کہ اگر محرم آپ فکار کرے یا کوئی اور اُسکے لیے فکار کرے ساتھ اذن اُسکے کے یا بغیر اذن اُسکے کے تو حرام ہے اور اگر غیر محرم فکار کرے اپنے لیے اور کچھ اُسمین سے محرم کے لیے بطریق ہدیہ کے بھیجے حلال ہے اور مذہب امام ابو حنیفہؒ اور علما اُنکے کا یہ ہے کہ حلال ہے کھانا گوشت فکار کا محرم کو جبتک کہ آپ فکار نکرے اور حکم نکرے ساتھ اُسکے اور راہ نہ بتاوے اور اشارہ نکرے طرف اُسکے اور مدد نکرے فکار کرنے پر وہ یا کوئی اور محرم اگرچہ اُسکے لیے فکار کیا جاوے چنانچہ حدیث ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہے اسپر اور مراد فکار سے ہے حیوان وحشی بحسب اصل خلقت کے کہ پیدائش و نسل اُسکی جنگل مین ہو پس جائز ہے محرم کو ذبح کرنا بکری اور دنبہ اور بھیڑ اور گاے اور اونٹ اور مرغ اور بطھ گھر کی پلی ہوئی کا اور محرم پر بدلہ آتا ہے بسبب ذبح کرنے کبوتر کے اور ہرن پلے ہوئے کے اور شکار کرنا جانور دریائی کا حلال ہے محرم و غیر محرم کو خواہ اُسکو کھاتے ہون یا نکھاتے ہون بحسب اس آیت شریفہ کے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ آخر آیت تک بھر جنگل کے جانور جو کھائے جاتے ہین حرام ہے شکار کرنا اُنکا محرم پر بالاتفاق اور جو کہ کھائے نہین جاتے ہین اُنکو تقسیم کیا ہے صاحب ہدایہ نے دو قسم پر ایک تو وہ ہین کہ ایذا دیتی ہین طبعاً اور ابتدا کرتے ہین ساتھ ایذا کے اکثر مانند خنزیر اور چیتے اور بھیڑیے اور مانند انکے کے پس جائز ہے محرم کو قتل کرنا اُنکا اور نہین آتا اُسپر کچھ اور ایک وہ ہین کہ ابتدا نہین کرتے ساتھ ایذا کے اکثر مانند چرغ وغیرہ کے پس جائز نہین محرم کو مارنا اُنکا اگر چوٹ کرین اُسپر اور نہین آتا اُسپر کچھ اور اگر چوٹ نکرین تو نہین مباح محرم کو کہ ابتدا کرے ساتھ مارنیکے اگر مارینگا اُنکو ابتدا تو لازم ہوگا اسپر بدلہ شرح وع ملتقی **الفصل الاول**

فصل پہلی عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جُثَامَةَ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے صعب بن جثامہ سے یہ کہ اُنھون نے بطریق تحفہ کے بھیجا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گورخر اور حضرتؐ تھے ابواء مین یا ودان مین پس پھیر دیا حضرتؐ نے اُنپر پس جبکہ دیکھی حضرتؐ نے وہ پھیرکر تمی پنچ اُسکے کے یعنی ناخوشی اور غم معلوم کیا بسبب نہ قبول کرنیکے فرمایا تحقیق ہمنے نہین پھیرا اُسکو تمپر مگر اسلیے کہ تھے ہم احرام باندھے ہوئے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ابواء اور ودان نام ہے جگھون کا درمیان مکہ اور مدینہ کے اور ظاہر یہ حدیث دلیل ہے اُنکی کہ بوطلق فکار کے گوشت کھانے کو حرام کہتے ہین محرم کے لیے اور مذہب ہمارا مذہب حضرت عمر اور ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا ساہے پس ہمارے نزدیک مراد یہ ہے کہ گورخر زندہ فکار کرکے بھیجا تھا اُسکا لینا محرم کو درست نہین اسلیے پھیر دیا لیکن ایک روایت مین آیا ہے کہ گوشت گورخر کا بھیجا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ران گورخر کی بھیجی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ٹکڑا اُسکا بھیجا اُن روایتو سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان بھی گوشت اُسکا مراد ہو جواب یہ کہ اول زندہ گورخر بھیجا ہوگا وہ نہ لیا پھر ران اور گورخر کی کہ اُسکو بعضون نے گوشت کر تعبیر کیا اور بعضون نے ٹکڑا اُسکا کہا

بھیجی اور بڑی دلیل ہماری یہ حدیث ہے کہ لایا گیا گورخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موضع عرج مین حالت احرام مین حضرتؐ نے حکم کیا ابوبکر کو کہ بانٹ دو اسکو ہمارا ہیو نکو اور شافعیہ کہتے ہین کہ پھیر دیا یہ گمان اسکے کہ میرے لیے شکار کیا گیا ہے وع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِہٖ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ وَھُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰ حِمَارًا وَحْشِیًّا قَبْلَ اَنْ یَّرَاہُ فَلَمَّا رَاٰہُ رَکِبَ فَرَسًا لَہٗ فَسَاَلَھُمْ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ سَوْطَہٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَھُمْ رُمْحَہٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَہٗ ثُمَّ حَمَلَ عَلَی الْحِمَارِ فَعَقَرَہٗ ثُمَّ جَاءَ بِہٖ فَنَزَلَ فَاَکَلَ مِنْہُ وَاَکَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَکُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْہُ قَالَ ھَلْ مَعَکُمْ مِنْہُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُہٗ فَاَخَذَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَھُمَا فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنْکُمْ اَحَدٌ اَمَرَہٗ اَنْ یَّحْمِلَ عَلَیْھَا اَوْ اَشَارَ اِلَیْھَا قَالُوْا لَا قَالَ فَکُلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَحْمِھَا اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ وہ نکلے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سال حدیبیہ مین پس پیچھے رہ گئے وہ بعضے اپنے یارونکے ساتھ اور یار اونکے محرم تھے اور ابو قتادہ تھے غیر محرم پس دیکھا اُنکے یارون نے گورخر پہلے اُنکے دیکھنے سے پس سب دیکھا یارون اُنکے نے گورخر کو چھوڑ دیا اُسکو یہانتک کہ دیکھا اسکو ابو قتادہ نے پس سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر پھر مانگا یارونسے یہ کہ دیوین اُسکو کوڑا اُسکا پس نہ دیا اُنھون نے کوڑا پھر لیا ابو قتادہ نے کوڑا یعنی گھوڑے پر سے اور تر کر پھر حملہ کیا گورخر پر پس مارا اُسکو پھر کھایا اور کھایا ساتھ والون نے پھر پشیمان ہوے یعنی یہ گمان اسکے کہ محرم کو مطلق شکار کا کھانا درست نہین پس جبکہ ملے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپسے یعنی حکم اُسکا کہ آیا کھانا اُسکا درست تھا ہمکو یا نہین فرمایا کہ ہے تمھارے پاس اُسمین سے کچھ کہا اُنھون نے ہمارے ساتھ ہے پاؤن اُسکا پس لیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت اُن دونون کے یہ ہے کہ پس جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا حضرتؐ نے کیا تم مین سے کسی نے حکم کیا تھا ابو قتادہ کو یہ کہ حملہ کرے گدھے پر یا اشارہ کیا تھا طرف اُسکے کہا اُنھون نے کہ نہین فرمایا پس کھاؤ جو باقی رہا ہو اُسکے گوشت مین سے ف کھایا اُسکو اور ایک روایت صحیحہ مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کھایا اُس سے تطبیق انمین یون دیجاوے کہ اول حضرتؐ نے نہ کھایا ہوگا بخون اسکے کہ کسی محرم نے حکم کیا ہوگا یا مدد کی ہوگی پھر جب یہ امر تحقیق ہوگیا تو نوش فرمایا اور حکم کیا تھا یعنی صریح حکم کیا تھا یا دلالت کی تھی یعنی راہ بتائی تھی اُسکے طرف اور فرق دلالت اور اشارت مین یہ ہے کہ دلالت زبانسے ہوتی ہے اور اشارت ہاتھ سے اور بعضون نے کہا کہ دلالت غائب مین ہوتی ہے اور اشارت حاضر مین اور دلالت حرام ہے محرم کو حل مین اور حرم مین اور غیر محرم کو حرام ہے حرم مین نہ حل مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مباح ہے محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر آپ شکار نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارت اور مدد نکی ہو اور اسمین سے ہو اسکا کہ جو مطلق شکار کے گوشت کھانے کو منع کرتے ہین ہ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ کُلُّھُنَّ فَاسِقٌ یُّقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَیَّۃُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَاْرَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَیَّا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی مارے جاوین حل مین بھی اور حرم مین بھی یعنی بغیر احرام کے ہو یا بغیر الا یا احرام باندھے ہو سانپ اور کوا

ف کہ یہ شان نبی ہی کی ہے کہ کوا اسلیے کھایا ہوگا ۱۲

ابلق اور چوہا اور کتا کاٹ کھنا اور چیل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حرام ہے مارنا اُس کتے کا کہ جسمیں منفعت ہو اور ایسے ہی مارنا اُس کتے کا کہ جسمیں منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانوروں کا کہ مذکور ہوا حصر اِن ہی پر نہیں ہے بلکہ یہی حکم ہے سب موذی جانوروں کا مانند چیونٹی اور مچھر اور پسو اور چیچڑی اور کھٹمل اور مانند انکے کے اور اگر مارے جوں مدد سے جو چاہے ف ع ع ح یلتقی الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَکُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا لَمْ تَصِیْدُوْہُ اَوْ یُصَدْ لَکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطے تمہارے بیچ احرام کے حلال ہے جبتک کہ نہ کیا ہو تمنے شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطے تمہارے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف یعنی اگر تم حالت احرام میں شکار کرو گے یا تمہارے لیے کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنیوالا محرم نہ تو نہیں درست ہوگا کھانا اُسکا دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے مالک و شافعی نے اُسپر کہ حرام ہے گوشت اُس شکار کا کہ شکار کیا ہو اسکو غیر احرام والے نے واسطے احرام والے کے اور ابوحنیفہ نے یہ معنے لیے ہیں کہ اگر بطریق تحفہ کے بھیجا جاوے طرف تمہارے شکار تو اسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بھیجے تو نہیں حرام ہوگا معنے اسکے یہ ہیں کہ اگر شکار کیا جاوے بموجب حکم تمہارے کے تو نہیں درست کھانا اسکا پس نہیں حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کرے اُسکو غیر محرم احرام والے کیلیے بغیر امر یا دلالت یا اشارے اُسکے کے وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَیْدِ الْبَحْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ٹڈی شکار دریا کے سے ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف کہا علما ہمارے نے کہ ٹڈی کو شکار دریا کا اسلیے کہا کہ یہ مشابہ ہے شکار دریا کے اس بات میں کہ بغیر ذبح کے درست ہے پس نہیں جائز ہے محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا اُسپر بسبب مارنے اُسکے کے تصدق یعنی صدقہ دے جو چاہے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ ٹڈی شکار جنگل کیسے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اسی پر ہیں اکثر علما انتہی اور بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اسلیے کہ یہ شکار دریا کا ہے اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہے بموجب اس قول اللہ تعالیٰ وَاُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ع ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مارڈالے محرم درندے حملہ کرنیوالے کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف حملہ کرنیوالے کو یعنی جو کہ قصد کرے مارڈالنے اور زخمی کرنیکا مانند شیر اور بھیڑیے اور چیتے وغیرہ کے ع ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَیْدٌ ہِیَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَیُؤْکَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی عمار سے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ سے حال جانور چرغ کا کیا شکار ہے وہ پس کہا ہاں پس کہا میں نے کہ کھایا جاوے کہا کہ ہاں پھر کہا میں نے کہ سُنا ہے تمنے اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یعنی شکار ہے وہ یعنی شکار ہے کہ کھانا اسکا محرم کو حرام ہے یا نہیں اور کھانا گوشت چرغ کا نزدیک امام شافعی کے درست ہے بموجب اس حدیث کے اور امام مالک اور امام اعظم کے نزدیک نہیں درست بموجب حدیث کے کہ آگے آتی ہے ع ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ ھُوَ صَیْدٌ وَیُجْعَلُ فِیْہِ کَبْشٌ اِذَا صَادَہَا الْمُحْرِمُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال جانور چرغ کا فرمایا کہ وہ شکار ہے اور دیوے بیچ اسکے دنبہ یا مینڈھا جسوقت کہ پوچھے اُسکو محرم نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنے اگر محرم نے احرام کی حالت میں

چرغ کو شکار کیا یا خرید اُسکو اُسکے بدلے ایک بندیا مینڈھا دینا آتا ہے ۱۲ وَعَنْ حُزَيْمَةَ بْنِ جَزِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے خزیمہ بن جزی سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال کھانے چرغ کیسے فرمایا کیا کھاتا ہے چرغ کو کوئی یعنے نہ چاہیے کسی کو کھانا اور پوچھا میں نے حضرتؐ سے حال کھانے بھیڑیے کا فرمایا کیا کھاتا ہے بھیڑیے کو وہ کوئی کہ اُسمیں ہو بھلائی یعنے ایمان یا تقوی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہیں اسناد اسکی قوی ف یہ حدیث اصل الام میں صحیح ہے اگرچہ ضعیف ہے باعتبار سند کے اور قوت دی ہے اسکو روایت ابن ماجہ کی سے کہ لفظ اُسکے یہ ہیں وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّبُعَ او مؤید ہے اسکی یہ حدیث کہ حضرتؐ نے منع فرمایا ہے کھانے ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیوں کے سے کہ درندہ نہیں ہے ہوا وریہ ہے ذی ناب درندہ پس بسبب تعارض دلیلوں کے بیچ تحریم اور اباحت کے پھر وہ تحریمی ہے یہ نزدیک ابوحنیفہ کے ۱۲ الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ لَمْ يَمْنَعْ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبدالرحمن بن عثمان تیمی سے کہ کہا تھے ہم ساتھ طلحہ بن عبیداللہ کے اور ہم تھے محرم پس ہدیہ بھیجا گیا جانور پرندہ یعنی پکا ہوا اور طلحہ سوتے تھے پس بعضوں نے ہم میں سے کھایا یعنی اسلیے کہ جائز ہے محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نکیا ہو اور بعضوں نے ہم میں سے پرہیز کیا یعنی اس گمانپر کہ محرم کو کھانا اسکا درست نہیں پس جب جاگے طلحہ موافقت کی اُن شخصوں کی کہ کھایا تھا اُسکو کہا طلحہ نے پس کھایا ہمنے اسکو یعنی مثل اسکے کو ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ مسلم نے ف موافقت کی یعنی ساتھ قول یا فعل کے یعنی یا تو یہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ بھی باقی رہا ہو کھایا آو ہر اوجانور سے یا تو جنس ہے کہ کئی تھے یا وہ جانور بڑا تھا کہ کفایت کیا جماعت کو ۱۲ بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ باب ہے بیچ بیان روکنے محرم کے اور فوت ہوجانے حج کے ف روکنے محرم کے ہمارے نزدیک جب باز رکھے محرم کو حج سے بیماری یا دشمن یا خرچ ہو چکے یا محرم عورت کہ خاوند اُسکا راہ میں مرجاوے تو چاہیے اُسکو یہ کہ بھیجے ایک بکری کہ ذبح کیجاوے اُس کیطرف حرم میں بیچ وقت معین کے اور احرام سے نکلے بعد ذبح ہونے اُسکے کے بغیر سر منڈانے اور بال کترانے کے اور قارن ہو تو دو جانور بھیجے اور تینوں اماموں کے نزدیک رکنا بسبب دشمن ہی کے ہوتا ہے پس مریض اُنکے نزدیک باقی رہتا ہے احرام پر اور اگر عذر جاتا رہے اور حج فوت ہونیکا احرام سے ساتھ عمل عمرے کیے اور فوت ہونے حج کے یعنی احرام باندھے ہوئے تھا اور نہ پایا امکان وقوف کا یعنی عرفات بیچ زمانۂ وقوف کے کہ وہ بعد زوال عرفہ سے تا طلوع فجر دن نحر کے ہے اگرچہ ایک ساعت ہو اور یہاں ایک عجیب مسئلہ ہے کہ اگر کوئی پہنچے وہاں آخیر رات نحر کی میں اور نماز عشا کی پڑھی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاوے نگا عرفات کو تو فوت ہوگی عشا اور مشغول ہو نگا عشا میں تو فوت ہوگا وقوف پس بعضوں نے تو کہا ہے کہ مشغول ہو عشا میں اگرچہ فوت ہو اُس سے وقوف اور بعضوں نے کہا کہ چھوڑ دے نماز اور جاوے طرف عرفہ کے ذیح ۱۲ ملتقی مسئلہ درمختار میں لکھا ہے کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا تو چھوڑ دے نماز اور جاوے عرفات کو ۱۲ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا روکے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس منڈوایا سر اپنا اور صحبت کی اپنی عورتوں سے یعنی بعد حلال ہونے کامل کے اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا اگلے سال نقل کی یہ بخاری نے ف روکے گئے یعنی عمرے کا احرام باندھ کر کے کو چلے تھے مشرکوں نے روکا حدیبیہ میں حضرتؐ احرام سے نکل آئے اور روا وجامع نساءہ الخ میں مطلق جمع کے لیے ہے یعنی متعدد نا

وغیرہ ترتیب سے نہیں مذکور ہے اور صحیحین میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آپکے احرام سے نکلے حدیبیہ میں جبکہ روکا انکو مشرکین نے اور حضرتؐ تھے احرام باندھے ہوئے عمرہ کا پس نحر کیا یعنی ہدی ذبح کی پھر سر منڈایا پھر فرمایا آپنے اصحاب کو کہ کھڑے ہو پس نحر کرو پھر سر منڈاؤ اور ہدایہ میں ہے کہ پھر احرام سے نکلے کہا ابن ہمام نے کہ اس قید نے یہ فائدہ دیا کہ نہیں احرام سے نکلنا محصر پہلے ذبح ہوئے ہدی کے پس اگر محصر یعنی رکنے والے نے ہدی بھیجی اور کہدیا کہ فلانے دن ذبح کرنا اور اسنے گمان کیا کہ روز موعود میں ذبح کی گئی پس کسی اسنے کوئی چیز ممنوع احرام کی پھر معلوم ہوا کہ اوس روز نہ ذبح ہوئی تھی لازم ہوگا اُسپر بدلہ یعنی جانور ذبح کرنا وغیرہ ذالکا اور اسیطرح اگر ذبح کی حل میں اس گمان پر کہ یہ حرم ہے اور جائز ہے امام شافعی کے نزدیک ذبح کرنا ہدی رُکنے کا جہاں روکا جاوے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ نہ ذبح کرے محصر ہدی کو مگر حرم میں اور باقی ہدایہ میں اتفاق ہے دونوں کہ کانہ ذبح کیجاوے مگر حرم میں اور جو کہ رُکنے کی جگہ ذبح کرنیکو کہتے ہیں دلیل انکی یہ ہے حضرتؐ نے اور صحابہؓ نے حدیبیہ ہی میں ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل میں ہے اور حنفیہ یہ جواب دیتے ہیں کہ ممکن نہ تھا ہدی کا پہونچنا حرم میں پس بضرورت وہیں ذبح کی اور بعضے کہتے ہیں کہ کچھ حدیبیہ حل میں ہے اور کچھ حرم میں پس شاید کہ ذبح حرم میں کی ہوگی اور اگلے سال یعنی ساتویں برس ہجری میں اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنی رُک جاوے تو قضا اُسکی کرے ہمارے نزدیک قضا اُسکی واجب ہے اور شافعی کے نزدیک اُسپر قضا نہیں اور اگلے سال کے عمرہ کا نام عمرۃ القضا ہونا مؤید ہے ہمارے مذہب کا ذبح ہدی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُفَّارُ قُرَیْشٍ دُوْنَ الْبَیْتِ فَنَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَدَایَاہُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی عمرے کے لیے پس روکا کفار قریش نے درے خانہ کعبہ کے پس ذبح کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور ہدی اپنی کے اور سر منڈوایا اور کتروائے بال یاروں اُنکے نقل کی یہ بخاری نے ف یاروں اُنکے یعنی بعضے یاروں نے بال کتروائے اور بعضوں نے سر منڈائے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ نہیں لازم ہے سر منڈانا یا بال کتروانے محصر پر نزدیک ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے اور ابو یوسف نے کہا کہ کرنا چاہیے ایک چیز کو انمیں سے اور اگر نہ کریگا تو احرام سے نکل آئیگا اور نہیں آویگا اُسپر کچھ ذبح وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ یَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَہٗ بِذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا پہلے سر منڈانیکے اور حکم کیا اپنے صحابیوں کو ساتھ اسکے یعنی ساتھ نحر کے پہلے سر منڈانیکے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّہٗ قَالَ اَلَیْسَ حَسْبُکُمْ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُکُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی یَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَیُھْدِیَ اَوْ یَصُوْمَ اِنْ لَّمْ یَجِدْ ھَدْیًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ اُنھوں نے کہا کیا نہیں کفایت کرتی تمکو سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی قول اُنکا کہ اگر روکا جاوے ایک تمھارا حج کرنیسے یعنی مانع ہو کوئی عذر بڑے رکن حج کیسے کہ وہ وقوف عرفہ ہے اور نہ مانع ہو طواف اور سعی سے تو طواف کرے خانہ کعبہ کا اور سعی کرے صفا اور مروہ میں پھر حلال ہو وے ہر چیز سے یعنی جو کچھ احرام میں کرنا حرام تھا وہ درست ہو یہانتک کہ حج کرے اگلے سال پھر ہدی ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر نہ پاوے ہدی نقل کی یہ بخاری نے ف جانا چاہیے کہ فائت یعنی جسکا حج فوت ہوا گروہ مفرد ہو تو اُسپر قضا ہے حج کی سال آیندہ میں اور نہ عمرہ ہے اُسپر اور نہ دم یعنی جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کے کہ اگر حج کرنیسے روکا جاوے راستے میں تو حرم میں ہدی بھیجے جب وہ وہاں ذبح ہو تو احرام سے نکل جاوے اور سال آیندہ قضا کرے حج کی اور ایک عمرہ کرے اگر مفرد ہے اور اگر قارن ہے تو دو عمرے کرے اور اگر وہاں پونہچ کر روکا جاوے یعنی وقوف عرفہ کا بسبب عذر کے نہ میسر ہو طواف اور سعی کر سکتا ہو تو طواف اور سعی کرے بعضے

ف فائت وہ کہ احرام باندھا حج کا پھر رہ گیا حج سے وقوف عرفات تک یعنی وقوف عرفات کا وقت ہو اور کسی عذر سے محصر وہ کہ احرام باندھا حج کا پھر روکا گیا حج سے بسبب بیماری یا دشمن وغیرہ کے وقوف عرفات کا وقت ہو یا نہ ہو بیماری وغیرہ کے سبب سے

عمرہ کرکے احرام سے نکل آوے اور سال آیندہ مین قضاے حج کی کرے پھر ہدی ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر ہدی نپاوے اور اس حدیث مین یہی صورت مذکور ہے اور اگر ہو فائت قارن یعنی حج اور عمرے کی نیت کی ہو تو وہ طواف کرے واسطے عمرے کے اور سعی کرے اُسکے لیے پھر دوسرا طواف کرے واسطے فوت ہونے حج کے اور سعی کرے اُسکے لیے اور سر منڈاوے یا بال کتراوے اور باطل ہوگا اُس سے دم قران کا اور اگر ہوگا متمتع تو باطل ہوگا تمتع اُسکا اور ساقط ہوگا اُس سے دم اُسکا اور اگر ساتھ لایا ہو ہدی کرے اُسکو جو چاہے اور ان سب فوت کرنیوالونپر نہین واجب ہوگا سال قضا مین مگر حج فرض ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِّ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا داخل ہوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ضباعہ بیٹی زبیر کے پس فرمایا واسطے اُسکے شاید کہ تو ارادہ رکھتی ہے حج کا یعنی ہمارے ساتھ پس ہم بھی جاہتے ہین کہ چلے تو حج کے لیے ہمارے ساتھ کہا اُسنے یعنی ہان ارادہ رکھتی ہون ولیکن قسم ہے اللہ کی نہین پاتی مین اپنے تئین مگر بیمار یعنے اپنے مین ضعف پاتی ہون بسبب بیماری کے نہین جانتی کہ حج پورا کرسکونگی پس فرمایا واسطے اُسکے کہ حج کر تو یعنے احرام حج کا باندھ اور شرط کر تو اور کہہ یا الٰہی میرا مکان نکلنے کا احرام سے اُس جگہ ہوگا کہ روکے تو مجکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنی جسجگہ مجکو مرض پیدا ہوا اور نہ چل سکونگی نہین خانۂ کعبہ کیطرف پس اُس جگہ احرام سے باہر نکل آؤنگی مین اور تینون امام جو کہتے ہین کہ احصار یعنی رُکنا بسبب مرض کے نہین ہوتا وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ اس حدیث کے کہ اگر بسبب مرض کے مباح ہوتا احرام سے باہر نکلنا تو نہ حکم کرتے حضرتؐ اُسکو ساتھ شرط کرنیکے کیونکہ بیفائدہ تھی اور امام عظم جو کہتے ہین کہ احصار بسبب مرض کے بھی ہوتا ہے وہ دلیل پکڑتے ہین ساتھ حدیث حجاج بن عمرو انصاری کے کہ آگے آتی ہے اور اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ ابن عمرؓ منکر تھے شرط کرنیکے اور کہتے کہ کیا نہین کفایت کرتی تمکو سنت تمھارے نبی کی اور یہ بھی کہتے ہین کہ فائدہ شرط کرنیکا یعنی اس عورت کے حق مین یہ تھا کہ جلدی احرام سے نکل آوے اسلیے کہ اگر وہ شرط نکرتی تو دیر کر نکلتی یعنی جب پوہنچتی ہدی اپنی جگہ پر اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا کہ محصر کو درست نہین کہ احرام سے باہر نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی اُسکی حرم مین مگر یہ کہ شرط کرے یعنی اگر شرط کرلے کہ جہان مین رُکون وہان احرام سے نکل آؤن نہیمر درکنے کے حلال ہوجاتا ہے بغیر ذبح ہونے ہدی کے ذبح مین

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَصْحَابُهٗ اَنْ يَّبْدَلُوا الْهَدَيَ الَّذِيْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ رَوَاهُ رَوَاهُ روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنے اصحاب کو یہ کہ بدلین ہدی کے جانور دنکو وہ جانور کہ ذبح کیے تھے سال حدیبیہ کی مین بیچ عمرۃ القضا کے نقل کی ف یعنے پہلے وقت حصار یعنی رُکنے کے کہ جانور ہدی کے ذبح کیے تھے سال آیندہ کہ عمرہ قضا کا بجالاوین اور جانور بدلے اُنکے ذبح کرین تا ذبح کرنا حرم مین واقع ہوا سلیے کہ ہدی احصار ذبح نہین کیجاتی ہے مگر حرم مین جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور یہ جس صورت مین کہ ذبح کرنا حدیبیہ مین غیر حرم مین تھا ظاہر ہے اور اگر ہم کہین حدیبیہ مین بھی حرم مین تھا اسلیے کہ اکثر حدیبیہ حرم مین ہے پس بدل کرنا واسطے احتیاط اور حاصل کرنے فضیلت کے تھا اور امر واسطے استحباب کے اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مشکوۃ کے مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور ایک نسخہ مین لاحق کردیا ہے لفظ ابوداؤد کا اور ایک نسخہ مین بعبارت زیادہ ہے وفیہ قصۃ وفی سندہ محمد بن اسحٰق ح مع وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَوْ مَرِضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيْحِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے حجاج بن عمرو انصاری سے کہ

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوے یعنی پانوں اُسکا یا لنگڑا ہو جاوے پس تحقیق ہو گیا حلال یعنی جائز ہے اُسکو کہ ترک کرے احرام کو اور پھر آوے اپنے وطن کیطرف اور لازم ہے اُسپر حج اگلے سال نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے ایک روایت مین یا بیمار ہو جاوے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح مین کہا بغوی نے کہ یہ ضعیف ہے ف یا بیمار ہو یعنی جسکو حادث ہو بعد احرام کے کوئی مانع سوا احصار دشمن کے تو بھی جائز ہے ترک کرنا احرام کا یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ احصار یعنی رُکنا غیر دشمن کے بھی ہوتا ہے جیسا کہ مذہب ابوحنیفہ کا ہے اور یہ ضعیف ہے یعنی سند بغوی کی ضعیف ہے پس اسکی سند ضعیف ہونیسے یہ نہین لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بھی ضعیف ہوا اور بر تقدیر تعارض کے ترجیح ہوگی حسن کہنے ترمذی کو اور بر ضعیف کہنے بغوی کے ۱۲ ولایک نسخہ مین بعد لفظ حسن کے صحیح بھی ہے اور تورپشتی نے کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہے ف ع ح **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدُّؤَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عبدالرحمن بن یعمر دُلی سے کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حج عرفہ ہے یعنی بڑا رکن حج کا وہ تاریخ ذبحہ کی وقوف عرفات کا ہے جسنے کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کی مین یعنی دسوین رات ذبحہ کی مین پہلے طلوع ہونے فجر کے پس تحقیق پایا اُسنے حج دن منا کے تین ہین یعنی گیارھوین بارھوین تیرھوین کہ جنکو ایام تشریق کہتے ہین ان تین دنون مین منا مین رہتے ہین اور رمی کرتے ہین پس جو شخص کہ جلدی کرے دو دنکے پس نہین گناہ اُسپر اور جو شخص کہ تاخیر کرے پس نہین گناہ اُسپر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف پا یا حج یعنی حج فوت نہوا اور امن مین رہا فساد سے اگر جماع نکیا پہلے وقوف کے اور جسنے وقوف نکیا یعنی نہ ٹھیرا عرفات مین یہانتک فجر ہو گئی واجب ہے اُسپر یہ کہ نکل آوے احرام سے ساتھ افعال عمرے کے اور حرام ہے اُسپر ہمیشہ احرام باندھے رہنا سال آیندہ تک اور جو شخص جلدی کرے الخ یعنے جو شخص کنکریان تینون مناروں پر بارھوین تاریخ پیچھے دوپہر کے مار کر چلا آیا مکے مین پس نہین اُسپر کچھ گناہ اور ساقط ہوا اُس سے تیرھوین رات کا رہنا اور کنکریان مارنی تیرھوین کی اور جو کوئی بارھوین تاریخ مناروں کو کنکریان مار کر منا ہی مین ٹھیرا رہے یہانتک کہ تیرھوین تاریخ بھی تینون مناروں کو کنکریان مارین تو اُسپر بھی گناہ نہین یعنی دونون باتین برابر ہین جائز ہونے مین اگرچہ تاخیر افضل ہے بسبب کثرت عبادت کے اور آیا ہے کہ اہل جاہلیت دو فرقے تھے بعضے تعجیل کو گناہ جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو پس یہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل اور تاخیر دونون برابر ہین اور کسی مین گناہ نہین ف ع ح

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَّسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

باب ہے بیان حرمت حرم مکہ کے محفوظ رکھے اُسکو اللہ تعالیٰ آفات سے ف حرم کہتے ہین اُس زمین کو کہ گرد کعبہ اور مکے کے ہے بسبب تعظیم کعبہ کے حرم کو بھی اللہ تعالیٰ نے معظم و مکرم کیا ہے اور حرم اُسکا نام اسلیے ہوا کہ بسبب بزرگی اُسکی کے حرام کی ہین اللہ تعالیٰ نے اسمین بہت سی چیزین کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہ اور سبب حرم ہونیکا بعضون نے یہ کہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام زمین مین بھیجا تو وہ ڈرتے تھے شیاطین سے کہ ہلاک نکر ڈالین مجکو پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو تا نگہبانی اُنکی کرین پس جہان جہان حدین حرم کی ہین وہان فرشتے کھڑے ہوئے ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہ کھڑے رہنے فرشتونکی تھی وہ حرم ہوئی اور بعضون نے کہا کہ جب حجر اسود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وقت بنانے کعبہ کے رکھا روشن ہو گئی اُس سے زمین ہر طرف سے پس جتنی زمین روشن ہوئی بسبب روشنی حجر اسود کے وہ حرم ہوئی اور حدون حرم کے اوپر منارے بنے ہوئے ہین علامت کے لیے ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کے نہین ہین ع **اَلْفَضْلُ لِلْاَوَّلِ**

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخَرَ فَإِنَّهُ لِقُبُوْرِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کہ نہیں ہے ہجرت لیکن جہاد اور نیت خالص کرنی عمل مین باقی ہے اور جسوقت کہ بُلائے جاؤ جہاد کے لیے یعنی حکم کرے امام جہاد کے لیے نکلنے کا پس نکلو اور فرمایا دن فتح مکہ کے کہ تحقیق یہ شہر یعنی ساری زمین حرم حرام کیا اُسکو اللہ تعالیٰ نے یعنی حرام کی لوگونپر تبتک اُسکی اور واجب کی اُنپر تعظیم اُسکی اُسدنسے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم سے ہے پس وہ حرام کیا گیا ہے ساتھ حُرمت اللہ تعالیٰ کے قیامت تک اور تحقیق ہرگز نہین حلال ہوا قتال اُسمین کسی کے لیے پہلے مجھے اور نہین حلال ہوا قتال میرے لیے مگر ایک ساعت دنسے یعنی دن فتح مکہ کے پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتھ حرمت اللہ کے روز قیامت تک یعنی پہلے لفظہ تک کاٹا جاوے درخت خاردار اُسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اُس سے اور نہ بھگایا جاوے شکار اُسکا یعنی نہ متعرض ہوا اُس سے ساتھ شکار کرنے اور وحشت دلانے اور برانگیختہ کرنیکے اور نہ اُٹھایا جاوے لقطہ اُسکا مگر شخص کہ تعریف کرے اُسکو یعنی اُسکو جائز ہے اُٹھانا اُسکا اور نہ کاٹی جاوے گھانس اُسکی پس کہا عباسؓ نے یا رسول اللہ مگر اذخر یعنی اذخر نام ایک گھانس کا ہے اُسکی اجازت دیجیے اسلیے کہ وہ واسطے لُہارون اور سُنارون اُنکے کے ہے یعنی اُنکو احتیاج پڑتی ہے اسکی بیچ گلانے لوہے اور سونے چاندی کے اور واسطے گھرون اُنکے کے یعنی چھروں کی چھتونمین کام آتی ہے پس فرمایا مگر اذخر یعنی اُسکو اُکھاڑو تو جائز ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہ کے یہ ہے کہ نہ کاٹا جاوے درخت اُسکا اور نہ اُٹھاوے گری چیز اُسکی مگر تلاش کرنیوالا نہین ہجرت الخ یعنی جب حضرتؐ ہجرت کر کے سے مدینہ کو تشریف لائے تو ہجرت فرض تھی اُسپر کہ استطاعت رکھتا تھا پھر جب مکہ فتح ہوا تو منقطع ہوئی ہجرت کہ فرض تھی اسلیے کہ مکہ دار الحرب نرہا پس نہین حاصل ہوتا اب بسبب ہجرت کے وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن حاصل ہوتا ہے اجر بسبب جہاد اور اچھی نیت کے اور باقی ہے قیامت تک وہ ہجرت کہ ہوتی ہے واسطے محافظت دین کے اور احکام اسلام کے اور نہ کاٹا جاوے درخت خاردار اُسکا چہ جائے ویسا درخت اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جو کوئی کاٹے گھانس حرم کی یا درخت اُسکا کہ مملوک نہین اور آپسے اُگا ہوا اُسپر لازم ہوتی ہے قیمت اُسکی مگر خشک گھانس کے کاٹنے مین قیمت نہین دینی آتی لیکن کاٹنا اُسکا بھی درست نہین اور چرائی بھی نجاوے گھانس حرم کی مگر اذخر کہ اُسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہے اور کمأۃ یعنی کھنبی بھی مستثنی ہے اسلیے کہ نباتات سے نہین ہے اور امام شافعی کے نزدیک جائز ہے چرانا جانورونکا حرم کی گھانس مین اور لقطہ اُس چیز کو کہتے ہین کہ پڑی پاوے اور مالک اُسکا معلوم نہو تو حکم اُسکا غیر حرم مین یہ ہے کہ تعریف کرے یعنی لوگونکے مجمع مین کہتا پھرے کہ کسی کی چیز رہنے پائی ہے پھر اگر مالک ملے اور یہ فقیر ہو تو اپنے کام مین لاوے اور اگر غنی ہو تو مدت دیدے بعد ازان اگر مالک آجاوے تو اُسکو قیمت اُسکی دیوے اور حرام کے لقطہ مین نہین ہے مگر تعریف جیسا کہ اس حدیث مین فرمایا یہانتک کہ مالک ملے پس خرچ نکرے اُسکو اور نہ تصدق کرے اور نہ مالک ہوتا ہے اور یہ مذہب شافعی کا ہے اور اکثر علمانے فرق نہین کیا ہے درمیان لقطہ حرم اور غیر اُسکے کے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور دلیل اُنکی اور حدیثین ہین کہ مطلق آئی ہین چنانچہ باب لقطہ کے مین آوینگی انشاء اللہ تعالیٰ اور معنی اس حدیث کے اُنکے نزدیک

یہ ہین کہ ایک برس کامل تک کے مین بھی تعریف کرے جیسیکہ اور جانے کرتے ہین اور مخصوص ساتھ ایام موسم کے نہین ہے حاصل یہ کہ اسلیے فرمایا کہ کوئی وہم یہ نہ لیجاوے کہ وہان تعریف مخصوص بایام موسم ہی پر ہے واللہ اعلم ترجمہ وعن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل لاحد کفر ان یحمل بمکۃ السلاح رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین حلال واسطے کسی کے تم مین سے یہ کہ اٹھاوے مکے مین ہتھیار نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی ہتھیار اٹھانا مکے مین بدون ضرورت کے نہین درست یہ قول جمہور علما کا ہے اور حنفیہ نے کہا کہ مطلق ہتھیار اٹھانا مکے مین مکروہ ہے یعنی خواہ بضرورت ہو خواہ بضرورت ہو خواہ بلا ضرورت ترجمہ وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ یوم الفتح وعلی راسہ المغفر فلما نزعہ جاء رجل وقال ان ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکے مین دن فتح مکہ کے اور اُنکے سر مبارک پر تھا خود پس جبکہ اُتارا اُسکو آیا ایک شخص یعنے فضل بن عبید اور کہا تحقیق ابن خطل پکڑے ہوئے ہے پردے کعبہ کے فرمایا مارڈالو اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے حضرتؐ کا جو خود پہنے ہوئے مکے مین داخل ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکے مین بغیر احرام کے جائز ہے اُسکو کہ نہ ارادہ رکھتا ہو نسک یعنی حج یا عمرہ کیا اور یہ صحیح قول شافعی کا ہے اور شمنی نے کہا کہ دلیل ہماری یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تجاوز کرے میقات سے بغیر احرام کے اور یہ بھی ہے کہ احرام واسطے تعظیم اُس جگہ کے ہے پس برابر ہے حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا اور غیر انکا اور حضرتؐ جو بغیر احرام کے داخل ہوئے دن فتح مکہ کے تو حلال ہو گیا تھا حضرتؐ کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے اس حدیث سے انہا لم تحل لاحد قبلی الخ اور مارڈالنا اُسکو کہا طیبی نے کہ مرتد ہو گیا تھا ابن خطل اور مارڈالا تھا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تھا اُسکی اور ایک لڑکی گانے سدھائی تھی کہ ہجو کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام انکے کی اور احکام اسلام کی پس حکم کیا اُسکے مارڈالنے کا اس سے مالک اور شافعی دلیل پکڑتے ہین اسپر کہ جائز ہے قائم کرنا حدود اور قصاص کا بیچ حرم مکے کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ جائز نہین وہ کہتے ہین کہ اسکو مارا بسبب مرتد ہونیکے اور نا نکہ اگر قتل قصاص ہی کے لیے کیا تو حل کرینگے اسپر کہ قتل اُسکا بیچ ساعت مباح ہونے حرم کے ہوا ہو ترجمہ وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل یوم فتح مکۃ وعلیہ عمامۃ سوداء بغیر احرام رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے یعنی کے مین دن فتح مکہ کے بغیر احرام کے اور اُنپر بھی پگڑی سیاہ نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر اسے معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ خود پہنے ہوئے ہونگے اور اُسپر عمامہ باندھا ہوگا اور احرام نہ باندھنے کی تقریر ابھی گذر چکی اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے پہننا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہے ترجمہ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو جیش الکعبۃ فاذا کانوا ببیداء من الارض یخسف باولہم واٰخرہم قلت یا رسول اللہ وکیف یخسف باولہم واٰخرہم وفیہم اسواقہم ومن لیس منہم قال یخسف باولہم واٰخرہم ثم یبعثون علی نیاتہم متفق علیہ اور روایت سے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنے کعبہ کا پس جسوقت کہ پونچے گا بیچ میدان ایک زمین کے دھنسایا جاویگا ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے یعنی سب کے سب دھنسائے جاوینگے کہا مین نے یا رسول اللہ کسطرح سے دھنسایا جاویگا ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے اور اونمین ہونگے بازاری اُنکے اور وہ شخص کہ نہین اُنمین سے یعنی کفرمین اور بیچ قصد خراب کرنے کعبہ کے شریک اُنکے نہین ہونگے بلکہ ضعیف اور قیدی اُنکے ہونگے فرمایا دھنسائے جاوینگے ساتھ اول اپنے کے اور آخر اپنے کے پھر اُٹھائے جاوینگے اپنی نیتون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ خبر دی ہے حضرتؐ نے آخری زمانہ کے حال کی کہ حضرت امام مہدیؑ کے وقت مین یہ لشکر بادشاہ عصر کا زمام اُسکا سفیانی ہوگا اور ایسا ارادہ کریگا

اور فرمایا کہ دھنسائے جاوینگے الخ یعنے وہ دھنسائے جاوینگے پس داخل ہونگے انمین یہ بھی اگرچہ قصداً انکا سانہین ہونیکا اسلیے کہ انھون نے بڑسمائی بھیڑ انکی اور مدد کی انکی فساد انکے پر پھر اُٹھائے جاوینگے سب اپنی نیتونپر کہ جو نیت اسلام کی رکھتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو نیت کفر کی رکھتا ہوگا دوزخی ہوگا ۱۲ منہ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چھوٹی اور پتلی کا حبشیون مین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مقدریون ہے کہ خرابی کعبہ کی حبشی کے ہاتھ ہوگی اور یہ جاے عبرت ہے کہ کعبہ باوجود اس قدر وعظمت کے ایک حقیر آدمی کے ہاتھ سے خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کہ بقا اور آبادی عالم کی متعلق ہے ساتھ وجود اس خانۂ مبارک کے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّیْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْجَجَ یَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون خراب کرنے والے کعبہ کیو ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ پھڈا اوکھاڑ یگا خانۂ کعبہ کو پتھر پتھر نقل کی یہ بخاری نے ف افجح ساتھ تقدیم ح کے جیم پر اُسکو کہتے ہین کہ پنجے اُسکے آپسمین نزدیک ہون اور ایڑیان اور پنڈلیان دور دور ۱۲ علی الْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِی الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِیْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے یعلی بن اُمیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہے اُسمین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بند کرنا الخ یعنی خریدے غلہ گرانی مین اس نیت سے کہ جب بہت گران ہوگا تو بیچونگا یہ حرام ہے ہر شہر مین اور حرم مین اشد حرام ہے جیسا کہ فرمایا کجروی ہے یعنی مَیل کرتا ہے حق سے طرف باطل کے جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہے وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۱۲ منہ ع مسئلہ مکروہ ہے احتکار یعنی بند کر رکھنا قوت آدمیون اور جانورون کے کا نیت مذکورہ سے اُس شہر مین کہ ضرر کرے شہر والونکو ملتقی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْیَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَیَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَیْرَكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مکے کے یعنی جبکہ رخصت ہوے وہان سے دن فتح مکے کے کیا خوب شہر ہے تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میرے اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتے مجکو تجھ مین سے نہ رہتا مین کہین سواے تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف یہ دلیل ہے جمہور کی اسپر کہ مکہ افضل ہے مدینہ سے اور امام مالک کے نزدیک مدینہ افضل ہے مکہ سے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَی الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَیْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بیٹے عدی بیٹے حمراء کے سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اوپر حزورہ کے پس فرمایا قسم ہے اللہ کی تحقیق تو البتہ بہترین زمین خدا کا ہے اور بہت محبوب زمین خدا طرف خدا کے اور اگر نہ نکالا جاتا مین تجھسے نہ نکلتا مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حزورہ نام ایک جگہ کا ہے مکے مین وہان حضرت نے کھڑے رہکر یہ کو خطاب کر کر فرمایا قسم اللہ کی الخ اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ لائق ہے مومن کو یہ کہ نہ نکلے مکے سے مگر جبکہ نکالا جاوے اُسے حقیقۃً یا حکماً اور حکماً سے مراد ہے ضرورت دینی یا دنیوی اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ داخل ہونا مکے مین سعادت ہے اور نکلنا اُسسے شقاوت ع ۱۰ اس مسئلہ مین جو علما نے اختلاف کیا ہے ملا علی قاری نے اس حدیث کی شرح مین خوب تفصیل سے اسکو ذکر کیا ہے اور در مختار مین لکھا ہے کہ نہین مکروہ ہے مجاورت کے اور مدینے کی یعنے

پر سنا انہیں اُسکے لیے کہ اعتماد رکھتا ہوا پنے نفس پر یعنے جانتا ہو کہ مجھسے گناہ نہیں ہونیکا تو وہ بان رہے والا نہ رہے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسری عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَكَّةَ ائْذَنْ لِّیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ
اَحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ
عَیْنَایَ حِیْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِاِمْرِئٍ یُّؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَّكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا
الْیَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ
یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِی الْبُخَارِیِّ الْفَارُّ الْخَرْبَةُ الْجِنَایَةُ روایت ہے ابی شریح عدوی سے
یہ کہ انھوں نے کہا واسطے عمرو بن سعید کے اس حالمیں کہ وہ بھیجتا تھا لشکر طرف مکہ کے پروانگی دے واسطے میرے اے امیر تا بیان کروں نہیں رو بروتیرے
ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکہ کے سُنا اُسکو کانوں میرے نے اور یاد رکھا اُسکو دل میرے نے
اور دیکھا اُسکو آنکھوں میری نے جسوقت کہ فرمایا اُسکو تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اُسپر پھر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی دی ہے اُسکو اللہ نے اور
نہیں بزرگی دی اُسکو لوگوں نے پس نہیں حلال واسطے اُس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ اور دن آخرت کے یہ کہ خونریزی کرے اُسمیں یعنی اگرچہ
لائق قتل کے ہو اور جو کہ لائق قتل کے ہو اُسکو ہرگز قتل کرنا حرام ہے خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہیں حلال کہ کاٹے اُسمیں درخت پس اگر رخصت ڈھونڈے
بسبب لڑنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمیں پس کہو واسطے اُسکے تحقیق اللہ نے اذن دیا واسطے رسول اپنے کے اور نہیں اذن دیا تمکو اور
سوا اسکے نہیں کہ اذن دیا واسطے میرے اُسمیں ایک ساعت دن سے اور ہوگئی تعظیم اُسکی آجکے دن یعنے دن خطبہ مذکورہ فرمانیکے مانند تعظیم
اُسکی کے بیچ کل گذرے ہوئے کے یعنی سوائے ساعت مذکورہ کے اور چاہیے کہ پونہچاوے حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطے ابی شریح کے کیا جواب دیا
تجکو عمرو نے کہا ابو شریح نے کہ کہا عمرو نے میں خوب جانتا ہوں اسکو یعنے اس حدیث کو تجسے اے ابو شریح تحقیق حرم نہیں پناہ دیتی گنہ گار کو اور
نہ بھاگنے والیکو ساتھ خونکے اور نہ بھاگنے والے کو ساتھ تقصیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ بخاری کے معنی خَرْبَةٌ کے تقصیر کے ہیں ف
عمرو بن سعید حاکم تھا مدینہ کا عبد الملک بن مراوان کیطرف سے پس وہ لشکر بھیجتا تھا طرف مکے کے واسطے قتل کرنے عبد اللہ بن زبیر کے اسکو ابو شریح
صحابی نے کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہ گار کو کہ خروج کرے خلیفہ پر یعنے اُسکے گمانمیں عبد الملک خلیفہ برحق تھا اُسپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نے حالانکہ
وہ خلیفہ باطل تھا اور نہ بھاگنے والیکو ساتھ خونکے یعنی جو کوئی کسیکا خون کرکر حرم میں چلا آوے تو حرم اُسکو بھی پناہ نہیں دیتی اور نہ بھاگنے والیکو
ساتھ تقصیر کے یعنی اگر کوئی فساد دین میں کرے یا اور کوئی قصور کرے جیسیکہ مال کسیکا تلف کرے یا حق کسیکا ضائع کرے اور پھر حرم میں بھاگ کر
چلا آوے بدلہ اُسکا اُس سے ساقط نہیں ہونیکا حاصل یہ کہ عبد اللہ بن زبیر گنہ گار ہے کہ اطاعت امام سے نکل گیا ہے اگر حرم سے نکل آویگا وہاں سزا
اُسکو دونگا اور اگر نہ نکلیگا تو حرم ہی میں اُسکو مارونگا ع ح وَعَنْ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ الْمَخْزُوْمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَیْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِیْمِهَا فَاِذَا ضَیَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے عیاش بن ربیعہ مخزومی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے گی یہ امت ساتھ بھلائی کے جب تک کہ تعظیم کرینگی
اس حرمت کی یعنی حرمت مکہ اور حرم اسکے کی حق تعظیم اُسکی کا اور جسوقت کہ ضائع کرینگے اس تعظیم کو ہلاک ہوجاوینگے نقل کی ابن ماجہ نے ف اسمیں

کچھ مسائل کہ متعلق حج کے ہین لکھے جاتے ہین حج غنی کا افضل ہے حج فقیر کیسے آدے حج فرض اولی ہے فرمانبرداری والدین کیسے بخلاف حج نفل کے کہ اس سے فرمانبرداری والدین کی افضل ہے اور بنانا سرکا افضل ہے حج نفل سے اور اختلاف کیا گیا ہے صدقہ مین یعنے صدقہ افضل ہے یا حج نفل بنانکہ یہ مین ترجیح دی ہے افضلیت حج کو اسلیے کہ اُسمین مال بھی خرچ ہوتا ہے اور مشقت بدنکی بھی ہوتی ہے اور وقوف جمعہ کو زیادتی ہے ستر حجون پر اور مغفرت کیجاتی ہے اسمین ہر شخص کی بلحاظ واسطہ اور اسمین اختلاف ہے کہ حج سے بڑے گناہ بھی جھڑتے ہین یا نہین بعضون نے تو کہا کہ ہان جھڑتے ہین جیسے حربی مسلمان ہوتا ہے تو اُسکے سب گناہ جھڑتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالی کے گناہ جھڑتے ہین اور بندون کے حق نہین معاف ہوتے جیسے ذمی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالی کے گناہ معاف ہوتے ہین نہ بندونکے اور کہا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہمارا اہل سنت کا اسپر کہ بڑے گناہ ہونکو نہین جھاڑتی ہے مگر توبہ اور نہین کوئی قائل ہے ساتھ ساقط ہونے دین کے اگرچہ حق تعالی کا ہو مانند دین نماز اور روزہ کے مگر ہان گناہ دیکر ادا کرے قرض کا اور تاخیر کرنے نماز کا اور مانند انکے کا ساقط ہوجاتا ہے اور جو کہ جھڑتے گناہ کے قائل ہوئے ہین مراد اُنکی یہی ہے اور مستحب ہے داخل ہونا کعبہ مین جبکہ نہوا نیدا اُسکو یا اور کہا اور نہین جائز خریدنا کعبہ کے غلاف اور پردونکا بنی شیبہ سے بلکہ لیوے تو امام سے لیوے یا اُسکے نائب سے اور جائز ہے اسکو بیچنا اُنکا اگرچہ بنی ہوے حاضر ہو یا غائب اور اگر کہین سے کوئی کسی کو قتل کر کر حرم مین آن بیٹھے تو اُسکو قتل نکرے جبتک کہ وہانسے باہر نہ نکلے مگر جبکہ حرم ہی مین قتل کرے تو قاتل کو وہان مارنا جائز ہے اور اگر قتل کرے خانہ کعبہ مین تو اُسمین قتل نہ کیا جاوے اور مکروہ ہے استنجا کرنا آب زمزم سے نہ نہانا اور مکہ افضل ہے مدینہ سے مگر جس قطعہ زمین پر کہ لگے ہین بعضا علیہ الصلوۃ والسلام کے یعنی دفن کیے گئے ہین اُسپر وہ مطلق افضل ہے حتی کہ کعبہ سے اور عرش و کرسی سے بھی اور زیارت حضرتؐ کے قبر کی مستحب ہے بلکہ بعضون نے کہا ہے کہ واجب ہی اُسکے لیے کہ فراغت رکھتا ہو اور حج پہلے کرے زیارت سے اگرچہ حج فرض ہو اور نفل ہو تو اختیار رکھتا ہے چاہے حج پہلے کرے چاہے زیارت جبتک کہ نہ گذرے مدینہ پر سے اور اگر مدینہ پر سے گذرے تو پہلے حضرتؐ کی زیارت ہی کرے بالضرور اور چاہیے کہ نیت کرے ساتھ زیارت حضرتؐ کے زیارت حضرتؐ کی مسجد کی بھی اسلیے کہ فرمایا ہے حضرتؐ نے کہ نماز اسمین بہتر ہے ہزار نماز مسجد سے سوا مسجد حرام کے یعنی اُسمین لاکھ نماز ونکا ثواب ہوتا ہے اور اسیطرح اور عبادتونکا بھی ثواب وہان زیادہ ہوتا ہے یہ مسائل درمختار مین سے لکھے گئے پھر چاہا مین نے کہ ترکیب حج کی اور مسائل ضروری اُسکے ایکجا لکھون اگرچہ ترکیب اور اکثر مسائل حدیثونکے فائدون مین متفرق لکھے جاچکے ہین مگر ایک جائے اکٹھے لکھنے مین عوام کو فائدہ بہت ہوتا ہے پس اس عرصہ مین رسالہ فارسی حضرت مرشد برحق مولانا محمد اسحٰق صاحب زادہ اللہ شرفا کا کہ اسمین مسائل ضروری حج کے معتبر کتابون سے بہت اچھی ترتیب سے لکھے ہین اس عاجز کے ہاتھ لگ گیا اُسکو ہندی زبانمین کر کر ایک فصل مین لکھتا ہون فصل جاننا چاہیے کہ جو کوئی ارادہ حج کا کرے اُسکو چاہیے کہ اول تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی رضامندی اور ادای فرض کا ارادہ کرے کچھ خیال نام ونمود کا نہو والا سب محنت برباد ہوجائیگی پھر اگر یہ ہندوستان کا رہنے والا ہے تو جب جہاز مین بیٹھکر طرف مکہ معظمہ کے جانے لگے محاذی یلملم سے احرام باندھے اور باندھنا احرام کا چار طرح پر ہے اول فقط احرام حج کا باندھنا کہ اُسکو افراد کہتے ہین دوسرے یہ کہ احرام عمرہ کا باندھے اور پھر یہ کہ معظمہ مین پونہچکر افعال عمرہ کے حج کے مہینونمین کر کر احرام سے نکل آوے پھر احرام باندھکر حج ادا کرے اس قسم کو تمتع کہتے ہین تیسرے یہ کہ احرام عمرہ کا باندھے غیر مہینون حج کے مین اور افعال عمرہ کے کر کر احرام سے نکل آوے چوتھے یہ کہ میقات پر یا محاذی اُسکے پونہچکر احرام حج اور عمرہ کا ساتھ باندھے پس اس صورت مین کہ شریفہ مین پونہچکر افعال عمرہ کے بجالاوے اور احرام سے نہ نکلے جبکہ ایام حج کے آوین افعال حج کے کر کر احرام سے نکلے اسکو قران کہتے ہین اور یہ امام اعظمؒ کے نزدیک افراد و تمتع سے بہتر ہے پس جب ارادہ احرام باندھنے کا کرے تو مستحب ہے کہ ناخن ہاتھ پاؤن کے اور بال بغلون اور زیر ناف کے دور کرے اور لبین لوا دے اور اگر عادت

لہ یعنی جو شخص حج کو جاتا ہے اور حضرتؐ کی قبر شریف کی زیارت کا قصد نہین کرتا ہے اور مدینہ پر سے گذرتا ہے اسکو بہت بڑی محرومی ہے

لہ ۱۲ منہ

سر منڈانیکی ہو تو سر بھی مُنڈوا دے والا کنگھی کرے اور اگر بیوی یا لونڈی ساتھ ہو تو صحبت کرے پھر وضو کرے یا نہاوے اور نہانا افضل ہے اور باندھے لنگ اور اوڑھے چادر نئی اور سفید اور یہ افضل ہے اور اگر دونوں دھوئی ہوئی ہوں یا پہنے ایک پیڑا کہ اُس سے سر ڈھنک جاوے تو بھی جائز ہے اور خوشبو لگا دے اور پڑھے دو رکعتیں پھر اگر ارادہ قران کا رکھتا ہے تو یوں کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ اور اگر ارادہ تمتع کا کرے تو یوں کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اور اگر ارادہ افراد کا کرے تو یوں کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ اور اگر نیت دل ہی سے کرے تو بھی کافی ہے پھر لبیک کہے پس جب لبیک کہے بہ نیت حج یا عمرہ کے تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کے یہ ہیں لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک اور ان الفاظ سے کہ سنکے اور زیادہ کہنا جائز ہے چنانچہ یہ الفاظ بھی منقول ہیں لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک لبیک الٰہ الخلق لبیک بعد ازاں اکثر اوقات لبیک آواز بلند سے کہتا رہے خصوصاً بعد نماز کے خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کے اور وقت ملنے کے قافلہ سے اور وقت چڑھنے کے بلندی پر اور وقت اُترنے کے بلندی سے بنگل میں غرضکہ اس سفر کو حکم نماز کا ہے جیسیکہ نماز میں وقت انتقالات کے تکبیر کہتے ہیں ایسے ہی اس سفر میں وقت اُترنے چڑھنے کے بلندی و پستی سے لبیک کو ورد زبان کرے اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہے کہ کتنی چیز دنیے پرہیز کرے سیا ہوا کپڑا نہ پہنے مانند کرتہ اور انگرکھے اور جامہ اور فرغل اور جبہ اور قبا اور پائجامہ اور بارانی اور موزے اور داستانہ اور ٹوپی اور مانند انکے اور مراد پہننے سے اُسطرح کا پہننا ہے کہ جسطرح عادت ہے اُسکے پہننے کی اگر خلاف عادت پہنے تو کچھ مضائقہ نہیں مثلاً کرُتے یا پائجامے کو بدن میں نہ پہنے اور اگر انکو اوڑھے یا بطور لُنگ کے باندھے تو کچھ مضائقہ نہیں اور محرم نہ پہنے کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سے مانند زعفران اور کسنبی اور مانند انکے لیکن دھویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہے اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزیں کہ باعث جماع کی ہیں نہ کرے مانند بوسہ لینے اور ہاتھ لگانیکے شہوت سے اور باتیں ہیجائی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتوں کے نہ کرے اور فسق و فجور نہ کرے اور کسی سے جنگ و جدل نہ کرے اور شکار صحرائی وحشی نہ کرے حتیٰ کہ اشارہ بھی نہ کرے شکار کیطرف اور نہ بتاوے اُسکو اور نہ مدد کرے شکار کرنیوالے کی اور شکار دریائی مانند مچھلی کے درست ہے اور استعمال خوشبو کا نہ کرے اور ناخن اور بال سر اور داڑھی کے بلکہ تمام بدن کے دور نہ کرے نہ مُنڈوا دے اور نہ کتروا دے اور نہ اُکھیڑے اور بال سر و داڑھی کے خطمی وغیرہ سے نہ دھووے اور جائز ہے محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام میں اور گھر کے اور کجاوے کے سایہ میں بیٹھنا اور باندھنا ہمیانی کا کمر میں اور لڑنا دشمن سے اپنے سے اور مُنہ اور سر کسی چیز سے نہ ڈھانکے اور جوں نہ مارے اور مارنا کتنے ایک جانور و نکا حالت احرام میں جائز ہے نہ دم واجب ہوتا ہے اور نہ صدقہ وہ یہ ہیں کوا اور چیل اور سانپ اور بچھو اور چوہا اور چڑیا اور کجھوا اور بھیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ اور مکھی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بگڑ اور پسو اور سرہ اور مچھر اور درندہ حملہ کرنیوالا اور اور جانور موذی اور فرائض حج کے چار ہیں اول احرام دوسرے وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت اُسکا بعد زوال سے فجر عید اضحیٰ تک ہے اور تیسرے طواف الزیارۃ کہ روز عید اضحیٰ کے کرنا بہتر ہے اور ایام نحر سے تاخیر کرنے میں دم لازم آتا ہے اور چوتھے ترتیب ان افعال میں یعنی اول احرام باندھے اور بعد ازاں وقوف عرفہ کرے اور بعد ازاں طواف الزیارۃ اگر ایک بھی انمیں سے فوت ہو گیا جو نہیں ہونیکا اور واجبات حج کے یہ ہیں وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کے اور کنکریاں مارنی مناد نیر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصۃ کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکے کا رہنے والا نہو اور سر منڈانا یا بال کتروانے اور احرام میقات سے باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعضوں نے اسکو سنت کہا ہے اور طواف شروع کرنا داہنی طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ عذر نہو اور طواف کا باطہارت کرنا اور طواف میں ستر ڈھانکنا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے صفا پر سے شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے پیادہ پا کرنی

اگر چند نہو اور دفع کرنا بکری یا مانند اسکے کا قارن اور متمتع کو اور تینہ ہر سات عوط کے دو رکعتین پڑھنی اور ترتیب درمیان رمی اور حلق اور دفع کے اسطرح کہ اول رمی کرے پھر ذبح پھر حلق پھر طواف زیارت کرے اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آجاوے اور سعی درمیان صفا اور مروے کے بعد طواف کے کرنی اور محل مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات یعنی جماع وغیرہ کا بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزین کہ اُنکے ترک سے دم لازم آوے وہ بھی واجب ہین اور سوا اسکے سنتین اور آداب اور مستحبات ہین اور دم عبارت ہے جانور ذبح کرنیسے خواہ اونٹ ہو یا گاے یا بکری یا مانند انکے اور بکری اور مانند اسکے ہر جگہ کفایت کرتی ہے مگر جبکہ طواف الزیارۃ کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے کے تو اُنمین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گاے اور اپنی ہدی قران اور تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سے کھانا مستحب ہے اور سوا اُنکے مین سے اسکو کھانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سے عاجز ہو تو اوسپر دس روزے لازم ہین تین روزے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہے کہ اخیر روزہ دن عرفہ کے واقع ہو اور سات روز کے بعد از فراغ حج کے رکھے جہان چاہے رکھے اور اگر پہلے سر منڈانیکے ہدی پر قادر ہو تو اوسپر ہدی ہی لازم ہے اُسوقت روزہ بدل نہین ہونیکا اور جسوقت کہ ارادہ مکہ مین جانیکا کرے تو نہاوے اور یہ مستحب ہے اور جانب بلندی مکہ معظمہ سے کہ ثنیہ علیا سے داخل ہووے اور دنکو جانا مکے مین بہتر ہے رات کے جانیسے اور جبکہ شہر مین داخل ہووے تو اول مسجد الحرام مین جاوے بعد رکھنے اسباب کے جہان رکھنا منظور ہو اور بہتر اور مستحب ہے کہ وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کیسے کہ اُسکو باب السلام بھی کہتے ہین مسجد مین جاوے اس حال سے کہ متواضع اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل جاننے والا اپنے کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہو جب بیت اللہ کو دیکھے تو تکبیر و تہلیل کرے اور جب مسجد الحرام مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کو قارن اور مفرد غیر مکی کے لیے سنت ہے بجالاوے اسطرح کہ اول منہ حجر اسود کیطرف کر کر تکبیر و تہلیل کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور وقت بوسہ دینے کے دونون ہاتھ اُٹھاوے جیسیکہ وقت تکبیر تحریمہ کے اُٹھاتے ہین اور بوسہ دینا اُس صورت مین ہے کہ کسی کو ایذا نہو پس اگر بسبب ازدحام کے بوسہ ندیسکے تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومے اور اگر یہ بھی نہ کرسکے تو لکڑی کو لگا کر چومے اور اگر یہ بھی نکر سکے تو دونون ہتھیلیو نسے اشارہ کر کر انکو چومے اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کرے اور درود پڑھے اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانۂ کعبہ کے پھرے اور طواف یہ ہیئات اضطباع کرے یعنی چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین مونڈھے پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کے طواف کرے اور اول تین پھیرون مین رمل بھی کرے یعنی جلد چلے مونڈھے ہلا کر اور سینہ نکالکر جیسے بانکے چلتے ہین اور جبکہ حجر اسود پر گذرے اُسیطرح کرے کہ جو پہلے کیا تھا یعنی بوسہ وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑھے اور طواف کو ختم بھی حجر اسود کے بوسہ دینے پر کرے اور رکن یمانی کو کہ سامنے حجر اسود کے ہے بوسہ ندے بلکہ ہاتھ ہی لگاوے بعد ازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور یہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے پڑھے اور اگر بسبب ازدحام کے وہان نہ پڑھ سکے تو مسجد مین جہان چاہے وہان پڑھے اور اول رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہ زمزم پر جاکر پانی پیٹ بھر کر پیوے اور پھر مقام ملتزم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و تہلیل و درود پھر پڑھے اور مفرد کو بہتر ہے کہ بعد طواف زیارت کے سعی درمیان صفا اور مروے کرے اور اگر بعد طواف قدوم کے کرے تو بھی جائز ہے پس مسجد الحرام سے باہر نکلکر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانۂ کعبہ نظر پڑے اور بیت اللہ کیطرف منہ کرے اور ہاتھ اُٹھاوے دعا کے لیے اور تکبیر تہلیل و حمد اور درود پڑھے اور جو چاہے دعا کرے پھر طرف مروے کے اوترے اپنی چال اور جب بطن وادی مین پہنچے تو مثل اخضر سے میل دوسرے تک جلد چلے اور پھر اپنی چال مروے پر پہنچے اور سامنے قبلہ کے کھڑا ہو کر جیسے تکبیر وغیرہ صفا پر کی تھی مروے پر بھی کرے اسیطرح سات بار آمد و رفت کرے شروع صفا سے کرے اور ختم مروے پر اور شرط سعی کی یہ ہے کہ بعد طواف کے ہو

اگر پہلے طواف سے سعی کی پھر کرنا سعی کا لازم ہے اور طہارت اس سعی کے لیے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے لیے شرط نہیں ہے لیکن ادبی ہے اور طواف کے لیے طہارت ضرور ہے اور وقت طواف اور سعی کرنیکے بات کرنی مکروہ ہے اور جب سعی سے فارغ ہو پھر مسجد الحرام میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور یہ بہتر ہے واجب نہیں بعد ازیں مکہ معظمہ میں ٹھیرا رہے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرے اور ساتویں ذیحجہ کو مکہ میں امام خطبہ پڑھتا ہے اُسمیں بیان ہوتا ہے احکام حج کا مانند نکلنے کے طرف منا کے اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح اور طواف اور رہنے کے منا میں وغیرذلک اُسکو سُننے کے بہتر ہے اور اسیطرح روز عرفہ کے عرفات میں اور گیارھویں کو منا میں احکام حج کے خطبہ میں بیان ہوتے ہیں اُنکو بھی سُنے پھر اگر احرام سے نکل آیا ہو تو آٹھویں ذیحجہ کو احرام حج کا باندھکر بعد طلوع آفتاب کے منا میں آوے اور اگر ظہر پڑھکر آوے تو بھی مضائقہ نہیں اور رات کو منا میں ہے اور روز عرفہ کے نماز فجر کی تاریکی میں پڑھکر طرف عرفات کے جاوے اور اگر آٹھویں تاریخ منا میں نہ آوے اور دن عرفہ کے عرفات کو جاوے تو بھی جائز ہے لیکن خلاف سنت ہے اور عرفات میں جسجگہ کہ چاہے اُترے سوائے بطن عُرنہ کے اور اُمام نزدیک جبل عرفات کے افضل ہے اور اسدن بعد زوال کے نہانے کہ سنت ہے اور عرفات میں وقوف کرے کہ فرض ہے بدون اُسکے حج ادا نہیں ہوتا اور خطبہ امام کا سُنے اور ہمراہ امام کے بشرط احرام کے نماز ظہر اور عصر کی جمع کرے اور استغفار اور لبیک اور تہلیل و تسبیح اور ثنا اور درود ساتھ عاجزی اور تذلل اور اخلاص کے بہت پڑھے اور اپنی حاجت مانگے اور وقت غروب ہونے آفتاب کے ہمراہ امام کے مزدلفہ میں آوے اور درمیان راہ میں استغفار اور لبیک و حمد اور درود اور اذکار کا بہت پڑھتا رہے اور مزدلفہ میں آنکر ہمراہ امام کے نماز مغرب اور عشا کی جمع کرے اور رات کو وہیں رہے کہ رات کو وہاں رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر و دعا میں مشغول رہے اور بعد طلوع ہونے فجر کے تاریکی میں نماز ادا کرے اور پھر وقوف کرے مزدلفہ میں جہاں چاہے سوائے وادی محسر کے بلکہ جبل قزح کی طرف سے گذرے تو جلد و ہاں سے گذرے اور بعد فجر کے وقوف کرے روشنی ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے منا کو روانہ ہو اور وہاں پونچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزے مارے اور جبل ول سنگریزہ مارے تو لبیک موقوف کرے پھر جانور ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کتراوے بعد ازاں کے میں آنکر طواف الزیارۃ کرے اگر سعی پہلے کی ہے پس اسوقت حاجت سعی کی نہیں ہے اور اگر پہلے سعی نہیں کی ہے تو بعد طواف الزیارۃ کے سعی کرے جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانیکے مستحب ہے کہ ناخن کتراوے اور لبیں لواوے اور استرہ لیوے اور بعد سر منڈانیکے جو چیز کہ حرام ہوئی تھی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزیں باعث جماع کی ہیں وہ بعد طواف النساء کے حلال ہونگی اور بعد طواف الزیارۃ کے منا میں آنکر راتکو رہے پھر ایام منا میں دنکو مکہ میں جا کر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہے اور راتکو منا میں رہے اور دوسرے دن نحر کے یعنی گیارھویں کو تینوں جمرات یعنی منار و نیز رمی کرے پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کے ہے اُسکو جمرۂ اولی اور جمرۂ ادنی کہتے ہیں اُسپر سات سنگریزے مارے اور بعد ازاں اُس جمرہ پر کہ متصل اُسکے ہے اُسکو جمرۂ وسطی کہتے ہیں اور بعد ازاں جمرۂ عقبہ پر سات سات سنگریزے مارے اور وقت مارنے ہر سنگریزے کے تکبیر کہتا رہے اور اسی طرح تیسرے دن یعنی بارھویں کو تینوں جمرات پر سات سات سنگریزے مارے اور چوتھے دن یعنی تیرھویں کو اگر وہاں رہے تو اُسپر بھی تینوں جمرات کی لازم ہے اور اگر کوچ کیا تو رمی اُسسے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارھویں بارھویں تیرھویں میں بعد زوال کے ہے لیکن تیرھویں کو اگر پہلے زوال سے اور بعد طلوع ہونے فجر کے رمی کرے تو جائز ہے اگرچہ مسنون بعد زوال کے ہے اور گیارھویں اور بارھویں میں پہلے زوال سے رمی کرنی جائز نہیں اور مستحب ہے کہ سنگریزے چھوٹے ہوں بہت بڑے نہوں اور پاک ہوں اور نزدیک جمرات سے سنگریزے نہ لیوے بلکہ مزدلفہ سے یا منا میں سے لیوے اور جنکی میں پکڑ کر پھینکے اور وقت رمی کے فاصلہ جمرات سے کم پانچ ہاتھ سے نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں ہے اور جو رمی کرے بعد اُسکے رمی ہے یعنی رمی جمرہ اولی و جمرۂ وسطی کی پیادہ پا کرے اور جو رمی کرے بعد اُسکے رمی ہے یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اُسمیں یکسان ہے اور نشیب ترین کھڑے ہو کر طرف بلندی کے رمی کرے اور اُسوقت منادا میں ہاتھ کیطرف ہو اور کعبہ بائیں ہاتھ کیطرف اور اگر سنگریزے منار و نسے دور پڑیں تو درست نہیں منار و نیز اگر نزدیک پڑیں

اور سنگریزے دائین ہاتھ سے پھینکے اور ہر سنگریزے علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر ایک ہی دفعہ سبکے سب ڈالدے جائز نہین اگر ڈالیگا تو وہ ایک ہی کنکر پھینکنا گنا جاویگا اور بعد ان افعال کے وادی محصب مین آکر ایک دو ساعت ٹھہر کے مین طواف الصدر کے لیے جاوے اگر وہانسے آنا منظور ہو اور اگر یہ منظور ہو تو وقت چلنے کے یہ طواف کرے اور یہ طواف واجب ہے اور اس طواف مین رمل و سعی نہین ہے اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر اگر پانی پیٹ بھر کر پیوے کئی بار کر کر اور ہر بار نظر کعبہ کیطرف کرتا رہے اور وہ پانی منھ اور سر اور بدن پر بھی ملے اور پھر طرف بیت اللہ کے آوے اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جاسکے تو آستانۂ کعبہ کو بوسہ دے اور سینہ اور منھ اپنا ملتزم سے لگاوے اور کعبہ کے پردونکو پکڑ کر گریہ وزاری بہت سی کرے اور اسوقت بھی ساتھ تکبیر و تہلیل و دعا و اذکار و اشغال درود و ثنا کے مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالی سے طلب کرے اور منھ اپنا کعبہ کیطرف کر کے پچھلے پاؤن مسجد سے باہر نکلے اور جسطرف چاہے روانہ ہو اور عمرہ سنت ہے واجب نہین اور ایکسال مین مکرر ادا ہوتا ہے اور وقت اسکا تمام سال ہے مگر ایام حج مین مکروہ ہے غیر قارن کو اور ایام حج کے یہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا طواف ہے اور واجب اسمین دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروے کے دوسرے سر منڈانا یا بال کتروانے اور شرائط اور سنن اور آداب اسکے وہی ہین جو حج مین ہین اور احکام جنایات کے یہ ہین اگر محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کرے یا خضاب لپنے سر پر منھدی کا کرے یا استعمال زینت کا کرے یا پہنے کپڑا ایسا ہوا تمام روز یا سطح کے عادت اسکے پہننے کی یا ڈھانکے اپنے سر کو تمام روز یا منڈاوے سر چوتھائی یا زیادہ اسسے یا ایک بغل یا بال زیر ناف کے لے یا گردنکے یا تر شاوے ناخن دونون ہاتھونکے یا دونون پاؤنکے یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤن کے یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کرے یا طواف فرضی یا وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پھرے یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کرے یا سر منڈاوے خارج حرم سے یا حالت احرام مین بوسہ لیوے یا چھوئے اسکو ساتھ شہوت کے یا تاخیر کرے سر منڈانیکو یا طواف زیارت کو ایام نحر سے یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس ان سب صورتو نمین دم واجب ہوتا ہے اور اگر تلبید کرے یعنی گوند وغیرہ سے بال سر کے جماوی یا قارن سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس اسپر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈھانکے سر اپنا یا پہنے کپڑا ایسا ہوا کم ایک روز سے یا منڈاوے کم چوتھائی سے یا تر شاوے ناخن کم پانچ سے یا پانچ تر شاوے متفرق مجلسونمین یا طواف قدوم یا طواف الصدر بے وضو کرے یا ترک کرے رمی ایک مناره کی تینون مناروںسے بعد دن نحر کے یا غیر اپنے کا سر منڈے پس ان صورتو نمین صدقہ واجب ہوتا ہے اور صدقہ آدھا صاع گیہون ہے یعنی دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے کپڑا ایسا ہوا ساتھ عذر کے یا بیماری کے پس ان صورتو نمین محرم پر لازم ہے کہ ایک چیز کرے تین چیزونمینسے ذبح بکری کرے یا پھر مسکینونکو تین صاع گیہون کے دہ مسکین کو آدھا آدھا صاع یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کرے یا تباوے شکار کو یا اشارہ کرے اسکی طرف پس اسپر بدلہ لازم آتا ہے یعنی قیمت شکار کی ساتھ تشخیص دو عادلونکے بحسب قیمت اس جگہ کہ شکار کیا ہے یا بحسب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہو اسسے اگر موضع شکار مین نہو اسکی قیمت پھر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اسکی کے ہدی اگر آسکے اسمین پس ذبح کرے اسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدے اسکا غلہ اور دیوے ہر ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع گیہون ہو یا اگر گیہون ہو اور اگر گیہون یا جو ہون تو ایک صاع یعنی چار چار سیر اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر کے ایک یک روزہ اور ان جنایات مین قصداً گرنیوالا اور بھولکر گرنیوالا اور عالم اور جاہل اور رغبت کرنیوالا اور بجبر کرنیوالا یکسان ہین اور اگر محرم خالص خوشبوئی بہت سی کھالے تو دم لازم آتا ہے اور سونگھنے خوشبوئی اور پھول خوشبودار اور میوہ خوشبودار کیسے محرم پر کچھ واجب نہین ہوتا مگر یہ افعال مکروہ ہین اور مارے جون کیسے قدرے طعام تصدق کرنے مانند ایک مٹھی کے اور یہ اسصورت مین ہے کہ اپنے بدنسے یا سر سے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین مین سے پکڑ کر مارے کچھ واجب نہین ہوتا اور اگر پکڑ کر آفتاب مین ڈالدے

کہ جو مین مرجاوین اور جو مین بہت مریض تو اُسپر لازم ہوتا ہے تصدق کرنا آدھا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونیکے لیے ڈالے اور نیت جو دونکے مرنے کی نہو اور وہ مریض تو اسپر کچھ لازم نہین ہوتا والحمد تمام ہوے مسائل حج کے اب لکھی جاتی ہین دعائین حج کی فصل پڑھے وقت احرام کے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ اور اگر زیادہ اس سے کہے تو نہین مضایقہ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْخَلْقِ لَبَّیْکَ اور پڑھے بعد احرام کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اَحْرَمْتُ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَآءِ وَالطِّیْبِ اُرِیْدُ بِکُلِّ ذٰلِکَ تَحْرِمَۃَ الْمُحْرِمِ اَتَبَغِّیْ بِذٰلِکَ وَجْھَکَ الْکَرِیْمَ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی اَدَآءِ عُمْرَتِیْ کَمَا رَضِیْتَ لِیْ حَجِّیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَفْدِکَ الَّذِیْنَ رَضِیْتَ عَنْھُمْ وَاَرْضَیْتَھُمْ وَقَبِلْتَ اَللّٰھُمَّ قَدْ حَرَّمْتُ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ اور پڑھے وقت داخل ہونے کے حدود حرم مین اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمُ رَسُوْلِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اور پڑھے جبکہ دیکھے مکے کو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور پڑھے وقت دیکھنے بیت اللہ کے اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّبِرًّا وَّمَھَابَۃً وَّکَرَامَۃً اور پڑھے وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور پڑھے جبکہ قریب ہو حجر اسود سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور پڑھے وقت ابتدا طواف کے اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَآءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور پڑھے نزدیک دروازے بیت اللہ کے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَھٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُکَ وَھٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اور نزدیک رکن عراقی کے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالْکُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَالْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور پڑھے نزدیک میزاب کے یعنے پرنالہ کعبہ کے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ اَللّٰھُمَّ اسْقِنِیْ بِکَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً لَا اَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا اور پڑھے نزدیک رکن شامی کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً اَنْ تَبُوْرَ وَاَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اور پڑھے نزدیک رکن یمانی کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور پڑھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا اخر آیت تک اَللّٰھُمَّ قِنِّیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور پڑھے دعاے مذکورہ تمام طواف مین بھی اور نزدیک ملتزم کے پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ وَّقِنِّیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور پڑھے نزدیک چوکھٹ کعبہ کے اور وقت بکڑنے پردے کعبے کے یَا وَاحِدُ یَا مَاجِدُ لَا تَزَلْ عَنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ اَلٰہِیْ وَقَفْتُ بِبَابِکَ وَالْتَزَمْتُ بِعَتَبَتِکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عِقَابَکَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجَسَدِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَنِیْ وَرَحِمْتَنِیْ عَنْ شُھُوْرِ غَیْرِکَ فَصُنْ

یعنی صفحہ خالد کھا تو نے ۱۲

وَحْمِنِي عَنْ مَسْأَلَةِ غَيْرِكَ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعٍ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يَطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى اور پڑھے بعد دو رکعتوں طواف کے اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِيْ إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور پڑھے وقت پینے پانی زمزم کے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ سَقَمٍ وَّارْزُقْنِيْ الْإِخْلَاصَ وَالْيَقِيْنَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور پڑھے جب چڑھے صفا پر اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ نَجَّزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ اور پڑھے درمیان صفا اور مروے کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پڑھے دن عرفے کے عرات مِنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتُّقٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى اور بھی اکثر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال دن عرفہ کے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَإِلَيْكَ مَآبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ اَللّٰهُمَّ هَدَيْتَنَا بِالْهُدٰى وَرَبَّيْتَنَا بِالتُّقٰى وَاغْفِرْ لَنَا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى اَللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا اور پڑھے عرفے کی رات میں دس کلمہ ہزار بار سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْأَرْضِ مَوْطِئُهُ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهُ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْقَبْرِ قَضَاؤُهُ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْهَوَاءِ رُوْحُهُ سُبْحَانَ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِيْ وَضَعَ الْأَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ۔ پڑھے جبکہ دیکھے دیوارین مدینہ منورہ کی اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَأَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور پڑھے نزدیک دروازے مدینہ کے رَبِّ أَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا اور کے نزدیک زیارت روضہ مبارک کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ آدَمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَرَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِكَ وَأَصْحَابِكَ الطَّاهِرِيْنَ وَأَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ وَصَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ

اَبَابُ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ حَرَّسَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی

باب ہے بیچ بیان حرم یعنی گرد مدینہ کے جسکو حرسہا اللہ تعالیٰ ف حدیثین بیچ حرام ہونے مدینہ اور گرد اُسکے کے آئی ہین اور اختلاف کیا ہے علمانے اُسمین ہمارے نزدیک معنی اُسکے حرام ہونیکے یہ ہین کہ اُسکی تعظیم و تکریم کرے نہ یہ کہ وہ حرام ہے مانند مکے کے پس ہمارے نزدیک حرام نہین درخت کاٹنے مدینہ اور گرد اُسکے کے اور شکار کرنا اُسمین اور تینون امامونکے نزدیک یہ چیزین حرام ہین وہان بھی بغیر ضمانے کے یعنی بدلہ نہین آتا

شرح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَلِیٍّ** قَالَ مَا کَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِیْ ہٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَامٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْہَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِہَا اَدْنَاہُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہُمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَتَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نہین لکھا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے قرآن کے اور اُس چیز کے کہ اِس صحیفہ مین ہے کہا حضرت علیؓ نے صحیفہ مین یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے درمیان عَیر کے تور تک پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ مین بدعت یعنی جو چیز مخالف ہو کتاب و سنت کے یا ٹھکانا دے بدعتی کو پس اُسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگونکی نہین قبول کیے جاتے اُسکے کامل قبول نہین ہوتے فرض اور نہ نفل عہد مسلمانون کا ایک ہے سعی حاصل کرسکتا ہے ساتھ اُسکے ادنیٰ اُنکا پس جو شخص کہ توڑے مسلمانکے عہد کو پس اُسپر بھی ہے لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی نہین قبول کیے جاتے اُسسے فرض اور نہ نفل اور جو شخص کہ موالات کرے ایک قوم سے بغیر اذن صاحبون اپنے کے پس اُسپر ہے لعنت خدا کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی نہین قبول کیے جاتے اُسسے فرض اور نہ نفل نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ بھی ہے کہ جو شخص کہ دعوی کرے طرف غیر باپ اپنے کے یعنی کہے کہ مین فلانیکا بیٹا ہون اور واقع مین اسکا نہین یا منسوب کرے اپنے کو طرف غیر ابا الکون اپنے کے پس اُسپر ہے لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگونکی نہین قبول کیے جاتے اُسسے فرض اور نہ نفل ف اُس چیز کے کہ اِس صحیفہ مین ہے آیا ہی کہ لوگون نے آپسمین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص کیا ہے حضرت علیؓ کو ساتھ اور صحیفہ کے یعنی کتاب کے سوا قرآن کے اُسکے جواب مین حضرت علیؓ نے یہ فرمایا کہ نہین لکھا ہے ہمنے حضرتؐ سے سوا قرآن کے اور اُس چیز کے کہ اِس صحیفہ مین ہے اور صحیفہ سے مراد ورق کاغذ ہے کہ اُسمین احکام دیات کے اور اور بعضے احکام لکھے تھے اور وہ حضرت علیؓ کی تلوار کے غلاف مین رہتا تھا اور اُن احکام مین حکم مدینہ کا بھی تھا کہ بیان کیا اور مدینہ حرام ہے یعنی بزرگ قدر ہے اور منع ہے اُسمین ایسی چیز کرنی کہ باعث اُسکے حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کے حرام بمعنی حرم کے ہے یعنی مدینہ مانند حرم مکے کے ہی جو چیزین کہ حرم مکے مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بھی حرام ہین اور حد اس حرم کی درمیان عَیر اور تور کے ہے کہ یہ دو پہاڑ ہین دونون طرف مدینہ مطہرہ کے اور لفظ صرف کے معنی ہین فرض یا نفل یا توبہ یا استفاعت اور لفظ عدل کے معنی ہین نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضونے کہا شفاعت اور بعضونے کہا توبہ اور عہد مسلمانون کا ایک ہے الخ یعنی ایک یہ بھی حکم لکھا ہوا تھا اُس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانون کا مانند شے واحد کے ہے سعی حاصل کرسکتا ہے ساتھ اُسکے ادنیٰ اُنکا یعنی ادنیٰ بھی اختیار عہد امان دینے کا رکھتا ہے اور اُسکے امان دینے سے اور رنکو سعی کرنی اُسکے عہد پورا کرنے مین لازم ہوتی ہے حاصل یہ کہ جو کوئی مسلمانون مین سے اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کے امان دیوے کسی کافر کو اور عہد کرے اُسسے اور اپنی پناہ مین لاوے تو نہین جائز ہے کسی کو توڑنا اُسکا اور جو کوئی

توڑے مسلمانکے عہد کو یعنی قتل کرے اُسکا فرکو یا لے لیوے مال اُسکا تو اُسپر بھی لعنت ہے الخ اور جو شخص کہ موالات کرے یعنی دوستی کرے جاننا چاہیے کہ ولاء دو قسم پر ہے ایک تو ولاء موالات وہ یہ ہے کہ عادت عرب کی تھی کہ آپسمین دوستی رکھتے تھے اور عہد باندھتے تھے در قسم کھاتے تھے کہ نیک و بد مین آپسمین شریک اور مدد و معاون رہین گے اور آپسمین ایک دوسرے کے دوست سے دوستی رکھینگے اور دشمن سے دشمنی اور ایام جاہلیت مین امر مناحق و باطل پر بھی مدد کرتے تھے اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتے تھے اور اکثر اہل عجم عرب مین آکر صحابہ سے عقد موالات باندھتے تھے اور دوسرے ولاء عتاقت ہے کہ جیسے غلام آزاد کیا ہے اُس غلام پر حق ولاء ثابت ہوا کہ وقت نہونے عصبہ اُس غلام کے وہ آزاد کرنیوالا وارث اُسکا ہوتا ہے کہ ذوی الفروض سے جو کچھ بچیگا ہے وہ لیتا ہے پس احتمال ہے کہ مراد موالات سے یہان قسم اول ہو پس معنے یہ ہونگے کہ ایک شخص کے موالی یعنی دوست مذکور ہون تو نہ چاہیے کہ اور قوم کو موالی ٹھیراوے بغیر اذن موالی اپنے کے اسلیے کہ اسمین ایک طرح کی عہد شکنی اور ایذا دینی ہے مسلمانو سے اور احتمال یہ بھی ہے کہ ولاء عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی نسبت کرے اپنی آزادی کو غیر آزاد کرنیوالے اپنے کیطرف تو مستحق لعنت ہوتا ہے جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہے غیر باپ کیطرف نسبت کرنے مین پس اس صورت مین قید بغیر اذن موالیہ کی بنا بر غالب کے ہے کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر غلام آزاد اذن چاہتا ہے اپنے مالک سے اس بات کی تو وہ اذن نہین دیتا پس اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اگر مالک اذن دیدے تو نسبت کرنا غیر کیطرف درست ہو اسلیے کہ جھوٹھ لازم آویگا اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رضؓ نے کچھ نہین لکھا حضرتؐ سے سوا قرآن کے اور صحیفہ مذکورہ کے پس حضرت علی رضؓ کے قول سے صریح باطل ہوتا ہے افترا رشیعہ کا کہ حضرت علی رضؓ کو آنحضرتؐ نے وصیت کی تھی ساتھ خلافت کے اور اور اسرار کی خاص اہل بیت کو ایسی چیزین بتائین کہ اور دونکو نہین بتائین پس یہ سب دعوے باطل ہین اور اسمین دلیل ہے اس پر کہ سب سے لکھنا علم کا بنوع ح وَعَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین حرام کرتا ہون درمیان دونون کنارون سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹے جاوین درخت خاردار اُسکے یا مارا جاوے شکار اُسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہے واسطے اُنکے یعنی واسطے رہنے والون مومنین اُسکے کے دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنی اسکی بھلائیکو تو نہ چھوڑین اُسکو اور نہ جاوین وہانسے اور کہین واسطے فراغت دنیا کے نہ چھوڑیگا اُسکو کوئی بے رغبتی سے مگر بدلے گا اللہ اسمین اُس شخص کو کہ وہ رہتہ ہوگا اُسمے یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہ اُسکا بلکہ مفید ہوگا اوسکو اور نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اُسکی سختی اور بھوک پر اور اُسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطے اُسکے شفاعت کرنیوالا یا فرمایا گواہ ہونگا یعنی اُسکی طاعت کا دن قیامت کے نقل کی مسلم نے ف نہ کا طاہا وے الخ حمل کیا ہے اسکو علما ہمارے نے نہی تنزیہی پر اور بے رغبتی سے یعنی جو کوئی بضرورت چھوڑیگا وہ اسمین نہین داخل ہے اور اخیر حدیث مین بشارت ہے اوپر خاتمہ بخیر ہونے رہنے والون مدینہ کے اور تنبیہ ہے اسپر کہ لائق ہے مومن کو یہ کہ ہو صابر و شاکر اوپر رہنے کے حرمین شریفین مین اور نہ نظر کرے طرف ظاہر کی نعمتون اور عیش کی اسلیے کہ اصل نعمت آخرت کی ہے بحسب اس حدیث کے اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بھوک پر اور اُسکی محنت پر کوئی امت میری سے مگر کہ ہونگا مین واسطے اُسکے شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے نقل کی مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَآءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا

۱۲ بکر ۱۲ مدینہ نہین ہے فعل کہ اوپر فعل کے اور نہ ہے فعل قرن کے

فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ مِثْلَ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ قَالَ يَدْعُوْا صَغِيْرَ كُلِّ بَيْتٍ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ التَّمْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے لوگ جب وقت دیکھتے تازہ پھل لاتے اُسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب وقت کہ لیتے اُسکو حضرتؐ کہتے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے پھل میوے ہمارے کے اور برکت کے واسطے ہمارے شہر ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے صاع ہمارے کے اور برکت دے واسطے ہمارے مُد ہمارے کے یا الٰہی تحقیق ابراہیمؑ بندہ تیرا اور جانی دوست تیرا اور نبی تیرا تھا اور تحقیق میں بندہ تیرا اور نبی تیرا ہوں اور تحقیق ابراہیمؑ نے دعا کی تھی تجھ سے واسطے مکہ کے یعنی جو کہ اس آیت میں مذکور ہے فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ الخ اور میں دعا کرتا ہوں تجھ سے واسطے مدینہ کے مانند اُس چیز کے کہ دعا کی ابراہیمؑ نے تجھ سے واسطے مکہ کے اور مثل اُسکے ساتھ اُسکے یعنے دو چند اُسکے کہ دعا کی ابراہیمؑ نے پھر کہا ابوہریرہؓ نے بُلاتے حضرتؐ بہت چھوٹے لڑکے کو اپنے اہل بیت میں سے پس دیتے اُسکو وہ پھل نقل کی یہ مسلم نے ف برکت کے معنی میں زیادہ ہونیکے اور ہمیشگی کے پس برکت میوے کی تو ظاہر ہے اور برکت شہر کی یہ ہے کہ وسعت ہو شہر میں اور لوگ اُسمیں بہت سے ہوں سو قبول ہوئی دعا حضرتؐ کی کہ مسجد بھی بڑھائی گئی اور شہر بھی بڑھا اور خوب آباد ہوا مسلمانوں سے اور صاع اور مُد نام ہیں انکے برکت سے مراد ہے کہ فراخی ہو رزق میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تعالیٰ کے ہیں اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہے خلیل سے لیکن حضرتؐ نے یہ صفت اپنی بیان فرمائی اور اپنے کو فقط بندہ اور نبی ہی کہا واسطے تواضع کے اور حضرتؐ نے پھل لڑکے کو اسلیے دیتے تھے کہ اوہ خوش ہو جاوے ف ع ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَا زِيْقَيْهَا اَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ وَّلَا يُحْمَلَ فِيْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ فِيْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلَفٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق ابراہیمؑ نے بزرگی دی مکے کو یعنی ظاہر کی بزرگی اُسکی پس گردانا اُسکو حرام اور تحقیق میں نے بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونوں طرفوں اسکی کے ساتھ اسکے کہ نہ خونریزی کیجاوے اُسمیں اور نہ اُٹھایا جاوے اُسمیں ہتھیار واسطے لڑائی کے اور نہ جھاڑا جاوے اُسمیں درخت یعنی پتے درخت کے مگر واسطے کھانے جانوروں کے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا نووی نے کہ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ جو فرمایا مراد اس تحریم کی تعظیم ہے نہ اور احکام کہ متعلق ہیں ساتھ حرم کے اور دلیل اسپر یہ قول حضرتؐ کا ہے کہ نہ بھاڑا جاوے اُسمیں درخت مگر واسطے کھانے جانوروں کے اور حرم مکہ کے جو درخت ہیں اُنکے پتے جھاڑنے کسی حالمیں درست نہیں اور فرق کرنا مدینہ میں یعنے صحابہ نے حرام جانا ہے اور جمہور صحابہؓ نے نہیں انکار کیا ہے پرند جانوروں کے شکار کرنیکا مدینہ میں اور نہیں پونہچی ہے ہمکو اسمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی ایسے طریق سے کہ معتمد کیا جاوے اُسپر انتہی کلامہ ع و لما علی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام کو خوب تفصیل سے لکھا ہے جو چاہے اُنکی شرح میں دیکھے وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ يَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَآءَ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَيْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عامر بن سعد سے یہ کہ سعد سوار ہوئے طرف محل اپنے کے کہ عقیق میں تھا پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تھا درخت یا جھاڑتا تھا پتے اُسکے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اُس غلام کے پس جب پھرے سعد یعنی طرف مدینہ کے آئے اُنکے پاس مالک غلام کے پس گفتگو کی اُنسے یہ کہ پھیر دیں اُنکے غلام پر یا اُن پر اُس چیز کو کہ لی ہے غلام اُنکے سے یعنی کپڑے اُسکے پس کہا سعد نے پناہ خدا کی یہ کہ پھیر دوں میں اُس چیز کو کہ دلوائی ہے مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ مانا یہ کہ پھیر دیں اُن پر نقل کی یہ مسلم نے ف سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہیں کہ عشرہ مبشرہ سے تھے اور عقیق نام

ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے اور یا اُنپر یہ شک راوی ہے کہ اُن مالکون نے علی عَلَاهِمْ کہا یا بجائے علی عَلَاهِمْ کے علیہم کہا یعنی ہمکو دیدو جو کچھ کہ لیا ہے ہمارے غلام سے اور دلوائی ہے یعنی اذن دیا ہے اسکا کہ جو کوئی دیکھے کسی کو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینہ مین جھین لیوے کپڑے اسکے یہ حدیث شرح ہے یا تاویل کی گئی ہے کہ یہ امر بناء بر زجر و تنبیہ کے تھا اور کہا طیبی نے کہ مشہور مذہب مالک اور شافعی مین یہ ہے کہ نہین لازم آتا بدلہ بیچ شکار مدینہ کے اور کاٹنے درخت اُسکے کے بلکہ یہ حرام ہے بغیر لازم آنے بدلہ کے اور کہا بعضے علماء نے کہ واجب ہے بدلہ مانند حرم مکہ کے اور بعضون نے کہا کہ حرام بھی نہین انتہی یہ مذہب ہمارا ہے لیکن مکروہ ہے ۱۲ منہ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ جب آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تپ مین مبتلا ہوئے ابوبکر اور بلال پھر آئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی مینے اُنکو پس فرمایا آنحضرت کہ تو طرف ہمارے مدینہ کو ایسا دوستی ہماری کے مکہ کو بلکہ زیادہ تر اُس سے اور درست کر تو آپ اور مہوا مدینہ کو اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع اسکے کے اور مُد اسکے کے اور نکال اسکی تپ کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اُسکی وبا کو اور بکہ اُسکو جحفہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے حالت تپ مین پوچھا کہ کیا حال ہے آپکا وہ اُسوقت آواز بلند سے ذکر مکہ کا اور اُسکی ہوا سے موافق کا اور مکانات کا اور لطافت پہاڑ و نکا وغیرہ ذکر کرنے لگے حضرت عائشہؓ نے یہ حال حضرتؐ سے عرض کیا اُسپر حضرتؐ نے دعاے مذکور مانگی اور جحفہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اُس زمانہ مین وہان یہود رہتے تھے اور آیا ہے کہ زمین مدینہ مین پہلے ہجرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی سے وبا اور بیماری بہت تھی پس حکم کیا حضرتؐ نے اُسکو کہ زمین کفار مین جاوے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے بددعا کرنی کفار پر ساتھ امراض موت و ہلاک کے اور خراب ہونے شہرون اُنکے کے ۱۲ منہ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَاَوَّلْتُ اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے بیچ حدیث خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مقدمہ مدینہ کے کہ دیکھی مینے ایک عورت کالی پراگندہ بال نکلی مدینہ سے یہانتک کہ اوتری مہیعہ مین کہ نام ایک جگہ کا ہے پس تعبیر ٹھیرائی مینے اُسکی یہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف مہیعہ کے کہ نام جحفہ کا ہے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سفیان بن ابی زہیر سے کہ کہا سُنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداران اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین یعنی بہتر ہو نا مدینہ کا تو نہ چھوڑین اُسکو اور فتح کیجاویگی شام پھر آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداران اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگے ساتھ اہل اپنے کے اور تابعداران اپنے کے اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اُنکے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینہ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی یہ شہر اسلام مین فتح ہونینگے اور لوگ واسطے طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتون فانیہ اُنکی کے مدینہ سے مع اہل و عیال اور تابعداروں کے

کل کر وہان جاکر رہین گے اور اگر جانین حقیقت حال کی اور سعادت مبدا و معاد کی تو وہان سے نہ نکلین ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَهِیَ الْمَدِیْنَةُ تَنْفِی النَّاسَ كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کیا گیا ہونمین ساتھ ہجرت کرنیکے ایسی بستی مین کہ غالب آتی ہے سب بستیونپر کہتے ہین اُسکو یثرب اور وہ مدینہ ہے دور کرتا ہے مدینہ بُرے آدمیونکو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غالب آتی ہے سب بستیونپر یعنے جو کوئی اُسمین رہتا ہے غالب ہوتا ہے اور فتح کرتا ہے اور شہرون کو یہ خاصیت ہے اُس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی آتا ہے اکثر شہرون پر غالب ہوتا ہے پہلے قوم عمالقہ آئی اُسمین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتون کو بعد ازان یہود آئے وہ غالب ہوئے عمالقہ پر پھر انصار پونہچے وہ غالب ہوئے یہود پر پھر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجر رضی اللہ عنہم آئے اُنکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق سے مغرب تک لے لیا اور اس شہر کا نام پہلے یثرب اور اثرب تھا اور پرون مسجد کے جب حضرتؐ وہان تشریف لائے تو اُسکا نام مدینہ رکھا سبب تمدن کے اور اجتماع لوگونکے اُسمین اور منع فرمایا کہ اُسکو یثرب نہ کہا کرین یا تو اسلیے کہ وہ نام جاہلیت کا تھا یا اسلیے کہ وہ مشتق ہے ثرب سے بمعنی ہلاک و فساد کے یا اسلیے کہ یثرب اصل مین نام ایک بت کا یا ایک ظالم کا تھا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہے کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہے چاہیے کہ دس بار مدینہ کہے تا تدارک و تلافی اُسکی کرے اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ استغفار کرے اور مراد بُرے آدمیونسے اہل کفر و شرک ہین کہ وہانسے بسبب قوت اسلام کے نکالے گئے تھے ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی سَمَّی الْمَدِیْنَةَ طَابَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالیٰ نے نام رکھا مدینہ کا طابہ نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اللہ تعالیٰ نے نام اسکا رکھا اور زبان حبیب اپنے کے طابہ اور ایک روایت مین ہے طیبہ یعنے پاک و خوش کے کہ پاک ہے نجاستون شرک کیسے اور موافق ہے ہوا اُسکی طبیعتون سلیم کو اور خوش ہین رہنے والے اُسکے ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْكٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ كَالْكِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَیَنْصَعُ طِیْبُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک اعرابی نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی رہنے پر اس حضرتؐ کے پس پونہچی اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنی خدمت کی تپ ہوئی کہ کروہ جانا اُسنے رہنا مدینہ کا اور چاہا بالکلیا وہان سے پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے محمدؐ پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرتؐ کے پاس اور کہا پھیر دو مجکو بیعت میری پس انکار کیا حضرتؐ نے پھر نکل گیا اعرابی یعنے مدینہ سے بغیر اذن حضرتؐ کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہے دور کرتا ہے میل اپنے کو اور خالص کرتا ہے اچھے اپنے کو یعنی نکالدیتا ہے بُرے آدمی کو اور خالص کرتا ہے آدمی پاک کو آدمی پلید سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرتؐ نے انکار کیا بیعت کے پھیر دینے کا اسلیے کہ نہین جائز تھا پھیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پھیرنا بیعت اقامت کا ساتھ حضرتؐ کے اور لکھا ہے علما نے یہ کہ نکالنا مدینہ کا بُرے آدمیونکو اور خالص کرنا اچھونکو یا تو حضرتؐ کے زمانہ مین تھا یا اخیر زمانہ مین ہوگا کہ جب دجال نکلیگا تو ہلایا اور جھاڑا جاویگا مدینہ مین بار بس باہر نکلے گا اور جاویگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہر زمانہ مین ہو نوع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ

خَبَثَ الْحَدِيْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنے کو جیسیکہ دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر راہون یا دروازون مدینہ کے فرشتے نگہبان ہین نہین داخل ہوگی اُسمین بیماری طاعون اور نہ دجال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف طاعون نام ایک بیماری کا ہے غیر وبا کے وہ بیماری حضرتؐ کی دعا سے مدینہ مین نہین ہوتی یہ صریح معجزہ ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ؛ شیخ ولی اللہ فی المسوی اور حضرت شیخ نے طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہے اور لکھا ہے کہ نہ داخل ہونا وبا کا وقت نکلنے دجال کے ہوگا یا ہمیشہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَأُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شہر مگر کہ پائمال کریگا اسکو دجال سوا مکہ اور مدینہ کے نہین کوئی راہ راہون مدینہ کیسے یا ہر ایک مکہ اور مدینہ کیسے مگر کہ اُسپر ہین فرشتے صف باندھے ہوئے نگہبانی کرتے ہین اُسکی پس اُتریگا دجال زمین خوردمین کہ ہار ہے مدینہ سے پس ہلے گا مدینہ ساتھ رہنے والون اپنے کے تین بار ہلنا پس نکلیگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مگر کریگا مدینہ والونسے کوئی مکر کہ گھل جاویگا جیسا کہ گھلتا ہے نمک پانی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ دید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد واقعہ حرہ کے بیماری دق اور سل کیسے ہلاک ہوگیا ؛ ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ نَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا اِيَّاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ آتے سفر سے پس دیکھتے طرف دیوارون مدینہ کے دوڑاتے اونٹ اپنے کو اور اگر ہوتے دابہ پر یعنے گھوڑے یا خچر یا مانند انکے پر جلد چلاتے اُسکو بسبب محبت مدینہ کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى اُحُدًا قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْٓ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ اُحد پس فرمایا یہ پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اسکو یا آلہی تحقیق ابراہیمؑ نے حرام کیا مکہ کو یعنی ظاہر کیا حرام ہونا اُسکا اور تحقیق مین حرام کرتا ہون اسجگہ کو کہ درمیان دونون طرفون سنگستان مدینہ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تحقیق یہ ہے کہ یہ محمول ہے ظاہر پر اسلیے کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے علم اور فہم اور محبت و عداوت جمادات مین بھی جیسیکہ لائق حال انکے کے ہین خصوصاً محبت انکی انبیا اور اولیا کے ساتھ خصوصاً سید انبیاؐ اور سلطان اولیا سے کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کے ہین اور جسکو خدا دوست رکھتا ہے اُسکو سب چیز دوست رکھتی ہے اسلیے کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اُسکی ہین چنانچہ رونا تنہ کھجور کا حضرتؐ کے مفارقت سے دلیل صریح ہے اس دعوے کی اور مین حرام کرتا ہون یعنی بزرگ کرتا ہون پس حرام سے یہ نہین مراد ہے کہ مانند مکہ کے حرام ہے یعنی اُسکے درخت کاٹنے وغیرذلک درست نہین ؛ ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اسکو نقل کی یہ بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ سَرَقَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيهِ فَكَلَّمُوهُ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے سلیمان بن ابی عبداللہ سے کہ کہا دیکھا میں نے سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تھا بیچ حرم یعنی گرد مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹھیرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اُسکے پس آئے مالک اُسکے اور کلام کیا سعد سے بیچ مقدمہ اُسکے کے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھیرائی ہے یہ حرم اور فرمایا ہے کہ جو شخص پکڑے اُس کسی کو کہ شکار کرتا ہوا اُسمین پس چاہیے کہ چھین لے اسباب اُسکا پس نہین پھیرونگا مین تمہیں وہ بخشش کہ دلوائی ہے مجھکو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دون مین تمکو مول اُسکا یعنی ازراہ احسانکے نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلًى لِسَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيدًا مِنْ عَبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ لِمَوَالِيهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے صالح سے کہ غلام آزاد تھا سعد کا یہ کہ تحقیق سعد نے پایا کتنے ایک غلام غلامون مدینہ کیسے کہ کاٹتے تھے درخت مدینہ کا پس لیا سعد نے اسباب اُنکا اور کہا یعنے غلامونکے مالکون کو کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تھے یہ کہ کاٹا جاوے درخت مدینہ کیسے کچھ اور فرمایا جو کاٹے اُسمین سے کچھ پس اسباب اُسکا واسطے اوس شخص کے ہے کہ پکڑے اُسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف صواب یہ ہے عن صالح عن مولی لسعد لفظ عن لکھنے والو نسے رہ گیا ہے یا مصنف کو سہو ہوا اسلیے کہ صالح غلام سعد کا نہین ہے بلکہ صالح مولی تو امکا ہے اُسنے مولی سعد کیسے روایت کی ہے وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَجٌّ ذَكَرُوا أَنَّهَا نَاحِيَةُ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ أَنَّهُ بَدَلٌ أَنَّهَا اور روایت ہے زبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار وج کا اور درخت خاردار اُسکے حرام ہین حرام کیے گیے ہین واسطے اللہ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محیی السنۃ نے کہ وج ذکر کیا علما نے کہ تحقیق وہ ایک جانب ہے طائف کی اور کہا خطابی نے انھا تہ بدل تھا کے ف واسطے اللہ کے یعنی بموجب حکم اللہ تعالیٰ کے یا واسطے دوستون اُسکے کے یعنی غازیونکے اور لکھا ہے علما نے کہ حرمت وج کی بطریق حمی کے تھی یعنے اُسمین روندرکی ہوئی تھی غازیونکے گھوڑونکی اسلیے حرام تھا اُسمین جانا شکار کے لیے اور اُسمین سے درخت وغیرہ کاٹنا غیر غازیونکو نہ یہ کہ حرمت اُسکی بطریق حرم کے تھی اور اگر بطریق حرم کے تھی تو ایک وقت مخصوص مین تھی پھر منسوخ ہوئی اور کہا شافعی نے کہ شکار کیا جاوے اُسمین اور نہ درخت اُسکا کاٹا جاوے لیکن ضمان یعنی بدلہ اُسمین نہین ذکر کیا ہے وج کا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ عِنْدَنَا اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ مرے مدینہ مین پس چاہیے کہ مرے مدینہ مین پس تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطے اُس شخص کے کہ مرے مدینہ مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف اول جملہ حدیث کے معنی یہ ہین کہ جو کوئی رہ سکے مدینہ مین یہانتک کہ آوے اُسکو موت پس چاہیے کہ رہے اُسمین یہانتک کہ مرے اُسمین کہ مین شفاعت اُسکی کرونگا اگر گنہگار ہوگا نہ بخشوا ونگا اور اگر نیک کار ہوگا تو درجے اُسکے بلند کرواونگا اور مراد شفاعت سے خاص شفاعت ہے کہ جیسی دہاتکے رہنے والونکے لیے ہوگی ویسی اور دونکے لیے نہین ہونے کی والا شفاعت عام حضرتؐ کی سب مسلمانون کے لیے

ہوگی پس افضل یہ ہے کہ جسکی عمر بڑی ہو یا کشف وغیرہ سے معلوم ہو کہ موت قریب ہے تو وہ مدینہ منورہ مین جارہے تا اس نعمت عظمیٰ کو پونہچے کیا خوب دعا ہے حضرت عمرؓ کی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ یا الٰہی یہ دولت ہمسے بے زروے پر کو بھی نصیب کر آمین یا ارحم الراحمین ف وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَھِیَ الْمَدِیْنَۃُ تَنْفِیْ النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امرت بستیون بستیون اسلام کیسے خراب ہونے مین مدینہ ہوگا نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف یعنی مجھکو حکم ہوا ہے یا مجھکو الہام ہوا ہے یا خواب مین دیکھا ہے کہ

دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ مناسب تر یہ ہے کہ زیارت بعد حج کے کرے اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ جو کوئی زیارت کرے
قبر شریف میری کی واجب و لازم ہوتی ہے اُسکے لیے شفاعت میری اور اور روایت مین آیا ہے کہ جسنے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس
تحقیق ظلم کیا مجھپر اور اور روایت مین آیا ہے کہ جسنے قصد کیا طرف مکے کے یعنی حج کے لیے پھر قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہونیکا میری مسجد
مین تو اُسکے لیے دو حج مبرور یعنی مقبول لکھے جاتے ہین وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
جَالِسًا وَقَبْرٌ یُحْفَرُ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِی الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا قُلْتَ
قَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَیْسَ
عَلَی الْاَرْضِ بُقْعَۃٌ اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ یَّکُوْنَ قَبْرِیْ بِھَا مِنْھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا اور روایت یحیٰی بن سعید یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے
بیٹھے اور ایک قبر کھودی جاتی تھی مدینہ مین پس جھانکا ایک شخص نے قبر مین اور کہا بُری خوابگاہ مومن کی ہے یعنی یہ قبر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ بُری ہے وہ چیز کہ کہی تو نے کہا اُس شخص نے کہ تحقیق مین نے نہین ارادہ کیا اسکا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کیا مین نے قتل فی سبیل اللہ کا
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہے کوئی چیز مانند قتل فی سبیل اللہ کے نہین ہے زمین پر کوئی جگہ کہ محبوب تر ہو نزدیک میرے کہ ہو قبر
میری اُسمین مدینہ سے تین بار فرمائی حضرتؐ نے یہ بات روایت کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے ف بُری ہے وہ چیز یعنے اس لیے کہ بُرا کہا تو نے
قبر مومن کو باوجودیکہ قبر اسکی باغ ہے باغون جنت کیسے اُسنے کہا کہ یہ ارادہ مینے نہین کیا کہ قبر مطلق بُری خوابگاہ ہے بلکہ یہ ارادہ کیا تھا مینے کہ شہید
ہونا اللہ کی راہ مین بہتر ہے گھر مین مرنیسے حضرتؐ نے اُسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہین ہے کوئی چیز مانند شہید ہونیکے راہ خدا مین پھر ذکر کی
فضیلت اُسکی کہ مرے اور دفن کیا جاوے مدینہ مین برابر ہے کہ شہید ہوا غیر شہید ہوا ساتھ اس عبارت کے کہ نہین زمین پر اُنکے ع وَعَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِوَادِی الْعَقِیْقِ یَقُوْلُ اَتَانِیْ اللَّیْلَۃَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّیْ فَقَالَ صَلِّ فِیْ
ھٰذَا الْوَادِی الْمُبَارَکِ وَقُلْ عُمْرَۃٌ فِیْ حَجَّۃٍ فِیْ رِوَایَۃٍ وَقُلْ عُمْرَۃٌ وَّحَجَّۃٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا کہا عمرؓ بن خطاب نے سُنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تھے بیچ وادی عقیق کے فرماتے آیا میرے پاس آجکی رات ایک آنیوالا پروردگار میرے کی طرفسے یعنی فرشتہ
اور کہا نماز پڑھ اس جنگل مبارک مین اور کہہ عمرہ حج مین اور ایک روایت مین ہے کہ کہہ عمرہ اور حج یعنے نماز اُسمین مانند عمرہ اور حج کے ہے نقل کی یہ بخاری
نے ف وادی عقیق نام ایک جنگل کا ہے مدینے کے جنگلونمین سے اور کہنے عمرہ حج مین یعنی وہانکی نماز کو گن برابر عمرہ کے کہ حج مین ہو مقصود بیان کرنا
فضیلت نماز کا ہے اُس جنگل مین کہ حکم عمرہ اور حج کا رکھتی ہے اور فضائل مدینہ منورہ کے سوائے فضائل مذکورہ کے اور بھی بہت منقول ہین لکھا ہے
علمانے کہ حکیم مطلق جل وعلے نے بیچ مٹی اور میوون اس شہر پاک کے شفا رکھی ہے اکثر حدیثونمین آیا ہے کہ مدینہ کے غبار مین شفا ہے ہر بیماری سے
اور بعضے طرق مین آیا ہے کہ شفا ہے جذام اور برص سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ علاج تپ کا ساتھ اوس خاک
پاک کے کرین اور مدینہ منورہ مین صحابہ اور تابعین سے یہ بات ارثاً چلی آئی ہے اور بیچ لیجانے اس مٹی کے واسطے دوا کے آثار وارد ہوئے ہین اور اکثر
علمانے اس علاج کو تجربہ کیا ہے شیخ مجد الدین فیروز آبادیؒ فرماتے ہین کہ مینے خود اسکا تجربہ کیا ہے کہ میرا غلام برس دن کا مبتلا ہے عارضہ تپ مین گرفتار تھا
مینے یہ مٹی تھوڑیسی پانی مین ڈالی اور اُس غلام کو پلائی اُسی دن صحت پائی اور مینے بھی یعنے حضرت شیخ عبد الحقؒ نے تجربہ اس معالجہ کا کیا جن ایام مین
کہ مین دہان وارد تھا گرفتار ہوا ساتھ عارضہ آماس قدموں کے باتفاق طبیبونکے اس سے خوف ہلاک کا ہے طلب شفا کی ساتھ اسی خاک پاک کے
تھوڑیسے دنون مین ساتھ بہت سہل طریقے اس عارضہ سے نجات پائی اور شفا طلب کرنی مدینہ کے میوونسے صحیحین کی حدیث مین آئی ہے کہ جو کوئی

سات کھجورین عجوہ کہ ایک قسم ہے کھجور کی نہارنہ کھاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اسے تاثیر نہین کریگا اور اور بزرگی اس شہر کی یہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونکو وصیت کی تھی اُس شہر شریف کے رہنے والونکی تعظیم و تکریم کی کہ لائق ہے امت میری کو کہ محافظت کرین حرمت ہمسایون میرے کی اور بیچ رعایت حقوق اُنکے کے قصور نکرین اور جو کچھ اُنسے صادر ہو مواخذہ نکرین اور حتی المقدور درگذر کرین جبتک کہ یہ پرہیز کرین کبائر سے یعنی جبکہ کبیرہ کوئن تو جو کچھ حکم شریعت ہو بیچ حق اللہ کے اور حق بندونکے قائم کرین جو کوئی محافظت اُنکے حرمت کی کریگا روز قیامت کے مین اوسکا گواہ اور شفاعت کرنیوالا ہونگا اور جو کوئی حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نہ رکھے گا بلایا جاویگا طینۃ الخبال سے اور طینۃ الخبال ایک حوض ہے دوزخ مین کہ اُسمین پیپ ولہو دوزخیونکا جمع ہوتا ہے اور آیا ہے کہ ایک روز حضرتؐ نے اپنے دست مبارک اُٹھائے اور دعا کی کہ خداوندا جو کوئی ساتھ میرے اور میرے شہر والونکے بدیکا خیال کرے جلدی اُسکو ہلاک کر اور فرمایا حضرتؐ نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراویگا گویا مجھے ڈرایا اور نسائی مین آیا ہے کہ جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو ازراہ ظلم کے ڈرا ویگا اوسکو اللہ اور ہوگی اُسپر لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور سب لوگونکی اور اور روایت مین آیا ہے کہ کوئی عمل اُسکا نہین مقبول نہ فرض اور نہ نفل اور آداب وہانکے یہ ہین کہ جسقدر وہان رہے اُسکو غنیمت جانے اور حتی الامکام حاضر مسجد شریف مین رہے اور اعتکاف اُسمین کرے اور خیرات کرے اور تمام اوقات کو صرف نماز و روزہ اور درود اور اوراد و طاعات مین کرے اور اگر مسجد مین ہو نظر حجرۂ شریف سے نہ اُٹھاوے اور اگر باہر مسجد کے ہو قبلہ شریفہ پر نظر رکھے ساتھ ہیبت اور تعظیم اور خضوع اور خشوع کے کہ حکم اُسکا بیچ استحباب کے حکم نظر کرنیکا طرف کعبہ کے ہے اور نورانیت اور ذوق کہ نظر کرنیسے طرف قبہ کے باہر شہر سے مشتاق پاتے ہین دریافت کرنا اُسکا موقوف اُسی حالت پر ہے بیان اسکا نہین ہوسکتا ؎ ذوق این می نشناسی بخدا تا نہ چشی ؛؛ آور اور ادب وہانکا یہ ہے کہ جسقدر شب بیداری وہان ہوسکے اگرچہ ایک شب ہو ہاتھ سے ندے کہ قدر اُس رات کی شب قدر سے کم نہین ہے بلکہ زیادہ اور چاہیے کہ اُس شب مین کہ ایک ہی شب ساری عمر مین ہے درود بکثرت حضرتؐ پر بھیجے بلکہ تمام شب اُسمین مشغول رہے اور اگر نیند آنے لگے ساتھ خیال جمال بالکمال حضرتؐ کے لذت حاصل کر کر اُسکو دفع کرے جب حضرتؐ کے جمال بالکمال کا خیال کریگا تو نیند کہان اور کچھ کہان ؎ قرار جیست صبوری کدام و خواب کجا ؛؛ آور اور آداب وہانکے یہ ہین کہ دل اور زبان اور اعضا کو وقت داخل ہونیسے مسجد شریف مین وقت نکلنے تک ہر بُری چیز اور خلاف اولی سے نگاہ رکھے اور ہمیشہ تصور اسکا رکھے کہ کسی جناب مین حاضر ہون اور اگر کوئی محل اُسکے اوقات کا ہو اُس سے کنارہ کش ہووے اور اکثر اوقات کے کلام مختصر بہ قدر ضرورت کے اور آداب مسجد کے اوپر گذر چکے ہین مثل تھوک وغیرہ نڈالنے کے وہان پر ضرور ملحوظ رکھے اور مسجد مین آنیسے پہلے مصلی روضہ شریفہ اور منبر کے درمیانمین نہ بچھوا رکھے بلکہ اگر شوق حاصل کرنے اس فضیلت کا ہو سب سے پہلے وہان آوے اور بیٹھے اور بیچ ختم کرنے قرآن کے اُس مسجد مین کہ جگہ اُترے قرآن اور جبریل امین کی ہے اگرچہ ایکبار ہو قصور نکرے اور اگر ہوسکے تو پڑھے اور مطالعہ کرے یا کسیسے سُنے اُن کتابون کو بھی کہ بیچ خصلتون اور فضیلتون حضرت سید کائنات کے ہین جلیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التسلیمات تا شوق عبادت اور شوق ملاقات حضرتؐ کا ہو اور بعد زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیارت بقیع کی کہ اُسمین مزارات صحابہ کرام اور آل اطہار رضی اللہ عنہم وغیرہم کے ہین کرے اور زیارت سید الشہدا حضرت امیر حمزہؓ چچا حضرتؐ کے کی اور زیارت مسجد قبا اور اور مساجد اور کوئون اور تمام مکانات حضرتؐ کے کی کرے لیکن کلام اُسمین ہے کہ زیارت بقیع کی ہر روز بعد از زیارت حضرتؐ کے کرے یا روز جمعہ جیسیکہ اب عادت ہوئی ہے امام نووی اور تابعین اُنکے نے کہا کہ ہر روز کرے اور ہر بار کہ قبر شریف پر گذرے اگرچہ باہر مسجد سے ہو کھڑا رہے اور سلام و صلوٰۃ بھیجے حضرتؐ پر اگرچہ کئی بار گذر واقع ہو اور اگر سامنے قبر شریف کے آوے آداب زیارت کے بجا لاوے اور وہانکے لوگونکی محبت و تعظیم ضرور ملحوظ رکھے اگرچہ ساتھ فسق و بدعت کے منسوب و مطعون ہون اسلیے کہ شرف حضرتؐ کی ہمسائگی کا کافی ہے اور یہ شرف ساتھ کسی گناہ و بدعت کے جاتا نہین اور حسن خاتمہ اور

مغفرت سے محروم نہین کرتا اور بعد فارغ ہونیکے زیارت سے جب ارادہ وطن کے آنیکا کرے چاہیے کہ رخصت ہووے مسجد نبوی مین سے ساتھ نماز اور دعا کے بیچ معتکف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا قریب اُسکے بعد ازان زیارت قبر مقدس کی ساتھ آداب زیارت کے کرے اور واسطے حاصل ہونے سعادت کونین کے اپنے لیے اور جسکے لیے چاہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور قبول ہونا ان عبادات کا اور پونہچنا اہل و عیال مین ساتھ سلامتی کے طلب کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم انا نسألک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما تحب وترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطو عنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل اللھم ارزقنی العود الی ھذا المکان مرۃ بعد مرۃ اللھم اجعل لنا ھذا المکان خیر مکان وخیر منزل

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. Accession No.

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.